تیسرا حصہ پارہ 21 تا 30

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

اردو

مؤلف التفسیر النبوی (عربی)

الشهادة العالمية وفاق المدارس

آسان تفسیر

تعلیم القرآن

تیسرا حصہ پارہ 21 تا 30

آسان لفظی اور با محاورہ ترجمہ
بمع آسان تفسیر

از
ڈاکٹر محمد دینؒ
مؤلف التفسیر النبوی (عربی)
پی ایچ ڈی اسلامیات۔الشھادۃ العالمیۃ وفاق المدارس
سابق استاد شعبہ اسلامیات جامعہ پشاور

تاج کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
J.800.ALI.A.Press.15

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ
(اے نبیؐ) پڑھ | جو (کچھ) | وحی کی گئی | آپؐ کی طرف | کتاب میں سے | اور قائم کر | نماز
(اے پیغمبر!) جو کتاب آپؐ کی طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کے پابند رہئے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ
بیشک | نماز | روکتی ہے | بے حیائی | اور برُے کام سے | اور یقیناً یاد | اللہ کی
بلاشبہ نماز برُے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر

اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ
سب سے بڑھ کر ہے | اور اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | تم کرتے ہو | اور مباحثہ نہ کرو | اہلِ کتاب سے
بہت بڑی چیز ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے واقف ہے اور اہلِ کتاب سے بحث کرو

اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا
مگر صرف | ایسے طریقے سے | جو بہتر ہو | سوائے | ان لوگوں کے | جو ظالم ہیں | ان میں سے | اور کہو
تو ایسے طریقے سے کرو جو نہایت عمدہ ہو سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے زیادتی کریں اور کہہ دو کہ

اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ
ہم ایمان لائے | اس پر | جو نازل کیا گیا | ہم پر | اور جو نازل کیا گیا | تم پر | اور ہمارا معبود | اور تمہارا معبود
جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تم پر اُترا ہے ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَّاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
ایک ہی ہے | اور ہم | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | اور اسی طرح | ہم نے نازل کی | آپ کی طرف
ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف کتاب

الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ
یہ کتاب (قرآن) | پس وہ لوگ | جنہیں ہم نے دی | کتاب | وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر | اور بعض
نازل کی ہے تو جن لوگوں کو ہم نے (اس سے پہلے) کتاب دی تھی وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾
ان میں سے | وہ ہے جو ایمان لاتا ہے | اُس پر | اور نہیں | انکار کرتے | ہماری آیتوں سے | مگر | کافر (لوگ)
اور ان (مشرکینِ عرب) میں سے بعض ایسے ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں' اور ہماری آیتوں سے تو کافر ہی انکار کرتے ہیں۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ
اور نہیں پڑھتے تھے آپ | اس سے پہلے | کوئی کتاب | اور نہ آپ لکھتے تھے اُسے | اپنے دائیں ہاتھ سے
اور (قرآن سے) پہلے نہ تو آپؐ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ آپؐ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے۔

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ
اس صورت میں | ضرور شک کرتے | جھٹلانے والے | بلکہ | وہ (قرآن) | تو آیتیں ہیں | واضح
(کیونکہ) اگر ایسا ہوتا تو یہ جھٹلانے والے لوگ ضرور شک و شبہ میں پڑ جاتے۔ بلکہ یہ تو کھلی اور روشن آیتیں ہیں

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۴۵) قرآن جو کچھ آپؐ پر وحی کیا گیا ہے ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے رہیں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھیں کیونکہ وہ نماز جو کامل عاجزی سے ادا کی جائے اس کا اثر اور اس کا مقصد مومنوں کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکنا ہے اور اس کے علاوہ وہ ذکر الٰہی ہے اور خدا کا ذکر سب کاموں کے مقابلے میں زیادہ عظمت والی چیز ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اللہ کو معلوم ہے۔

(۴۶) اور اہل کتاب کے ساتھ نرمی اور بردباری و برداشت سے بحث مباحثہ کیا کرو۔ ہاں جو اُن میں سے ظالم ہیں کہ خدا و رسول کی بے عزتی کرتے ہیں اور محض حسد و دشمنی کی وجہ سے حق کو نہیں سنتے ان سے سختی کرنے میں کچھ حرج نہیں، اور ان لوگوں کے سامنے اس بات کا اقرار کرو کہ ہم تو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری ہدایت کے لئے نازل کیا گیا اور ہمارا ایمان ان سب کتابوں تورات وانجیل وزبور پر بھی ہے جو تمہاری ہدایت کے لئے پرانے نبیوں پر نازل ہوئیں اور ہمارا اور تمہارا سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۴۷) اور جس طرح ہم نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ و دیگر انبیاء پر تورات وانجیل وغیرہ نازل کیں۔ اسی طرح ہم نے آپ پر یہ قرآن نازل کیا۔ پس یہود و نصاریٰ اور اہل مکہ میں سے جو انصاف والے ہیں وہ تو اس پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کی تکذیب تو وہی کرتے ہیں جو ہماری آیتوں کا جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں۔

(۴۸) اور آپؐ اس قرآن کے نزول سے پہلے نہ تو کوئی کتاب ہی پڑھ سکتے تھے اور نہ لکھنا ہی جانتے تھے کہ وہ کفار یہ شبہ کرسکیں کہ آپؐ نے کسی پہلی کتاب کی تحریریں لے کر قرآن بنالیا ہے۔

انعال: تُجَادِلُوْا: تم جھگڑو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَصْنَعُوْنَ: تم بناتے ہو، تم کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْهٰى: وہ روکتی ہے، منع کرتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِرْتَابَ: وہ شبہ میں پڑا، اس نے شبہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَتْلُوْا: تو پڑھتا، تو پڑھتا ہے، تو پڑھے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تَخُطُّهٗ: تو اس کو لکھتا ہے، مضارع (واحد مذکر حاضر)، هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ يَجْحَدُ: نہیں انکار کرتا ہے، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا

سینوں میں | ان کے | جن کو دیا گیا | علم | اور نہیں | انکار کرتے | ہماری آیتوں سے | مگر

اُن لوگوں کے سینوں میں، جن کو علم دیا گیا ہے، اور ہماری آیتوں سے تو وہی انکار کرتے ہیں جو

الظَّالِمُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ

ظالم لوگ | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں | اُتاری گئیں | اُس پر | نشانیاں | اس کے ربّ کی طرف سے

ظالم ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ اس کے ربّ کی طرف سے اس پر نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوتیں؟

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

کہہ دیجئے | کہ معجزے تو | اللہ کے پاس ہیں | اور میں تو ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | کیا ان کے لئے کافی نہیں

آپؐ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ کیا اُن کے لئے یہ کافی نہیں

أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ

کہ ہم نے | اُتاری ہے | آپ پر | یہ کتاب (قرآن) | کہ پڑھی جاتی ہے | ان کے سامنے | بیشک

کہ ہم نے آپؐ پر کتاب نازل کر دی ہے جو اُن کو پڑھ پڑھ کر سُنائی جاتی ہے بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفَىٰ

اس میں | رحمت ہے | اور نصیحت | ان لوگوں کے لئے | جو یقین کرتے ہیں | کہہ دیجئے | کافی ہے

اس میں اُن لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے، جو ایمان رکھتے ہیں، آپؐ کہہ دیجئے کہ میرے اور

بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اللہ | میرے درمیان | اور تمہارے درمیان | گواہ | وہ جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں

تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے

وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ

اور زمین میں ہے | اور جو لوگ | ایمان لائے | جھوٹ پر | اور انہوں نے انکار کیا | اللہ کا | وہی ہیں

اُسے سب معلوم ہے۔ اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے منکر ہو گئے ہیں، یہی لوگ

هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ

نقصان اُٹھانے والے | اور وہ آپؐ سے جلدی کرتے ہیں | عذاب کی | اور اگر نہ ہوتا | وقت (عذاب کا)

نقصان اُٹھانے والے ہیں اور یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور اگر (پہلے سے ہر چیز کا)

مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ ۚ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾

مقرر | تو آ چکا ہوتا ان پر | عذاب | اور البتہ آ جائے گا اُن پر | اچانک | اور اُنہیں | خبر تک نہ ہوگی

وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور عذاب اُن پر اچانک آ کر رہے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾

وہ جلدی مانگتے ہیں آپ سے | عذاب | اور بلاشبہ | دوزخ | گھیرے ہوئے ہے | کافروں کو

یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ دوزخ کافروں کو گھیرے میں لینے والی ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) بلکہ یہ قرآن تو واضح معجزوں والی آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں دوسری آسمانی کتابوں کے برعکس کہ وہ صرف کتاب دیکھ کر پڑھی جاتی تھیں اور ہماری ان آیات کا انکار تو صرف بے انصاف ہی کرتے ہیں۔

(۵۰) اور وہ مشرکین کہتے ہیں کہ اگر آپؐ سچے رسول ہیں تو آپؐ پر ہمارے فرمائشی معجزے کیوں نہیں اترتے کہہ دیجئے کہ معجزے تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۵۱) کیا ان کے لئے آپؐ کی نبوت پر یہ دلیل کافی نہیں کہ ہم نے آپؐ پر بے مثل کتاب نازل کی جو ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں یقین کرنے والوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے۔

(۵۲) کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میری نبوت پر اللہ ہی کی شہادت کافی ہے کیونکہ آسمان وزمین کی تمام مخلوقات کا علم خدا ہی کو ہے اور جو مشرک جھوٹی باتوں پر تو یقین کرتے ہیں کہ مخلوق کو خالق کے برابر اور شریک ٹھہراتے ہیں اور اللہ کا جو سب کا حقیقی خالق و مالک و معبود ہے انکار کرتے ہیں آخرت میں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۵۳) اور وہ سرکش مشرکین آپؐ سے عذاب الٰہی کے جلدی نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر عذابِ الٰہی کا ایک وقت مقرر نہ ہوتا کہ جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہوسکتا تو ابھی ان پر عذاب آ گیا ہوتا اور جب عذاب آئے گا تو اچانک آئے گا کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

(۵۴) اور وہ کم بخت آپؐ سے عذاب کے جلدی نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ دوزخ کا عذاب کفار کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے، وہ اس سے تو بچ ہی نہیں سکیں گے۔

افعال: یَکْفِھِمْ: ان کے لئے کافی نہ ہوا، مضارع منفی بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)، ھِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ یَاْتِیَنَّھُمْ: ان پر ضرور ہی آجائے گا، مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ

جس دن | ڈھانپ لے گا انہیں | عذاب | ان کے اوپر سے | اور ان کے پاؤں کے نیچے سے

(اس دن کو یاد کرو) جب ان کو اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے کی جانب سے عذاب لپیٹ میں لے لے گا

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور فرمائے گا (اللہ) | چکھو | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے میرے بندو! | جو | ایمان لائے ہو

اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو۔

اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

بیشک | میری زمین | (بڑی) وسیع ہے | پس میری ہی | عبادت کرو | ہر | شخص | چکھنے والا ہے (مزہ)

بیشک میری زمین بڑی وسیع ہے سو تم (جہاں بھی رہو) میری ہی عبادت کرو۔ ہر زندہ نے موت کا مزہ

الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

موت کا | پھر ہماری ہی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

چکھنا ہے' پھر ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل

الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

نیک | ہم ضرور انہیں جگہ دیں گے | جنت کے | بالاخانوں (میں) | بہتی ہوں گی | ان کے نیچے

کر گئے ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں رواں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ۖ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | کیا ہی اچھا | اجر ہے | عمل کرنے والوں کا | جن لوگوں نے | صبر کیا

ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا صلہ بہت اچھا ہے۔ (یعنی) جنہوں نے صبر سے کام لیا

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ

اور اپنے رب پر | بھروسہ رکھتے ہیں | اور کتنے ہی | جانور ہیں | کہ نہیں اٹھائے پھرتے

اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں' اور کتنے ہی ایسے جاندار ہیں' جو اپنی غذا اُٹھائے

رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

اپنی روزی | اللہ | روزی دیتا ہے انہیں | اور تمہیں بھی | اور وہ | سننے والا جاننے والا ہے

نہیں پھرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو روزی دیتا ہے اور تمہیں بھی' اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اور اگر تم ان سے پوچھو | کہ کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور فرمانبردار کیا

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

سورج | اور چاند کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ (ہی نے) | پھر کہاں | وہ بہکائے جا رہے ہیں | اللہ (ہی)

فرماں بردار بنایا' تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے' پھر وہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۵۵) جس دن (قیامت میں) انہیں اوپر کی جانب سے اور پاؤں کے نیچے سے عذاب دوزخ گھیر لے گا اور اللہ فرمائے گا کہ جو برے اعمال تم دنیا میں کرتے رہے اب ان کا مزہ چکھو۔

(۵۶) اے میرے ایماندار بندو! اگر کفارِ مکہ تمہیں تنگ کرتے ہیں تو میری زمین بڑی وسیع ہے کسی اور جگہ ہجرت کر کے میری عبادت کرو۔

(۵۷) ایک نہ ایک دن ضرور ہر ایک کو مرنا اور وطن و رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہماری طرف آنا ہے پھر اس وقت دین کی حفاظت کے لئے وطن و اقارب کو چھوڑنا کیا مشکل ہے۔

(۵۸) اور جنہوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے۔ ہم انہیں جنت میں رہنے کو بالا خانے دیں گے کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اُن نیک عمل کرنے والوں کے لئے بہت ہی اچھا بدلہ ہوگا۔

(۵۹) جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کیں اور ہر کام میں اپنے پروردگار پر اعتماد رکھا۔

(۶۰) مکہ سے مدینہ ہجرت کے حکم پر بعض مسلمانوں نے مدینہ میں محتاجی اور بے سامانی کا اندیشہ ظاہر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ کتنے جانور ہیں کہ کل کے لئے اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے لیکن ان کا پروردگار ہر روز ان کے لئے رزق مہیا کر دیتا ہے پس ان کا اور تمہارا سب کا رزق دینے والا اللہ ہی ہے اور وہی سب کی فریادیں سنتا ہے اور ان کے تمام حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔ جب وہ جانوروں کو روزی دیئے بغیر نہیں چھوڑتا تو اپنے فرمانبردار بندوں کو کب بے روزی چھوڑ دے گا۔

(۶۱) اور اگر آپؐ ان مشرکین سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تمہاری خدمت میں لگا دیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی نے کیا ہے پھر باوجود ایسا سمجھنے کے وہ راہ حق سے کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔

افعال: اُعْبُدُوْنِ: تم میری بندگی کرو، امر (جمع مذکر حاضر)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یَغْشٰـهُمْ: ان پر چھا جائے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَرْضِیْ: میری زمین، ی ضمیر (واحد متکلم)۔ ذَآئِقَةٌ: چکھنے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ غُرَفًا: اونچے مکان، جنت کے اندر شاندار منزلیں، جمع بحالت نصب۔

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ

فراخ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | چاہے | اپنے بندوں میں سے | اور تنگ کرتا ہے | جس کے لئے (چاہے)

اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ

بیشک | اللہ | ہر | چیز سے | خوب واقف ہے | اور اگر | تم ان سے پوچھو | کہ کس نے | اُتارا

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا

آسمان سے | پانی | پھر اس نے زندہ کیا | اس سے | زمین کو | بعد | اس کی موت کے

بارش نازل کی اور کس نے زمین کو اس کی خشکی کے بعد (سرسبز اور) زندہ کر دیا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ نے | کہہ دیجئے | سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں سمجھتے

تو وہ کہیں گے اللہ نے، آپؐ کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، لیکن اکثر اُن میں سے نہیں جانتے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

اور نہیں | یہ | زندگی | دُنیا کی | مگر صرف | کھیل | اور تماشا | اور بیشک | گھر | آخرت کا

اور دنیا کی یہ زندگی کھیل تماشہ ہے اور آخرت کا گھر ہی اصل

لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ

وہی ہے | (اصل) زندگی | کاش | وہ لوگ جانتے | پھر جب | وہ سوار ہوتے ہیں | کشتی میں

زندگی ہے کاش یہ لوگ سمجھتے۔ پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | پھر جب | وہ نجات دیتا ہے ان کو

خلوص دل سے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر

اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ڔ

خشکی کی طرف | تو اس وقت وہ | شرک کرنے لگتے ہیں | تاکہ وہ انکار کریں | اس (نعمت) کا | جو ہم نے دی ان کو

خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتے رہیں

وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

اور تاکہ وہ فائدہ اُٹھائیں | پس عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا | کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ ہم نے | بنایا ہے

اور کچھ اور (وقتی) فائدہ حاصل کریں، سو بہت جلد ان کو (انجام) معلوم ہو جائے گا۔ کیا انہوں نے بھی

حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ

حرم | امن والا | حالانکہ اُچک لئے جاتے ہیں | لوگ | اُن کے آس پاس سے | پس کیا وہ باطل پر

غور نہیں کیا کہ ہم نے حرمِ کعبہ کو امن کی جگہ بنا دیا ہے جبکہ اس کے اردگرد کے لوگوں کو (بدامنی کی وجہ سے) اچک لیا جاتا ہے، تو کیا یہ لوگ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۶۲) روزی کی فکر سے اللہ کا حکم کو بجالانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہئے یہ تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے مناسب سمجھے روزی بڑھا دیتا ہے' اضافہ کرتا ہے اور جس کے لئے بہتر سمجھے کم کر دیتا ہے بیشک وہ بندوں کی مصلحتوں اور ضروریات کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(۶۳) اور اگر آپؐ ان مشرکین سے پوچھیں کہ کون آسمان سے پانی اتار کر اس سے مردہ زمین کو سرسبز اور ہرا بھرا کرتا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ سب خدا ہی کرتا ہے کہہ دیجئے کہ اللہ کا شکر ہے کہ تم نے اس کے خالق ہونے کا تو اقرار کرلیا اس کے باوجود کے ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(۶۴) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشے کی طرح عارضی اور زوال پذیر ہے اور ہمیشہ کی زندگی تو آخرت کا گھر ہی ہے۔ کاش! وہ اس بات کو جانتے۔

(۶۵) پس جب کبھی وہ مشرکین کشتی میں سوار ہوتے ہیں اور غرق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے تو دلی خلوص سے اپنی امداد کے لئے صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب اللہ انہیں بچا کر خشکی پر اتار دیتا ہے تو فوراً اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔

(۶۶) تاکہ اللہ نے جو انہیں غرق سے نجات کی نعمت بخشی اپنی جہالت کی بدولت وہ اس کا انکار کردیں اور دنیا کی عارضی زندگی سے فائدہ اٹھائیں سوان پر قیامت کے روز سب حقیقت روشن ہوجائے گی۔

افعال: دَعَوُا: انہوں نے پکارا' دعا کی' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ رَكِبُوا: وہ سوار ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ نَجّٰهُمْ: اس نے ان کو نجات دی' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: حَيَوَانُ: زندگی' جینا' مصدر ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

ایمان لاتے ہیں | اور اللہ کی نعمت کا | انکار کرتے ہیں | اور کون | بڑا ظالم ہے | اس سے | جو باندھے

جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ

اللہ پر | جھوٹ | یا جھٹلائے | حق کو | جب | وہ آیا اس کے پاس | کیا نہیں ہے

پر جھوٹ باندھے یا جب حق بات اس کو پہنچے تو اس کو جھٹلانے لگے کیا (ایسے)

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

دوزخ میں | ٹھکانا | کافروں کے لئے | اور جن لوگوں نے | مجاہدہ کیا | ہماری راہ میں

منکروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہوگا۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں خوب محنت کی

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

ہم ضرور انہیں ہدایت دیں گے | اپنے راستوں کی | اور بیشک اللہ | ساتھ ہے | نیک لوگوں کے

ہم بھی ضرور ان کو اپنے (قرب کے) راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے ساتھ ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ

الٓمّٓ | مغلوب ہوگئے | رومی | قریب کی | سرزمین میں | اور وہ

الٓمّٓ ۔ رومی مغلوب ہو گئے قریب کی سرزمین (شام) میں اور وہ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ

بعد | اپنے مغلوب ہونے کے | عنقریب غالب ہوں گے | چند | سالوں میں

اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر جلد ہی غالب آجائیں گے چند ہی سالوں میں

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ

اللہ ہی کے اختیار میں ہے سب کام | پہلے (بھی) | اور بعد میں (بھی) | اور اس دن | خوش ہوں گے

پہلے بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کو تھا اور اب بھی اُسی کو ہے اور اُس دن (جب کہ رومی غالب آئیں گے) مومن

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ

ایمان والے | اللہ کی مدد سے | وہ مدد دیتا ہے | جس کو | چاہتا ہے | اور وہ (ہے)

اللہ تعالیٰ کی امداد پر خوش ہو جائیں گے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

بڑا غالب | نہایت رحم والا ہے | وعدہ ہے اللہ کا | خلاف نہیں کرتا | اللہ | اپنے وعدہ کے

زبردست اور رحم والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۶۷) کیا کفار مکہ نے اللہ کے اس احسان پر غور نہیں کیا کہ اس نے ان کے لئے شہر مکہ کو ایک حرمت والا و پرامن و محفوظ مقام بنا دیا حالانکہ اس کے آس پاس ظالم لوگ کمزوروں پر ڈاکے ڈالتے ہیں پس کیا وہ جھوٹے معبودوں پر تو یقین کرتے اور اللہ منعم حقیقی کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔ (کفار مکہ یہ عذر تراشتے تھے کہ اگر ہم ایمان لے آئیں تو لوگ ہمیں مار ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ تسلی دلاتے ہیں جس طرح حرم مکہ میں اللہ نے تمہیں محفوظ کر رکھا ہے ہر جگہ تمہاری حفاظت کر سکتا ہے ایمان لانے سے خوف نہ کھاؤ)۔

(۶۸) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے اور جب دین حق اس کے پاس آئے تو اس کو جھٹلائے ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔

(۶۹) اور جنہوں نے محض اللہ کی رضامندی کے لئے (اپنے نفس اور شیطان اور دین کے دشمنوں سے) جہاد کیا ہم ضرور انہیں اپنی رضامندی اور قرب کے راستے دکھا دیں گے بلاشبہ اللہ نیکوکاروں کا مددگار ہے۔

سورۃ الروم

اس سورت میں حضورؐ کے زمانے میں روم کے عیسائیوں کی وقتی شکست کے بعد ان کی فتح کی نسبت پیشین گوئی ہے، اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں ان کی تفصیل کئی بار گزر چکی ہے۔

(۲) رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے۔ (ف) حضورؐ کی نبوت کے پانچویں سال "بصریٰ" اور "اذرعات" کے درمیان ایرانیوں نے رومیوں کو ایک ہلاک کرنے والی شکست دی اور قیصر ہرقل شاہ روم کو قسطنطنیہ تک بھگا دیا جس کی حکومت میں شام و عراق شامل تھے اور ہرقل مذھباً عیسائی، اہل کتاب تھا۔ یہ خبر سن کر بت پرست اور غیر اہل کتاب کفار مکہ نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ جس طرح ہمارے ایرانی مشرک آتش پرست بھائیوں نے تمہارے اہل کتاب بھائیوں کو شکست دی ہے اسی طرح ہم بھی تم کو تباہ کر دیں گے اس وقت یہ چند آیات نازل ہوئیں جن میں نو سال کے اندر اندر رومیوں کی دوبارہ فتح کی عظیم الشان پیشین گوئی کی گئی جو حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی مضبوط تاریخی دلیل ہے۔

(۳) اور ایران کے ہاتھوں رومیوں کی یہ شکست اذرعات اور بصریٰ کے علاقوں کے درمیان ملک شام میں واقع ہوئی جو عرب کے بالکل قریب ہے اور عنقریب رومی دوبارہ ایرانیوں پر فتح حاصل کریں گے۔

(۴) نو سال کے اندر اندر رومیوں کو ایرانیوں پر بڑی بھاری فتح حاصل ہوگی رومیوں کی شکست کے وقت بھی اور ان کی آئندہ فتح کے وقت بھی سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور اُس دن مسلمانوں کو بڑی خوشی اور مسرت حاصل ہوگی کہ بت پرستوں کے مقابلے میں اہل کتاب کو فتح ہوگی۔ اور یہ پیشین گوئی نو سال بعد اسی دن پوری ہوئی جس دن مسلمانوں کو بدر میں کفار مکہ پر فتح حاصل ہوئی اس طرح قرآن مجید کی دو پیشین گوئیاں بیک وقت پوری ہوئیں۔

(۵) اللہ کی مدد سے مسلمان خوش ہوں گے اور اللہ جسے چاہے فتح دیتا ہے اور وہ بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

افعال: یُتَخَطَّفُ: جھپٹ لئے جاتے ہیں، اچک لئے جاتے ہیں، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ غُلِبَتْ: مغلوب ہوگئی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ لَنَهْدِيَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور بتا دیں گے، مضارع بانون تاکید (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يَغْلِبُونَ: وہ (عنقریب) غالب آجائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَفْرَحُ: خوش ہوں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَوْلِهِمْ: ان کے ارد گرد، آس پاس (مضاف)، هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ بِضْعِ: چند، کئی، دس سے کم کر دیا جائے۔ رُوْمُ: قوم روم، رومی۔ غَلَبِهِمْ: مغلوب ہونا (مصدر مضاف)، هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | وہ جانتے ہیں | ظاہری (حالت) کو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷

دنیا کی زندگی کی | اور وہ | آخرت سے | بے خبر ہیں

ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے بالکل غافل ہیں۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کیا وہ | غور نہیں کرتے | اپنے دل میں | کہ نہیں پیدا کیا | اللہ نے آسمانوں

کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

اور زمین کو | اور جو (کچھ) | ان کے درمیان ہے | مگر | درست تدبیر کے ساتھ | اور ایک وقت مقرر کے لئے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سچائی (اور حکمت) سے پیدا کیا ہے اور ایک وقتِ مقرر تک کے لئے ہے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸

اور بلاشبہ | بہت سے | لوگ | اپنے ربّ کی ملاقات کے | منکر ہیں

اور بلاشبہ بہت سے لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات سے منکر ہیں۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ دیکھتے | کیسا | ہوا | انجام

کیا یہ لوگ زمین میں گھوم پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

اُن کا جو | ان سے پہلے تھے | وہ تھے بہت زیادہ | ان سے طاقت میں | اور انہوں نے ہل چلائے

ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ لوگ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین کو (زراعت

الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

زمین میں | اور اسے آباد کیا تھا | زیادہ | اس سے جو | ان لوگوں نے آباد کیا ہے | اور آئے تھے ان کے پاس

ومعدنیات کیلئے) چیر ڈالا تھا اور جس قدر ان (موجودہ) لوگوں نے زمین کو آباد کیا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا اور ان کے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ

ان کے رسول | واضح دلیلوں کے ساتھ | پس نہیں تھا | اللہ (ایسا) | کہ ان پر ظلم کرتا | اور لیکن

پاس بھی ان کے رسول معجزے لے کر آئے تھے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ

وہ تھے | اپنی جانوں پر | ظلم کرتے | پھر | ہوا | انجام | ان کا

اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔ پھر جن لوگوں نے بُرے کام کئے ان کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ نو سال کے اندر اُس زمانے کے رومیوں (اہل کتاب) کو ایرانیوں (مشرکین) پر ضرور غلبہ دے گا اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ قدرت الٰہی کے آگے سب رکاوٹیں ہیچ ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق عین بدر کی فتح کے روز رومیوں کو ایرانیوں پر بھاری فتح حاصل ہوئی جس سے مسلمانوں کو دو جانب سے خوشی نصیب ہوئی۔

(۷) وہ کفار تو صرف دنیا کی زندگی کی ظاہری حالت ہی کو جانتے ہیں کہ شاید یہ دنیا صرف کھانے پینے' مزے اڑانے کے لئے ہے اور اس کے نتیجے سے بے خبر ہیں۔

(۸) کیا وہ اپنے دل میں یہ نہیں سوچتے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں موجود ہے اللہ نے ان کو کسی حقیقی حکمت پر تحت ایک مقررہ وقت تک قائم رہنے کے لئے پیدا کیا ہے اور بلاشبہ بہت سے لوگ اپنے رب کے دربار میں جواب دینے کے لئے حاضر ہونے کے منکر ہیں۔

(۹) کیا ان مشرکین نے زمین میں سیر کر کے غور نہیں کیا کہ ان سرکش لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا جو اِن سے پہلے ہوئے اور وہ ان سے زیادہ طاقتور بھی تھے اور زمین کو بھی انہوں نے ان سے زیادہ آباد کیا تھا اور زیادہ ترقی کی تھی اور جب ان کے رسول ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آئے تو انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور عذاب الٰہی سے ہلاک ہو گئے۔ پس اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

افعال: اَثَارُوْا: انہوں نے جوتا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَمَرُوْهَا: انہوں نے اس کو بسایا' انہوں نے اس کو آباد کیا' ماضی (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

أَسَاءُوا السُّوٓأَىٰٓ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَكَانُوا بِهَا

جنہوں نے برائی کی | بُرا | اس لئے کہ | انہوں نے جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | اور وہ تھے ان سے

انجام بُرا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان کا

يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۱۰﴾ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ ثُمَّ

مذاق کرتے | اللہ | پہلی بار پیدا کرتا ہے | مخلوق کو | پھر | دوبارہ زندہ کرے گا اس کو | پھر

مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے' پھر وہ اس کو دوبارہ پیدا کرے گا پھر

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾

اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جس دن | قائم ہوگی قیامت | مایوس ہو جائیں گے | مجرم

اس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے اور جس دن قیامت برپا ہوگی' مجرم نااُمید ہو کر رہ جائیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوا بِشُرَكَآئِهِمْ

اور نہ ہوں گے | ان کے لئے | ان کے شریکوں میں سے | کوئی سفارشی | اور وہ ہو جائیں گے | اپنے شریکوں کے

اور ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں کا خود انکار کر

كٰفِرِينَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُونَ ﴿۱۴﴾

منکر | اور جس دن | قائم ہوگی | قیامت | اُس دن | وہ الگ الگ ہو جائیں گے

دیں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن سب لوگ جُدا جُدا ہو جائیں گے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ

پس جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | پس وہ | باغ (جنت) میں

تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے' تو وہ (بہشت کے) باغ میں

يُّحْبَرُونَ ﴿۱۵﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْآخِرَةِ

خوشحال ہوں گے | اور جو لوگ | منکر ہوئے | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | اور آخرت کی ملاقات کو

خوشی خوشی رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا

فَأُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ

پس یہی لوگ | عذاب میں | حاضر (گرفتار) کئے جائیں گے | پس پاکیزگی بیان کرو اللہ کی | جب | شام آئے تم پر

وہ عذاب میں (گرفتار) حاضر کئے جائیں گے۔ تو تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب تم پر شام آئے

وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اور جب | تم پر صبح ہو۔ | اور اسی کے لئے ہیں | تمام تعریفیں | آسمانوں میں | اور زمین میں'

اور جس وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے

وَعَشِيًّا وَّحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور دن کے آخر میں | اور ظہر کے وقت (بھی تسبیح کرو) | وہ نکالتا ہے | زندہ کو | مردے سے

اور اس کی تسبیح کرو' اور دن کے آخری وقت بھی اور جب دوپہر ہو' وہ جاندار کو بے جان سے (پیدا کر کے) نکالتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) پس جن لوگوں نے برا راستہ اختیار کیا تھا ان کا انجام بھی برا ہوا۔

(۱۱) مخلوقات کو پہلی بار بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور قیامت کے روز تم سب اعمال کا جواب دینے کے لئے اسی کے حضور میں واپس لوٹائے جاؤ گے۔

(۱۲) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو سب مجرم اپنی نجات سے ناامید ہو جائیں گے۔

(۱۳) اور وہ جھوٹے معبود جو انہوں نے خدا کے لئے شریک مقرر کر رکھے تھے ان کی کچھ سفارش نہ کر سکیں گے اور وہ خود بھی ان کی معبودیت سے اس روز انکار کر دیں گے۔

(۱۴) اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مومن اور کافر جدا جدا گروہ بن جائیں گے۔

(۱۵) یعنی جو لوگ دنیا میں ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے۔ وہی جنت کے باغ میں خوش وخرم ہوں گے۔

(۱۶) اور جو لوگ اللہ و رسول کے منکر رہے اور اللہ کی آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلاتے رہے وہی دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

(۱۷) پس صبح و شام اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کرو (صبح و مغرب و عشا کی نماز پڑھا کرو)

(۱۸) اور آسمانوں اور زمین میں صرف وہی اللہ حمد و ثنا کے لائق بھی ہے اور تیسرے پہر (عصر) اور دوپہر (ظہر) کے وقت بھی نماز پڑھا کرو۔

افعال: اَسَآءُوْا: انہوں نے برا کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تَقُوْمُ: وہ کھڑی ہوتی ہے، ہوگی، وہ قائم ہے، ہوگی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ یُبْلِسُ: ناامید ہوں گے، رسوا ہوں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَتَفَرَّقُوْنَ: وہ الگ الگ ہو جائیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُحْبَرُوْنَ: ان کو خوش کیا جائے گا، ان کی عزت کی جائے گی، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تُصْبِحُوْنَ: تم صبح کرتے ہو، تم صبح کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُظْهِرُوْنَ: تم کو دوپہر ہو، تم ظہر کا وقت پاؤ، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُمْسُوْنَ: تم شام کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سُوْآی: برا فعل، مونث ہے۔ رَوْضَۃٌ: باغ، سبزہ زار، واحد ہے۔ عَشِیًّا: عصر سے غروب تک کا وقت۔

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

اور نکالتا ہے | مردہ کو | زندہ سے | اور وہ زندہ کرتا ہے | زمین کو | بعد | اس کے مرنے کے

اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے) باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اور اسی طرح | تم نکالے جاؤ گے | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ | اس نے تمہیں پیدا کیا | مٹی سے

اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے اور اس کے نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

پھر | اب | تم | انسان ہو | (سب جگہ) پھیل رہے ہو | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ

پھر اب تم انسان ہو کر روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا

اس نے پیدا کیں | تمہارے لئے | تمہاری جنس سے | بیویاں | تا کہ تم آرام پاؤ | اُن کے پاس

اُس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں سکون پاؤ

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور اُس نے پیدا کر دی | تمہارے درمیان | محبت | اور مہربانی | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں

اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی پیدا کر دی بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

ان لوگوں کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | پیدائش | آسمانوں

نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور زمین کی | اور اختلاف | تمہاری زبانوں کا | اور تمہارے رنگوں کا | بیشک | اس میں

تخلیق اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے

لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

نشانیاں ہیں | علم والوں کے لئے | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | تمہاری نیند | رات | اور دن کو

لوگوں کے لئے نشانیاں (اور دلائل) ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا

وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور تمہارا تلاش کرنا | اس کے فضل سے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے

اور اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرنا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا

جو سنتے ہیں | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ وہ دکھاتا ہے تمہیں | آسمانی بجلی | ڈر

جو (غور سے بات) سنتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) وہ ایسا قادر مطلق ہے جو زندہ جاندار کو بے جان نطفہ یا انڈہ سے اور بے جان نطفہ یا انڈہ کو زندہ جاندار سے پیدا کر دیتا ہے اور زمین کے خشک ہو جانے کے بعد اسے ہرا بھرا کر دیتا ہے اور ایسے ہی تم بھی مرنے کے بعد قیامت کے روز قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے نکالے جاؤ گے۔

(۲۰) اور اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تم انسانوں کے پردادا آدمؑ کو مٹی سے پیدا کر کے تمہیں اس کی نسل سے پیدا کیا کہ اب تم ساری زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔

(۲۱) اور اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے آرام کے لئے تمہاری ہی جنس (انسان) سے تمہاری بیویاں پیدا کر دیں اور تمہارے دلوں میں ایک دوسرے (مرد و عورت) کی محبت ڈال دی۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۲) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور انسانوں کی زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے بیشک اس میں اہل علم کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۳) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کے وقت سونا اور دن کے وقت روزی تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو حق بات کو غور سے سنتے ہیں اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

افعال: تَنْتَشِرُوْنَ: تم چلتے پھرتے ہو، تم پھیلتے اور متفرق ہوتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اِبْتِغَآءُ کُمْ: تمہارا تلاش کرنا (مصدر مضاف)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَلْوَانِکُمْ: تمہاری رنگتیں، تمہارے رنگ (جمع مضاف)، کُمْ ضمیر مضاف الیہ۔

وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِ بِهِ الْأَرْضَ

اور اُمید (کے طور پر) | اور وہ نازل کرتا ہے | آسمان سے | پانی | پس وہ زندہ کردیتا ہے | اس سے زمین کو

کے لئے آسمانی بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کے خشک ہو جانے کے بعد

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۲۴﴾

بعد | اس کے مرجانے کے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں

اسے زندہ اور شاداب کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ

اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے) | کہ قائم ہیں | آسمان | اور زمین | اس کے حکم سے

اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ) ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں۔

ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْأَرْضِ ۖ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿۲۵﴾

پھر جب | وہ پکارے گا تمہیں | ایک پکار | زمین میں سے | (تو) اس وقت تم | نکل کھڑے ہوگے

پھر جب وہ تم کو پکار کر زمین میں سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً نکل کھڑے ہو گے۔

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قٰنِتُونَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِي

اور اسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں | اور زمین میں ہے | سب | اُسی کے | فرمانبردار ہیں | اور وہی ہے جو

اور جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں' سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ اور وہی تو ہے جو خلق کو

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ

پیدا کرتا ہے پہلی بار | مخلوق کو | پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا | اور وہ زیادہ آسان ہے | اس کے لئے | اور اسی کی ہے

پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے۔ آسمانوں

الْمَثَلُ الْأَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

شان | بالاتر | آسمانوں | اور زمین میں | اور وہی ہے | بڑا غالب

اور زمین میں اسی کی شان سب سے اونچی ہے اور وہ زبردست

الْحَكِيمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا

حکمت والا | بیان کی اس نے | تمہارے لئے | ایک مثال | (خود) تم ہی میں سے | کیا تمہارے لئے | ان میں سے

(اور) حکمت والا ہے اس نے تمہارے لئے (توحید کی) ایک مثال' تمہیں میں سے بیان کی ہے کہ کیا جن (غلاموں کے) تم

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِي مَا رَزَقْنٰكُمْ فَأَنْتُمْ

جن کے مالک ہیں | تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی غلام) | کوئی شریک | اس (مال) میں جو | ہم نے تمہیں دیا | کہ تم

مالک ہو اُن میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اس روزی میں جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہے' تمہارا برابر کا

فِيهِ سَوَآءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

اس میں | برابر ہو جاؤ | ڈرتے ہو تم ان سے | جیسے تم ڈرتے ہو | اپنے آپ سے | اسی طرح | ہم کھول کر بیان کرتے ہیں

شریک ہو؟ (کہ) تم ان کی ایسی ہی پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو؟ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) اور اس کی قدرت کے نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بادل سے بجلی چمکاتا ہے۔ جس کے چمکنے سے بارش کی امید بھی ہوتی ہے اور یہ خوف بھی ہوتا ہے کہ کہیں بھی گر نہ پڑے اور وہی اللہ آسمان کی فضا میں بادل سے پانی برسا کر اس کے ذریعے سے خشک زمین کو سرسبز کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۲۵) اور یہ بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے زمین اور آسمان (بغیر ستون کے) قائم ہیں۔ اور جب وہ قیامت کے روز تمہیں دوبارہ قبروں سے اٹھنے کا حکم دے گا تو فوراً تم نکل کھڑے ہو گے۔

(۲۶) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی مخلوق اور ملکیت ہے اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

(۲۷) اور وہی مخلوق کو پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے نہایت آسان ہے اور زمین و آسمان میں اسی کی شان بلند ہے اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

افعال: تَخۡرُجُوۡنَ: تم نکلو گے، تم نکل کھڑے ہو گے، نکل آؤ گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَهۡوَنُ: بڑا آسان، بہت ہی سہل، اَفعل التفضیل کا صیغہ۔

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

آیتیں | ان کے لئے | جو عقل رکھتے ہیں | بلکہ | پیروی کی | ان لوگوں نے | جو ظالم ہیں

اپنے کلام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں' جو عقل سے کام لیتے ہیں لیکن جو لوگ ظالم ہیں' بے سوچے سمجھے اپنی

اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ

اپنی خواہشوں کی | بغیر دلیل کے | پس کون ہے | جو ہدایت دے | اس کو جسے | گمراہ کردیا | اللہ نے

خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں' تو جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے' اسے کون ہدایت دے سکتا ہے۔

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ

اور نہیں | ان کے لئے | کوئی بھی مددگار | پس تم قائم کرو | اپنا رخ | دین کی طرف | یکسو ہوکر

اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو آپ یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف رکھئے۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ

یہ اللہ کی فطرت ہے | جس پر | اس نے پیدا کیا لوگوں کو | کوئی تبدیلی نہیں | تخلیق الٰہی میں

(یہ وہی دین) فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾

یہی ہے | دین | سیدھا | اورلیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے

یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا

رجوع کرتے ہوئے | اسی کی طرف | اور ڈرتے رہو اس سے | اور قائم کرو | نماز | اور نہ ہو تم

(لوگو!) اسی کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا

شرک کرنے والوں میں سے | (یعنی) ان لوگوں میں | جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا | اپنے دین کو | اور وہ ہوگئے

شامل نہ ہونا۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے

شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاِذَا مَسَّ

کئی گروہ | ہر ایک | گروہ | ان باتوں پر | جو ان کے پاس ہیں | خوش ہے | اور جب پہنچتی ہے

ہو گئے اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے اور جب لوگوں کو کوئی

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ

لوگوں کو | تکلیف | (تو) وہ پکارتے ہیں | اپنے رب کو | رجوع کرتے ہوئے | اُسی کی طرف | پھر | جب وہ ان کو چکھا دیتا ہے

تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کا

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

اپنی طرف سے | (مزہ) رحمت کا | (تو) اس وقت | ایک جماعت | ان میں سے | اپنے رب کے ساتھ | شریک ٹھہرانے لگتے ہیں

مزہ ان کو چکھاتا ہے تو ان میں بعض اچانک اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) اس نے تمہارے سمجھانے کے لئے تم ہی میں سے ایک مثال بیان کی ہے کہ جن غلاموں کے تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی تمہارے اس مال میں جو اللہ نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اس کو اپنے برابر سمجھتے ہو؟ اور اس سے بھی ایسا ہی ڈرتے ہو جیسا اپنے آپ سے؟ ہرگز نہیں تم کبھی اس کو اپنے برابر نہ سمجھو گے' پھر اللہ کی مخلوق کو اس کا شریک کیسے ٹھہراتے ہو ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیتیں اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (ابن عباسؓ کا قول ہے کہ مشرکین حج کے موقع پر تلبیہ ان الفاظ کے ساتھ پڑھتے تھے: ''اے اللہ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں' سوائے اس شریک کے جو خود اور اس ملکیت' سب تیری ملکیت ہے'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مملوک کو کس طرح مالک کا شریک ٹھہراتے ہو؟)

(۲۹) تو جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا انہوں نے بغیر کسی دلیل کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی پس جسے اللہ سیدھے راستے پر نہ لانا چاہے اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور مشرکوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

(۳۰) پس تمام ادیان (دین کی جمع) سے منہ موڑ کر دین اسلام کی طرف متوجہ رہو کیونکہ اسلام عین اللہ کی فطرت کے مطابق ہے جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور فطرت الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی سیدھا اور سچا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۳۱) اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے دین پر قائم رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں شامل نہ ہو۔

(۳۲) یعنی ان لوگوں میں شامل نہ ہو جو اپنے دین میں اختلاف ڈال کر کئی گروہ بن گئے۔ ہر ایک گروہ انہی جھوٹے اور من گھڑت عقیدوں پر خوش ہے جو انہوں نے خود بنا لئے ہیں۔

(۳۳) لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف (قحط مرض وغیرہ) پہنچتی ہے تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اسے پکارتے ہیں اور جب وہ اپنی مہربانی سے ان کی تکلیف دور کر دیتا ہے تو اسی وقت ان میں سے ایک گروہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔

افعال: تَخَافُوْھُمْ: تم ان سے ڈرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ فَطَرَ: اس نے نیست سے ہست کیا' وہ عدم سے وجود میں لایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَذَاقَھُمْ: ان کو چکھایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ دَعَوْا: انہوں نے پکارا' دعویٰ کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: خِیْفَتِکُمْ: تمہارا ڈرنا (مصدر مضاف)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ: تخلیق' بناوٹ' بنائی ہوئی چیز (اسم فعل مضاف)' اللہ مضاف الیہ۔ مُنِیْبِیْنَ: اللہ کی طرف رجوع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳۴

تاکہ انکار کریں | اس (نعمت) کا | جو ہم نے انہیں دیا | پس فائدہ اٹھا لو تم | پھر عنقریب | تم جان لوگے

تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس کی ناشکری کرتے رہیں سو تم فائدے حاصل کئے جاؤ، عنقریب تمہیں (انجام) معلوم ہو جائے گا

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ

یا ہم نے اُتاری | ان پر | کوئی دلیل | کہ وہ بتلا رہی ہے | جو | اُس (اللہ کے

یا ہم نے ان لوگوں پر کوئی ایسی دلیل اُتاری ہے؟ جو ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ

ساتھ) شریک ٹھہراتے ہیں | اور جب | ہم چکھاتے ہیں | لوگوں کو | رحمت | تو وہ خوش ہو جاتے ہیں | اس سے | اور اگر

ہے۔ اور جب ہم لوگوں کو رحمت (کا مزہ) چکھاتے ہیں تو وہ اسے پاکر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶

پہنچتی ہے ان کو | کوئی برائی | ان (اعمال) کی وجہ سے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | (تو) اس وقت وہ مایوس ہو جاتے ہیں

ان کو اپنے اعمال کے نتیجے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر وہ فوراً مایوس ہو جاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ اللہ (ہی) | بڑھاتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کرتا ہے | بیشک

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان رکھتے ہیں | پس ادا کر | قرابت دار کو | اس کا حق

اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں، جو ایمان رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں، مسکینوں

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

اور مسکین | اور مسافر کو (بھی) | یہی | بہتر ہے ان لوگوں کے لئے | جو چاہتے ہیں

اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرتے رہو۔ یہ بات اُن لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو

وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا

رضا | اللہ کی | اور وہی لوگ ہیں | کامیاب | اور جو کچھ تم دیتے ہو | (بطور) سود

اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور تم لوگ جو (رقم) سود پر دیتے ہو

لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ

کہ وہ بڑھتا رہے | مالوں میں | لوگوں کے | تو وہ نہیں بڑھتا | اللہ کے ہاں | اور جو کچھ

کہ لوگوں کے مال میں مل کر بڑھ جائے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتی۔ اور جو زکوٰۃ

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹

تم دیتے ہو | بطور زکوٰۃ | چاہتے ہوئے | اللہ کی رضا | تو وہی لوگ | اپنا اجر بڑھانے والے ہیں

تم اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں، وہی اپنے (اجر کو اللہ کے ہاں) بڑھانے والے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۴) تاکہ اللہ کے اس احسان کا انکار کر دیں جو اس نے انہیں اس مصیبت سے نجات بخشی۔ پس لوگو! دنیا میں کچھ دن مزے اڑا لو۔ پھر قیامت کے دن تم کو سب حقیقت معلوم ہو ہی جائے گی۔

(۳۵) یا کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل اتاری ہے جس سے جھوٹے معبودوں کا خدا کے ساتھ شریک ہونا ثابت ہوتا ہے ہرگز نہیں!۔

(۳۶) اور جب ہم ان کو اپنی رحمت (بارش، ارزانی، صحت) سے نوازتے ہیں تو وہ اس پر غرور کرتے ہیں اور اگر ان بُرے اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے خود کئے تھے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اس کی رحمت سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

(۳۷) کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ کسی کی روزی کا کم یا زیادہ کرنا اللہ ہی کے اختیار میں اور اس کا امتحان ہے پھر وہ لوگ رحمت سے ناامید کیوں ہوتے ہیں اور توبہ کر کے اس کی جناب میں متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ بیشک اس روزی کی کمی بیشی میں ایمان والوں کے لئے اس کی قدرت کے نشان ہیں۔

(۳۸) پس مسلمانوں کو اپنے قریبی اور مسکین اور مسافر کو صدقہ و خیرات میں سے اس کا حق دینا چاہئے اور جو لوگ اللہ کی رضا مندی چاہتے ہیں ان کے لئے یہی بہتر ہے اور وہی کامیاب رہیں گے۔

(۳۹) اور جو کچھ تم لوگوں کو بطور سود دیتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے گا وہ اللہ کے ہاں بڑھتا نہیں اس کا انجام نقصان ہے۔ البتہ جو کچھ تم صدقہ و زکوٰۃ کے طور پر اللہ کی رضامندی کے لئے دیتے ہو تو اللہ کے یہاں اس کا کئی گنا اجر ملتا ہے۔

افعال: يَتَكَلَّمُ: وہ بولتا ہے یعنی تعلیم دیتا ہے، کہہ رہا ہے، مضارع واحد مذکر غائب)۔ اٰتِ: تو دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ يَرْبُوْا: نہیں بڑھتا ہے، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: يَقْنَطُوْنَ: وہ ناامید ہو جاتے ہیں، آس توڑ بیٹھتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ رِبًا: بیاج، سود۔ الْمِسْكِيْنَ: نادار، اسم (مفرد)۔ الْمُضْعِفُوْنَ: چند در چند کرنے والے، کئی گنا بڑھانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ
اللہ (ہی) ہے | جس نے | پیدا کیا تمہیں | پھر روزی دی تمہیں | پھر | وہ موت دے گا تمہیں | پھر | وہ زندہ کرے گا تمہیں
(لوگو!) اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا' پھر تمہیں روزی دی' پھر تمہیں موت دے گا' پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ
کیا | کوئی ہے تمہارے شریکوں میں سے | جو کرتا ہے | ان (کاموں) میں سے | کچھ بھی
تو کیا جن کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے بھی کوئی ہے؟ جو ان کاموں میں سے کچھ کام کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ
پاک ہے وہ (اللہ) | اور برتر ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | ظاہر ہو گیا | فساد | خشکی
(سنو!) وہ اللہ پاک ہے اور ان کے شرک سے بہت بالا ہے۔ خشکی اور تری (ہر جگہ) میں لوگوں کے اعمالِ (بد)

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ
اور دریا میں | اس سے جو | کیا | ہاتھوں نے | لوگوں کے | تا کہ وہ چکھائے انہیں (مزہ) | بعض
کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کو ان کے بعض

الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
ان عملوں کا | جو انہوں نے کئے | تا کہ وہ | باز آ جائیں | کہہ دیجئے | سیر کرو | زمین میں
اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آ جائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ
پھر دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | ان کا جو | پہلے تھے | اکثر ان میں سے تھے
اور دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ ان میں سے

مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ
شرک کرنے والے | پس تم قائم کرو | اپنا رخ | دین (اسلام) کی طرف | جو درست ہے | اس سے پہلے
اکثر مشرک تھے۔ آپ اپنا رُخ صحیح دین کی طرف رکھئے اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾
کہ آ جائے | وہ دن | کہ ٹلنا نہیں | اس کا | اللہ کی طرف سے | اس دن | (سب لوگ) الگ الگ ہو جائیں گے
کہ وہ دن آ جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا' سب لوگ اس دن جدا جدا ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
جس نے کفر کیا | تو اسی پر | (وبال ہے) اس کے کفر کا | اور جس نے عمل کئے | اچھے | تو وہ اپنے لئے ہی
جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر اسی کو پہنچے گا اور جس نے اچھے عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تیاری کر رہے ہیں | تا کہ وہ بدلہ دے | ان کو جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک
سامانِ راحت تیار کر رہے ہیں۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اور اللہ ہی تمہیں پیدا کر کے روزی دیتا ہے اور وہی موت دے گا پھر قیامت کے روز تمہیں دوبارہ زندہ کر دے گا۔ بھلا بتاؤ تمہارے جھوٹے معبودوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان معاملات میں سے کوئی ایک بات بھی کر سکے؟ ہرگز نہیں!۔ اللہ تو شریک سے پاک اور بلند ہے۔

(۴۱) لوگوں کے شرک و کفر و دوسری بدکاریوں کی وجہ سے روئے زمین پر خشکی اور سمندر میں فتنہ اور فساد پھیل گیا۔ جس پر اللہ انہیں ان کی بداعمالیوں کی سزا دیتا ہے تاکہ وہ ان برے اعمال سے باز آجائیں۔

(۴۲) کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کر کے ہلاک شدہ قوموں کے حالات میں غور کرو کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا اور ان ہلاک ہونے والی قوموں میں اکثر لوگ مشرک ہی تھے۔

(۴۳) پس قیامت کے آجانے سے پہلے جس کے آنے کو کوئی نہیں روک سکتا' سیدھے اور سچے دین اسلام پر اپنی توجہ مرکوز رکھو۔ اس روز مومن اور کافر جدا ہو کر الگ الگ ہو جائیں گے۔

(۴۴) جو شخص دنیا میں کافر رہا اس کے کفر کا عذاب' اسی پر پڑے گا اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ اپنے لئے آخرت کا سامان تیار کر رہے ہیں۔

افعال: یَصَّدَّعُوْنَ: وہ منتشر ہو جائیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَمْهَدُوْنَ: وہ درستی کرتے ہیں' ہموار کرتے ہیں' بچھاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: الْقَيِّمِ: ٹھیک یا درست کرنے والا' صیغہ صفت مجرور مذکر۔

مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۵ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

اپنے فضل سے | بیشک وہ | نہیں پسند کرتا | کافروں کو | اور اس کی نشانیوں میں (سے ہے)

ان کو اپنے فضل سے صلہ دے گا' بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے

اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ

کہ وہ بھیجتا ہے | ہوائیں | خوشخبری دینے والی | اور تاکہ چکھائے تمہیں | اپنی رحمت (میں سے) | اور تاکہ چلیں

کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے اور اس لئے بھی کہ

الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۶

کشتیاں | اس کے حکم سے | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل (رزق) | اور تاکہ تم | شکر کرو

اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے روزی تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ

اور بیشک | ہم بھیج چکے ہیں | آپؐ سے پہلے | کئی رسول | ان کی قوموں کی طرف | پس وہ آئے ان کے پاس

اور ہم نے آپؐ سے پہلے بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے

بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا

کھلی نشانیوں کے ساتھ | پھر ہم نے انتقام لیا | ان لوگوں سے | جو مجرم تھے | اور حق تھا

سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی' جنہوں نے جرم (و انکار) کیا' اور ایمان لانے

عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

ہم پر | مدد دینا | ایمان والوں کو | اللہ ہی ہے جو | بھیجتا ہے | ہوائیں

والوں کی مدد کرنا ہمارے ذمے تھا۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ

پھر وہ اٹھاتی ہیں | بادل کو | پھر وہ پھیلا دیتا ہے اس کو | آسمان میں | جیسے | وہ چاہتا ہے

جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر وہ ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح وہ چاہتا ہے

وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

اور وہ اسے کر دیتا ہے | ٹکڑے ٹکڑے | پھر تو دیکھتا ہے | بارش کو | کہ نکلتی ہے | اس کے درمیان سے

اور اسے متفرق کر دیتا ہے یہاں تک کہ تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آرہا ہے

فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ

پھر جب | وہ پہنچا دیتا ہے | اسے | جس پر وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | تو اس وقت | وہ

پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے بارش پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ

خوش ہو جاتے ہیں | اگرچہ وہ ہو رہے تھے | اس سے پہلے | کہ وہ (بارش) نازل ہو | اُن پر

ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے بالکل

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) تاکہ اللہ ان کو جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے اپنی مہربانی سے ان کے نیک اعمال کا بدلہ دے۔ بلاشک اللہ کفار کو پسند نہیں کرتا۔

(۴۶) اور یہ بھی اس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے کہ وہ بارش کی خوشخبری لانے والی ہوائیں بھیجا کرتا ہے تاکہ تم کو اپنی رحمت کی بارش کا مزہ چکھادے اور اس کے حکم سے دریاؤں اور سمندروں میں جہاز اور کشتیاں چل سکیں اور ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے اس کا فضل (رزق) تلاش کرو اور اس کا شکرادا کرو۔

(۴۷) اور ہم آپؐ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی ہدایت کے لئے روشن دلیلیں دے کر بھیج چکے ہیں۔ جب انہوں نے نافرمانی سے حق کو جھٹلایا تو مجرموں سے ہم نے بدلہ لیا اور ایمانداروں کو ان پر غالب کیا اور ایمان والوں کی مدد ہمارے ذمے ہے۔

(۴۸) اللہ ہی موسمی ہوائیں بھیجتا ہے کہ وہ بادلوں کو اٹھالاتی ہیں پھر وہ ان بادلوں کو جس طرح چاہے فضا میں پھیلا دیتا اور کبھی ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر ان میں سے بارش برسنے لگتی ہے اور جس شہر کے رہنے والوں پر اللہ کو منظور ہو برس جاتی ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

افعال: یَبْسُطُهٗ: اس کو پھیلاتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُبَشِّرَاتٍ: خوشخبری دینے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خِلٰلِهٖ: اس کے درمیان (جمع مضاف)، ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ۝۴۹ فَانۡظُرۡ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ كَيۡفَ
اس سے پہلے ہی | ناامید | پس دیکھ | آثار (نشانیوں) کی طرف | اللہ کی رحمت کی | کہ کیسے
مایوس تھے۔ سو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کو دیکھو کہ وہ

يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ۚ
وہ زندہ کرتا ہے | زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | بیشک | وہی | زندہ کرنے والا ہے | مردوں کو
کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۵۰ وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِيۡحًا فَرَاَوۡهُ
اور وہ | ہر ایک چیز پر | قادر ہے | اور اگر ہم بھیج دیں | ایسی ہوا | کہ وہ دیکھیں (کھیتی) کو
اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر اگر ہم (ایسی) آندھی بھیج دیں کہ یہ دیکھیں کہ کھیتی

مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ يَكۡفُرُوۡنَ ۝۵۱ فَاِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى
زرد ہوتا ہوا | تو وہ ضرور ہو جائیں | اس کے بعد | ناشکری کرنے والے | پس بیشک آپؐ | نہیں سنا سکتے | مُردوں کو
(مرجھا کر) زرد ہوگئی ہے تو اس کے بعد یہ (پچھلی نعمتیں بھلا کر) ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ سو آپؐ نہ مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں

وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝۵۲ وَمَاۤ اَنۡتَ
اور آپ نہیں سنا سکتے | بہروں کو | آواز | جب | وہ لوٹ جائیں | پیٹھ پھیر کر | اور نہیں | آپ
اور نہ بہروں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں (خاص طور پر) جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ

بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ
ہدایت کرنے والے | اندھوں کو | ان کی گمراہی سے | آپ نہیں سُنا سکتے | مگر صرف انہی کو جو | ایمان لاتے ہیں
اندھوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپؐ تو ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝۵۳ ع اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ
ہماری آیتوں پر | پس وہی | فرمانبردار ہیں | اللہ وہی ہے جس نے | تمہیں پیدا کیا | کمزوری (کی حالت) میں
آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور یہی فرمانبردار ہیں۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا کیا

ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا
پھر پیدا کر دی اس نے | بعد | کمزوری کے | طاقت | پھر پیدا کر دی | بعد | طاقت کے | کمزوری
پھر کمزوری کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا

وَّشَيۡبَةً ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ ۝۵۴ وَيَوۡمَ
اور بڑھاپا | وہ پیدا کرتا ہے | جو وہ چاہتا ہے | اور وہ علم والا | قدرت والا ہے | اور جس دن
دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے اور جس دن

تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ ؕ
قائم ہوگی | قیامت | (تو) قسمیں کھائیں گے | مجرم لوگ | کہ وہ نہیں رہے | ایک گھڑی سے زیادہ
قیامت برپا ہوگی (تو) گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴۹) اگرچہ بارش کے نزول سے پہلے وہ سخت مایوس ہو رہے تھے۔

(۵۰) پس اللہ کی رحمت (بارش) کے آثار و نتائج میں غور کرو کہ کس طرح وہ اپنی قدرت کاملہ سے خشک ناکارہ زمین کو دوبارہ سرسبز و شاداب کر دیتا ہے بلاشبہ وہی مردوں کو بھی قیامت کے روز دوبارہ زندہ کر اٹھائے گا اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۵۱) اور اگر ہم ایسی خشک ہوا بھیج دیں کہ اس سے سرسبز کھیتی دیکھتے دیکھتے جل جائے تو اس کے بعد اس کی سابقہ تمام نعمتوں کا انکار کرنے لگیں۔ یعنی سابقہ تمام نعمتوں کو بھول کر اس ایک امتحان پر مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۵۲) پس آپ ان کفار کو جن کے دل کفر و شرک کی وجہ سے مر چکے ہیں اور ان کے دلوں میں حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا' حق بات نہیں سنا سکتے' خاص طور پر جبکہ وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر الٹے بھاگے جا رہے ہوں یعنی وہ سننا ہی نہ چاہتے ہوں اور حق کو دیکھنے کی صلاحیت بھی کھو چکے ہوں۔

(۵۳) اور نہ ہی آپ ان عقل کے اندھوں کو گمراہی سے نکال کر راہ حق پر لا سکتے ہیں بلکہ آپ تو انہی حق پسند لوگوں کو حق کی آواز سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں سو وہی اللہ کا حکم مانتے ہیں۔

(۵۴) اور اللہ نے تمہیں ایک کمزور نطفہ سے پیدا کر کے توانائی بخشی اور توانائی کے بعد کمزوری اور (بڑھاپا) دے دیا وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا اور قدرت والا ہے۔

افعال: رَاَوْهُ: انہوں نے اس کو دیکھا' ماضی (جمع مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰثَار: نشانیاں' علامتیں' جمع ہے۔ مُبْلِسِيْنَ: ناامید' غمگین' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُحْيِ: زندہ کرنے والا' حیات بخشنے والا' اسم فاعل (مفرد مضاف)۔ مُصْفَرًّا: زرد پیلا پڑا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ شَيْبَةً: بڑھاپا' بالوں کا سفید ہونا' مصدر ہے۔ ضُعْف: کمزوری' ناتوانی' سست ہونا' مصدر ہے۔

كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اسی طرح | وہ دنیا میں بہکے جا رہے تھے | اور کہیں گے | وہ لوگ جنہیں | دیا گیا تھا | علم

اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے جا رہے تھے۔ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے (وہ کہیں

وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا

اور ایمان | کہ یقیناً تم ٹھہرے رہے تھے | اللہ کی کتاب (کے مطابق) | دوبارہ اُٹھنے کے دن تک | پس یہی ہے

گے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے مطابق) روزِ قیامت تک (برزخ میں) رہے ہو سو یہی

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ

دوبارہ اٹھنے کا دن | اور لیکن تم | نہ جانتے تھے | پس اس دن | نفع نہ دے گی | ان لوگوں کو

روزِ قیامت ہے مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

جنہوں نے ظلم کیا | ان کی معذرت | اور نہ ان سے | توبہ قبول کی جائے گی | اور بیشک | ہم نے بیان کردی ہے | لوگوں کیلئے

فائدہ نہ دے گی اور نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ان کو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے لوگوں کے لئے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

اس قرآن میں | ہر قسم کی | مثالیں | اور اگر | لے آئیں آپ اُن کے پاس | کوئی معجزہ

اس قرآن میں ہر طرح کا اندازِ بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

تو ضرور کہیں گے | وہ لوگ جو | کافر ہیں | کہ نہیں تم | مگر | جھوٹ بنانے والے ہو | اسی طرح

پیش کریں تو کافر یہی کہیں گے کہ تم تو بس جھوٹے ہو۔ اسی طرح

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ

مہر لگا دیتا ہے اللہ | دلوں پر | ان لوگوں کے | جو سمجھ نہیں رکھتے | پس آپ صبر کریں

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے، جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ سو آپ صبر کریں۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

بیشک | وعدہ اللہ کا | سچا ہے | اور بے صبر نہ کردیں آپ کو | وہ لوگ | جو یقین نہیں رکھتے

بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے، آپ کو (آپ کے عزم سے) ہلا نہ دیں۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً

الٓمّٓ | یہ | آیتیں ہیں | حکمت والی کتاب (قرآن) کی | ہدایت | اور رحمت ہے

ا۔ ل۔ م یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو نیکوکاروں کے لئے (سراسر)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) جس دن قیامت قائم ہوگی اس کی سختیوں کو دیکھ کر مجرم قسمیں کھا کر کہیں گے کہ وہ تو دنیا میں تھوڑی سی مدت ہی رہے بہت کم عرصہ رہے۔ جس طرح قیامت کے دن وہ یہ جھوٹ بولیں گے کہ ہم دنیا میں لحظہ بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے اسی طرح وہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے تھے کہ ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

(۵۶) لیکن دنیا میں جنہیں دین کا علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ ان کفار سے کہیں گے کہ تم جھوٹ بکتے ہو تم تو لوح محفوظ کے مطابق قیامت کے دن تک دنیا میں اپنی اپنی عمر کے مطابق ٹھہرے سو آج وہ قیامت کا دن ہے لیکن تم اسے حق نہ جانتے تھے۔

(۵۷) پس ظالموں کو نہ ان کے بہانے کچھ فائدہ دیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔

(۵۸) اور ہم نے تو اس قرآن میں ہر قسم کی مثال لوگوں کے سمجھانے کو بیان کر دی ہے اور اگر آپ ان کو کوئی معجزہ بھی دکھا دیں تو یہ کافر ضرور یہی کہیں گے کہ تم تو دھوکے باز ہو۔

(۵۹) اسی طرح جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کے دلوں پر اللہ مہر لگا دیتا ہے کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۶۰) پس ان کفار کی تکذیب اور تکلیف پہنچانے پر کچھ دیر صبر کیجئے بیشک اللہ نے جو آپ ﷺ سے مدد فتح اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے وہ بالکل سچا ہے پورا ہو کر رہے گا اور یہ بے ایمان آپ کو مستقل مزاجی کے راستے سے کہیں ڈگمگا نہ دیں۔

سورۂ لقمان

اس سورت میں حضرت لقمان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے اجتہادی معنی پہلی سورتوں میں گزر چکے ہیں۔

(۲) یہ سورت حکمت والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔

افعال: یُقْسِمُ: وہ قسم کھائے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ جِئْتَهُمْ: تو ان کے پاس آیا' تو ان کے پاس لایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يَسْتَخِفَّنَّكَ: تم کو اچھا نہ بنا دیں' سریع الغضب نہ کر دیں' نہی بانون تاکید (واحد مذکر غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَعْذِرَتُهُمْ: ان کا عذر' (مصدر مضاف)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُبْطِلُوْنَ: غلط گو' جھوٹے' اہل باطل' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝۳ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

نیکی کرنے والوں کے لئے | جو | قائم کرتے ہیں | نماز | اور دیتے ہیں | زکوٰۃ

ہدایت و رحمت ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ

اور وہ | آخرت پر | یقین رکھتے ہیں | یہی لوگ ہیں | ہدایت پر

اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے ربّ کی طرف سے

رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اپنے ربّ کی طرف سے | اور یہی ہیں | کامیاب ہونے والے | اور بعض لوگوں میں سے | وہ ہے

ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور لوگوں میں وہ (بدبخت) بھی ہے جو

يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ

جو خریدتا ہے | فضول کلام | تاکہ وہ گمراہ کرے | اللہ کے راستہ سے | بغیر علم کے۔

اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں مول لیتا ہے تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دے۔

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا

اور اس کا مذاق اڑائے | انہی لوگوں کے لئے ہے | عذاب | رسوا کرنے والا | اور جب

اور (اللہ کی راہ) کا مذاق اڑائے یہی ہیں جن کے لئے (قیامت کے دن) ذلّت کا عذاب ہوگا۔ اور جب (ان

تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اس کو | ہماری آیتیں | تو منہ موڑ لیتا ہے | غرور کرتے ہوئے | گویا کہ | اس نے انہیں سنا ہی نہیں

میں سے) کسی کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر اکڑتا ہوا ایسے چل دیتا ہے کہ جیسے اُس نے سُنا ہی نہیں

كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷

گویا کہ | اس کے دونوں کانوں میں | بھاری پن ہے | پس خوشخبری دو اس کو | عذاب | دردناک کی

گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ

بیشک | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے | باغات ہیں

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے

النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

نعمت کے | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں | وعدہ ہے | اللہ کا | سچا | اور وہی ہے | غالب

باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت

الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

حکمت والا | پیدا کئے اس نے | آسمان | بغیر | ستون کے | (کہ) تم دیکھتے ہو ان کو

والا ہے۔ اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے پیدا کیا ہے۔

آسان تفسیر	آیت نمبر
جوان نیکوکاروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔	(۳)
جونماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔	(۴)
وہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے سیدھے راستے پر چل رہے ہیں اور وہی کامیاب ہوں گے۔	(۵)
اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کود کی باتوں (ناچ' راگ رنگ وغیرہ) میں ڈوبے رہتے ہیں تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی راہ حق سے بہکا کرانہی باتوں میں لگادیں اور دین حق کا مذاق اڑائیں ایسے بے دینوں کے لئے آخرت میں رسوا کرنے والا عذاب تیار ہے۔	(۶)
اور ایسے بے دین کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ بڑے غرور سے گویا کہ اس نے اُن آیات الٰہی کو سناہی نہیں اور کانوں سے بالکل بہرا ہے۔ پس ایسے مغرور کو دردناک عذاب کی خبر سنادیجئے۔	(۷)
کچھ شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لاکر عمل نیک کرتے رہے۔ ان کے لئے آخرت میں نعمت کے باغ تیار ہیں۔	(۸)
وہ ہمیشہ ان باغوں میں رہیں گے یہ اللہ کا بالکل سچا وعدہ ہے جو پورا ہوکر رہے گا اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔	(۹)

انعال: بَشِّرْهُ: تواس کوخبردے' خوشخبری دے' بشارت دے' امر (واحد مذکر حاضر) 'ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ وَلّٰی: منہ موڑ کر پیٹھ دے کر بھاگا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَسْمَعْهَا: اس نے اس کو سناہی نہیں' مضارع مجزوم بمعنی ماضی منفی (واحد مذکر غائب) 'ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ یَشْتَرِیْ: وہ خریدتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اُذُنَیْهِ: اس کے دونوں کان' تثنیہ ہے'ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ لَهْوَا الْحَدِیْثِ: فضول' بے ہودہ' بے سروپا قصوں کا کھیل تماشہ۔ مُسْتَكْبِرًا: اپنے کو بڑا سمجھنے والا' سرکشی کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ
اور ڈال دیے اس نے | زمین میں | پہاڑ | کہ جھک (نہ) جائے | تم پر | اور پھیلا دیئے
اور زمین میں (بھاری) پہاڑ ڈال دیے کہ وہ تم پر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کی

فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا
اس میں | ہر قسم کے چوپائے | اور ہم نے اتارا | آسمان سے | پانی | پھر اگائے ہم نے
جاندار (مخلوق) پھیلا دی اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا اور زمین میں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ
اس میں | ہر قسم کے | جوڑے | عمدہ | یہ (تو) | مخلوق ہے | اللہ کی | پس تم مجھے دکھاؤ
ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق، تو تم مجھے دکھاؤ

مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ
کیا کچھ | پیدا کیا | اُن (معبودوں) نے | جو اس کے سوا ہیں | بلکہ | ظالم لوگ
اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ
کھلی گمراہی میں ہیں | اور بیشک | ہم نے دی تھی | لقمانؑ کو | حکمت | کہ شکر کر
کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور کہا) کہ اللہ تعالیٰ کا

لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ
اللہ کا | اور جو (بھی) | شکر کرتا ہے | تو وہ شکر کرتا ہے | اپنے ہی لئے | اور جو | ناشکری کرتا ہے
شکر کرتے رہو اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفع کے لئے شکر گزار ہوتا ہے اور جو ناشکری کرے گا

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ
تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | اور جب | کہا | لقمانؑ نے | اپنے بیٹے سے | اور وہ
اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے (نصیحت کرتے ہوئے) کہا

يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
اسے نصیحت کر رہا تھا | اے میرے بیٹے | تو شریک نہ ٹھہرا (کسی کو) | اللہ کے ساتھ | بیشک | شرک | ظلم ہے
کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ
بہت بڑا | اور ہم نے وصیت کی | انسان کو | اُس کے والدین کے متعلق | اُٹھائے رکھا اس کو | اس کی ماں نے
ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کر رکھی ہے کہ اس کی ماں تکلیف پر تکلیف

وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِىْ
ضعف پر ضعف اٹھا کر | اور اس کا دودھ چھڑانا ہے | دو سال میں | یہ کہ شکر کر | میرا
جھیل کر اس کو پیٹ میں اُٹھائے رکھتی ہے اور دو سال میں (جا کر کہیں) اس کا دودھ چھوٹتا ہے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۰) اس نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمانوں کو بے ستون کھڑا کر دیا۔ جیسے تم انہیں دیکھتے ہو (یا ایسے ستونوں (قوت جاذبہ وغیرہ) سے کھڑا کر دیا ہے جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے) اور زمین پر مضبوط پہاڑ قائم کر دیئے کہ کہیں ایک طرف کو جھک نہ پڑے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے اور آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برسا کر زمین میں سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگا دیں۔

(۱۱) یہ سب تو اللہ کی مخلوق ہیں پس تم دکھاؤ کہ ان جھوٹے معبودوں نے کیا پیدا کیا جو اللہ کے سوا تم نے بنا رکھے ہیں بلکہ وہ مشرک کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۲) اور ہم نے حضرت لقمان کو حکمت عطا کی کہ وہ اللہ کا شکر بجالائے اور اصول یہ ہے کہ جو کوئی شکر بجالاتا ہے تو اس میں اسی کا فائدہ ہے اور جو ناشکری کرتا ہے سو وہ اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے کیونکہ اللہ جو لائق حمد وثنا ہے بندوں کے شکر بجالانے سے بے پرواہ ہے۔

(۱۳) اور جب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ خالق کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانا بڑی بے انصافی اور ظلم ہے۔

افعال: اُشْكُرْ: تو حق مان' شکر کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ يَعِظُهٗ: اس کو نصیحت کرتے ہوئے' وہ نصیحت کر رہا تھا' مضارع مرفوع (واحد مذکر غائب) 'ہٗ' ضمیر۔

اسماء: شِرْكَ: شرک' ساجھا' ساجھی بنانا' اسم ہے۔

وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ⑭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ

اور اپنے والدین کا | میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے | اور اگر | وہ دونوں زور ڈالیں تجھ پر | کہ تو شریک ٹھہرائے

تو یاد رکھ کہ تُو میری اور اپنے والدین کی شکرگزاری کر' میری طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے' اور اگر والدین تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا

میرا اس چیز کو | جس کا نہیں ہے تجھے | (کوئی) علم | تو ان کا کہنا نہ مان | اور تعلق رکھ ان کے ساتھ | دنیا میں

کسی کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں' تو پھر ان کا کہا نہ مان' اور دُنیا میں ان کے ساتھ

مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ

اچھے طریقہ سے | اور پیروی کر | اس کے راستہ کی جو | رجوع کرے | میری طرف | پھر | میری طرف

حسن سلوک رکھ۔ اور ان لوگوں کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع کرتے ہیں پھر تم سب کو لوٹ کر میری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑮ يٰبُنَيَّ

تمہیں لوٹ کر آنا ہے | پس میں تمہیں بتادوں گا | جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے میرے بیٹے!

ہی آنا ہے پھر میں تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ (لقمان نے کہا) اے میرے بیٹے!

اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ

بلاشبہ (کوئی عمل) | اگر ہوگا | برابر | دانہ | رائی کے | پھر ہو

اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہو' پھر وہ کسی پتھر کے اندر

فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا

کسی پتھر میں | یا | آسمانوں میں | یا | زمین میں | (تو) لے آئے گا | اسے

یا آسمانوں میں یا زمین کے اندر پوشیدہ ہو' اس کو بھی اللہ تعالیٰ حاضر کر لائے گا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ⑯ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

اللہ | بیشک | اللہ | باریک بین | باخبر ہے | اے میرے بیٹے! | قائم کر | نماز

بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا! نماز پڑھا کر

وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ

اور حکم کر | نیکی کا | اور روک | برائی سے | اور صبر کر | اس پر جو

اور نیک کاموں کی تلقین کیا کر اور برائیوں سے منع کر' اور تجھے جو تکلیف پہنچے

اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ⑰ وَلَا تُصَعِّرْ

پہنچے تجھے (کوئی مصیبت) | بیشک | یہ | ہمت کے | کاموں میں سے (ہے) | اور نہ پھیر

اس پر صبر کر' بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے

خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اپنا رخ | لوگوں سے | اور نہ چل | زمین میں | غرور سے | بیشک | اللہ

بے رُخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اور اللہ نے انسان کو اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کی ماں نے حمل کے دنوں میں ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ چھڑانے تک دو سال برابر گود میں اٹھائے پھری اور انسان کو یہ حکم اسی لئے دیا گیا کہ وہ اللہ اور ماں باپ کا حکم بجالائے اور آخرکار خدا ہی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

(۱۵) اگر اس کے ماں باپ اس پر اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہرانے کے لئے زور دیں جس کی حقیقت وہ نہیں جانتا تو اس معاملے میں ان کا کہا نہ مانے اور دنیا میں ان سے پھر بھی نیک سلوک کرتا رہے اور ان نیک لوگوں کے طریق پر چلتا رہے جو اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پھر قیامت کے روز اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے وہ تمہارے سب اعمال سے تم کو باخبر کر دے گا۔

(۱۶) بیٹے یقین جانو کہ اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر چھوٹا ہو اور کسی پتھر کے اندر یا آسمان یا زمین میں پوشیدہ ہو اللہ اس کو قیامت کے روز سامنے لا حاضر کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا ہی باریک بین تمام معاملات اچھی طرح جانتا ہے۔

(۱۷) بیٹے! ہمیشہ نماز قائم رکھو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم کرو اور برے کام سے روکتے رہو اور دین کے بارے میں جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو۔ یقیناً یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

افعال: حَمَلَتْهُ: اس نے اس کو اٹھایا' پیٹ میں رکھا' ماضی (واحد مونث غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَنَابَ: وہ رجوع ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُشْرِكَ: تو شرک کرے' تو شریک کرے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ صَاحِبْهُمَا: ان دونوں کا ساتھ دے' رفاقت کر' امر (واحد مذکر حاضر) ھُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ اِنْهَ: تو منع کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَصَابَكَ: تجھ کو پہنچا' ماضی (واحد مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: فِصٰلُهٗ: اس (بچہ) کا دودھ چھڑانا (اسم فعل مضاف) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ وَهْنٍ: کمزور ہونا' اسم اور مصدر۔ عَامَيْنِ: دو سال' برس' تثنیہ۔

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝۱۸ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ

نہیں پسند کرتا | ہر | مغرور | خود پسند کو | اور اعتدال اختیار کر | اپنے چلنے میں

کسی اترانے والے بے جا فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور پست کر | اپنی آواز | بیشک | سخت ناپسندیدہ آوازوں میں | آواز ہے

اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر، بلاشبہ سب آوازوں سے بُری آواز گدھے کی

الْحَمِيْرِ ۝۱۹ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ

گدھے کی | کیا تم نے نہیں دیکھا | کہ اللہ نے | تابع کر دیا | تمہارے لئے | جو کچھ ہے | آسمانوں میں

آواز ہے۔ (اے لوگو!) کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تمام مخلوق کو تمہارے لئے

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ

اور جو کچھ | زمین میں | اور پوری کر دیں اس نے | تم پر | اپنی نعمتیں | ظاہری | اور باطنی

مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تمام کر دی ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى

اور لوگوں میں سے بعض | وہ ہے جو | بحث کرتا ہے | اللہ کے بارے میں | بغیر علم کے | اور بغیر ہدایت

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح علم اور ہدایت و رہنمائی اور کسی روشن کتاب کے بغیر

وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ

اور بغیر کسی روشن کتاب کے | اور جب | کہا جاتا ہے | ان سے | کہ پیروی کرو | اس کی جو | نازل کیا

جھگڑتے (اور بحث) کرتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ

اللہ نے | تو وہ کہتے ہیں | بلکہ ہم تو پیروی کریں گے | اس کی جس پر پایا ہم نے | اپنے باپ دادا کو | کیا اگر

تم اس کی پیروی کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے، جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا، بھلا کیا

كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ

شیطان | بلاتا رہا ہو انہیں | عذاب دوزخ کی طرف | اور جو کوئی | جھکا دے | اپنا چہرہ

اگر ان کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (تو بھی وہ انہیں کی راہ پر چلیں گے) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا

اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

اللہ کے آگے | اور وہ | مخلص ہو | تو بیشک اس نے پکڑ لی | رسی | مضبوط | اور اللہ (ہی) کی طرف

سر جھکا دے اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس نے (گویا) ایک نہایت پختہ (رسی کا) حلقہ تھام لیا ہے اور تمام اُمور آخر میں

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۲۲ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

انجام ہے | (سب) امور کا | اور کوئی انکار کرے | تو آپ کو غمزدہ نہ کرے | اس کا انکار | ہماری طرف ہے | ان کا لوٹ کر آنا

اللہ تعالیٰ ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں۔ اور جو کفر کی راہ پر چلا آپ اس کے کفر کی وجہ سے غمگین نہ ہوں۔ ان سب کو ہماری طرف

(۱۸) اور غرور کی وجہ سے لوگوں سے بے رخی نہ کرنا اور زمین پر اِترا کر نہ چلنا۔ بیشک متکبر اور ڈینگیں مارنے والے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

(۱۹) اور اپنی چال میں ہمیشہ اعتدال کا لحاظ رکھو اور لوگوں سے بات کرتے وقت آواز آہستہ رکھو۔ کیونکہ مکروہ ترین اور تیز آواز گدھے کی آواز ہے۔

(۲۰) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے اپنی مہربانی سے تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے اور اپنی ظاہری نعمتیں (اعضاء وحواس خمسہ' صحت' مال اور اولاد وغیرہ) اور باطنی (دل' دماغ' عقل وفہم' ایمان ویقین) تم پر پوری کر دی ہیں اور بعض آدمی (نضر بن الحرث وغیرہ) ایسے بے وقوف ہیں کہ اللہ کے احسانات کے باوجود اللہ کی ذات وصفات میں ظاہری علم اور باطنی دانائی' آگاہی' بصیرت اور کتابی دلیل کے بغیر جھگڑتے ہیں۔

(۲۱) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب (قرآن) کی پیروی کرو جو اس نے اپنے رسول علیہ السلام پر تمہاری ہدایت کے لئے نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو انہی رسموں کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے ہوئے پایا۔ کیا اگر شیطان ان کے باپ دادوں کو دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی انہیں خیالات کی پیروی کریں گے۔ جن کی پیروی ان کے باپ دادوں نے کی ہے۔

(۲۲) اور جو شخص اللہ کا حکم مانے اور نیکوکار رہو اس نے تو **القدیر توکل** کی بڑی مضبوط رسی تھام لی ہے لہٰذا اسے ہلاکت اور گمراہی میں گرنے کا کوئی اندیشہ نہیں اور تمام معاملات کا فیصلہ اللہ ہی کرے گا اور وہ ان کے مطابق جزا دے گا۔

افعال: تُصَعِّرْ: تو پھلا' تو موڑ' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اِقْصِدْ: تو اعتدال اختیار کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُغْضُضْ: تو نیچی کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَمْشِ: تو چلتا ہے' چلے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اَسْبَغَ: اس نے پورا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُسْلِمْ: تابعدار کر دے' فرماں بردار بنا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَصْوَات: آوازیں' جمع ہے۔ اَنْکَرَ: بہت زیادہ برا۔ خَدَّكَ: تیرا رخسارہ (مفرد مضاف)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ فَخُوْر: بڑا شیخی خورا' صیغہ مبالغہ۔ مُخْتَال: ناز سے چلنے والا' مغرور' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَشْيِكَ: تیری چال (میں) (مصدر مضاف)' كَ ضمیر مضاف الیہ۔ بَاطِنَةً: چھپی ہوئی' پوشیدہ اسم فاعل (واحد مونث)۔ حَمِیْر: گدھے' جمع ہے۔ صَوْت: آواز' آواز کرنا' اسم اور مصدر۔ ظَاهِرَةً: ظاہری' کھلی' آشکارا' اسم فاعل (واحد مونث)۔

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

پھر ہم بتا دیں گے انہیں | جو کچھ | عمل کیا انہوں نے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | راز | سینوں کے

لوٹنا ہے' پھر ہم ان کو ان کے اعمال سے آگاہ کریں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِنْ

ہم انہیں فائدہ دیں گے | تھوڑا | پھر ہم دھکیل دیں گے ان کو | سخت عذاب کی طرف | اور اگر

ہم ان کو تھوڑا سا موقع دیں گے پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے۔ اور اگر

سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ

آپ پوچھیں گے ان سے | کہ کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ ہی نے

آپ ان سے پوچھیں گے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے'

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا

کہہ دیجئے | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اللہ ہی کا ہے | جو کچھ

کہہ دیجئے کہ تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے' مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا

آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | بیشک اللہ ہی ہے | بے نیاز | حمد کے لائق | اور اگر | جو کچھ

اور جو کچھ زمین میں ہے' سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' بیشک اللہ بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ اور اگر وہ تمام

فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ

زمین میں ہیں | درخت | قلمیں (بن جائیں) | اور سمندر (سیاہی) | کہ مدد کریں اس کی | اس کے بعد

درخت جو زمین میں ہیں' قلم بن جائیں۔ اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کی مدد کو سات

سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَا

سات | سمندر (اور) | (تو بھی) ختم نہ ہوں | باتیں | اللہ کی | بیشک | اللہ | بڑا غالب | حکمت والا ہے | نہیں

سمندر اور آجائیں' پھر بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں گی' بلاشبہ اللہ تعالیٰ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور تم سب کا

خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

تمہارا پیدا کرنا | اور نہ | تمہارا دوبارہ اٹھانا | مگر (ایسا ہی) جیسا کہ ایک جان کا | بیشک | اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

پیدا کرنا اور تم سب کو دوبارہ زندہ کرنا (اس کے لئے ایسا ہی ہے) جیسا کہ ایک شخص کا پیدا کرنا بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ اللہ | داخل کرتا ہے رات کو | دن میں | اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى

اور اس نے تابع کر دیا | سورج | اور چاند کو | کہ ہر ایک | چل رہا ہے | ایک وقت مقرر تک

اور اسی نے سورج اور چاند کو تابع کر رکھا ہے' ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) اور جو کوئی خدا اور رسول کا منکر رہا۔ آپ ؐ اس کے انکار سے غمزدہ نہ ہوں ان کو ہماری طرف جواب دینے کے لئے لوٹ کر آنا ہے ہم انہیں بتا دیں گے جو کچھ وہ دنیا میں شرک و کفر و تکذیب حق وغیرہ برے اعمال کیا کرتے تھے اور ان اعمال کی انہیں پوری سزا دیں گے۔ بیشک اللہ سینوں کے راز جانتا ہے۔

(۲۴) اور ہم انہیں دنیا میں تھوڑی مدت تک زندگی کا سامان دے کر قیامت کے دن دوزخ کے سخت عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔

(۲۵) اور اگر آپ مشرکین سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ ہی نے پیدا کیا ہے کہہ دیجئے اللہ کا شکر ہے کہ تم نے اس کی خالق ہونے کا خود اقرار کرلیا پھر کس بنیاد پر شرک کر رہے ہو؟ لیکن اکثر ان میں سے اس بات کو جانتے نہیں کہ مخلوق خالق کے برابر نہیں ہوسکتی۔

(۲۶) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا اللہ ہی خالق ہے۔ مالک و مختار ہے اور بلاشبہ اللہ بے نیاز اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔

(۲۷) اور اگر زمین کے تمام درخت قلمیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور سات سمندر ایسے ہی اور مدد کے لئے آ جائیں اور اللہ کی صفت و ثنا کے کلمات تحریر کئے جائیں تو وہ کبھی ختم نہ ہوں گے، بیشک اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۸) تم سب کا پہلی دفعہ پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر اٹھانا اللہ کے نزدیک بالکل ہی آسان ہے جیسا کہ صرف ایک جان کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا اس کے لئے مشکل نہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے تمہاری ہر حرکت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

افعال: نَضْطَرُّهُمْ: ہم ان کو کشاں کشاں لائیں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ نُنَبِّئُهُمْ: ہم ان کو ضرور بتلا دیں گے، مضارع (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ نَفِدَتْ: ختم (نہ) ہوں، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَبْحُر: سمندر، جمع ہے۔ اَقْلَامٌ: قلمیں، جمع ہے۔ بَعْثُكُمْ: تمہارا زندہ کرنا، اٹھانا (مصدر مضاف)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ خَلْقُكُمْ: تمہیں بنانا، تم کو پیدا کرنا (مصدر مضاف)، كُمْ ضمیر مضاف الیہ۔

وَاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
اور بیشک اللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | یہ | اس لئے کہ اللہ | ہی برحق ہے
اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی خبر رکھتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی برحق ہے

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
اور کہ جس چیز کو (بھی) | وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ باطل ہیں | اور بیشک | اللہ ہی ہے | عالیشان
اور یہ کہ تم اس کے سوا جن چیزوں کو پکارتے ہو وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی بلند مرتبہ والا

الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بہت بڑا | کیا تو نے نہیں دیکھا | کہ کشتی | چلتی ہے | سمندر میں | اللہ کے فضل سے
اور بہت بڑا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل سے کشتی سمندر میں چلتی ہے

لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾
تاکہ وہ دکھائے تمہیں | اپنی نشانیاں | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ہر ایک | صبر والے | شکرگزار کے لئے
تاکہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے بلاشبہ اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
اور جب | ڈھانپ لیتی ہے ان کو | موج | سائبانوں کی طرح | تو وہ پکارتے ہیں اللہ کو | خالص کرتے ہوئے اس کے لئے
اور جب (سمندر کی) لہریں سائبانوں کی طرح ان پر چھا جاتی ہیں۔ تو وہ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ ہی کو

الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ
دین کو | پھر جب | نجات دیتا ہے انہیں | خشکی کی طرف | تو (بعض) ان میں سے | حد اعتدال پر رہتے ہیں
پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی پر پہنچا دیتا ہے' تو کچھ ہی ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
اور نہیں انکار کرتا | ہماری آیتوں کا | مگر | ہر ایک | بدعہد ناشکرے | اے لوگو! | ڈرو | اپنے رب سے
اور ہماری نشانیوں کا انکار وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو

وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ
اور خوف کرو | اُس دن سے (کہ) | کام نہ آئے گا | (کوئی) باپ | اپنے بیٹے کے | اور نہ | (کوئی) بیٹا | کام آئے گا
اور اس دن سے ڈرو' جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کے

عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ
اپنے باپ کے | کچھ بھی | بیشک وعدہ اللہ کا | سچا ہے | پس دھوکہ نہ دے تمہیں | زندگی | دُنیا کی
کچھ کام آسکے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دُنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
اور دھوکہ نہ دے تمہیں | اللہ کے بارے میں | دھوکہ دینے والا (شیطان) | بیشک اللہ | اسی کے پاس ہے | علم
اور نہ ہی فریبی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دے بیشک اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کم کر کے دن کو بڑھا دیتا ہے اور دن کو کم کر کے رات بڑھا دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو خدمت پر لگا دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت (قیامت) تک برابر چل رہا ہے پھر کیا ایسا قادر مطلق تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اسے سب معلوم ہے۔

(۳۰) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے اور جس مخلوق کی وہ لوگ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں وہ جھوٹ ہے اور اللہ ہی برتر و بزرگ ہے۔

(۳۱) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کے فضل سے بحری جہاز سمندر میں چلتا ہے جس سے اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ اتنے وزن کو پانی سہار لیتا ہے۔ بیشک اس میں ایسے شخص کے لئے خدا کی قدرت کے نشان ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی مصیبت پر بڑا صبر کرنے والا اور اس کی نعمت کا بڑا شکر گزار ہے۔

(۳۲) اور جب سمندر کے سفر میں کفار کو بادل جیسی عظیم الشان لہر گھیر لیتی ہے تو دل سے خالص فرمانبردار ہو کر اللہ کو پکارنے لگتے ہیں اور اپنے جھوٹے معبودوں کو بھول جاتے ہیں پھر جب اللہ انہیں لہر سے نجات دے کر سمندر سے پار اُتار دیتا ہے تو تھوڑے ہی ان میں سے اعتدال کی حد پر قائم رہتے ہیں بقیہ سب خدا کو بھول جاتے ہیں اور ہماری قدرت کے نشانوں سے تو غدار ناشکرا ہی انکار کرتا ہے۔

(۳۳) اے لوگو! اللہ اور قیامت کے دن سے ڈرو۔ جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے۔ بیشک اللہ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ پس چند روزہ زندگی کی خاطر آخرت سے غفلت نہ کرو اور شیطان دھوکہ باز کے دھوکے میں نہ آؤ کہ وہ تمہیں آخرت کے اعمال سے بے پروا کرنا چاہتا ہے اور تسلی کے لئے یہ سکھا دیتا ہے کہ کیا پرواہ ہے اللہ بڑا غفورٌ رحیم ہے۔

افعال: يُرِيَكُمْ: تاکہ وہ تم کو دکھائے، مضارع منصوب (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اِخْشَوْا: تم ڈرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَغُرَّنَّكُمْ: وہ تم کو بہکا دے، وہ تم کو فریب دے، مضارع بانون تاکید (واحد مونث غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: صَبَّارٍ: بڑا صبر کرنے والا، تحمل کرنے والا، مبالغہ کا صیغہ۔ خَتَّارٍ: عہد شکن، عہد توڑنے والا، صیغہ مبالغہ۔ شَكُورٍ: بڑا شکر گزار، بڑا احسان ماننے والے، صفت (مبالغہ)۔ مُقْتَصِدٌ: سیدھے راستہ پر قائم، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ جَازٍ: کفایت کرنے والا، کام آنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْغَرُوْرُ: دھوکہ دینے والا، جھوٹی امید دلانے والا، صیغہ صفت۔

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي

قیامت کا | اور وہ نازل کرتا ہے | بارش | اور جانتا ہے | جو کچھ ہے (مادہ کے) پیٹوں میں | اور نہیں جانتا

علم ہے۔ اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (مادہ کے) رحم میں ہے اور کسی شخص کو

نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ

(کوئی) کہ کیا | کرے گا وہ | کل | اور نہیں | جانتا | (کوئی) نفس | کہ کس زمین میں

معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور نہ کسی شخص کو معلوم ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا'

تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۳۴

وہ مرے گا | بیشک اللہ | علم والا خبردار ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے اور اسے ہر بات کی خبر ہے

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلٰثُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمٓ ۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۲

الٓمٓ | اتارنا (اس) کتاب کا | کوئی شک نہیں | اس میں | (کہ وہ) تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے

الٓمٓ۔ اس کتاب (قرآن) کا نزول' جس میں کوئی شک نہیں' رب العالمین کی طرف سے ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

کیا وہ کہتے ہیں کہ | آپ نے اسے خود گھڑ لیا ہے | (نہیں) بلکہ | وہ | برحق ہے | آپ کے رب کی طرف سے

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنا لیا ہے' نہیں! بلکہ یہ آپؐ کے رب کی طرف سے برحق ہے

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

تاکہ آپ ڈرائیں | ان لوگوں کو | جن کے پاس نہیں آیا | کوئی ڈرانے والا | آپ سے پہلے | تاکہ وہ

تاکہ آپؐ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپؐ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' تاکہ وہ

يَهْتَدُونَ ۳ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

ہدایت پائیں | اللہ (ہی) ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو ان کے درمیان ہے

ہدایت پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے'

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ

چھ | دنوں میں | پھر | وہ قائم ہوا | عرش پر | نہیں تمہارے لئے | اس کے سوا

چھ دنوں میں پیدا کیا' پھر عرش پر قرار فرمایا۔ (سنو!) اس کے سوا تمہارا نہ کوئی

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۴ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

کوئی دوست | اور نہ | کوئی شفاعت کرنے والا | پس کیا تم غور نہیں کرتے | وہ انتظام کرتا ہے | سب کاموں کا

دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا' تو کیا تم سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین تک

آیت نمبر　　　　　　　　　　آسان تفسیر

(۳۴) کچھ شک نہیں کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی مقررہ وقت پر بارش برساتا ہے اور ماؤں کے پیٹوں میں جو بچہ ہے وہ اس کو جانتا ہے کہ وہ نر ہے یا مادہ اور پورا ہے یا نامکمل اور کسی مخلوق کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا۔ برا یا بھلا اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں (اور کب) مرے گا بے شک اللہ ہی سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

سورۃ السجدہ

اس سورۃ میں ایمانداروں کے سجدہ کرنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حروف مقطعات ہیں۔ ان کے اجتہادی معنی پہلے گزر چکے ہیں۔

(۲) یہ قرآن بلاشبہ پروردگار عالم کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔

(۳) کیا کفار مکہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس قرآن کو خود بنالیا ہے' نہیں! بلکہ وہ آپ کے رب کی طرف سے سچی کتاب ہے تاکہ آپؐ اس کے ذریعہ سے مکہ والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ جن کے پاس آپ سے پہلے لمبی مدت تک' طویل عرصے تک کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ وہ اس سے سیدھے راستے پر آجائیں۔

(۴) اللہ وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کچھ پیدا کیا پھر اپنے عرش قدرت سے اپنی شان کے لائق کائنات کا انتظام کرنے لگا اس کے سوا نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارشی پس کیا تم قدرت کے مظاہر میں غور نہیں کرتے۔

افعال: تَدْرِیْ: وہ جانتی ہے' وہ جانے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَیْثٌ: بارش' مینہ۔

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ
آسمان سے | زمین تک | پھر اوپر چڑھتا ہے (وہ امر) | اس کی طرف | ایک دن میں
ہر بات کا انتظام کرتا ہے۔ پھر ہر بات اس کے حضور پیش ہوگی' ایک ایسے دن میں

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۵ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ
جس کی مقدار ہے | ایک ہزار | سال | اس حساب سے | جو تم شمار کرتے ہو | وہی ہے | جاننے والا | ہر چھپی
جس کا اندازہ تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ چھپی اور کھلی باتیں

وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۶ الَّذِىْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ
اور کھلی (چیز) کا | بڑا غالب | حکمت والا | وہ جس نے | خوب بنایا | ہر چیز کو | جو اس نے پیدا کی
جاننے والا زبردست' اور مہربان ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ
اور شروع کیا | پیدائش | انسان کو | مٹی سے | پھر بنایا | اس کی نسل کو | خلاصہ سے
اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر حقیر پانی کے خلاصہ (نطفہ) سے اس کی

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ
ایک حقیر پانی (نطفہ) سے | پھر درست کیا اس کو | اور پھونک دیا | اس میں | اپنی روح سے | اور بنا دیئے اس نے
نسل چلائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس میں اپنی (جانب سے) رُوح پھونک دی اور تم

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۹ وَقَالُوْۤا
تمہارے لئے | کان | اور آنکھیں | اور دل | (مگر) تم تھوڑا ہی | شکر کرتے ہو | اور وہ کہتے ہیں
لوگوں کے لئے کان' آنکھیں اور دل بنائے۔ مگر تم بہت تھوڑا احسان مانتے ہو۔ اور انہوں نے کہا

ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ بَلْ هُمْ
کہ کیا جب ہم کھو جائیں گے | زمین میں | تو کیا ہم | نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے | (نہیں) بلکہ | وہ (تو)
کہ جب ہم زمین میں ختم ہو کر رہ جائیں گے تو کیا ہم ازسرنو پیدا ہوں گے' بات یہ ہے کہ یہ لوگ

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ
ملاقات سے | اپنے رب کی | منکر ہیں | کہہ دیجئے قبض کر لیتا ہے تمہیں | فرشتہ | موت کا
اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ملک الموت' جو تم پر مقرر ہے'

الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۱۱ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
جو مقرر کیا گیا ہے | تم پر | پھر | تم اپنے رب کی طرف | لوٹائے جاؤ گے | اور اگر تم دیکھو | جب مجرم لوگ
تمہاری رُوحیں قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور کاش آپ ان مجرموں کو دیکھیں

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا
جھکائے ہوں گے | اپنے سر | اپنے رب کے سامنے | کہ اے ہمارے رب! | ہم نے دیکھ لیا | اور ہم نے سن لیا
جب یہ اپنے رب کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم نے (سب کچھ) دیکھ لیا اور سن لیا

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۵) اور وہ آسمان سے لے کر زمین تک دنیا کے تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ پھر وہ معاملہ ایک دن میں اللہ کی طرف واپس لوٹتا ہے جس دن کی مقدار دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''بڑے کام اور انتظامات کے متعلق عرش عظیم سے مقرر ہو کر نیچے (اللہ کا) حکم اترتا ہے۔ سب اسباب حسی و معنوی، ظاہری و باطنی، آسمان و زمین سے جمع ہو کر اس کے انصرام میں لگ جاتے ہیں۔ آخر وہ کام اور انتظام اللہ کی حکمت اور مشیت سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ پھر زمانۂ دراز کے بعد اُٹھ جاتا ہے اس وقت اللہ کی طرف سے دورا رنگ اترتا ہے۔ جیسے بڑے بڑے پیغمبر جن کا اثر قرنوں رہا، یا کسی بڑی قوم میں سرداری، جو نسلوں تک چلی، وہ ہزار برس اللہ کے ہاں ایک دن ہے''۔ دنیا میں اللہ کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر میں جبکہ آخرت کا ایک دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (تفسیر منیر)

(۶) وہی ہر چھپی اور کھلی کا جاننے والا بڑا زبردست نہایت رحم والا ہے۔

(۷) جس نے جو چیز بنائی نہایت خوبصورت بنائی اور آدمؑ ابوالبشر کی ابتدا مٹی سے کی۔

(۸) پھر اس کی نسل کو بے قدر پانی کے خلاصہ یعنی نطفہ سے چلایا۔

(۹) پھر اس کا پتلا اچھی طرح درست کر کے اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دی اور چیزوں کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے کان اور آنکھیں اور دل یعنی حواس ظاہری اور باطنی بنا دیئے۔ اس عظیم احسان کے باوجود تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو۔

(۱۰) اور وہ منکرین مُردوں کے دوبارہ زندہ اٹھنے سے انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ، نئے سرے سے زندہ کر کے زمین سے اٹھائے جائیں گے؟ یہ تو عقل سے بہت دور ہے، یہ عقل میں آنے والی بات نہیں ہے درحقیقت وہ قیامت کے روز خدا کے حضور میں حاضر ہونے سے صاف انکار کرتے ہیں۔

(۱۱) ان سے کہہ دیجئے کہ موت کا فرشتہ (عزرائیل) جو تمہاری روحیں قبض کرنے پر مقرر ہے وہ تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم حساب و کتاب کے لئے اپنے رب کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔ موضح القرآن میں ہے ''تم اپنے آپ کو محض بدن اور دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں مل کر برابر ہو گئے۔ ایسا نہیں۔ تم حقیقت میں جان (روح) ہو۔ جسے فرشتہ لے جاتا ہے۔ بالکل فنا نہیں ہو جاتے''۔

افعال: سَوّٰهُ: اس کو برابر کیا، پورا پورا بنایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ ضَلَلْنَا: ہم رل گئے، ہم گم ہو گئے، ضائع ہو گئے، ماضی (جمع متکلم)۔ نَفَخَ: اس نے پھونکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وُكِّلَ: مقرر کر دیا گیا، ذمہ دار بنا دیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مِقْدَارُهٗ: اس کی مقدار، اس کا حسابی اندازہ (مضاف)، ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ رُوْحِهٖ: اس کی روح (مضاف)، ہٖ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَهِيْنٍ: حقیر، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَلَكُ: فرشتہ، اسم جنس۔

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا

پس واپس بھیج ہمیں | کہ ہم کریں | نیک عمل | بیشک ہم | (ہیں) یقین کرنے والے | اور اگر | ہم چاہتے | تو دے دیتے

سو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں' ہمیں اب یقین آ گیا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو

كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ

ہرایک شخص کو | اس کی ہدایت | اور لیکن | ثابت ہو چکی | بات | میری طرف سے | کہ میں ضرور بھر دوں گا

اس کی ہدایت دے دیتے مگر میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جنوں

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ

دوزخ کو | جنوں | اور انسانوں | سب سے | پس چکھو | بدلے اس کے | جو تم نے بھلا دیا

اور انسانوں دونوں سے (ان کی گمراہی کی وجہ سے) جہنم کو بھر دوں گا۔ (اور کہا جائے گا) سو تم نے جو اس دن کی ملاقات کو بھلا

لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

ملاقات کو | اپنے اس دن کی | بیشک ہم نے (بھی) | تمہیں بھلا دیا | اور چکھو | عذاب | ہمیشہ کا

دیا تھا تو اب اس کا مزہ چکھو ہم نے آج تمہیں بھلا دیا ہے اور تم جو کچھ کرتے رہے ہو' اس کی سزا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا

بدلے اس کے | جو تم کیا کرتے تھے | بیشک | ایمان لاتے ہیں | ہماری آیتوں پر | وہی لوگ | جب

میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہماری آیتوں کو تو وہی لوگ مانتے ہیں کہ جب ان کو

ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا

نصیحت کی جاتی ہے انہیں | ان آیات سے | تو گر پڑتے ہیں | سجدہ کرتے ہوئے | اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں

وہ یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد و ثنا کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۩ ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ

اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ | اور وہ | تکبر نہیں کرتے | الگ رہتے ہیں | ان کے پہلو

تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا

عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

ان کی خواب گاہوں سے | پکارتے ہیں | اپنے ربّ کو | ڈرتے | اور اُمید کرتے ہوئے | اور اس میں سے جو | ہم نے انہیں روزی دی

رہتے ہیں اور اپنے ربّ کو خوف اور اُمید کی حالت میں پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے' اس میں سے

يُنْفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

خرچ کرتے ہیں | پس نہیں جانتا | (کوئی) نفس | کہ کیا کچھ | چھپا رکھی گئی ہے | ان کے لئے | ٹھنڈک | آنکھوں کی

خرچ کرتے ہیں۔ سو کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (اور خوشی) کے لئے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے'

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

بدلہ | ان (اعمال) کا جو وہ کیا کرتے تھے | تو کیا جو (شخص) | ہو | مومن | وہ برابر ہے اس کے | جو ہو

اُن کے اُن (نیک) اعمال کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے تھے۔ تو کیا جو شخص مومن ہے وہ اس جیسا ہو گا' جو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) کاش! آپ وہ حسرت ناک نظارہ دیکھیں جبکہ گناہگار لوگ اللہ کے سامنے سر جھکائے عرض کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرا وہ وعدہ آنکھوں سے دیکھ لیا اور توجہ سے سن لیا۔ پس ہمیں دنیا میں واپس بھیج کہ ہم نیک اعمال کریں بلاشبہ اس دفعہ ہم یقین کرنے والوں میں ہوں گے۔

(۱۳) اور اگر ہماری مرضی ہوتی تو ہم ہر ایک شخص کو جبراً سیدھے راستے پر لے آتے لیکن ہماری مرضی یوں قائم ہوئی ہے کہ نافرمان جنوں اور انسانوں کو ملا کر ان سے دوزخ کو بھر دیا جائے گا۔

(۱۴) پھر حکم دیا جائے گا کہ اس جرم کے بدلے کہ تم نے قیامت کے آنے کو بھلا دیا تھا، آج ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا۔ لہٰذا تمہاری طرف توجہ نہ کی جائے گی اور ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ اپنی ان بدکرداریوں کے بدلے جو تم کفر و شرک اور سرکشی کیا کرتے تھے۔

(۱۵) بلاشبہ قرآن کی آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدہ میں گر کر اپنے رب کی تسبیح اور حمد و ثنا کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

(۱۶) اور راتوں کو بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کی یاد میں مصروف رہتے اور اس کے غضب سے ڈرتے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۱۷) ایسے نیک بندوں کے لئے ان کے نیک عملوں کی جزا کے طور پر اللہ نے جو آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیشہ کی خوشی مخفی کر رکھی ہے وہ کسی کو معلوم نہیں۔

افعال: اَبْصَرْنَا: ہم نے دیکھ لیا، ہم نے بصیرت حاصل کی، ماضی (جمع متکلم)۔ اَرْجِعْنَا: تو ہم کو لوٹا، ہم کو پھر بھیج دے، امر (واحد مذکر حاضر) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ نَعْمَلُ: ہم عمل کریں گے، ہم عمل کریں، مضارع (جمع متکلم)۔ حَقَّ: حق ہوا، ثابت ہوا، مطابق ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَسِيْتُمْ: تم بھول گئے، تم نے ترک کر دیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَتَجَافٰى: وہ دور ہوتی ہے، وہ الگ رہتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ سَبَّحُوْا: انہوں نے تسبیح کی، پاکی بیان کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اُخْفِيَ: وہ چھپایا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: نَاكِسُوْا: سروں کو جھکانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُوْقِنُوْنَ: یقین کرنے والے، مومن، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ هُدٰىهَا: اس کی ہدایت یابی (اسم مضاف) هَا ضمیر (واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
نافرمان | وہ برابر نہیں ہو سکتے | وہ لوگ جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک
نافرمان ہے؟ (نہیں) وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
پس ان کے لئے باغات ہیں | رہائش کے | مہمانی | بدلے ان کے جو وہ | کیا کرتے تھے | اور وہ لوگ جو
اُن کے رہنے کے لئے باغ ہوں گے، یہ مہمانی ہوگی اُن کے اعمال کے بدلے میں۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی،

فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا
نافرمان ہیں | تو ان کا ٹھکانا | دوزخ ہے | جب بھی | وہ ارادہ کریں گے | کہ وہ نکلیں | اس سے | تو لوٹا دیئے جائیں گے
اُن کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے، جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے دوبارہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے

فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾
اس میں | اور کہا جائے گا | ان سے | کہ چکھو (مزہ) | عذاب | دوزخ کا | وہ | جسے تم | جھٹلایا کرتے تھے
اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھوٹ سمجھا کرتے تھے۔

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ
اور ہم ضرور چکھائیں گے ان کو | کچھ عذاب | نزدیک (دنیا) کا | بڑے عذاب سے پہلے | تاکہ وہ
اور ہم لازمی طور پر انہیں اس بڑے عذاب کے آنے سے پہلے دُنیا کے (قریبی) عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے تاکہ یہ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ
باز آ جائیں | اور کون | زیادہ ظالم ہے | اُس سے | جس کو نصیحت کی گئی | اپنے رب کی آیات سے | پھر | اس نے منہ موڑ لیا
لوٹ آئیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے

عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
ان سے | بیشک ہم | مجرموں سے | انتقام لینے والے ہیں | اور بیشک | ہم نے دی تھی | موسیٰ کو | کتاب
منہ پھیر لے۔ بلاشبہ ہم ایسے مجرموں کو ضرور سزا دیں گے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی

فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٢٣﴾
پس نہ | رہو تم | شک میں | اس کے ملنے سے | اور ہم نے بنایا تھا اس کو | ہدایت | بنی اسرائیل کے لئے
سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ
اور ہم نے بنائے | ان میں سے | کئی پیشوا | جو رہنمائی کرتے تھے | ہمارے حکم سے | جب | انہوں نے صبر کیا
اور جب انہوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے رہنما بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے سیدھی راہ دکھاتے تھے

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور وہ تھے ہماری آیتوں پر | یقین کرتے | بیشک | تمہارا رب | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | قیامت کے دن
اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ بیشک آپ کا رب ہی قیامت کے دن ان کے درمیان اُن باتوں میں فیصلہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) پس کیا مومن فرمانبردار اور کافر نافرمان اللہ کے ہاں دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۱۹) سو جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہے۔ ان کی مہمانی کے لئے آخرت میں ان کے نیک عملوں کے بدلے میں رہنے کے باغ ہوں گے۔

(۲۰) اور جو لوگ اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے رہے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے کہ جب بھی اس میں سے باہر نکلنا چاہیں گے تو اسی میں واپس دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم جو دین حق کو جھٹلایا کرتے تھے اس کے بدلے عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔

(۲۱) اور ہم ان مجرموں کو دنیا میں ہی آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے' کچھ دنیاوی عذاب جیسے بیماری۔ قحط و قتل اور قید وغیرہ کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے۔

(۲۲) اور جس شخص کو اللہ کی آیات سے نصیحت کی گئی اور وہ ان پر ایمان نہ لایا۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے۔

(۲۳) اور ہم آپ ؐ سے پہلے حضرت موسیٰؑ کو بھی کتاب (تورات) دے چکے ہیں۔ سو حضرت موسیٰؑ کو تورات ملنے کے متعلق آپ ؐ کو کچھ شک نہیں کرنا چاہئے۔ اور اس کتاب میں بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھی۔

(۲۴) اور ہم نے ان بنی اسرائیل میں بہت سے پیشوا اور امام پیدا کئے جو ہمارے حکم سے ان کو حق کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ جبکہ وہ دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کرتے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

افعال: نُذِيْقَنَّهُمْ: ہم ضرور ضرور ان کو چکھائیں گے' بدلہ دیں گے' مضارع (جمع متکلم) ' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَعْرَضَ: اس نے منہ پھیر لیا' اس نے کنارہ کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ میں سزا دینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
جس (بات) میں | وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے | کیا رہنمائی نہیں کی | ان کی | (اس بات نے) کہ کتنی ہی
کرے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ
ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | کہ یہ چلتے ہیں | ان کے گھروں میں | بیشک
ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جن کے گھروں میں یہ لوگ (آج) چلتے پھرتے ہیں بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ
اس میں | نشانیاں ہیں | پس کیا وہ سنتے نہیں؟ | کیا نہیں دیکھا انہوں نے | کہ ہم | چلاتے ہیں | پانی کو
اس میں بڑی نشانیاں ہیں' تو کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا انہوں نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ ہم پانی کو خشک زمین کی

إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ
خشک زمین کی طرف | پھر ہم نکالتے ہیں | اس سے | کھیتی | کہ کھاتے ہیں | اس میں سے | ان کے چوپائے
طرف پہنچا دیتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعے کھیتی پیدا کرتے ہیں جو ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں

وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ
اور وہ خود (بھی) | تو کیا وہ دیکھتے نہیں | اور وہ کہتے ہیں | کب ہوگا | یہ | فیصلہ | اگر تم ہو
اور وہ خود بھی' کیا وہ دیکھتے نہیں؟ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ (آخری) فیصلہ

صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
سچے | کہہ دیجئے | فیصلہ کے دن | نفع نہیں دے گا | ان کو جو | کافر ہیں | ان کا ایمان لانا | اور نہ انہیں
کب ہوگا۔ کہہ دیجئے کہ اس فیصلے کے دن' کافروں کو ایمان لانا' کوئی فائدہ نہ دے گا' اور نہ ان کو

يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾
مہلت دی جائے گی | پس تم منہ موڑلو | ان سے | اور تم انتظار کرو | اور بیشک وہ (بھی) | انتظار کرنے والے ہیں
مہلت دی جائے گی سو آپ اُن سے منہ موڑ لیں اور انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ
سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
اے نبی! | ڈرتے رہئے | اللہ سے | اطاعت نہ کیجئے | کافروں | اور منافقوں کا | بیشک | اللہ | ہے
اے نبیؐ! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات سے

عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
جاننے والا | حکمت والا | اور پیروی کیجئے | جو وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | بیشک | اللہ
واقف اور حکمت والا ہے۔ اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) یقیناً آپ کا پروردگار قیامت کے روز ان امور توحید و قرآن و اسلام وغیرہ جن کے متعلق وہ دنیا میں باہم جھگڑتے تھے ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا۔

(۲۶) کیا ان کفارِ مکہ کے لئے اس میں کوئی ہدایت کا سامان موجود نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی سرکش قوموں (عاد و ثمود و لوط وغیرہ) کو ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ جن کے ویران شدہ گھروں میں سے ہو کر یہ اہلِ مکہ اپنے تجارتی سفروں میں گزرتے ہیں۔ بیشک اس میں قدرتِ الٰہی کے نشان ہیں پس کیا وہ ان واقعات کو توجہ سے نہیں دیکھتے۔

(۲۷) کیا انہوں نے غور سے نہیں دیکھا کہ ہم بارش اور دریاؤں کا پانی خشک زمین کی طرف لے جا کر اس کے ذریعے سے اس میں کھیتی اگاتے ہیں جس میں سے وہ خود اور ان کے چارپائے خوراک کھاتے ہیں کیا وہ دانائی کی آنکھ سے ان مظاہرِ قدرت کو نہیں دیکھتے؟

(۲۸) اور وہ منکرینِ حشر و نشر آپؐ سے کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ حق و باطل میں فیصلہ کب ہوگا یعنی قیامت کب آئے گی؟

(۲۹) آپؐ کہہ دیجئے کہ کافروں کو اس فیصلہ کے دن ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی کہ آئندہ وہ ایمان لا کر نیک اعمال کر سکیں۔ لہٰذا قیامت کا وقت معلوم کرنے کی بجائے اس کے لئے تیاری پر توجہ دینی چاہئے۔

(۳۰) سو آپؐ انہیں چھوڑ دیجئے نہیں مانتے تو نہ مانیں اور فتح و نصرت کے لئے اللہ کے وعدہ کا انتظار کیجئے اور وہ اپنے خیال میں بھی تم پر غلبہ پانے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سورۂ احزاب

احزاب جمع ہے حزب کی۔ حزب قبیلے کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورۃ میں غزوۂ احزاب کا ذکر ہے جس میں عرب کے قبیلوں قریش، غطفان اور یہودی قبائل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہ نے باہم سازش کر کے ۵ھ میں مدینہ منورہ کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) غزوۂ اُحد کے بعد سردارانِ کفارِ قریش ابوسفیان و عکرمہ بن ابی جہل و ابوالاعور مدینہ آ کر منافقین کے رئیس عبداللہ بن اُبَی بن سلول کے ہاں اترے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ساتھ بات چیت کرنے کی امان دے دی تو وہ آپؐ سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودوں کی برائی چھوڑ دیں، اور منافقین نے ان کی حمایت کی، تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہئے اور کفار و منافقین کی بات ہرگز نہ مانئے۔ جو حق کے ساتھ باطل کی آمیزش کرنا چاہتے ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔

افعال: اِنْتَظِرْ: تو راہ دیکھ، تو منتظر رہ، امر (واحد مذکر حاضر)۔

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۲ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو | خبردار | اور بھروسہ رکھ | اللہ پر | اور کافی ہے | اللہ

تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی

وَكِيْلًا ۝۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

کارساز | نہیں بنائے | اللہ نے | کسی آدمی کے لئے | دو دل | اس کے سینے میں | اور نہیں بنایا

کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور تمہاری بیویوں کو

اَزْوَاجَكُمُ الّٰۤـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ

تمہاری ان بیویوں کو | جنہیں | تم ماں کہہ بیٹھتے ہو | تمہاری مائیں | اور نہیں بنایا | تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

جن سے تم ظہار کر کے ان کو اپنی ماں کہہ بیٹھتے ہو، تمہاری مائیں نہیں بنایا۔ اور نہ تمہارے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کو

اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي

تمہارے بیٹے | یہ تمہاری بات ہے | صرف منہ کی | اور اللہ | کہتا ہے | حق بات | اور وہ | دکھلاتا ہے

تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ صرف تمہاری زبانی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حق بات کہتا ہے اور تمہیں سیدھی راہ

السَّبِيْلَ ۝۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

راستہ | پکارو ان کو | ان کے باپوں کی نسبت سے | یہ زیادہ منصفانہ ہے | اللہ کے نزدیک | پھر اگر تم نہیں جانتے

دکھاتا ہے۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصل باپوں کے نام سے بلایا کرو، یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قرینِ انصاف ہے۔ اگر تمہیں

اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

ان کے باپوں کو | تو وہ تمہارے بھائی ہیں | دین میں | اور تمہارے دوست ہیں | اور نہیں | تم پر | (کوئی) گناہ

ان کے باپ (کے نام) معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تم سے اس معاملہ میں جو بھول چوک ہو جائے

فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

اس میں | جو تم غلطی کر بیٹھو | لیکن وہ | جو ارادہ کیا | تمہارے دلوں نے | اور ہے اللہ | بڑا بخشنے والا

اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن ہاں! گناہ اس میں ہے جو کچھ تم اپنے دلی ارادے سے کرو اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ

رحم والا | نبی | زیادہ حق رکھتے ہیں | مومنوں پر | ان کی جانوں سے | اور اُس کی بیویاں

اور رحم کرنے والا ہے نبی مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اُس کی بیویاں

اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

اُن کی مائیں ہیں | اور رشتہ دار | زیادہ حقدار ہیں بعض ایک دوسرے کے | اللہ کی کتاب میں

اُن (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار، کتاب اللہ کی رُو سے، آپس میں (حصولِ وراثت کا) زیادہ حق اور تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا

سب مومنوں | اور مہاجروں سے | مگر | یہ کہ تم کرو | اپنے دوستوں کے ساتھ | کچھ نیکی

دیگر مومنوں اور مہاجرین کے۔ ہاں! اگر تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہو (تو اور بات ہے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اور اللہ کے اسی حکم پر چلئے جو آپؐ کی طرف وحی کیا گیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے ان اعمال کے مطابق سب کو جزا و سزا دے گا۔

(۳) اور آپ اپنے ہر کام میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں، وہی کافی کارساز ہے۔

(۴) زیدؓ بن حارثہ آپؐ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا، گودلیا ہوا، لے پالک بنالیا تھا جب زیدؓ نے اپنی بیوی زینب بن جحش کو موافق نہ ہونے کی وجہ سے طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے زینب سے نکاح کرلیا اس پر منافق کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی عورت سے نکاح کرلیا جو جاہلیت میں ممنوع تھا نیز قریش میں ایک بڑا یادداشت والا شخص ابومعمر نام تھا لوگ اسے دودل والا کہتے تھے اس کے علاوہ جاہلیت میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ جس عورت سے **ظہار** کیا کرتے یعنی کہہ دیتے تھے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے تو وہ ان کے نزدیک حقیقی ماں بن جاتی اور خاوند سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاتی ان تینوں باتوں کو رد کرنے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ تو اللہ نے کسی میں دودل بنائے اور نہ ہی ظہار کرنے سے وہ عورتیں تمہاری حقیقی مائیں بنتی ہیں اور نہ تمہارے منہ بولے لڑکے تمہارے حقیقی بیٹے ہیں یہ تو تمہارے منہ کی مصنوعی باتیں ہیں اسے حقیقت سے کچھ تعلق نہیں حق بات وہی ہے جو اللہ فرماتا ہے اور وہی راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔

(۵) اللہ کے ہاں انصاف کی بات یہی ہے کہ منہ بولے لڑکوں کو ان کے اصل باپوں کی طرف نسبت کرکے پکارا کرو چنانچہ اس کے بعد سب زید کو زید بن حارثہ کہہ کر پکارنے لگے (شروع میں اُس زمانے کے رواج کے مطابق زید بن محمد کہا کرتے تھے) اور اگر تم ان لے پالک بچوں کے باپوں کو نہیں جانتے تو یہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں انہیں القاب سے ان کو پکارا کرو مثلاً یا اخی یا مولائی اور اگر بھول چوک سے تم نے انہیں غیر باپ کی طرف منسوب کیا تو کوئی نقصان، پروا نہیں ہاں اگر ارادے سے تم نے ایسا کیا تو ضرور گناہ ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

افعال: **تُظٰھِرُوْنَ**: تم ظہار کرتے ہو، ماں کہتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ **تَعَمَّدَتْ**: اس نے قصد کیا، اس نے ارادہ کیا، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: **اَدْعِیَآءَ کُمْ**: تمہارے منہ بولے بیٹے، لے پالک، (جمع مضاف)، **کُمْ** ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ **اَفْوَاھِکُمْ**: تمہارے منہ (جمع مضاف)، **کُمْ** ضمیر مضاف الیہ۔ **اَلّٰٓـئِیْ**: (وہ سب عورتیں) جو، جنہوں، اسم موصول (جمع مونث)۔ **جَوْفِہٖ**: اس کے اندر، اس کا پیٹ (مضاف)، **ہٖ** ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **قَلْبَیْنِ**: دودل، تثنیہ بحالت نصب۔ **قَوْلُکُمْ**: تمہاری بات (مضاف)، **کُمْ** ضمیر مضاف الیہ۔ **مَوَالِیْکُمْ**: تمہارے دوست (جمع مضاف)، **کُمْ** ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ

یہ ہے | کتاب میں | لکھا ہوا | اور جب ہم نے لیا | تمام نبیوں سے | عہد ان کا

یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام نبیوں سے

وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

اور تم سے (بھی) | اور نوحؑ | اور ابراہیمؑ | اور موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ | بن مریم سے

اور آپؐ سے اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم سے عہد لیا تھا

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝٧ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ

اور ہم نے لیا | ان سے | عہد پختہ | تاکہ وہ (اللہ) پوچھے | سچوں سے | ان کی سچائی کے متعلق

اور ان سب سے عہد بھی لیا تو خوب پکا۔ تاکہ صادقوں سے ان کی سچائی کا امتحان لے

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اور اس نے تیار کیا ہے | کافروں کے لئے | عذاب | دردناک | اے ایمان والو! | یاد کرو

اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

نعمت | اللہ کی | تم پر | جب | چڑھ آئے تم پر | لشکر | تو ہم نے بھیج دی | ان پر | ہوا

احسان کو یاد کرو۔ جب (غزوہ خندق کے موقع پر) تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝٩

اور وہ لشکر | (جو) نہیں | دیکھے تم نے | اور اللہ | جو کچھ | تم کر رہے تھے | خوب دیکھنے والا (تھا)

اور ایسے (غیبی) لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا جو کچھ تم کر رہے تھے

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ

جب وہ (چڑھ) آئے تم پر | تمہارے اوپر سے | اور نیچے سے | تمہارے | اور جب پھر گئی تھیں | آنکھیں

جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے خوف کے) تمہاری آنکھیں

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝١٠

اور پہنچ گئے تھے | دل | حلق تک | اور تم گمان کرتے تھے | اللہ کے بارے میں | (طرح طرح کے) گمان

کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝١١ وَاِذْ يَقُوْلُ

اس موقع پر | آزمائے گئے | مومن | اور وہ ہلائے گئے | ہلایا جانا | بہت سخت | اور جب | کہہ رہے تھے

اس موقع پر مومنوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں ہلا کر رکھ دیا گیا۔ اور (یاد کرو) جب منافقوں اور ان لوگوں نے

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

منافق | اور وہ لوگ | جن کے دلوں میں | بیماری ہے | کہ نہیں کیا وعدہ ہم سے | اللہ | اور اس کے رسولؐ نے

جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کومسلمانوں کی جان اور مال میں خودان کی ذات سے بڑھ کرتصرف کرنے کا حق ہے آپؐ کی بیویاں امت کی دینی مائیں ہیں اور خون کا رشتہ رکھنے والے رشتہ دار' اللہ کی کتاب میں اس حکم کے نزول کے بعد ایک دوسرے کے وارث ہونے کے زیادہ حقدار ہیں ان مہاجرین وانصار کے مقابلے میں جن کو میراث کے احکام نازل ہونے سے قبل مواخات کے طور پر ایک دوسرے کی وراثت ملتی تھی' وراثت کے تفصیلی احکام آ جانے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ البتہ اپنے ان دینی بھائیوں سے نیکی کا سلوک (وصیت وغیرہ) کرنا چاہو تو کچھ حرج نہیں وراثت کا یہی حکم لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر عمل ضروری ہے۔

(۷) اور یاد کرو جبکہ ہم نے ایک ایک کر کے ہر ایک نبی سے اور خاص کر آپؐ سے اور دوسرے بلند ہمت انبیاء مثلاً حضرت نوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے تبلیغ رسالت اور دین کی طرف دعوت دینے کا پکا وعدہ لیا۔

(۸) تاکہ اپنے سچے بندوں سے ان کی سچائی (انبیاء سے ان کی تبلیغ رسالت اور مومنین سے اس کی تصدیق) کے بارے میں معلوم کر کے نیکوں کو جزا اور منکرین کو سخت سزا دے اور اللہ نے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۹) مسلمانو! اللہ کا وہ احسان عظیم یاد کرو جبکہ تم پر غزوۂ احزاب (خندق ۵ھ) کے موقع پر چاروں طرف سے کفار قریش و غطفان و بنی قریظہ و بنی نضیر کے لشکروں نے حملہ کر کے مدینہ کو گھیرے میں لیا تو ہم نے ان پر سخت سردی کی رات میں آندھی اور اس کے علاوہ ملائکہ کے لشکر جنہیں تم نہ دیکھتے تھے بھیج دیئے کہ آندھی سے مٹی ان کے منہ پر پڑتی تھی اور ملائکہ نے خیموں کی میخیں اکھاڑ اور رسیاں کاٹ کر چولہوں کی آگ بجھا دی اور گھوڑے ادھر ادھر بھاگ گئے آخر تنگ آ کر ابوسفیان نے جو تمام لشکر کا سپہ سالار تھا واپس روانہ ہونے کا حکم دے دیا اور بری طرح ناکام ہوکر واپس لوٹے اور تم (مومنین) جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مدافعت کا سامان خندق وغیرہ تیار کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

(۱۰) جبکہ تمہارے مشرق کی طرف سے بنوغطفان اور غربی جانب سے قریش نے تم پر حملہ کر دیا تھا اور حیرت سے تمہاری آنکھیں پھر گئی تھیں اور خوف و دہشت سے تمہارے کلیجے منہ کو آ رہے تھے اور تم میں سے بعض کمزور دل لوگ اور منافقین اللہ کی شان میں طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے۔

(۱۱) اس موقع پر مسلمانوں کے صبر کا امتحان لیا گیا اور خوف وخطرہ سے ان کے دل دہل گئے۔

افعال: اُبْتُلِیَ: وہ آزمایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ زَاغَتِ: وہ چوک گئی' بہک گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اُمَّھٰتُھُمْ: ان کی مائیں (جمع مضاف) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ حَنَاجِرَ: حلق' گلے' جمع ہے۔ زِلْزَالًا: جھڑجھڑانا' لرزا دینا' ہلا ڈالنا' مصدر ہے۔ ظُنُوْنًا: طرح طرح کے گمان' جمع ہے۔

إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲﴾ وَإِذْ قَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ

مگر فریب | اور جب | کہا | ایک گروہ نے | اُن میں سے | کہ اے مدینہ والو!

وہ تو محض فریب ہے۔ اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو!

لَا مُقَامَ لَكُمْ فَٱرْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ ٱلنَّبِىَّ

کوئی جگہ نہیں | تمہارے لئے | پس تم لوٹ جاؤ | اور اجازت مانگنے لگا | ایک گروہ | ان میں سے | نبیؐ سے

تم (دشمن کے مقابلہ پر) نہیں ٹھہر سکو گے سو واپس چلے جاؤ، اور ان میں سے ایک گروہ پیغمبر سے اجازت مانگ رہا تھا

يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ ۛ إِن يُرِيدُونَ

وہ کہنے لگے | کہ ہمارے گھر | غیر محفوظ ہیں | حالانکہ نہیں تھے وہ | غیر محفوظ | وہ نہیں چاہتے

یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا

إِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا

مگر صرف بھاگنا | اور اگر داخل ہو جائیں | اُن پر | اس (مدینہ) کے اطراف سے (لشکر) | پھر | ان سے کہا جائے

چاہتے تھے۔ اور اگر (دشمن) شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد (و بغاوت)

ٱلْفِتْنَةَ لَءَاتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَآ إِلَّا يَسِيرًا ﴿۱۴﴾

فساد کے لئے | تو (فوراً) آ جائیں گے | اور دیر نہ کریں گے | اس میں | مگر | تھوڑی

برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فوراً فساد برپا کر دیں گے اور اس میں دیر نہیں کریں گے

وَلَقَدْ كَانُوا عَٰهَدُوا ٱللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ ٱلْأَدْبَٰرَ ۚ

اور وہ کر چکے تھے عہد | اللہ سے | اس سے پہلے | کہ وہ نہ پھیریں گے | پیٹھ

حالانکہ انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ (اور یاد

وَكَانَ عَهْدُ ٱللَّهِ مَسْـُٔولًا ﴿۱۵﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ ٱلْفِرَارُ

اور ہے | وعدہ | اللہ کا | پوچھا جانے والا | کہہ دیجئے | ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں | بھاگنا

رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کی ضرور باز پرس کی جائے گی۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل

إِن فَرَرْتُم مِّنَ ٱلْمَوْتِ أَوِ ٱلْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ

اگر تم بھاگ جاؤ | موت سے | یا قتل سے | اور اس وقت | تمہیں موقع نہ ملے گا

سے بھاگ بھی جاؤ تو بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا اور اس صورت میں تمہیں کچھ زیادہ مہلت

إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَن ذَا ٱلَّذِى يَعْصِمُكُم مِّنَ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَ

مگر تھوڑا | کہہ دیجئے | کون ہے وہ جو | بچائے تمہیں | اللہ سے | اگر وہ چاہے

نہیں ملے گی۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے تمہیں بچائے گا، اگر وہ تمہیں

بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم

تمہیں | تکلیف پہنچانا | یا | چاہے | تم پر | مہربانی کرنا | اور وہ نہ پائیں گے | اپنے لئے

تکلیف دینا چاہے یا اگر تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے

مع عند المتقدمین ۱۲

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) جب معتب بن قشیر جیسے منافقین جن کے دلوں میں نفاق کا مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ و رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم روم و فارس کو فتح کریں گے وہ محض ایک دھوکہ تھا کیونکہ ہم تو اب کفار کے محاصرے کی وجہ سے قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نہیں جا سکتے۔

(۱۳) اور جب منافقین عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کا ایک گروہ کہہ رہا تھا کہ اے اہل مدینہ! عرب کے تمام قبیلوں کے مقابلہ میں تمہارے ٹھہرنے اور بچنے کی کوئی جگہ نہیں پس تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور ایک گروہ (بنو حارثہ) اجازت مانگنے لگا کہ ہمارے گھر بالکل خالی ہیں اور محفوظ نہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے ان کا اصلی مقصد تو جنگ سے بھاگنا تھا۔

(۱۴) اور اگر کفار کے لشکر مدینہ کے اطراف سے اندر داخل ہو جائیں اور ان منافقین سے دین سے پھر جانے کو کہیں تو وہ فوراً مان جائیں اور دین سے پھر جانے میں ذرا بھی دیر نہ کریں۔

(۱۵) حالانکہ اس غزوۂ خندق سے پہلے وہ بنو حارثہ سے وعدہ کر چکے تھے کہ جنگ سے کبھی پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

(۱۶) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہاری موت آ چکی ہے تو موت سے بھاگنا کچھ فائدہ مند نہ ہوگا اور اگر موت نہیں آئی تو جنگ سے بھاگ کر زندگی سے تھوڑی ہی مدت فائدہ حاصل کرو گے پھر آخر اپنے وقت پر مرنا ہی ہے۔

افعال: دُخِلَتْ: وہ داخل کی گئی، وہ آ گھسی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ اٰتَوْهَا: وہ اس کو مان لیتے، وہ اس کو لا ڈالتے، ماضی (جمع مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَلَبَّثُوْا: انہوں نے توقف کیا، وہ ٹھہرے، انہوں نے درنگ کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تُمَتَّعُوْنَ: تم کو فائدہ دیا جائے گا، تم سے برتوایا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ سُئِلُوْا: ان سے سوال کیا گیا، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ فَرَرْتُمْ: تم بھاگے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَقْطَارِهَا: اس کے کنارے (جمع مضاف)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ بُيُوْتَنَا: ہمارے گھر (جمع مضاف)، نَا ضمیر (جمع متکلم) مضاف الیہ۔ عَوْرَةٌ: کھلے، غیر محفوظ، خالی۔ الْفِرَارُ: خوف سے بھاگنا، مصدر ہے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ

سوائے | اللہ کے | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | بلاشبہ جانتا ہے | اللہ

سوا یہ لوگ کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے، نہ مددگار۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان کو خوب

الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ

روکنے والوں کو | تم میں سے | اور ان کو جو کہتے ہیں | اپنے بھائیوں سے | کہ چلے آؤ | ہماری طرف

جانتا ہے (جو جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف چلے آؤ اور

وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا

اور وہ نہیں آتے | لڑائی میں | مگر | بہت کم | بخل کرتے ہوئے | تم پر | پھر جب

(خود بھی) لڑائی میں شریک نہیں ہوتے، مگر بہت کم۔ تمہارے حق میں بڑے بخیل ہیں پھر جب

جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ

آئے | خوف | تو تم انہیں دیکھو گے | وہ دیکھتے ہیں | تمہاری طرف | کہ چکرا رہی ہیں | ان کی آنکھیں

خوف کا موقع آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ (ڈر کے مارے) ان کی آنکھیں ایسے چکرا رہی ہوتی ہیں، جیسے

كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

اس شخص کی طرح | کہ غشی آتی ہے جس پر | موت کی | پھر جب | دور ہو جاتا ہے | خوف

کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ

تو وہ تمہیں طعنے دیتے ہیں | تیز زبانوں سے | لالچ کرتے ہوئے | مال کا | یہی لوگ ہیں

تو وہ مالِ غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں یہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

جو ایمان نہیں لائے | پس ضائع کر دیئے | اللہ نے | ان کے اعمال | اور ہے | یہ (بات) | اللہ کے لئے

ایمان لائے ہی نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال برباد کر دیئے اور یہ (بات) اللہ تعالیٰ کے لئے آسان

يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ

آسان | وہ خیال کرتے ہیں | کہ لشکر | (ابھی تک) نہیں گئے | اور اگر آ جائیں

ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ (مدینہ پر حملہ آور) فوجیں ابھی تک نہیں گئیں۔ اور اگر وہ لشکر (پھر)

الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ

لشکر | تو وہ تمنا کریں گے | کہ کاش وہ | باہر نکلے ہوئے ہوتے | دیہات میں | پوچھتے رہتے

آموجود ہوں، تو یہ چاہیں گے کہ دیہات کی طرف نکل جائیں اور (وہاں بیٹھے) تمہارے

عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

تمہاری خبریں | اور اگر وہ ہوتے | تم میں (موجود) | تو وہ نہ لڑتے (دشمن سے) | مگر بہت کم

حالات پوچھتے رہیں اور اگر یہ تمہارے ساتھ بھی ہوں تو جنگ میں بہت کم حصہ لیں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تمہیں مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے۔ یا اگر وہ تم پر اپنی مہربانی کرنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے اور ایسے منافقین کا دنیا و آخرت میں نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔

(۱۸) اور منافقین' جو یہود کے کہنے پر انصارِ مدینہ کو رسولؐ کی مدد کرنے سے یہ کہہ کر روکتے تھے کہ رسول کو چھوڑ کر ہماری طرف چلے آؤ۔ اور یہ منافقین خود بھی تھوڑی دیر کے لئے محض خودنمائی کے طور پر جنگ میں شریک ہوئے تھے پھر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔

(۱۹) وہ تمہارے معاملے میں حد درجہ بخیل اور عدم تعاون پر عمل پیرا تھے اور جنگ میں شریک نہ ہوتے تھے اور دشمن کی طرف سے کوئی خوف اور خطرہ پیش آ جائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف خوف کے ساتھ دیکھ رہے ہیں اور ان کی آنکھیں دائیں بائیں اس طرح پھر رہی ہیں جیسے کوئی جان کنی کی حالت میں ہو اور جب خوف دور ہو جائے اور فتح اسلام کی ہو تو وہ مالِ غنیمت میں شرکت کے لالچ سے بڑی تیز زبانیں چلا چلا کر باتیں کرتے ہیں کہ ہمارا حصہ بھی دو۔ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہو کر دشمن سے لڑے تھے۔ یہی لوگ ہیں جو دل سے ایمان نہ لائے سو اللہ نے ان کے تمام ریاکارانہ اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔

(۲۰) حملہ آور کفار کے محاصرہ ختم کر کے چلے جانے کے بعد بھی وہ منافقین بزدلی اور خوف کی وجہ سے یہی خیال کرتے ہیں کہ قریش و غطفان اور یہود کے لشکر ابھی تک واپس نہیں گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آ جائیں تو وہ منافق اپنی بزدلی کی وجہ سے خواہش کریں گے کہ کاش! وہ باہر کے دیہات میں نکل گئے ہوتے اور تمہاری خبریں دوسرے لوگوں سے پوچھ لیا کرتے۔ اور یہ مصیبت نہ دیکھتے اور اگر وہ تمہارے ساتھ موجود بھی ہوتے تو محض دکھاوے کے لئے تھوڑی دیر جنگ میں شریک ہوتے اور بس۔

افعال: اَحْبَطَ: اس نے اکارت کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَدُوْرُ: وہ پھرتی ہے' وہ گردش کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ سَلَقُوْكُمْ: وہ تم سے چڑھ چڑھ بولے' وہ تم سے بڑھ بڑھ کے بولے' ماضی (جمع مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يَوَدُّوْا: وہ آرزو کریں گے' خواہش کریں گے' مضارع مجزوم (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَشِحَّةً: حریص لوگ' کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے والے' جمع ہے۔ الْقَآئِلِيْنَ: کہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ الْمُعَوِّقِيْنَ: روکنے والے' منع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ اَلْسِنَةٍ: زبانیں' جمع ہے۔ حِدَادٍ: تیز' جمع ہے۔ اَنْبَآئِكُمْ: تمہاری خبریں (جمع مضاف)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ بَادُوْنَ: باہر رہنے والے' صحرانشین' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

بیشک | تھا | تمہارے لئے | رسول اللہ (کی ذات) میں | نمونہ | نیک | اس کے لئے (جو)

(مسلمانو!) تمہارے لئے (ان شدید حالات میں) رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ موجود تھا' اس شخص کے

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝۲۱ وَ

اُمید رکھتا ہو | اللہ | اور روزِ | آخرت کی | اور یاد کرتا ہو اللہ کو | بہت | اور

لئے' جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر یقین رکھے اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرے۔ اور

لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

جب دیکھا | مومنوں نے | لشکروں کو | تو کہنے لگے کہ | یہی ہے جو | وعدہ کیا تھا ہم سے اللہ نے

جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اُٹھے یہ تو وہی (موقع) ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس

وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ

اور اس کے رسول نے | اور سچ فرمایا | اللہ | اور اس کے رسولؐ نے | اور نہ بڑھایا ان میں (کچھ اور) | سوائے

کے رسول نے ہم سے پہلے ہی وعدہ کر رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔ اور (کفار کے اس حملے) نے

اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝۲۲ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا

ایمان | اور فرمانبرداری کے | مومنوں میں (بہت سے) | وہ آدمی ہیں | جنہوں نے سچ کر دکھایا | جو کچھ

ان کے ایمان اور اطاعت کو مزید بڑھا دیا۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو اقرار

عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ

انہوں نے عہد کیا تھا | اللہ سے | اس کا | پھر کوئی تو ان میں | وہ ہے | جس نے پورا کر دیا | اپنا اقرار | اور

کیا تھا' اسے سچ کر دکھایا۔ سو ان میں سے بعض نے تو اپنی نذر پوری کر لی اور بعض

مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝۲۳ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ

کوئی وہ ہے | جو منتظر ہے | اور انہوں نے تبدیلی نہیں کی | کچھ بھی تبدیلی | تاکہ بدلہ دے | اللہ

ابھی اس کے منتظر ہیں اور انہوں نے (اپنے رویئے میں) ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ موقع اس لئے پیش آیا) تاکہ

الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ

سچے لوگوں کو | ان کے سچ کا | اور عذاب دے | منافقوں کو | اگر | وہ چاہے

اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا اجر دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو سزا دے یا ان کی

اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۲۴ وَرَدَّ اللّٰهُ

یا توبہ قبول کر لے | ان کی | بیشک اللہ ہے | بڑا بخشنے والا | رحم والا | اور لوٹا دیا اللہ نے

توبہ قبول کر لے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

ان کو جو | کافر ہیں | ان کے غصے سمیت | کہ حاصل نہ ہوئی انہیں | (کچھ) بھلائی | اور کافی ہوا | اللہ | مومنوں کے لئے

کافروں کو ان کے غیظ (وغضب) سمیت واپس لوٹا دیا اور ان کی کوئی مراد پوری نہ ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ ہی مومنوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) بلاشبہ جوشخص قیامت کے روز اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی امید رکھتا اور اس کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے اس کے لئے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت والی ذات میں عمل کا بہترین نمونہ موجود ہے آپؐ نے اللہ کی رضا کے لئے بذات خود جہاد میں ہمیشہ شرکت فرمائی اور مصیبتوں اور تکالیف پر صبر فرمایا۔

(۲۲) اور مسلمانوں نے جب عرب کے قبیلوں کو مدینہ کا محاصرہ کرتے ہوئے دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ اللہ و رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا کہ جنت کا مستحق بننے کے لئے مسلمانوں کا مصیبت میں مبتلا ہونا ضروری ہے، وہ یہی امتحان اور مصیبت ہے اور واقعی اللہ و رسول کا وعدہ سچا ہے اور کفار کے اس حملہ سے مسلمانوں کے ایمان و اطاعت میں اور اضافہ ہوا۔

(۲۳) بہت سے صحابہ نے کہا تھا کہ حضور کے ساتھ جب جنگ میں شامل ہوں گے تو کافروں سے مقابلہ اور جنگ میں ثابت قدم رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان میں سے بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور شہادت پائی جیسے حضرت حمزہؓ و مصعبؓ اور دیگر صحابہؓ جو بدر اور احد میں شہید ہوئے اور بہت سے وہ ہیں جو ابھی تک شہادت پانے کا انتظار کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدہ میں ذرا بھی ردوبدل نہیں کیا اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر مقابلہ کیا۔

(۲۴) تا کہ اللہ سچا عہد کرنے والوں کو وعدہ پورا کرنے کا نیک بدلہ دے۔ اور منافقین کو سخت عذاب دے اگر اسے منظور ہو یا انہیں نفاق سے توبہ کی توفیق بخشے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: ذَکَرَ: اس نے ذکر کیا، یاد کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَدَّلُوْا: انہوں نے بدل دیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَنْتَظِرُ: وہ منتظر ہے، وہ راہ دیکھ رہا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اُسْوَۃٌ: چال ڈھنگ، نمونہ عمل۔ نَحْبَہٗ: اس کی نذر، منت (مضاف)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ

لڑائی میں | اور ہے | اللہ بڑا طاقتور | بڑا زبردست | اور اتار دیا اس نے | ان لوگوں کو | جنہوں نے ان کی مدد کی

جنگ میں کافی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ زبردست اور غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے (کفارِ مکہ) کی

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

اہل کتاب میں سے | ان کے قلعوں سے | اور ڈال دیا | ان کے دلوں میں | رعب

مدد کی تھی، ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نیچے اُتارا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا کہ

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ ۚ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ

ایک گروہ کو | تم قتل کر رہے تھے | اور قید کر رہے تھے | (دوسرے) گروہ کو | اور وارث کر دیا تمہیں | ان کی زمین کا

بعض کو تم قتل اور بعض کو قید کر لو۔ اور ان کی زمین ان کے گھر اور

وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور | ان کے گھروں | اور ان کے مالوں | اور اس زمین کا | جس پر تم نے قدم نہیں رکھا تھا | اور ہے اللہ

ان کے اموال، اور اس زمین کا جس میں ابھی تم نے قدم نہیں رکھا تھا، تمہیں مالک بنا دیا اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ۧ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

ہر چیز پر | قادر | اے نبیؐ! | کہہ دیجئے | اپنی بیویوں سے | اگر

ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ

تم چاہتی ہو | زندگی | دُنیا کی | اور اس کی زیبائش | تو آؤ | میں تمہیں کچھ سامان دے دوں

تم دنیا کی زندگی اور اس کے زیب و زینت کی طلب گار ہو تو آؤ، میں تمہیں دنیوی ساز و سامان دے

وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور تمہیں رخصت کر دوں | رخصت کرنا | اچھی طرح | اور اگر تم | چاہتی ہو | اللہ | اور اس کے رسول

دوں اور (پھر) خوش اسلوبی سے تمہیں رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت

وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

اور آخرت کے گھر کو | تو بیشک اللہ نے | تیار کر رکھا ہے | نیکی کرنے والیوں کے لئے | تم میں سے | اجر

کے گھر کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکیاں کرنے والی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بڑا اجر

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

بہت بڑا | اے ازواجِ نبیؐ! | جو کوئی | کرے گا | تم میں سے | بے حیائی | کھلی

تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! تم میں سے جو کوئی واضح طور پر ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

زیادہ دیا جائے گا | اسے | عذاب | دُگنا | اور ہے | یہ (بات) | اللہ پر | آسان

تو اس کو دگنی سزا دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بہت آسان ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) اور اللہ نے اپنی مہربانی سے حملہ آور قبائل عرب کو غصہ میں بھرے ہوئے ناکام و نامراد بھگا دیا اور اللہ نے آندھی اور فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی مدد کی اور کفار خود بخود حیران و پریشان ہو کر میدان چھوڑ گئے اور اللہ بڑا طاقتور غالب ہے۔

(۲۶) اور بنی قریظہ کے یہود کو جنہوں کفار نے قریش کی مدد کی تھی۔ اللہ نے ان کے قلعوں سے اتار کر ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا۔ ان میں سے تم ایک گروہ کو قتل اور دوسرے کو قید کر رہے تھے۔ (ف) جنگ احزاب کے بعد خدا کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا پچیس روز تک محاصرہ رکھا جس سے وہ تنگ آ کر سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو گئے چنانچہ "تورات" کے فیصلے کے مطابق ان کے سب جوان قتل اور عورتیں اور لڑکے قید کئے گئے اور ان کے مال اور جائیدادیں مہاجرین کو دے دی گئیں۔ یہ فیصلہ حضرت سعد بن معاذؓ نے کیا جس کو یہود اور مسلمانوں نے متفقہ قاضی ٹھہرایا تھا۔

(۲۷) اور ان کا گھر بار مال و اسباب سب مہاجرین کے قبضے میں آیا اور اس کے علاوہ دوسری زمین جس کا اللہ نے مسلمانوں کو وارث بنایا وہ یہود خیبر کی زمین ہے جو اس کے دو سال بعد غزوۂ بنی نضیر میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۸) فتح خیبر وغیرہ سے جب مسلمانوں کی مالی حالت ٹھیک ہو گئی تو بعض امہات المومنین نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روٹی کپڑا کی درخواست کی جسے حضورؐ نے پسند نہ کیا اور آپؐ نے پکا ارادہ کیا کہ ایک مہینہ تک گھر میں نہ جائیں گے اور مسجد کے پاس ایک بالاخانہ میں ٹھہرے صحابہؓ بے قرار ہوئے اور خاص کر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بے چین ہوئے انہوں نے حضورؐ سے بڑی نرمی اور عاجزی سے بات چیت کی۔ جس سے حضورؐ خوش ہو گئے اور یہ آیت تخییر نازل ہوئی کہ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کا عیش و آرام چاہتی ہو تو میں تمہیں دنیا کا مال سامان دے کر شرعی طریقے سے طلاق دے کر رخصت کر دوں۔

(۲۹) اور اگر تم اللہ و رسولؐ اور آخرت کے گھر کو پسند کرتی ہو تو بلاشبہ اللہ نے تم میں سے نیکوکاروں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

(۳۰) اے نبیؐ کی بی بیو! جو بھی تم میں سے کھلی بے حیائی کا جرم کرے اس کو اوروں کی نسبت دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔ یعنی نبی کی بی بی ہونا خدا کو اس فیصلے سے نہیں روک سکتا۔

افعال: رَدَّ: اس نے پھیر دیا، اس نے لوٹا دیا، واپس کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ ظَاھَرُوْھُمْ: انہوں نے ان کی مدد کی، پشتیبانی کی، ماضی (جمع مذکر غائب)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قَذَفَ: ڈال دیا، پھینک دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَوْرَثَکُمْ: اس نے تم کو وارث بنایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَاْسِرُوْنَ: تم اسیر کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُرِدْنَ: تم چاہتی ہو، ارادہ کرتی ہو، مضارع (جمع مونث حاضر)۔ تَطَئُوْھَا: تم نے اس پر پاؤں رکھا، تم نے اس کو پامال کیا، مضارع (جمع مذکر حاضر)، ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: صَیَاصِیْھِمْ: ان کے قلعے، ان کی گڑھیاں (مضاف)، ھِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قَوِیًّا: قوت والا، صفت مشبہ۔ اَزْوٰجِكَ: تیری بیویاں، تیری عورتیں، (جمع ہے)، كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ دِیَارَھُمْ: ان کے گھر، وطن (جمع مضاف)، ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

اور جو | فرمانبرداری کرے | تم میں سے | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور عمل کرے | نیک

اور تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

تو ہم دیں گے اسے | اس کا اجر | دُگنا | اور ہم نے تیار کر رکھی ہے | اس کے لئے | روزی | عزت کی

ہم اس کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

اے ازواجِ نبیؐ! | تم نہیں ہو | ہر ایک کی طرح | عورتوں میں سے | اگر تم پرہیزگاری کرو

اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

تو نرمی مت کرو | بات میں | کہ توقع کرنے لگے | وہ شخص | جس کے دل میں | مرض ہے

تو (نامحرم سے بوقت ضرورت) نرمی اور (نزاکت) سے بات نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

اور تم کہو | بات | مناسب طریقے سے | اور جمی رہو | اپنے گھروں میں | اور زیب و زینت ظاہر نہ کرو

وابستہ کر لے گا اور بات چیت مناسب (سنجیدہ) طریقے سے کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں (جمی) بیٹھی رہو اور گزشتہ

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ

اظہارِ زینت | (زمانہ) جاہلیت | قدیمہ (کی طرح) | اور | قائم رکھو | نماز | اور ادا کرو

زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو اور نماز ادا کیا کرو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

زکوٰۃ | اور حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسولؐ کا | بیشک | چاہتا ہے | اللہ

دیا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اے پیغمبر کے گھرانے کے لوگو! اللہ تعالیٰ

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

کہ دُور کر دے | تم سے | ناپاکی | اے اہلِ بیت (نبیؐ!) | اور پاک کر دے تمہیں

چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں (ہر طرح سے) خوب پاک

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

پوری طرح پاک کرنا | اور یاد کیا کرو | جو پڑھی جاتی ہیں | تمہارے گھروں میں | آیتیں | اللہ کی

رکھے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی جو آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد

وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ

اور دانائی کی باتیں | بیشک | اللہ | ہے | بڑا باریک بین | باخبر | بیشک

رکھا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر باریک راز کو جاننے والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۳۱) اور جو کوئی تم میں سے اللہ و رسول کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرے گی اسے اللہ کے یہاں دُگنا اجر اور عزت و اکرام کی روزی ملے گی۔

(۳۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بی بیو! تمہاری حیثیت عام مومنات کی نسبت بہت اونچی ہے۔ اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو اور پرہیزگاری کی باتوں میں ایک یہ ہے کہ ضرورت کے وقت غیر مردوں سے پردہ کے پیچھے نرم اور خوبصورت لب ولہجہ سے بات چیت نہ کرو کہ بدنیت آدمی کو تمہاری طرف مائل ہو۔ بلکہ لہجے میں خشکی ہونی چاہئے تاکہ کسی کو بری نیت کا بھی حوصلہ نہ ہو۔

(۳۳) اور اپنے گھروں میں بیٹھو اور زمانۂ جاہلیت کی طرح گھروں سے باہر اپنی زینت ظاہر نہ کرو اور ہمیشہ پابندی سے نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا مدعا یہ ہے کہ اہل بیت رسولؐ کو ہر قسم کی گندگی اور ناپاک باتوں سے صاف رکھے۔

(۳۴) اور اللہ کی آیتیں اور ہدایت کے ارشادات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھروں میں بیان فرماتے ہیں ان کو یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین بڑا باخبر ہے تمہارے ظاہر و پوشیدہ تمام کاموں سے واقف ہے۔

افعال: اِتَّقَیۡتُنَّ: تم نے پرہیزگاری اختیار کی، ماضی (جمع مونث حاضر)۔ تَخۡضَعۡنَ: تم نرمی کرو، ملائمت کرو، مضارع (جمع مونث حاضر)۔ تَعۡمَلۡ: وہ عمل کرتی ہے، کرے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ قُلۡنَ: تم بات کیا کرو، امر (جمع مونث حاضر)۔ لَسۡتُنَّ: تم نہیں ہو، ماضی (جمع مونث حاضر)۔ یَقۡنُتۡ: اطاعت کرے گی، حکم مانے گی، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اٰتِیۡنَ: تم دو، امر (جمع مونث حاضر)۔ اُذۡکُرۡنَ: تم یاد کرو، امر (جمع مونث حاضر)۔ اَطِعۡنَ: تم اطاعت میں رہو، حکم مانو، امر (جمع مونث حاضر)۔ تَبَرَّجۡنَ: تم بناؤ سنگار کرنے لگی، تم دکھاتی پھرو، مضارع (جمع مونث حاضر)۔

اسماء: اَجۡرَهَا: اس کا ثواب، اَجۡرَ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ بُیُوۡتِکُنَّ: تمہارے گھر، بُیُوۡتِ مضاف، کُنَّ (ضمیر جمع مونث حاضر) مضاف الیہ۔ تَبَرُّجَ: دکھانا، نمائش کرنا، خودنمائی کرنا، مصدر ہے۔ تَطۡهِیۡرًا: پاک کرنا، مصدر ہے۔ لَطِیۡفًا: باریک بین، مہربان، صفت مشبہ۔

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ

مسلمان مرد | اور مسلمان عورتیں | اور مومن مرد | اور مومن عورتیں | اور فرمانبردار مرد

نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں

وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ

اور فرمانبردار عورتیں | اور سچے مرد | اور سچی عورتیں | اور صبر کرنے والے مرد | اور صبر کرنے والی عورتیں

اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں

وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

اور عاجزی کرنے والے مرد | اور عاجزی کرنے والی عورتیں | اور صدقہ دینے والے مرد | اور صدقہ دینے والی عورتیں

اور ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

اور روزہ دار مرد | اور روزہ دار عورتیں | اور حفاظت کرنے والے مرد | اپنے شرمگاہوں کی | اور حفاظت کرنے والی عورتیں

اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً

اور ذکر کرنے والے مرد | اللہ کا | بہت | اور ذکر کرنے والی عورتیں | تیار کر رکھی ہے | اللہ نے | ان کے لئے | بخشش

اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش و مغفرت

وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى

اور اجر | بڑا | اور نہیں | ہے (حق) | کسی مومن مرد کا | اور نہ | کسی مومن عورت کا | (کہ) جب فیصلہ کر دے

اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ

اللہ | اور اس کا رسول | کسی کام کا | کہ | ہو | ان کو | اختیار | اپنے کام میں | اور جو کوئی نافرمانی کرے

اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو پھر وہ اپنے معاملے میں کوئی اختیار (باقی) رکھیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ

اللہ | اور اس کے رسول کی | تو بیشک | وہ گمراہ ہو گیا | صریح گمراہی سے | اور جب | آپ کہہ رہے تھے | اس شخص سے

اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، وہ کھلی گمراہی میں ہے۔ اور (یاد کیجئے) جب آپؐ (حضرت زیدؓ بن حارثہ) کو

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ

انعام کیا | اللہ نے | جس پر | اور انعام کیا تھا آپؐ نے | اس پر | کہ روکے رکھ | اپنے پاس

جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا، اور آپؐ نے بھی احسان کیا، کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں

زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ

اپنی بیوی کو | اور ڈر | اللہ سے | اور آپ چھپا رہے تھے | اپنے دل میں | وہ بات | جو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

رہنے دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آپؐ اپنے دل میں اس چیز کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات اور دوسری مسلمان عورتوں نے عرض کیا تھا کہ قرآن میں اکثر مردوں کا ذکر ہوا ہے اور عورتوں کی نسبت کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ و رسولؐ کے ہر حکم کو ماننے والے (مرد و عورت)، دل سے تصدیق کرنے والے، حکم بجالانے والے، نیت و قول و فعل کے سچے، دین کی خاطر ہر مصیبت پر صبر کرنے والے، اللہ کے حضور میں گریہ و زاری اور عاجزی کرنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے، روزہ رکھنے والے، اپنی عزت کو محفوظ رکھنے والے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید سے اللہ کی بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں (سب) کے لئے اللہ نے آخرت میں بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اس میں مرد یا عورت ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

(۳۶) اور جب نبیؐ نے حضرت زینب بنت جحش (اپنی پھوپھی اُمیمہ کی لڑکی) کا نکاح اپنے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ کے ساتھ کرنا چاہا تو حضرت زینب اور اس کے بھائی عبداللہ بن جحش نے اپنی خاندانی عزت اور زید کی غلامی کے خیال سے اس کو ناپسند کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو کسی مسلمان مرد اور عورت کو اپنے اس معاملہ میں اللہ و رسولؐ کے خلاف کرنے کا اختیار نہیں کیونکہ جو کوئی اللہ و رسول کی نافرمانی کرے وہ سخت گمراہ ہے۔ (ف) یہ سن کر حضرت زینب اور اس کا بھائی عبداللہ دونوں مان گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ سے اس کا نکاح کر دیا۔

اسماء: صٰبِرٰتِ: صبر کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ صٰدِقٰتِ: سچی عورتیں، سچ کہنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ اَلْقٰنِتٰتِ: فرمانبردار، اطاعت گزار عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خٰشِعٰتِ: فروتنی کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والی عورتیں، دبی رہنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ ذٰكِرٰتِ: یاد کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ صٰٓئِمٰتِ: روزہ دار عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ اَلْمُتَصَدِّقٰتِ: صدقہ دینے والی، خیرات کرنے والی عورتیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا

اور آپ ڈر رہے تھے | لوگوں سے | اور اللہ (ہی) | زیادہ حقدار ہے | کہ آپ ڈریں اس سے | پھر جب

والا تھا' اور آپ لوگوں (کے اعتراض) سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں' پھر جب

قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ

پوری کر چکا | زید | اس سے | حاجت | تو نکاح کر دیا ہم نے آپؐ سے اس کا | تا کہ | نہ ہو

زید اپنی بیوی سے اپنی حاجت پوری کر کے طلاق دے چکا' تو ہم نے آپؐ سے اس کا نکاح کر دیا' تا کہ مومنوں کے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا

مومنوں پر | (کوئی) گناہ | بیویوں کے بارے میں | ان کے منہ بولے لڑکوں کی | جب وہ پوری کر لیں

لئے جب ان کے منہ بولے بیٹے' اپنی بیویوں سے بے تعلق ہو جائیں تو (منہ بولے باپ کو اس سے نکاح کرنے میں)

مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

ان سے | حاجت | اور ہے | حکم | اللہ کا | ہو کر رہنے والا | نہیں ہے

کوئی دشواری نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی بات ہو کر رہتی ہے۔ پیغمبر کے لئے اس بات

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ

نبیؐ پر | (کوئی) گناہ | اس (بات) میں جو | مقرر کی | اللہ نے | اسؐ کے لئے | یہ طریقہ ہے

کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں' جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر دی' جو لوگ پہلے گزر چکے

اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا

اللہ کا | ان لوگوں میں (جو) | گزر چکے ہیں | اس سے پہلے | اور ہے | حکم اللہ کا | مقرر کیا ہوا

ہیں اُن میں یہی سنتِ الٰہی جاری تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر کام کا اندازہ مقرر

مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا

(صحیح) اندازہ سے | وہ لوگ جو | پہنچاتے ہیں | پیغامات | اللہ کے | اور ڈرتے ہیں اس سے | اور نہیں

ہو چکا ہے یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیغامات (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے

يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ

ڈرتے | کسی سے | اللہ کے سوا | اور کافی ہے اللہ | حساب لینے والا | نہیں ہے

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمدؐ تمہارے

مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

محمدؐ | باپ کسی کا | تمہارے مردوں میں سے | لیکن | وہ رسول ہے اللہ کا | اور خاتم ہے

مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں' ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری

النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

نبیوں کا | اور ہے | اللہ | ہر ایک | چیز کو | جاننے والا | اے ایمان والو!

نبی ہیں' اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۷) چونکہ حضرت زینبؓ دل سے زیدؓ کو چاہتی نہ تھیں اور ہمیشہ ان میں اَن بَن، رنجش رہتی تھی اور اللہ نے بھی حضورؐ کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ زیدؓ ضرور اس کو طلاق دے دے گا اور پھر ان کا آپؐ سے نکاح ہوگا۔ اس لئے جب زیدؓ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت زینبؓ کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے محض لوگوں کی طعنہ زنی کے خوف سے خدا کے اس ارادے کو دل میں چھپائے ہوئے زیدؓ سے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اس پر بطور خفگی یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد کرو جبکہ آپؐ زیدؓ سے جس نے اللہ کی مہربانی سے اسلام قبول کیا تھا اور آپ نے آزاد کر کے منہ بولا بیٹا، لے پالک بنا کر احسان کیا تھا تو آپؐ صرف لوگوں کی طعنہ زنی کے خیال سے خدا کے ارادے کو دل میں چھپائے ہوئے کہہ رہے تھے کہ تو اس کو طلاق نہ دے بلکہ زینبؓ کو اپنے پاس رکھ حالانکہ آپؐ کو صرف اللہ سے ڈرنا اور اللہ کے ارادہ کو ظاہر کر دینا تھا پس جب زیدؓ سے طلاق دے چکا۔ تو عدت کے بعد ہم نے حضرت زینبؓ کا آپؐ کے ساتھ نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں کے متبنیٰ (لے پالک) اپنی بیویوں کو طلاق دیں تو ان کو ان کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہ ہو اور اس تقدیر الٰہی کا پورا ہونا اور اس حکم الٰہی کا ظاہر ہونا ضروری تھا۔

(۳۸) اور جس بات (نکاح زینب) کو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال کر دیا۔ اس کے کرنے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں اور انبیاء کے سلسلے میں اللہ کا یہی طریقہ ہے کہ خدا کے حکم کے آگے لوگوں کے طعنوں کی پروا نہ کی جائے۔ اور اللہ کے حکم کو پورا کیا جائے۔

(۳۹) اور انبیاء علیہم السلام وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ اللہ کے پیغام پہنچایا کرتے تھے اور اس کے حکم کی مخالفت سے ڈرتے رہتے تھے اور اللہ کے سوا کسی اور (مخلوق) سے نہ ڈرتے تھے کیونکہ اللہ ہی ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب لینے والا ہے اس لئے اسی سے ڈرنا چاہئے۔

(۴۰) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کر لیا تو لوگوں نے طعنہ دینا شروع کیا کہ محمدؐ نے اپنے (منہ بولے) بیٹے کی عورت سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے بھی نسب کے لحاظ سے حقیقی باپ نہیں۔ ہاں وہ تو اللہ کے رسول اور انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری نبی ہیں (اور اس لحاظ سے تم سب کے روحانی باپ ہیں) اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

افعال: اَمْسِكْ: تو روک رکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تُخْفِیْ: تو چھپاتا ہے، تو چھپائے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ زَوَّجْنٰكَهَا: ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی، ماضی (جمع متکلم) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ یُبَلِّغُوْنَ: وہ پہنچاتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُبْدِیْهِ: اس کو ظاہر کرنے والا، مُبْدِیْ مضاف، هِ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ وَطَرًا: حاجت، ضرورت، اسم مفرد۔ قَدَرًا: ازلی فیصلہ، لوح محفوظ میں لکھا ہوا، یعنی اللہ کا حکم ایک ازلی فیصلہ ہے اور دنیا میں وقتاً فوقتاً اس کے موافق ہوتا رہتا ہے۔ مَقْدُوْرًا: ٹھہرایا جا چکا، مقرر کردہ، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ خَاتَمَ: مہر، ختم کرنے والا، اَخْوَاتِمُ جمع۔

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ

یاد کرو | اللہ کو | یاد بہت | اور پاکیزگی بیان کرو اس کی | صبح | اور شام | وہی ہے

اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو، وہی ہے

الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

جو | رحمت بھیجتا ہے | تم پر | اور اس کے فرشتے | تاکہ وہ نکالے تمہیں | اندھیروں سے

جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

روشنی کی طرف | اور وہ ہے | مومنوں پر | بڑا رحم والا | ان کے لئے دعا (ہوگی) | جس دن

روشنی میں لائے۔ اور ایمان والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے جس دن وہ اللہ تعالیٰ سے

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

وہ ملیں گے اس سے | سلام | اور تیار کیا اس نے | ان کے لئے | اجر | عزت والا | اے نبیؐ!

ملیں گے، ان کو سلام کہا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اے نبیؐ!

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا

بیشک ہم نے | بھیجا ہے آپؐ کو | گواہی دینے والا | اور خوشخبری دینے والا | اور (نافرمانی سے) ڈرانے والا | اور بلانے والا

ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ

اللہ کی طرف | اس کے حکم سے | اور چراغ | روشن | اور خوشخبری دیجئے | ایمان والوں کو | اس بات کی کہ

حکم کے مطابق آپؐ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف پکارنے والے اور ایک روشن چراغ ہیں، اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

ان کے لئے ہے | اللہ کی طرف سے | فضل | بہت بڑا | اے نبی! اور کہا نہ مانئے | کافروں

ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کی بات

وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى

اور منافقوں کا | اور پرواہ نہ کیجئے | ان کے تکلیف دینے کی | اور بھروسہ کیجئے | اللہ پر | اور کافی ہے

نہ مانئے اور ان کی ایذا رسانی پر توجہ نہ دیجئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

اللہ | کارساز | اے لوگو (جو) | ایمان لائے ہو | جب تم نکاح کرو | مومن عورتوں سے | پھر

کافی کارساز ہے۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ اور پھر

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ

تم طلاق دے دو انہیں | اس سے پہلے | کہ | تم چھوؤ ان کو | تو نہیں | تمہارے لئے | ان کے ذمے | کوئی عدت

انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ تو تمہارے لئے اُن پر عدت میں بیٹھنا ضروری نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) مسلمانو! اللہ کی یاد بہت کیا کرو۔

(۴۲) اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔ کیونکہ ان ہر دو وقتوں میں رات اور دن کے فرشتے باہم جمع ہوتے اور بندوں کے نیک اعمال خدا کے دربار میں پیش کرتے ہیں۔

(۴۳) کیونکہ وہی اللہ تم پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے اُس کی جناب میں رحمت کی دعا کرتے ہیں تاکہ تم کفر و شرک اور گناہوں کے اندھیروں سے نکل کر ایمان کی اور اللہ کی عبادت کی روشنی میں آ جاؤ اور اللہ مسلمانوں پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۴) اور جب قیامت کو مسلمان اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گے تو ان کے لئے دعائے خیر کی جائے گی یعنی السلام علیکم کہا جائے گا اور اللہ انہیں عزت و اکرام کا بدلہ (جنت) عطا فرمائے گا۔

(۴۵) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو ہم نے اپنی امت کے بارے میں نیک و بد کی گواہی دینے اور ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور منکرین کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۴۶) اور سب لوگوں کو اللہ کے حکم سے اس کے سچے دین کی طرف دعوت دینے والا اور ہدایت کا روشن سورج بنا کر بھیجا ہے۔

(۴۷) اور مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے۔

(۴۸) اور دین حق کی تبلیغ میں آپ کفار و منافقین کی کوئی بات نہ مانیں اور ان کے برے بھلے اور تکلیف پہنچانے پر کچھ بھی پروا نہ کریں صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں وہی کافی کارساز ہے۔

افعال: دَعْ: تو چھوڑ دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: دَاعِیًا: بلانے والا، پکارنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر بحالت نصب)۔ اَذَاھُمْ: ان کا ستانا، تکلیف دینا، اَذٰی مضاف، ھُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُنِیْرًا: خود روشن، دوسروں کو روشن کرنے والا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

کہ تم پوری کرو اس کی گنتی | تو دے دو ان کو کچھ فائدہ | اور رخصت کرو انہیں | رخصت کرنا | اچھی طرح

کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ سو انہیں کچھ دے دلا کر حُسن سلوک سے رخصت کر دو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ

اے نبیؐ! | بیشک حلال کر دیں ہم نے | آپؐ کے لئے | آپؐ کی بیویاں | وہ

اے نبیؐ! بیشک ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ

کہ آپؐ نے دے دیئے ہوں مہر اُن کے | اور وہ جن کا | مالک ہے | آپؐ کا ہاتھ (یعنی کنیزیں) | ان میں سے | جو دیں

مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں اور وہ عورتیں بھی جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غنیمت

اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

اللہ نے (بطورِ غنیمت) آپؐ کو | اور بیٹیاں تمہارے چچا کی | اور بیٹیاں تمہاری پھوپھیوں کی | اور بیٹیاں تمہارے ماموں کی

میں دلوا دی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ

اور بیٹیاں تمہاری خالاؤں کی | جنہوں نے | ہجرت کی | آپؐ کے ساتھ | اور (کوئی) مومن عورت | اگر بخش دے

اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور وہ مومن عورت بھی آپؐ کے لئے حلال ہے

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ

اپنی جان | نبیؐ کو | اگر | چاہے | نبیؐ | کہ | اس سے نکاح کرے | (یہ حکم) خاص | آپ کے لئے ہے

جو خود بغیر مہر کے نبی کے نکاح میں آنا چاہے اگر پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے، یہ حکم صرف آپؐ کے لئے خاص ہے

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ

سوائے | دوسرے مومنوں کے | ہمیں معلوم ہے | جو کچھ | ہم نے فرض کیا | ان پر

دوسرے مومنوں کے لئے نہیں، ہم نے ان مومنوں پر، بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں

فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

ان کی عورتوں کے بارے میں | اور ان (کنیزوں) کے بارے میں | جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ | تاکہ نہ ہو

جو احکام فرض قرار دیئے ہیں، وہ ہمیں معلوم ہیں، (یہ اجازتِ خاص اس لئے ہے) تاکہ آپؐ کے لئے

عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ

آپ پر | کوئی تنگی | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | آپ دور رکھیں | جسے | چاہیں

کوئی دشواری نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو آپؐ چاہیں

مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

ان میں سے | اور جگہ دیں | اپنے پاس | جسے | چاہیں | اور جسے | آپ چاہیں | ان میں سے

اپنے سے دُور رکھیں اور جس کو آپؐ چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپؐ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کر کے ان سے صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت (تین حیض سے پاک ہونے تک انتظار کرنا) لازم نہیں۔ پس ان کو ایک جوڑا کپڑوں کا دے کر اسی وقت باعزت طریقے سے رخصت کر دو۔

(۵۰) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کے لئے حلال کر دی ہیں وہ سب بیویاں جو اس وقت آپ کے نکاح میں آ چکی ہیں اور آپ ان کے مہر ادا کر چکے ہیں اور وہ لونڈیاں جو جہاد میں مال غنیمت کے طور پر آپ کی ملکیت میں آئی ہیں اور آپ کے چچے اور پھوپھیوں کی لڑکیاں (قریش کی عورتیں) اور ماموں اور خالاؤں کی لڑکیاں (بنی زہرہ کی عورتیں) جنہوں نے آپ کے ساتھ مدینہ میں ہجرت کی (اور جس نے ہجرت نہیں کی حلال نہیں) چنانچہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے چونکہ ہجرت نہ کی تھی اس لئے باوجود حضور کی خواہش کے وہ آپؐ پر حلال نہیں ہوئی تھیں اور کوئی مسلمان عورت مہر کے بغیر اپنی جان نبیؐ کو بخش دے اور نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں (جیسے بعض صحابہ کے نزدیک حضرت میمونہ بن الحراث یا زینب بنت خزیمہ یا ام شریک بنت جابر یا خولہ بنت حکیم نے مہر کے بغیر اپنی جان آپ کو وقف کر دی تھی اور بعض کے نزدیک بالفرض والتقدیر اگر کوئی عورت ایسا کرے) تو وہ خاص آپ پر آپ کی نبوت کے شرف عظمت کی بدولت حلال ہے مگر دوسرے مسلمانوں کے لئے مہر دیئے بغیر ہبہ کر دینے سے کوئی عورت حلال نہیں ہوگی اور ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ ہم نے ان مسلمانوں پر ان کی عورتوں اور کنیزوں کے بارے میں فرض کیا ہے کہ وہ شریف آزاد عورتوں کے مہر ادا کریں اور کنیزوں کو قیمتاً خرید کر نکاح کریں اور یہ کہ چار سے زیادہ عورتوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں نہ رکھیں اور آپؐ کے لئے خصوصی احکام بیان کر دیئے تا کہ آپؐ پر (۹) ازواج مطہرات کے سلسلے میں کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

افعال: نَكَحْتُمُ: تم نے نکاح کر لیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَحْلَلْنَا: ہم نے حلال کر دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ تَعْتَدُّوْنَهَا: تم اس کو شمار کرو، تم اس کی گنتی پوری کراؤ، مضارع (جمع مذکر حاضر)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ اَفَآءَ: اس نے لوٹایا، اس نے ہاتھ لگوا دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وَهَبَتْ: اس عورت نے بخشا، سونپ دیا، ماضی (واحد مونث غائب)۔ هَاجَرْنَ: ان عورتوں نے ہجرت کی، ماضی (جمع مونث غائب)۔ يَسْتَنْكِحَهَا: اس کو نکاح میں لانے کی خواہش کرنا، مضارع بمعنی مصدر (واحد مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خٰلٰتِكَ: تیری خالائیں، خَالَاتِ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ خَالِكَ: تیرا ماموں، خَالِ مضاف، كَ (ضمیر) مضاف الیہ۔ عَمّٰتِكَ: تیری پھوپھیاں، عَمَّاتِ مضاف، كَ (ضمیر) مضاف الیہ۔

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ

جنہیں آپ نے علیحدہ کر دیا تھا | تو کوئی گناہ نہیں | آپ پر | یہ (حکم) | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ ٹھنڈی ہوں

پھر کسی کو طلب فرمالیں، تو بھی آپؐ پر کچھ گناہ نہیں۔ اس (حکم) سے زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی

اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَ يَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللّٰهُ

ان کی آنکھیں | اور وہ غمزدہ نہ ہوں | اور | وہ راضی ہوں | اس پر | جو آپ دیں | ان سب کو | اور اللہ (ہی)

رہیں گی اور وہ ناراض نہ ہوں گی اور آپؐ جو کچھ ان کو عطا فرمائیں گے وہ سب کی سب اس پر راضی رہیں گی، اور جو کچھ

يَعْلَمُ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ

جانتا ہے | جو کچھ | تمہارے دلوں میں ہے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | بُردبار | نہیں | حلال

تمہارے دلوں میں ہے اللہ خوب جانتا ہے اور وہ علم والا اور تحمل والا ہے۔ اس کے علاوہ

لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ

آپ کے لئے | عورتیں | اس کے بعد/علاوہ | اور نہ یہ کہ | آپ تبدیل کریں | ان سے | اور عورتیں | اگرچہ

اور عورتیں آپؐ کے لئے حلال نہیں، اور نہ یہ درست ہے کہ آپؐ ان موجودہ بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کرلیں اگرچہ آپؐ

اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ

پسند آئے آپ کو | ان کا حسن | مگر وہ جس کا مالک ہے | دایاں ہاتھ آپؐ کا (یعنی کنیز) | اور ہے اللہ

کو ان کا حسن اچھا معلوم ہو، سوائے اس کے جو آپؐ کی لونڈی ہو، اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ

ہر ایک | چیز پر | نگران | اے ایمان والو! | مت داخل ہوا کرو | گھروں میں

ہر چیز کا نگران ہے۔ اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں بن بلائے مت

النَّبِىِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ

نبیؐ کے | مگر (اس وقت) | کہ | اجازت دی جائے | تمہیں | کھانے کے لئے | نہ کہ انتظار کرتے ہوئے

جایا کرو اور جب تمہیں بلایا جائے تو بھی کھانا پکنے کے انتظار میں پہلے سے مت جا بیٹھو

اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

اس کی تیاری کا | لیکن جب | تمہیں بلایا جائے | تو داخل ہو جاؤ | پھر جب | تم کھانا کھالو | تو اٹھ کر چلے جاؤ

بلکہ جب تمہیں بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہے) تو اس وقت جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو، تو چل دیا کرو۔

وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِىَّ

اور نہ جی لگا کر بیٹھے رہو | باتوں کے لئے | بیشک | تمہاری یہ بات | تکلیف دیتی ہے | نبیؐ کو

اور بات چیت کے لئے مت بیٹھے رہو۔ بیشک تمہاری یہ باتیں نبیؐ کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں

فَيَسْتَحْىٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْىٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا

پس وہ حیا کرتا ہے | تم سے | اور اللہ | نہیں شرماتا | حق (کے بیان کرنے) سے | اور جب

مگر وہ حیا (کی وجہ سے تمہارا لحاظ) کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور اگر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۱) آپؐ کو اختیار ہے جسے آپؐ چاہیں طلاق دے دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں یا ان کی باری آگے پیچھے کر دیں چنانچہ بعض کے نزدیک سب امہات المومنین کی رضامندی سے حضورؐ نے پانچ ازواج حضرات ام حبیبہؓ و میمونہؓ و سودہؓ و جویریہؓ و صفیہؓ کی باری مقرر نہ رکھی اور چار ازواج حضرت عائشہؓ و حفصہؓ و ام سلمہؓ و زینبؓ کی باری مقرر رکھی ان میں اگر پھر کسی کو آپؐ بلائیں تو آپؐ پر کوئی گناہ نہیں اور چونکہ یہ حکم تخییر (حضورؐ کا اختیار کہ جس زوجہ کی باری مقرر کریں) خدا کی طرف سے ہے اس لئے وہ سب خوش ہو جائیں گی اور انہیں کسی قسم کا غم نہ ہوگا اور آپؐ کے حکم کو مانیں گی۔ اور اللہ تمہاری دلی باتوں سے آگاہ ہے اور وہ باخبر اور بردبار ہے۔ شاہ عبدالقادر دہلویؒ لکھتے ہیں: کسی مرد کے کئی عورتیں ہوں تو اس پر باری باری سے سب کے پاس برابر رہنا واجب ہے۔ حضرتؐ پر یہ واجب نہ تھا۔ اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں۔ تو جو (آپؐ) دیں راضی ہو کر قبول کریں (ورنہ روز ہی یہ جھنجھٹ رہا کرتی، مہمات دین میں خلل پڑتا اور ازواج کی نظر بھی دنیا سے بالکل یکسو ہو کر مقصد اصلی کی طرف نہ رہتی۔ اسی غم و فکر میں مبتلا رہا کرتیں) پر حضرتؐ نے اپنی طرف سے فرق نہیں کیا۔ سب کی باری برابر رکھی۔ ایک حضرت سودہؓ نے (جب عمر زیادہ ہوگئی) اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی۔ (تفسیر عثمانی)

(۵۲) آیۂ تخییر پر جب موجودہ نو (۹) ازواج مطہرات (عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ ام حبیبہؓ۔ سودہؓ۔ ام سلمہؓ۔ صفیہؓ۔ میمونہؓ۔ زینبؓ بنت جحش۔ جویریہؓ) نے خوشی سے اللہ و رسول کو اختیار کر لیا تو اللہ نے ان کی قدردانی کے طور پر یہ آیت نازل فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سوا کسی اور عورت سے نکاح کرنا یا ان کو طلاق دینا یا ان کے بدلے کسی اور سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا اگرچہ وہ کتنی ہی خوبصورت ہو سوائے ان کنیزوں کے جو حضورؐ کے حرم میں تھیں جیسے حضرت ماریہ قبطیہؓ اور ریحانہؓ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

انعال: تُرْجِیْ: تو ڈھیل دے، تو پیچھے رکھے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تُؤْوِیْ: تو جگہ دے، تو جگہ دیتا ہے، دے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ عَزَلْتَ: تو نے ایک کنارے کر دیا، تو نے جدا کر دیا، تو نے علیحدہ کر دیا، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اٰتَیْتَهُنَّ: تو نے ان عورتوں کو دیا، ماضی (واحد مذکر حاضر) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ تَبَدَّلَ: تو بدل ڈالے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ یَحْزَنَّ: وہ عورتیں غمگین نہ ہوں، نہی با نون تاکید (جمع مونث غائب)۔ یَرْضَیْنَ: وہ راضی رہیں گی، وہ خوش ہوتی ہیں، مضارع (جمع مونث غائب)۔

اسماء: حُسْنُهُنَّ: ان کا حسن، ان کی خوبصورتی، حُسْنُ مضاف، هُنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔

سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذٰلِكُمْ

تم مانگو (ازواج نبیؐ) سے | کوئی چیز | تو مانگو ان سے | پیچھے سے | پردہ کے | تمہاری یہ بات

تمہیں (ازواج نبیؐ) سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ تمہارے

أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا

زیادہ پاکیزہ ہے | تمہارے دلوں کے لئے | اور ان کے دلوں کے لئے | اور نہیں (جائز) تمہارے لئے | کہ تم تکلیف دو

اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزہ طریقہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے

رَسُولَ اللّٰهِ وَلَآ أَن تَنكِحُوٓا أَزْوَاجَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦٓ أَبَدًا ۚ إِنَّ

اللہ کے | رسول کو | اور نہ یہ کہ | تم نکاح کرو | اُس کی بیبیوں سے | اُس کے بعد | کبھی بھی | بیشک

رسول کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اُس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بیشک

ذٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللّٰهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ

تمہاری یہ بات | اللہ کے نزدیک ہے | بڑا (گناہ) | اگر تم ظاہر کرو | کوئی بات | یا تم اس کو چھپاؤ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو، خواہ اسے چھپاؤ

فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ

تو بیشک | اللہ | ہے | ہر ایک چیز کو | جاننے والا | نہیں (کوئی) گناہ | ان پر

اللہ تعالیٰ ہر بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ نبی کی بیبیوں پر

فِىٓ ءَابَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَانِهِنَّ

اپنے باپوں کے (سامنے آنے میں) | اور نہ اپنے بیٹوں کے | اور نہ اپنے بھائیوں کے | اور نہ | اپنے بھائیوں کے بیٹے

اپنے باپوں، اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجوں

وَلَآ أَبْنَآءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۖ

اور نہ اپنی بہنوں کے بیٹے | اور نہ | اپنی عورتوں کے | اور نہ ان کے | جن کے مالک ہیں | ان کے دائیں ہاتھ (کنیزیں)

اپنے بھانجوں اور اپنی (ہم جنس مومن) عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے بلا حجاب آنے میں کوئی گناہ نہیں

وَاتَّقِينَ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ

اور ڈرتی رہو | اللہ سے | بیشک | اللہ | ہے | ہر ایک چیز پر | گواہ | بیشک | اللہ

اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ

وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِىِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا

اور اس کے فرشتے | درود بھیجتے ہیں | نبیؐ پر | اے ایمان والو! | تم (بھی) درود بھیجو

اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اس پر

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُۥ

آپ پر | اور سلام بھیجو | بہت سلام | بیشک | جو لوگ | تکلیف دیتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کو

درود و سلام بھیجو۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۳) کچھ مسلمانوں کو عادت تھی کہ حضورؐ کے گھر میں کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی آنحضرتؐ کے گھر میں آجاتے اور کھانا کھا لینے کے بعد وہیں دیر تک باتیں کرنے بیٹھ جاتے۔ آپؐ کو اگرچہ ان کی زیادہ دیر موجودگی سے تکلیف بھی ہوتی تو ان کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ نہ فرماتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! بلا اجازت کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہو کر کھانے کا انتظار نہ کیا کرو۔ لیکن جب کھانا تیار ہو جائے اور تم کو اندر بلایا جائے۔ تو پھر داخل ہوا کرو اور جب کھانا کھا چکو تو فوراً اٹھ کر باہر چلے جاؤ۔ اور وہاں بیٹھ کر باتیں نہ کرو۔ اس سے حضورؐ کو سخت تکلیف پہنچتی ہے اور وہ حیا کے مارے تم کو اٹھ جانے کو نہیں فرماتے مگر اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور جب تم کو کوئی چیز نبیؐ کی بیوی سے مانگنی ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے اور امہات المومنین کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی حرکت سے تکلیف دیں اور حضور کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا بھی ہمیشہ کے لئے ناجائز ہے بلاشبہ تمہارا یہ کام خدا کے ہاں بہت بڑا جرم ہے۔

(۵۴) ایک صحابی نے کہا تھا کہ نبیؐ کی بیویاں ہمارے چچوں کی لڑکیاں ہیں ہمیں ان کے پاس جانے سے کیوں روک دیا گیا ہے اور کسی نے حضورؐ کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کا خیال کیا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم ظاہر زبان سے آپؐ کو تکلیف دو یا اس بات کو اپنی جی میں چھپاؤ تو اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے اس کے مطابق تمہیں ضرور سزا دے گا۔

(۵۵) پردے کی آیت کے نازل ہونے پر ازواج النبیؐ کے باپوں اور بیٹوں اور رشتہ داروں نے آپ سے معلوم کیا کہ ہم بھی پردہ کے پیچھے سے آپ کی بیویوں سے بات کریں؟ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ امہات المومنین پر اپنے باپوں اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور مسلمان عورتوں اور اپنی مملوکہ کنیزوں کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور ان کو پردے کے بارے میں اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا چاہئے بیشک ہر چیز اللہ کی نظر میں ہے ذرا سی نافرمانی پر بھی وہ سزا دے گا۔

(۵۶) بلاشبہ اللہ خود بھی اپنے نبیؐ پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی ہمیشہ آپؐ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اس لئے ایمان والوں کو لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود اور کثرت سے سلام بھیجا کریں۔ (ف) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ یا کوئی اور درود کہا کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر میں ایک دفعہ درود بھیجنا فرض ہے اور جس مجلس میں آپؐ کا نام مبارک لیا جائے وہاں ایک بار درود واجب ہے باقی مستحب' اور سب سے بہتر درود بھیجنے کا طریقہ وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

افعال: اِنْتَشِرُوْا: تم الگ الگ ہو جاؤ' پھیل پڑو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ دُعِیْتُمْ: تم بلائے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ طَعِمْتُمْ: تم کھا چکے' تم نے کھا لیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُؤْذُوْا: تم ایذا دو' تم تکلیف پہنچاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ سَاَلْتُمُوْھُنَّ: تم نے ان (عورتوں) سے مانگا' تم نے ان سے سوال کیا' سَاَلْتُمْ' ماضی (جمع مذکر حاضر) اس میں واؤ اشباع کا ہے' ھُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ یُؤْذِیْ: ایذا دیتا ہے' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ اِتَّقِیْنَ: تم سب عورتیں ڈرتی ہو' پرہیزگار بنی رہو' امر (جمع مونث حاضر)۔ سَلِّمُوْا: تم سلام کرو' تم سلام بھیجو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ صَلُّوْا: تم درود بھیجو' تم رحمت بھیجو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یُصَلُّوْنَ: وہ رحمت بھیجتے ہیں' رحمت کی دعا کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِنٰهُ: اس کا پکنا' اس کا وقت۔ مُسْتَاْنِسِیْنَ: جی لگانے والے' دلچسپی کے ساتھ بیٹھ رہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ نٰظِرِیْنَ: انتظار کرنے والے' راہ تکنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا

لعنت کی اُن پر | اللہ نے | دنیا میں | اور آخرت (میں) | اور تیار کر رکھا ہے | ان کے لئے | عذاب

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب

مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

رُسوا کرنے والا | اور جو لوگ | تکلیف دیتے ہیں | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | بغیر | کچھ (گناہ) کئے

تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو بے گناہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں تو وہ اپنے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

تو بیشک انہوں نے اٹھایا | بہتان | اور گناہ | واضح | اے نبیؐ! | کہہ دیجئے

اوپر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ لاد رہے ہیں۔ اے نبیؐ! اپنی بیویوں

لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ

اپنی بیبیوں سے | اور اپنی بیٹیوں | اور مومنوں کی عورتوں سے | کہ نیچی لٹکا لیا کریں | اپنے اوپر

اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادریں (چہرے پر) کچھ

مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ

اپنی چادریں | یہ (بات) | زیادہ قریب ہے | (اس سے) کہ | وہ پہچانی جائیں | تو انہیں تکلیف نہ دی جائے اور

نیچے لٹکا یا کریں۔ اس طرح ان کے (پردہ دار عورتیں ہونے کی) پہچان میں آسانی ہوگی اور انہیں (بے ہودہ مردوں کی طرف سے)

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | اگر | باز نہ آئے | منافق | اور وہ لوگ

ایذا نہیں پہنچے گی۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

جن کے دلوں میں | مرض ہے | اور افواہیں اڑانے والے | مدینہ میں | تو ہم تجھے مسلط کر دیں گے

خرابی ہے، نیز وہ جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں اُڑاتے ہیں، باز نہ آئے

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا

ان پر | پھر | وہ تمہارے پاس نہ رہ سکیں گے | وہاں | مگر | تھوڑی مدت | لعنت کئے ہوئے | جہاں (بھی)

تو ہم آپؐ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں آپؐ کے پاس بہت کم ہی ٹھہر سکیں گے (یہ ہر جگہ) لعنتی ہو کر

ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

وہ پائے جائیں | پکڑے جائیں | اور قتل کئے جائیں | خوب قتل | (یہ) اللہ کی سنت ہے | ان لوگوں میں

(رہیں گے)، جہاں کہیں جا کر ٹھہریں گے، پکڑے اور مارے جائیں گے۔ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں،

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْئَلُكَ

جو گزرے ہیں | اس سے پہلے | اور آپ ہرگز نہ پائیں گے | اللہ کی سنت میں | کوئی تبدیلی | آپ سے پوچھتے ہیں

ان کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کے دستور میں ہرگز تبدیلی نہ ہوگی (اے پیغمبرؐ!) لوگ آپ سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(٥٧) بیشک وہ لوگ جو اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کر کے آپؐ کو دکھ پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیج دی ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(٥٨) اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو کسی غلطی یا گناہ کے بغیر تکلیف پہنچانا کھلم کھلا جرم اور گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔

(٥٩) اسلام کے ابتدا میں سب عورتیں صرف ایک کرتہ اور ایک اوڑھنی پہن کر قضائے حاجت کے لئے رات کے وقت جنگل میں جایا کرتی تھیں اور شریر لوگ کنیزوں کو چھیڑا کرتے اور کبھی کبھی شریف و کنیز کی تمیز نہ ہونے کی وجہ سے شریف عورتوں کو بھی چھیڑ بیٹھتے تھے اس لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے سر اور چہروں کو چادروں سے ڈھانپ لیا کریں تا کہ کنیزوں سے ان کی تمیز ہو جائے۔ اور انہیں کوئی چھیڑ نہ سکے اور اللہ غفور رحیم ہے۔

(٦٠) اگر وہ منافق اور بدکار اور مدینہ میں جھوٹی افواہیں اڑانے والے جو مسلمانوں کے دل توڑنے کے لئے رسول اللہ کے قتل اور ان کی شکست کی افواہیں اڑاتے رہتے ہیں اپنی حرکات سے باز نہ آئیں گے تو ہم ضرور آپؐ کو ان کو سزا دینے کا حکم دیں گے اور پھر وہ لوگ آپؐ کے پڑوس میں مدینہ کے اندر تھوڑی مدت ٹھہر سکیں گے۔

(٦١) ان پر ہر طرف سے لعنت کی جائے گی اور جہاں پائے جائیں گے' بری طرح پکڑ کر قتل کر دیئے جائیں گے۔

(٦٢) ان منافقین کے بارے میں خدا کا یہی قانون رہا ہے جنہوں نے اس سے پہلے انبیاءؑ کے ساتھ منافقت کی انہیں سزا دی گئی اور آپؐ اللہ کے قانون میں کبھی تبدیلی نہ پائیں گے انہیں بھی سزا ملے گی۔

افعال: اِحْتَمَلُوْا: انہوں نے اٹھایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَنُغْرِيَنَّكَ: ہم ضرور ہی تم کو مسلط کر دیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ يُدْنِيْنَ: وہ نیچے کر لیا کریں' گھونگھٹ نکال لیں' مضارع (جمع مونث غائب)۔ يُعْرَفْنَ: کہ ان کی شناخت ہو جائے' مضارع مجہول (جمع مونث غائب)۔ يُؤْذَيْنَ: ان عورتوں کو ایذا انہیں دی جائے گی (جمع مونث غائب)' مضارع مجہول منفی۔ اُخِذُوْا: وہ پکڑے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يُجَاوِرُوْنَكَ: وہ تمہارے پڑوس میں (یعنی مدینہ میں) (نہ) رہ سکیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جَلَابِيْبِهِنَّ: ان کی بڑی چادریں' جَلَابِيْبِ مضاف' هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ مُرْجِفُوْنَ: لرزہ انگیز جھوٹی خبریں دینے والے' فساد کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَقْتِيْلًا: خوب قتل کرنا' خوب ذلیل کرنا' اچھی طرح سے تابع کرنا' مصدر ہے۔ مَلْعُوْنِيْنَ: پھٹکارے ہوئے' ہانکے ہوئے' راندۂ درگاہ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ
لوگ | قیامت کے متعلق | کہہ دیجئے | اس کا علم تو | اللہ کے پاس ہے | اور تمہیں کیا خبر
قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ
کہ شاید | قیامت | ہو | قریب ہی | بیشک | اللہ نے | لعنت کی ہے | کافروں پر | اور تیار کر رکھی ہے
کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے

لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا
ان کے لئے | بھڑکتی ہوئی دوزخ | وہ رہیں گے | اس میں | ہمیشہ | نہیں | پائیں گے | (کوئی) دوست
دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) کوئی دوست یا مددگار نہ

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
اور نہ (کوئی) مددگار | جس دن | الٹ پلٹ کئے جائیں گے | ان کے چہرے | آگ میں | وہ کہیں گے
پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ کہیں گے

يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ
اے کاش! | ہم نے کہا مانا ہوتا | اللہ کا | اور کہا مانا ہوتا | رسول کا | اور وہ کہیں گے | اے ہمارے رب!
کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب!

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾
بیشک ہم نے حکم مانا تھا | اپنے سرداروں | اور اپنے بڑوں کا | پس انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا | راہ (حق) سے
ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی سو انہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾
اے ہمارے رب | دے انہیں | دوگنا | عذاب | اور لعنت کر اُن پر | لعنت | بڑی
اے اللہ! اُن کو دوہرا عذاب دے اور اُن پر بہت بڑی لعنت کر۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ
اے ایمان والو! | نہ ہونا | اُن لوگوں کی طرح | جنہوں نے اذیت دی | موسیٰ کو | پھر بری کر دیا اس کو
اے ایمان والو! اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی

اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اللہ نے | اس سے جو | انہوں نے کہا | اور وہ تھا | نزدیک | اللہ کے | بڑا عزت والا | اے ایمان والو!
تو اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں سے موسیٰ کو بری ثابت کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت معزز تھا۔ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
ڈرو | اللہ سے | اور کہو | بات | سیدھی | وہ درست کر دے گا | تمہارے لئے | تمہارے اعمال کو
اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بات نیکی (اور سچی) کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۳) مشرکین مذاق کے طور پر اور یہود امتحان کے طور پر آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور کیا بعید ہے کہ وہ وقت بالکل قریب ہی آ لگا ہو۔

(۶۴) بیشک اللہ نے کفار پر ہمیشہ کے لئے لعنت ڈال دی ہے اور ان کے لئے قیامت میں بھڑکتا ہوا دوزخ تیار کر رکھا ہے۔

(۶۵) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں کوئی دوست اور مددگار نہ پائیں گے جو اُن کو اس سے رہائی دلا سکے۔

(۶۶) قیامت کے روز جب دوزخ کی آگ میں ان کفار کے منہ الٹ پلٹ کر جھلسائے جائیں گے اور وہ خواہش کریں گے کہ اے کاش! اگر ہم نے دنیا میں اللہ و رسول کا کہا مان کر دین حق قبول کر لیا ہوتا تو آج یہ برا دن نہ دیکھتے۔

(۶۷) نیز کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تو دنیا میں کفر کے سرغنوں اور اپنے باپ دادا کے کہنے سے دین حق سے گمراہ ہوئے تھے۔

(۶۸) اس لئے آپ ان سرغنوں کو دُگنا عذاب دیجئے اور ان پر بھاری لعنت ڈالئے۔

(۶۹) مسلمانو! تم ہرگز ان منافقین (قارون اور اس کے ہمراہیوں) کی سی چال نہ چلو۔ جنہوں نے ایک عورت کو لالچ دے کر حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگا کر ان کو دکھ پہنچایا تھا اور اللہ نے اپنے فضل سے موسیٰ کو اس تہمت سے بری کیا تھا اور وہ اللہ کے نزدیک صاحب عزم و ارادہ تھے۔ (ف) اس میں اشارہ ہے کہ مسلمانوں کو حضرت زینب بنت جحشؓ کے معاملہ میں آنحضرت پر ناجائز تہمت لگانے میں (کہ آپؐ نے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ عورت سے نکاح کر لیا ہے) منافقین کے ساتھ شامل نہیں ہونا چاہئے۔

(۷۰) مسلمانو! اللہ سے ڈر کر ہمیشہ سچ کہا کرو۔

افعال: تُقَلَّبُ: اوندھا ڈالا جائے گا، پھیرا جائے گا، مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَعَنَ: رحمت سے دور کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اٰذَوْا: انہوں نے ستایا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اِلْعَنْهُمْ: ان کو پھٹکار، ان پر لعنت بھیج، امر (واحد مذکر حاضر) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ بَرَّاَهُ: اس کو بری کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب) هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَادَتَنَا: ہمارے سردار، سَادَةَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ كُبَرَآءَ نَا: ہمارے سردار، بڑے لوگ، دنیوی لحاظ سے بڑے (ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہنا مانا)، كُبَرَآءَ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ فَازَ

اور معاف کر دے گا | تمہیں | تمہارے گناہ | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور اس کے رسول کا | تو وہ کامیاب ہوا

اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، تو اس نے

فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کامیابی | بڑی (سے) | بیشک | ہم نے پیش کی | اپنی امانت | آسمانوں پر | اور زمین

عظیم الشان کامیابی حاصل کر لی۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر (اطاعت کی ذمہ داری اٹھانے کی) امانت پیش کی،

وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا

اور پہاڑوں پر | تو انہوں نے انکار کیا | اس کا ذمہ اٹھانے سے | اور وہ ڈر گئے | اس سے | اور ذمہ اٹھالیا اس کا

تو سب نے اس ذمہ داری (کے قابل ہونے) سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے

الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ

انسان نے | بیشک وہ | تھا | بڑا ظالم | بڑا نادان | تاکہ عذاب دے | اللہ

اپنے ذمہ لے لیا، وہ بیشک بڑا ظالم اور نادان ہے۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوبَ

منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور مشرک مردوں | اور مشرک عورتوں کو | اور توبہ قبول کرے

منافق مردوں، اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

اللہ | مومن مردوں کی | اور مومن عورتوں کی | اور ہے | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا

مومن عورتوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

سب تعریف | اللہ ہی کی ہے | وہ اللہ | جس کا ہے | جو کچھ آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ زمین میں ہے

تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، جو ہر اس چیز کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾

اور اسی کے لئے سب تعریف ہے | آخرت میں (بھی) | اور وہی ہے | حکمت والا | باخبر

آخرت میں بھی حمد و ثناء اسی کے لئے ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا

وہ جانتا ہے | جو کچھ | داخل ہوتا ہے | زمین میں | اور جو کچھ نکلتا ہے | اس میں سے | اور جو کچھ

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) کہ اس سچ بولنے کی برکت سے اللہ تمہارے اعمال کو قبول فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ و رسول کا حکم ماننے والے کو بڑی بھاری کامیابی نصیب ہوگی۔

(۷۲) بیشک اللہ کی مرضی ابتدا ہی میں اس بات کی متقاضی ہوئی کہ اپنی ایک امانت عظیمہ (اپنے رب کی معرفت و اطاعت) اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک کے حوالے کر کے اس کا درجہ سب سے بڑھا دے مگر کوئی مخلوق فطرۃً اس بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہ تھی۔ حتیٰ کہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں جیسی عظیم مخلوقات کی فطرت نے بھی اس کی ذمہ داری اٹھا سکنے سے انکار کر دیا اور حضرت انسان جس کو فطری طور پر جوہر عقل اور ارادۂ اختیار کی صفات سے نوازا گیا تھا۔ اس نے اس بار امانت کو اٹھانے کی ذمہ داری اپنے ذمے لے لی واقعی اس نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور بڑا ہی نادان تھا کہ اس کی مشکلات کو نہ سمجھا۔ لیکن اسی جہالت و نادانی کے اندر اس کی عظمت کا راز بھی پوشیدہ ہے کہ وہ اپنی فطری استعداد کو اطاعت الٰہی میں صرف کر کے ان اعلیٰ ترین مقامات تک پہنچ سکتا ہے جن سے دوسری مخلوقات عاجز ہیں۔

(۷۳) بار امانت اٹھانے کا اس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافق اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے اور ایماندار مردوں اور عورتوں پر رحم کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورۂ سبا

اس سورۃ میں سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کی نسل کا ذکر ہے جو یمن کے ایک شہر مأرب میں آباد تھی۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) دنیا و آخرت میں سب تعریف اللہ ہی کو شایاں ہے جو ان تمام مخلوقات کا مالک ہے جو آسمان اور زمین میں موجود ہیں، وہی حکمت والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔

افعال: اَبَيْنَ: ان عورتوں نے انکار کیا، ماضی (جمع مونث غائب)۔ يَحْمِلْنَهَا: وہ اس کو اٹھائیں، مضارع (جمع مونث غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ اَشْفَقْنَ: وہ ڈر گئیں، ماضی (جمع مونث غائب)۔ حَمَلَهَا: اس کو اٹھالیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَمَانَةَ: امانت، اَمٰنٰتٌ جمع۔ جَهُوْلًا: بڑا نادان، بڑا جاہل، مبالغہ کا صیغہ۔ ظَلُوْمًا: نہایت ستم گار، بہت ظلم کرنے والا، بڑا بے انصاف، نہایت بے باک، بڑا بے ترس، مبالغہ کا صیغہ ہے۔

يُنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ

نازل ہوتا ہے | آسمان سے | اور جو کچھ | اوپر چڑھتا ہے | اس میں | اور وہ | نہایت رحم والا

آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں چڑھتا ہے۔ اور وہ رحم کرنے والا

الۡغَفُوۡرُ ۲ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ

بڑا بخشنے والا ہے | اور کہتے ہیں | جو لوگ | کافر ہیں | کہ نہیں آئے گی ہم پر | قیامت | آپ کہہ دیجئے

اور بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ منکر ہیں، وہ کہتے ہیں قیامت ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دیجئے

بَلٰى وَرَبِّىۡ لَـتَاۡتِيَنَّكُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ ۚ لَا يَعۡزُبُ

کیوں نہیں! | مجھے اپنے رب کی قسم | وہ ضرور آ کے رہے گی تم پر | (جو) غیب کا جاننے والا ہے | پوشیدہ نہیں

ہاں میرے پروردگار کی قسم! جو عالم الغیب ہے قیامت تمہارے سامنے آ کر رہے گی

عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَ

اس سے | ذرہ برابر (چیز) | آسمانوں میں | اور نہ | زمین میں | اور

آسمانوں میں اور زمین میں، ذرہ برابر چیز اس (اللہ) سے اوجھل نہیں اور

لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرُ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۳ لِّيَجۡزِىَ

اور نہیں، کوئی چیز اس سے چھوٹی | اور نہ، اس سے بڑی | مگر | وہ کتاب واضح میں (درج) ہے | تاکہ جزا دے

نہ اس سے چھوٹی، اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز (ایسی) ہے جو کتابِ روشن (لوح محفوظ) میں (درج نہ) ہو۔ تاکہ ان

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ

ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | انہی کے لئے ہے | بخشش

لوگوں کو اللہ تعالیٰ جزا دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے

وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۴ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ

اور رزق | عزت کا | اور جنہوں نے | کوشش کی | ہماری آیتوں میں | (ہمیں) عاجز کرنے کو

مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کی،

اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۵ وَيَرَى الَّذِيۡنَ

انہی لوگوں کے لئے ہے | عذاب | سخت دردناک عذاب | اور دیکھتے ہیں | وہ لوگ جن کو

ان کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہوگی اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ هُوَ الۡحَقَّ

دیا گیا | علم | کہ جو (کچھ) | نازل ہوا | آپ کی طرف | آپ کے رب کی طرف سے | وہی برحق ہے

وہ جانتے ہیں کہ جو (کلام) آپ کے ربّ کی طرف سے آپ پر اُتارا گیا ہے، وہ بالکل سچا ہے

وَيَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۶ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

اور وہ دکھاتا ہے | راہ (اللہ کی) | جو غالب | حمد وثناء کے لائق ہے | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو

اور غالب اور قابل حمد و ثناء ذات (اللہ تعالیٰ) کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اور جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے مثلاً مردے اور خزانے اور بارش وغیرہ اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے جیسے نباتات اور جواہرات اور پانی وغیرہ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے جیسے بارش اور برکات وغیرہ اور جو کچھ اس میں اوپر چڑھتا ہے جیسے ملائکہ دعائیں اور روحیں وغیرہ' ان سب معاملوں کا اللہ کو علم ہے اور وہ نہایت رحم کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔

(۳) موت کے بعد دوبارہ زندہ اٹھنے کے منکر کہتے ہیں کہ نہ قیامت قائم ہوگی اور نہ دوبارہ اٹھایا جانا ہوگا' آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں بلکہ مجھے اس اللہ کی قسم! جو غیب کا جاننے والا ہے اور آسمان وزمین کا ایک ذرہ تک اس سے مخفی نہیں رہ سکتا اور اس سے چھوٹی یا بڑی ہر ایک چیز اس کے پاس لوح محفوظ میں درج ہے کہ قیامت ضرور آکر رہے گی۔

(۴) تاکہ جن لوگوں نے ایمان لاکر اچھے عمل کئے اللہ ان کو نیک بدلہ دے۔ ایسے ہی نیک بختوں کو قیامت میں بخشش اور عزت کی روزی ملے گی۔

(۵) اور جو لوگ خدا کی آیتوں کے مقابلے میں اس خیال سے کوشش کرتے رہتے ہیں کہ گویا ہم انہیں پکڑ نہ سکیں گے' آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

(۶) اور منصف مزاج علماءِ اہل کتاب مثلاً عبداللہ بن سلام وغیرہ نیز ہر دور کے منصف مزاج اہل علم اس قرآن کو اللہ کا سچا کلام اور دین حق کی طرف رہنمائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔

افعال: يَنۡزِلُ: وہ اترتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَاۡتِيَنَّكُمۡ: وہ تمہارے پاس ضرور آئے گی' مضارع بانون تاکید (واحد مونث غائب)' کُمۡ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يَعۡزُبُ: وہ چھپتا ہے' دور ہوتا ہے' پوشیدہ ہوتا ہے' وہ غائب نہیں ہے' مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ يَرٰى: وہ دیکھتے ہیں' جانتے ہیں' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ

کافر ہیں | کیا ہم بتائیں تمہیں | وہ آدمی | جو تمہیں خبر دیتا ہے | کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

کفر اختیار کیا، کہا کہ کیا ہم تمہیں اس شخص کا پتہ دیں جو یہ کہتا ہے کہ جب تم مر کر

كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

پورے طور پر | تو بیشک تم | نئی زندگی میں (آؤ گے) | کیا اُس نے باندھا | اللہ پر

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں ازسرنو پیدا کیا جائے گا۔ کیا اُس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا

كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جھوٹ | یا اسے | جنون ہے | (نہیں) بلکہ | جو لوگ | یقین نہیں کرتے | آخرت پر (وہ)

ہے یا اُسے جنون ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

عذاب میں | اور دور کی گمراہی میں (پڑے) ہیں | پس کیا انہوں نے دیکھا نہیں | اس کی طرف | جو ان کے سامنے ہے

عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی میں پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا

وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ

اور جو کچھ | ان کے پیچھے ہے | آسمان | اور زمین | اگر | ہم چاہیں | تو دھنسا دیں

جو ان کے آگے اور پیچھے پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ

ان کو | زمین میں | یا ہم گرا دیں | ان پر | ٹکڑے | آسمان سے | بیشک

میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں۔ یقیناً اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

اس میں | نشانی ہے | ہر ایک | رجوع کرنے والے بندے کے لئے | اور بیشک | ہم نے دی تھی | داؤدؑ کو

میں نشان عبرت ہے اس بندے کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور یقیناً ہم نے داؤدؑ کو

مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا

اپنی طرف سے | فضیلت | اے پہاڑو | تسبیح کرو | اس کے ساتھ | اور اے پرندو (تم بھی) | اور نرم کر دیا ہم نے

اپنے فضل سے نوازا (اور حکم دیا کہ) اے پہاڑو! اس کے ساتھ تم بھی مل کر تسبیح بیان کرو، پرندوں کو بھی حکم ہوا اور ہم

لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ

اس کے لئے لوہے کو | کہ | بنا | کشادہ زرہیں | اور اندازہ رکھ | (کڑیاں) جوڑنے میں

نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ اور (حکم دیا) کہ پوری پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے کا اندازہ مقرر کرو

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ

اور عمل کرو | اچھے | بیشک میں | اس کو | جو تم کرتے ہو | دیکھ رہا ہوں | اور سلیمان کے لئے (ہم نے تابع کیا)

اور اچھے عمل کرو۔ بیشک میں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں۔ اور ہم نے ہوا کو سلیمان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷) اور کفار قریش ایک دوسرے کو مذاق کے طور پر جان بوجھ کر انجان بن کر کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایک ایسا عجیب آدمی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نہ بتائیں جو تمہیں ایک عجیب بات بتائے گا کہ جب تم مر کر پورے طور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تمہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

(۸) تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خیال میں اللہ پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی طرف سے مجھ پر وحی کے ذریعے نازل ہوا ہے یا انہیں دیوانگی ہے کہ ایسی باتیں کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہی گمراہ ہیں۔ جس کی وجہ سے آخرت میں انہیں سخت عذاب ہوگا۔

(۹) پس کیا یہ موت کے بعد دوبارہ زندہ اٹھائے جانے سے انکار کرنے والے ہمارے آسمان اور زمین کو غور سے نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح انہیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں وہ ان سے نکل کر کہیں باہر نہیں جا سکتے اور ہمیں یہ قدرت ہے کہ اگر چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا یا ان پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا کر انہیں ہلاک کر دیں اور جو کوئی بھی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا بندہ ہے اس کے لئے بیشک ان تاریخی واقعات میں اللہ کی قدرت کا نشان موجود ہے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۱۰) اور ہمیں وہ قدرت حاصل ہے کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو نبوت عطا فرما کر اپنی قدرت سے معجزے کے طور پر پہاڑوں کو جو ایک بے جان چیز ہے اور پرندوں کو جو عقل نہیں رکھتے حکم دیا کہ عقلمند انسان کی طرح حضرت داؤدؑ کے ساتھ مل کر ذکر و تسبیح کرو اور ان کے لئے ٹھوس لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا۔

(۱۱) تاکہ وہ آسانی سے لوہے کو آگ میں گرم کئے بغیر مجاہدین کے لئے کشادہ زرہیں کڑیاں جوڑنے میں پورا اندازہ ملحوظ رکھ کر بنا سکیں اور اللہ نے حضرت داؤدؑ اور ان کے گھر والوں اور پیروی کرنے والوں کو حکم دیا کہ تم سب نیک عمل کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو ہمیں معلوم ہے۔

افعال: مُزِّقْتُمْ: تم ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جاؤ گے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ نَدُلُّكُمْ: ہم تم کو بتلائیں، ہم تم کو راہ بتاتے ہیں، مضارع جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَخْسِفْ: ہم دھنسا دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ نُسْقِطْ: ہم گرا دیں، مضارع (جمع متکلم)۔ اِعْمَلْ: تو بنا، کام کر، عمل کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَلَنَّا: ہم نے نرم کر دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَوِّبِیْ: تو رجوع ہو، تو لوٹ، امر (واحد مونث حاضر)۔ آیت میں مراد تسبیح کرنا ہے۔ قَدِّرْ: مناسب اندازہ کے ساتھ بناؤ، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُمَزَّقٍ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا، مصدر میمی بروزن اسم مفعول۔ سٰبِغٰتٍ: کشادہ زرہیں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ مُنِیْبٍ: اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ

ہواکو | اس کا صبح کا چلنا | ایک ماہ (کی مسافت تھی) | اور شام کا چلنا (بھی) | ایک ماہ (کی مسافت) | اور ہم نے بہادیا | اس کے لئے

کے تابع بنا دیا جس کی صبح کی منزل ایک ماہ کی اور شام کی منزل ایک ماہ کے سفر کے برابر تھی' ہم نے اس کے لئے پگھلے

عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

چشمہ | (پگھلے ہوئے) تانبے کا | اور جنات میں سے (بعض) | (ایسے تھے) جو کام کرتے تھے | اس کے سامنے

ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کردیا۔ اور کچھ جنات ایسے تھے جو اس کے ربّ کے حکم سے' اس کے سامنے خدمت

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ

اپنے ربّ کے حکم سے | اور جو کوئی | پھر جاتا ہے | ان میں سے | ہمارا حکم (بجالانے) سے | ہم چکھاتے تھے اس کو

کرتے تھے اور اگر ان میں سے جس نے ہمارے حکم (یعنی اطاعت سلیمانؑ) سے روگردانی اختیار کی' تو ہم

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ

عذاب بھڑکتی | آگ کا | وہ بناتے تھے | اس کے لئے | جو کچھ وہ چاہتا | محرابیں

اس کو جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے وہ (جن) ان کے لئے جو وہ چاہتے' بناتے (مثلاً) بڑی بڑی عمارتیں

وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا

اور تصویریں | اور لگن | حوض جیسے | اور دیگیں | ایک جگہ جمی ہوئیں | کرتے رہو

اور تصویریں اور تالابوں کے برابر لگن اور بڑی بڑی دیگیں جو (ایک ہی جگہ) جمی رہیں۔ اے آل داوٗدؑ

اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬ فَلَمَّا

اے آل داؤد | شکر | اور تھوڑے ہیں | میرے بندوں میں سے | شکرگزار | پھر جب

(اللہ تعالیٰ) کا شکر بجا لاؤ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔ پھر جب

قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ

حکم جاری کیا ہم نے | اس پر | موت کا | (تو) انہیں پتہ نہ دیا | اس کی موت کا | مگر گھن کے کیڑے نے

ہم نے اس پر موت کا حکم جاری کردیا تو کسی چیز نے (جنات کو) ان کی موت سے مطلع نہ کیا' مگر گھن کے کیڑے

تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا

جو کھارہا تھا | اس کے عصا کو | پھر جب | وہ گر پڑا | تو معلوم ہوا | جنوں کو | کہ اگر وہ ہوتے

(دیمک) نے جو ان کے عصا کو کھارہا تھا۔ پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب

يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ⑭ۭ

جاننے والے | غیب کو | تو نہ پڑے رہتے | عذاب میں | ذلت کے

جانتے ہوتے' تو اس ذلت والی (محنت و) مصیبت میں نہ رہتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ

بیشک | تھی | (قوم) سبا کے لئے | ان کی بستی میں | ایک نشانی | دو باغ

بیشک اہل سبا کے لئے ان کی آبادی میں (اللہ تعالیٰ کی) نشانیاں تھیں۔ جس کے دائیں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اور ایسے ہی ہم نے ہوا کو حضرت سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا کہ وہ جہاں چاہتے ہوا اُن کے تخت کو اڑائے پھرتی ۔اور صبح سے دو پہر تک ایک مہینہ کا اور دو پہر سے شام تک ایک مہینہ کا فاصلہ طے کر جاتی ۔اور اس کے علاوہ ان کے لئے ملک یمن میں پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے آپ کے سامنے معمولی مزدوروں کی طرح کام کرتے تھے اور جو جن کام سے انکار کرتا اسے آگ میں جلا دیا جاتا تھا۔ یا آخرت میں اس کے لئے آگ کا عذاب ہوگا۔

(۱۳) وہ جنات سے جو کام لینا چاہتے لے لیتے ۔آپؑ کے لئے وہ محراب دار عمارتیں مسجد یں محل اور قلعے تعمیر کرتے اور جانوروں اور پرندوں کے بت بناتے جو ان کی شریعت میں جائز ہوں گے (جبکہ اسلام میں منع ہیں) اور تانبے کے بڑے بڑے لگن حوض کے برابر اور بڑی بڑی دیگیں جو چولہوں پر چڑھی رہتی تھیں' بناتے تھے جن میں ہزاروں آدمیوں کا کھانا ایک دم پک جائے اور ہم نے حکم دیا کہ اے آل داؤد! اللہ کے ان احسانات کا شکریہ ادا کرو اور میرے بندوں میں سے شکر گزار تھوڑے ہی ہیں۔

(۱۴) اور جب ہم نے حضرت سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ کیا تو جنات کو اس وقت تک آپؑ کی موت کا حال معلوم نہ ہوا جب تک کہ دیمک نے آپ کا عصا نہ کھا لیا' جس کے سہارے آپ کا جسم موت کے بعد بھی کھڑا تھا پس جب وہ عصا ٹوٹ کر آپ کا جسم زمین پر گر گیا تو جنات کو معلوم ہوا کہ آپؑ کبھی کے وفات پا چکے تھے اور اگر جنات کو غیب کا علم ہوتا تو اتنی مدت آپؑ کی وفات کے بعد بیت المقدس کے بنانے میں مصیبت نہ اٹھاتے ۔(ف) مسجد بیت المقدس کی بنیاد حضرت داؤدؑ نے موسیٰؑ علیہ السلام کے خیمے کی جگہ پر ڈالی تھی اس کے بعد حضرت سلیمان نے دوبارہ مسجد کی تعمیر شروع کی اور جنات کو اس کام پر لگایا لیکن ابھی کام ختم نہ ہوا تھا کہ موت آ گئی اللہ نے آپؑ کی خواہش کے مطابق آپ کو گھر کی تکمیل کی یہ ترکیب بتائی کہ لکڑی کے سہارے سے کھڑے ہو جاؤ جنات سمجھے کہ آپؑ زندہ ہیں آخر جب لاٹھی گھن لگ کر گر گئی تب ان کو سخت محنت کرنے اور علم غیب نہ جاننے پر افسوس ہوا۔

افعال: اَسَلْنَا: ہم نے بہا دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ یَزِغْ: مڑ جائے گا' پھر جائے گا' عدول کرے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَبَیَّنَتِ: اس نے جانا' معلوم کیا' وہ ظاہر ہو گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ دَلَّھُمْ: اس نے ان کو خبردار کیا' ماضی (واحد مذکر غائب) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَمَاثِیْلَ: صورتیں' مورتیں' تصویریں' تِمْثَالٌ کی جمع۔ جِفَانٍ: لگن' جَفْنَةٌ کی جمع۔ جَوَابِ: تالاب' حوض' جَابِیَةٌ کی جمع۔ رَوَاحُھَا: اس کی شام کی سیر' اس کی شام کی منزل۔ اَلْقِطْرِ: پگھلا ہوا تانبا' پیتل۔ مَحَارِیْبَ: کوٹھیاں' مضبوط محل' مِحْرَابٌ واحد۔ رٰسِیٰتٍ: ایک جگہ دھری رہنے والی' چولہوں پر قائم رہنے والی' اسم فاعل (جمع مونث)۔ شُکْرًا: شکر کرنا' احسان ماننا' مصدر ہے۔ قُدُوْرٍ: ہانڈیاں' دیگیں (جمع مونث)۔ مِنْسَاَتَهٗ: اس کی لاٹھی کو' مِنْسَاَةَ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۥ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ

داٸیں اور باٸیں | کھاؤ | رزق میں سے | اپنے رب کے | اور شکر کرو | اس کا | (یہ) شہر ہے

باٸیں دو باغ (پھیلے ہوئے) تھے (اور اجازت تھی کہ) اپنے رب کا (عطا کردہ) رزق کھاؤ اور اس کا شکر بجا لاؤ (کہ رہنے کیلئے)

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

پاکیزہ | اور رب | بڑا بخشنے والا | پھر انہوں نے منہ موڑ لیا | تو ہم نے بھیج دیا | ان پر

عمدہ شہر ہے اور بخشش کرنے والا مہربان ربّ ہے۔ (مگر) انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب

سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ

سیلاب | زور کا | اور بدلے میں دیئے ہم نے ان کو | ان کے دو باغوں کے | دو (اور) باغ | جن کا میوہ تھا

بھیج دیا اور ہم نے ان کے دو (سرسبز) باغوں کے بدلے انہیں دو ایسے باغ دیئے جن میں

خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ

بدمزہ ؛ | اور جھاؤ | اور کچھ | (درخت) بیری کے | تھوڑے سے | یہ

بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور چند بیری کے درخت تھے۔ ان کو یہ صلہ

جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

سزا دی تھی ہم نے ان کو | اس لئے کہ انہوں نے ناشکری کی | اور نہیں | ہم سزا دیتے | مگر صرف | ناشکروں کو

ہم نے ان کی ناشکری کی وجہ سے دیا اور ایسی سزا ہم صرف ناشکروں کو ہی دیتے ہیں

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

اور ہم نے بنا دی تھی | ان کے درمیان | اور درمیان ان بستیوں کے | جن میں ہم نے برکت رکھی تھی | (کچھ) بستیاں

اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت دے رکھی تھی، کئی نمایاں گاؤں

ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ

ظاہر راستہ پر | اور منزلیں مقرر کر دیں ہم نے | ان میں | چلنے کی | کہ چلو | ان میں | راتوں اور

آباد کر رکھے تھے اور ہم نے ان میں آمدورفت کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ رات دن امن اور چین

اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ

دنوں کو | امن سے | پس وہ کہنے لگے | اے رب ہمارے! | دوری پیدا کر دے | ہمارے سفروں کے درمیان اور

سے چلو پھرو (اور سفر کرو)۔ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے سفروں کا درمیانی فاصلہ بڑھا دے اور

ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ

اور انہوں نے ظلم کیا | اپنی جانوں پر | تو بنا دیا ہم نے ان کو | افسانے | اور ہم نے توڑ دیا ان کو | ریزہ ریزہ کر کے

انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ سو ہم نے ان کو افسانے بنا کر رکھ دیا اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ

بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ہر صبر کرنے والے | شکر گزار کے لئے | اور بیشک | سچ کر دکھایا

بیشک اس میں ہر صابر و شاکر انسان کے لئے (عبرت کی) نشانیاں ہیں۔ اور ابلیس نے ان کے بارے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) بلاشبہ ملک یمن میں قوم سبا کے دارالحکومت شہر مأ رب کے جنوب میں سدمأ رب (جو دو پہاڑوں کے درمیان تقریباً ۱۵۰ افٹ لمبی اور ۵۰ فٹ چوڑی دیوار (بند) پانی روکنے کے لئے ۸۰۰ قبل مسیح میں انہوں نے بنائی تھی اور اس میں اوپر نیچے تین دروازے تھے جن میں پانی ایک بڑے تالاب میں گرتا تھا اور تالاب میں کئی سوراخ تھے جن میں سے پانی نکل کر نہروں میں سے بہتا ہوا باغات سیراب کرتا تھا (اور ضرورت کے وقت یہ دروازے کھولے اور بند کئے جاسکتے تھے) اس کے دائیں بائیں مشرق ومغرب میں دو وسیع باغ قدرت الٰہی کے نشان تھے اور انہیں انبیاء کی زبانی حکم ملا تھا کہ اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں ایسے پرفضا سرسبز شہر میں آباد کیا اور اللہ توبہ کرنے والے کو بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۶) سوانہوں نے انبیاء کو جھٹلا کر، ناشکری کی تو اللہ کے غضب سے بند ٹوٹ کر سخت سیلاب آیا اور باغات ومکانات اور مویشی وباشندے سب غرق ہوگئے اور ان سرسبز میوہ دار باغات کی بجائے اب ان کے لئے صرف پیلو اور جھاؤ اور جنگلی بیری کے درخت رہ گئے یعنی ویرانہ رہ گیا۔

(۱۷) یہ ہم نے ان کو ان کے کفر کی سزا دی تھی اور ناشکروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۸) اہل سبا کے لئے ان کی غرقابی سے پہلے یمن سے لے کر شام تک شاہراہ پر کئی پاس پاس گاؤں آباد تھے۔ جو ان کے تجارتی سفروں میں دوپہر اور شام کی منزلیں مقرر تھیں۔ جن میں بآسانی نہایت امن سے رات اور دن میں سفر کرسکتے تھے۔

(۱۹) اس راحت وآرام میں مست ہوکر آرزو کرنے لگے کہ اے پروردگار! چھوٹی آباد منزلوں میں ہمیں سفر کا مزہ نہیں آتا کاش ہماری منزلیں لمبی کردی جائیں اور انہوں نے ایسی آرزو کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ان کی بستیوں کی غرقابی کے بعد باقی ماندہ لوگوں کو ہم نے ہر طرف منتشر کردیا اور ان کی بربادی مشہور ہوگئی۔ لہٰذا بعد میں عرب میں کسی کی بربادی پر کہا کرتے تھے کہ **تفرقوا ایدی سبا** یعنی "وہ لوگ قوم سبا کی طرح برباد ہوگئے" واقعی ان کی تباہی میں مصیبت پر صبر کرنے والوں اور نعمت پر شکر کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔

افعال: **جَزَيْنٰهُمْ**: ہم نے ان کو بدلہ دیا، ہم نے ان کو سزا دی، ماضی (جمع متکلم) **هُمْ** ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **نُجٰزِيْ**: ہم سزا دیتے ہیں، ہم بدلہ دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ **بٰعِدْ**: تو دوری کردے، بعد پیدا کردے، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: **جَنَّتٰنِ**: دو جنتیں، دو بہشتیں، دو باغ، **جَنَّةٌ** کا تثنیہ۔ **جَنَّتَيْهِمْ**: ان کے دو باغ، **جَنَّتَيْ** مضاف **هِمْ** (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **سَيْلَ**: بہاؤ، سیلاب۔ **عَرِمِ**: تیز وتند، زوردار، سخت، صفت مشبہ۔ **يَمِيْنٍ**: دائیں سمت، اسم نکرہ۔ **اَثْلٍ**: جھاؤ کا درخت، اس کی جمع **اَثَالٌ** ہے۔ **خَمْطٍ**: کسیلا، بدمزہ، کڑوا۔ **ذَوَاتَيْ**: والیاں، صاحب، **ذَاتٌ** کا تثنیہ۔ **سِدْرٍ**: بیری کا درخت، اسم جنس۔ **سَيْرَ**: چلنا یعنی زمین پر چلنا، مصدر ہے۔ **اَلْكَفُوْرَ**: کافر، ناشکرا، صفت مشبہ۔ **لَيَالِيَ**: راتیں، **لَيْلٌ** واحد۔ **اَسْفَارِنَا**: ہمارے سفر، **اَسْفَارِ** مضاف **نَا** (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾
ان پر | شیطان نے | اپنا گمان | پس انہوں نے اس کی پیروی کی | سوائے | ایک گروہ کے | ایمان والوں میں سے
میں اپنے گمان کو صحیح پایا پس وہ سب اس کی راہ پر چل پڑے سوائے اہل ایمان کی ایک جماعت کے

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ
اور نہیں | تھا | اس کا | ان پر | کوئی غلبہ | مگر | تاکہ ہم معلوم کرلیں | کہ کون
اور ابلیس کا غلبہ ان لوگوں پر کچھ نہیں تھا مگر اس (امتحان کے لئے) کہ ہم

يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ
یقین کرتا ہے | آخرت پر | (الگ) اس سے | جو | اس کی نسبت | شک میں ہے | اور آپ کا رب
ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ان لوگوں سے (الگ کرکے) ظاہر کردیں جو اس میں شک کرتے ہیں اور

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
ہر چیز پر | نگران ہے | کہہ دیجئے | پکارو | ان کو جنہیں | تم گمان کرتے ہو
تیرا رب ہر چیز کا نگران ہے۔ آپ کہہ دیجئے، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
اللہ کے سوا (معبود) | وہ مالک نہیں | ایک ذرہ برابر کے | آسمانوں میں | اور نہ
ہو ان کو پکار دیکھو وہ تو آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ بھر اختیار نہیں

فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ
زمین میں | اور نہیں ہے ان کی | ان دونوں میں | کوئی شرکت | اور نہیں ہے اللہ کا | ان میں
رکھتے اور نہ اُن کا ان میں کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (معاون و)

مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ
کوئی مددگار | اور نفع نہ دے گی | سفارش | اللہ کے پاس | مگر | اسی کو | جس کے لئے وہ اجازت دے گا
مددگار ہے۔ اور اس کے پاس (کسی کی) سفارش کوئی کام نہ دے گی، اس کو جس کیلئے اس نے خود (شفیع کو) اجازت دی ہو

حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ
یہاں تک کہ | جب (گھبراہٹ) دور کردی جائے | ان کے دلوں سے | (تو) کہتے ہیں | کہ کیا | فرمایا | تمہارے رب نے
یہاں تک کہ ان (مقرب شفاعت کرنے والوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جائے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب

قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ
وہ کہتے ہیں | حق (بات) | اور وہی ہے | عالیشان | سب سے بڑا | کہہ دیجئے | کون | رزق دیتا ہے تمہیں
نے کیا حکم دیا ہے وہ کہتے ہیں، حق بات کا اور وہ بہت بلند اور سب سے بڑا ہے۔ آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین سے کون

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
آسمانوں سے | اور زمین (سے) | کہہ دیجئے اللہ (ہی) ہے | اور بیشک ہم | یا تم | ہدایت پر ہیں
تمہیں روزی دیتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ! اور بیشک ہم یا تم، یا تو راہ راست پر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) اور واقعی شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کے وقت اور مہلت ملنے پر' جو گمان ظاہر کیا تھا کہ نافرمان لوگ میری پیروی کریں گے سو اس نے بنی آدم اپنا پر وہ گمان سچ کر دکھایا' اور گنتی کے چند ایمانداروں کے سوا سب نے اس کی پیروی کی۔

(۲۱) اور شیطان کو تو یہ قدرت نہ تھی کہ ان کو زبردستی گمراہ کر دیتا مگر ہم نے ہی ان کو مہلت دی کہ آخرت پر یقین کرنے والا اور اس میں شک کرنے والا دونوں جدا جدا ہو جائیں' بیشک ہر چیز اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ہے۔

(۲۲) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو انہیں مدد کے لئے پکارو کہ مصیبت سے تمہیں نجات دلائیں یہ بُت تو آسمان اور زمین میں ذرہ برابر بھی نفع اور نقصان کے مالک نہیں اور نہ ان کو ان دونوں کے بنانے میں کوئی شراکت حاصل ہے اور نہ ان معبودوں میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

(۲۳) اور اللہ کے ہاں آخرت میں سفارش اسی کو نفع دے گی جس کے حق میں کسی نبی یا ولی کو سفارش کرنے کی اللہ خود اجازت دے گا اس کی بارگاہ میں تو فرشتوں تک کا یہ حال ہے کہ جب انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں اور جب گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ نے کیا حکم فرمایا؟ تو مقرب فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ''جو فرمایا' حق فرمایا'' اور وہی اللہ عالی شان سب سے بڑا ہے۔

افعال: فُزِّعَ: (دلوں سے) خوف دور کر دیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظَنَّهٗ: اس کی اٹکل' اس کا گمان' اس کا اندیشہ' ظَنَّ مضاف' هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ظَهِيْر: یاور' پشتیبان' مددگار' بمعنی فاعل صفت کا صیغہ ہے۔

أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُل لَّا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا

یا | کھلی گمراہی میں | کہہ دیجئے | تم سے نہ پوچھا جائے گا | اس کی نسبت | جو ہم نے جرم کیا

اور یا کھلی گمراہی میں ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ہمارے گناہوں کی نسبت تم سے سوال نہ ہوگا

وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا

اور نہ ہم سے پوچھا جائے گا | اس کے بارے میں | جو تم کرتے ہو | کہہ دیجئے | جمع کردے گا | ہمیں | ہمارا رب

اور تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے نہ پوچھا جائے گا کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا

ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ

پھر فیصلہ کردے گا | ہمارے درمیان | انصاف سے | اور وہ | بڑا فیصلہ کرنے والا | جاننے والا ہے | آپ کہہ دیجئے

اور پھر حق و انصاف کے ساتھ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا اور جاننے والا ہے کہہ دیجئے

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُم بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ

دکھاؤ مجھے | جن کو | تم نے ملا دیا | اس کے ساتھ شریک (ٹھہرا کر) | ہرگز نہیں | بلکہ | وہی ہے | اللہ

مجھے دکھاؤ تو سہی کہ وہ کون ہیں جن کو تم نے شریک بنا کر (اللہ سے) ملا دیا ہے ہرگز (اس کا کوئی شریک) نہیں! بلکہ صرف وہی

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا

بڑا غالب | حکمت والا | اور نہیں | بھیجا ہم نے آپ کو | مگر | تمام انسانوں کی طرف | خوشخبری دینے والا

غالب اور حکمت والا ہے۔ اور (اے نبیؐ!) ہم نے آپؐ کو تمام لوگوں کے لئے (جنت کی) بشارت سنانے اور (عذاب سے)

وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ

اور ڈرانے والا | اور لیکن | اکثر | لوگ | نہیں جانتے | اور وہ کہتے ہیں کہ | کب (پورا ہوگا)

ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ (قیامت برپا کرنے کا)

هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ

یہ | وعدہ | اگر تم ہو | سچے | کہہ دیجئے | تمہارے لئے | وعدہ ہے | اس دن کا

وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم اپنے وعدہ میں سچے ہو۔ کہہ دیجئے کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

کہ تم پیچھے نہ رہ سکو گے | اس سے | ایک گھڑی | اور نہ | آگے بڑھ سکو گے | اور کہتے ہیں | جو لوگ

جس سے تم نہ پل بھر پیچھے رہ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافروں نے کہا

كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

کافر ہیں | کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے | اس قرآن پر | اور نہ | اس (کتاب) پر | جو اس سے پہلے (موجود) ہے

کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ

اور کاش! | آپ دیکھتے | جب وہ ظالم | کھڑے کئے جائیں گے | اپنے رب کے سامنے | ڈالے گا

کاش! آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں ان کے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ ایک

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) مشرکین سے پوچھئے کہ تم کو آسمان سے بارش برسا کر اور زمین سے نباتات' غلہ اور پھل پیدا کر کے کون روزی دیتا ہے؟ وہ تو کیا جواب دیں گے آپ خود ہی فرما دیجئے کہ اللہ ہی دیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم دونوں فریقوں (مسلمان و مشرکین) میں سے ایک ضرور ہدایت پر ہے اور دوسرا صریح گمراہی میں' (یہ نرم انداز بیان' مشرکین کو غور و فکر پر آمادہ کرنے کے لئے ہے)۔

(۲۵) کہہ دیجئے کہ اگر ہمارا کوئی جرم ہے تو اس کے ہم ذمہ دار ہیں تم سے کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے تم ذمہ دار ہو اس کی نسبت ہم سے کوئی پوچھ نہ ہوگی۔

(۲۶) ہم سب کو قیامت کے روز اللہ' اپنے حضور میں جمع کر کے ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر؟ اور وہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۲۷) کہہ دیجئے کہ جن کو تم نے اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک ٹھہرالیا ہے وہ مجھے بھی تو دکھاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ معبود برحق وہی اللہ ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

(۲۸) اور ہم نے تو آپ کو تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے خوشخبری اور ڈر سنانے والا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ آپ کی اس بزرگانہ شان کو نہیں جانتے اور اپنی جہالت سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۲۹) وہ مشرکین مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو کہ مشرکین اور جھٹلانے والوں کو عذاب دیا جائے گا تو بتاؤ وہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

(۳۰) کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے عذاب کا وعدہ' جس روز پورا ہوگا' تو اس سے تم لمحہ بھر آگے پیچھے نہ ہوسکو گے۔

افعال: اَجْرَمْنَا: ہم نے جرم کیا' ہم نے گناہ کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ اَلْحَقْتُمْ: تم نے ملایا' تم نے الحاق کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔
تَسْتَأْخِرُوْنَ: تم دیر کرتے ہو' تم دیر کرو گے' تم پیچھے رہتے ہو' رہو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَسْتَقْدِمُوْنَ: تم آگے بڑھتے ہو' تم آگے بڑھو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْفَتَّاحُ: بہت بڑا فیصلہ کرنے والا' صیغہ مبالغہ۔

بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

ایک ان میں سے | دوسرے پر | بات (الزام) | کہہ رہے ہوں گے | جو لوگ | دبائے گئے تھے | ان لوگوں سے

دوسرے پر الزام ڈالیں گے وہ لوگ جو دبائے گئے تھے اپنے بڑوں سے

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

جو بڑے بنتے تھے | کہ اگر تم نہ ہوتے | تو ہم ضرور ہوتے | ایمان لانے والے | کہیں گے | وہ لوگ | جو بڑے بنتے تھے

کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ (اور وہ) متکبر لوگ ان ضعیف لوگوں سے

لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم

اُن سے (جو) | کمزور دبائے گئے | کیا ہم نے | روکا تھا تم کو | ہدایت سے | اس کے بعد | جب وہ آ چکی تمہارے پاس؟

پوچھیں گے۔ کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا، جب وہ تمہارے پاس آ چکی تھی؟

بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

بلکہ | تم خود ہی مجرم تھے | اور کہیں گے | جو لوگ | کمزور سمجھے جاتے تھے | ان سے | جو متکبر تھے

بلکہ تم خود ہی قصوروار ہو۔ اور ضعیف لوگ، بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ

بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ

(نہیں) بلکہ | (تمہاری) چالبازی | رات | اور دن کی | جب | تم ہمیں حکم دیتے تھے | کہ ہم انکار کر دیں | اللہ کا

نہیں! بلکہ یہ تمہاری دن رات کی سازشوں کا نتیجہ ہے جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے انکار کر دیں

وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ

اور ہم ٹھہرائیں | اس کے لئے | شریک | اور وہ چھپائیں گے | شرمندگی | جب | وہ دیکھیں گے | عذاب کو

اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور وہ لوگ عذاب کو دیکھ کر اپنی ندامت و پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کریں گے

وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ

اور ڈال دیں گے ہم | طوق | گردنوں میں | ان کی | جو کافر ہیں | نہیں | بدلہ دیا جائے گا انہیں

اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا۔ ان کو انہی اعمال کی سزا ملے گی

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ

مگر | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے | اور نہیں بھیجا ہم نے | کسی بستی میں | کوئی ڈرانے والا

جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور کوئی گاؤں (یا آبادی ایسی) نہیں جہاں ہم نے کوئی رسول بھیجا ہو

إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾

مگر | کہا | اس کے خوشحال لوگوں نے | بیشک ہم تو اس بات کے | جو تم دے کر بھیجے گئے ہو | منکر ہیں

اور وہاں کے (سرکش) دولتمندوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾

اور وہ کہنے لگے | کہ ہم | زیادہ ہیں | مال | اور اولاد میں | اور ہمیں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا

اور انہوں نے یہ بھی کہا، ہم مال و دولت اور اولاد کے لحاظ سے تم سے بہت بڑھ کر ہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۱) وہ مشرکین آپؐ سے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن کو مانیں نہ پہلی کتابوں کو۔ اور کاش! آپ وہ خوفناک منظر دیکھتے جبکہ قیامت کے روز وہ ظالم جواب دینے کے لئے اپنے رب کے سامنے لاکر حاضر کئے جائیں گے اور ایک دوسرے کی تردید کریں گے کمزور لوگ اپنے مغرور سرغنوں سے کہیں گے کہ اگر تم لوگ نہ ہوتے تو ہم دنیا میں ایماندار ہوتے۔

(۳۲) اور متکبر سرغنے ان کمزور پیروی کرنے والوں کو جواب دیں گے کہ جب اللہ کا رسول تمہارے پاس دین حق لے کر آیا تھا تو کیا ہم نے تمہیں زبردستی اس پر ایمان لانے سے روکا تھا؟ نہیں بلکہ تم خود اپنی مرضی سے اس کے منکر ہوئے تھے۔

(۳۳) پھر وہ کمزور لوگ مغرور سرداروں سے کہیں گے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو کہ تم نے ہمیں شرک و انکار حق پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ تمہاری رات دن کی چالبازی نے ہمیں مجبور کیا تھا جب کہ تم ہمیں اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے کا حکم دیتے تھے اور جب وہ مشرک ہمارا عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں افسوس کریں گے اور ہم ان سب کی گردنوں میں دوزخ کی آگ کے طوق ڈال دیں گے اور یہ جو کچھ بھی انہیں عذاب دیا جائے گا یہ ان کے برے اعمال کا بدلہ ہوگا۔

(۳۴) اور آج تک جس بستی میں بھی ہم نے کوئی رسول بھیجا اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو دین تم لے کر آئے ہو ہم تو اس کو ماننے والے نہیں۔

(۳۵) اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم تو مال و اولاد میں بھی تم سے بڑھ کر ہیں اللہ اگر ہمارے عقائد و اعمال سے راضی نہ ہوتا تو ایسی بڑی نعمتیں ہمیں کیوں دیتا اور جب اس نے دنیا میں ہمیں اس طرح مال و اولاد سے عزت بخشی ہے تو آخرت میں ہمیں کب عذاب دینے لگا۔

افعال: صَدَدْنٰكُمْ: ہم نے تم کو روک رکھا، ماضی (جمع متکلم)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَكْفُرَ: کہ ہم انکار کریں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مَوْقُوْفُوْنَ: کھڑے کئے گئے، ٹھہرائے گئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُتْرَفُوْا: امیر، خوشحال، فارغ البال، عیش پرست لوگ، اسم مفعول (جمع مذکر)۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب (ہی) | کشادہ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | چاہے | اور تنگ کردیتا ہے

کہہ دیجئے' میرا رب جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کردیتا ہے۔

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ

اور لیکن | اکثر لوگ | نہیں جانتے | اور نہیں تمہارے مال | اور | نہ تمہاری اولاد

لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔ اور تمہاری دولت اور تمہاری اولاد

بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

(ایسے) کہ وہ | تمہیں نزدیک کردیں | ہمارے ہاں | قربت میں | مگر | جو | ایمان لایا | اور اس نے عمل نیک کئے

ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ تمہیں ہمارا مقرب بنادیں البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ

پس وہی لوگ ہیں | جن کے لئے | بدلہ ہے | دوگنا | ان کا جو | انہوں نے کیا اور | وہی ہوں گے

ان کو ان کے اعمال کا دُگنا صلہ ملے گا اور وہ (جنت کے)

فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

بالا خانوں میں | امن کے ساتھ | اور جو لوگ | کوشش کرتے ہیں | ہماری آیتوں (کے معاملے) میں

بالاخانوں میں' امن و امان سے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

ہمیں عاجز کرنے کی | وہی لوگ | عذاب میں | حاضر کئے جائیں گے | آپ کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب (ہی)

کرتے ہیں اُن کو عذاب میں حاضر کیا جائے گا۔ کہہ دیجئے کہ میرا رب اپنے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ

کشادہ کردیتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | اور تنگ کرتا ہے | اس کے لئے | اور جو

بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کردیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے اور جو کچھ

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾

تم خرچ کرتے ہو | کوئی چیز | تو وہ | اس کا بدلہ دے گا | اور وہ | سب سے بہتر | روزی دینے والا ہے

تم (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو' وہ اس کا بدلہ دیتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ

اور جس دن | وہ جمع کرے گا | ان سب کو | پھر | فرمائے گا | فرشتوں سے | کیا یہی ہیں

اور وہ دن (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے سوال کرے گا کیا یہی وہ

اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا

(جو) تمہاری | عبادت کیا کرتے تھے | وہ کہیں گے | تو پاک ہے | تو | ہمارا دوست ہے

لوگ ہیں' جو تمہاری پوجا کرتے تھے؟ (فرشتے) کہیں گے کہ اے اللہ! تو پاک ہے' تو ہمارا دوست اور کارساز ہے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۶) کہہ دیجئے کہ میرا رب تو دنیا میں جس کی چاہے روزی فراخ کرتا اور جس کی چاہے کم کر دیتا ہے اس میں گنہ گار اور نیکو کار کا فرق نہیں البتہ آخرت کا بدلہ تو وہ اپنے خاص فرمانبردار بندوں ہی کو عطا کرے گا۔ لیکن اکثر کم عقل لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۳۷) اور اللہ کی قربت، نہ تو مال سے حاصل ہو سکتی ہے نہ اولاد سے ہاں اسی کو نصیب ہوگی جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتا رہا پس ایسے صالح مومنین کو ان کے اعمال کا دگنا اجر ملے گا اور وہی لوگ جنت میں بڑے آرام و اطمینان سے بالا خانوں میں رہیں گے۔

(۳۸) اور جو مشرکین و جھٹلانے والے ہماری آیتوں کو رد کرنے میں ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ بھاگ کر ہماری پکڑ سے نکل جائیں گے وہی لوگ دوزخ کے عذاب میں حاضر کرکے دھکیل دیئے جائیں گے۔

(۳۹) کہہ دیجئے کہ بندوں کی روزی کی فراخی اور تنگی تو صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے روزی نہ تو کنجوسی سے زیادہ ہوتی ہے اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور جو کچھ تم صحیح غرض میں خرچ کرتے ہو خدا اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۴۰) اور جس دن قیامت میں اللہ ان کفار کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اپنے دربار میں جمع کرکے فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا یہی لوگ دنیا میں تمہاری عبادت کرتے تھے؟

افعال: اَنْفَقْتُمْ: تم نے خرچ کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُخْلِفُهٗ: وہ اس کو (اچھا) بدل دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: زُلْفٰی: درجہ، مرتبہ، مصدر ہے۔ الْغُرُفَاتِ: اونچے مکان، منازل عالیہ، الْغُرْفَةُ واحد۔

مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ان کی بجائے | بلکہ | وہ تو عبادت کرتے تھے | جنوں کی | اکثر ان میں سے

نہ کہ یہ۔ بلکہ وہ تو جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ (اور نام ہمارا لیتے تھے) ان میں سے اکثر ان

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا

ان پر ایمان رکھتے تھے | پس آج | مالک نہیں | کوئی تم میں سے | دوسرے کے لئے | کسی نفع کا

(جنوں) پر ایمان رکھتے تھے۔ سو آج کے دن کوئی تم میں سے ایک دوسرے کو نہ نفع پہنچا سکے گا اور نہ نقصان

وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

اور نہ کسی نقصان کا | اور ہم کہیں گے | ان سے | جنہوں نے ظلم کیا | کہ چکھو | عذاب | دوزخ کا

اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

جس کو تم | جھٹلایا کرتے تھے | اور جب | پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں | واضح

کو تم جھٹلاتے رہتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا

تو وہ کہتے ہیں | کہ نہیں یہ (کچھ اور) | مگر | ایک آدمی | جو چاہتا ہے | کہ روک دے تم کو | ان سے

تو وہ کہتے ہیں کہ یہ (رسول تو) ایک ایسا شخص ہے جو تمہیں ان بتوں سے روکنا چاہتا ہے جن کو تمہارے

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

جن کو پوجتے تھے | تمہارے باپ دادا | اور وہ کہتے ہیں | کہ نہیں یہ (قرآن) | مگر جھوٹ | گھڑا ہوا

باپ دادا پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ (کلام) تو بنایا ہوا جھوٹ ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

اور کہتے ہیں | جو کافر ہیں | حق کو | جب | وہ آیا ان کے پاس | کہ نہیں ہے یہ (قرآن) | مگر

اور جب کافروں کے پاس حق آ پہنچا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ

جادو | کھلا | اور نہیں دی ہم نے ان کو | کوئی کتاب | کہ وہ اسے پڑھتے ہوں | اور نہیں بھیجا ہم نے

جادو ہے اور (حالانکہ) ہم نے نہ اُن کو کوئی کتابیں دے رکھی تھیں جن کو وہ پڑھتے ہوں اور نہ ہم نے ان کی

اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ

ان کی طرف | آپ سے پہلے | کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) | اور جھٹلایا | ان لوگوں نے (جو) | ان سے پہلے تھے

جانب آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ

اور یہ لوگ نہیں پہنچے | دسویں حصے کو | اس کے جو | ہم نے دے رکھا تھا ان کو | پس انہوں نے جھٹلایا | ہمارے رسولوں کو

حالانکہ یہ اس کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچے جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا تھا اور جب انہوں نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) تو وہ عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! تیری ذات اس سے پاک ہے کہ کسی کو تیرا شریک ٹھہرایا جائے ہمارا تو تُو ہی دوست ہے ان مشرکین سے ہمیں کیا تعلق جو ہم ان کے شرک سے راضی ہوتے۔ دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنات کی عبادت کرتے تھے کیونکہ اکثر مشرکین انہی پر ایمان رکھتے ہیں اوران کے بہکانے سے غیر اللہ کو پوجتے ہیں۔

(۴۲) اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کوئی کسی دوسرے کو سفارش یا شکایت وغیرہ سے نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر اللہ ان ظالم مشرکین وکفار سے فرمائے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے۔

(۴۳) اور جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں تو وہ آپس میں کہتے ہیں کہ محمدؐ تو (نعوذ باللہ) ایک معمولی آدمی ہے جو تمہیں ان معبودوں کی عبادت سے روکنا چاہتا ہے۔ جن کی تمہارے باپ دادے عبادت کرتے تھے اور نیز کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو جھوٹی خود سے لکھی گئی کتاب ہے اور جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔

(۴۴) اوران اہل مکہ کی طرف' ایک لمبے عرصے سے نہ تو کوئی آسمانی کتاب ہی آئی اور نہ آپؐ سے پہلے کوئی خدا کے عذاب سے ڈرانے والا رسول ہی آیا۔ پھر یہ کیسے' بغیر کسی دلیل یا سابق علم کے آپ کی تکذیب کررہے ہیں؟

افعال: یَدْرُسُوْنَهَا: ان کو پڑھتے پڑھاتے ہوں' مضارع (جمع مذکر غائب)' هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا

تو کیسا ہوا میرا عذاب | کہہ دیجئے | میں نصیحت کرتا ہوں تمہیں | صرف ایک بات کی | کہ | تم کھڑے ہوجاؤ

ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو دیکھو میں نے ان کو کیونکر سزا دی۔ کہہ دیجئے' میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو اور اکیلے

لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ

اللہ کے لئے | دو دو | اور ایک ایک | پھر تم غور کرو | کہ نہیں تمہارے اس ساتھی کو | کوئی جنون

اکیلے ہوکر اللہ تعالیٰ کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور پھر سوچو اور دیکھو کہ تمہارے ساتھی (رسولؐ) کو کوئی جنون نہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ

نہیں ہے وہ (کچھ اور) | مگر ایک ڈرانے والے | تمہارے لئے | پہلے | ایک سخت عذاب سے | آپؐ کہہ دیجئے

وہ تو تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔ کہہ دیجئے

مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

جو | مانگا ہو میں نے تم سے | کوئی اجر | تو وہ | تمہارے لئے ہے | نہیں | میرا اجر | مگر صرف

میں نے اگر تم سے کوئی معاوضہ طلب کیا ہو تو وہ تم ہی لے لو' میرا اجر تو اللہ تعالیٰ

عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

اللہ کے ذمے | اور وہ | ہر چیز پر | گواہ ہے | کہہ دیجئے | بیشک | میرا رب

کے ذمہ ہے اور وہ خود ہر چیز کا گواہ ہے۔ کہہ دیجئے کہ بیشک میرا رب

يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ

اوپر سے ڈالتا ہے | دین حق | وہ بڑا جاننے والا ہے | سب چھپی باتوں کو | کہہ دیجئے کہ آ گیا | حق اور

حق قوت کے ساتھ نازل کرتا ہے' وہ پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ کہہ دیجئے کہ حق آ پہنچا اور

مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ

نہ پہلی بار پیدا کرتا ہے | جھوٹا (معبود) | اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا | کہہ دیجئے | اگر میں غلط راستہ پر ہوں

باطل نہ اب کچھ کرسکتا ہے اور نہ آئندہ کرسکے گا۔ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہوں

فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ

تو میری غلطی (کا وبال) | مجھ ہی پر ہوگا | اور اگر | میں ہدایت پر ہوں | تو اس لئے کہ | وحی کرتا ہے | میری طرف

تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا اور اگر میں نے راہِ ہدایت پائی' تو وہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو میرے

رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا

میرا رب | بیشک وہ | سننے والا | (اور) قریب ہے | اور کاش | آپ دیکھیں | جب وہ گھبرائیں گے

رب نے میری طرف بھیجی ہے' وہ سننے والا اور نزدیک ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں جب یہ کفار گھبراہٹ میں

فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ ۙ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا

تو بچ نہ سکیں گے | اور پکڑے جائیں گے | قریب کی جگہ سے | اور وہ کہیں گے | ہم ایمان لے آئے ہیں

پڑے ہوں گے' پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) اور جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں مثلاً قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ اور دنیا میں جو طاقت ہم نے انہیں دے رکھی تھی یہ اہل مکہ تو ابھی تک اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے پس انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو انہیں بری طرح ہلاک و برباد کیا گیا۔ پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔ ان اہل مکہ کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

(۴۶) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم خلوص کے ساتھ اللہ کے لئے، ایک ایک یا دو دو کر کے اٹھ کھڑے ہو اور میرے متعلق خوب غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مجھے کوئی دیوانگی نہیں میں تو ہمدردانہ طور پر قیامت کا عذاب آنے سے پہلے تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔

(۴۷) کہہ دیجئے کہ میں تو دین کی اس تبلیغ پر تم سے کوئی دنیاوی معاوضہ یا بدلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو اللہ کے ذمے ہے اور وہی ہر چیز پر گواہ ہے۔

(۴۸) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جو سب چھپی باتوں کو خوب جانتا ہے وہی میرے دل پر وحی کے ذریعہ دین حق نازل کرتا ہے۔

(۴۹) کہہ دیجئے کہ دین حق (خالص توحید الٰہی) آ گیا ہے اور جھوٹا دین (شرک) مٹ گیا اور جو بھی جھوٹا معبود ہے اس نے نہ کچھ پہلی بار پیدا کیا اور نہ دوبارہ زندہ کر سکے گا۔

(۵۰) کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر گمراہ ہو گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں غلط راستہ پر ہوں تو اس کی مصیبت مجھ ہی پر پڑے گی اور اگر سیدھے راستے (دین حق) پر ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ کی وحی کے مطابق چل رہا ہوں بیشک وہ سب کچھ سنتا اور ہم سے قریب ہے۔

(۵۱) کاش! آپ وہ ہولناک منظر دیکھیں جبکہ وہ کفار قبروں سے اٹھتے وقت گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کہیں بھاگ کر نجات نہ پا سکیں گے اور قریب ہی سے پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔

افعال: اَعِظُکُمْ: میں تم کو نصیحت کرتا ہوں، مضارع (واحد متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَتَفَکَّرُوْا: تم فکر کرو، تم غور کرو، تم سوچو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَقْذِفُ: وہ القاء کرتا ہے، وہ پھینکتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَضِلُّ: میں بہکوں گا، مضارع (واحد متکلم)۔ اِھْتَدَیْتُ: میں نے سیدھا راستہ پایا، میں نے ہدایت اختیار کی، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: مِعْشَارَ: دسواں حصہ، اسم ہے۔ فَوْتَ: آگے بڑھ جانا، گرفت سے باہر ہو جانا، رسائی سے نکل جانا، اسم فعل۔

بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۲ۚۖ وَّ

اس پر | اور کہاں (ممکن ہے) | ان کے لئے | حاصل کرنا (ایمان کا) | اتنی دور جگہ سے | حالانکہ

(دین حق) پر ایمان لے آئے ہیں' اور وہ کس طرح لپک کر اتنی دور سے ایمان کو پکڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ

قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ

وہ انکار کر چکے | اس کا | اس سے پہلے (دنیا میں) | اور وہ پھینکتے رہے (خیالی تیر) | دیکھے بغیر

انہوں نے پہلے (دنیا میں) تو اس سے انکار کردیا تھا۔ اور وہ دور سے بغیر دیکھے خیالی تیر

مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

دور جگہ سے | اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی | ان کے درمیان | اور ان کی خواہشوں کے درمیان

چلاتے تھے اور ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴ۧ

جیسا کہ کیا گیا | ان جیسے لوگوں کے ساتھ | اس سے پہلے | بیشک وہ (بھی) | تھے | شک میں پڑے ہوئے | الجھن میں

جیسا کہ ان سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا۔ اور وہ بھی ان کی طرح کھلے شک میں پڑے تھے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۗىِٕكَةِ

سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | بنانے والا ہے | فرشتوں کو

تمام حمد و ثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنانے

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ

رسول | پروں والے | دو دو | تین تین | اور چار چار | زیادہ کردیتا ہے | پیدائش میں

والا ہے' جن کے دو دو' تین تین اور چار چار پر ہیں وہ جو چاہے تخلیق میں بڑھاتا

مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ

جو وہ چاہے | بیشک اللہ | ہر ایک چیز پر | قادر ہے | جو کھول دے | اللہ

ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ

لوگوں کے لئے | اپنی رحمت میں سے | تو کوئی روکنے والا نہیں | اس کو | اور جو وہ بند کردے | تو کوئی بھیجنے والا نہیں

جو رحمت کھول دے تو اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ روک دے اسے جاری کرنے والا

لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اس کو | اس کے بعد | اور وہ | بڑا غالب | حکمت والا ہے | اے لوگو!

اس کے بعد کوئی نہیں اور وہ غالب' حکمت والا ہے۔ اے لوگو!

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۵۲) اور عذاب الٰہی دیکھ کر کہیں گے کہ ہم اللہ و رسولؐ پر ایمان لائے اور آخرت سے دنیا تک کے اتنے دور کے فاصلہ سے اب وہ ایمان انہیں کہاں مل سکتا ہے جو دنیا میں ملنے کی چیز تھی۔

(۵۳) حالانکہ وہ دنیا میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا انکار کر چکے اور دور ہی سے بغیر دیکھے اندازے لگاتے رہے کہ آنحضرت جادوگر یا شاعر یا کاہن ہیں اور حشر و نشر و عذاب آخرت کچھ نہیں۔

(۵۴) اور اس وقت ان کے اور ان کی آرزوؤں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی اور ان سے بالکل ویسا ہی سختی کا سلوک کیا جائے گا جیسا کہ اس قسم کے پہلے کافروں مشرک لوگوں سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ بھی رسولوں اور موت کے بعد قبروں سے زندہ اٹھائے جانے اور عذابِ آخرت کی نسبت شک میں پڑے ہوئے تھے۔

سورۂ فاطر

چونکہ یہ سورت اللہ کی صفت **فاطر السمٰوات والارض** کے الفاظ سے شروع کی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے زمین و آسمان پیدا کئے اور فرشتوں کو دو دو تین تین چار چار پر عطا کر کے مخلوق کی طرف اپنا پیغام رساں بنا دیا وہ کسی مخلوق کی پیدائش میں جو صفات چاہے زیادہ کر دے اس کو سب قدرت حاصل ہے۔

(۲) اللہ اپنے بندوں پر اگر اپنی رحمت (مثلاً بارش و رزق و صحت یا نبوت وغیرہ) کا دروازہ کھول دے تو کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ اس کو بند کر دے تو کوئی اس دروازہ کو کھولنے والا نہیں، اور وہی ہے بڑا غالب، حکمت والا۔

افعال: حِيْلَ: حائل کر دیا گیا، جدائی ڈال دی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ فُعِلَ: اسے کیا گیا یعنی ان کو عذاب دیا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يَقْذِفُوْنَ: وہ (گمان کے) تیر چلاتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَفْتَحِ: وہ کھولتا ہے، کشائش کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَنَاوُشُ: لینا، مصدر ہے۔ اَشْيَاعِهِمْ: ان کے طریقے والے، ان کے ساتھی، اَشْيَاعِ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ اَجْنِحَةٍ: پر، بازو، واحد ہے۔ مُمْسِكَ: روکنے والا، بند کرنے والا، منع کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُرْسِلَ: بھیجنے والا، چھڑا دینے والا، بندش کو دور کر دینے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ

یاد کرو | احسان | اللہ کا | اپنے اوپر | کیا | کوئی (اور) پیدا کرنے والا ہے | سوائے

اللہ تعالیٰ کے احسانات جو تم پر ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا خالق

اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ

اللہ کے | جو روزی دیتا ہے تمہیں | آسمان سے | اور زمین سے | کوئی اور معبود نہیں

ہے، جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی پہنچائے۔ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

سوائے اس کے | تو کہاں | الٹے جا رہے ہو | اور | اگر وہ جھٹلائیں آپ کو | تو بیشک جھٹلائے گئے

معبود نہیں، پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

کئی رسول | آپ سے پہلے (بھی) | اور اللہ کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | سب کام | اے لوگو!

کو جھٹلایا گیا ہے اور بالآخر تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ اے لوگو!

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وقفة

بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | پس نہ دھوکے میں ڈالے تمہیں | زندگی | دنیا کی

بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالنے پائے۔

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ

اور دھوکہ نہ دے تمہیں | اللہ کے بارے میں | دھوکہ باز | بیشک | شیطان تو | تمہارا | دشمن ہے

اور نہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں (فریب دینے والا شیطان) تمہیں فریب میں رکھے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔

فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ

پس اسے سمجھو تم بھی | دشمن ہی | وہ تو بلاتا ہے | اپنی جماعت کو | تاکہ وہ ہو جائیں | ساتھی

سو تم بھی اُسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ جہنمی بن

السَّعِيْرِ ۝۶ۭ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ

دوزخ کے | جن لوگوں نے | کفر کیا | ان کے لئے ہے | عذاب | سخت | اور جو لوگ

جائیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا، ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع اَفَمَنْ

ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے اچھے | ان کے لئے ہے | بخشش | اور اجر | بہت بڑا | پس کیا وہ شخص

ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے، ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔ تو کیا جس شخص کے

زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

جس کے لئے آراستہ کیا گیا | اس کا برا عمل | تو وہ دیکھتا ہے اسے | اچھا | پس بیشک | اللہ | گمراہ کرتا ہے | جس کو

برے اعمال اُسے خوبصورت کر کے دکھائے گئے ہوں اور وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے (وہ نیک لوگوں کے برابر ہو سکتا ہے؟) اللہ جسے چاہے گمراہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) لوگو! تم پر اللہ کے جو احسان ہیں کہ تمہیں پیدا کر کے ہر چیز کو تمہارے تابع کر دیا اور تمہاری ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے گئے اور ان پر کتابیں نازل کیں۔ انہیں یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ایسا خالق ہے جو تمہیں آسمان سے بارش کے ذریعہ زمین سے نباتات اور غلے و میوہ جات پیدا کر کے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس شیطان کے بہکانے سے تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو کہ اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک ٹھہراتے ہو۔

(۴) اگر مشرکین آپ کو جھٹلائیں تو کوئی عجیب بات نہیں آپ ؐ سے پہلے بھی کئی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے تمام معاملوں کا آخری فیصلہ اللہ ہی کرے گا وہ ان کی تکذیب کی انہیں پوری سزا دے گا۔

(۵) لوگو! اللہ کا قیامت کا وعدہ بالکل سچا ہے دنیا کی چند روزہ زندگی پر مغرور ہو کر آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے لئے کچھ سامان مہیا کرنے سے غفلت نہ کرو اور شیطان دھوکہ باز کے اس دھوکہ میں نہ آؤ کہ اللہ کو تمہاری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ تمہیں دنیا میں ایمان و عمل کی مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(۶) واقعی شیطان تو تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھو اس کی کوئی بات نہ مانو صرف اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو شیطان تو اپنے دوستوں کو دوزخ ہی کی طرف بلاتا ہے۔

(۷) جو لوگ دین حق سے انکار کرتے ہیں قیامت میں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے خدا کی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

افعال: اِتَّخِذُوْهُ: تم بنالو اس کو امر (جمع مذکر حاضر) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حِزْبَهٗ: اس کا گروہ اس کی جماعت حِزْبَ مضاف ہُ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

يَشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
وہ چاہے | اور راہ پر لاتا ہے | جس کو | وہ چاہے | پس جاتی نہ رہے | تمہاری جان | ان پر
کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ پس آپ ان پر افسوس کرکے اپنی جان

حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ⑧ وَاللّٰهُ الَّذِىْٓ
افسوس کے مارے | بیشک اللہ | خوب جانتا ہے | جو کچھ وہ کرتے ہیں | اور اللہ (ہی) ہے | جو
دے دیں۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وہ ہے

اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ
بھیجتا ہے | ہوائیں | پس وہ اٹھالاتی ہے | بادلوں کو | تو ہم لے جاتے ہیں اس کو | ایک مردہ بستی کی طرف
جو ہواؤں کو چلاتا ہے' پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں۔ پھر ہم اس بادل کو ایسی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ⑨ مَنْ
پھر ہم زندہ کرتے ہیں اس پانی کے ذریعے | زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | اسی طرح ہے | دوبارہ اٹھایا جانا | جو کوئی
جو (خشک سالی کی وجہ سے) مردہ پڑی ہو' پھر اس کے ساتھ (خشک و) مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں' اسی طرح دوبارہ قبروں سے اٹھنا

كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ
چاہتا ہو | عزت | تو اللہ کے لئے ہے | عزت | سب | اسی کی طرف | چڑھتی ہیں | سب باتیں
ہے جو کوئی عزت حاصل کرنا چاہے (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) ہر طرح کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے' اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر

الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ
پاکیزہ | اور عمل | نیک (جو ہے) | وہی اوپر اٹھاتا ہے اس کو | اور جو لوگ | تدبیریں کرتے ہیں | بری
چڑھتا ہے اور نیک عمل اس کو اوپر اٹھاتا ہے اور جو لوگ بُرے اعمال کی تدبیریں کرتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَاللّٰهُ
ان کے لئے ہے | عذاب | سخت | اور | تدبیر ان لوگوں کی | برباد ہوگی | اور اللہ نے
ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان لوگوں کی سب تدبیریں برباد ہوجائیں گی اور اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَ
پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر | نطفہ سے | پھر | بنایا تمہیں | جوڑے | اور
وہ ذات ہے جس نے تمہیں مٹی سے' پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور (ہر)

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ
نہیں حاملہ ہوتی | (کوئی) مادہ | اور نہ وہ جنتی ہے | مگر | اس کے علم سے | اور نہیں عمر پاتا | کوئی لمبی عمر والا
مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے اور کسی لمبی عمر والے کو جو زیادہ عمر دی

وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
اور نہ کم کی جاتی ہے | کسی کی عمر | مگر وہ کتاب میں درج ہے | بیشک | یہ بات | اللہ کیلئے
جاتی ہے یا کسی کی عمر کم مقرر کی جاتی ہے۔ یہ سب کتاب (محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود ہوتا) ہے۔ یہ (سب انتظام) اللہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) پس کیا وہ بدکار جو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے عملوں کو اچھا سمجھتا ہے نیکوکار انسان کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں پس اللہ جسے چاہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جسے چاہے راہ راست پر لے آتا ہے تو آپؐ کو ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رنج وافسوس کے مارے اپنی جان ہلاک نہ کرنی چاہئے۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ کو خوب معلوم ہے انہیں پوری سزا دے گا۔

(۹) اور یہ اللہ کی قدرت ہے کہ اپنی بھیجی ہوئی ہواؤں کے ذریعہ سے بادلوں کو اکٹھا کر کے خشک افتادہ بستی پر برساتا ہے۔ جس سے مردہ زمین نئے سرے سے دوبارہ سرسبز ہو جاتی ہے۔ بس مردوں کا قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھایا جانا بھی بالکل اسی طرح ہوگا۔

(۱۰) جو شخص عزت چاہتا ہو اسے اللہ ہی سے طلب کرنی چاہئے کیونکہ دنیا و آخرت میں سب عزت اللہ ہی کو حاصل ہے اور اس کی فرمانبرداری ہی سے وہ مل سکتی ہے اور کلمہ طیبہ (لا الہ الا اللہ اذکار تلاوت دعائیں) اسی رب العزت کے دربار میں قبول ہو کر نجات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور باقی نیک اعمال کو بھی خدا ہی اوپر اٹھاتا اور قبول کرتا ہے پس گفتار وکردار سے اس کی فرمانبرداری کر کے عزت طلب کرنی چاہئے اور جو لوگ حق کے خلاف برے منصوبے باندھتے رہتے ہیں انہی کے لئے آخرت میں سخت عذاب ہے اور انہی کا منصوبہ ناکام رہے گا۔

افعال: اَحْیَیْنَا: ہم نے جلایا ماضی (جمع متکلم)۔ یَصْعَدُ: چڑھتا ہے پہنچتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَبُوْرُ: وہ ہلاک ہو جائے گا تباہ ہو جائے گا مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَلنُّشُوْرُ: جی اٹھنا یعنی جزا سزا کے لئے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونا مصدر ہے (نصر)۔ اَلْکَلِمُ: یہاں مراد تسبیح تکبیر استغفار تلاوت قرآن دعاء جس کلام میں اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے لئے ہو جیسے وعظ نصیحت وغیرہ سب اس میں داخل ہیں۔

يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ
آسان ہے | اور نہیں برابر ہوتے | دو سمندر | یہ (ایک) | میٹھا | پیاس بجھانے والا | کہ خوشگوار ہے
کے لئے آسان ہے۔ اور دونوں (قسم) دریا برابر نہیں ہیں ایک (قسم) میٹھا ہے جس کا پانی خوشگوار ہے۔

شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا
اس کا پینا | اور یہ (دوسرا) | کھاری | کڑوا | اور ہر ایک میں سے | تم کھاتے ہو | گوشت
جبکہ (دوسرا) کھاری اور تلخ ہے۔ اور ہر ایک میں سے تم (مچھلی وغیرہ کا) تازہ گوشت

طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ
تازہ | اور نکالتے ہو تم | زیور | جو تم پہنتے ہو | اور تو دیکھتا ہے | کشتیوں کو | اس میں
کھاتے ہو اور زیور (موتی وغیرہ) نکالتے ہو، جو تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ
پھاڑتے چلتی ہیں پانی کو | تاکہ تم تلاش کرو | اس کے فضل سے (روزی) | اور تاکہ تم | شکر کرو | وہ داخل کرتا ہے
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ تم (اس کے ذریعے سے) اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر بجا لاؤ۔ وہ رات کو

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
رات کو | دن میں | اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور اس نے تابع کر دیا | سورج
دن کے اندر اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
اور چاند کو | ہر ایک | چل رہا ہے | ایک وقت | مقرر تک | یہی ہے اللہ | تمہارا پروردگار
تابع فرمان بنا رکھا ہے، سب ایک مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے یہی معبودِ حقیقی تو تمہارا پروردگار ہے

لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ
اسی کی ہے | بادشاہی | اور جن کو | تم پکارتے ہو | اس کے سوا | وہ نہیں مالک
بادشاہی اُسی کی ہے۔ اور وہ جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو، وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے

مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا
ایک گٹھلی کے چھلکے کے | اگر تم ان کو پکارو | (تو) وہ نہیں سنتے | تمہاری پکار کو | اور اگر وہ سنیں بھی
کے برابر اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنیں گے، اور (فرض کیجئے) اگر سن

مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ
تو وہ جواب نہیں دیتے | تمہیں | اور روز | قیامت میں | وہ انکار کر دیں گے | تمہارے شرک کا
لیں تو وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے۔

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ
اور تجھ کو خبر نہ دے گا کوئی | باخبر (اللہ) جیسی | اے لوگو! | تم (تو) | محتاج ہو
اور جس طرح وہ باخبر (اللہ) تمہیں (حقیقت) بتا سکتا ہے، دوسرا نہیں بتا سکے گا۔ اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) اور اللہ ہی کی قدرت ہے کہ اس نے تمہارے جد اول آدم علیہ السلام کو مٹی سے پھر تم سب بنی آدم کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تمہارا جوڑا عورت کو بنایا کہ تم میں نسل انسانی قائم رہے اور جو مادہ حاملہ ہوتی ہے اور جو کچھ وہ جنتی ہے وہ سب اللہ کے علم کے مطابق ہوتا ہے اور جس بوڑھے کو زیادہ عمر دی جاتی ہے اور جس شخص کی عمر کم رکھی جاتی ہے وہ سب لوح محفوظ میں درج ہے اور یہ سب اللہ کے لئے آسان ہے۔

(۱۲) اور دو سمندر جن میں سے ایک میٹھا پیاس بجھانے والا اور پینے میں نہایت مزیدار ہے اور دوسرا نمکین سخت تلخ، بدمزہ ہے برابر نہیں ہیں۔ باوجودیکہ بعض فوائد کے اعتبار سے دونوں بظاہر برابر معلوم ہوتے ہیں کہ ہر ایک میں سے (مچھلی کا) تازہ گوشت اور زیورات کے طور پر پہننے کے موتی اور یاقوت نکلتے ہیں اور ان میں جہاز اور کشتیاں پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے تجارت کر کے انسان اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرے اور اس کا شکر ادا کرے۔ (ف) مطلب یہ کہ جیسے کڑوا سمندر اور میٹھا برابر نہیں ایسے ہی مومن و کافر دیکھنے میں دونوں آدمی ہیں مگر یہ کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔

(۱۳) اور اللہ ہی کو قدرت حاصل ہے کہ رات کم کر کے دن بڑھا دیتا ہے ور دن کم کر کے رات لمبی کر دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو اپنے فطرت کے قوانین کے تابع کر دیا کہ ہر ایک اس وقت تک برابر چل رہا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ یہی قادر مطلق اللہ تمام مخلوقات کا پروردگار ہے اسی کی ہر چیز پر حکومت ہے اور جن جھوٹے معبودوں کو مشرک لوگ امداد کے لئے پکارتے ہیں ان کو تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی حکومت اور اختیار حاصل نہیں۔

(۱۴) اور وہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم انہیں پکارو تو وہ سنتے نہیں اور اگر سنیں بھی تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز تو وہ تمہاری ان مشرکانہ حرکات سے نفرت کا اظہار کریں گے اور اللہ جو ہر چیز سے خوب باخبر ہے جیسی صحیح باتیں وہ بتاتا ہے اور کون بتا سکتا ہے۔

انعال: تَسْتَخْرِجُوْنَ: تم نکالتے ہو مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: بَحْرَانِ: دو دریا، دو سمندر بَحْرٌ کا تثنیہ بحالت رفع۔ مُعَمَّرٍ: عمر رسیدہ، بڑی عمر الا اسم مفعول (واحد مذکر)۔ قِطْمِیْرٍ: وہ باریک چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے، یا وہ باریک ڈورا جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے، مراد حقیر بے مقدار چیز۔

إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

اللہ کے | اور اللہ ہی ہے | بے نیاز | حمد کے لائق | اگر وہ چاہے | تو لے جائے تم کو

محتاج ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾

اور لے آئے | مخلوق | نئی | اور نہیں یہ بات | اللہ پر | کچھ مشکل

اور تمہاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لاکھڑی کرے۔ اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار نہیں۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا

اور نہیں اُٹھائے گا | کوئی بوجھ اُٹھانے والا | بوجھ دوسرے کا | اور اگر | بلائے گا | کوئی بوجھ والا | اپنا بوجھ (اٹھانے) کو

اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ سے دبا ہوا اپنا بوجھ اُٹھوانے کے لئے کسی کو

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ

تو اُٹھایا نہ جائے گا | اس کے بوجھ میں سے | کچھ بھی | اگرچہ | ہو | قریبی رشتہ دار ہی | بیشک | آپ ڈراتے ہیں

بلائے گا تو اس کا ذرا سا بوجھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا' خواہ وہ قریبی رشتے والا ہی ہو' آپ تو صرف ان لوگوں کو

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن

انہی لوگوں کو | جو ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | بغیر دیکھے | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور جو

آگاہ کرسکتے ہیں جو دیکھے بغیر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کوئی

تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي

پاکیزگی اختیار کرتا ہے | تو وہ پاکیزہ بنتا ہے | اپنے ہی لئے | اور اللہ ہی کی طرف ہے | لوٹ کر جانا | اور نہیں برابر

پاکیزگی اختیار کرتا ہے' وہ اپنے ہی لئے ایسا کرتا ہے' اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اندھا اور

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ

اندھا | اور دیکھنے والا | اور نہ اندھیرے | اور نہ روشنی | اور | نہ سایہ

دیکھنے والا برابر نہیں۔ اور نہ اندھیرا اور روشنی (برابر ہے) اور نہ سایہ

وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور نہ دھوپ | اور نہیں برابر | زندے | اور نہ | مُردے | بیشک | اللہ

اور دھوپ۔ اور نہ زندہ اور مردہ برابر ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ

يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ

سنادیتا ہے | جس کو وہ چاہے | اور نہیں ہیں آپ | سنانے والے | ان کو جو | قبروں میں ہیں | نہیں ہیں | آپ

جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور جو قبروں میں مدفون ہیں آپ اُن کو نہیں سنا سکتے۔ آپ تو صرف

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

مگر صرف ڈرانے والے | بیشک ہم نے | بھیجا آپ کو | سچا دین دے کر | خوشخبری دینے والا | اور ڈر سنانے والا

(عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔ بیشک ہم نے آپ کو حق وصداقت کے ساتھ خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور صرف اللہ ہی بے پروا ہے جو تمام صفات کمال سے متصف ہے پس وہی اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس سے مدد مانگی جائے۔

(۱۶) اور وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو تم کو فنا کر کے نئی مخلوق پیدا کر دے۔

(۱۷) اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔

(۱۸) قیامت میں کوئی دوسرے کے گناہ کا بوجھ اپنے ذمے نہ لے گا اور اگر کوئی گنہ گار کسی دوسرے کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانے بلائے گا تو وہ کچھ بھی اس کے بوجھ سے اٹھا نہ سکے گا اگرچہ وہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ بیشک آپؐ کے عذاب سے ڈرانے کا اثر ان لوگوں پر ہوتا ہے جو دیکھے بغیر اللہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور جو کوئی گناہوں سے پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے ہوتا ہے اور قیامت میں اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۹) اور کافر جو دل سے اندھا ہے اور حق کو نہیں دیکھ سکتا اور وہ مومن جو دل کی بینائی سے خدا کو دیکھ رہا ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

(۲۰) اور نہ کفر کے اندھیرے اور ایمان کی روشنی برابر ہیں۔

(۲۱) اور نہ خدا کی رحمت کا سایہ اور اس کا قہر و غضب برابر ہیں۔

(۲۲) اور واقعی وہ مومن جن کے دل ایمان اور اللہ کے ذکر سے زندہ ہیں اور وہ کافر جن کے دل روحانی موت (کفر و شرک) سے مر چکے ہیں وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے بیشک اللہ جسے چاہے حق کو توجہ سے سننے کی توفیق بخشتا ہے اور آپؐ تو ان کفار کو سنا نہیں سکتے جو حق کو نہ سننے میں قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کی طرح بے حس ہو چکے ہیں۔

(۲۳) اور آپؐ تو ایک عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور بس' ہدایت دے دینا آپ کا ذمہ نہیں۔

افعال: تَدْعُ: وہ پکارے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ یُحْمَلُ: نہ اٹھایا جائے گا' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ یُسْمِعُ: وہ سناتا ہے' یعنی سنا کر دل میں بٹھا دیتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حِمْلِهَا: اس کا بوجھ' حِمْل مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ مُثْقَلَةٌ: وہ نفس جس پر (گناہوں) کا بار ہو گا' اسم مفعول (واحد مونث)۔ حَرُوْرُ: لو' دھوپ' گرم ہوا' اسم ہے۔ مُسْمِعٍ: سنانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ

اور نہیں کوئی اُمت | مگر | گزر چکا | اس میں | ایک ڈرانے والا | اور اگر | وہ جھٹلائیں آپ کو

اور کوئی اُمت ایسی نہیں جس میں (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

تو بیشک جھٹلایا | ان لوگوں نے (بھی) جو | ان سے پہلے ہوئے | آئے ان کے پاس | ان کے رسول | واضح دلیلیں

تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح جھٹلایا کرتے تھے۔ ان کے رسول اُن کے پاس روشن دلائل

وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور صحیفے | اور کتاب | روشن (لے کر) | پھر | میں نے پکڑ لیا | اُن لوگوں کو | جو منکر ہوئے

صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے۔ پھر جن لوگوں نے انکار کیا میں نے انہیں پکڑ لیا۔

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

کیسا تھا | میرا عذاب | کیا تو نے نہیں دیکھا کہ | اللہ اُتارتا ہے | آسمان سے | پانی

تو (دیکھ) پھر میرا عذاب کیسا تھا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے مینہ برسایا

فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ

پھر ہم نکالتے ہیں | اس سے پھل | (کہ) مختلف ہوتے ہیں | ان کے رنگ | اور پہاڑوں میں سے | حصے ہیں

پھر اس کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگوں کے میوے (زمین سے) نکالے۔ اور پہاڑوں میں سفید اور

بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ

سفید | اور سرخ | کہ مختلف ہیں | رنگ ان کے | اور گہرے سیاہ رنگ کے | اور لوگوں میں سے

سرخ حصے ہیں' جن کے رنگ مختلف ہیں اور بعض گہرے سیاہ ہیں۔ اور اسی طرح انسانوں

وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ إِنَّمَا

اور جانوروں | اور چوپایوں میں سے (بھی) | کہ مختلف ہیں رنگ ان کے | اسی طرح | بیشک

جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں بات صرف یہ ہے

يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

ڈرتے ہیں | اللہ سے | اس کے بندوں میں سے | علم والے ہی | بیشک اللہ | بڑا غالب | بخشنے والا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے علم والے ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور بخشنے والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا

بیشک | جو لوگ | پڑھتے ہیں | کتاب | اللہ کی | اور قائم کرتے ہیں | نماز | اور خرچ کرتے ہیں

بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے

مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾

اس میں سے جو | دیا ہم نے ان کو | پوشیدہ | اور ظاہر | وہ امید رکھتے ہیں | ایسی تجارت کی | جو برباد نہ ہوگی

ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ ہی حقیقتاً ایسی تجارت کی توقع رکھتے ہیں جو کبھی برباد نہ ہو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) بلا شبہ ہم نے آپ کو سچا دین دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا (رسول) نہ آیا ہو۔

(۲۵) اور اگر اہل مکہ آپ کو جھوٹا کہیں تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ ان سے پہلے جو نافرمان قومیں عاد وثمود وغیرہ گزر چکی ہیں انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جوان کے پاس واضح دلیلیں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے جھٹلایا تھا۔

(۲۶) پھر جو کوئی ان میں سے حق سے منکر ہوئے ان پر عذاب الٰہی نازل کر کے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پس ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۲۷) اے مخاطب! کیا تُو نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے بادلوں میں سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ زمین میں سے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کرتا ہے اور اس کی قدرت سے پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کے سفید اور سرخ اور کالے سیاہ حصے ہوتے ہیں۔

(۲۸) اور ایسے ہی آدمی اور جاندار اور مویشی بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں بیشک اللہ کے بندوں میں سے اس سے ڈرنے والے عالم لوگ ہی ہوتے ہیں اور اللہ بڑا غالب بڑا بخشنے والا ہے۔

(۲۹) بلا شبہ جو لوگ ہمیشہ اللہ کی کتاب پڑھتے نماز قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ہمارے راستے میں ظاہر اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں انہیں امید ہے کہ ان کی اس تجارت میں کبھی نقصان نہ ہوگا بلکہ اعمال کے مقابلہ میں بیشمار اجر ملے گا۔

افعال: خَلَا: وہ گزرا، وہ ہو چکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَخَذْتُ: میں نے پکڑا، ماضی (واحد متکلم)۔ تَبُوْرَ: وہ ہلاک ہوگی، وہ مٹے گی، وہ بگڑے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: بِيْضٌ: سفید، صفت مشبہ (جمع ہے)۔ جُدَدٌ: راستے، گھاٹیاں، جُدَّةٌ کی جمع۔ حُمْرٌ: سرخ، اَحْمَرُ کی جمع۔ سُوْدٌ: کالے، اَسْوَدُ کی جمع۔ الْعُلَمٰٓؤُا: علماء، عالم لوگ، عَالِمٌ کی جمع۔ غَرَابِيْبُ: گہرے سیاہ، مراد کالے پہاڑ، غِرْبِيْبٌ واحد۔

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

تا کہ وہ (اللہ) پورے دے ان کو | ان کے اجر | اور مزید دے انہیں | اپنے فضل سے | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | بڑا قدردان ہے

تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجر اُن کو پورے پورے دے اور اپنے فضل سے مزید بھی دے۔ وہ یقیناً بخشنے والا اور قدردان ہے

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور جو | وحی کی ہم نے | آپ کی طرف | کتاب (قرآن) | وہی برحق ہے | تصدیق کرنے والا | اُس (کتاب) کی

اور ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کے طور پر بھیجی ہے وہ سچی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں

بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا

جو اس سے پہلے ہو چکی | بیشک اللہ | اپنے بندوں سے | خوب باخبر | دیکھنے والا ہے | پھر | ہم نے وارث بنایا

نازل ہو چکی ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر اور دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اپنے

الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

کتاب کا | ان کو جنہیں | ہم نے چن لیا | اپنے بندوں میں سے | پس بعض ان میں سے | ظلم کرتا ہے

بندوں میں سے جن کو منتخب کیا' ان کو کتاب کا وارث بنا دیا' سو ان میں سے بعض اپنے حق میں

لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

اپنی جان پر | اور بعض ان میں سے | معتدل ہے | اور بعض ان میں سے | سبقت لے جانے والا ہے | نیکیوں میں

ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں سے متوسط ہیں۔ اور بعض ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیکی

بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ

اللہ کے حکم سے | یہی تو ہے | فضل | بڑا | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے

کرنے میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہی سب سے بڑا فضل ہے۔ (ان کے لئے) باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے'

يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَ

وہ داخل ہوں گے ان میں | پہنائے جائیں گے انہیں | ان میں | کنگن | سونے کے | اور موتی | اور

جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور

لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

ان کا لباس ہوگا | ان میں | ریشم کا | اور وہ کہیں گے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے | دُور کر دیا

اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے ہم سے غم کو

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا

ہم سے | رنج و غم | بیشک | ہمارا رب | بڑا بخشنے والا | قدردان ہے | جس نے | اُتارا ہمیں

دُور کیا۔ ہمارا رب یقیناً بخشنے والا (اور) قدردان ہے جس نے ہمیں اپنے

دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا

ہمیشہ رہنے کے مقام میں | اپنے فضل سے | نہ پہنچے گی ہمیں اس میں | (کوئی) تکلیف | اور نہ پہنچے گی ہمیں

فضل سے ہمیشہ رہنے کی جگہ پر پہنچا دیا۔ جس میں نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) تاکہ اللہ ان کے نیک اعمال تلاوت قرآن ونماز وصدقہ خیرات وغیرہ کا انہیں پوراپورا اجر دے اور اپنی مہربانی سے مزید ثواب دے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

(۳۱) اور قرآن جو ہم نے آپؐ پر وحی کے ذریعے نازل کیا ہے وہی کتاب برحق ہے جو گذشتہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے اور ہر وقت انہیں دیکھ رہا ہے ان کے اعمال کی جزاو سزا ضرور دے گا۔

(۳۲) پھر یہ قرآن آپؐ پر نازل کر کے امت محمدیہ کو جو بہترین امت ہے قیامت تک اس کا وارث قرار دیا۔ پس اس امت محمدیہ میں درجہ کے لحاظ سے تین قسم کے لوگ ہیں۔ بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے اور بعض میانہ رو جن سے چھوٹے گناہ ہوئے اور بڑے گناہوں سے محفوظ رہے اور بعض نیکیوں میں خوب آگے بڑھنے والے جو صغیرہ وکبیرہ ہر دو سے دور رہتے ہیں۔ یہ قرآن کا وارث قرار دینا امت محمدیہ کے لئے بڑی بھاری فضیلت ہے۔

(۳۳) امت محمدیہ کے تینوں گروہ آخرکار ہمیشہ کے باغوں میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی کا زیور پہنایا جائے گا اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

(۳۴) اور اس کامیابی پر وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے رنج وغم دور کر دیا بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور نیک اعمال کو بڑا قبول کرنے والا ہے۔

افعال: اِصْطَفَیْنَا: ہم نے چن لیا، برگزیدہ کیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَذْهَبَ: اس نے دور کیا، اس نے ہٹادیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: سَابِقٌ: آگے بڑھنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضَىٰ

اس میں | کوئی تھکاوٹ | اور جن لوگوں نے | کفر کیا | ان کے لئے | دوزخ کی آگ ہے | نہ تو قضا آئے گی

تھکاوٹ ہوگی۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا، ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے، نہ تو

عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

اُن پر | کہ وہ مرجائیں | اور نہ ہلکا کیا جائے گا | ان سے | اس کا عذاب | اسی طرح

ان کو قضا ہی آئے گی کہ وہ مرجائیں اور نہ اس کا کچھ عذاب ان پر سے ہلکا کیا جائے گا۔ اسی طرح ہم

نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا

ہم سزا دیتے ہیں | ہر ناشکرے کو | اور وہ | چلائیں گے | اس میں | کہ اے ہمارے رب! | نکال لے ہمیں

ہر کافر کو سزا دیں گے۔ اور وہ اس میں فریاد کریں گے۔ (اور کہیں گے) اے ہمارے رب! ہمیں

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا

کہ ہم عمل کریں | نیک | نہ | وہ جو | ہم (پہلے) کرتے تھے | کیا ہم نے تمہیں عمر نہ دی تھی | کہ

(یہاں سے) نکال، تاکہ ہم نیک عمل کریں، برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے۔ ارشاد ہوگا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ

يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا

نصیحت حاصل کرتا | اس میں | جو | نصیحت حاصل کرنا چاہے | اور آیا تھا تمہارے پاس | ڈرانے والا | پس چکھو (عذاب) | کہ نہیں

اس میں جو شخص نصیحت حاصل کرنا چاہتا، کرسکتا تھا اور تمہارے پاس (عذاب سے) ڈرانے والا بھی آیا۔ سو مزہ چکھو (کیونکہ)

لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

ظالموں کا | کوئی مددگار | بیشک | اللہ | جانتا ہے | پوشیدہ باتیں | آسمانوں

ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے تمام پوشیدہ رازوں کو جاننا

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي

اور زمین کی | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | راز | سینوں کے | وہی ہے | جس نے

ہے۔ بیشک وہ سینے کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں

جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ

بنایا تمہیں | قائم مقام | زمین میں | پس جو کوئی | کفر کرے گا | تو اسی پر ہوگا | (وبال) اس کے کفر کا

زمین میں نائب بنایا۔ تو جو کوئی راہِ کفر اختیار کرے گا وہ اپنے کفر کا نقصان خود اٹھائے

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ

اور نہیں بڑھاتا | کافروں کو | ان کا کفر | ان کے رب کے ہاں | مگر ناراضگی | اور نہیں | بڑھاتا

گا اور منکرین کا کفر ان کے رب کے ہاں، ناراضگی ہی بڑھاتا ہے۔ اور کافروں کا

الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ

کافروں کو | ان کا کفر | مگر | نقصان | کہہ دیجئے | کیا تم نے دیکھا | اپنے شریکوں کو

انکار ان کے خسارے کو مزید بڑھاتا ہے۔ پوچھئے کہ کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو دیکھا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۵) جس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں اس جنت میں داخل کیا جو ہمیشہ رہنے کا مقام ہے۔جس میں نہ تو ہمیں کسی قسم کی تکلیف ہوگی اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ محسوس ہوگی۔

(۳۶) اور جو لوگ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں ان کی سزا دوزخ کی آگ مقرر ہے جس میں نہ تو انہیں موت ہی آئے گی کہ عذاب سے نجات حاصل کریں اور نہ عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا۔ناشکروں کو اللہ اسی طرح سزا دیا کرتا ہے۔

(۳۷) اور کفار دوزخ میں عذاب کی سختی سے اللہ کی جناب میں چلا چلا کر التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دوزخ سے نکال تاکہ ہم دنیا میں جا کر اپنے پہلے برے اعمال کی بجائے نیک اعمال کریں ان سے کہا جائے گا کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکے؟ اور تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہمارا رسول بھی تمہارے پاس آیا تھا مگر تم پر کوئی اثر نہ ہوا۔پس اب اپنے برے اعمال کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(۳۸) بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام غیب اور سینوں کے رازوں سے خوب واقف ہے بندوں کے اعمال کے مطابق انہیں جزا و سزا دے گا۔

(۳۹) اللہ نے اپنے فضل سے تمہیں زمین میں گذشتہ لوگوں کے بعد حاکم ومختار بنا دیا پس جس نے اس کی اس سب سے بڑی نعمت (خلافت ارضی) کی ناشکری کی اور کفر وشرک میں ڈوبا رہا۔اس کے کفر کا وبال اسی کی گردن پر ہوگا اور کفار پر اُن کے کفر کے سبب اللہ کے ہاں صرف اللہ کا غضب اور نقصان ہی بڑھتا ہے اور بس۔

افعال: اَحَلَّنَا: اس نے ہم کو لا اتارا' ماضی (واحد مذکر غائب)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ يَصْطَرِخُوْنَ: وہ چیخیں گے' وہ چلائیں گے' وہ فریاد کریں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَمُوْتُوْا: کہ وہ مر جائیں' انہیں موت آ جائے یعنی مر کر عذاب سے چھوٹ جائیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ تَذَكَّرَ: اس نے نصیحت پکڑی' اس نے سوچا' اس نے یاد کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُعَمِّرْ: (کیا تم کو) ہم نے عمر (نہیں) دی تھی' ہم عمر دیتے ہیں' زندہ رکھتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اَلْمُقَامَةِ: قیام دوامی' بہشت کا قیام۔ لُغُوْبٌ: تھکنا' تھکان' مصدر اور اسم مصدر۔

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا

جنہیں | تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے | مجھے دکھاؤ (تو) | وہ کیا ہے | جو انہوں نے پیدا کیا

جن کو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

زمین میں سے | یا ان کے لئے | (کوئی) شراکت ہے | آسمانوں میں | یا | دی ہے ہم نے انہیں | (کوئی) کتاب

کیا کچھ پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کچھ شراکت ہے۔ یا کیا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے۔

فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کہ وہ | واضح دلیل رکھتے ہیں | اس میں سے | بلکہ | نہیں وعدہ دیتے | ظالم | ایک دوسرے کو

کہ وہ اس میں سے کسی دلیل پر قائم ہیں۔ (نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے جھوٹے وعدے کرتے چلے آئے

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۥ

مگر دھوکے کا | بیشک اللہ نے | تھام رکھا ہے | آسمانوں | اور زمین کو | کہ وہ ٹل (نہ) جائیں

ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں

وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

اور اگر وہ دونوں ٹل جائیں | تو نہیں روک سکتا انہیں | کوئی بھی | اس (اللہ) کے بعد | بیشک | وہ ہے بردبار

اور اگر وہ (اپنی جگہ سے) ٹل جائیں، تو اس کے سوا کوئی انہیں تھامنے والا نہیں۔ وہ یقیناً تحمل والا اور

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ

بخشنے والا | اور وہ قسمیں کھاتے تھے | اللہ کی | اپنی پختہ قسمیں | کہ اگر | آئے ان کے پاس

بخشنے والا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا

نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ

کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) | تو وہ ضرور ہوں گے | زیادہ ہدایت یافتہ | کسی بھی امت سے | پھر جب | آیا ان کے پاس

آیا تو وہ سب قوموں میں سے زیادہ راہ راست پر ہوں گے مگر جب ان کے پاس

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿٤٢﴾ ۨ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ

ایک ڈرانے والا | (تو) نہ بڑھائی ان میں | مگر | بیزاری | تکبر کی وجہ سے | زمین میں | اور تدبیر

ڈرانے والا آ پہنچا۔ تو اس سے ان کی بیزاری اور زیادہ بڑھ گئی۔ (اور یہ برائی) دنیا میں خود کو بڑا سمجھنے اور بری

السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

بری | اور نہیں پڑتی | تدبیر | بری | مگر | اس کے کرنے والے پر | پس وہ انتظار نہیں کر رہے

تدبیریں سوچنے (کی وجہ) سے ہوئی اور بری تدبیر کرنے والے کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑتی ہے، تو کیا یہ لوگ گزشتہ

اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۥ وَ

مگر | دستور کا | پہلے لوگوں کے | پس تو نہیں پائے گا | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تبدیلی | اور

لوگوں جیسے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ سو آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) کہہ دیجئے بھلا اپنے ان جھوٹے معبودوں کو تو دیکھو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا؟ یا آسمانوں کے بنانے میں انہیں خدا کے ساتھ کوئی شراکت ہے؟ یا ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے۔ جس میں ان کے لئے ان کے معبود برحق ہونے کی کوئی واضح دلیل موجود ہے؟ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ درحقیقت یہ ظالم مشرک ہمیشہ ایک دوسرے کو جھوٹا وعدہ دیتے چلے آئے ہیں کہ یہ جھوٹے معبود اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے۔

(۴۱) بلاشبہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو اپنی قدرت سے سہارا دیئے ہوئے ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے اور اگر وہ ٹل جائیں تو کوئی دوسرا انہیں تھام نہیں سکتا۔ بیشک اللہ بڑا حلم والا بڑا بخشنے والا ہے۔

(۴۲) اور وہ کفار اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے پہلے اللہ کی پختہ قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم کسی بڑی امت (یہود و نصاریٰ) سے زیادہ سیدھے راستے پر ہوں گے پس جب ان کے پاس ہمارے سچے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آچکے جو انہیں عذاب آخرت سے ڈرانے والے ہیں تو ان کفار کی آپ ؐ سے نفرت ہی بڑھی اور اطاعت پر آمادہ نہ ہوئے۔

افعال: اَمْسَکَھُمَا: اس نے ان دونوں کو روک رکھا، ماضی (واحد مذکر غائب) ھُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔ زَالَتَا: وہ دونوں ٹل گئیں، وہ دونوں اپنے مقام سے ہٹ گئیں، ماضی (تثنیہ مونث غائب)۔ یَکُوْنُنَّ: وہ ضرور ہی ہو جائیں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِحْدٰی: ایک، اَحَدٌ کی مونث۔

لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

تونہیں پائے گا | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تغیر | کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ دیکھتے

نہ آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تغیر پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ ان لوگوں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

کہ کیسا ہوا | انجام | ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے ہوئے | اور وہ تھے | زیادہ | ان سے

کا انجام دیکھیں جو ان سے پہلے ہوچکے ہیں حالانکہ وہ ان سے قوت میں زیادہ

قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا

طاقت میں | اور نہیں | ہے | اللہ (ایسا) | کہ عاجز کردے اسے | کوئی چیز | آسمانوں میں | اور نہ

بڑھے ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز

فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

زمین میں | بیشک وہ ہے | جاننے والا | قدرت والا | اور اگر | پکڑے | اللہ | لوگوں کو

کرسکے۔ اور وہ بلاشبہ (ہر ایک بات کو) جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

ان کے اعمال پر | تو نہ چھوڑتا | (زمین) کی پشت پر | کوئی چلنے والا جاندار | لیکن | وہ ڈھیل دیتا ہے

ان کے اعمال پر پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار نہ بچتا لیکن وہ ان کو ایک مقررہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

ایک وقت مقرر تک | پھر جب آجائے گا | ان کا وقت مقرر | تو بیشک اللہ | ہے | اپنے بندوں کو | خوب دیکھنے والا

وقت تک ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھنے والا ہے

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ یٰس مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾

یٰس | قسم ہے قرآن | حکمت والے کی | بیشک آپ | رسولوں میں سے ہیں

یٰسین۔ قسم ہے حکمت والے قرآن کی کہ بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں۔

عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾

راستے پر ہیں | سیدھے | نازل کیا ہوا | غالب | رحمت والے کا

اور سیدھی راہ پر ہیں۔ (یہ قرآن) غالب و مہربان (خدا) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَاۗؤُهُمْ فَهُمْ

تاکہ آپ ڈرائیں | اُس قوم کو | کہ نہیں | ڈرائے گئے | اُن کے باپ دادا | پس وہ

تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے تھے۔ پس وہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) محض ان کے تکبر کی وجہ سے انہوں نے رسولؐ کے خلاف مخالفانہ تدبیریں کیں۔ اور مخالفانہ تدبیر تو اس کے کرنے والے ہی پر الٹا پڑا کرتی ہے۔ پس وہ تو گویا صرف اللہ کے اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلے نافرمان لوگوں میں چلا آیا ہے کہ سخت عذاب سے ہلاک کیے گئے۔ پس اللہ کے اس دستور میں کبھی ردوبدل نہ پاؤ گے۔

(۴۴) کیا ان مشرکین نے زمین میں سیر کر کے ان سرکش لوگوں کے حالات میں غور نہیں کیا جو ان سے کہیں زیادہ طاقتور تھے کہ رسولوں کو جھٹلانے سے ان کا کیسا برا انجام ہوا اور اللہ ایسا قادر مطلق ہے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی اسے عاجز نہیں کر سکتی۔ بیشک وہی سب کچھ جانتا قدرت والا ہے۔

(۴۵) اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے برے اعمال پر فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر کوئی چلنے والا جاندار زندہ نہ چھوڑتا۔ اس لئے کہ اگر انسانوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جائے تو پھر حیوانوں کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس لئے کہ کائنات کا یہ سارا کارخانہ تو انسان کی خاطر چل رہا ہے۔ لیکن اللہ اپنی بردباری سے ایک مقررہ وقت تک انہیں مہلت دیتا ہے پس جب ان کے عذاب کا مقررہ وقت آجائے گا تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔ انہیں ضرور پوری سزا دے گا۔

سورۂ یٰس

یہ سورت حروف مقطعات یٰس سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یٰس حروف مقطعات ہیں زبان طے یا سریانی میں ان کے معنے یہ بیان کئے گئے ہیں "اے انسان!" یعنی کامل انسان یا اے سردار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) قسم ہے قرآن کی جو حکمت کے مضامین سے پر ہے یعنی یہ قرآن جو ایسے حکمت کے مضامین کا مجموعہ ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں اس بات پر گواہ ہے۔

(۳) کہ واقعی آپؐ اللہ کے ایک رسول ہیں کیونکہ ایسا معجزانہ کلام صرف رسول ہی بذریعہ وحی پیش کر سکتے ہیں۔

(۴) اور آپؐ بالکل سیدھے سچے راستہ (اسلام) پر ہیں۔

(۵) یہ قرآن اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا غالب بندوں پر رحمت کرنے والا ہے۔

افعال: يَحِيْقُ: نہیں گھیرتا ہے، ہیں پڑتا ہے، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ يُعْجِزَهٗ: کہ اس کو عاجز کر دے، اس سے چھوٹ جائے، اس کو پیچھے چھوڑ دے، مضارع (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِسْتِكْبَارًا: غرور کرنا، برائی چاہنا، مصدر ہے۔ سَيِّئُ: بد، برا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ ظَهْرِهَا: اس کی پیٹھ، اس کی پشت، ظَهْرِ مضاف هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ
غافل ہیں | بیشک | ثابت ہوگئی | بات (اللہ کی) | ان میں سے اکثر پر
غفلت میں پڑے ہیں۔ بیشک ان میں سے اکثر عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
پس وہ | ایمان نہ لائیں گے | بیشک ہم نے ڈال دیئے | اُن کی گردنوں میں
سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بیشک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا
طوق | پھر وہ | (پہنچ گئے) ٹھوڑیوں تک | سو وہ | (اوپر کو) سر اُٹھائے ہوئے ہیں | اور ہم نے بنادی
دیئے ہیں جو ٹھوڑیوں تک ہیں اس لئے ان کے سر اوپر کی طرف اُٹھے رہ گئے ہیں۔ اور ہم نے

مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
ان کے سامنے | ایک دیوار | اور ان کے پیچھے (بھی) | ایک دیوار | پھر ہم نے انہیں ڈھانپ دیا
اُن کے آگے دیوار، اور ان کے پیچھے ایک دیوار کھڑی کردی پھر اوپر سے ڈھانپ دیا

فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ
پس وہ | نہیں دیکھتے | اور برابر ہے | ان پر | خواہ تم انہیں ڈراؤ | یا
سو وہ (کچھ) دیکھ نہیں پاتے۔ اور ان کے حق میں برابر ہے کہ آپؐ اُن کو ڈرائیں یا

لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
نہ | ڈراؤ نہیں | وہ ایمان نہ لائیں گے | بلاشبہ | تم ڈراتے ہو | اُسی کو جو | پیروی کرے
نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپؐ تو صرف اس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت

الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ
نصیحت کی | اور ڈرے | رحمان سے | بغیر دیکھے | پس خوشخبری دیجئے اس کو | بخشش
پر چلے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے، سو ایسے شخص کو مغفرت اور

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا
اور اجر کی | جو عزت والا ہے | بیشک ہم ہی | زندہ کرتے ہیں | مردوں کو | اور ہم لکھتے ہیں | جو عمل
بہترین اجر کی خوشخبری دیجئے۔ بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے اور

قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۫ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾
وہ آگے بھیجتے ہیں | اور ان کے آثار بھی | اور ہر چیز کو | ہم نے محفوظ کر رکھا ہے | کتاب واضح (لوح محفوظ) میں
جو کچھ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، اس کو لکھ رہے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم نے واضح کتاب میں محفوظ کر رکھا ہے۔

ع ۱۸/۱۲ عن ... ن

وقف لازم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا
اور اے نبی بیان کر | اُن کے لئے | ایک مثال | اس بستی والوں کی | جب | آئے اُن کے پاس
اور (اے پیغمبر!) اُن کو ایک بستی والوں کا قصہ سنایئے جب وہاں کئی رسول

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) اور آپ کو رسول اس لئے بنایا گیا کہ آپ پہلے عرب کی قوم کو خدا کے عذاب سے ڈرائیں جن کے باپ دادوں کے پاس اس سے پہلے کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہ آنے کی وجہ سے وہ دین حق سے بالکل بے خبر ہیں۔

(۷) البتہ ان اہل مکہ میں سے بہتوں پر خدا کا یہ حکم ثابت ہو چکا ہے کہ میں دوزخ کو سرکش جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا پس وہ ایمان لانے والے نہیں۔

(۸) بیشک ان کے کفر و دشمنی کی وجہ سے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچ کر ان کے سروں کو اوپر کی طرف اٹھائے ہوئے ہیں یعنی اس بدبختی کی وجہ سے وہ دین حق کو قبول کرنے سے اکڑ رہے ہیں۔ تفسیر عثمانی میں ہے: ''یہ طوق عادات و رسوم' حب جاہ و مال اور تقلید آباو اجداد کے تھے جنہوں نے ان کے گلے سخت دبا رکھے تھے۔ اور نخوت و تکبر کی وجہ سے ان کے سر نیچے نہیں جھکتے تھے''۔

(۹) اور ہم نے ان کے آگے اور پیچھے گویا دیوار کھڑی کر دی ہے اور اوپر سے غفلت کا پردہ ڈھانپ دیا ہے کہ وہ حق کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''نبی کی عداوت نے ان کے اور قبول ہدایت کے درمیان دیواریں کھڑی کر دی تھیں۔ جاہلانہ رسوم و اطوار اور اہواء و آرائے فاسدہ کے اندھیروں میں اس طرح بند تھے کہ آگا پیچھا اور نشیب و فراز کچھ نظر نہ آتا تھا۔ نہ ماضی پر نظر تھی نہ مستقبل پر''۔

(۱۰) ان کے لئے آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے وہ ایمان نہ لائیں گے۔

(۱۱) واقعی آپ تو انہی حق پسند لوگوں کو ڈرا کر راہ راست پر لا سکتے ہیں جو نصیحت کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے اور اللہ رحمان سے دیکھے بغیر غیب پر ایمان رکھتے ہوئے ڈرتے ہیں پس ایسے لوگوں کو اللہ کی بخشش اور عزت و اکرام کے اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔

(۱۲) بیشک یہ ہماری قدرت ہے کہ ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کریں گے اور وہ نیک اعمال جو وہ اپنے لئے آگے بھیج رہے ہیں اور وہ اعمال جن کا ثواب ان کے بعد بھی جاری رہے گا ہمارے حکم سے اعمال لکھنے والے فرشتے لکھتے رہتے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم نے لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔

افعال: اُنْذِرَ: وہ ڈرایا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَغْشَیْنٰھُمْ: ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا' ماضی (جمع متکلم) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قَدَّمُوْا: انہوں نے پہلے بھیج دیئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُقْمَحُوْنَ: گردن پھنسنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھے ہوئے' پشت کی طرف سر بندھے ہوئے' سر الارے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

رسول | جب | بھیجے ہم نے | ان کی طرف | دو آدمی | تو انہوں نے ان کو جھٹلایا

آئے تھے۔ جب ہم نے ان کی طرف (پہلے) دو (رسولوں) کو بھیجا تو ان لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾

تو ہم نے تقویت دی | تیسرے سے | تو ان تینوں نے کہا | بلاشبہ ہم | تمہاری طرف | بھیجے گئے ہیں

پھر تیسرے کے ذریعے ہم نے ان کی تائید کی' سو ان نبیوں نے کہا کہ بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

وہ بولے | نہیں تم (کچھ اور) | مگر | انسان | ہماری طرح | اور نہیں | اُتاری | (اللہ) رحمان نے

انہوں نے کہا تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نازل نہیں

مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

(کوئی) چیز | نہیں | تم (کچھ اور) | مگر | جھوٹ بول رہے ہو | وہ کہنے لگے | ہمارا رب | جانتا ہے

کیا۔ تم صرف جھوٹ بولتے ہو انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے

اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

کہ بیشک ہم | تمہاری طرف | بھیجے ہوئے ہیں | اور نہیں | ہمارے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا | صاف صاف

کہ بیشک ہمیں تمہاری ہی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور ہمارا فرض تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ

وہ بولے | بیشک ہم نے | تمہیں منحوس سمجھا ہے | اگر | تم باز نہ آؤ گے | تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیں گے | اور

انہوں نے کہا ہم تو آپ لوگوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم (اپنی کوشش سے) باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھروں سے ہلاک کر

لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

ضرور پہنچے گا تمہیں | ہمارے (ہاتھ) سے | عذاب | دردناک | انہوں نے کہا | تمہاری نحوست (تو) | تمہارے ساتھ ہے

ڈالیں گے اور تمہیں ہماری طرف سے بہت دردناک سزا ملے گی۔ رسولوں نے کہا' تمہاری نحوست' تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ

کیا اگر | تمہیں نصیحت کی جائے؟ | (نہیں) بلکہ | تم | تو حد سے بڑھنے والے لوگ ہو | اور آیا

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو یہ نحوست ہے؟) بلکہ تم لوگ حد سے گزرنے والے ہو۔ اور شہر کے کسی

مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ۫ قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا

دور علاقے سے | شہر کے | ایک آدمی | دوڑتا ہوا | کہنے لگا | اے میری قوم! | پیروی کرو

دور مقام سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! ان رسولوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

رسولوں کی | پیروی کرو | ان کی جو | نہیں مانگتے تم سے | کوئی اجر | اور وہ | ہدایت یافتہ ہیں

کی بات مانو۔ ان لوگوں کی بات مانو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر ہیں۔

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۳) اور آپؐ ان اہل مکہ کے سامنے اس بستی انطاکیہ کے رہنے والوں کی سرکشی کی مثال بیان کیجئے جبکہ ان کے پاس اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰؑ کے قاصد آئے تھے۔

(۱۴) جب ہمارے حکم سے حضرت عیسیٰؑ نے اہل انطاکیہ کے پاس ان کی ہدایت کے لئے اپنے دونمائندے بھیجے مگر اہل انطاکیہ نے ان کی تکذیب کی اور بادشاہ نے ان دونوں کو قید کردیا تو حضرت عیسیٰؑ نے خدا کے حکم سے ان کی امداد کے لئے اپنا تیسرا نمائندہ بھیج دیا وہ بادشاہ سے ملے اور دعا کر کے نابینا کو بینا اور مردہ کو زندہ کردیا یہ کرامات دیکھ کر بادشاہ مع ایک جماعت کے ایمان لے آیا اور اوران نمائندوں کو رہا کردیا تب ان تینوں رسولوں نے مل کر لوگوں سے کہا کہ ہم بلاشبہ اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔تفسیر عثمانی میں ہے ''ان کے ناموں کی صحیح تعیین نہیں ہوسکتی۔اور نہ یقینی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے یا کسی پیغمبر کے واسطے سے حکم ہوا تھا کہ اس کے نائب ہو کر فلاں بستی کی طرف جاؤ۔دونوں احتمال ہیں گو متبادر یہی ہے کہ پیغمبر ہوں۔شاید حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے مبعوث ہوئے ہوں گے''۔

(۱۵) وہ لوگ بولے تم تو ہماری طرح آدمی ہو اللہ نے تم پر کوئی حکم نہیں نازل کیا تم تو محض جھوٹ بولتے ہو کہ تم اللہ کے رسول ہو۔

(۱۶) انہوں نے حلفیہ بیان کیا کہ ہم واقعی تمہاری طرف اللہ کے حکم سے آئے ہیں۔

(۱۷) اور ہمارے ذمے تو کھلم کھلا پیغام حق پہنچادینا ہے ماننا نہ ماننا تمہارے اختیار میں ہے۔

(۱۸) وہ لوگ بولے ہم تو تمہیں برے اور منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کردیں گے۔اور تمہیں ہمارے ہاتھ سے سخت تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

(۱۹) رسولوں نے کہا کہ تمہاری برائی اور نحوست تو خود تمہارے برے اعمال ہیں جن کی وجہ سے تم ہلاک ہو رہے ہو،تو کیا تم نصیحت کو بھی برائی اور نحوست سمجھتے ہو؟ نہ صرف یہی بلکہ تم تو نافرمانی میں حد سے بڑھے جارہے ہو۔

(۲۰) اہل انطاکیہ نے جب رسولوں کو جھٹلانے پر ضد کرنے لگے تو شہر کے پرلے سرے سے حبیب نجار نامی ایک نیک شخص دوڑتا ہوا آیا اور ان نافرمان لوگوں سے کہنے لگا کہ اے میری قوم تم ان اللہ کے رسولوں کی پیروی کرو۔

(۲۱) جو تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ خود سیدھے راستے پر ہیں۔

افعال: عَزَّزْنَا: ہم نے قوت دی،ہم نے زور دیا،ماضی (جمع متکلم)۔تَطَيَّرْنَا: ہم نے شگون بدلیا،ہم نے نامبارک سمجھا،ہم نے منحوس جانا،ماضی (جمع متکلم)۔تَنْتَهُوْا: تم باز آتے ہو،تم باز آؤ گے،مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ذُكِّرْتُمْ: تم کو سمجھایا گیا،تم کو نصیحت کی گئی،ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔نَرْجُمَنَّكُمْ: ہم ضرور ضرور تم کو سنگسار کردیں گے،مضارع با نون تاکید (جمع متکلم)،كُمْ ضمیر مفعولی۔

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾
اور کیا (عذر) ہے میرے لئے | کہ میں عبادت نہ کروں | اس کی جس نے | پیدا کیا مجھے | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے
اور کیا وجہ ہے کہ میں اس (مالک) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ
کیا میں بنالوں | اس کے سوا (اوروں کو) | معبود | کہ اگر | ارادہ کرے | رحمٰن | مجھے تکلیف دینے کا | (تو) کام نہ آئے
کیا میں اس کو چھوڑ کر ایسے معبود اختیار کروں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے تکلیف پہنچانا چاہے۔ تو ان کی

عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾
میرے | ان کی سفارش | کچھ بھی | اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں | بیشک میں | اس وقت | کھلی گمراہی میں ہوں گا
سفارش مجھے کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں۔ (اگر میں ایسا کروں) تو میں یقیناً صریح گمراہی میں پڑ جاؤں گا۔

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ
بیشک میں | ایمان لایا | تمہارے پروردگار پر | پس تم میری بات سنو | حکم ہوا | داخل ہوجا | جنت میں | بولا | اے کاش!
میں تمہارے ربّ پر ایمان لایا ہوں پس میری بات سنو!۔ (اس کے شہید ہونے پر) ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہوجا اس نے کہا

قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ
میری قوم (کے لوگ) | جانیں | اس بات کو کہ بخش دیا | مجھے | میرے ربّ نے | اور بنادیا مجھے
کہ اے کاش! میری قوم کو بھی یہ بات معلوم ہوتی کہ کس سبب سے میرے ربّ نے مجھے بخشا ہے

مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ
عزت والوں میں سے | اور نہیں اُتارا ہم نے | اس کی قوم پر | اس کے بعد | کوئی لشکر
اور مجھے معزز بنادیا۔ اور اس کے بعد ہم نے اُس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اُتارا

مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
آسمان سے | اور نہ تھے ہم | اُتارنے والے | نہ تھا (کچھ اور) | مگر | ایک زور کی آواز | پس اچانک وہ
اور نہ ہمیں (لشکر) اُتارنے کی ضرورت تھی وہ عذاب تو بس ایک تیز چیخ تھی (جس سے) وہ (گویا)

خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا
بجھ کر رہ گئے | افسوس ہے | بندوں پر | نہیں آیا ان کے پاس | کوئی رسول | مگر وہ تھے
بجھ کر ختم ہوگئے۔ افسوس ہے بندوں کے حال پر! ان کے پاس ایسا کوئی رسول نہیں آیا' جس کا انہوں نے

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
اس سے | مذاق اڑاتے | کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ کتنی ہلاک کردیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں
مذاق نہ اُڑایا ہو۔ کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے؟

اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾
کہ وہ | ان کی طرف | لوٹ کر نہیں آئیں گی | اور نہیں کچھ اور | مگر | سب کے سب | ہمارے حضور میں | حاضر کئے جائیں گے
جو (اب کبھی بھی) ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) اور میں اس مالک کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور مرنے کے بعد قیامت میں تم سب اسی کے حضور میں جوابدہی کے لئے لوٹ کر جانے والے ہو۔

(۲۳) بھلا میں اس اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو کیوں معبود بنانے لگا جن کی کمزوری کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے تو ان کی جھوٹے معبودوں سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے اس تکلیف سے بچاسکیں گے۔

(۲۴) واقعی میرا ایسا کرنا یعنی اللہ کے سوا کسی اور کو معبود ماننا واضح گمراہی ہوگا۔

(۲۵) اور کہا لوگو! میری بات سنو۔ میں تو اس اللہ پر ایمان لا چکا جو تم سب کا پروردگار ہے۔

(۲۶) آخر لوگوں نے اس کو پکڑ کر اس بے دردی سے مارا کہ وہ مرگیا۔ اس کی روح کو خدا کا حکم ہوا کہ تو جنت میں داخل ہوجا (ارواحِ شہداء کی نسبت احادیث سے ثابت ہے کہ وہ قبل از محشر جنت میں داخل ہوتی ہیں) (تفسیر عثمانی)۔ اس وقت اس نے تمنا کی کہ کاش! میری قوم کے لوگ اس عزت واکرام کو جانتے۔

(۲۷) کہ اللہ نے میرے گناہ معاف فرما کر مجھے عزت بخشی تو وہ فوراً ایمان لے آتے۔

(۲۸) اور حبیب نجار کی شہادت کے بعد اللہ نے اس کی سرکش قوم کو سزا دینے کے لئے آسمان سے کوئی فرشتوں کی فوج نازل نہ کی تھی اور نہ اس کو نازل کرنا ضروری تھا۔

(۲۹) ایسوں کی ہلاکت کے لئے تو بس فرشتہ کی ایک خوفناک آواز ہی کافی ہے چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے شہر کی دیوار کے دروازے پر کھڑے ہوکر ایک ایسی چیخ ماری کہ سب کے سب ہلاک ہوکر راکھ کا ڈھیر ہوگئے۔

(۳۰) نافرمان بندوں پر افسوس کہ جب بھی کبھی ان کی ہدایت کے لئے کوئی اللہ کا رسول آیا وہ اس سے مذاق ہی کرتے رہے۔

(۳۱) کیا ان سرکش اہل مکہ نے غور سے نہیں دیکھا کہ اللہ کے غضب سے کتنی سرکش قومیں ان سے پہلے ہلاک ہوچکی ہیں۔ جو ان کے پاس کبھی واپس لوٹ کر آنے والی نہیں۔

(۳۲) اور وہ سب اپنے برے اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔

افعال: ءَ اَتَّخِذُ: بھلا میں اختیار کروں، ہمزہ استفہام انکاری کی اَتَّخِذُ مضارع (واحد متکلم)۔ اِسْمَعُوْنِ: مجھ سے سن لو امر (جمع مذکر حاضر) ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُرِدْنِ: (اگر) وہ مجھے (دکھ پہنچانا) چاہے، مضارع (واحد مذکر غائب) نون وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُنْقِذُوْنِ: وہ مجھ کو چھڑا (نہیں) سکتے ہیں، مضارع منفی (جمع مذکر غائب) نون وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ اُدْخُلْ: تو داخل ہو، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مُکْرَمِیْنَ: معزز، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ خَامِدُوْنَ: بجھنے والے بے ہوش، اسم فاعل (جمع مذکر بحالت رفع)۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

اورنشانی ہے | ان کے لئے | زمین | مُردہ | کہ زندہ کردیا ہم نے | اورنکالا ہم نے | اس میں سے | اناج

اوران کے لئے ایک نشانی مردہ زمین (بھی) ہے۔ کہ ہم اس کو زندہ اور (شاداب) کرتے اور اس میں سے اناج نکالتے ہیں

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ

جس میں سے | وہ کھاتے ہیں | اور بنادیئے ہم نے | اس میں | باغات | کھجوروں | اورانگوروں کے

اور اس میں سے لوگ کھاتے ہیں اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنادیئے

وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ

اورجاری کردیئے ہم نے | اس میں | چشمے | تاکہ وہ کھائیں | اس کے پھلوں میں سے | اورنہیں بنایا اس کو

اور اس میں چشمے جاری کئے۔ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور ان چیزوں کو

اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

ان کے ہاتھوں نے | تو کیا وہ شکر نہیں کرتے | پاک ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کیں | قسمیں/جوڑے | سب

ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر یہ کیوں شکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ

ان چیزوں کی | جو اُگتی ہیں | زمین سے | اورخودان کی جانوں سے | اوراس سے جو | وہ نہیں جانتے | اورنشانی ہے

جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کو بھی اور بہت سی ان چیزوں کو جو ان کے علم میں بھی نہیں پیدا کیا

لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

ان کے لئے | رات | کہ ہم کھینچ لیتے ہیں | اس میں سے | دن کو | تو اچانک وہ | اندھیرے میں رہ جاتے ہیں

اوران لوگوں کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ اس پر سے ہم دن (کی روشنی کو) اتار لیتے ہیں اور وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾

اورسورج | چلتا ہے | اپنے مقررہ راستہ پر | یہ | اندازہ ہے | اس زبردست کا | جو ہر چیز سے باخبر ہے

اور سورج اپنے مقررہ راستہ پر چلتا رہتا ہے۔ یہ مقررہ حکم ہے اللہ کا جو غالب اور باخبر ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

اورچاند (کے لئے) | ہم نے مقرر کی ہیں | منزلیں | یہاں تک کہ | ہوجاتا ہے | کھجور کی شاخ کی طرح | پرانی

اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ وہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی مانند رہ جاتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ

نہ تو سورج | مناسب ہے | اس کے لئے | کہ جا پکڑے | چاند کو | اور نہ | رات ہی | آگے بڑھنے والی ہے

نہ سورج کے لئے ممکن ہے کہ وہ (آگے بڑھ کر) چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہوسکتی ہے

النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

دن سے | اورسب | (اپنے اپنے) مدار میں | گردش کرتے ہیں | اورنشانی ہے | ان کے لئے | یہ کہ ہم نے | اٹھایا

اور یہ تمام اپنے اپنے مدار میں تیرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) ان کے لئے خشک ناکارہ زمین میں ہماری قدرت کا ایک نشان ہے کہ ہم اسے نئے سرے سے دوبارہ زندہ کر کے اس میں سے ان کے کھانے کے لئے غلہ وغیرہ اگا دیتے ہیں۔

(۳۴) اور زمین میں کھجور و انگور کے درخت اگا کر اس میں چشمے جاری کر دیتے ہیں۔

(۳۵) تا کہ وہ ان کے پھل کھا کر ہمارا شکر ادا کریں اور یہ پھل پھول اگانا ان کا کام نہیں ہمارا ہی کام ہے۔ سب انسان مل کر بھی غلے کا ایک دانہ بنانے پر قادر نہیں ہیں۔

(۳۶) اللہ کی ذات ہر نقص و عیب سے پاک ہے جس نے ان سب چیزوں میں جو زمین سے اگتی ہیں اور خود انسانوں اور ان تمام چیزوں میں جن کا ان منکرین کو علم تک نہیں کھٹے میٹھے، نر و مادہ، نیک و بد اقسام پیدا کر دیئے۔

(۳۷) اور اس کی قدرت کا ایک اور نشان رات ہے کہ دن غائب ہوتے ہی رات کا اندھیرا دنیا پر چھا جاتا ہے۔

(۳۸) اور سورج اس کی قدرت سے اپنی قرار گاہ پر حرکت دوری کرتا ہے اور ۳۶۵ اور چوتھائی دن میں اپنا دورہ پورا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دن رات اور سال بنتے ہیں یہ سورج کی رفتار سے دن رات اور سال کا اندازہ اسی دنیا کو پیدا کرنے والے (اللہ) کا مقرر کیا ہوا ہے جو بڑا غالب ہر چیز سے باخبر ہے۔

(۳۹) اور اللہ نے اپنی قدرت سے چاند کے دورہ کی ۲۸ منزلیں مقرر کر دی ہیں کہ ہر رات دن میں ایک منزل طے کر کے ۲۸ رات دن میں وہ اپنی گردش پوری کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دورہ پورا کر چکتا ہے تو سورج کے بالکل سامنے ہونے کی وجہ سے کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح خمدار اور کمزور و نازک معلوم ہوتا ہے۔

(۴۰) اس صانع عالم کی یہ قدرت ہے کہ نہ سورج کی یہ طاقت ہے کہ حرکت کرتے ہوئے چاند کو پیچھے سے جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے سورج و چاند و سیارے سب اپنے اپنے مدار پر چل رہے ہیں۔

افعال: عَمِلَتْهُ: اس نے اس کو بنایا، ماضی (واحد مونث غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ نَسْلَخُ: کھال کی طرح ہم اتار لیتے ہیں، ہم الگ کر دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ تُدْرِكَ: وہ پالے، وہ پکڑ لے، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مُظْلِمُوْنَ: تاریکی میں پڑے ہوئے، اندھیرے میں داخل ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ عُرْجُوْنِ: کھجور کی ٹہنی، شاخ خرما، عَرَاجِيْنُ جمع۔

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهِ مَا

ان کی نسل کو | کشتی میں | بھری ہوئی | اور پیدا کردیں ہم نے | ان کے لئے | اس (کشتی) جیسی | وہ چیزیں جن پر

بھری ہوئی کشتی میں سوار کردیا۔ اور ان کے لئے ہم نے اس جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ

يَرْكَبُونَ ﴿۴۲﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

وہ سوار ہوتے ہیں | اور اگر | ہم چاہیں | تو غرق کردیں انہیں | پھر نہ کوئی فریادرس ہو | ان کے لئے | اور نہ وہ

سواری کرتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کردیں پھر نہ ان کا کوئی فریاد سننے والا ہوگا اور نہ ان کو

يُنقَذُونَ ﴿۴۳﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿۴۴﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

چھڑائے جائیں | مگر رحمت سے ہماری | اور فائدے ہیں | ایک مدت تک | اور جب | کہا جاتا ہے | ان سے

چھڑایا جاسکے گا۔ مگر ہاں! یہ ہماری مہربانی ہے اور وقت مقرر تک ان کو نفع پہنچانا ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۴۵﴾

کہ بچو | اس (عذاب) سے جو | تمہارے سامنے ہے | اور جو | تمہارے پیچھے ہے | تاکہ تم پر | رحم کیا جائے

کہ تم اس سزا سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو بعد کو ہوگی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو یہ پرواہ نہیں کرتے)

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿۴٦﴾

اور نہیں آتی تھی ان کے پاس | (کوئی) نشانی | ان کے رب کی نشانیوں میں سے | مگر | وہ تھے اس سے | منہ موڑنے والے

اور ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی ایسی نہیں آئی جس سے انہوں نے منہ نہ موڑا ہو۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب کہا جاتا ہے | ان سے | کہ خرچ کرو | اس میں سے | جو رزق دیا تمہیں | اللہ نے | (تو) کہتے ہیں | کافر لوگ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو تو یہ کافر ایمان لانے والوں سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

ان سے | جو ایمان لائے ہیں | کیا ہم کھلائیں | اس کو | کہ اگر چاہتا اللہ | تو کھلا دیتا اس کو | نہیں ہو تم مگر

(یوں) کہتے ہیں کہ کیا ہم کسی ایسے شخص کو کھانا کھلائیں جس کو اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا تم تو

فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

گمراہی میں | کھلی | اور وہ کہتے ہیں | کہ کب (پورا ہوگا) | یہ وعدہ | اگر | تم

صریح گمراہی میں ہو۔ اور یہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) کہ یہ وعدہ (قیامت) کب پورا ہوگا۔

صَادِقِينَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ

سچے ہو | وہ انتظار نہیں کررہے ہیں | مگر زور کی ایک آواز کا | جو آپکڑے گی انہیں | اور وہ

یہ لوگ تو بس ایک شدید چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو (اچانک) آ پکڑے گی اور یہ

يَخِصِّمُونَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۵۰﴾

باہم جھگڑ رہے ہوں گے | پھر نہ وہ کرسکیں گے | وصیت | اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف | واپس جاسکیں گے

آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں گے پھر یہ نہ تو کسی کو وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جاسکیں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) اور اس کی قدرت کا ایک اور نشان یہ ہے کہ اس نے طوفان نوح میں انسان کی پہلی نسل کو نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار کیا ورنہ انسان کا تخم ہی باقی نہ رہتا۔

(۴۲) اور آئندہ کو سمندری سفر کرنے کے لئے ایسی ہی اور کشتیاں اور جہاز بنانے سکھا دیئے۔ جن پر سوار ہو کر وہ دریا و سمندر میں سفر کرتے ہیں۔

(۴۳) اور اگر اللہ چاہے تو انہیں غرق کر دے اور کوئی بھی ان کی فریاد نہ سن سکے اور نہ انہیں ڈوبنے سے بچا سکے۔

(۴۴) ہاں مگر ہماری رحمت ہی مدد کو آئے اور انہیں کچھ مدت تک دنیا کی زندگی سے فائدہ دینا منظور ہو تو وہ اس غرقابی سے نجات پا سکتے ہیں۔

(۴۵) اور جب ان اہل مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس عذاب سے جو تمہیں دنیا و آخرت میں ہوگا بچو تا کہ تم پر رحم کیا جائے تو وہ اس سے بے پروائی کا اظہار کرتے ہیں۔

(۴۶) اور ان کا تو طریقہ ہی یہ رہا ہے کہ جو بھی خدا کی قدرت کا نشان چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور حضورؐ کے دیگر معجزات وغیرہ ان پر ظاہر ہوتا ہے وہ اس سے منہ موڑتے ہیں۔

(۴۷) اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو تمہیں رزق و مال عطا کیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں محتاجوں پر خرچ کرو تو وہ مسلمانوں سے مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ "اگر اللہ چاہتا تو ان مساکین کو خود کھلا سکتا تھا۔ جب وہ ہی کھلانا نہیں چاہتا تو ہم اس کی مرضی کے خلاف کیوں انہیں کھلائیں' یہ تمہاری اعلانیہ جہالت ہے جو تم ہم سے ایسا مطالبہ کرتے ہو"۔ (یہ ان کی حماقت اور بے حیائی کی انتہا ہے۔ ورنہ یہ اللہ کا امتحان ہے کہ کسی کو براہِ راست رزق دیتا ہے اور کسی کو دوسروں کے ذریعے)

(۴۸) اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم مسلمان سچے ہو تو قیامت اور اس میں جزا و سزا کا جو تم وعدہ کرتے ہو بتاؤ وہ کب پورا ہوگا؟

(۴۹) قدرت کے ان تمام دلائل کے باوجود جو وہ ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ غضب الٰہی ایک خوفناک آواز کی صورت میں انہیں آلے اس حال میں کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔

(۵۰) پھر اس وقت نہ وہ کسی کو وصیت ہی کر سکیں اور نہ خود اپنے گھروں تک واپس جا سکیں۔

افعال: نُغْرِقْهُمْ: ان کو ہم غرق کر دیں' مضارع مجزوم (جمع متکلم)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يَرْكَبُوْنَ: وہ سوار ہوتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يُنْقَذُوْنَ: ان کو نکالا جائے گا' چھڑایا جائے گا' چھڑایا (نہ) جا سکے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ أَطْعَمَهٗ: اس کو کھلایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تَأْخُذُهُمْ: وہ ان کو آ پکڑے گی' وہ ان کو آلے گی' مضارع (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ يَخِصِّمُوْنَ: وہ (اپنے معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: صَرِيْخَ: فریاد کو پہنچنے والا' فریاد رس' چیخ پکار' فریاد' استغاثہ' اسم مشتق اور مصدر ہے۔ تَوْصِيَةً: وصیت کرنا' کہہ مرنا' مصدر ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

اور پھونکا جائے گا | صور | تو اچانک وہ | قبروں سے | اپنے رب کی طرف | دوڑیں گے

اور جب صور پھونکا جائے گا' تو یہ فوراً قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ

وہ کہیں گے | کہ ہائے افسوس! | کس نے | اٹھایا ہمیں | ہماری قبروں سے | یہی ہے | جو | وعدہ کیا تھا | رحمٰن نے

کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! ہمیں کس نے ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا۔ یہ وہی قیامت ہے جس کا وعدہ اللہ رحمٰن نے کیا تھا

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ

اور سچ کہا تھا | رسولوں نے | نہیں | ہوگی وہ | مگر | زور کی ایک آواز | تو اچانک وہ | سب

اور رسولوں نے واقعی سچ کہا تھا۔ محض ایک شدید آواز ہی ہوگی اور فوراً وہ سب کے سب

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ

ہمارے سامنے | حاضر کئے جائیں گے | پس آج | ظلم نہ کیا جائے گا | کسی پر | کچھ بھی | اور بدلہ نہ دیا جائے گا تمہیں

ہمارے سامنے حاضر کردیے جائیں گے۔ سو آج (قیامت کے) دن کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو بدلہ ملے گا'

إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾

مگر وہی جو | تم | کیا کرتے تھے | بیشک | اہل | جنت | آج | مشغلوں میں | لطف اندوز ہوں گے

انہی اعمال کا' جو تم کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ اہل جنت اس دن اپنے مشغلوں میں خوش ہوں گے۔

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا

وہ | اور ان کی بیویاں | سایوں میں | تختوں پر | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے | ان کے لئے | اس میں

وہ اور ان کی بیویاں (درختوں کے) سایہ تلے' تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کو وہاں قسم قسم کے میوے میسر ہوں گے

فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

میوہ ہوگا | اور ان کے لئے ہوگا | جو کچھ وہ مانگیں گے | سلام | فرمایا جائے گا | مہربان پروردگار کی طرف سے

اور جو کچھ وہ چاہیں گے' ان کو ملے گا۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام پہنچایا جائے گا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

اور الگ ہوجاؤ | آج | اے مجرمو! | کیا میں نے حکم نہیں بھیجا تھا | تمہاری طرف | اے بنی آدم!

اور (مجرموں سے کہا جائے گا) اے مجرمو! تم ان سے الگ ہوجاؤ۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے اس بات کا عہد

أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّأَنِ

کہ | تم عبادت نہ کرنا | شیطان کی | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا | اور یہ کہ

نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ

اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ

عبادت کرو میری ہی | یہی ہے | راستہ | سیدھا | اور بیشک گمراہ کردیا | تم میں سے

(صرف) میری عبادت کرو' یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور (شیطان) تم میں سے بہت

(۵۱) اور قیامت کے روز جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً قبروں سے اٹھ کر حساب کتاب کرنے کی جگہ کی طرف دوڑے چلے جائیں گے۔

(۵۲) اور بڑے ارمان سے تمنا کریں گے کہ اے کاش! ہماری قبروں سے ہمیں کوئی نہ اٹھاتا جواب دیا جائے گا کہ یہی قیامت میں دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کا وہ وعدہ ہے جو اللہ نے دنیا میں تم سے کیا تھا اور جس کے متعلق رسولوں نے سچی خبر دی تھی۔

(۵۳) پس جب دوبارہ صور پھونکنے کی ایک ہی چنگھاڑ سے وہ سب قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے تو فرشتے زبردستی ان کو حساب کتاب کرنے کی جگہ میں اللہ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

(۵۴) اور وہ ایسا انصاف کا دن ہوگا کہ کسی کے حق میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی اور جو کچھ نیک اور برے اعمال انہوں نے کئے تھے اسی کے مطابق انہیں جزا ملے گی۔

(۵۵) بلاشبہ جنت والے اس روز اپنے اپنے مشغلوں اور عیش و عشرت میں خوش ہوں گے۔

(۵۶) وہ اور ان کی بیویاں جنت کے درختوں کے سائے میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

(۵۷) وہاں انہیں قسم قسم کے میوے اور منہ مانگی مرادیں ملیں گی۔

(۵۸) پروردگار عالم جو اپنے خاص بندوں پر خاص مہربانی کرنے والا ہے وہ ارشاد فرمائے گا کہ تم پر ہمیشہ کے لئے سلامتی ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے بندوں کی انتہائی عزت افزائی ہوگی۔

(۵۹) موقف حساب میں حساب کتاب ہو چکنے کے بعد جب اہل جنت کو جنت کی طرف لے جائیں گے تو مجرموں سے ارشاد ہوگا کہ آج تم مومنین سے الگ ہو جاؤ۔ جنت کی نعمتوں میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔

(۶۰) اے بنی آدم! کیا انبیاء کی زبانی تم سے وعدہ نہ لیا گیا تھا کہ تم شیطان کا کہنا نہ ماننا کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

(۶۱) اور یہ کہ صرف میرا ہی حکم ماننا ہماری رحمت اور قرب حاصل کرنے کی یہی سیدھی راہ ہے۔

انعال: بَعَثَنَا: اس نے ہم کو اٹھالیا' ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اَعْهَدْ: میں نے عہد لیا' مضارع (واحد متکلم)۔ اِمْتَازُوْا: تم الگ ہو جاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَدَّعُوْنَ: وہ طلب' خواہش کریں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شُغُلٍ: دھندا' مشغلہ' شُغل اَشْغَالٌ جمع۔ ظِلٰلٍ: سائے' پرچھائیاں' ظِلٌّ واحد۔ فٰكِهُوْنَ: آرام پانے والے' راحت پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُتَّكِـُٔوْنَ: تکیہ لگائے ہوئے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

مخلوق کو | بہت سی | پس کیا تم عقل نہ رکھتے تھے | یہ ہے | (وہ) دوزخ | جس کا

لوگوں کو گمراہ کرچکا۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ہے وہ جہنم جس

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

تم سے وعدہ کیا گیا تھا | داخل ہو جاؤ اس میں | آج | بدلے اس کے | جو تم کفر کیا کرتے تھے | آج

کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس کفر و انکار کے صلے میں جو تم کرتے رہے آج اس میں داخل ہوجاؤ۔ آج

نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ

ہم مہر لگا دیں گے | ان کے منہ پر | اور بولیں گے ہم سے | ان کے ہاتھ | اور شہادت دیں گے | ان کے پاؤں

ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ

اس پر جو | وہ کیا کرتے تھے | اور اگر | ہم چاہیں | تو مٹا دیں | ان کی آنکھیں

اعمال کی گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کردیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ

پھر وہ دوڑیں | راستہ کی طرف | پھر وہ کیونکر | دیکھ سکیں گے | اور اگر ہم چاہیں | تو ان کی صورتیں مسخ کردیں

پھر یہ (اگر) رستے کی طرف دوڑتے بھی تو کیسے دیکھتے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے مساکن میں

عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ۧ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ

ان کی جگہوں پر | پھر وہ استطاعت نہ رکھتے | چلنے کی | اور نہ ہی واپس لوٹ سکیں | اور جس کی | ہم عمر لمبی کردیں

ہی ان کی صورتیں مسخ کردیتے پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے۔ اور جس کو ہم لمبی عمر عطا

نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

اس کو پھر ضعیف کردیتے ہیں | خلقت میں | پس کیا وہ عقل نہیں رکھتے | اور نہیں | سکھایا ہم نے اس کو | شعر کہنا

کرتے ہیں تو اس کی جسمانی قوتوں کو گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ نہیں سوچتے اور ہم نے اس نبی کو شعر گوئی نہیں سکھائی

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ۙ

اور | نہیں مناسب | اس کے لئے | نہیں وہ (کچھ اور) | مگر | نصیحت | اور قرآن | واضح

اور نہ یہ اس کی شان کے مناسب ہے۔ یہ کلام تو (ایک زبردست) نصیحت اور روشن قرآن ہے۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

تاکہ وہ ڈرائیں | اس کو جو | ہے | زندہ | اور ثابت ہوجائے | بات (حجت) | کافروں پر

تاکہ اس شخص کو جو زندہ ہو عذاب سے ڈرائے اور منکروں پر حجت تمام ہوجائے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا

کیا انہوں نے نہیں دیکھا | کہ ہم نے ہی | بنا دیئے | ان کے لئے | ان میں سے جو | بنائے | ہمارے ہاتھوں نے | چوپائے

کیا انہوں نے بغور نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے اپنے دست قدرت سے چوپائے پیدا کردیئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۲) شیطان تم سے پہلے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے ؟

(۶۳) یہی وہ دوزخ ہے جس کا تم سے انبیاء وعدہ کرتے تھے۔

(۶۴) سو آج تم اپنے کفر کے بدلے اس میں داخل ہو جاؤ۔

(۶۵) قیامت کے روز کفار اور مجرموں کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی کہ وہ کچھ بول نہ سکیں اور دنیا میں وہ جو کچھ برے اعمال کرتے رہے ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے متعلق ہمارے حضور میں گواہی دیں گے۔

(۶۶) اور اگر اللہ چاہے تو ابھی دنیا میں ان کو اندھا کر دے اور وہ راستہ کی طرف دوڑ کر جائیں تو کچھ دیکھ نہ سکیں۔

(۶۷) اور اگر وہ چاہے تو ان کی شکلیں بگاڑ دے اور اپاہج بنا دے اور وہ اپنی جگہ پر ٹھوس پتھر کی طرح بیٹھے کے بیٹھے رہ جائیں نہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔

(۶۸) اور یہ بھی اس کی قدرت ہے کہ اللہ جس کی عمر زیادہ کر دیتا ہے اس کی طاقت اور اعضا وقویٰ میں اُلٹا پن یعنی بچپن کی سی کمزوری وخرابی آنا شروع ہو جاتی ہے پس کیا تم سمجھتے نہیں کہ اللہ چاہے تو جوانی ہی میں ساری قوتیں سلب کر لے۔

(۶۹) اور کفار مکہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لاتے تھے کہ وہ تو ایک شاعر ہے اللہ اس کی تردید فرماتا ہے کہ ہم نے تو آپ کے اندر شعر کہنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھی اور شعر گوئی ایک عام سی چیز ہے جو آپ کی بلند شان کے مناسب نہیں' اور یہ کلام جو آپ پر اترتا ہے یہ تو ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔ شاعری اس کے مقابلے میں کیا چیز ہے؟

(۷۰) تاکہ جس کا دل زندہ ہے اور وہ برے بھلے میں فرق کر سکتا ہے وہ قرآن سن کر متاثر ہو اور کفار پر عذاب کا حکم ثابت ہو جائے۔

افعال: اِصْلَوْھَا: اس میں جا پڑو' اس کے اندر چلے جاؤ' امر (جمع مذکر حاضر) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَشْھَدُ: وہ شہادت دے' گواہی دے' مضارع (واحد مونث غائب)' وہ (جمع مکسر) گواہی دیں گے۔ تُکَلِّمُنَا: ہم سے باتیں کریں گے' ہم سے بولیں گے' مضارع (واحد مونث غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ طَمَسْنَا: ہم نے مٹا دیا' ہم نے بے نور کر دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ مَسَخْنَا: ہم نے صورت بگاڑ دی' ماضی (جمع متکلم)۔ نُنَکِّسْ: ہم الٹا کر دیتے ہیں' کبڑا کر دیتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔ یَحِقَّ: واجب ہو جائے' ثابت ہو جائے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: جِبِلًّا: خلق' بڑی جماعت۔ مُضِیًّا: گزر جانا' چلا جانا' مصدر ہے۔ شِعْرَ: شعر' شعر کہنا' مصدر ہے۔

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ

کہ وہ | ان کے | مالک ہیں | اور ہم نے فرمانبردار کیا انہیں | ان کے لئے | پس بعض ان میں سے | ان کی سواری ہیں

جن کے یہ مالک ہیں اور ہم نے (جانوروں کو) ان کا مطیع بنادیا سو بعض تو ان میں سے سواری کے لئے

وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

اور بعض کو ان میں سے | وہ کھاتے ہیں | اور ان کے لئے | ان میں | (بہت) فائدے ہیں | اور پینے کی چیزیں

ہیں اور بعض کو یہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں اور بھی بڑے فائدے اور مشروب ہیں۔

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾

پس کیا وہ شکر نہیں کرتے | اور انہوں نے بنالئے | سوائے اللہ کے | (کئی) معبود | تاکہ انہیں | مدد مل سکے

کیا یہ پھر بھی شکر نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دیگر معبود بنا رکھے ہیں' تاکہ شاید ان کو مدد ملے

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

نہیں | کر سکیں گے وہ | ان کی مدد | اور وہ ہیں | ان کے لئے | لشکر | حاضر

اور وہ معبود ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جبکہ (کفار) ان کے حاضر لشکر بنے ہوئے ہیں

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾

تو غمزدہ نہ کرے آپ کو | ان کی بات | بیشک ہم جانتے ہیں | جو کچھ | وہ چھپاتے ہیں | اور جو کچھ | وہ ظاہر کرتے ہیں

تو ان کی باتیں آپ کو غمزدہ نہ کریں۔ ہمیں معلوم ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جن کا یہ اظہار کرتے ہیں

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا نہیں دیکھا | انسان نے | کہ ہم نے پیدا کیا اس کو | قطرہ سے | پھر اچانک وہ (ہوگیا) | جھگڑنے والا

کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو ایک قطرہ سے پیدا کیا ہے پھر وہ کھلے بندوں (اپنے رب کے بارے میں)

مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ

کھلم کھلا | اور اس نے بیان کی | ہمارے لئے | ایک مثال | اور وہ بھول گیا | اپنی پیدائش کو | وہ کہنے لگا | کہ کون

جھگڑتا ہے۔ اور یہ ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرتا ہے اور خود اپنی حقیقت کو بھول گیا ہے کہتا ہے' کون

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

زندہ کرے گا | ہڈیوں کو | جب وہ بوسیدہ ہو جائیں گی | کہہ دیجئے | زندہ کرے گا انہیں | وہی جس نے | پیدا کیا انہیں

ہڈیوں کو زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہوچکی ہوں گی' کہہ دیجئے وہی ان کو زندہ کرے گا جس نے ان کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ

پہلی مرتبہ | اور وہی ہر ایک | تخلیق کو | خوب جانتا ہے | جس نے | بنادی | تمہارے لئے

پہلی بار بنایا تھا وہ اپنی ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔ وہ جو تمہارے لئے ہرے بھرے

مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

درخت | سبز سے | آگ | پھر تم | اس سے | آگ سلگاتے ہو

درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) کیا ان مشرکین نے غور سے نہیں دیکھا کہ ہم نے ہی مویشیوں کو پیدا کر کے انسان کو ان کا مالک بنا رکھا ہے۔

(۷۲) اور ہم نے ہی ان چوپاؤں کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ بعض کو سواری اور بعض کو کھانے کے کام میں لاتے ہیں۔

(۷۳) اور اس کے علاوہ ان چوپاؤں سے طرح طرح کے فائدے مثلاً اون چمڑا اور دودھ وغیرہ حاصل کرتے ہیں پھر بھی وہ شکر نہیں کرتے۔

(۷۴) اور اس کے باوجود انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کر سکیں۔

(۷۵) وہ جھوٹے معبود وہاں ان کی کچھ بھی مدد نہ کر سکیں گے۔ وہاں وہ مشرکین کے مخالف فریق کے طور پر خدا کے دربار میں پیش کئے جائیں گے۔

(۷۶) تو آپؐ کو ان کی فضول باتوں سے غمزدہ نہیں ہونا چاہئے وہ مشرکین آپؐ کی جو دشمنی دل میں چھپا رہے ہیں یا زبان سے ظاہر کرتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اس کی انہیں سزا دیں گے۔

(۷۷) کیا مجرم انسان نے اپنی پیدائش میں غور کر کے ہماری قدرت کا مطالعہ نہیں کیا کہ ہم نے اسے ایک ناچیز نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اچانک وہ ہماری قدرت کے متعلق جھگڑنے لگا۔

(۷۸) اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور کہنے لگا کہ مرنے کے بعد بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟ اور خود اپنی پیدائش کو بھول گیا۔

(۷۹) کہہ دیجئے کہ وہی قادر مطلق ان بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ عدم سے پیدا کر دیا تھا وہ پہلی بار اور دوسری بار ہر طرح کا بنانا جانتا ہے۔

(۸۰) وہ قادر مطلق جس نے بعض سبز درخت (جیسے مرخ وعقار) سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دی جیسے بانس یا **مرخ** کی ہری ٹہنی کو **عقار** کی ٹہنی پر رگڑ کر فوراً آگ جلا لیتے ہو۔ تفسیر عثمانی میں ہے ''یعنی اول پانی سے سبز و شاداب درخت تیار کیا پھر اسی تر و تازہ درخت کو سکھا کر ایندھن بنا دیا۔ جس سے اب تم آگ نکال رہے ہو۔ پس جو خدا ایسی متضاد صفات کو ادل بدل کر سکتا ہے کیا وہ ایک چیز کی موت و حیات کے اُلٹ پھیر پر قادر نہیں؟''

افعال: ذَلَّلْنٰهَا: ہم نے ان کو رام کر دیا' ہم نے ان کو فرمانبردار کر دیا' عاجز کر دیا' ماضی (جمع متکلم) هَا (ضمیر واحد مونث غائب)۔
تُوْقِدُوْنَ: تم آگ سلگاتے ہو' تم آگ روشن کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رَكُوْبُهُمْ: ان کا سوار ہونا' رَكُوْبُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَالِكُوْنَ: قابو رکھنے والے' ہر قسم کا تصرف کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَشَارِبُ: گھاٹ' پینے کی جگہیں' چشمہ' تھن' مَشْرَبٌ واحد' (مصدر میمی: پینا)۔ اَخْضَرِ: سبز' ہرا' صفت مشبہ۔ رَمِيْمٌ: استخوان بوسیدہ' گلی ہوئی ہڈی' صفت مشبہ' رِمَامٌ جمع۔

أَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ

کیا نہیں ہے | وہ ذات | جس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | قادر | اس پر کہ

کیا وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ

پیدا کردے | ان جیسے | کیوں نہیں | وہی سب کچھ پیدا کرنے والا | سب کچھ جاننے والا ہے | اس کا حکم تو ایسا ہے | کہ جب

ان جیسے اور (لوگ) پیدا کردے؟ کیوں نہیں! وہی تو پیدا کرنے والا اور خبردار ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب

أَرَادَ شَيْـًٔا أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ

وہ ارادہ کرتا ہے | کسی چیز کا | تو وہ فرماتا ہے | اس کو | کہ ہو جا | پس وہ ہو جاتی ہے | پس پاک ہے | وہ ذات

وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ اسے کہہ دیتا ہے کہ "ہوجا" پس وہ ہوجاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جس

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

جس کے ہاتھ میں | بادشاہت ہے | ہر | چیز کی | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے

کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کی بادشاہت ہے اور تم سب اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ آيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ صٰفّٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ إِنَّ

قسم ہے صف باندھے کھڑے ہونے والوں کی | پھر ڈانٹنے والوں کی | جھڑک کر | پھر تلاوت کرنے والوں کی | قرآن کے | بیشک

قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو قطار در قطار ہو کر صف باندھتے ہیں' پھر ان کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں' پھر ان کی جو قرآن پڑھتے ہیں۔ بیشک

إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تمہارا معبود | ایک ہے | (جو) پروردگار ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جو ان کے درمیان ہے | اور پروردگار ہے

تمہارا معبود ایک ہے۔ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کی درمیانی کائنات کا اور وہ رب ہے

الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾

مشرقوں کا | بیشک ہم نے زینت بخشی | آسمان دنیا کو | زینت سے | ستاروں کی

مشرقوں کا۔ بیشک ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے رونق بخشی ہے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى

اور حفاظت کیلئے | ہر شیطان | سرکش سے | کان نہیں لگا سکتے | اعلیٰ فرشتوں کی جانب

اور ہر سرکش شیطان سے اسے محفوظ بھی رکھا ہے۔ (وہ شیاطین) فرشتوں کی مجلس اعلیٰ کی کوئی بات سن نہیں سکتے۔

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ

کہ ان کو مارا جاتا ہے | ہر | طرف سے | بھگانے کے لئے | اور ان کے لئے | عذاب ہے

اور ہر طرف سے ان کو بھگانے کے لئے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے دائمی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۱) کیا وہ قادر مطلق جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ دوبارہ ان جیسی اور چیزوں کو پیدا نہیں کر سکتا؟ ضرور کر سکتا ہے وہی سب کچھ پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا ہے۔

(۸۲) اس کا حکم تو ایسا اٹل ہے کہ جب وہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرے اور حکم دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

(۸۳) پس وہ قادر مطلق ہر عیب سے پاک ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور قیامت کے روز تم سب اسی کے دربار میں حاضر ہو گے۔

سورۂ صافات

یہ سورت لفظ **صافات** سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی ہے۔

(۱) مقام بندگی میں صفیں باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتوں میں۔

(۲) پھر شیطانوں اور انسانوں کو اللہ کی نافرمانی سے ڈانٹنے والے فرشتوں میں۔

(۳) پھر اللہ کی آیتوں کو انبیاء کے پاس پڑھ کر سنانے والے فرشتوں میں اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔

(۴) کہ تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔

(۵) جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا اور تمام مشرقوں (اور مغربوں) کا پروردگار ہے۔

(ف) سال بھر میں سورج ۳۶۵ مختلف زاویوں سے نکلتا اور اتنی ہی جگہ ڈوبتا ہے اس لئے مشارق کہا گیا ہے۔

(ف۲) بندوں کے لئے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم ناجائز ہے لیکن قرآن میں جو خدا نے مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں ان سے مقصود قسم کھانا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ **مقسم بہ** میں **مقسم علیہ** کے ثبوت پر ایک واضح دلیل اور مکمل گواہی موجود ہے۔ اس سے کبھی مضمون کی تاکید یا عظمت شان کو بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۶) اور بلاشبہ یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ اس نے آسمان اول کو بے شمار ستاروں سے مزین کر دیا۔

(۷) تاکہ سرکش شیاطین کا داخلہ آسمان میں بند کر دیا جائے۔

(۸) تاکہ وہ فرشتے کا کلام سن کر لوگوں کو غیب کی باتیں بتا کر دین حق سے گمراہ نہ کر سکیں۔ چنانچہ جب شیاطین اوپر چڑھنا چاہتے ہیں تو ہر طرف سے فرشتے ان پر آتشی ستارے شہاب ثاقب پھینکتے ہیں۔

افعال: یَسَّمَّعُوْنَ: وہ کان نہیں لگا سکتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ یُقْذَفُوْنَ: ان پر (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: قَادِرٍ: طاقت رکھنے والا' قابو پانے والا' غالب' گرفت کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ تٰلِیٰتِ: تلاوت کرنے والیاں' پڑھنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ زٰجِرٰتِ: ڈانٹنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ زَجْرًا: جھڑکنا' ڈانٹنا' مصدر ہے۔ حِفْظًا: بچاؤ' حفاظت' مصدر ہے۔ مَارِدٍ: سرکش آدمی یا شیطان جو ہر خیر سے خالی ہو' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ الْمَشَارِقِ: سورج نکلنے کے مقامات' اسم ظرف۔

وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

دائمی | سوائے اس کے جو | لے بھاگا | کچھ اُچک کر | تو اس کے پیچھے لگا | ایک انگارا | دہکتا ہوا

عذاب ہے۔ البتہ جو کوئی جھپٹ کر کوئی (بات) اُچک لے جائے تو دھکتا ہوا انگارا اس کا پیچھا کرتا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

پس اُن سے پوچھئے | کیا ان کا | پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے | یا ان کا جن کو | ہم نے پیدا کیا | بیشک ہم نے پیدا کیا ان کو

پس ان سے پوچھئے کہ ان لوگوں کا پیدا کرنا دشوار ہے یا اُن تمام چیزوں کا جن کو ہم نے بنایا ہے ہم نے ان لوگوں کو

مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا

مٹی | لیسدار سے | بلکہ | آپ نے تعجب کیا | اور وہ مذاق اُڑاتے ہیں | اور جب | انہیں نصیحت کی جاتی ہے

چپکنے والی مٹی سے بنایا ہے۔ بلکہ آپ تو (ان کے حال پر) تعجب کرتے ہیں اور وہ (کفار) مذاق اڑاتے ہیں۔ اور جب ان کو سمجھایا جاتا

لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ

(تو) وہ نصیحت قبول نہیں کرتے | اور جب وہ دیکھتے ہیں | کوئی نشانی | تو وہ ہنسی میں اڑا دیتے ہیں | اور کہتے ہیں | نہیں | یہ (کچھ اور)

ہے تو وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ہنسی میں اُڑا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو کھلا

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

مگر | جادو | کھلا | کیا جب ہم مرجائیں گے | اور ہو جائیں گے مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم | دوبارہ اٹھائے جائیں گے

جادوگری ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا۔

اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ

کیا ہمارے باپ دادا (بھی) | کہہ دیجئے | ہاں (ضرور) | اور | تم ہوگے | ذلیل وخوار | پس وہ تو ہوگی

کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو (پھر) اٹھایا جائے گا۔ کہہ دیجئے ہاں! اور تم ذلیل و خوار ہوں گے۔ (سنو!) وہ تو بس ایک

زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ

ایک زور کی آواز | پس اچانک وہ | دیکھنے لگیں گے | اور کہیں گے | ہائے ہماری بدبختی | یہی ہے | دن

زوردار ڈانٹ پڑے گی اور یہ اسی وقت (اُٹھ کر) دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی! یہ تو جزا کا دن

الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا

جزا کا | یہی ہے | دن | فیصلہ کا | وہ جس کو | تم جھٹلایا کرتے تھے | جمع کردو

آ گیا۔ یہ وہی فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان کو جنہوں نے | ظلم کیا | اور ان کے ساتھیوں کو | اور جن کی | وہ عبادت کرتے تھے | اللہ کی بجائے

اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان تمام (بتوں کو) جمع کرو' جن کی وہ پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بجائے

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

پس تم انہیں دکھاؤ | راستہ | دوزخ کا | اور ٹھہراؤ ان کو | بیشک ان سے | پوچھا جائے گا

اور پھر انہیں جہنم کے راستے پر ڈال دو۔ اور ان کو ٹھہراؤ! کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) تا کہ ان کو اوپر جانے سے روک دیا جائے اور اس کے علاوہ ان شیاطین کو آخرت میں بھی ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔
(۱۰) مگر اس کے باوجود جو شیطان اوپر جا کر فرشتوں سے اُڑتی ہوئی کوئی بات لے بھاگتا ہے تو اس پر شہاب ثاقب پھینکا جاتا ہے۔
(۱۱) تو آپ ان کفار مکہ سے پوچھ لیجئے کہ اتنی بڑی بڑی عظیم الشان مخلوقات کا پیدا کرنا مشکل ہے یا ان لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرا ٹھانا؟ جن کو ہم نے ایک لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔
(۱۲) بلکہ جب آپؐ قدرت الٰہی اور مشرکین کے انکار پر تعجب کرتے ہیں تو وہ اپنی جہالت اور سرکشی سے آپؐ کا مذاق اڑاتے ہیں۔
(۱۳) اور نصیحت کئے جانے پر نصیحت حاصل نہیں کرتے۔
(۱۴) اور جب وہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔
(۱۵) اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو بس ایک جادو ہے کھلا ہوا۔
(۱۶) کیا یہ ممکن ہے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔
(۱۷) اور کیا ہمارے پہلے باپ دادے بھی ایسے ہی دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ ہرگز نہ ہوگا۔
(۱۸) ان سے کہہ دیجئے کہ ہاں ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا اور اس وقت تم سخت ذلیل ہو گے۔
(۱۹) پس تمہارے دوبارہ زندہ کرا ٹھانے کے لئے تو ہمیں کسی سامان کی بھی ضرورت نہ پڑے گی صرف ایک زور کی آواز ہوگی۔ جس سے فوراً وہ سب قبروں سے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔
(۲۰) اور پکار اٹھیں گے کہ ہائے خرابی! یہ تو وہی جزا کا دن ہے۔
(۲۱) حکم ہوگا کہ ہاں یہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔
(۲۲) پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان مجرموں کو جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے سب کو جمع کر دو۔
(۲۳) ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود مقرر کئے تھے لہٰذا ان سب کو دوزخ کا راستہ بتا دو۔
(۲۴) اور ان سب کو راستہ میں ٹھہرا لو کہ ان سے پوچھا جائے گا۔

افعال: اِسْتَفْتِهِمْ: تو ان سے پوچھ' امر (واحد مذکر حاضر) 'هُمْ' ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ خَطِفَ: اس نے اچک لیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَجِبْتَ: تو نے تعجب کیا' تو نے اچنبھا کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ اُحْشُرُوْا: تم اکٹھا کرو' تم جمع کرلو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ اِهْدُوْهُمْ: ان کو راستہ دکھلاؤ' ہدایت کرو' امر (جمع مذکر حاضر) 'هُمْ' ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ قِفُوْا: تم ٹھہراؤ' ٹھہرائے رکھو' ان کو کھڑا کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: دُحُوْرًا: بھگانا' ہانکنا' دھتکارنا' دور کرنا' مصدر ہے۔ وَاصِبٌ: جم جانے والا' قائم رہنے والا' جاودانی' لازوال' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ لَازِبٍ: چپکنے والا' چمٹنے والا' لیس دار' لازم' جم جانے والا' اسم فاعل مفرد۔ مَسْئُوْلُوْنَ: بازپرس کئے گئے' بازپرس کے قابل لوگ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا ہوا تمہیں | تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے | بلکہ | وہ (تو) | آج | (بالکل) فرمانبردار ہیں

کہ اب تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ بلکہ وہ آج کے دن (شرم کے مارے) سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ

اور متوجہ ہوں گے | ایک دوسرے کی طرف | باہم سوال کرتے ہوئے | کہیں گے | بلاشبہ تم

اور ان میں سے بعض ایک دوسرے کی طرف رُخ کرکے پوچھیں گے۔ کہیں گے کہ تم تو

كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

آتے تھے ہمارے پاس | پوری قوت سے | وہ کہیں گے | (نہیں) بلکہ | تم نہ تھے | ایمان لانے والے

ہمارے پاس بہت قوت سے آیا کرتے تھے۔ وہ جواب میں کہیں گے بلکہ تم تو ماننے والے ہی نہ تھے۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور نہیں تھا | ہمارا | تم پر | کوئی زور | بلکہ | تم تھے ہی | سرکش لوگ

اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ چلتا تھا، بلکہ تم خود ایک سرکش قوم تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا

پس ثابت ہوگئی | ہم پر | بات | ہمارے ربّ کی | بیشک ہم تو | چکھنے والے ہیں | پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا | ہم خود (بھی)

پس ہم سب کے حق میں ہمارے ربّ کی بات ثابت ہوئی کہ ہمیں ضرور (عذاب کا) مزہ چکھنا ہوگا۔ اور ہم نے تمہیں گمراہ کیا جس طرح

كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

تھے | گمراہ | پس بیشک وہ | اس دن | عذاب میں (بھی) | شریک ہوں گے

ہم خود بھی گمراہ تھے۔ پس اس روز عذاب میں وہ سب کے سب شریک ہوں گے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ

بیشک ہم | اسی طرح | کرتے ہیں | مجرموں کے ساتھ | بیشک وہ | ایسے تھے | کہ جب | کہا جاتا تھا

گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا کہ

لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا

ان سے | کہ کوئی اور معبود نہیں | سوائے اللہ کے | تو وہ تکبر کیا کرتے تھے | اور وہ کہتے تھے | کہ کیا ہم چھوڑ دیں گے

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

اپنے معبودوں کو | ایک شاعر | دیوانہ (کی خاطر) | بلکہ | وہ تو لایا ہے | (دین) حق | اور | اس نے تصدیق کی

معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دیں۔ (وہ دیوانہ نہیں) بلکہ حق لے کر آیا ہے اور (گزشتہ) رسولوں

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ

رسولوں کی | بیشک تم | چکھنے والے ہو | عذاب | دردناک | اور نہیں بدلہ دیا جائے گا تمہیں

کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کو بیشک دردناک عذاب چکھنا ہوگا۔ اور جو کچھ تم کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) پھران سے پوچھا جائے گا کہ آج تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟
(۲۶) وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے بلکہ بالکل عاجز اور فرمانبردار کھڑے ہوں گے۔
(۲۷) اور تابع ومتبوع (لیڈر اور پیروکار) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم سوال کریں گے۔
(۲۸) مشرکین اپنے سرغنوں سے کہیں گے کہ بلاشبہ تم ہی ہمارے پاس آ کر جبراً ہم کو گمراہ کرتے تھے۔
(۲۹) وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔
(۳۰) اور ہمارا تم پر کیا زور تھا کہ ہم تمہیں مجبور کرتے بلکہ تم خود ہی نافرمان تھے۔
(۳۱) پس آج اللہ کے عذاب کا حکم ہم سب پر ثابت ہو چکا۔ ہمیں اس کا مزہ ضرور چکھنا ہوگا۔
(۳۲) پھر ہم نے جو تمہیں گمراہ کیا تو ہم خود ہی گمراہ تھے۔
(۳۳) پس قیامت کے روز وہ تابع ومتبوع سب عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے۔
(۳۴) واقعی مجرم لوگوں سے ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔
(۳۵) واقعی وہ ایسے ضدی تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں تو وہ اس کے ماننے سے انکار کرتے تھے۔
(۳۶) اور کہتے تھے کہ کیا ایک دیوانے شاعر یعنی آنحضرتؐ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں گے؟
(۳۷) آنحضرتؐ کوئی دیوانے نہیں بلکہ وہ تمہارے پاس اللہ کا سچا دین (اسلام) لے کر آئے ہیں اور آپؐ نے پہلے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔
(۳۸) بلاشبہ اب تم کو اس انکارِ حق کے بدلے دردناک عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

افعال: تَنَاصَرُوْنَ: تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْعَلُ: ہم کریں گے' مضارع (جمع متکلم)۔
اسماء: مُسْتَسْلِمُوْنَ: فرمانبردار' گردن رکھ دینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَارِكُوْا: چھوڑنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)' نون بسبب اضافت حذف ہوگیا' بحالت رفع۔ مُشْتَرِكُوْنَ: شریک ہونے والے' ساتھ ساتھ عذاب میں رہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ ذَآئِقُوا: چکھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)' اضافت کے سبب نون گر پڑا۔

إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾
مگر | وہی جو | تم کیا کرتے تھے | مگر | اللہ کے بندے | چنے ہوئے
رہے تھے اسی کا بدلہ تمہیں ملے گا۔ مگر ہاں! جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾
یہی لوگ ہیں | جن کے لئے ہے | رزق | معلوم | میوے | اور وہ | معزز ہوں گے
یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے (آخرت میں) رزق مقرر ہے (یعنی) میوے اور وہ عزت سے رہیں گے۔

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم
باغات میں | نعمت کے | تختوں پر | ایک دوسرے کے سامنے | لائے جائیں گے ان کے لئے
آرام و آسائش کے باغوں میں، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے بہتی پاکیزہ شراب کا جام

بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا
جام | پاکیزہ (شراب) کے | سفید | جو لذیذ ہوگی | پینے والوں کے لئے | نہ اس میں
ان کے درمیان گردش کرے گا۔ جو بڑی سفید و صاف اور پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ اس

غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ
دردِ سر ہوگا | اور نہ وہ | اس سے | بہکیں گے | اور ان کے پاس (ہوں گی) | نیچی رکھنے والی
(پاکیزہ شراب) سے نہ سر چکرائے گا، نہ وہ بہکیں گے۔ اور ان کے پاس نگاہیں نیچی رکھنے والی بڑی بڑی

الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾ فَأَقْبَلَ
نگاہیں | بڑی آنکھوں والی | گویا کہ وہ | انڈے ہیں | چھپا کر رکھے ہوئے | پس وہ متوجہ ہوں گے
آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ جو گویا کہ انڈوں کی طرح (پروں کے نیچے) چھپا کر رکھی گئی ہوں۔ پھر وہ ایک

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ
ایک دوسرے کی طرف | (اور) باہم سوال کریں گے | کہے گا | ایک کہنے والا | اُن میں سے
دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ

إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَإِذَا
بیشک میرا تھا | ایک ہم نشین | وہ کہتا تھا | کہ کیا تو ہے | تصدیق کرنے والوں میں؟ | کیا جب
میرا ایک ساتھی تھا۔ جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی یقین کرنے والوں میں سے ہے؟ کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ
ہم مرجائیں گے | اور ہوجائیں گے | مٹی | اور ہڈیاں | (تو) کیا ہمیں | بدلہ دیا جائے گا؟ | ارشاد ہوگا | کیا
ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ ملے گا؟ ارشاد ہوگا کیا تم

أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ
تم | جھانک کر دیکھو گے؟ | پس وہ جھانکے گا | تو اسے دیکھے گا | درمیان میں | دوزخ کے | وہ کہے گا
جھانک کر اس کو دیکھنا چاہتے ہو؟ پس وہ دیکھے گا تو اس کو دوزخ کے وسط میں پڑا پائے گا۔ وہ کہے گا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۹) اور تمہیں انہی جرموں کی سزا دی جائے گی جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۴۰) ہاں اللہ کے منتخب بندوں کو ثواب ملے گا۔

(۴۱) اور انہیں کے لئے رزق معلوم ہے۔

(۴۲) یعنی انواع واقسام کے جنتی میوے۔ اور انہی کو عزت ملے گی۔

(۴۳) نعمت کے باغوں میں۔

(۴۴) تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

(۴۵) اللہ کے رحمت کے پاکیزہ شراب کے جام ان کو پلائے جائیں گے۔

(۴۶) جو نہایت سفید اور پینے والے کے لئے بہت مزے دار ہوگا۔

(۴۷) جسے پی کر نہ تو دردسر ہوگا اور نہ وہ دیوانے ہوں گے۔ بلکہ ایک پاکیزہ سرور حاصل ہوگا۔

(۴۸) اوران کے پاس وہ جنتی بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو اپنے خاوندوں کے سوائے کسی دوسرے کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گی۔

(۴۹) اور وہ اتنی صاف اور خوبصورت ہوں گی جیسے گرد وغبار سے محفوظ انڈے ہوں۔

(۵۰) پس وہ اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم سوال کریں گے۔

(۵۱) ایک کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی' دوست تھا۔

(۵۲) وہ مذاق سے کہتا تھا کہ کیا تو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو دل سے مانتا ہے؟

(۵۳) بھلا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں اعمال کا بدلہ کیسے ملے گا؟

(۵۴) اس کے جواب میں حق تعالیٰ اس جنتی سے فرمائے گا کہ کیا تم جھانک کر اُس کو دوزخ کو دیکھو گے؟

(۵۵) چنانچہ وہ دیکھے گا کہ اس کا وہ ساتھی دوزخ کے بالکل درمیان میں پڑا ہے۔

افعال: یُطَافُ: دور چلایا جائے گا' اس کو گرد پھرایا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُنْزَفُوْنَ: وہ بہکا دیئے جائین گے' ان کی عقل گم ہو جائے گی' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَقْبَلَ: اس نے رخ کیا' وہ متوجہ ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَیْضٌ: انڈے' بَیْضَۃٌ واحد۔ شَارِبِیْنَ: پینے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ طَرْفِ: نظر' نگاہ۔ عِیْنٌ: بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں' عَیْنَاءُ واحد۔ غَوْلٌ: دردسر' مستی' بگاڑ' اچانک ہلاک کر دینا' اسم فعل اور مصدر۔ قَاصِرَاتُ: نظر کو روکنے والیاں' پاک دامن عورتیں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ لَذَّۃٍ: خوش مزہ' لَذَّات جمع۔ قَرِیْنٌ: ساتھی' دوست' قُرَنَاءُ جمع۔ مُصَدِّقِیْنَ: سچا ماننے والے' سچا جاننے' کہنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُطَّلِعُوْنَ: جھانک کر دیکھنے والے' واقف ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَدِیْنُوْنَ: وہ لوگ جن کو بدلہ دیا جائے' بدلہ دیئے ہوئے' فرمانبردار' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ

قسم اللہ کی | تُو تو قریب تھا | کہ مجھے ہلاک کر دے | اور اگر نہ ہوتا | فضل | میرے رب کا | تو میں ضرور ہوتا

اللہ کی قسم! تُو تو مجھے جہنم میں ڈالنے لگا تھا اور اگر اللہ کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی، تو میں بھی (آج)

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا

حاضر کئے ہوئے (مجرموں میں) سے | پس کیا نہیں | ہم | مرنے والے | مگر | ہمارا مرنا

گرفتار شدہ لوگوں میں ہوتا۔ کیا اب ہم (آئندہ کبھی) نہیں مریں گے؟ سوائے (دنیا کی) پہلی

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

پہلی بار کا | اور نہیں ہم | عذاب دیئے جانے والوں میں سے | بیشک | یہی ہے | کامیابی

موت کے اور نہ کبھی ہمیں عذاب ہوگا۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ

بڑی بھاری | ایسی ہی (کامیابی) کے لئے | عمل کرنا چاہیئے | عمل کرنے والوں کو | کیا یہ ہے | اچھی

کامیابی ہے۔ ایسی ہی چیز کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ کیا یہ بہتر مہمان نوازی

نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

مہمانی | یا | درخت | تھوہر کا | بیشک ہم نے بنایا اس کو | ایک آزمائش | ظالموں کے لئے

ہے یا وہ تھوہر کا درخت؟ اس کو ہم نے ظالموں کے لئے آزمائش بنایا ہے۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ

بیشک وہ | ایک درخت ہے | جو اُگتا ہے | تہہ سے | دوزخ کی | اس کا خوشہ | گویا کہ وہ | پھن ہیں

وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے

الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا

سانپوں کے | پس بیشک وہ | ضرور کھائیں گے | اس میں سے | پھر بھر لیں گے | اس سے

سانپوں کے پھن۔ پس ان کو اس میں سے کھانا ہوگا اور اس سے پیٹ

الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾

پیٹ | پھر | بیشک ان کے لئے | اس کے اوپر سے | (پیپ) ملی ہوئی | کھولتے ہوئے پانی میں

بھرنا ہوگا۔ پھر ان کو اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پیپ ملا کر پلایا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

پھر بیشک | ان کا لوٹنا | ہوگا دوزخ کی طرف | بلاشبہ انہوں نے | پایا تھا | اپنے باپ دادا کو

پھر ان کو لوٹ کر واپس دوزخ کی طرف ہی جانا ہوگا۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو

ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ

گمراہ | پس وہ (بھی) | ان کے قدموں کے نشان پر | دوڑتے جاتے تھے | اور گمراہ ہو چکے | ان سے پہلے

گمراہ پایا۔ تو یہ بھی ان کے نقش قدم پر بھاگے چلے جارہے ہیں۔ اور بیشک ان سے پہلے بھی گزشتہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۶) یہ دیکھ کر وہ کہے گا کہ واقعی تو نے تو مجھے ہلاک ہی کر دیا ہوتا۔

(۵۷) اگر اللہ کا مجھ پر فضل نہ ہوتا تو آج میں بھی ان مجرموں میں شامل ہوتا۔

(۵۸) پھر وہ بہت زیادہ خوشی سے کہے گا کہ کیا اب ہمیں دوسری دفعہ موت بھی نہ آئے گی ہمیشہ یہی مزے رہیں گے؟

(۵۹) سوائے اس پہلی موت کے جو دنیا میں آ چکی اور ہمیں کسی قسم کا عذاب بھی نہ دیا جائے گا۔

(۶۰) واقعی یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۶۱) عمل کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی کے لئے دنیا میں نیک عمل کرنے چاہئیں۔

(۶۲) کیا نیکوکاروں کو جنت کا ملنا' اچھی مہمانی ہے یا گنہگاروں کو دوزخ میں تھوہر کے خطرناک زہریلے درخت کا کھانا؟

(۶۳) واقعی یہ تھوہر ''زقوم'' تو ہم نے مجرموں کے لئے بڑی آزمائش بنایا ہے۔

(۶۴) تھوہر کا درخت دوزخ کی گہرائی میں اُگتا ہے۔

(۶۵) اس کا پھل ایسا بدصورت ہے کہ گویا سانپوں کے پھن ہیں۔

(۶۶) پس مجرم لوگ اسے کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے۔

(۶۷) اور پینے کو ابلتا ہوا پانی ملے گا جس میں پیپ ملی ہوئی ہوگی۔

(۶۸) پھر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

(۶۹) کیونکہ واقعی انہوں نے دنیا میں اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔

(۷۰) پھر وہ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے بے سوچے سمجھے دوڑے چلے گئے۔

افعال: تُرْدِیْنِ: تو مجھے ہلاک کرے گا' تو مجھے گڑھے میں ڈالے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ اَلْفَوْا: انہوں نے پایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُھْرَعُوْنَ: دوڑے چلے جارہے ہیں' ان کو بے تحاشا دوڑایا جاتا ہے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَوْتَتَنَا: ہماری موت' مَوْتَۃَ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ مَیِّتِیْنَ: مرنے والے' اسم صفت (جمع مذکر)۔ اَصْلِ: جڑ' اُصُوْلٌ جمع۔ اٰکِلُوْنَ: کھانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر بحالت رفع)۔ زَقُّوْمِ: تھوہر' جہنم کے ایک درخت کا نام ہے جو دوزخیوں کی غذا بنے گا جب اس کو کھائیں گے گلے میں پھنسے گا۔ شَوْبًا: ملونی' ملاوٹ' آمیزش' مصدر ہے۔

اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ

بہت سے | اگلے لوگ | اور بیشک | ہم نے بھیجے تھے | ان میں (بھی) | ڈرانے والے | پس غور کیجئے

لوگوں میں سے اکثر گمراہ ہوئے۔ اور ان میں (بھی) ہم نے خبردار کرنے والے بھیجے تھے۔ پس دیکھ لیجئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

کیسا ہوا | انجام | (اُن کا جن کو) ڈرایا گیا تھا | مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خاص کئے ہوئے

ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا' جن کو ڈرایا گیا تھا۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ

اور بیشک پکارا تھا ہمیں | نوحؑ نے | پس (ہم) کیا خوب | جواب دینے والے ہیں | اور نجات دی ہم نے اس کو | اور اس کے گھر والوں کو

اور نوحؑ نے ہمیں پکارا' سو (ہم) کیسے اچھے سننے والے ہیں۔ اور اسکو اور اس کے گھر والوں کو ہم

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا

بڑی بھاری مصیبت سے | اور ہم نے کر دیا | اس کی اولاد ہی کو | باقی رہنے والے | اور ہم نے باقی رکھا

نے سخت تکلیف سے نجات دی اور ہم نے (صرف) اس کی نسل ہی کو باقی رکھا۔ اور پیچھے آنے والی

عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

اس پر | بعد میں آنے والوں میں | (کہ) سلام ہو | نوحؑ پر | سارے جہانوں میں | بیشک ہم | اسی طرح

نسلوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر خیر) قائم رکھا کہ تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیک

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

جزا دیتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ | تھے ہمارے ایماندار بندوں میں | پھر | ہم نے غرق کر دیا

بندوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔ پھر ہم نے دوسروں (یعنی کفار) کو

الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

دوسروں کو | اور بیشک | اسی کے طریقے پر چلنے والوں میں | ابراہیمؑ بھی تھا | جب وہ آیا | اپنے رب کے پاس

غرق کر دیا۔ اور بلاشبہ اس کی جماعت میں سے ابراہیمؑ (بھی) تھا۔ (یاد کرو) جب وہ اپنے رب کے پاس صاف

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

صاف دل سے | جب اس نے کہا | اپنے باپ سے | اور اپنی قوم (سے) | کہ کس چیز کی | تم عبادت کرتے ہو؟

دل کے ساتھ حاضر ہوا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

کیا جھوٹے | معبودوں کو | سوائے | اللہ کے | تم چاہتے ہو | پس کیا خیال ہے تمہارا | تمام جہانوں کے پروردگار کے بارے میں

کیا جھوٹے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا چاہتے ہو؟ تو تمام جہانوں کے پروردگار کی نسبت تمہارا کیا خیال

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ

پھر اس نے دیکھا ایک نظر | ستاروں کی طرف | پھر کہا | بیشک میں تو | بیمار ہوں | پس وہ لوٹ گئے | اس سے

ہے؟ پھر (ابراہیمؑ) نے ستاروں کی طرف دیکھا۔ اور کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کو چھوڑ کر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) اور ایسے ہی بہت سے پہلے نافرمان لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔
(۷۲) حالانکہ ہم نے ان کی طرف خدا کے عذاب سے ڈرانے والے رسول بھی بھیجے تھے۔
(۷۳) پس غور کیجئے ایسے سرکش لوگوں کا کیسا برا انجام ہوگا جنہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا تھا۔
(۷۴) مگر جو اللہ کے برگزیدہ خالص مومن بندے ہیں ان کا انجام ایسا نہیں ہوگا بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا اعزاز ہوگا۔
(۷۵) اور حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی نافرمانی سے تنگ آ کر ہمیں امداد کے لئے پکارا تو ہم نے بروقت ان کی فریاد سن لی اور ہم بہت اچھے فریاد سننے والے ہیں۔
(۷۶) اور ان کو اور ان کے گھر والوں کو ہم نے بڑی بھاری مصیبت سے نجات بخشی۔
(۷۷) اور صرف ان کی نسل کو دنیا میں باقی رکھا۔
(۷۸) اور ان کے بعد لوگوں میں ان کا یہ ذکر خیر باقی رکھا۔
(۷۹) کہ سارے عالم میں حضرت نوحؑ پر سلام ہو۔
(۸۰) اور واقعی ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔
(۸۱) بلاشبہ حضرت نوحؑ ہمارے کامل ایماندار بندوں میں سے تھے۔
(۸۲) پھر ان کی باقی سرکش قوم کو ہم نے غرق کر دیا۔
(۸۳) اور کچھ شک نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ بھی انہی کے طریقے (اسلام) پر چلنے والوں میں سے تھے۔
(۸۴) جبکہ انہوں نے اللہ کے حضور میں خلوص دل سے اس کے ایک ہونے کا اقرار کیا۔
(۸۵) جب انہوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے جا کر پوچھا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟
(۸۶) کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟
(۸۷) پس مخلوق کے پروردگار کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟
(۸۸) پس جب ان کی قوم کے لوگوں نے انہیں اپنی قومی عید پر لے جانا چاہا تو آپؑ نے ایک مرتبہ اوپر نظر اٹھا کر ستاروں کی طرف غور سے دیکھا۔ (اُن کی قوم میں نجوم کا زور تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف نظر ڈال کر کہا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ تفسیر عثمانی)
(۸۹) اور چونکہ ان کے کفر کی وجہ سے وہ غمگین، ناخوش تھے اس لئے ان لوگوں سے کہنے لگے کہ میں تو بیمار ہوں، تمہارے ساتھ تہوار میں جا نہیں سکتا۔

اسماء: اَلْکَرْبِ: بڑی مصیبت، اسم مصدر معرفہ۔ اَلْمُجِیْبُوْنَ: دعا قبول کرنے والے، دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سَلِیْمٍ: چنگا، بے روگ، ستھرا، نروگا، صفت مشبہ۔ سَقِیْمٌ: دکھی، بیمار، صفت مشبہ۔ نَظْرَۃً: ایک نگاہ بھر کر دیکھنا، مصدر ہے۔

مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ
پیٹھ پھیر کر | پھر وہ چپکے سے گیا | ان کے معبودوں کے پاس | پھر کہنے لگا | کیا تم کھاتے نہیں؟ | کیا ہوا تمہیں
چل دیئے۔ تو یہ چپکے سے ان کے بتوں کے پاس آئے اور (وہاں کھانے دیکھ کر) کہا کہ تم کچھ کھاتے کیوں نہیں؟ کیا بات ہے جو تم

لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًاۢ بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ
کہ تم بولتے نہیں | پس چپکے سے پل پڑا | ان پر | مارتا ہوا | دائیں ہاتھ سے | پھر وہ بڑھے | اس کی طرف
بولتے نہیں۔ پھر داہنے ہاتھ یعنی پوری قوت سے ان کو توڑنے پھوڑنے لگے۔ تب وہ لوگ اس کی طرف دوڑتے

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ
دوڑتے ہوئے | کہا | کیا تم پوجتے ہو | جن کو | تم خود تراشتے ہو | اور اللہ (ہی) نے
ہوئے آئے۔ (ابراہیمؑ) نے کہا کہ کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو' جن کو اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ

خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ
پیدا کیا تمہیں | اور جو | تم بناتے ہو | وہ بولے | بناؤ | اس کے لئے | ایک مکان | پس ڈال دو اس کو
نے تمہیں اور جو چیزیں تم بناتے ہو' سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا اس کے لئے ایک بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ

فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾
آگ میں | پس ارادہ کیا انہوں نے | اس کے خلاف | داؤ کرنے کا | سو ہم نے کر دیا انہیں | نیچا
میں جھونک دو۔ غرض انہوں نے اس کے خلاف سازش کی سو ہم نے انہی کو نیچا دکھایا۔

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ
اور کہا | بیشک میں | جانے والا ہوں | اپنے ربّ کی طرف | اب وہ مجھے راہ دکھائے گا | اے میرے ربّ! | عطا کر | مجھے
اور (ابراہیمؑ) نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی طرف جاتا ہوں' وہ مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ اے میرے ربّ! مجھے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ
(بیٹا) صالحین میں سے | پس ہم نے خوشخبری دی اسے | ایک لڑکے | بُردبار کی | پھر جب | وہ پہنچا | اس کے ساتھ
کوئی نیک بیٹا عطا کر۔ پس ہم نے اس کو ایک صابر لڑکے کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ چلنے دوڑنے

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
دوڑنے (کی عمر کو) | اس نے کہا اے میرے بیٹے! | بیشک میں | دیکھتا ہوں | خواب میں | کہ میں ذبح کر رہا ہوں تجھے | پس دیکھ
کے قابل ہوگیا تو (ابراہیمؑ نے) کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں پس تیری

مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ
تیری کیا رائے ہے؟ | اس نے کہا | اے میرے ابا جان! | کیجئے | جو | آپ کو حکم ہوا ہے | آپ جلد مجھے پائیں گے
کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے میرے ابا! آپ کو جو حکم ملا ہے' اس کی تعمیل کیجئے' ان شاء اللہ

اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾
اگر اللہ نے چاہا | صبر کرنے والوں میں سے | پھر جب | دونوں نے (حکم) مان لیا | اور لٹایا اس کو | پیشانی کے بل
آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔ پھر جب ان دونوں نے اللہ کا حکم مان لیا اور باپ نے اس کو منہ کے بل گرایا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹۰) پس وہ لوگ آپ کو وہیں چھوڑ کر عید پر چلے گئے۔
(۹۱) تو آپؑ اس موقع کو مناسب سمجھ کر چپکے سے بت خانہ میں داخل ہو گئے اور مذاق کے طور پر بتوں کو خطاب کیا کہ یہ کھانے اور چڑھاوے جو تمہارے پاس رکھے ہیں تم کھاتے نہیں؟
(۹۲) تم بولتے کیوں نہیں؟
(۹۳) پھر چپکے سے ان بتوں پر حملہ آور ہوئے اور اپنے دائیں ہاتھ سے زور کی ضربیں لگائیں۔
(۹۴) لوگوں نے میلہ سے آ کر بتوں کا یہ حال دیکھا تو دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے۔
(۹۵) آپ نے فرمایا کہ تم لوگ خود اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی عبادت کرتے ہو۔
(۹۶) حالانکہ تم اور وہ اللہ کی مخلوق ہیں۔
(۹۷) جب بتوں کو پوجنے والے ان کی مناسب باتوں کا جواب نہ دے سکے تو ایک بڑا آتش خانہ بنا کر حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالنے پر متفق ہوئے۔
(۹۸) پس کافروں نے انہیں تکلیف پہنچانے کی تدبیر کی مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا۔
(۹۹) تب حضرت ابراہیمؑ نے مایوس ہو کر اپنی قوم سے فرمایا کہ میں بہت جلد یہاں (عراق) سے خدا کے بتائے ہوئے ملک (شام) کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔
(۱۰۰) حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی حضرت سارہ اور حضرت لوطؑ کے ہمراہ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام کی ایک بستی حاران کی طرف روانہ ہوئے اور دعا کی کہ پروردگار! مجھے ایک بیٹا عنایت فرما جو دین کے کام میں میری مدد کرے۔
(۱۰۱) تو اللہ کی طرف سے آپ کو ایک بردبار لڑکا عطا کئے جانے کی خوشخبری ہوئی اور ۸۶ سال کی عمر میں حضرت ہاجرہ کے پیٹ سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔
(۱۰۲) پھر جب حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیل اور اپنی بی بی ہاجرہ کے ہمراہ مکہ میں تشریف لے آئے اور حضرت اسماعیل جوان ہوئے تو لیلۃ الترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو بیٹا ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے تین دن تک یہی خواب دیکھا۔ آخر ۱۰ ذوالحجہ کو ذبح کرنے کا ارادہ کر کے حضرت اسماعیل سے اس کے متعلق مشورہ کیا کہ بیٹا مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں تجھے ذبح کر دوں تو سوچ کر بتا تیری کیا رائے ہے؟ حضرت اسمٰعیلؑ نے عرض کیا کہ ابا جان! آپ اللہ کے حکم پر عمل کیجئے مجھے انشاءاللہ آپ صابر پائیں گے۔
(۱۰۳) جب دونوں باپ بیٹے نے خدا کا حکم بڑی خوشی سے قبول کر لیا اور آپ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو کعبہ کے نزدیک الٹا پیشانی کے بل زمین پر ڈال دیا اور ذبح کرنے کے لئے چھری چلائی۔

افعال: تَنْطِقُوْنَ: تم بولتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اِبْنُوْا: تم بناؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَزِفُّوْنَ: دوڑتے ہوئے' گھبرائے ہوئے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَذْبَحُكَ: میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں' کرتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)' کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ اَسْلَمَا: دونوں نے حکم مانا' ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ اِفْعَلْ: تو کر' تو کر ڈال' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تُؤْمَرُ: تجھ کو حکم دیا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر حاضر)۔ تَلَّهٗ: اس کو پچھاڑا' الٹایا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَسْفَلِیْنَ: سب سے نیچے' اَسْفَلُ واحد۔ ذَاهِبٌ: جانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ المَنَامِ: خواب۔ جَبِیْنِ: پیشانی' ماتھا۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا
اور ہم نے پکارا اُسے | کہ | اے ابراہیمؑ! | تو نے سچ کر دکھایا | خواب کو | بیشک ہم
تو ہم نے اس کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیمؑ! تو نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا ہے بیشک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾
اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک | یہی ہے | آزمائش | کھلی
اسی طرح نیک بندوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ ایک بڑی آزمائش تھی۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۖ
اور ہم نے بدلہ دیا اس کو | ایک بڑے ذبیحہ سے | اور باقی رکھا ہم نے | اس پر | پچھلے لوگوں میں
اور ہم نے اس کے بدلے میں اسے ایک بڑی قربانی عطا کی۔ اور پیچھے آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لئے یہ (ذکر خیر) باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ
(کہ) سلام ہو | ابراہیمؑ پر | اسی طرح | ہم بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ تھا
کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم نیک بندوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا
ہمارے ایماندار بندوں میں سے | اور ہم نے خوشخبری دی اسے | اسحاقؑ کی | جو نبی ہوں گے
ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے (ابراہیمؑ) کو اسحاقؑ کی بشارت دی

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا
صالح لوگوں میں سے | اور ہم نے برکت نازل کی | اس پر | اور اسحاقؑ پر | اور ان کی اولاد میں سے
جو پاکباز پیغمبروں میں سے تھے۔ اور ہم نے اس کو اور اسحاقؑ کو برکت دی اور ان دونوں کی اولاد

مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى
(کوئی) نیکی کرنے والا ہے | اور (کوئی) ظالم | اپنی جان پر | کھلم کھلا | اور بیشک | ہم نے احسان کیا تھا | موسیٰ پر
میں نیک لوگ بھی ہیں اور خود پر واضح طور پر ظلم کرنے والے بھی ہیں۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر

وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾
اور ہارون (پر) | اور ہم نے نجات دی ان دونوں کو | اور ان کی قوم کو | بڑی بھاری مصیبت سے
احسان (عظیم) کیا۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
اور ہم نے مدد کی ان کی | پس رہے وہی | غالب | اور دی ہم نے ان دونوں کو | کتاب
اور ہم نے ان کی مدد کی سو وہی غالب آئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو روشن

الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا
واضح (تورات) | اور ہدایت دی ان دونوں کو | سیدھے راستے کی | اور باقی رکھا ہم نے
کتاب دی۔ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے ان کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰۴) تو غیب سے آواز آئی۔اے ابراہیمؑ!

(۱۰۵) واقعی! تم نے تو خواب کو سچ کر دکھایا۔اب رہنے دو۔ بلاشبہ ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۰۶) بلکہ یہ تو ہمارا صریح امتحان ہے۔

(۱۰۷) اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بجائے ہم نے ایک بڑا بہشتی دُنبہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور آئندہ آپؑ کی یادگار کے طور پر ہمیشہ کے لئے قربانی کا حکم جاری کر دیا۔

(۱۰۸) اور آپ کے بعد آنے والی امتوں میں آپ کے لئے یہ ذکر خیر جاری کر دیا۔

(۱۰۹) کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔

(۱۱۰) نیکی کرنے والوں کو ہم ایسی ہی نیک جزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۱۱) اور واقعی حضرت ابراہیمؑ ہمارے کامل ایماندار بندوں میں سے تھے۔

(۱۱۲) اور جب حضرت ابراہیمؑ کی عمر سو سال کی ہوئی اور اسمٰعیلؑ کی چودہ سال کی تو ہم نے آپ کو بطن سارہ سے اسحٰق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور یہ کہ وہ بھی ہمارے نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوں گے۔

(۱۱۳) اور حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ پر ہم نے برکت نازل کی اور ان کی اولاد میں انبیاء بھیجے گئے اور ان دونوں کی اولاد میں سے بعض کو ایمان لا کر نیک اعمال کرنے والے اور بعض کفر اور گناہوں سے کھلم کھلا اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔

(۱۱۴) اور ایسے ہی ہم نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ پر بھی بڑا احسان کیا ان کو نبوت بخشی۔

(۱۱۵) اور ان دونوں کو مع ان کی قوم بنی اسرائیل کے فرعون کے ظلموں سے نجات بخشی۔

(۱۱۶) اور ان دونوں کو فرعونیوں پر ہم نے فتح اور غلبہ بخشا۔

(۱۱۷) اور دونوں کو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے کتاب تورات عطا کی جو احکام الٰہی کے بیان کرنے میں بڑی واضح تھی۔

(۱۱۸) اور انہیں اپنے فضل سے راہ راست (اسلام) پر چلایا۔

افعال: صَدَّقْتَ: تو نے سچ کر دکھایا، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ بَشَّرْنٰهُ: ہم نے اس کو بشارت دی، ماضی (جمع متکلم)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اٰتَيْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو دی، ماضی (جمع متکلم)، ھُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: ذِبْحٍ: قربانی، جس چیز کو ذبح کیا جائے اس کا نام ذِبْحٌ ہے۔ ذُرِّيَّتِهِمَا: ان دونوں کی اولاد، ذُرِّيَّةِ مضاف، هِمَا (ضمیر تثنیہ غائب) مضاف الیہ۔ الْمُسْتَبِيْنَ: واضح، کھلی ہوئی، روشن ہدایت والی، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا

ان دونوں پر | پچھلے لوگوں میں | (کہ) سلام ہو | موسیٰ | اور ہارون پر | بیشک ہم

پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ (ذکر خیر) باقی رکھا۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ بیشک ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں | نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ دونوں تھے | ہمارے ایماندار بندوں میں سے

اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ واقعی وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور بیشک | الیاسؑ | رسولوں میں سے تھے | جب اس نے کہا | اپنی قوم سے | کیا تم ڈرتے نہیں؟

اور بیشک الیاسؑ (بھی) رسولوں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ

کیا تم پکارتے ہو | بعل (بت) کو | اور تم چھوڑ دیتے ہو | سب سے بہتر | خالق کو | اللہ | جو رب ہے تمہارا

کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو؟ یعنی اللہ تعالیٰ کو جو تمہارا

وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور رب ہے | تمہارے اگلے باپ دادا کا | پس انہوں نے جھٹلایا اس کو | تو بیشک وہ | ضرور حاضر کیے جائیں گے

اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا سو ان کو (پکڑ کر) حاضر کیا جائے گا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خاص | اور ہم نے باقی رکھا | اس پر

سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اور ہم نے اس کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

بعد میں آنے والوں میں | (کہ) سلام ہو | الیاسؑ پر | بیشک ہم | اسی طرح | بدلہ دیا کرتے ہیں

یہ (ذکر خیر) باقی رکھا۔ کہ الیاسؑ پر سلام ہو۔ ہم اسی طرح نیک لوگوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا

نیکی کرنے والوں کو | بیشک وہ تھا | ہمارے ایماندار بندوں میں سے | اور | بیشک لوطؑ بھی

بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندوں میں سے تھے۔ اور بلاشبہ لوطؑ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

رسولوں میں سے تھے | جب ہم نے نجات دی اس کو | اور اس کے گھر والوں | سب کو

رسولوں میں سے تھے۔ جب ہم نے اس کو اور اس کے اہل و عیال سب کو نجات دی۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ

سوائے ایک بڑھیا کے | جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی | پھر | ہم نے ہلاک کر دیا | دوسروں کو | اور بیشک تم

سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔ اور تم لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱۹) اوران دونوں انبیاء کے لئے بعد میں آنے والے لوگوں میں یہ ذکر خیر جاری کردیا۔

(۱۲۰) کہ موسیٰؑ وہارونؑ پر سلام ہو۔

(۱۲۱) واقعی ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔

(۱۲۲) بلاشبہ وہ دونوں ہمارے خالص ایماندار بندوں میں سے تھے۔

(۱۲۳) اور حضرت الیاسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھے۔

(۱۲۴) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم شرک کرتے ہوئے غضب الٰہی سے نہیں ڈرتے؟

(۱۲۵) کیا تم اس اللہ احسن الخالقین کو چھوڑ کر **بعل** بت کی عبادت کرتے ہو۔

(۱۲۶) اس خدا کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے۔

(۱۲۷) پس ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا' سو وہ لوگ ہمارے حضور میں قیامت کے دن مجرمانہ حیثیت سے پیش کئے جائیں گے۔

(۱۲۸) البتہ ہمارے برگزیدہ بندے جو صدق دل سے ایمان لائے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

(۱۲۹) اور ہم نے ان کے لئے آنے والی نسلوں میں یہ ذکر خیر جاری رکھا۔

(۱۳۰) کہ سلام ہو حضرت الیاسؑ پر۔

(۱۳۱) واقعی ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی اچھا بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(۱۳۲) واقعی حضرت الیاسؑ ہمارے خالص ایماندار بندوں میں سے تھے۔

(۱۳۳) اور بلاشبہ حضرت لوطؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے ہیں۔

(۱۳۴) جبکہ ہم نے انہیں اوران کے تمام خاندان کو سرکش قوم سے نجات دی۔

(۱۳۵) مگر ان کی نافرمان بیوی کو نجات نہ دی۔

(۱۳۶) پھر باقی سرکشوں کو ہلاک کردیا۔

اسماء: بَعْلًا: ایک بت کا نام' شوہر خاوند۔

لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ

گزرتے ہو | ان پر | صبح کے وقت | اور رات میں | پس کیا تم عقل نہیں رکھتے | اور بیشک

یقیناً صبح کے وقت ان (کی بستیوں کے) پاس سے گزرتے ہو۔ اور رات کو بھی، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور یونسؑ

يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

یونسؑ (بھی) | رسولوں میں سے تھے | جب وہ بھاگ کر گیا | (اس) کشتی کی طرف | جو بھری ہوئی تھی

بھی یقیناً رسولوں میں سے تھا۔ جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس آیا۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ

پھر قرعہ ڈالا | تو وہی ٹھہرا | شکست خوردہ، ملزم | پھر اسے نگل لیا | مچھلی نے | اور وہ تھا

پھر قرعہ اندازی کی گئی تو انہی کو ملزم ٹھہرایا گیا پھر اس کو مچھلی نے نگل لیا۔ اور (حالت یہ تھی)

مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ

پشیمان | پس اگر نہ ہوتی | (یہ بات) کہ وہ تھا | تسبیح کرنے والوں میں سے | تو وہ رہتا | اس کے پیٹ میں

کہ وہ (سخت) نادم تھا۔ پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔ تو اس مچھلی کے پیٹ

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

اس دن تک | (جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے | پھر ہم نے ڈال دیا اس کو | میدان میں | اور وہ | بیمار تھا

میں قیامت تک پڑا رہتا۔ پھر ہم نے اس کو چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ

اور ہم نے اُگا دیا | اُس پر | ایک درخت | بیلدار (کدو) | اور | بھیجا ہم نے اس کو

اور ہم نے اس پر ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ اور ہم نے اُس کو ایک لاکھ

اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

ایک لاکھ | یا اس سے زیادہ (لوگوں کے پاس) | پس وہ لوگ ایمان لائے | تو ہم نے فائدہ دیا انہیں | ایک مدت تک

یا اس سے کچھ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ تو وہ ایمان لے آئے سو ہم نے ان کو ایک مقرر وقت تک

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

پس پوچھئے ان سے | کیا آپ کے رب کے لئے | بیٹیاں ہیں | اور | (خود) ان کے لئے | بیٹے؟

موقع دیا تو اب ان سے پوچھئے کہ کیا تیرے رب کے لئے بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے؟

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ

یا ہم نے پیدا کیا ہے | فرشتوں کو | عورتیں | اور وہ | گواہ تھے | سنو!

کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں پیدا کیا اور یہ وہاں موجود (دیکھ رہے) تھے۔ سنو!

اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

بیشک وہ | اپنی دروغ گوئی سے | کہتے ہیں | (کہ) اولاد ہے | اللہ کی | اور بیشک وہ | جھوٹے ہیں

یہ یقیناً جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اولاد ہے اور یہ قطعاً جھوٹے ہیں۔

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۳۷) اور واقعی تم (اہل مکہ) ملک شام کی طرف اپنے تجارتی سفروں میں اس قوم کی تباہ شدہ بستی **سدوم** کے پاس سے ہو کر گزرتے ہو۔ صبح کے وقت بھی۔

(۱۳۸) اور رات کو بھی۔ پس تم اس سے عقل نہیں سیکھتے کہ رسول کو جھٹلانے سے باز آ جاؤ۔

(۱۳۹) اور بلاشبہ حضرت یونسؑ بھی ہمارے ایک رسول تھے۔

(۱۴۰) جبکہ وہ نینویٰ میں اپنی نافرمان قوم سے بھاگ کر سواروں سے بھری ہوئی کشتی میں آ سوار ہوئے۔

(۱۴۱) وہ کشتی ڈوبنے لگی تو مجرم کا پتہ لگانے کے لئے ملاحوں نے قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ ہی کا نام نکلا۔

(۱۴۲) چنانچہ آپؑ خود دریا میں کود پڑے تو مچھلی نے آپ کو نگل لیا اور وہ سخت پشیمان تھے۔

(۱۴۳) پس اگر وہ مچھلی کے پیٹ میں "لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" نہ پڑھتے۔

(۱۴۴) تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتے۔

(۱۴۵) پھر ان کی توبہ قبول ہوئی اور مچھلی نے خدا کے حکم سے انہیں دریا کے کنارے ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے نہایت کمزور اور لاغر ہو چکے تھے۔

(۱۴۶) اللہ نے ان کے پاس کدو کا پودا اُگا دیا جن کے پتوں نے ان کا کمزور جسم ڈھانپ لیا اور وہ مچھر و مکھی کے ستانے سے محفوظ رہے۔

(۱۴۷) اور تندرست ہو جانے پر دوبارہ اپنی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے جو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ تعداد میں تھے۔

(۱۴۸) پس وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور مقررہ عرصہ تک عذاب سے محفوظ ہو کر زندگی سے فائدہ اٹھاتے رہے۔

(۱۴۹) پس آپؐ کفار مکہ سے پوچھئے کہ کیا اللہ کے لئے تو بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے موزوں ہیں؟ یہ کیسی شرم کی بات ہے۔ (کفار، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر، ان کے بت بناتے اور انہیں دیویاں کہہ کر پوجتے)

(۱۵۰) یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنا کر پیدا کیا تھا اور وہ وہ لوگ وہاں موجود تھے؟

(۱۵۱) سنو یہ لوگ جو کچھ خود ساختہ باتیں کر رہے ہیں سب جھوٹ ہے۔

(۱۵۲) کہ اللہ کی اولاد ہے، واقعی یہ لوگ جھوٹے ہیں اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔

افعال: اَبَقَ: وہ بھاگا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمُرُّوْنَ: تم گزرتے ہو، مضارع جمع مذکر حاضر)۔ سَاهَمَ: اس نے قرعہ ڈلوایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِلْتَقَمَهٗ: اس کا لقمہ کر لیا، اس کو نگل گیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَزِیْدُوْنَ: وہ بڑھتے ہیں، بڑھاتے ہیں، زیادہ ہوں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ وَلَدَ: اس نے جنا، وہ باپ ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُدْحَضِیْنَ: قرعہ اندازی میں ہار جانے والے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُسَبِّحِیْنَ: اللہ کی پاکی ظاہر کرنے والے، تسبیح پڑھنے والے، عبادت کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُلِیْمٌ: ملامت یا لوم کا مستحق، ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے، بدحال، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ یَقْطِیْنٍ: کدو کا درخت، بغیر تنہ کی ہر بیل، اسم جنس۔ شَاهِدُوْنَ: گواہ، حاضر ہونے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾

کیا اس نے پسند کیا | بیٹیوں کو | بیٹوں پر | تمہیں کیا ہوگیا | کیسا | تم فیصلہ کرتے ہو؟

کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے یہ تم کس طرح کے فیصلے کرتے ہو۔

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ

پس کیا تم غور نہیں کرتے | یا تمہارے پاس | (کوئی) دلیل ہے | واضح | پس لے آؤ | اپنی کتاب

پھر تم کیوں نہیں سمجھتے؟ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ (اگر ہے تو) اپنی کتاب لے آؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

اگر تم سچے ہو | اور ٹھہرایا انہوں نے | اللہ کے درمیان | اور جنات کے درمیان | ایک رشتہ

اگر تم سچے ہو۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ اور جنوں میں (بھی) رشتہ قائم کردیا۔

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

اور معلوم ہے | جنات کو | کہ بیشک وہ | حاضر کئے جائیں گے | پاک ہے | اللہ

حالانکہ جنوں کو یقیناً معلوم ہے کہ ان (میں سے کفار) کو پکڑ کر حاضر کیا جائے گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ ان باتوں سے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾

ان باتوں سے | جو وہ بیان کرتے ہیں | مگر | جو بندے ہیں | اللہ کے | خالص

پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ کے خالص بندے ہیں۔

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾

پس بلاشبہ تم | اور جن کو | تم پوجتے ہو | نہیں تم | اللہ سے | بہکانے والے

پس تم اور تمہارے معبود (مل کر بھی) کسی کو اللہ تعالیٰ سے پھیر نہیں سکتے۔

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ

مگر | اسی کو | جو جانے والا ہے | دوزخ میں | اور نہیں | ہم میں سے (کوئی بھی) | مگر اس کا

سوائے اس شخص کے جو جہنم میں جانے والا ہے (اور فرشتوں کا تو یہ قول ہے کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾

مقام | معلوم ہے | اور بلاشبہ ہم | صف بستہ ہیں | اور بلاشبہ ہم تو | تسبیح کرنے والے ہیں

معلوم مقام ہے اور ہم تو صف بستہ کھڑے رہتے ہیں اور بیشک ہم سب (اللہ کی) تسبیح کرتے رہتے

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾

اور بیشک وہ (کفار) کہا کرتے تھے | کہ اگر ہوتی | ہمارے پاس | کتاب | پہلے لوگوں کی

ہیں اور یہ (کفار مکہ) تو کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی (کتاب) نصیحت ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ

تو ہم ہوتے | بندے | اللہ کے | خاص | پس انہوں نے انکار کیا | اس کا

تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے۔ پھر انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کردیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵۳) کیا اس نے اپنے لئے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو ترجیح دی ہے؟ (حالانکہ کفار اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہیں اور بیٹی کو باعث عار سمجھتے ہیں جبکہ اللہ بیٹوں اور بیٹیوں سب سے بے نیاز ہے)

(۱۵۴) تمہاری عقلوں میں کتنی خرابی آ گئی تم کیسا غلط فیصلہ کر رہے ہو۔

(۱۵۵) پس کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

(۱۵۶) یا تمہارے پاس کوئی اور کھلی ہوئی سند یا دلیل موجود ہے؟

(۱۵۷) تو اگر تم سچے ہو تو اپنی وہ دلیل یا کتاب لا کر دکھاؤ۔

(۱۵۸) اور ان جاہلوں نے تو اللہ اور جنات کے درمیان رشتہ داری کا تعلق مان رکھا ہے حالانکہ جنات اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ایک نہ ایک دن اللہ کے حضور میں عام بندوں کی طرح حاضر کئے جائیں گے۔

(۱۵۹) اللہ تو ان شرکیہ الزامات سے بالکل پاک ہے جو یہ لوگ اللہ پر لگاتے ہیں۔

(۱۶۰) البتہ اللہ کے جو برگزیدہ مومن بندے ہیں وہ اللہ پر ایسے جھوٹے الزام نہیں لگاتے۔

(۱۶۱) پس بلاشبہ تم اور تمہارے جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۱۶۲) تم سب مل کر بھی لوگوں کو اللہ کے خلاف گمراہ نہیں کر سکتے۔

(۱۶۳) ہاں مگر صرف انہیں' گمراہ کر سکتے ہیں جو ازلی دوزخی ہیں۔

(۱۶۴) اور فرشتے تو کہتے ہیں کہ: ہم ملائکہ میں سے ہر ایک کا ایک مقرر اور معلوم مقام ہے کہ وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(۱۶۵) اور ہم تو بندگی کے مقام میں صفیں باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔

(۱۶۶) اور ہم ہمیشہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۷) اور یہ کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی بننے سے پہلے کہا کرتے تھے۔

(۱۶۸) کہ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں جیسی کتاب نازل ہوتی۔

(۱۶۹) تو ہم اس پر ایمان لانے اور عمل کرنے میں اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔

اسماء: صَآفُّوْنَ: صف باندھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔صَالِ: پہنچنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔فَاتِنِیْنَ: گمراہ کرنے والے' جانچنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾

توعنقریب | وہ جان لیں گے | اور پہلے سے ہو چکا ہے | ہمارا حکم | ہمارے بندوں کے (حق میں) | جو رسول ہیں

تو جلد ہی ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ اور بیشک ہمارا حکم ہمارے پیغام پہنچانے والے بندوں کے لئے پہلے سے مقرر

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ

کہ بلاشبہ وہی ہیں | جو نصرت دیئے جائیں گے | اور بلاشبہ | ہمارا لشکر ہی | غالب رہے گا | پس آپ رُخ پھیر لیجئے

ہو چکا ہے کہ انہی کی مدد کی جائے گی اور ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ سو آپ کچھ وقت

عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

اُن سے | ایک وقت تک | اور انہیں دیکھتے رہیں | پس عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے | پس کیا ہمارے عذاب کے لئے

تک ان سے اعراض فرمائیں۔ اور ان کو دیکھتے رہئے۔ یہ خود بھی عنقریب (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔ کیا یہ ہمارا

يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾

وہ جلدی کر رہے ہیں | تو جب | وہ نازل ہوگا | ان کے میدان میں | تو کیسی بُری | صبح ہوگی | ان کی جو ڈرائے گئے؟

عذاب جلدی طلب کر رہے ہیں۔ پھر جب وہ ان کے روبرو آ جائے گا تو ان لوگوں کے لئے جن کو ڈرایا جا چکا ہے یہ بہت بُری

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اور رُخ پھیر لیجئے | ان سے | کچھ مدت تک | اور دیکھتے رہیں | تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے

صبح ہوگی اور آپ کچھ وقت تک ان سے اعراض فرمائیں۔ اور دیکھتے رہئے۔ یہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

پاک ہے | آپ کا ربّ | جو ربّ ہے | عزت والا | ان باتوں سے | جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں

آپ کا ربّ جو عزت و عظمت والا ہے ان سب باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

اور سلام ہو | رسولوں پر | اور سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو ربّ ہے | تمام جہانوں کا

اور رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام حمد و ثنا اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ صٓ جو مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ

صٓ | قسم ہے قرآن کی | جو نصیحت دینے والا ہے | بلکہ | جو لوگ | منکر ہیں وہ | تکبر میں

صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو نصیحت والی کتاب ہے۔ لیکن کافر ہی غرور اور مخالفت میں

وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ

اور مخالفت میں (پڑے ہیں) | کتنی ہی | ہلاک کر دیں ہم نے | ان سے پہلے | قومیں | پھر وہ فریاد کرنے لگے | اور نہ رہا تھا

پڑے ہیں۔ ان سے پہلے ہم کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو (عذاب کے وقت) بہت چلائے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷۰) پس جب ان کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ چکے تو انہوں نے ان پر ایمان لانے سے انکار کر دیا سو اب انہیں اس انکار کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۱۷۱) اور ہمارے رسولوں کے متعلق ازل میں ہمارا حکم ہو چکا ہے۔

(۱۷۲) کہ واقعی انہی کو ہمیشہ مدد دی جائے گی۔

(۱۷۳) اور ہمارا لشکر (انبیاء اور ان کی پیروی کرنے والے) ہی کفار پر غالب رہیں گے۔

(۱۷۴) پس آپؐ کچھ مدت تک ان کی مزاحمت نہ کیجئے۔

(۱۷۵) اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کیجئے پس وہ اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

(۱۷۶) پس کیا وہ مذاق کے طور ہمارے عذاب کے نازل ہونے کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟

(۱۷۷) پس جب وہ عذاب ان پر آ نازل ہوگا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان کی وہ صبح کیسی بری مصیبت کی صبح ہوگی۔

(۱۷۸) اور آپؐ ان سے کچھ مدت تک مزاحمت نہ کیجئے ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیجئے۔

(۱۷۹) اور خدا کے فیصلے کا انتظار کیجئے۔ پس وہ بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

(۱۸۰) اور اللہ مشرکین کے شرک سے پاک ہے۔

(۱۸۱) اور اللہ کے رسولوں پر سلام ہو۔

(۱۸۲) اور اللہ جو سارے جہان کا پروردگار ہے سب تعریف اسی کے لئے مناسب ہے۔

سورۂ ص

یہ سورۃ حرف **ص** سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

ص حروف مقطعات میں سے ہے اس کے اجتہادی معنے ہیں **صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم** (سچ فرمایا نبیؐ نے) یہ جواب ہے اس قسم کا جو اس کے بعد واقع ہے۔

(۱) ''قرآن جو سراسر نصیحت ہے'' اس کی قسم ہے یعنی اس میں اس بات کی واضح دلیل اور واضح شہادت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا ہے اور وہ شہادت قرآن یہ ہے کہ کوئی انسان اس کے برابر کا کلام نہیں لا سکتا۔

(۲) بلکہ یہ منکرین محض تکبر اور ناحق مخالفت کی وجہ سے اس سے انکار کر رہے ہیں۔

افعال: اَبْصِرْ: دیکھا رہ (انتظار کر)' امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُنْدَنَا: ہمارا لشکر' ہماری فوج' جُنْدَ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اَلْمَنْصُوْرُوْنَ: مدد کئے گئے' یعنی غالب' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَاحَتِھِمْ: ان کا میدان' ان کا صحن' سَاحَةِ مضاف' ھِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ صَبَاحُ: صبح' دن کا ابتدائی حصہ جب کہ کنارۂ آفتاب سے افق مشرق سرخ رہتا ہے۔

حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

وقت | چھٹکارا پانے کا | اور انہوں نے تعجب کیا | کہ | آیا ان کے پاس | ڈرانے والا | ان میں سے

تھے۔ مگر وہ رہائی کا وقت نہ تھا۔ اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا (نبی) آیا ہے

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ

اور کہا | کافروں نے | کہ یہ (تو) | ایک جادوگر ہے | جھوٹا | کیا اس نے بنا دیا | (کئی) معبودوں کو

اور کافروں نے کہا کہ یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کا

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ

صرف ایک معبود؟ | بیشک | یہ تو | ایک بات ہے | بڑی عجیب | اور چل پڑے | سردار

ایک معبود بنا دیا ہے؟ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔ اور ان میں سے سرکردہ لوگ

مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ

ان کے | کہ | چلو | اور جمے رہو | اپنے معبودوں پر | بیشک | یہ | ایک بات ہے

یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بیشک اس بات میں (اس کی)

يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

غرض کی | نہیں سنی ہم نے | یہ بات | پچھلے دین میں | نہیں | یہ (کچھ اور) | مگر

کوئی اپنی غرض ہے ہم نے (اپنے) سابق دین میں ایسی باتیں نہیں سنیں یہ تو کوئی بناوٹی بات

اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

گھڑی ہوئی | کیا نازل کیا گیا | اسی پر | کلام الٰہی | ہمارے درمیان میں سے | (نہیں) بلکہ وہ تو | شک میں ہیں

ہے۔ کیا ہم (جیسے لوگوں) میں سے صرف اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا ہے؟ (اللہ فرماتا ہے کہ بات یہ نہیں) بلکہ

مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ

میری نصیحت سے | (نہیں) بلکہ | ابھی تک نہیں چکھا انہوں نے | میرا عذاب | کیا | ان کے پاس | خزانے ہیں

ان کو میری نصیحت میں ہی شک ہے بلکہ (اب تک) انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپؐ کے زبردست

رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ

رحمت کے | آپ کے رب کی | جو بڑا غالب | بڑا عطا کرنے والا ہے | یا | ان کے لئے ہے | بادشاہت | آسمانوں

عطا کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ یا آسمانوں اور زمین اور دونوں کے درمیان

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

اور زمین کی | اور جو کچھ ان کے درمیان ہے | تو وہ چڑھ جائیں | رسیاں تان کر | ایک لشکر ہے | جو | وہاں

جو کچھ ہے اس کی حکومت ان کے پاس ہے؟ اگر ایسا ہو تو پھر ان کو چاہئے کہ رسیوں کے ذریعے (آسمانوں پر) چڑھ جائیں یہ بھی لوگوں کا

مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّ

شکست کھائے گا | ان لشکروں میں سے | جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم | نوح | اور عاد اور

ایک گروہ ہے جن کو دوسرے گروہوں کی طرح شکست ہوگی۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والے

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۳) ان اہل مکہ سے پہلے کتنی ہی نافرمان قومیں ہم نے ہلاک کر دیں پھر اس وقت وہ پکارنے لگے مگر ایمان لا کر نجات پانے کا وقت گزر چکا تھا۔

(۴) ان کو اس بات پر تعجب ہے کہ انہی میں سے ایک انسان ان کے ڈرانے کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا اور وہ کہنے لگے کہ یہ تو ایک جھوٹا جادوگر ہے۔

(۵) کفار قریش جمع ہو کر ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو ہمارے بتوں کے برا بھلا کہنے سے روکئے۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ تم ان سے کیا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ صرف ایک بات اور وہ **لا الـه الا اللّٰه** کا اقرار ہے اس پر قریش نے حیرانگی سے کہا کہ کیا وہ اتنے بے شمار معبودوں کی جگہ صرف ایک ہی معبود قرار دیتا ہے؟ واقعی یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

(۶) اور ان میں سے کفر کے سردار ابو جہل وغیرہ اتنی بات کہہ کر مجلس سے چل کھڑے ہوئے کہ لوگو! اس کے پاس سے اٹھ کر چل دو اور اپنے معبودوں کی پرستش پر جمے رہو۔ واقعی یہ بات (توحید الٰہی) جو محمد کہتا ہے یہ تو ایک گردش زمانہ ہے جسے وہ اہل عالم پر لانا چاہتا ہے یہ ٹلنے والی نہیں۔ یا یہ کہ اس طرح محمدؐ ہمیں اپنا مطیع بنانا چاہتا ہے۔

(۷) پچھلے آبائی دین میں تو ہم نے کبھی ایسی بات نہ سنی تھی اصل میں اس کی سب باتیں خود گھڑی گئی ہیں۔

(۸) کیا ہم سب میں وہی اس قابل رہ گیا ہے کہ اس پر خدا کی طرف سے نصیحت نازل ہوتی اللہ فرماتا ہے یہ لوگ نہ صرف رسول کے منکر ہیں بلکہ انہیں تو قرآن کے بارے میں بھی شک ہے۔ بلکہ دراصل انہوں نے ابھی تک ہمارا عذاب ہی نہیں چکھا تبھی یہ انکار سوجھتا ہے۔

(۹) یا کیا ان کے پاس خدا کی رحمت کے خزانے ہیں کہ جس کو وہ چاہیں اسے دیں اور جس کو چاہیں اسے نہ دیں؟ (یعنی اپنے کسی امیر کو نبی بنا دیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محروم کر دیں)

(۱۰) یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے سب کی حکومت ان کو حاصل ہے؟ اگر واقعی یہ بات ہے تو وہ سیڑھی لگا کر آسمان میں چڑھ جائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول بند کر دیں۔

(۱۱) یہ کفار مکہ بھی اگلے پیغمبروں پر جمع ہو کر حملہ کرنے والے لشکروں جیسا ایک لشکر ہیں جو عنقریب شکست کھا جائیں گے۔

افعال: اِنْطَلَقَ: وہ چل کھڑا ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نَادَوْا: انہوں نے پکارا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُرَادُ: مقصود ہے، ارادہ کی جاتی ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یَرْتَقُوْا: تو ان کو چڑھ جانا چاہئے، امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عُجَابٌ: عجب، عجیب، تعجب میں ڈالنے والی چیز، مبالغہ کا صیغہ۔ کَذَّابٌ: دروغ گو، بڑا جھوٹا، مبالغہ کا صیغہ۔ مَنَاصٍ: پناہ لینا، پناہ گاہ، مصدر میمی اور اسم ظرف۔ اِخْتِلَاقٌ: افتراء، بہتان طرازی، مصدر ہے۔ مَهْزُوْمٌ: شکست خوردہ یعنی مقہور، بھگایا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ الْوَهَّابِ: بہت عطا کرنے والا، صیغہ مبالغہ۔

فِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ

فرعون نے | میخوں والے نے | اور قوم ثمود | اور قوم لوطؑ | اور بَن والوں نے | یہی ہیں وہ

فرعون اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والوں نے (رسولوں کو) جھٹلایا۔ یہی بڑے بڑے

الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾

لشکر | اُن سب نے جھٹلایا تھا | رسولوں کو | پس واجب ہوگیا | میرا عذاب

گروہ تھے۔ ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو وہ میرے عذاب کے مستحق ہوئے۔

وَمَا يَنْظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾

اور نہیں انتظار کررہے | یہ لوگ | مگر | ایک زور کی آواز کا | نہیں جس کے لئے | کوئی وقفہ

اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔

وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ

اور انہوں نے کہا | اے ہمارے رب | جلدی دے ہمیں | ہمارا حصہ | پہلے ہی | روزِ حساب سے | صبر کیجئے

اور یہ لوگ (تمسخر سے) کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یوم حساب سے پہلے ہی جلدی سے ہمیں ہمارا حصہ دے دے۔ آپ

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾

اس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور ذکر کیجئے | ہمارے بندے | داؤدؑ کا | جو بڑا طاقتور تھا | بیشک وہ | رجوع کرنے والا تھا

ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کیجئے جو بڑی قوت والا تھا' بیشک وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ

بلاشبہ ہم نے | تابع کردیا تھا | پہاڑوں کو | اس کے ساتھ | کہ وہ تسبیح کرتے تھے | شام | اور صبح کو | اور پرندوں کو (بھی)

تھا۔ ہم نے پہاڑوں کو تابع کردیا تھا جو صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی اس

مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

جو جمع ہوجاتے تھے | وہ سب | اسی کی طرف | رجوع کرنیوالے تھے | اور ہم نے مضبوط کردیا تھا | اس کی بادشاہت کو | اور | ہم نے دی تھی اس کو

کے ساتھ جمع ہوکر تسبیح کرتے یہ سب اس کے تابع فرمان تھے اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کردیا اور اس کو

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ

حکمت | اور فیصلہ کرنا | بات کا | اور کیا | پہنچی ہے آپ کو | خبر | جھگڑنے والوں کی

حکمت بخشی اور فیصلہ کن خطاب کا سلیقہ دیا اور کیا آپؐ کو ان دعوے داروں کی بات معلوم ہے

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا

جب وہ دیوار پھاند کر آئے | عبادت گاہ میں | جب وہ اندر آئے | داؤدؑ کے پاس | تو وہ گھبرایا | ان سے | وہ بولے

جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانہ میں آ گھسے۔ جب وہ داؤدؑ کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے کہا

لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا

ڈریئے نہیں | دو جھگڑنے والے ہیں | کہ زیادتی کی | ہم میں سے ایک نے | دوسرے پر | تو آپ فیصلہ کردیں | ہمارے درمیان

کہ آپ ڈریں نہیں' ہم دو مخالف فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان

(۱۲) ان سے پہلے قوم نوحؑ و عاد اور مضبوط عمارتوں والے فرعون نے بھی جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک کر عذاب دیتا تھا اپنے اپنے رسولوں کو جھوٹا کہا تھا۔

(۱۳) اور قوم ثمود اور قوم لوطؑ اور اہل مدین نے بھی اپنے نبیوں کو جھٹلایا تھا یہی وہ حق کے مخالف لشکر ہیں۔

(۱۴) ان سب نے اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا پس ان پر ہمارا عذاب لازم ہو گیا۔

(۱۵) ان تمام دلائل کے باوجود جو وہ اہل مکہ ایمان نہیں لاتے تو وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ فرشتہ کی مسلسل خوفناک آواز سے جس کے درمیان میں ذرا وقفہ نہ ہو ہلاک کر دیئے جائیں۔

(۱۶) اور وہ مذاق کے طور پر اس طرح دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمارے لئے جو عذاب مقرر ہو چکا ہے حساب کے دن سے پہلے ہمیں دے دے۔

(۱۷) یہ کفار جو آپؐ کو شاعر یا جادوگر اور جھوٹا وغیرہ کہتے ہیں آپؐ ان باتوں پر صبر کیجئے اور حضرت داؤدؑ کا حال بیان کیجئے جو بڑے طاقتور تھے اور ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

(۱۸) ہم نے ان کو یہ معجزہ بخشا تھا کہ پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا۔ جب وہ صبح و شام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی ان کے ساتھ آدمیوں کی طرح تسبیح پڑھتے تھے۔

(۱۹) اور پرندوں کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ وہ بھی تسبیح میں ان کے ساتھ شریک رہتے اور یہ سب اللہ کی جناب میں رجوع کرنے والے تھے۔

(۲۰) اور ہم نے ان کی حکومت کو مضبوط کر دیا تھا اور انہیں نبوت اور مقدمات میں فیصلہ کرنے کی قوت عطا کی تھی۔

(۲۱) اور کیا آپ کو ان فرشتوں کا حال معلوم ہے جو حضرت داؤدؑ کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر بطور مدعی و مدعا علیہ جا داخل ہوئے۔

افعال: عَجِّلْ: تو جلدی کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ شَدَدْنَا: ہم نے قوت دی، ہم نے مضبوط کیا، ماضی (جمع متکلم)۔ تَسَوَّرُوْا: انہوں نے دیوار کو پھاندا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: فَوَاقٍ: درمیانی وقفہ، سکون، مرض کا افاقہ، رجوع، راحت، اسم فعل۔ قِطَّنَا: ہمارا حصہ، نصیب، اعمال نامہ، قِطَّ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اِشْرَاقِ: صبح۔ اَوَّابٌ: بہت رجوع ہونے والا، مبالغہ کا صیغہ، یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا اور اس کا مطیع ہونا مراد ہے۔ اَیْدِ: قوت، قوی ہونا، مصدر ہے۔ خَصْمِ: خصومت کرنے والا، جھگڑنے والا، واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل۔ فَصْلَ الْخِطَابِ: حق کو باطل سے جدا کرنے والا کلام، قول فیصل، دوٹوک بات۔ مَحْشُوْرَةً: قرارگاہ سے نکال کر کہیں جمع کی ہوئی جماعت، اسم مفعول (واحد مونث)۔

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ إِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ إِنَّ هٰذَآ أَخِيْ

حق سے | اور بے انصافی نہ کریں | اور ہماری رہنمائی کریں | سیدھے راستہ کی طرف | بیشک | یہ | میرا بھائی ہے

حق و انصاف سے فیصلہ کردیجئے اور بے انصافی سے کام نہ لیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے۔ بیشک یہ میرا بھائی ہے

لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيْهَا

اس کے پاس | ننانوے | بھیڑیں ہیں | اور میرے پاس بھیڑ ہے | صرف ایک | پس اس نے کہا | وہ میرے حوالے کردے

اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک ہی بھیڑ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دو

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

اور دبایا اس نے مجھے | گفتگو میں | داؤد نے کہا | یقینا | اس نے ظلم کیا تجھ پر | سوال کرکے | تیری بھیڑ کا

اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے۔ داؤد نے فرمایا کہ وہ اپنی بھیڑوں میں تیری بھیڑ بھی ملا لینے کے لئے جو کہتا ہے تو

إِلٰى نِعَاجِهٖ وَإِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اپنی بھیڑوں (میں ملانے) کیلئے | اور بلاشبہ | بہت سے | شریک کار | زیادتی کرتے ہیں | ایک دوسرے پر

اس کا یہ فعل ظالمانہ ہے۔ اور اکثر شرکاء ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں

إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ

مگر | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور تھوڑے ہی ہیں | ایسے لوگ | اور خیال کیا

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ (تعداد میں) بہت ہی کم ہیں

دَاوٗدُ أَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ ﴿۲۴﴾

داؤد نے | کہ ہم نے اس کی آزمائش کی | پس اس نے معافی مانگی | اپنے رب سے | اور گر پڑا | رکوع میں | اور | رجوع ہوا

اور داؤد نے سمجھا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے' سو اس نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑا اور (اللہ کی طرف)

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَإِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ

تو ہم نے معاف کردی | اس کی | یہ بات | اور بیشک | اس کے لئے | ہمارے ہاں | بڑا قرب ہے | اور اچھا

رجوع کیا پھر ہم نے اس کو یہ بات معاف کردی۔ اور بلاشبہ ہمارے ہاں اس کے لئے خاص مرتبہ اور عمدہ ٹھکانا

مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ

ٹھکانا | اے داؤد! | بلاشبہ ہم نے | بنایا تجھے | خلیفہ | زمین میں | پس فیصلہ کر

ہے۔ اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے سو تم لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ

لوگوں کے درمیان | انصاف سے | اور پیروی نہ کر | خواہش کی | کہ وہ بہکا دے تجھے | راہ سے

درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور اپنی خواہش کی پیروی نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے

اللّٰهِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اللہ کی | بیشک | جو لوگ | گمراہ ہوتے ہیں | اللہ کی راہ سے | ان کے لئے | عذاب ہے

بہکا دے گی۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کو یوم حساب کو بھلا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) چونکہ حضرت داؤدؑ نے ہمیشہ اپنا اصول بنا رکھا تھا کہ ایک روز عبادت کرتے ایک روز مقدمات فیصلہ کرتے ایک روز وعظ اور ایک روز اپنے گھر کے کاروبار میں مشغول رہتے اور رات دن کے چوبیس گھنٹوں کو اپنے گھر والوں پر اس طرح تقسیم کر رکھا تھا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی ان کے گھر والوں میں سے اللہ کے عبادت میں مشغول ہوتا چنانچہ ایک دفعہ اللہ کے دربار میں اپنے اسی خوش انتظامی کو عرض کیا تو اللہ کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی اور ان کی آزمائش وامتحان کے لئے اللہ نے دو فرشتے بھیج دیئے۔ جب وہ باوجود سخت پہرے کے دیوار پھاند کر آپ کے پاس محراب میں جا داخل ہوئے تو آپ گھبرائے کہ دروازہ بند' پہرہ لگا ہوا پھر یہ کہاں سے آ گئے۔ اس طرح عبادت میں جو اطمینان تھا وہ جاتا رہا تو فرشتے بولے آپ گھبرائیں نہیں ہم تو دو مخالف' مدعی فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے پس آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے دور نہ ہوجیۓ اور ہمیں انصاف کی راہ بتائیے۔

(۲۳) اور ہمارا جھگڑا یہ ہے کہ میرے اس دینی بھائی کی ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے یہ مجھ سے میری ایک بھیڑ بھی چھیننا چاہتا ہے اور گفتگو میں بھی مجھ پر غالب ہے۔

(۲۴) حضرت داؤدؑ نے فرمایا وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے جو تیری بھیڑ بھی اپنی بھیڑوں میں ملانا چاہتا ہے اور واقعی بہت سے شریک ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں مگر نیک عمل کرنے والے ایمان دار ایسا نہیں کرتے اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور فیصلہ کر چکنے کے بعد حضرت داؤدؑ نے سمجھا کہ آج میرا اتنا وقت جو خدا کی عبادت کے لئے مخصوص تھا ان مدعی اور مدعا علیہ کے مقدمہ فیصل کرنے میں ضائع ہو گیا یہ اللہ کی طرف سے میری آزمائش تھی کہ اس کی مہربانی اور مدد کے بغیر میں اس کی عبادت نہیں کر سکتا پس آپ نے اللہ کی جناب میں اپنی اس خطا کی معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور دل سے اس کے دربار میں رجوع ہوئے۔

(۲۵) پس اللہ نے ان کی وہ غلطی معاف کر دی اور واقعی اللہ کے ہاں ان کو بڑا مرتبہ اور بڑی عزت حاصل تھی۔

افعال: تُشْطِطْ: تو زیادتی کرے' تو بات کو دور ڈال دے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ اَکْفِلْنِیْهَا: اس کو میرا حصہ قرار دے' مجھے اس کا کفیل کر دے' امر (واحد مذکر حاضر) 'ن وقایہ' ی ضمیر (واحد متکلم) 'هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ عَزَّنِیْ: اس نے مجھ پر غلبہ کیا' اس نے مجھ سے زبردستی کی' ماضی (واحد مذکر غائب) 'ن وقایہ' ی ضمیر (واحد متکلم)۔ یَبْغِیْ: وہ ظلم کرتا ہے' زیادتی کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَغْفَرَ: اس نے بخشش چاہی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ غَفَرْنَا: ہم نے بخش دیئے' ہم نے معاف کر دیا' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: خِطَاب: کلام' سخن' بات' گفتگو' مصدر ہے۔ خُلَطَآءِ: شرکاء' شرکت والے' خَلِیْطٌ واحد۔ سُؤَالُ: مانگنا' پوچھنا' مصدر ہے۔ نِعَاجِهٖ: اس کی دنبیاں' نِعَاج مضاف' هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ رَاكِعًا: جھکنے والا' عاجزی کرنے والا' سجدہ کرنے والا' رکوع کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
سخت | بدلے اس کے جو | انہوں نے بھلا دیا | روزِ حساب | اور | نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمان | اور زمین کو
دینے کی وجہ سے سخت عذاب ہوگا۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان

وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | بے کار | یہ تو | خیال ہے ان کا جو | کافر ہیں | پس ہلاکت ہے ان کے لئے
دونوں کے درمیان ہے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو منکر ہیں۔ پس منکروں کے لئے دوزخ

كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جو منکر ہیں | دوزخ سے | کیا ہم کردیں گے | ان کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے نیک
کی آگ کی سزا ہے۔ کیا ہم ایمان والوں کو ان لوگوں کے برابر کردیں گے

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
ان کی طرح جو فساد کرتے ہیں | زمین میں | یا ہم کردیں گے | پرہیزگاروں کو | بدکاروں کی طرح | یہ کتاب ہے | جو نازل کی ہم نے
جو زمین میں فساد مچاتے ہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر قرار دیں گے؟ (ہرگز نہیں) یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم

اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا
آپ کی طرف | بڑی برکت والی | تاکہ وہ غور کریں | اس کی آیتوں میں | اور تاکہ نصیحت حاصل کریں | عقل والے | اور ہم نے عطا کیا
نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ
داؤد کو | سلیمان | کیسا اچھا بندہ تھا | بیشک وہ | رجوع کرنے والا تھا | جب پیش کئے گئے | اُس کے سامنے
داؤد کو (بیٹا) سلیمانؑ عطا کیا۔ جو کہ ایک بہترین بندہ تھا بلاشبہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا تھا۔ جب اس کے سامنے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ
پچھلے پہر | اصیل گھوڑے | عمدہ | تو اس نے کہا | بیشک میں نے | ترجیح دی | مال کی محبت کو
عصر کے وقت اصیل اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے۔ تو اس نے کہا کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر)

عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ
اپنے رب کی یاد پر | یہاں تک کہ | چھپ گیا (سورج) | پردہ میں | لوٹا لاؤ ان کو | میرے پاس | پس لگا
اپنے رب کی یاد سے غافل ہوگیا یہاں تک کہ سورج (مغرب کے) پردہ میں چھپ گیا۔ پھر (اس نے حکم دیا) ان (گھوڑوں) کو میرے

مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا
(تلوار) پھیرنے | پنڈلیوں | اور گردنوں پر | اور ہم نے آزمایا تھا | سلیمان کو | اور ہم نے ڈال دیا تھا
پاس واپس لاؤ اور وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں مارنے لگے۔ اور بیشک ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور اس کے

عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ
اُس کی کرسی پر | ایک دھڑ | پھر اس نے رجوع کیا | بولا اے میرے رب! | بخش دے مجھے | اور عطا فرمادے | مجھے
تخت پر ایک (ادھورا) جسم ڈالا پھر وہ (ہماری طرف) رجوع ہوا۔ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے معاف کردے اور مجھے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور حکم ہوا "اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں اپنا نائب (بادشاہ) بنادیا۔ پس لوگوں میں ہمیشہ اسی طرح انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور نفس کی خواہش پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے بہکا دے اور واقعی جو لوگ اللہ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کے اس جرم کے بدلے جو انہوں نے روز جزا کو بھلا دیا تھا ان کے لئے قیامت میں سخت عذاب مقرر ہے۔

(۲۷) اور آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے ہم نے ان کو بیکار پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز کے ذمے دنیا کے نظام میں ایک خدمت مقرر کر دی ہے۔ جس کی تعمیل کی بابت اس سے پوچھ گچھ ہوگی اور انہیں بیکار تو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو خدا کے منکر ہیں پس ان کے لئے دوزخ میں ہلاکت ہے۔

(۲۸) کیا ہم قیامت کے روز ایماندار نیکو کاروں اور زمین میں فساد کرنے والے مشرکوں یا پرہیزگاروں اور بدکرداروں کو انجام کے لحاظ سے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں۔

(۲۹) یہ قرآن بڑا مبارک کلام ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس میں غور اور تدبر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں۔

(۳۰) اور حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ بھی کیسے اچھے بندے تھے جو اپنے ہر کام میں اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

(۳۱) کہ ایک دفعہ شام کے وقت شاہی اصیل گھوڑے معائنہ کے لئے آپؑ کے سامنے پیش کئے گئے اور معائنہ دیر تک رہا حتیٰ کہ آپ کی عصر کی نماز قضا ہوگئی۔

(۳۲) تو آپ نے بہت غم اور ارمان سے کہا کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو میں نے مال کی محبت میں ڈوب کر اپنے رب کی یاد سے غفلت کی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور عصر کی نماز فوت ہوگئی۔

(۳۳) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ اور واپس آنے پر آپ نے تلوار ہاتھ میں لے کر ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر پھیرنے لگے کہ اللہ کی راہ میں ذبح کر کے تلافی مافات کریں۔

(۳۴) حضرت سلیمانؑ نے ایک روز قسم کھائی کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اور زبان سے انشاء اللہ نہ کہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف ایک عورت کے ہاں نامکمل بچہ پیدا ہوا جو دایہ نے تخت پر لا کر ڈال دیا۔ یہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہم نے حضرت سلیمانؑ کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر نامکمل بچہ ڈال دیا تو وہ شرمندہ ہو کر اللہ کی جناب میں رجوع ہوئے۔

افعال: یَضِلُّوْنَ: وہ بھٹکتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ عُرِضَ: وہ پیش کیا گیا، وہ روبرو لایا گیا، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَحْبَبْتُ: میں نے دوست رکھا، ماضی (واحد متکلم)۔ تَوَارَتْ: وہ چھپ گیا، پوشیدہ ہو گیا، وہ چھپ گئی، پوشیدہ ہوگئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ طَفِقَ: وہ کرنے لگا، اس نے شروع کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: جِیَادٌ: خاصے، تیز رو، جَوَادٌ کی جمع۔ صٰفِنٰتُ: وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پاؤں کے سم کو موڑ کر اس پر ٹیک لگائے ہوں، یعنی نہایت ہی فربہ اور توانا، اسم فاعل (جمع مونث)۔ سُوْقٌ: پنڈلیاں، سَاقٌ واحد۔ مَسْحًا: چھونا، ہاتھ پھیرنا، مصدر ہے۔

مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٣٥ فَسَخَّرْنَا

ایسی حکومت | کہ میسر نہ ہو | کسی کو | میرے بعد | بیشک تو | بہت بڑا عطا کرنے والا ہے | پس ہم نے تابع کر دیا

ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کو زیبا نہ ہو۔ بیشک تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے

لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝٣٦ۙ وَالشَّيٰطِيْنَ

اس کے لئے | ہوا کو | کہ وہ چلتی تھی | اس کے حکم سے | بڑی نرمی سے | جہاں | اس کو پہنچنا ہوتا | اور شیطانوں کو

ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم کے ماتحت نرمی سے چلتی تھی، جدھر وہ جانا چاہتا تھا۔ اور تمام عمارتیں بنانے

كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝٣٧ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝٣٨ هٰذَا

جو سب معمار | اور غوطہ زن تھے | اور دوسروں کو | جو جکڑے ہوئے تھے | زنجیروں میں | یہ ہے

والے اور غوطہ خور جنات، اس کے تابع فرمان کر دیئے۔ اور دوسرے (شریر) جنات بھی جو بیڑیوں میں جکڑے رہتے تھے۔

عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٩ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا

ہماری بخشش | پس عطا کر | یا اپنے پاس رکھ | بغیر | حساب کے | اور بیشک اس کے لئے | ہمارے پاس

(اے سلیمان!) یہ ہماری بخشش ہے۔ خواہ (کسی کو) عطا کر یا اپنے پاس رکھ تجھے پورا اختیار ہے اور بلاشبہ ہمارے پاس اس کے لئے

لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝٤٠ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ

بڑا قرب | اور عمدہ ٹھکانا ہے | اور ذکر کیجئے | ہمارے بندے | ایوب کا | جب | اس نے پکارا | اپنے رب کو

بلند رتبہ اور بہت عمدہ ٹھکانا ہے۔ اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔ جب اس نے اپنے رب کو پکارا

اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝٤١ۭ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا

کہ پہنچائی مجھے | شیطان نے | تکلیف | اور عذاب | مار (زمین پر) | اپنا پاؤں | یہ

کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی ہے۔ (ہم نے کہا کہ) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو (اور

مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝٤٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

نہانے کا پانی ہے | ٹھنڈا | اور پینے کا | اور ہم نے عطا کئے | اس کو | اس کے گھر والے | اور ان جیسے (مزید)

لو) یہ ایک ٹھنڈا چشمہ (نکل آیا) ہے نہانے اور پینے کو۔ اور ہم نے اس کو اس کا کنبہ (دوبارہ زندہ کر کے) عطا کیا

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝٤٣ وَخُذْ بِيَدِكَ

ان کے ساتھ | اپنی رحمت سے | اور بطور نصیحت | عقل والوں کے لئے | اور لے | اپنے ہاتھ میں

اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی ہماری طرف سے ایک مہربانی عقلمندوں کے لئے سامان نصیحت کے طور پر (اور ہم نے کہا کہ) اپنے ہاتھ

ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ

ایک جھاڑو | پھر مار | اس سے | اور قسم نہ توڑ | بیشک ہم نے | پایا اس کو | صابر | وہ کیسا اچھا

میں تیلیوں کا مٹھا لو اور اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اور قسم نہ توڑو۔ ہم نے واقعی اس کو بڑا صابر پایا وہ بہترین

الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٤٤ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

بندہ تھا | وہ بڑا رجوع کرنے والا تھا | اور یاد کر | ہمارے بندوں | ابراہیم | اور اسحاق | اور یعقوب کو

بندہ تھا بیشک وہ بہت ہی رجوع کرنے والا تھا۔ اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کرو

(۳۵) اور دعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میری خطا معاف فرما اور مجھے ایسی حکومت عطا کر کہ میرے بعد کسی اور کو نہ ملی ہو تو بڑا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۳۶) چنانچہ ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ آپ کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی اور جہاں آپ کو جانا ہوتا وہاں آپ کا تخت لے جا اتارتی۔

(۳۷) اور شیطانوں (جنات) کو بھی ان کے تابع کر دیا جن میں معمار اور غوطہ زن سب تھے۔

(۳۸) اور دوسرے سرکش جنوں کو بھی تابع فرمان کر دیا جو زنجیروں میں مضبوط بندھے ہوئے تھے۔

(۳۹) یہ مال و دولت و خادم، نوکر چاکر اور سلطنت ہماری بخشش ہے اس میں سے کسی کو کچھ دو یا نہ دو تمہیں اختیار ہے کوئی تم سے حساب کتاب نہیں۔ (ف) باوجود اس کے آپ اپنے ہاتھ سے ٹوکرے بنا کر حلال روزی کماتے تھے۔ اور بیت المال سے ذاتی اخراجات نہ لیتے تھے۔

(۴۰) واقعی حضرت سلیمان کو اللہ کے ہاں بڑا مرتبہ اور عزت حاصل تھی۔

(۴۱) آپ ہمارے مخلص بندے حضرت ایوبؑ کا حال بیان کیجئے جبکہ انہوں نے مصیبت کے وقت ہمیں پکارا کہ اے للہ! دکھ اور بیماری میں شیطانی وسوسوں سے مجھے سخت تکلیف اور اذیت پہنچ رہی ہے۔

(۴۲) حکم ہوا زمین پر پاؤں مارو تمہارے نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو جائے گا۔

(۴۳) اور ان کے مصیبتوں پر صبر اور شکر کے بدلے ہم نے ان کو پوری صحت عطا فرما کر اپنی رحمت سے دوبارہ بیوی بچے مال دولت۔ خادم نوکر چاکر پہلے سے زیادہ دیئے اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ نعمت کا شکر اور مصیبت پر صبر کرنے والوں کو اپنی رحمت سے نوازا کرتا ہے۔

(۴۴) حضرت ایوبؑ نے حالت مرض میں کسی بات پر ناراض ہو کر اپنی بیوی کو جو بڑی نیک اور فرمانبردار تھیں صحت ہو جانے پر سو لکڑیاں مارنے کی قسم کھائی تھی صحت حاصل ہونے پر اللہ نے یہ تدبیر بتائی کہ ایک مٹھا سو تیلیوں کا لے کر بیوی کے مار دو۔ اس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے گی بیشک وہ بڑے صابر نہایت نیک اور ہماری جناب میں رجوع کرنے والے تھے۔

افعال: اُمْنُنْ: تو احسان کر، تو خرچ کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُرْکُضْ: تو لات مار، امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَحْنَثْ: تو قسم توڑے، مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: بَنَّاءٍ: عمارت بنانے والا، معمار، صیغہ مبالغہ بمعنی اسم فاعل۔ رُخَآءً: ملائم، نرم نرم۔ غَوَّاصٍ: غوطہ خور، مبالغہ کا صیغہ۔ بَارِدٌ: ٹھنڈا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رِجْلِكَ: تیرا پاؤں، رِجْل مضاف، کَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مُغْتَسَلٌ: چشمہ، نہانے کی جگہ، وہ چیز جس سے غسل کیا جائے یعنی پانی، ظرف مکان۔ نُصْبٍ: مضرت، تکلیف، دکھ۔

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى

جو ہاتھوں والے | اور آنکھوں والے تھے | بلاشبہ ہم نے | چن لیا تھا ان کو | ایک خاص فضیلت کے ساتھ | جو یاد ہے

جو صاحب قوت اور صاحب نظر تھے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو دارِ آخرت کی یاد کے لئے خاص طور پر چن

الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ

آخرت کی | اور بیشک وہ | ہمارے نزدیک | چنے ہوئے | بہترین لوگ (تھے) | اور یاد کر | اسماعیل

لیا تھا اور بیشک وہ ہمارے ہاں چنے ہوئے اور بہترین بندوں میں سے ہیں۔ اور اسماعیل اور الیسع

وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ

اور الیسع | اور ذوالکفل کو | اور ہر ایک | بہترین لوگوں میں سے | یہ | نصیحت ہے | اور بیشک

اور ذوالکفل کو یاد کرو۔ اور یہ سب نیک لوگ تھے۔ یہ نصیحت ہے اور

لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ

پرہیزگاروں کے لئے | اچھا | ٹھکانا ہے | باغات ہیں | ہمیشہ رہنے کے | کھلے ہوں گے | ان کے لئے

پرہیزگاروں کے لئے واقعی عمدہ ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات، جن کے دروازے ان کے لئے

الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾

(ان کے) دروازے | تکیہ لگائے ہوں گے | ان میں | طلب کریں گے | وہاں | بہت سے میوے | اور شراب

کھلے ہوں گے وہ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوں گے (اور) وہاں بہت سے میوے اور مشروبات طلب کرتے ہوں گے

وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ

اور ان کے پاس ہوں گی | نیچی | نگاہ والی | ہم عمر (عورتیں) | یہی ہے | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ کچھ ہے جس کا تم سے روزِ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ

روزِ حساب کے لئے | بیشک | یہ | ہماری روزی ہے | نہیں ہے اس کے لئے | ختم ہونا | یہ ہے

حساب کو ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ہماری بخشش ہے، جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ بات یہ ہے

وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

اور بیشک | سرکشوں کے لئے | بہت برا | ٹھکانا ہے | دوزخ | جس میں وہ داخل ہوں گے | پس وہ کیسی بری جگہ ہے

اور بیشک سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہے۔ (یعنی) دوزخ۔ جس میں وہ داخل ہوں گے جو بہت ہی بری جگہ

هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾

یہ ہے | پس چکھو اس کو | کھولتا ہوا پانی | اور پیپ | اور اس کے علاوہ | اس کی شکل کی | کئی قسمیں (ہوں گی)

ہے یہ ابلتا ہوا پانی اور پیپ ہے اب یہ اس کا مزہ چکھیں۔ اور اس طرح کی اور کئی چیزیں ہوں گی۔

هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿٥٩﴾

یہ ہے | ایک فوج | جو گھسی چلی آتی ہے | تمہارے ساتھ | یہ کبھی خوش نہ ہوں | بیشک وہ | داخل ہونے والے ہیں | دوزخ میں

یہ ایک اور گروہ تمہارے ساتھ گھس رہا ہے یہ کبھی خوش نہ ہوں یہ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۴۵) اور آپ ہمارے خالص بندوں حضرت ابراہیمؑ واسحٰقؑ و یعقوبؑ کا ذکر کیجئے جو خدا کی عبادت میں بڑی طاقت اور دین میں آگاہی والے تھے۔

(۴۶) بیشک ہم نے انہیں خالص اور مخصوص صفت عطا کی تھی۔ اور وہ صفت ''آخرت کی یاد'' تھی۔

(۴۷) اور بلاشبہ وہ ہمارے برگزیدہ بندے یعنی نبی تھے۔

(۴۸) حضرت اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ ابن عم یسع یا ابن بشر بن ایوبؑ ان سب کا حال بیان کیجئے وہ سب اللہ کے نیک بندے تھے۔

(۴۹) ان کے حالات کا بیان ایک قسم کی نصیحت ہے اور واقعی پرہیزگاروں کے لئے رہنے کے لئے آخرت میں نہایت اچھی جگہ ہے۔

(۵۰) اور وہ جگہ ہمیشہ رہنے کے لئے جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

(۵۱) ان میں آرام سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور ان میں وہ بہت سے جنتی میوے کھانے کو اور پاکیزہ شرابیں پینے کو طلب کریں گے جو انہیں وافر ملیں گی۔

(۵۲) اور ان کی تسلی کے لئے نظریں جھکائے ہم عمر حوریں ہوں گی۔

(۵۳) انہیں حکم ہوگا یہی وہ انعام ہے جس کا تم سے دنیا میں جزا کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۵۴) یہ ہماری عطا کی ہوئی روزی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔

(۵۵) پرہیزگاروں کو تو یہ انعام ملیں گے اور نافرمانوں کے لئے برا ٹھکانا ہے۔

(۵۶) وہ دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ کیسی بری جگہ ہے۔

(۵۷) انہیں کہا جائے گا: یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے سو اس کو چکھو۔

(۵۸) اور ایسی ہی کئی طرح کی خراب چیزیں انہیں کھانے کو ملیں گی۔

(۵۹) کفر وشرک کے سرغنوں سے فرشتے کہیں گے ''یہ تمہارے گمراہ پیروی کرنے والوں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ ہی دوزخ میں داخل ہو رہی ہے وہ بددعا کریں گے کہ خدا کرے انہیں آرام کی جگہ نہ ملے واقعی وہ بھی ہمارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والے ہیں۔

افعال: اَخْلَصْنٰهُمْ: ہم نے ان کو امتیاز دیا، ہم نے ان کو خالص کر دیا، ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَخْيَارُ: نیک لوگ، خَيْرٌ واحد۔ الْمُصْطَفَيْنَ: برگزیدہ اور منتخب لوگ، پسند کئے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُفَتَّحَةً: کھولے گئے، کھلے ہوئے، اسم مفعول (واحد مونث)۔ غَسَّاقٌ: دوزخیوں سے بہنے والا لہو۔ نَفَادٍ: نابود ہو جانا، کم ہونا، ختم ہونا، انقطاع، مصدر ہے۔ شَكْلِهٖ: اس کی شکل، شَكْلِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ فَوْجٌ: گروہ، جماعت، اَفْوَاجٌ جمع۔ مَرْحَبًا: کشادہ جگہ، آرام پانا، ظرف مکان۔ مُقْتَحِمٌ: ہولناک مقام میں گھس پڑنے والا، دھنسنے والا، درمیان میں آنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ

وہ کہیں گے (نہیں) بلکہ | تم ہی کو | تمہیں خوشی نہ ملے | تم ہی | آگے لائے یہ (عذاب) | ہمارے لئے | پس کیسا بُرا ہے

وہ کہیں گے بلکہ تمہیں ہی کبھی خوشی نصیب نہ ہو، تم ہی تو اس مصیبت کو ہمارے سامنے لائے ہو۔ پس دوزخ

الْقَرَارُ (٦٠) قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

ٹھکانا | وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! | جو آگے لایا | ہمارے لئے | یہ (عذاب) | بڑھادے اس کیلئے | عذاب

بُرا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! اس مصیبت کو جو کوئی ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ

ضِعْفًا فِى النَّارِ (٦١) وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ

دگنا | دوزخ میں | اور وہ کہیں گے | کیا ہوا ہمیں | کہ ہم نہیں دیکھتے | کچھ آدمی | جن کو ہم شمار کرتے تھے

میں دو گنا عذاب دے۔ اور کہیں گے کہ کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو (یہاں) نہیں دیکھتے' جن کو ہم شریروں

مِّنَ الْاَشْرَارِ (٦٢) اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ (٦٣)

بُرے لوگوں میں؟ | کیا ہم ان سے کرتے تھے | مذاق | یا | اب پھر گئیں | ان سے | (ہماری) آنکھیں

میں شمار کیا کرتے تھے۔ کیا ہم (یوں ہی) ان کا مذاق اُڑاتے رہے تھے یا ہماری نظریں اُن سے چوک گئی ہیں۔

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ (٦٤) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا

بیشک یہ | برحق ہے | جھگڑنا | اہل دوزخ کا | کہہ دیجئے | میں تو | ایک ڈرانے والا ہوں | اور نہیں ہے

بلاشبہ دوزخیوں کا یہ باہم جھگڑنا ایک حقیقت ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف آگاہ کرنے والا ہوں اور

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (٦٥) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کوئی اور معبود | سوائے اللہ کے | جو ایک ہے | بڑا غالب | پروردگار | آسمانوں | اور زمین کا

معبود تو صرف وہی اللہ ہے جو اکیلا ہے اور سب پر غالب ہے۔ وہ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ (٦٦) قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ (٦٧) اَنْتُمْ

اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے | بڑا غالب | بڑا معاف کرنے والا | کہہ دیجئے | وہ (قیامت) | ایک خبر ہے | بہت بڑی | تم (لوگ)

درمیان ہے ان سب کا ربّ ہے جو غالب اور بخشنے والا ہے۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ وہ (قیامت) ایک بڑی (ہولناک) خبر ہے جس سے

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ (٦٨) مَا كَانَ لِىَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (٦٩)

اس سے | منہ موڑے ہوئے ہو | نہیں تھا مجھے | کچھ علم | سردار فرشتوں کے متعلق | جب | وہ بحث کررہے تھے

تم منہ پھیر رہے ہو۔ مجھے عالم بالا کے فرشتوں کی کوئی خبر نہ تھی جب وہ آپس میں (تخلیق آدمؑ پر) بحث کررہے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَىَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (٧٠) اِذْ قَالَ رَبُّكَ

نہیں وحی کی جاتی | میری طرف | مگر یہ کہ | میں تو صرف | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا | جب فرمایا | آپ کے ربّ نے

مجھے تو وحی کے ذریعے صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ جب تمہارے ربّ نے فرشتوں

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ (٧١) فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

فرشتوں سے | کہ بلاشبہ میں | بنانیوالا ہوں | ایک انسان | مٹی سے | پھر جب | میں اسے درست کردوں | اور پھونک دوں

سے کہا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ پس جب میں اسے مکمل طور پر بنا چکوں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۰) وہ پیروکار انہیں جواب دیں گے ہمیں نہیں بلکہ تمہیں ہی آرام کی جگہ نہ ملے تمہاری وجہ سے ہمیں عذاب ملا ہے۔اور یہ بہت بری جگہ ہے۔

(۶۱) اور یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! جن کی وجہ سے ہمیں عذاب ملا ہے ان کو دوزخ میں دُگنا عذاب دے۔

(۶۲) اور کفار کہیں گے کہ یہ کیا بات ہے دوزخ میں وہ لوگ (یعنی مسلمان) نظر نہیں آتے جنہیں ہم دنیا میں شریر سمجھتے تھے۔

(۶۳) کیا وہ واقعی برے نہ تھے اور ہم ان سے ناحق مذاق کیا کرتے تھے یا وہ دوزخ میں صرف ہمیں ہی نظر نہیں آتے۔

(۶۴) یقیناً ان کا باہم اس طرح جھگڑنا بالکل برحق ہے ایسا ہی ہوگا۔

(۶۵) آپؐ کفار سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں آخرت کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے اور حق یہ ہے کہ خدائے قہار کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

(۶۶) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا پروردگار ہے جو ایک بڑا زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۶۷) کہہ دیجئے کہ خدا کو ایک ماننا اور آخرت کا عذاب ایک مہتم بالشان خبر ہے جس کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے۔

(۶۸) مگر تم اپنی غفلت کی وجہ سے اس کو توجہ نہیں دیتے۔

(۶۹) فرشتوں کی بحث کے متعلق مجھے (نبیؐ کو) بغیر وحی علم نہیں ہوسکتا تھا۔

(۷۰) اور مجھ پر وحی اس لئے نازل ہوتی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا رسول ہوں۔

(۷۱) اور فرشتوں کی وہ بحث یہ تھی کہ جب اللہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

افعال: قَدَّمَ: آگے لایا، سامنے لایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَشْرَار: برے لوگ، شَرِیْرٌ واحد۔ تَخَاصُمُ: جھگڑنا، خصومت، مصدر ہے۔ اَلْغَفَّارُ: بڑا معاف کرنے والا، صیغہ مبالغہ۔

فِيهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اس میں | اپنی (طرف سے) روح | تو گر پڑو | اس کے لئے | سجدہ میں | پس سجدہ کیا | فرشتوں نے

اس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ سو تمام کے تمام فرشتوں نے (اس

كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

سب کے سب | اکٹھے | سوائے | ابلیس کے | اس نے تکبر کیا | اور وہ ہوگیا | کافروں میں

کو) سجدہ کیا۔ ابلیس کے سوا۔ اس نے غرور کا اظہار کیا اور وہ نافرمان تھا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ

فرمایا | اے ابلیس! | کس بات نے روکا تجھے | کہ | تو سجدہ کرے | اس کو | جس کو پیدا کیا میں نے | اپنے ہاتھ سے

(اللہ نے) پوچھا (کہ) اے ابلیس! تجھے کس چیز نے اس کو سجدہ کرنے سے روک دیا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ

کیا تو نے تکبر کیا | یا تو تھا ہی | اونچے درجے کا؟ | وہ بولا | میں | بہتر ہوں | اس سے | تو نے پیدا کیا مجھے

کیا تو غرور میں آ گیا یا تو تھا ہی بلند مرتبہ؟ ابلیس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ (کیونکہ) تو نے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

آگ سے | اور | پیدا کیا اس کو | مٹی سے | فرمایا | نکل جا | یہاں سے | پس بے شک تو

مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے بنایا ہے۔ فرمایا تو پھر یہاں سے نکل جا۔ تو مردود

رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ ج وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

مردود ہے | اور بے شک | تجھ پر | میری لعنت ہے | قیامت کے دن تک | بولا | اے میرے رب!

ہے۔ اور روزِ جزا تک تجھ پر میری لعنت ہے۔ (ابلیس) کہنے لگا کہ اے میرے رب!

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ

پس مہلت دے مجھے | اس دن تک | کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں | فرمایا | بیشک تجھے | مہلت دی گئی | اس دن تک

مجھے اس دن تک مہلت دے جب مردے دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا جا تجھے مہلت ہے۔ وقت معین

الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

جس کا وقت | معلوم ہے | بولا | قسم ہے تیری عزت کی | میں گمراہ کروں گا ان سب کو | سوائے | تیرے اُن بندوں کے

کے دن تک (ابلیس نے) کہا کہ تو پھر تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ز وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ

ان میں سے | جو چنے ہوئے ہیں | فرمایا | پس یہی حق ہے | اور حق ہی | میں کہتا ہوں | کہ میں ضرور بھر دوں گا

بندوں کے جو مخلص ہیں۔ فرمایا ٹھیک بات یہ ہے اور میں ہمیشہ ٹھیک بات ہی کہتا ہوں کہ میں تجھ

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ

دوزخ کو | تجھ سے | اور ان سے جو تیری پیروی کریں گے | ان میں سے | سب | کہہ دیجئے | نہیں مانگتا میں تم سے

سے اور تیرے سب ماننے والوں سے دوزخ کو بھر دوں گا۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ)

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۷۲) پس جب میں اس انسان کو پورے طور پر بنا چکوں اور اپنی پیدا کی ہوئی روح اس میں پھونک دوں تو تم سب اس کے احترام میں اس کو سجدہ کرو۔

(۷۳) پس حسب ارشاد سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

(۷۴) مگر ابلیس نے نہ کیا وہ ضد کرتا رہا اور کافر ہو گیا۔

(۷۵) حکم ہوا اے ابلیس! جس آدمؑ (انسانوں کے باپ) کو میں نے خود اپنے دست قدرت سے براہ راست پیدا کیا اس کے آگے تعظیم کا سجدہ کرنے سے تجھے کس بات نے روکا۔ کیا باوجود اس کے مستحق تعظیم ہونے کے تو نے ناحق تکبر کیا یا تو اس سے اونچے درجے کا تھا؟

(۷۶) شیطان بولا میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے اور آگ مٹی سے بہتر ہے۔

(۷۷) حکم ہوا تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہے۔

(۷۸) اور بلاشبہ قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے۔

(۷۹) بولا اے میرے پروردگار! مجھے قیامت تک دنیا میں زندہ رہنے کی مہلت دے۔

(۸۰) فرمایا جا تجھے مہلت دی گئی۔

(۸۱) اس روز قیامت تک جس کے قائم ہونے کا وقت اللہ کے ہاں مقرر اور معلوم ہے۔

(۸۲) بولا تیری عزت کی قسم میں ان سب بنی آدم کو ضرور حق سے گمراہ کروں گا۔

(۸۳) سوائے تیرے ایماندار برگزیدہ بندوں کے۔

(۸۴) اللہ نے فرمایا: کہ یہ بات بالکل حق ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں۔

(۸۵) میں تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے دوزخ کو بھر دوں گا۔

افعال: خَلَقْتُ: میں نے بنایا' میں نے پیدا کیا' ماضی (واحد متکلم)۔ قَعُوْا: تم گر پڑو' جھک جاؤ' امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْتَكْبَرْتَ: یہ تو نے غرور کیا؟' اصل میں اَ اِسْتَكْبَرْتَ تھا' دوسری ہمزہ جو وصلی تھی حذف ہو گئی' پہلی ہمزہ استفہام انکاری کی ہے' اِسْتَكْبَرْتَ ماضی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: لَعْنَتِیْ: میری لعنت' پھٹکار' میری طرف سے پھٹکار' لَعْنَةِ مضاف' ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ

اُس پر | کوئی اجر | اور نہ میں ہوں | تکلف کرنے والوں میں سے | نہیں یہ (قرآن)

کوئی اُجرت طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں۔

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

مگر | نصیحت | تمام جہانوں کے لئے | اور تم ضرور جان لوگے | اس کا حال | کچھ مدت بعد

یہ تو جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور جلد ہی یقیناً تم لوگوں کو اس کی حقیقت معلوم ہوجائے گی۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِ رُكُوْعَاتٍ

سورہ زمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

نازل کی گئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے جو بڑا غالب | حکمت والا ہے | بیشک ہم نے | نازل کی | آپ کی طرف

یہ کتاب غالب اور حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ بیشک ہم نے اس کتاب کو آپ کی

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ

یہ کتاب | برحق | پس عبادت کرو اللہ کی | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے عبادت کو | سنو | اللہ ہی کے لئے ہے

طرف حق و صداقت کے ساتھ اُتارا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کی بندگی خلوص سے کرو۔ یاد رکھو! خالص

الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ

عبادت | خالص | اور جنہوں نے | بنالئے ہیں | سوائے اس کے | (اور) کارساز | کہ ہم نہیں | عبادت کرتے ان کی

بندگی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دیگر کارساز ٹھہرا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم

اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا

مگر اس لئے کہ وہ قریب کردیں ہمیں | اللہ سے | بہت نزدیک | بیشک اللہ | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | ان باتوں میں

ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب تر کردیں۔ بیشک (ایک دن آئے گا) جب اللہ ان کے درمیان اس بات

هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾

جن میں وہ | اختلاف کرتے تھے | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا | اس کو جو ہے | جھوٹا | ناشکرا

کا فیصلہ کردے گا جس میں وہ جھگڑ رہے ہیں بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور انکار کرنے والا ہو۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ

اگر چاہتا | اللہ کہ | بنائے | کسی کو بیٹا | تو چن لیتا | اپنی مخلوقات میں سے | جس کو چاہتا

اگر اللہ چاہتا کہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنالے تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا' پسند کرلیتا (مگر)

سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وہ تو پاک ہے | وہی اللہ ہے | اکیلا | بڑا غالب | اس نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو

وہ پاک ہے (ان کمزوریوں سے) وہ اللہ اکیلا اور زبردست ہے۔ اُسی نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۶) آپ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ دین پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور نہ از خود نبی بنتا ہوں کہ تم اس کے سننے سے انکار کرتے ہو۔

(۸۷) یہ قرآن تو محض دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے اس میں کوئی دنیاوی غرض پوشیدہ نہیں ہے۔

(۸۸) اور کچھ مدت کے بعد اس قرآن کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے گی کہ واقعی وہی برحق ہے۔

سورۂ الزمر

زُمر جمع **زُمـــرۃ** بمعنی ''گروہ'' چونکہ اس سورۃ کے آخر میں دوزخیوں اور جنتیوں کے گروہوں کا جنت و دوزخ میں داخل ہونا بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ کتاب (قرآن) اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا زبردست حکمت والا ہے اس لئے اس کا کوئی حکم نافذ ہوئے بغیر نہ رہے گا جو حکم بھی ہے انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔

(۲) اس میں آپؐ کے ذریعے سے امت کو خطاب ہے اور اس میں ذرا شک نہیں کہ یہ کتاب برحق ہم نے ہی آپ کی طرف نازل کی ہے۔ پس آپ دستور کے مطابق اللہ کی عبادت کرتے رہئے جس میں شرک وریا کی ملاوٹ نہ ہو۔

(۳) سنو! خالص عبادت تو اللہ ہی کا حق ہے اور جن مشرکین نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان بتوں کو معبود حقیقی نہیں سمجھتے بلکہ ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں سو اہل حق سے جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں بیشک اللہ قیامت کے روز ان کا فیصلہ کر دے گا۔ واقعی اللہ ایسے جھوٹے اور حق سے انکار کرنے والے کو سیدھے راستے پر نہیں لاتا۔

(۴) اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا جیسا کہ یہود حضرت عزیرؑ کی نسبت یا نصاریٰ حضرت مسیحؑ کی نسبت خیال کرتے ہیں تو وہ اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہتا اپنا بیٹا منتخب کر لیتا لیکن وہ تو ان سب عیوب و نقائص اور اولاد کی ضرورت سے پاک ہے۔ اللہ تو ایک ہی ہے اور بڑا غالب ہے۔

انعال: **تَعْلَمُنَّ**: تم ضرور جان لو گے' تم ضرور معلوم کر لو گے' مضارع با نون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ **يُقَرِّبُوْا**: کہ وہ قریب پہنچا دیں' مقرب بنا دیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **الْمُتَكَلِّفِيْنَ**: بناوٹ کرنے والے' یعنی اپنی طرف سے قرآن بنا لینے والے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعت خداوندی کا اظہار کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **مُخْلِصًا**: خالص کر لینے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ

برحق | وہ لپیٹتا ہے رات کو | دن پر | اور لپیٹتا ہے | دن کو | رات پر | اور اس نے تابع کر دیا

بنایا ہے اور وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اسی نے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ

سورج | اور چاند کو | ہر ایک چل رہا ہے | ایک وقت | مقرر تک | یاد رکھو | وہی ہے | بڑا زبردست

سورج اور چاند کو مطیع کر دیا ہے کہ ہر ایک مقرر وقت تک چلتا رہے گا۔ سنو! وہ غالب اور بڑا

الْغَفَّارُ ۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

بخشنے والا | اُس نے پیدا کیا تمہیں | ایک جان (آدمؑ) سے | پھر | اس نے بنائی | اس سے | اس کی بیوی

بخشنے والا ہے۔ اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا

وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ

اور اُتارے | تمہارے لئے | چوپایوں میں سے | آٹھ | نر و مادہ | پیدا کرتا ہے تمہیں | پیٹوں میں

اور چوپایوں میں سے تمہارے لئے آٹھ نر و مادہ بھیجے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے

اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

تمہاری ماؤں کے | ایک (مرحلۂ) تخلیق میں | بعد | (ایک اور) تخلیق کے | تین اندھیروں میں

پیٹ میں، مختلف مراحل میں تین اندھیروں کے اندر تخلیق کرتا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۶

یہی اللہ | تمہارا ربّ ہے | اسی کی ہے | حکومت | اور کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | پس کہاں | لوٹائے جا رہے ہو؟

سنو! یہی تمہارا اللہ ہے جو تمہاری پرورش کرتا ہے، اُسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو پھر کس طرف جا رہے ہو؟

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

اگر | تم انکار کرو | تو بیشک | اللہ | بے نیاز ہے | تم سے | اور وہ پسند نہیں کرتا | اپنے بندوں کے لئے

اگر تم ناشکری و کفر کرو گے تو (یاد رکھو کہ) اللہ کو تمہاری پرواہ نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں کی جانب سے ناشکری

الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

کفر کو | اور اگر تم شکر کرو | تو وہ اُسے پسند کرتا ہے | تمہارے لئے | اور نہیں اٹھائے گا | کوئی بوجھ اُٹھانے والا | بوجھ

کو پسند کرتا ہے اور اگر تم شکر کرو، تو وہ تمہاری اس بات کو پسند کرتا ہے۔ اور (سنو!) کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے

اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

دوسرے کا | پھر | اپنے رب کی طرف ہی | تمہیں لوٹنا ہے | پھر وہ تمہیں بتا دے گا | وہ جو | تم کرتے رہے ہو

کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا، پھر تم سب کو لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے، سو وہ تمہیں سب کچھ بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

بیشک وہ جاننے والا ہے | رازسینوں کے | اور جب پہنچتی ہے | انسان کو | کوئی تکلیف | تو پکارتا ہے

بیشک وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ

(۵) اس نے آسمانوں اور زمین کو ایک حقیقی مصلحت سے پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی قدرت سے رات کو دنیا پر چھا کر دن کو اس کے پردہ میں اور دن کو چھا کر رات کو اس کے پردہ میں چھپا دیتا ہے اور اس نے اپنی قدرت سے سورج اور چاند کو اپنے قوانین فطرت کے تابع کر رکھا ہے کہ ہر ایک وقت مقرر تک برابر چل رہا ہے۔ ذرا سا فرق نہیں لا سکتا۔ سنو! اللہ ہی بڑا زبردست اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔
(۶) اس نے تم بنی آدم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور خود آدم علیہ السلام سے ان کی بیوی کو پیدا کیا اور اس نے تمہاری ضروریات زندگی کے لئے آٹھ جنس (نر و مادہ اونٹ' گائے' بھیڑ' بکری) چوپائے پیدا کر دیئے اور وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں یکے بعد دیگرے تین اندھیروں (یعنی پیٹ' رحم اور وہ جھلی جس میں بچہ منڈھا ہوا ہوتا ہے) میں مختلف قسم کی مخلوق یعنی نطفہ سے جما ہوا خون اور اس سے گوشت کا لوتھڑا اس سے ہڈیاں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھا کر پورا جاندار بناتا ہے وہی قادر مطلق اللہ جس کی صفات کمال اوپر مذکور ہوئی ہیں تمہارا پروردگار ہے سب عالم پر اسی کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس تم کہاں حق سے پھرے جا رہے ہو۔
(۷) اگر تم انکار کرو تو اللہ بے نیاز ہے تمہارے انکار سے اس کی خدائی میں کوئی فرق نہیں آ سکتا مگر وہ اپنے بندوں کے لئے اپنی ذات کا انکار پسند نہیں کرتا اگر اس کے رب ہونے کا اقرار کر کے تم اس کا شکر کرو تو وہ اسے پسند کرتا ہے اور آخرت میں کوئی مجرم دوسرے کے جرموں کی ذمہ واری اپنے ذمے نہ لے گا پھر تم کو جوابدہی کے لئے اسی کے دربار میں لوٹ کر جانا ہے پس جو کچھ بھی تم دنیا میں کرتے رہے وہ تمہیں ایک ایک کر کے بتا دے گا واقعی وہ دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

افعال: یُکَوِّرُ: وہ لپیٹتا ہے' چڑھاتا ہے' تہہ کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَرْضَہُ: وہ اس کو پسند کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ

اپنے ربّ کو | رجوع کرکے | اس کی طرف | پھر | جب | وہ اسے عطا کرے | کوئی نعمت | اپنی طرف سے | تو وہ بھول جاتا ہے

کی طرف رجوع کرکے اس سے دعائیں مانگتا ہے پھر جب وہ اس کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے جس کے لئے وہ پہلے

مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

کہ پکارتا تھا | جس کے لئے | اس سے پہلے | اور وہ بنالیتا ہے | اللہ کے لئے | شریک | تاکہ گمراہ کرے

دعائیں کیا کرتا تھا تو اس کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ڰ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۸

اس کے راستے سے | کہہ دیجئے فائدہ اٹھالے | اپنے کفر کے ساتھ | تھوڑا | بیشک تو | دوزخ والوں میں سے ہے

(دوسروں کو بھی) گمراہ کرے۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ تو اپنے کفر سے (چند روز) فائدہ اُٹھا لے بیشک تو جہنمی ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ

بھلا وہ شخص جو ہو | عبادت کرنے والا | رات کے اوقات میں | سجدہ میں | اور قیام کی حالت میں | ڈرتا ہے آخرت سے

(کیسا ایسا شخص بہتر ہے) یا وہ جو رات کے اوقات کو سجدہ اور قیام کرکے عبادت میں گزارتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے

وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ

اور امید رکھتا ہے رحمت کی | اپنے رب کی | کہہ دیجئے کیا | برابر ہیں | وہ لوگ جو | جانتے ہیں

اور اپنے رب کی رحمت کا طلب گار ہوتا ہے پوچھئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں، بے علموں

وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۹ قُلْ يٰعِبَادِ

اور وہ لوگ جو | نہیں جانتے | واقعی | نصیحت قبول کرتے ہیں | عقل والے | کہہ دیجئے | اے میرے بندو!

کے برابر ہوسکتے ہیں؟ بات صرف یہ ہے کہ نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں کہہ دیجئے اے میرے مومن بندو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

جو | ایمان لائے ہو | ڈرو | اپنے رب سے | ان کے لئے | جنہوں نے نیکی کی | اس

جو ایمان لاچکے ہو اپنے رب سے ڈرو (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھے کام کئے ہیں

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

دُنیا میں | بھلائی ہے | اور زمین | اللہ کی | وسیع ہے | بلاشبہ | دیا جائے گا

ان کا انجام بہت اچھا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے (یاد رکھو کہ) جو لوگ صبر سے

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۱۰ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

صبر کرنے والوں کو | ان کا اجر | بے حساب | کہہ دیجئے | بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں عبادت کروں | اللہ کی

کام لیتے ہیں ان کو بے حساب اجر و ثواب ملے گا کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۱۱ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۱۲

خالص کرتے ہوئے | اس کیلئے | دین کو | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں بنوں | سب سے اول | فرماں بردار

اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے (خود) (اللہ کے احکام) تسلیم کروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) اور انسان ایسا احسان بھلانے والا ہے کہ جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو دل سے اللہ کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے اور جب وہ اپنی طرف سے اسے نعمت عطا کرتا ہے تو جس مصیبت کے دور کرنے کے لئے اللہ کو پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ فلاں بت یا معبود نے اپنی مہربانی سے میری اس مصیبت کو دور کر دیا تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے گمراہ کردے آپ ﷺ نعمت کے ایسے ناشکرے سے کہہ دیجئے کہ تھوڑی مدت اپنے اس کفر میں زندگی سے فائدہ اٹھالے اس کے بعد تو تُو سیدھا جہنم میں جائے گا۔

(۹) بھلا جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ اور قیام کی حالت میں اللہ کی عبادت کرتا اور آخرت میں عذاب الٰہی سے ڈرتا اور اس کی رحمت کی امید رکھتا ہے وہ ایک نافرمان بندے کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں اور نصیحت تو واقعی اہل عقل ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۰) کہہ دیجئے مسلمانو! اپنے پروردگار سے ہمیشہ ڈرتے رہا کرو جو نیکو کار ہیں ان کے لئے تو دنیا میں بھی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے اگر ایک جگہ تمہیں نیکی (ایمان و عمل صالح) سے روکا جائے تو دوسری جگہ سہی ہجرت کر جاؤ۔ یقین جانو کہ اللہ کے دین کی خاطر مصیبتیں برداشت کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

(۱۱) کہہ دیجئے مجھے تو یہی حکم ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کروں جس میں شرک اور ریا کی ملاوٹ تک نہ ہو۔

(۱۲) اور نیز مجھے حکم ہے کہ میں خود سب سے پہلے خدا کے حکم کو ماننے والا (مسلمان) بنوں۔

افعال: تَمَتَّعْ: تو فائدہ اٹھا، تو برت لے، امر (واحد مذکر حاضر)۔ خَوَّلَهٗ: اس کو عطا کیا، اس کو دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ يُوَفّٰى: پورا دیا جائے گا، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سَاجِدًا: سجدہ کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَانِتٌ: خضوع اور عاجزی کرنے والا، فرائض طاعت کو ادا کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

قُلْ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ
کہہ دیجئے | کہ بے شک میں ڈرتا ہوں | اگر میں نافرمانی کروں | اپنے ربّ کی | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | کہہ دیجئے
آپ کہہ دیجئے کہ مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں۔ کہہ دیجئے

اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُۥ دِينِي ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوا۟ مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِۦ
اللہ (ہی) کی | میں عبادت کرتا ہوں | خالص کرتے ہوئے اس کیلئے | اپنے دین کو | پس تم عبادت کرو | جس کی تم چاہو | اس کے سوا
میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص سے کرتا ہوں سو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔

قُلْ إِنَّ الْخَـٰسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ
کہہ دیجئے | بلاشبہ | نقصان اٹھانے والے | تو وہی ہیں جنہوں نے | نقصان میں رکھا | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو | روز
کہہ دیجئے کہ گھاٹے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن خسارے

الْقِيَـٰمَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ
قیامت میں | سنو! یہی ہے | وہ نقصان | واضح | ان کے لئے | ان کے اوپر (بھی) | بادل ہوں گے
میں ڈال دیا سنو! یہی بڑا خسارہ ہے۔ اُن کے اُوپر بھی آگ کے بادل

مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِۦ عِبَادَهُۥ ۚ يَـٰعِبَادِ
آگ کے | اوران کے نیچے (بھی) | بادل | یہی (بات) ہے | ڈراتا ہے اللہ جس سے | اپنے بندوں کو | اے میرے بندو!
ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ کے) بادل یہ وہ عذاب ہے کہ جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو!

فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّـٰغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوٓا۟
مجھ سے ڈرتے رہو | اور جو لوگ | بچتے رہے | شیطانوں سے | ان کے پوجنے سے | اور انہوں نے رجوع کیا
تم مجھ ہی سے ڈرو۔ وہ لوگ جو بتوں کی عبادت کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف

إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ
اللہ کی طرف | ان کے لئے | خوشخبری ہے | پس خوشخبری دیجئے | میرے بندوں کو | جو | توجہ سے سنتے ہیں | بات کو
رجوع کرتے رہے اُنہی کے لئے خوشخبری ہے۔ سو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنائیے جو کلام الٰہی سنتے ہیں پھر اس کی

فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُۥٓ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمْ
پھر پیروی کرتے ہیں | اس کی بہترین بات کی | یہی ہیں | جن کو ہدایت دی | اللہ نے | اور یہی لوگ ہیں
اعلیٰ باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں

أُو۟لُوا۟ الْأَلْبَـٰبِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۖ أَفَأَنتَ تُنقِذُ
عقل والے | پس کیا وہ شخص | کہ ثابت ہوا | جس پر | کلمہ عذاب کا | پس کیا آپ | چھڑا سکتے ہیں
جو عقلمند ہیں۔ تو کیا وہ شخص جس پر عذاب کا حکم ثابت ہوچکا۔ کیا آپ اس کو آگ میں

مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَـٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ
اس کو جو | آگ میں ہے | لیکن | جو لوگ | ڈرتے رہے | اپنے ربّ سے | ان کے لئے | بالاخانے ہیں
سے نکال لیں گے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے ربّ سے ڈرتے رہے اُن کے لئے ایسے بالا خانے ہوں گے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے آخرت میں بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

(۱۴) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں ایسی عبادت جس میں شرک اور ریاکاری کی ملاوٹ نہیں۔

(۱۵) تمہیں اختیار ہے اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ تم اس کے خود جوابدہ ہوگے اور کہہ دیجئے کہ قیامت کے روز نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں دین حق کو ماننے سے انکار کر کے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں رکھا اور کان کھول کر سن لو کہ واضح نقصان یہی ہے۔

(۱۶) ایسے منکرین کے لئے قیامت میں اوپر اور نیچے دوزخ کی آگ کے سائبان ہوں گے (ان کا اوڑھنا' بچھونا سب آگ ہی کا ہوگا) اسی عذاب دوزخ سے اللہ اپنے بندوں کو انبیاءؑ کے ذریعے سے ڈراتا رہتا ہے کہ میرے بندو! میرے عذاب سے ڈرتے رہو۔

(۱۷) اور جو لوگ شیاطین کے بہکانے سے غیر اللہ کی عبادت کرنے سے علیحدہ رہے اور ہمیشہ ہر کام میں اللہ کی جناب میں رجوع کرتے رہے انہی کے لئے خوشخبری ہے سو آپؐ میرے ایسے نیک بندوں کو میری رحمت کی خوشخبری سنا دیجئے۔

(۱۸) جو حق بات کو توجہ سے سنتے اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی عقل والے ہیں۔

(۱۹) پس وہ بدبخت جس پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا ہے کیا آپ ایسے دوزخی کو عذاب دوزخ سے رہائی دلا سکتے ہیں؟

افعال: عَصَيۡتُ: میں نے نافرمانی کی' میں نے حکم نہ مانا' ماضی (واحد متکلم)۔ اِجۡتَنَبُوۡا: وہ بچے' انہوں نے پرہیز کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَنَابُوۡا: وہ رجوع ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ تُنۡقِذُ: تو نجات دلاتا ہے' دلائے گا' تو چھڑاتا ہے' چھڑائے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَحۡسَنَهٗ: اس کا بہتر' اَحۡسَنَ مضاف' هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ۥ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

جن کے اوپر | اور بالاخانے ہیں | بنے ہوئے | چلتی ہوں گی | ان کے نیچے | نہریں | یہ وعدہ ہے | اللہ کا

جن کے اوپر (مزید) منزلیں بنی ہوں گی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (یہ) اللہ کا وعدہ ہے

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ (٢٠) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

نہیں خلاف کرتا | اللہ | اپنے وعدے کے | کیا تو نے دیکھا نہیں | کہ اللہ ہی | اُتارتا ہے | آسمان سے | پانی

اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ کیا تم نے بغور نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے بارش نازل کی

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ

پھر چلا دیتا ہے اس کو | چشمے بنا کر | زمین میں | پھر وہ نکالتا ہے اس سے | کھیتی | کہ مختلف ہیں | رنگ اس کے

پھر اس کو زمین کے اندر چشموں میں چلا دیا، پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پھر وہ خشک ہو جاتی ہے | پھر تو دیکھتا ہے اس کو | زرد | پھر | کر دیتا ہے اسے | ریزہ ریزہ | بیشک | اس میں

پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ہیں پھر وہ اُنہیں چورا چورا کر دیتا ہے۔ اس میں یقیناً

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ (٢١) ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ

نصیحت ہے | عقل والوں کے لئے | پس کیا وہ | کہ کھول دیا | اللہ نے | سینہ اُس کا | اسلام کے لئے

عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔ پھر کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا

فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ

پس وہ | روشنی پر ہے | اپنے ربّ کی طرف سے | پس افسوس ہے | کہ سخت ہیں | دل جن کے | اللہ کی یاد سے

ہو اور وہ اپنے ربّ کی طرف سے (ہدایت کی) روشنی پر ہو (گمراہوں جیسا ہو سکتا ہے) سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے (غافل ہونے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (٢٢) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا

یہی لوگ ہیں | کھلی گمراہی میں | اللہ نے | نازل کیا | بہترین | کلام | یعنی کتاب

کی وجہ سے) سخت ہو چکے ہیں، ان کے لئے ہلاکت ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ

ملتی جلتی | دہرائی جانے والی | کانپ اُٹھتی ہیں | اس سے | کھالیں | ان کی جو | ڈرتے ہیں | اپنے ربّ سے

جس کی باتیں باہم ملتی جلتی اور بار بار دہرائی گئی ہیں، جن سے وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے بدن کانپ اُٹھتے ہیں۔

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى

پھر نرم ہو جاتی ہیں | اُن کی کھالیں | اور ان کے دل | اللہ کی یاد کی طرف | یہی ہے | ہدایت

پھر ان کے بدن اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے

اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

اللہ کی | ہدایت دیتا ہے | اس سے | جسے | وہ چاہتا ہے | اور جسے گمراہ کر دے | اللہ | تو نہیں | اُس کو

وہ جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ راہ دکھاتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) لیکن جولوگ دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہے ان کے لئے قیامت کے دن جنت میں بالا خانے تیار ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوں گے ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا۔

(۲۱) اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ ہی آسمان کی طرف سے بادلوں سے پانی برساتا اور اس کو چشمے بنا کر زمین میں چلا دیتا ہے پھر اس پانی کے ذریعے سے مختلف رنگ کی کھیتی اگاتا ہے پھر وہ کھیتی اس کی وجہ سے زمین میں خوب اُوپر کو اُبھرتی بڑھتی اور پھلتی پھولتی ہے پھر پکنے کے بعد تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد پڑ جاتی ہے پھر اللہ اسے ریزہ ریزہ کر ڈالتا ہے بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا کی زندگی اور اس کا عیش وسامان سب ختم ہونے والی ہیں پھر اس میں یہ اتنی مصروفیت کیوں کہ آخرت کے لئے وقت ہی نہ بچے۔

(۲۲) پس کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام قبول کرنے کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے خدا کے نور ہدایت سے منور ہو رہا ہے ایک ازلی سنگدل کافر کے برابر ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پس جن لوگوں کے دل ذکر الٰہی سے متاثر نہیں ہوتے ان پر سخت افسوس ہے یہی لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہیں۔

افعال: تَرٰىهُ: تو اس کو دیکھتا ہے، دیکھے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: غُرَفٌ: جنت کی منازل، جمع ہے، غُرْفَةٌ واحد۔ مَّبْنِيَّةٌ: تعمیر کردہ عمارت، اسم مفعول (واحد مونث)۔ يَنَابِيْعَ: چشمے، زمین، وہ سوت جن میں سے پانی پھوٹ کر نکلتا ہے، يَنْبُوْعٌ واحد۔ حُطَامًا: ریزہ ریزہ، چورا، روندن، جو چیز چورا ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے اور روندی جانے لگے "حطام" کہلاتی ہے۔

مِنْ هَادٍ ۝٢٣ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کوئی ہدایت دینے والا | پس کیا جو شخص | روکتا ہے | اپنے چہرے کے ساتھ | برے | عذاب سے | دن | قیامت کے

کوئی نہیں۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے چہرے پر عذاب کو روکے گا (وہ نجات پانے والے کے

وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٢٤ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

اور کہا جائے گا | ظالموں سے | چکھو | جو | کچھ تم کیا کرتے تھے | جھٹلایا تھا | انہوں نے جو

برابر ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کمایا تھا اب اس کا مزہ چکھو۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٥ فَاَذَاقَهُمُ

ان سے پہلے تھے | تو آ گیا ان پر | عذاب | جہاں سے | انہیں گمان تک نہ تھا | پس چکھائی ان کو

(پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ سو ان پر ایسی جانب سے عذاب آیا' جو ان کے خیال میں بھی نہ تھا۔ پس اللہ نے ان

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

اللہ نے | ذلت | زندگی میں دنیا کی | اور عذاب | آخرت کا | بہت ہی بڑا ہے | کاش وہ

کو دنیا ہی میں ذلت کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اے کاش!

يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

جانتے | اور بیشک ہم نے بیان کر دی | لوگوں کے لئے | اس قرآن میں | ہر قسم کی

ان کو علم ہوتا۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان

مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٧ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

مثال | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | قرآن | عربی (زبان میں) | جس میں کوئی عیب نہیں

کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ہم نے قرآن واضح عربی زبان میں (نازل کیا ہے) جس میں کوئی

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝٢٨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ

تاکہ وہ | بچیں | بیان کی | اللہ نے | ایک مثال | ایک ایسا آدمی (غلام) ہے | جس میں | کئی شریک ہیں

پیچیدگی نہیں تاکہ یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں۔ اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی ہے' جس کی ملکیت میں کئی

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ

باہم مخالف | اور ایک غلام ہے | سالم | ایک آدمی کا | کیا | وہ دونوں برابر ہیں | مثال میں

جھگڑالو (مالک) شریک ہیں۔ اور ایک ایسے شخص کی مثال بھی بیان کی ہے جو ایک ہی شخص کی ملکیت میں ہو' کیا دونوں کی حالت برابر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٩ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | بلکہ | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | بیشک آپ (بھی) | مرنے والے ہیں | اور وہ (بھی)

ہو سکتی ہے؟ سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے۔ مگر ان میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں جانتے۔ بیشک آپ کو بھی مرنا ہے اور بلاشبہ یہ

مَّيِّتُوْنَ ۝٣٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝٣١

مرنے والے ہیں | پھر بیشک تم | قیامت کے دن | اپنے رب کے پاس | آپس میں جھگڑا کرو گے

بھی مرنے والے ہیں۔ پھر یقیناً تم سب قیامت کے دن اپنے جھگڑے اللہ کے سامنے پیش کرو گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) اللہ ہی نے یہ بہترین کلام کتاب الٰہی (قرآن) نازل کیا ہے جس کی تمام باتیں فطری اور معجز اور انسان کی دو جہان کی بھلائی کے لئے فائدہ مند ہونے میں باہم ملتی جلتی ہیں اور حفظ اور ضبط اور عمل کی آسانی کے لئے بار بار دہرائی گئی ہیں کہ جن سے اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ان کی کھالیں اور دل اللہ کی یاد کے لئے بالکل نرم ہوجاتے ہیں یہی ہدایت الٰہی ہے اللہ جسے چاہے اس کے ذریعے سے راہ راست پر لے آتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے کوئی اسے راہ پر لانے والا نہیں۔

(۲۴) پس کیا وہ کافر جو قیامت کے روز اپنے بچاؤ کے لئے آگ کے برے عذاب کو اپنے چہرے پر روکے گا مومن صالح کے برابر ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور ایسے ظالموں سے کہا جائے گا کہ یہ عذاب تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے تھے پس اس کا مزہ بھی چکھو۔

(۲۵) ان سے پہلی سرکش قوموں نے بھی دین حق کو جھٹلایا تھا پس ان کے کفر وشرک اور تکذیب کے بدلے عذاب الٰہی ان پر ایسے طور پر آ پڑا کہ انہیں وہم وگمان تک نہ تھا۔

(۲۶) پس ایسے لوگوں کو اللہ نے دنیا کی زندگی میں بھی ذلیل کردیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ کاش! وہ اس بات کو جانتے۔

(۲۷) اور اس قرآن میں ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کردی ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۲۸) یہ قرآن عربی میں نازل کیا گیا ہے جس میں لفظی ومعنوی کسی قسم کی خرابی نہیں تا کہ لوگ پرہیز گار بن جائیں۔

(۲۹) چنانچہ اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک غلام ہے جس کی ملکیت میں کئی لوگ باہم مخالف شریک ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مالک اس کو اپنے ہی کام میں لگانا چاہتا ہے جس سے اس کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور ایک غلام سالم ایک ہی مالک کی ملکیت ہے اور بآسانی اس کے احکام کی تعمیل کرسکتا ہے کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟ ہرگز نہیں بالکل یہی مثال ہے مومن اور کافر کی ہے کہ مومن تو صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کافر کئی معبودوں کی، پس سب تعریف اللہ کے لئے ہے مگر اکثر ان میں سے اس بات کو نہیں جانتے۔

(۳۰) بلاشبہ آپ کو بھی دنیا سے جانا ہے اور ایسا ہی کفار کو بھی ضرور مرنا ہے۔

(۳۱) پھر قیامت کے روز تم سب موحدین ومشرکین اپنے رب کے حضور میں جھگڑا کرو گے۔

افعال: تَقْشَعِرُّ: وہ لرزنے لگتی ہے، اس کا رواں کھڑا ہوجاتا ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَلِیْنُ: وہ نرم ہوجاتی ہے، ہوجائے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ یَتَّقِیْ: (کیا جو) کفر ومعصیت سے بچتا ہے، وہ پرہیز کرتا ہے، بچتا ہے، بچے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَخْتَصِمُوْنَ: تم جھگڑا کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثَانِیَ: دوہرا کرنا، تکرار کرنا، اعادہ کرنا، چھانٹ لینا (جمع منصوب نکرہ)، مَثْنٰی واحد۔ مُتَشَاكِسُوْنَ: جھگڑالو، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سَلَمًا: پورا، سالم، مصدر ہے۔ مَیِّتٌ: مرنے والا، مردہ، اسم صفت۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پس کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے | جس نے جھوٹ بولا | اللہ پر | اور جھٹلایا | سچی بات کو

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچ جائے

اِذْ جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ

جب آئی اس کے پاس | کیا نہیں | دوزخ میں | ٹھکانا | کافروں کے لئے | اور جو | لایا

تو اس کو جھٹلائے کیا (ایسے) کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ اور جو سچی بات لے کر

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا

سچی بات | اور جس نے تصدیق کی اس کی | وہی ہیں | پرہیزگار | ان کے لئے ہے | وہ جو

آیا اور جس نے اس کو سچا مانا وہی لوگ متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس

يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ

وہ چاہیں گے | اپنے رب کے ہاں | یہی ہے | صلہ | اچھے لوگوں کا | تاکہ دور کردے

وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے

اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ

اللہ | ان سے | برائیاں | جو | انہوں نے کی تھیں | اور دے اللہ ان کو | ان کا اجر

برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے اور ان کے

بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ

بدلے میں ان نیک کاموں کے | جو | وہ کیا کرتے تھے | کیا نہیں | اللہ | کافی

نیک اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے

عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ

اپنے بندے کے لئے | اور وہ ڈراتے ہیں آپ کو | ان لوگوں سے | جو اس کے سوا ہیں | اور جس کو | گمراہ کردے

کافی نہیں اور یہ منکر آپ کو (اللہ تعالیٰ) کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کرے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ

اللہ | تو نہیں اس کے لئے | کوئی ہدایت دینے والا | اور جس کو ہدایت دے | اللہ | تو نہیں | اس کو | کوئی گمراہ کرنے والا

اس کو کوئی راہ (ہدایت) دکھانے والا نہیں۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

کیا نہیں | اللہ | غالب | انتقام لینے والا؟ | اور اگر | آپ ان سے پوچھیں | کس نے

کیا اللہ تعالیٰ غالب (اور کافروں سے) بدلہ لینے والا نہیں۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ

پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | تو وہ ضرور کہیں گے | اللہ نے | کہہ دیجئے

آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ آپ فرمایئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) پس جس نے اللہ کے لئے اولاد اور اس کے ساتھ شریک مقرر کر کے اس پر بہتان باندھا اور دین حق کو جھٹلایا۔ اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوسکتا ہے ایسے ظالم کفار کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔

(۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے دین حق لائے ہیں اور تمام مسلمان جنہوں نے حضورؐ کے ساتھ اس دین کی تصدیق کی ہے یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

(۳۴) قیامت کے روز اللہ کے یہاں جو کچھ وہ چاہیں گے انہیں ملے گا۔ نیک لوگوں کی یہی جزا ہے۔

(۳۵) ان پرہیزگاروں اور نیکوکاروں سے دنیا میں وہ گناہ جو غلطی سے ہوئے ہوں گے اللہ انہیں معاف کر دے گا اور جو نیک اعمال انہوں نے کئے ہوں گے ان کا انہیں پورا بدلہ عطا کرے گا۔

(۳۶) قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ تم جو ہمارے بتوں کی برائی بیان کرتے ہو کہیں وہ تمہیں دیوانہ نہ بنا دیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ان کفار مکہ کی سخت گمراہی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی دکھاوے کی دھمکی سے ڈراتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد کے لئے کافی ہے اور واقعی جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لاسکتا۔

(۳۷) اور جسے اللہ راہ پر لے آئے جیسا کہ اہل اسلام کو دین حق پر ایمان لانے کا حوصلہ دیا اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اللہ بڑا غالب انتقام لینے والا ہے ان مشرکین سے وہ ضرور انتقام لے گا اور اہل ایمان کو ان پر کامیاب، فتح یاب فرمائے گا۔

افعال: کَذَبَ: اس نے جھوٹ باندھا، افتراء کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُکَفِّرَ: وہ دور کردے، ساقط کردے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُخَوِّفُوْنَكَ: وہ تجھے ڈراتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب) کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: مَثْوًى: ٹھکانا، دراز مدت تک ٹھہرنے کا مقام، اترنے کا مقام، ظرف مکان مفرد، مَثَاوِی جمع۔ اَسْوَءَ: سب سے برا، افعل التفضیل کا صیغہ۔

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ إِنْ أَرَادَنِىَ ٱللَّهُ

پس کیا تم نے دیکھا | جن کو | تم پکارتے ہو | اللہ کے سوا | اگر | ارادہ کرے اللہ میرے لئے

بھلا بتاؤ کہ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی تکلیف

بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَـٰشِفَـٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِى بِرَحْمَةٍ

تکلیف دینے کا | (تو) کیا وہ | دور کرنے والے ہیں | اس تکلیف کو | یا وہ چاہے میرے لئے | کوئی مہربانی

دینا چاہے تو کیا وہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے

هَلْ هُنَّ مُمْسِكَـٰتُ رَحْمَتِهِۦ ۚ قُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ ۖ

(تو) کیا | وہ | روکنے والے ہیں | اس کی مہربانی کو | کہہ دیجئے | کافی ہے مجھے | اللہ

تو کیا اس کی عنایت کو وہ روک سکتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے

عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يَـٰقَوْمِ ٱعْمَلُوا۟

اسی پر | بھروسہ کرتے ہیں | بھروسہ کرنے والے | کہہ دیجئے | اے میری قوم! | تم عمل کرو

اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر

عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّى عَـٰمِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَن يَأْتِيهِ

اپنی جگہ پر | میں (بھی) عمل کر رہا ہوں | پس عنقریب تم جان لوگے | (کہ) کس پر | آتا ہے

اپنا کام کئے جاؤ میں بھی (اپنی جگہ) کام کئے جاتا ہوں پس عنقریب تم جان لو گے۔ کہ کس پر وہ عذاب

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّآ

عذاب | کہ رسوا کردے اس کو | اور اترتا ہے | اس پر | عذاب | دائمی | بیشک ہم نے

آتا ہے جو اسے (دنیا ہی میں) رسوا کر ڈالے اور کس پر (آخرت میں بھی) مستقل عذاب آتا ہے۔ ہم نے آپ

أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ لِلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ

نازل کی | آپ پر | یہ کتاب | لوگوں کے لئے | برحق | پس جس نے | ہدایت پائی

پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لئے حق پر مبنی نازل کی ہے پس اب جو کوئی راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے

فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنتَ

تو اپنے لئے | اور جو | گمراہ ہوا | تو بیشک | وہ گمراہ ہوتا ہے | اپنے لئے | اور نہیں | آپ

تو وہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور آپ ان کے

عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا

ان پر | ذمہ دار | اللہ | قبض کرتا ہے | روحوں کو | ان کی موت کے وقت

ذمہ دار نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان

وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا

اور ان کو جو | نہیں مرتیں | ان کی نیند میں | تو روک لیتا ہے | اس کو | جس پر فیصلہ کر دیا

(روحوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی' نیند کے وقت (کھینچ لیتا ہے) پھر ان (روحوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ اقرار کریں گے کہ اللہ ہی نے پیدا کیا پھر ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارے یہ جھوٹے معبود جن کی تم عبادت کرتے ہو نہ مجھ سے اللہ کی بھیجی ہوئی مصیبت کو دور کر سکتے ہیں اور نہ اس کی رحمت کو مجھ سے روک سکتے ہیں تو کیا وہ اس قابل ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے؟ ہرگز نہیں پس مجھے تو اللہ ہی کی مدد کافی ہے بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۳۹) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنے جگہ حق کی مخالفت کرتے رہو میں اپنی جگہ پر دین حق کے قائم کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا پھر کچھ دنوں بعد خود تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

(۴۰) کہ ہم خدا کو ایک ماننے والوں اور تم مشرکین میں سے کس پر دنیا میں رسوا کرنے والا' اور آخرت میں ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

(۴۱) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سچی کتاب (قرآن) ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے آپؐ پر نازل کی ہے پس جو شخص اس پر ایمان لا کر سیدھے راستے پر آ گیا سو اس کا نفع اسی کو ہے اور جو گمراہ رہا اس کی مصیبت اسی پر پڑے گی اور آپؐ ان کے کوئی ذمہ دار نہیں کہ آپؐ سے کوئی حساب کتاب ہوگا۔

افعال: یَتَوَکَّلُ: بھروسہ کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: کَاشِفَاتُ: (ضرر کو) دفع کرنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ حَسْبِیَ: مجھ کو بس ہے' مجھ کو کافی ہے' حَسْبِ مضاف یْ (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ اَلْمُتَوَکِّلُوْنَ: بھروسہ کرنے والے' اعتماد رکھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُمْسِکَاتُ: روکنے والیاں یعنی وہ فرضی دیویاں جن کی پرستش مشرک کرتے تھے' اسم فاعل (جمع مونث)۔

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
موت کا | اور بھیج دیتا ہے | دوسری کو | ایک وقت مقرر تک | بیشک | اس میں
کر چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو ایک وقت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔ بے شک اس میں

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ
نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے | جو غور وفکر کرتے ہیں | کیا بنائے انہوں نے | اللہ کے سوا
ان لوگوں کے لئے' جو غور و فکر کرتے ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾
سفارشی؟ | کہہ دیجئے | کیا اگرچہ | وہ | مالک نہ ہوں | کسی چیز کے | اور نہ عقل رکھتے ہوں
سفارشی بنا لئے ہیں۔ آپ فرما دیجئے اگرچہ یہ سفارشی نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں۔

قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
کہہ دیجئے | اللہ ہی کے اختیار میں ہے | سفارش | سب | اُسی کی ہے | بادشاہت | آسمانوں
آپ فرما دیجئے کہ سفارش تو سب اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اسی کی حکومت آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ
اور زمین کی | پھر اُسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور جب | ذکر کیا جاتا ہے | ایک اللہ کا
اور زمین میں ہے پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اور (ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ایک اللہ کا

اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا
تو نفرت کرتے ہیں | دل | اُن کے جو | ایمان نہیں رکھتے | آخرت پر | اور جب
ذکر کیا جاتا ہے' تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل تنگ ہوتے ہیں اور جب

ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللَّهُمَّ
ذکر کیا جاتا ہے | ان کا جو | اس کے سوا ہیں | تو فوراً وہ | خوش ہو جاتے ہیں | کہہ دیجئے | اے اللہ!
اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُس وقت یہ خوش ہو جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے اے اللہ!

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
پیدا کرنے والے | آسمانوں | اور زمین کے | جاننے والے | ہر چھپی | اور ظاہر (بات) کے
آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾
تو ہی فیصلہ کرے گا | اپنے بندوں کے درمیان | اس بات میں | جس میں وہ | اختلاف کرتے ہیں
تو ہی اپنے بندوں کی اُن باتوں میں جن میں یہ جھگڑتے رہتے ہیں' فیصلہ فرمائے گا۔

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ
اور اگر | ہو ان کے پاس | جنہوں نے ظلم کیا | جو کچھ | زمین میں ہے | سب | اور اتنا ہی
اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی

(۴۲) موت کے وقت سب کی ارواح کو اللہ ہی قبض کر لیتا ہے اور اسی طرح جن کی موت ابھی مقرر نہیں، نیند کے دوران اُن ارواح کو بھی قبضہ میں لے لیتا ہے پھر جس پر موت کا حکم لگا دیتا ہے اس روح کو اپنے ہاں روک لیتا ہے اور دوسری روح کو جس کی عمر ابھی پوری نہیں ہوئی، ایک وقت مقررہ تک پھر اس کے جسم میں بھیج دیتا ہے بلاشبہ جو لوگ مظاہر قدرت میں غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں قدرت الٰہی کے نشان ہیں کہ واقعی انسان اور دوسری مخلوق کو زندہ رکھنا یا مار ڈالنا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

(۴۳) کیا مشرکین اللہ کے سوا بتوں کو اس کی جناب میں اپنا سفارشی سمجھتے ہیں؟ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ بے حس و حرکت بت جو نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ انہیں عقل و سمجھ حاصل ہے بھلا وہ ان کی سفارش کیا خاک کریں گے۔

(۴۴) کہہ دیجئے کہ سفارش کا منظور کرنا تو سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے کہ وہ جس کی چاہے اور جس کے حق میں چاہے قبول کرے۔ کیونکہ زمین و آسمان میں اسی کی حکومت ہے اور قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے تم اسی کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔

(۴۵) اور وہ لوگ جو قیامت اور اس میں جزا و سزا کے منکر ہیں ان کی تو فطرت ہی ایسی الٹی واقع ہوئی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ناخوش اور بیزار ہو جاتے ہیں اور جب ان کے جھوٹے معبودوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں۔

(۴۶) ان تمام دلائل کے باوجود وہ شرک سے باز نہیں آتے۔ تو آپ یوں دعا کیجئے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چھپی اور کھلی بات کے جاننے والے! اپنے بندوں میں جس بات میں وہ اختلاف کر رہے ہیں تو ہی فیصلہ کرے گا۔ تو ہمیں ہدایت نصیب فرما۔

افعال: تَمُتْ: وہ مرتی ہے، وہ مرے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِشْمَأَزَّتْ: وہ رک گئی، اس نے نفرت کی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَخْتَلِفُوْنَ: وہ اختلاف کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَنَامِهَا: اس کی نیند کے وقت، سوتے میں، مَنَامِ: مضاف، هَا ضمیر مضاف الیہ۔ مُسَمًّى: نام رکھا ہوا، مقرر، معین، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا

اس کے ساتھ | تو وہ بدلہ میں دے دیں | اس کو | برے | عذاب سے | روز | قیامت میں | اور ظاہر ہو جائے گا

اور بھی ہو تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے سب کا سب دے ڈالیں اور ان پر

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا

ان پر | اللہ کی طرف سے | وہ (عذاب) جس کا | نہ تھے وہ | گمان کرتے | اور ظاہر ہو جائیں گی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ (عذاب) ظاہر ہوگا جس کا ان کو گمان تک نہ تھا۔ اور (اس دن) ان

لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

ان پر | برائیاں | جو | وہ کرتے تھے | اور گھیر لے گا ان کو | وہ (عذاب) | کہ وہ جس کا

پر ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ

مذاق اڑاتے (تھے) | پھر جب | پہنچتی ہے | انسان کو | کوئی تکلیف | تو وہ ہمیں پکارتا ہے

انہیں آ گھیرے گا۔ پس جس وقت انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے

ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ

پھر جب | ہم عطا کرتے ہیں اس کو | کوئی نعمت | اپنی طرف سے | تو کہتا ہے یہ تو | مجھے دی گئی ہے

پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ مجھے میرے علم کی

عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

میرے علم کی بدولت | بلکہ یہ | ایک آزمائش ہے | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے

بدولت ملی ہے (نہیں)! بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں سمجھتے۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

بیشک | کہہ چکے ہیں یہ بات | جو لوگ تھے | ان سے پہلے | پس کام نہ آیا | ان کے

(چنانچہ) ان سے پہلے بھی لوگ ایسے ہی کہا کرتے تھے پس ان کا کمایا ان کے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ

جو کچھ | وہ لوگ کماتے رہے | پس پہنچیں انہیں | برائیاں | جو انہوں نے کمائی تھیں

کچھ کام نہ آیا۔ پھر ان کے اعمال کی برائیاں انہی پر پڑیں

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ

اور جن لوگوں نے | ظلم کیا | ان میں سے | جلد پہنچیں گی انہیں | برائیاں | جو انہی نے کمائی ہیں

اور ان (کفار مکہ) میں سے جو ظالم ہیں ان پر عنقریب ان کے اعمالِ (بد) کا وبال پڑے گا

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

اور وہ نہیں ہیں | عاجز کرنے والے | کیا وہ نہیں جانتے | کہ | اللہ (ہی) | کشادہ کرتا ہے

اور وہ (اللہ تعالیٰ کو اپنی تدبیروں سے) ہرا نہ سکیں گے۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کا چاہتا ہے رزق

آیت نمبر		آسان تفسیر

(۴۷) اور قیامت کے روز مشرکین کو ایسا برا عذاب دیا جائے گا کہ اگر زمین میں جو کچھ موجود ہے اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی انہیں میسر ہو جائے تو اُس عذاب سے نجات کے بدلے سب کچھ دے ڈالنا منظور کریں گے مگر رہائی ناممکن ہوگی اور ان کی آنکھوں کے سامنے وہ عذاب آ جائے گا۔ جس کا ان کو وہم وگمان تک نہیں تھا۔

(۴۸) اور جو برے اعمال وہ دنیا میں کرتے رہے، وہ سب ان کے اعمالناموں میں لکھے ہوئے، ان کے سامنے آ جائیں گے اور جس عذاب پر وہ ہنسا کرتے تھے وہ ان پر آ پڑے گا۔

(۴۹) پس آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو امداد کے لئے اللہ کو پکارنے لگتا ہے اور جب اللہ اپنی مہربانی سے اسے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو بجائے اس کا شکر کرنے کے اُلٹا یہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ مجھے اپنے علم کی وجہ سے حاصل ہوا ہے، حالانکہ بات یہ نہیں جو وہ سمجھتا ہے بلکہ ہم اس ذریعہ سے اسے آزماتے ہیں کہ وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ لیکن اکثر مشرک اس بات کو نہیں جانتے۔

(۵۰) جو مشرک سرکش ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے پھر خدا کا غضب آ گیا تو جو مال و دولت وہ دنیا میں کماتے رہے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۵۱) اور جو جو برے اعمال وہ کرتے رہے ان کے بُرے نتائج انہیں برداشت کرنے پڑے اور ان کفار مکہ میں سے جو لوگ شرک وکفر سے اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں ان کو بھی ضرور اپنے برے اعمال کا نتیجہ سہنا پڑے گا اور وہ خدا کو عذاب لانے سے روک نہیں سکتے۔

افعال: خَوَّلْنٰهُ: ہم نے اس کو بخشا، ہم نے اس کو عطا کیا، ماضی (جمع متکلم)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَحْتَسِبُوْنَ: وہ امید رکھتے ہیں، وہ گمان (بھی نہیں) رکھتے تھے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ قَالَهَا: اس نے یہ کہا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کرتا ہے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | ان لوگوں کے لئے
فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ
جو ایمان رکھتے ہیں | کہہ دیجئے | اے میرے بندو! | جنہوں نے | زیادتی کی | اپنی جانوں پر
نشانیاں ہیں۔ آپؐ (میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتیاں کی ہیں

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
نہ مایوس ہوں | رحمت سے | اللہ کی | بیشک اللہ | بخش دے گا | گناہ
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ
سب | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اور رجوع کرو | اپنے رب کی طرف
دے گا۔ بیشک وہ بڑا بخشنے (اور) بڑا رحم فرمانے والا ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع

وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
اور حکم مانو | اس کا | اس سے پہلے | کہ آجائے تم پر | عذاب | پھر
کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اس سے پہلے کہ (تمہاری غفلت سے) تم پر عذاب آجائے پھر (اس وقت)

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
تم کو مدد (بھی) نہ مل سکے | اور پیروی کرو | ان بہترین باتوں کی | جو | نازل کی گئیں | تمہاری طرف
تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ اور (اے لوگو!) ان بہترین احکام کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب

مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً
تمہارے رب کی طرف سے | اس سے پہلے | کہ | آجائے تم پر | عذاب | اچانک
کی طرف سے اُتارے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے

وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا
اور تم کو | خبر بھی نہ ہو | کہ کہنے لگے | (کوئی) نفس | ہائے افسوس! | اس پر جو
اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (اس لئے) کہ کہیں کوئی نفس یہ (نہ) کہنے لگے کہ افسوس ہے اس کوتاہی

فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
میں نے کوتاہی کی | اللہ کے حق میں | اور یہ کہ میں رہا | ہنسی اُڑانے والوں میں سے
پر جو میں اللہ تعالیٰ کے حق میں کرتا رہا اور میں تو صرف مذاق ہی اُڑاتا رہا۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾
یا یہ کہے کہ | اگر | اللہ | ہدایت دیتا مجھے | تو میں ہوتا | پرہیزگاروں میں سے
یا کوئی کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہِ (حق) دکھاتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا (اور انعام پاتا)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) اور کیا ان کو معلوم نہیں کہ روزی کا کم اور زیادہ کرنا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے چاہے زیادہ دے اور جس کی چاہے کم کردے، واقعی اس میں اہل ایمان کے لئے خدا کی قدرت کے دلائل ہیں۔

(۵۳) (جب **وحشی** قاتلِ حضرت حمزہؓ اور دوسرے مشرکین کو اسلام کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے اپنے شدید جرائم کی وجہ سے خدا کی مغفرت سے ناامیدی کا اظہار کیا اور اسلام قبول کرنے سے بھاگے) تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ ﷺ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے کفروشرک کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ بلاشبہ اللہ اسلام کی برکت سے تمام گناہ بخش دے گا اور واقعی وہ بڑا بخشنے والا ارحم والا ہے۔

(۵۴) اور اے بندو! اپنے گناہوں سے اللہ کی جناب میں توبہ کرو اور عذاب الٰہی نازل ہونے سے پہلے اسلام لے آؤ کیونکہ عذاب آچکنے کے بعد تمہیں کوئی مدد نہ مل سکے گی۔

(۵۵) اور اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے جو بہترین احکام الٰہی نازل ہوتے ہیں ان کی پیروی کرو اس سے پہلے کہ وہ خدا کا عذاب اچانک تم پر آنازل ہو اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

(۵۶) ایسا نہ ہو کہ اس وقت عذاب قیامت کو دیکھ کر کوئی شخص یوں کہنے لگے کہ ہائے افسوس! میں نے دین کے بارے میں بڑی کوتاہی کی کہ اس پر ایمان نہ لایا اور اُلٹا اس سے مذاق ہی کرتا رہا۔

(۵۷) یا یوں کہنے لگے کہ کاش! مجھے اللہ سیدھے راستے کا حوصلہ دیتا تو میں بھی شرک و گناہوں سے پرہیز کرنے والوں میں ہوتا۔

افعال: اَسْرَفُوْا: انہوں نے زیادتی کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَا تَقْنَطُوْا: تم آس مت توڑو، تم ناامید نہ ہو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنِیْبُوْا: تم رجوع ہوجاؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ فَرَّطْتُ: میں نے کمی کی، کوتاہی کی، ماضی (واحد متکلم)۔

اسماء: حَسْرَتٰی: ہائے افسوس، کم بختی، حَسْرَةً مصدر ہے اور ی نُدبہ کی ہے۔ سَاخِرِیْنَ: ہنسی کرنے والے، ٹھٹھا کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً

یا | کہنے لگے | جس وقت | وہ دیکھے | عذاب کو | کہ کاش! | مجھے میسر ہو | واپس لوٹنا

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش! مجھے (دنیا میں) پھر ایک بار واپس جانا نصیب ہو،

فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

تو میں ہو جاتا | نیک لوگوں میں سے | کیوں نہیں | آ چکی تھیں تیرے پاس | میری آیتیں | پھر تُو نے جھٹلایا

تو میں نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔ (اللہ فرمائے گا) کیوں نہیں' میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تُو نے ان کو

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ان کو | اور تو نے تکبر کیا | اور تُو تھا | انکار کرنے والوں میں سے | اور قیامت کے دن

جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر ہی رہا۔ اور آپؐ قیامت کے

تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ

آپ دیکھیں گے | جن لوگوں نے | جھوٹ بولا | اللہ پر | کہ ان کے چہرے | سیاہ ہوں گے | کیا نہیں

دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے رہے۔ کیا

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

دوزخ میں | ٹھکانا | تکبر کرنے والوں کا؟ | اور نجات دے گا | اللہ | ان کو | جنہوں نے پرہیزگاری کی

تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ نہیں؟ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں

بِمَفَازَتِهِمْ ؗ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

ان کی کامیابی کے ساتھ | نہ چھوئے گی انہیں | کوئی برائی | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | اللہ

کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا (وہاں) نہ ان کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ

پیدا کرنے والا ہے | ہر چیز کا | اور وہ | ہر چیز کا | نگہبان ہے | اسی کے پاس ہیں

ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا نگہبان ہے۔ اسی کے پاس

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کنجیاں | آسمانوں | اور زمین کی | اور جنہوں نے | انکار کیا | اللہ کی آیتوں کا

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے منکر ہوئے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ ع

وہی ہیں | نقصان اٹھانے والے | کہہ دیجئے | تو کیا اللہ کے سوا | تم مجھے کہتے ہو

وہی لوگ خسارے میں رہے۔ آپؐ فرما دیجئے۔ اے نادانو! کیا تم مجھے (بھی) غیر اللہ

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

کہ میں عبادت کروں | اے | جاہلو! | اور بیشک | وحی کی گئی ہے | آپ کی طرف

کی پرستش کرنے کو کہتے ہیں؟ اور (اے رسولؐ) آپ کی طرف اور آپ سے پہلے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۸) یا عذاب کو دیکھ کر حسرت سے یوں کہنے لگے کہ کاش! مجھے دنیا میں دوبارہ واپس بھیجا جائے تو میں بھی نیکوکاروں میں شامل ہوسکوں۔

(۵۹) حکم ہوگا کہ تیرا یہ کہنا'' کہ اللہ نے ہدایت نہیں کی' ورنہ میں شرک ومعاصی سے پرہیز کرتا'' غلط ہے بلکہ میری آیات (قرآن) تیرے پاس آ چکی تھیں' مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور تکبر کی وجہ سے انکار ہی کرتا رہا۔

(۶۰) اور جو لوگ اللہ کے لئے اولاد اور اس کے شریک مقرر کر کے اس پر الزام لگاتے ہیں آپ ؐ قیامت کے روز ان کے چہرے سیاہ دیکھیں گے اور ایسے مغرور مشرکین کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

(۶۱) اور جو خالص مومن شرک سے بچتے رہے انہیں اللہ نجات اور کامیابی عطا کرے گا' نہ انہیں وہاں کوئی تکلیف ہوگی اور نہ کوئی غم ہوگا۔

(۶۲) اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا حفاظت کرنے والا ہے۔

(۶۳) اور آسمانوں اور زمین کے کل اختیارات اسی کے قبضہ میں ہیں اور جو لوگ خدا کے احکام سے انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۶۴) آپ ؐ کہہ دیجئے! اے نادانو! کیا تم مجھے یہ مشورہ دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ یہ نہیں ہوگا۔

افعال: اِسۡتَکۡبَرۡتَ: تو نے غرور کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ کَذَّبۡتَ: تو نے جھوٹ جانا' نہ مانا' جھٹلایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ یُنَجِّیۡ: وہ بچالے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡ: تم مجھ کو حکم دیتے ہو' تَاۡمُرُوۡنَ مضارع (جمع مذکر حاضر)' ی ضمیر (واحد متکلم)۔

اسماء: مُسۡوَدَّةٌ: کالی کی ہوئی' سیاہ' اسم فاعل (واحد مونث)۔ مَفَازَتِهِمۡ: ان کے کامیاب ہونے کے سبب سے' مَفَازَةِ مضاف' هِمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَقَالِیۡدُ: کنجیاں' خزانے' وہ قدرت جو ساری کائنات کو محیط ہے' مِقۡلِیۡدٌ واحد۔

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
اوران کی طرف جو | آپ سے پہلے گزرے | کہ اگر | تم نے شرک کیا | تو برباد ہو جائے گا
جو (پیغمبر) گزرے ہیں ان پر یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ (اے مخاطب) اگر تُو نے شرک کیا تو تیرے اعمال برباد

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ
تمہارا عمل | اور تو ضرور ہوگا | نقصان اُٹھانے والوں میں سے | (نہیں) بلکہ | اللہ ہی کی عبادت کر
ہو جائیں گے اور تُو نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا۔ بلکہ تُو اللہ تعالیٰ ہی کی پرستش کر

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ
اور ہو جا | شکر گزاروں میں سے | اور قدر نہیں کی انہوں نے | اللہ کی | جیسا حق ہے | اس کی قدر کرنے کا
اور (اس کے) شکر گزاروں میں شامل ہو جاؤ۔ لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جیسی کرنا چاہئے تھی

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ
اور یہ زمین | سب | اس کی مٹھی میں ہوگی | روزِ قیامت میں | اور آسمان | لپٹے ہوئے ہوں گے
حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور آسمان (کاغذ کی طرح) لپٹے ہوئے اس کے

بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ
اس کے دائیں ہاتھ میں | وہ پاک ہے | اور | برتر ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور پھونکا جائے گا
دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور لوگوں کے شرک سے بہت بالا و برتر ہے۔ اور (جب) صُور

فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
صُور میں | تو بے ہوش ہو جائے گا | جو (کوئی) ہے | آسمانوں میں | اور جو (کوئی) ہے | زمین میں
پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں اور زمین میں جو بھی ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے

اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ
مگر | جسے چاہے گا | اللہ | پھر پھونک ماری جائے گی اس میں | دوسری | تو اچانک وہ سب | کھڑے
بجز اس کے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو جائیں گے

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ
دیکھ رہے ہوں گے | اور چمک اُٹھے گی | زمین | نُور سے | اپنے رب کے | اور رکھ دی جائے گی
اور (حیرت زدہ ہو کر) دیکھنے لگیں گے اور (محشر کی) زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اُٹھے گی اور نامہ اعمال (سامنے)

الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
کتاب | اور لائے جائیں گے | انبیاء | اور گواہ | اور فیصلہ کیا جائے گا | اُن کے درمیان
رکھ دیا جائے گا۔ اور پیغمبر اور گواہ (اللہ کے روبرو) حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں کے درمیان انصاف

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا
انصاف سے | اور ان پر | ظلم نہ کیا جائے گا | اور پورا دیا جائے گا | ہر نفس کو | جو کچھ
کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۵) اے رسول! آپؐ کی طرف بھی اور آپؐ سے پہلے اور انبیاء کی طرف بھی یہی حکم بھیجا گیا ہے کہ اگر تم نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا تو تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے۔

(۶۶) اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بلکہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اللہ کے شکر گزار رہو۔

(۶۷) اور مشرکین نے اللہ کی عظمت شان کا جیسا لحاظ رکھنا چاہئے تھا ویسا نہیں رکھا کہ اس کی مخلوقات کو اس کا شریک ٹھہرا دیا حالانکہ اس کی شان اتنی اونچی ہے کہ قیامت کے روز ساری زمین اور آسمان اس کے قبضۂ قدرت میں ہوں گے جس طرح چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔ وہ شریک اور ہمسر سے پاک اور برتر ہے۔

(۶۸) اور جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو تمام مخلوق فوراً بے ہوش ہو کر فنا ہو جائے گی مگر حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور عرش اٹھانے والے فرشتے صور پھونکتے ہی فنا نہیں ہوں گے کچھ دیر کے بعد فنا ہو جائیں گے صرف اللہ کی ذات باقی رہ جائے گی پھر اسرافیل خدا کے حکم سے دوبارہ زندہ ہو کر دوسری بار صور پھونکیں گے تو سب زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے اور قیامت کے عجیب منظر کو حیرانگی سے دیکھ رہے ہوں گے۔

(۶۹) اور اس وقت محشر کی زمین خدا کے جلوہ و نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمالنامے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور انبیاء اور دوسرے گواہ ملائکہ وغیرہ سب حاضر کئے جائیں گے اور عدالت لگا کر انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

انعال: اَشْرَكْتَ: تو نے شرک کیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ يَحْبَطَنَّ: ضرور بے کار جائے گا' ضائع ہو جائے گا' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (واحد مذکر غائب)۔ اَشْرَقَتْ: وہ چمک اٹھی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ صَعِقَ: وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا' وہ مر گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُفِخَ: پھونکا گیا یعنی یقینی طور پر پھونکا جائے گا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عَمَلُكَ: تیرا عمل' عَمَلُ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ قَبْضَتُهٗ: اس کا تصرف' اس کا اختیار کامل' قَبْضَةُ مضاف' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قِيَامٌ: کھڑے ہونے والے' کھڑے ہوئے' قَائِمٌ واحد۔ مَطْوِيّٰتٌ: لپیٹے گئے' اسم مفعول (جمع مونث)۔

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

اس نے عمل کیا | اور وہ (اللہ) | خوب جانتا ہے | جو کچھ | وہ کر رہے ہیں | اور ہانکے جائیں گے | وہ لوگ جو

ملے گا اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ اور کافروں کو گروہ در گروہ

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ

کافر ہیں | دوزخ کی طرف | گروہ در گروہ | یہاں تک کہ | جب آ جائیں گے اس کے پاس | تو کھول دیئے جائیں گے

دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ

اس کے دروازے | اور کہیں گے | ان سے | اس کے محافظ | کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس | رسول

دیئے جائیں گے۔ اور اُن سے اس (دوزخ) کے محافظ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول

مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ

تم میں سے | جو پڑھتے تھے | تم پر | آیتیں | تمہارے رب کی | اور ڈراتے تھے تمہیں | ملاقات سے

نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سُنایا کرتے تھے اور تمہیں اس دن کے پیش آنے سے

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

تمہارے اس دن کی | کہیں گے | کیوں نہیں | لیکن | ثابت ہوا | حکم | عذاب کا

ڈرایا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں! لیکن عذاب کا وعدہ کافروں

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

کافروں پر | کہا جائے گا | داخل ہو جاؤ | دروازوں میں | دوزخ کے | ہمیشہ رہو گے | اس میں

پر پورا ہو کر رہا۔ حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

پس وہ کیسا بُرا | ٹھکانا ہے | تکبر کرنے والوں کا | اور لے جائے جائیں گے | وہ لوگ | جو ڈرتے رہے

پس تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے

رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا

اپنے رب سے | جنت کی طرف | گروہ در گروہ | یہاں تک کہ | جب | وہ پہنچ جائیں گے اس کے پاس

وہ جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے

وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور کھول دیئے جائیں گے | اس کے دروازے | اور کہیں گے | ان سے | اس کے محافظ | سلام ہو | تم پر

اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوں گے اور اس کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو،

طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

تم اچھے رہے | پس داخل ہو جاؤ اس میں | ہمیشہ رہیں گے | اور وہ کہیں گے | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جس نے

تم اچھے لوگ ہو پس اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۰) اور ہر شخص نے جو کچھ دنیا میں کیا ہوگا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

(۷۱) اور حساب و کتاب ہو چکنے کے بعد کفار گروہ در گروہ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے نگران ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے اللہ کے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو اللہ کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو قیامت کے آنے سے پہلے اس کے مصیبتوں اور سختیوں سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں وہ ضرور آئے تھے لیکن ہم نے ہی نہ مانا اور ہم پر عذاب کا حکم ثابت ہو کر رہا۔

(۷۲) پھر انہیں حکم ہوگا' ان دروازوں میں سے دوزخ کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پس حق کے مقابلے میں ضد کرنے والوں کا کیسا برا ٹھکانا ہے۔

(۷۳) اور وہ مومن' جو اللہ سے ڈر کر شرک و کفر سے بچتے رہے' اپنے اپنے مرتبوں کے مطابق گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے تو جنت کے دروازے پہلے سے ہی ان کے شوق میں کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو' تم گناہوں سے پاک لوگ ہو' پس جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

افعال: جَآءُوْهَا: وہ اس کے پاس آئے' ماضی (جمع مذکر غائب) 'هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ سِيْقَ: وہ ہانکا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ وُفِّيَتْ: پورا پورا دیا جائے گا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب) (یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہیں)۔ طِبْتُمْ: تم خوشحال ہوئے' تم پاکیزہ ہوئے' تم مزے میں رہے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: زُمَرًا: جتھے جتھے' گروہ در گروہ' جوق جوق' زُمْرَةٌ واحد۔

صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّةِ حَيۡثُ

سچا کیا ہم سے | اپنا وعدہ | اور وارث کر دیا ہمیں | اس زمین کا | کہ ہم رہیں | جنت میں | جہاں

ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور ہمیں اس زمین (جنت) کا وارث بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں

نَشَآءُ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الۡمَلٰٓـئِكَةَ حَآفِّيۡنَ

ہم چاہیں | پس کیا اچھا ہے | اجر | عمل کرنے والوں کا | اور آپ دیکھیں گے | فرشتوں کو | حلقہ باندھے ہوئے

رہیں پس عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے۔ اور آپ (اس دن) فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے

مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ

عرش کے گرد | پاکیزگی بیان کرتے ہوئے | تعریف کے ساتھ اپنے رب کی | اور فیصلہ کیا جائے گا | ان کے درمیان

گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہوں گے اور (اس دن) لوگوں کے درمیان

بِالۡحَـقِّ وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ ع

انصاف سے | اور کہا جائے گا | تمام تعریفیں | اللہ کے لئے ہیں | جو رب ہے | سارے جہانوں کا

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ خَمۡسٌ وَّثَمَانُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا تِسۡعُ رُكُوۡعَاتٍ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۲﴾

حٰمٓ | نازل ہوئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے | جو بڑا غالب | ہر چیز کا جاننے والا ہے

حٰمٓ اس کتاب (یعنی قرآن) کا اُتارا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب اور علم والا ہے۔

غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ذِى الطَّوۡلِ ؕ

بخشنے والا | گناہ کا | قبول کرنے والا توبہ کا | شدید عذاب دینے والا | بڑے فضل والا

گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور بڑے فضل والا ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | وہ نہیں جھگڑتے | اللہ کی آیتوں (کے بارے) میں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف (سب کو) واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں وہی لوگ جھگڑتے

اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ﴿۴﴾

مگر | وہ لوگ جو | کافر ہیں | پس دھوکہ نہ دے آپ کو | ان کا چلنا پھرنا | شہروں میں

ہیں جو کافر ہیں پس کہیں آپ کو ان لوگوں کا شہروں میں (مزے سے) چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈال دے۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّالۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَهَمَّتۡ

جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم | نوحؑ نے | اور امتوں نے | ان کے بعد | اور ارادہ کیا

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم جھٹلا چکی ہے اور ان کے بعد اور امتیں بھی۔ اور ہر ایک امت

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۷۴) تب وہ مومن کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کردیا اور اس نے ہمیں جنت کی زمین کا حقدار بنادیا کہ ہم اس میں جہاں چاہیں رہیں پس نیک عمل کرنے والوں کا کیسا اچھا اجر ہے۔

(۷۵) اور جس وقت اللہ تعالیٰ حساب وکتاب کے لئے میدان محشر میں نزول اجلال فرمائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ تمام ملائکہ اللہ کے عرش کے ارد گرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں لگے ہوں گے اور سب لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور یہ انصاف دیکھ کر لوگ پکار اٹھیں گے کہ سب تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جو سارے عالم کا پروردگار ہے۔

سورۃ المومن

اس سورت میں آل فرعون کے ایک مومن کا ذکر ہے جو فرعون سے چھپ کر ایمان لایا تھا اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ۔ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ کتاب (قرآن) اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا غالب ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۳) گناہوں کا معاف کرنے والا توبہ قبول کرنے ولا اور مشرکین کو سخت عذاب دینے والا اور خداشناسوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پس اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں سب کو جوابدہی کے لئے اسی کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔

(۴) اور قرآن کی آیات کے بارے میں تکذیب وانکار تو وہی لوگ کرتے ہیں جو کافر ہیں پس آپ کو ان کا تجارت کی غرض سے شہروں میں امن وآرام کے ساتھ چلنا پھرنا دھوکہ میں نہ ڈالے کہ وہ ہمیشہ کے لئے بچے رہیں گے۔

افعال: نَتَبَوَّءُ: ہم رہیں، سکونت پذیر ہوں، مقیم ہوں، مضارع (جمع متکلم)۔ لَا یَغْرُرْكَ: تجھے فریب دھوکہ میں نہ ڈالے، لَا یَغْرُرْ نہی (واحد مذکر غائب)، كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: حَآفِّیْنَ: گرداگرد گھیرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَوْبٌ: توبہ کرنا، مصدر ہے۔ غَافِرٌ: معاف کرنے والا، بخشنے والا، گناہ چھپانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ قَابِلٌ: قبول کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ العِقَابِ: سزا دینا۔

كُلُّ أُمَّةٍۭ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَٰدَلُوا بِالْبَاطِلِ
ہر ایک | اُمت نے | اپنے رسول کو | پکڑ لینے کا | اور جھگڑنے لگے | جھوٹی باتوں سے
نے اپنے پیغمبر کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ناحق کے جھگڑے نکالے

لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥
تاکہ ناکام بنادیں | اس سے | حق کو | پس میں نے پکڑ لیا ان کو | تو کیسا | تھا | میرا عذاب
تاکہ اس سے (دینِ) حق کو ناکام بنا دیں بالآخر میں نے ان کو پکڑ لیا' پھر (دیکھ لو کہ) میری سزا کیسی ہوئی۔

وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ
اور اسی طرح | ثابت ہوگئی | بات | آپ کے رب کی | ان پر جو | کافر ہیں | کہ وہی ہیں
اور اسی طرح آپ کے رب کی بات کافروں پر ثابت ہو چکی کہ وہ

أَصْحَابُ النَّارِ ۝٦ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ
دوزخ والے | جو (فرشتے) | اُٹھائے ہوئے ہیں | عرشِ (الٰہی) کو | اور جو | اس کے گرد ہیں
دوزخ والے ہیں۔ اور وہ فرشتے' جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جو اس کے گرد ہیں

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ
وہ تسبیح کرتے رہتے ہیں | اپنے رب کی حمد کے ساتھ | اور ایمان رکھتے ہیں | اس پر | اور بخشش مانگتے ہیں | ان کے لئے جو
(سب) اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس پر (خود بھی) ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے بخشش

آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
مومن ہیں | کہ اے ہمارے رب | تو نے احاطہ کرلیا ہے | ہر چیز کا | اپنی رحمت | اور علم سے | پس معاف کردے
مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! تیری رحمت اور علم ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے پس تو انہیں

لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ
ان کو جنہوں نے | توبہ کی | اور پیروی کی | تیرے راستہ کی | اور بچا ان کو | عذاب
بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب

الْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي
دوزخ سے | اے ہمارے رب! | اور داخل کر ان کو | باغات میں | ہمیشہ رہنے کے | وہ جن کا
سے بچا۔ (فرشتے التجا کریں گے کہ) اے ہمارے ربّ! ان کو ہمیشہ رہنے کے باغات میں داخل فرما جن کا تو نے

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
تو نے وعدہ کیا ہے ان سے | اور ان کو (بھی) | جو صالح ہیں | ان کے باپ دادوں | اور ان کی بیویوں | اور ان کی اولاد میں سے
ان سے وعدہ کیا اور ان کو بھی جو ان کے آباؤ اجداد میں سے ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے صالح ہوں

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٨ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ
بیشک تو | بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اور بچا ان کو | تکالیف سے | اور جس کو
بیشک تو بڑا ہی غالب (اور) حکمت والا ہے۔ اور (اے ہمارے ربّ!) ان کو گناہوں (کی شامت) سے بچا لے اور جس کو

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) کیونکہ ان سے پہلے قوم نوحؑ اوران کے بعد رسولوں کے خلاف جمع ہونے والی جماعتوں مثلاً قوم عاد وثمود وقوم لوطؑ نے بھی حق کو جھٹلایا تھا کہ ان میں سے ہر ایک امت نے اپنے رسول کو پکڑ کر قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور دین حق کو ختم کرنے کے لئے جھوٹی دلیلیں پیش کر کے جھگڑنے لگے پس غضب الٰہی نازل ہونے سے ہلاک ہو گئے' تو دیکھئے ہمارا عذاب کیسا سخت تھا۔

(۶) اوران پہلی قوموں کی طرح کفار مکہ پر آخرت میں عذاب دوزخ سے ہلاکت واجب ہو چکی ہے۔

(۷) اور سچے ایمانداروں کو خدا کے دربار میں وہ عزت حاصل ہے کہ جو فرشتے عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد صفیں باندھے کھڑے ہیں وہ ہمیشہ اپنے رب کی پاکی بیان کرتے رہتے اور اس پر ایمان رکھتے اور خالص ایمانداروں کے لئے یوں بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ بارخدایا! دنیا میں تونے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کو احاطہ میں لے رکھا ہے کہ کوئی چیز تیری رحمت سے محروم نہیں' اور کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہیں۔ پس جن اہل ایمان نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اور تیرے راستہ (اسلام) پر چلتے رہے ان کو اپنی رحمت سے معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۸) اور اے ہمارے مولیٰ! تو انہیں اُن ہمیشہ کی جنتوں میں داخل فرما' جن کا تو نے اپنے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے' خود ان سے' اور ان کے اعزاز واکرام اور دعاؤں کی برکت سے' ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے نیک لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے واقعی تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔

افعال: جَادَلُوْا: انہوں نے جھگڑا کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ وَسِعْتَ: تو نے سما لیا یعنی تیری رحمت اور علم ہر چیز کو محیط ہے' ماضی (واحد مذکر حاضر)۔ يَحْمِلُوْنَ: وہ اٹھائے ہوں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ
تو بچائے گا | تکالیف سے | اس دن | تو بیشک | تو نے اس پر رحم کیا | اور یہی ہے
تُو نے اس دن گناہوں (کے وبال) سے بچا لیا تو اس پر تُو نے (بڑی) مہربانی فرمائی اور یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ
کامیابی | بڑی | بیشک | جو لوگ | کافر ہیں | وہ پکارے جائیں گے | کہ ناراضگی
کامیابی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جیسی تم کو

اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ
اللہ کی | بڑھ کر ہے | تمہاری ناراضگی سے | اپنے آپ پر | جب | تمہیں بلایا جاتا تھا | ایمان کی طرف
(آج قیامت کے دن) اپنے آپ سے نفرت ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو تم سے (اس وقت) ناراضگی تھی جب تم کو (دنیا میں) ایمان کی

فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا
تو تم انکار کرتے تھے | وہ کہیں گے | اے ہمارے ربّ! | تو نے موت دی ہمیں | دو بار | اور زندہ کیا تو نے ہمیں
طرف بلایا جاتا تھا اور تم انکار کرتے تھے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! تو نے ہم کو دو بار موت دی اور دو بار

اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾
دو بار | پس ہم نے اعتراف کر لیا | اپنے گناہوں کا | پس کیا | نکلنے کی | کوئی راہ (ہے)؟
زندگی دی۔ اب ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پھر اب (کیا اس عذاب سے بچ) نکلنے کی کوئی راہ ہے؟۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ
یہ تم پر | اس لئے ہے کہ جب | پکارا جاتا تھا | ایک اللہ کو | تو تم انکار کرتے تھے | اگر شرک کیا جاتا اس کے ساتھ
یہ اس لئے کہ جب صرف ایک اللہ تعالیٰ پکارا جاتا تھا تو تم نہیں مانتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے

تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ
تو تم مان لیتے تھے | پس حکم (تو) | اللہ ہی کا ہے | جو بڑا عالی شان | بڑائی والا ہے | وُہی ہے جو | دکھاتا ہے تمہیں
تو تم قبول کر لیتے تھے اب تو فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے جو سب سے بلند و بالا ہے۔ وہی (اللہ) جو تم کو اپنی نشانیاں

اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ
اپنی نشانیاں | اور نازل کرتا ہے | تمہارے لئے | آسمان سے | رزق | اور نصیحت حاصل نہیں کرتا | مگر | وہ جو
دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اُتارتا ہے لیکن نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے جو اس کی طرف

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
رجوع کرتا ہے | پس پکارو | اللہ کو | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | اگرچہ | بُرا مانیں
رجوع کرتا ہے۔ پس تم دین کو اللہ کے لئے خالص رکھتے ہوئے اس کو پکارو اگرچہ کافر بُرا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ
کافر | (وہ) اونچے | درجوں والا | عرش کا مالک ہے | ڈالتا ہے | روح
مانیں۔ وہی بلند مرتبہ ہے عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اے اللہ! انہیں اپنی مہربانی سے برائیوں سے بچا اور جس کو تو قیامت کے دن میں برائیوں کے برے نتائج سے بچادے گا اس پر تو تیرا رحم اور کرم ہو گیا اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۱۰) جو لوگ کافر ہیں قیامت کے روز ان سے اعلانیہ کہا جائے گا کہ اب جو تم عذاب الٰہی کو دیکھ کر اپنے اوپر ناراض ہو رہے ہو جب دنیا میں تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم اس سے صاف انکار کرتے تھے تو اس وقت اللہ کی جو ناراضگی تم پر تھی وہ تمہاری اس آج کی ناراضگی سے کہیں بڑھ کر تھی۔

(۱۱) وہ مشرک عذاب دوزخ سے گھبرا کر عرض کریں گے کہ اے مولیٰ! تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی (ایک تو عالم وجود میں آنے سے پہلے اور دوسری دنیا کی زندگی ختم ہونے پر) اور دوبار ہمیں زندہ کیا (ایک بار عدم سے دنیا میں لانے کے وقت اور دوسری بار موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے وقت) پس اب ہمیں یقین آ گیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا ہے تو کیا اب دوزخ کے عذاب سے نجات کا کوئی راستہ ہوسکتا ہے؟

(۱۲) حکم ہوگا کہ یہ عذاب تمہارے اس جرم کی سزا میں دیا گیا ہے کہ دنیا میں جب تمہارے سامنے خدا کے ایک ہونے کا ذکر کیا جاتا تھا تو تم اس سے صاف انکار کرتے تھے اور اگر شیاطین تم کو اللہ کے ساتھ کسی اور مخلوق کے شریک ٹھہرانے کو کہتے تو تم فوراً یقین کر لیتے تھے پس عالی شان بزرگی والے خدا کا یہ حکم ہے کہ آج تمہیں نجات نہ ہوگی۔

(۱۳) اور اللہ ہی ہے جو تمہیں اپنی قدرت کے نشان' ہوا' بادل وغیرہ دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے بارش برسا کر زمین سے تمہاری روزی پیدا کرتا ہے اور یہ کلام اثر تو اس شخص پر کرتا ہے جو دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۱۴) پس مسلمانو! خلوص دل سے عبادت کرتے ہوئے اللہ ہی کو پکارو۔ خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔

افعال: قِنِ: تو بچائے' تو بچاتا ہے' تو بچائے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ رَحِمْتَهٗ: تو نے اس پر رحم کیا' تو نے اس پر مہربانی کی' ماضی (واحد مذکر حاضر)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قِهِمْ: ان کو بچا' ان کو محفوظ رکھ' امر (واحد مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَحْيَيْتَنَا: تو نے ہم کو جلایا' ماضی (واحد مذکر حاضر)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ اِعْتَرَفْنَا: ہم قائل ہو گئے' ہم نے اقرار کرلیا' ماضی (جمع متکلم)۔ اَمَتَّنَا: تو نے ہم کو موت دی' ماضی (واحد مذکر حاضر)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تُدْعَوْنَ: تم پکارے جاتے ہو' تم بلائے جاتے ہو' بلائے جاؤ گے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ دُعِيَ: وہ پکارا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُنِيْبُ: وہ لوٹتا ہے یعنی شرک سے توحید کی طرف' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَقْتٌ: سخت ناپسندیدہ' گناہ' غصہ' بیزاری' بغض رکھنا' مصدر ہے۔

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

اپنے حکم سے | جس پر | وہ چاہتا ہے | اپنے بندوں میں سے | تاکہ ڈرائے | ملاقات کے دن سے

میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) ملاقات (حشر) کے دن سے ڈرائے۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ

جس دن وہ | نکل کھڑے ہوں گے | چھپی نہ ہوگی | اللہ پر | ان کی | (کوئی) بات | کس کے لئے

جس دن سب لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کے

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ

حکومت ہے | آج؟ | اللہ کے لئے | جو اکیلا ہے | بڑا غالب | آج | بدلہ دیا جائے گا | ہر

دن کس کی حکومت ہے؟ (پھر ندا آئے گی کہ) اللہ کی جو اکیلا ہے (اور) بڑا غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے

نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

نفس کو | جو | اس نے کمایا | (کوئی) ظلم نہ ہوگا | آج | بیشک | اللہ | جلد

عمل کا بدلہ دیا جائے گا (اور کسی پر) آج کوئی زیادتی نہ ہوگی بیشک اللہ تعالیٰ بہت جلد

الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ

حساب لینے والا ہے | اور ڈرایئے انہیں | قریب آنے والے دن سے | جب دل | منہ کو آ رہے ہوں گے

حساب لینے والا ہے۔ آپ ان کو قریب آنے والے دن سے ڈرایئے جب (غم وگھبراہٹ سے) گھٹ کر دل منہ کو آئیں گے

كٰظِمِيْنَ ۥ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

غم کے مارے | نہیں ہوگا | ظالموں کا | (کوئی) دوست | اور نہ (کوئی) سفارشی | جس کی بات مانی جائے

اور (اس دن) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قابل قبول ہو۔

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ

اللہ جانتا ہے | خیانت | آنکھوں کی | اور جو کچھ | چھپاتے ہیں | سینے | اور اللہ (ہی)

(اللہ تعالیٰ) آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے (اس سے بھی آگاہ ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ

يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ

فیصلہ کرے گا | انصاف کے ساتھ | اور جن کو | وہ پکارتے ہیں | اس کے سوا | وہ فیصلہ نہیں کر سکتے

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی فیصلہ نہیں

بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

کچھ بھی | بیشک | اللہ ہی | (سب کچھ) سننے والا | دیکھنے والا ہے | کیا انہوں نے سیر نہیں کی

کر سکتے، بیشک اللہ تعالیٰ ہی سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

زمین میں | کہ وہ دیکھتے | کیسا | ہوا | انجام | ان لوگوں کا جو | تھے

زمین کی سیر نہیں کی کہ یہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا (جو منکرینِ حق تھے) کیسا برا انجام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) وہ نہایت بڑی شان والا عرش کا مالک' اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے روح یعنی وحی نازل کرتا ہے جو انسانوں کی روحانی زندگی کا باعث ہے تاکہ وہ رسول جس پر اس کی وحی اترتی ہے لوگوں کو قیامت کی سختیوں سے ڈرائے جس میں اگلے اور پچھلے انسان باہم اکٹھے ہوں گے۔

(۱۶) جس دن وہ قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کی کوئی بات اللہ سے چھپی نہ رہے گی اور حکم ہوگا کہ بتاؤ آج کس کی حکومت ہے؟ پھر اللہ خود ہی فرمائے گا کہ اللہ ہی کی جو بڑا غالب ہے۔

(۱۷) پھر خدا کا حکم ہوگا کہ آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا یقیناً اللہ بڑا جلد حساب کرنے والا ہے کیونکہ اس کو ذرہ ذرہ کا علم ہے۔

(۱۸) اور اے نبی! ان اہل مکہ کو قیامت کی سختیوں سے ڈرائیں جو بہت جلد قائم ہونے والی ہے جس میں دکھ اور تکلیف کی وجہ سے دل گھبرا کر منہ کو آ رہے ہوں گے۔ اور ظالم مشرکوں کا وہاں نہ کوئی مہربان دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا جس کی سفارش مانی جائے۔

(۱۹) وہ اللہ ایسا علیم ہے کہ آنکھوں کی چوری (غیر محرم کو دیکھنے یا دل میں کچھ بری نیت اور خیال کرنے) تک کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک بات کی پوچھ گچھ کرے گا۔

(۲۰) اور قیامت میں اللہ ہر ایک بات کا انصاف سے فیصلہ کرے گا اور وہ جھوٹے معبود جنہیں وہ مشرکین اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے' اور واقعی اللہ ہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

افعال: یُطَاعُ: کہ اس کا قول مانا جائے یعنی ان کے لئے کوئی سفارشی ہی نہیں ہوگا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَا یَقْضُوْنَ: وہ حکم نہیں دیتے' وہ فیصلہ نہیں کرتے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بَارِزُوْنَ: نکل کھڑے ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ تَلَاقِ: ایک دوسرے سے ملاقات کرنا' باہم جمع ہونا۔ رَفِیْعُ: بلند کرنے والا' بلند ہونے والا' رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ اسماء حسنیٰ میں سے ہے اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں یعنی بلند مرتبوں والے کے بھی اور درجوں کے بلند کرنے والے کے بھی۔ اٰزِفَۃِ: نزدیک آنے والی' قریب آ لگنے والی جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہو گیا ہو' مراد قیامت ہے' اسم فاعل (واحد مونث)۔

مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ

ان سے پہلے | وہ تھے | زیادہ سخت | ان سے | طاقت میں | اور آثار (کے اعتبار سے) | زمین میں

ہوا۔ حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور ان آثار میں (بھی) جو وہ زمین میں چھوڑ گئے ہیں

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

پس پکڑ لیا ان کو | اللہ نے | ان کے گناہوں کی وجہ سے | اور نہ تھا | ان کے لئے | اللہ سے | کوئی

پس اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب ان کی گرفت کی اور اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ان کو کوئی بچانے والا

وَّاقٍ ۝۲۱ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا

بچانے والا | یہ | اس لئے کہ | آتے تھے ان کے پاس | ان کے رسول | روشن دلیلیں لے کر | تو وہ انکار کرتے تھے

نہ تھا۔ یہ اس لئے ہوا کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آتے رہے لیکن یہ کفر ہی کرتے رہے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

پس پکڑ لیا ان کو | اللہ نے | بیشک وہ | بڑا قوت والا | سخت عذاب دینے والا ہے | اور ہم نے بھیجا تھا

پس اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک وہ بڑی قوت والا (اور) سخت سزا دینے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۳ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

موسیٰ کو | اپنی نشانیوں کے ساتھ | اور دلیل | واضح دے کر | طرف | فرعون | اور ہامان

اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا۔ (یعنی ہم نے ان کو) فرعون ہامان اور قارون کی طرف (پیغام حق

وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۲۴ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ

اور قارون کے | تو وہ کہنے لگے | جادوگر ہے | بڑا جھوٹا | پھر جب | وہ لائے ان کے پاس | دین حق

کے ساتھ بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک جھوٹا جادوگر ہے۔ پھر جب موسیٰ لوگوں کے پاس ہماری طرف سے (دین)

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

ہماری طرف سے | (تو) وہ کہنے لگے | قتل کر ڈالو | بیٹوں کو | ان لوگوں کے | جو ایمان لائے | اس کے ساتھ

حق لے کر پہنچے تو وہ بولے کہ جو لوگ اس کے ساتھ (اللہ تعالیٰ پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو

وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۲۵

اور زندہ رہنے دو | ان کی عورتوں کو | اور نہیں | تدبیر | کافروں کی | مگر | ناکام

اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو۔ اور کافروں کی تدبیر تو رائیگاں ہی جانا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ

اور کہنے لگا | فرعون | مجھے چھوڑ دو | کہ میں قتل کر دوں | موسیٰ کو | اور وہ پکارے | اپنے رب کو | بیشک میں

اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر ڈالوں پھر وہ اپنے ربّ کو بلا لائے' بیشک میں

اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ

ڈرتا ہوں | کہ | وہ بدل ڈالے گا | تمہارے دین کو | یا یہ کہ | پھیلائے گا | زمین میں

ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل نہ ڈالے اور ملک میں فساد نہ پھیلائے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) کیا ان اہل مکہ نے زمین میں سیر کر کے ان نافرمان قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا جو ان سے پہلے ہو گزریں اوران سے طاقت میں اور زمین میں اپنی مضبوط تعمیرات کے آثار پیچھے چھوڑنے کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر تھیں کہ اللہ نے انہیں ان کے شرک و کفر وغیرہ جرموں کے بدلے عذاب میں مبتلا کیا' اور کوئی ان کو خدا کے غضب سے نہ بچا سکا۔

(۲۲) یہ عذاب ان پر اس لئے نازل کیا گیا کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تھے مگر وہ انکار ہی کرتے رہے اس لئے اللہ نے انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا' واقعی وہ بڑا قدرت والا اور سرکشوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۲۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ کو معجزات اور واضح دلیل دے کر بھیجا تھا۔

(۲۴) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے معجزات دیکھ کر کہا کہ موسیٰ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔

(۲۵) پس جب حضرت موسیٰ ان کے پاس اللہ کی طرف سے دین حق (توحید الٰہی) لے کر گئے تو فرعون اور اس کے دربار کے امراء نے سخت غصہ ہو کر نئے سرے سے حکم دے دیا یا آپس میں بطور مشورہ کہا کہ بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کر ڈالو اور لڑکیوں کو خدمت کے لئے زندہ رہنے دو مگر اللہ قادر مطلق کے مقابلہ میں ان احمق کفار کی تمام تدبیریں بیکار ثابت ہوئیں اور آخر کار خود ہی بری طرح ہلاک ہوئے۔

افعال: اِسْتَحْيُوْا: جیتی رکھو' تم زندہ چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: العِقَاب: عذاب' سزا' مار' عقوبت' سزا دینا (عَاقَبَ يُعَاقِبُ کا مصدر ہے)۔

الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ

فساد | اور کہا | موسیٰ نے | (کہ) بیشک میں نے پناہ لی ہے | اپنے رب | اور تمہارے رب کے پاس

اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آ چکا ہوں

مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

ہر | متکبر سے | جو ایمان نہیں رکھتا | روزِ | حساب پر | اور بولا | ایک | آدمی | ایمان دار

ہر (اس) متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہ رکھے۔ اور ایک مومن آدمی جو فرعون ہی

مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ

قوم سے | فرعون کی | جو چھپاتا تھا | اپنا ایمان | کیا تم قتل کرتے ہو ایسے آدمی کو | جو یہ کہتا ہے

کے لوگوں میں سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، بولا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کئے دیتے

رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ

کہ میرا رب | اللہ ہے | اور وہ لایا ہے تمہارے پاس | (روشن) دلیلیں | تمہارے رب کی طرف سے | اور اگر وہ ہے

ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور (پھر) وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کھلی نشانیاں (بھی) لے کر آیا ہے اور اگر وہ

كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ

جھوٹا | تو اُسی پر ہے | اس کے جھوٹ (کا وبال) | اور اگر ہے وہ | سچا | تو پہنچے گا تمہیں | (کچھ نہ) کچھ

جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ (کا وبال) اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جو پیش گوئی وہ کر رہا ہے اس میں سے

الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

وہ (عذاب) جس کا | وہ وعدہ کرتا ہے تم سے | بیشک اللہ | راہ پر نہیں لاتا | اس کو جو | حد سے بڑھنے والا

کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزرنے والا

كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ

جھوٹا ہو | اے میری قوم! | تمہاری | حکومت ہے | آج | غالب ہو تم | زمین میں

جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! (مغرور نہ بنو) آج تمہاری حکومت ہے اور اس سرزمین میں تم غالب ہو پھر اگر

فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ

پس کون | مدد کرے گا ہماری | عذاب سے | اللہ کے | اگر وہ آ گیا ہم پر | کہا | فرعون نے

عذابِ الٰہی آ جائے تو ہم کو اس سے کون بچا سکے گا۔ فرعون نے کہا

مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ

میں نہیں دکھاتا تمہیں | مگر | وہی جو | میں خود دیکھتا ہوں | اور میں راہ نہیں دکھاتا تمہیں | مگر صرف | راہ

میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو خود درست سمجھتا ہوں اور میں تم کو وہی راہ بتاتا ہوں جو (ہر طرح)

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم

بھلائی کی | اور کہا | اُس شخص نے جو | ایمان لایا تھا | کہ اے میری قوم! | بیشک میں ڈرتا ہوں | تم پر

بھلائی کی ہے۔ اور اس شخص نے جو ایمان لے آیا تھا کہا اے میری قوم! مجھے تم پر (بھی) دوسری قوموں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور فرعون غصہ ہو کر بولا کہ مجھے موسیٰؑ کو قتل کرنے دو اور دیکھوں کہ وہ اپنے رب کو کیسے اپنی مدد کے لئے بلاتا ہے وہ کیسے اس کو میرے ہاتھ سے چھڑا سکتا ہے اور اسے قتل اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ تمہارے موجودہ دین کو بگاڑ کر اس کی جگہ ایک نیا دین کھڑا کر دے یا ملک میں فساد برپا کر دے۔

(۲۷) اس پر حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ میں تمہاری ان دھمکیوں کی کچھ پروا نہیں کرتا میں نے تو ہر ایسے مغرور سے جو حساب کے دن کا یقین نہیں رکھتا اللہ کی پناہ لے لی ہے جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔

(۲۸) اور فرعون کی قوم میں سے ایک مومن شخص جو اپنا ایمان ظاہر نہیں کرتا تھا بولا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ بات کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اس کے سوا اس کا اور کوئی جرم نہیں اور اپنی نبوت کے ثبوت میں وہ اللہ کی طرف سے روشن معجزے بھی لایا ہے اور اس کے علاوہ فرض کیا اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو اس کے جھوٹ کا وبال خود اسی پر ہے اور اگر وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو جس عذاب کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ تم پر ضرور پڑے گا۔ واقعی جو شخص گمراہی میں حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو اللہ اسے سیدھے راستے پر نہیں لاتا۔

(۲۹) اے میری قوم کے لوگو! آج تو مصر میں تمہاری حکومت ہے اور تم ملک میں غالب ہو۔ لیکن موسیٰؑ کے کہنے کے مطابق اگر ہم خدا کے عذاب میں مبتلا ہوئے تو اس وقت کون ہماری مدد کرے گا؟ اس پر فرعون بولا "لوگو! میں تو تمہیں وہی نصیحت کر رہا ہوں جو میں بہتر سمجھتا ہوں اور تمہیں نیکی کا راستہ بتا رہا ہوں کہ موسیٰؑ کو قتل کرنا چاہئے ورنہ بڑا فساد کرے گا۔

افعال: اَقْتُلُ: میں قتل کروں گا' میں مار ڈالوں گا' مضارع (واحد متکلم)۔ ذَرُوْنِیْ: تم مجھے چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر) ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ عُذْتُ: میں نے پناہ لی' میں نے پناہ پکڑی' ماضی (واحد متکلم)۔ یُبَدِّلَ: بدل ڈالے گا یعنی بگاڑ دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُصِبْكُمْ: تم کو وہ پہنچ جائے گا' تم پر پڑے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَكْتُمُ: وہ پوشیدہ رکھتا تھا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مُتَكَبِّر: غرور بیجا کرنے والا' اسم فاعل (مفرد)۔ صَادِقًا: سچا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ كَاذِبًا: جھوٹا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رَشَاد: نیکی' راستی' بھلائی' مصدر ہے۔ ظَاهِرِيْنَ: غالب' غلبہ پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُسْرِفٌ: حد سے بڑھنے والا' مراد مشرک' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ

(سرکش) قوموں جیسے (بڑے) دن سے | جیسی | بُری حالت ہوئی | قوم | نوحؑ | اور عاد | اور ثمود

جیسے بُرے دن کے آنے کا اندیشہ ہے جیسا کہ قوم نوحؑ و عاد و ثمود اور ان کے بعد

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ

اور ان لوگوں کی جو | اُن کے بعد ہوئے | اور اللہ نہیں چاہتا | ظلم کرنا | (اپنے) بندوں پر | اور اے میری قوم!

آنے والوں کا حال ہُوا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور اے میری قوم!

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ

بیشک میں | ڈرتا ہوں | تم پر | چیخ و پکار کے دن سے | جس دن | تم بھاگو گے | پیٹھ پھیر کر

مجھے تمہارے بارے میں چیخ و پکار کے دن کا اندیشہ ہے۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

نہ ہوگا تمہارے لئے | اللہ سے | کوئی بچانے والا | اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں اس کا

اور کوئی تم کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا نہ ہوگا، اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ

کوئی راہ بتانے والا | اور آ چکا تمہارے پاس | یوسفؑ (بھی) | اس سے پہلے | واضح دلائل کے ساتھ | پس ہمیشہ رہے تم

دکھانے والا نہیں۔ اور (اے میری قوم) تمہارے پاس (موسیٰؑ سے) پہلے یوسفؑ (بھی تو) کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن تم ان باتوں

فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

شک میں | اس (دین) سے | جو وہ لایا تمہارے پاس | یہاں تک کہ | جب وہ فوت ہو گیا | (تو) تم نے کہا

کے متعلق جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے، برابر شک ہی میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم کہنے لگے

لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ

ہرگز نہ بھیجے گا | اللہ | اس کے بعد | (کوئی) رسول | اسی طرح | گمراہ کرتا ہے | اللہ | اس کو جو ہو

بس اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ان کے بعد نہ بھیجے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں، شک کرنے والوں

مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ

حد سے بڑھنے والا | شک کرنے والا | جو لوگ | جھگڑا کرتے ہیں | اللہ کی آیتوں کے بارے میں | بغیر

کو محروم ہدایت رکھتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں بغیر کسی دلیل کے، جو ان کے پاس

سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ

(کسی) دلیل کے | جو پہنچی ہو ان کے پاس | بہت | ناپسند ہے | اللہ کے نزدیک | اور نزدیک | ان کے جو

پہنچی ہو، جھگڑتے ہیں (یہ) اللہ تعالیٰ کے اور مومنوں کے نزدیک بڑی ناپسندیدہ

اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

ایمان لائے | اسی طرح | مہر کر دیتا ہے | اللہ | ہر دل پر | متکبر | سرکش کے

بات ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہر مغرور، سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۰) اور وہی شخص جو حضرت موسیٰ پر دل سے ایمان لا چکا تھا اس نے کہا کہ اے میری قوم! مجھے تو خطرہ ہے کہ حضرت موسیٰ کی ناحق مخالفت سے ہمیں بھی وہ برا دن دیکھنا پڑے گا جو اس سے پہلے پیغمبروں کے خلاف نافرمانی کرنے والی جماعتوں کو دیکھنا پڑا تھا۔

(۳۱) جیسی کہ بری حالت ہوئی تھی قوم نوحؑ و عاد و ثمود اور ان لوگوں کی' جو ان کے بعد گزرے جیسے قوم لوطؑ واہل مدین وغیرہ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا بلکہ پہلے رسول کے ذریعے حق و باطل سے ان کو باخبر کر دیتا ہے۔

(۳۲) اور اے میری قوم! میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر موسیٰ کو جھٹلانے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔ جس میں مصیبت کی سختی کی وجہ سے لوگ باہم چلا چلا کر ایک دوسرے کو پکاریں گے۔

(۳۳) قیامت کے دن جس میں تم محشر سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا چاہو گے اس دن اللہ کے قہر و غضب سے تمہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کر دے کوئی اس کو راہ پر نہیں لا سکتا میری نصیحت تم پر کیا اثر کر سکتی ہے۔

(۳۴) اس سے پہلے تمہارے پاس حضرت یوسفؑ واضح دلیلیں لے کر آ چکے تھے لیکن جو دین حق وہ لے کر آئے تھے۔ تم ہمیشہ اس میں شک کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم یوں کہنے لگے کہ اب یوسفؑ کے بعد اللہ اور کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ گمراہی میں ایسے حد سے بڑھنے والے اور امر حق میں شک کرنے والے کو اللہ اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔

(۳۵) اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کو جھٹلا کر ان کے متعلق جھگڑا ڈالتے ہیں اور کوئی الہامی دلیل ان کے پاس موجود نہیں ہوتی ان کا جھگڑا اللہ و مومنین کے نزدیک سخت نفرت اور بیزاری کا باعث ہے اللہ تعالیٰ حق کے معاملے میں ہر ایک ضدی اور سرکش کے دل پر اسی طرح مہر کر دیتا ہے کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہ سکے۔

افعال: تُوَلُّوْنَ: تم منہ موڑو گے' تم پھر جاؤ گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ظَلْتُمْ: تم الگ رہے' تم علیحدہ رہے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ مَازِلْتُمْ (تم برابر رہے' تم مسلسل رہے)۔ ھَلَكَ: وہ مرگیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: تَنَادِ: فریاد کرنا' پکارنا۔ مُرْتَابٌ: شک میں پڑنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰهَامٰنُ ابۡنِ لِىۡ صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَبۡلُغُ

اور بولا | فرعون | اے ہامان! | بنا | میرے لئے | ایک محل | تا کہ میں | پہنچوں

اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بنا۔ شاید میں (اس پر چڑھ کر

الۡاَسۡبَابَ ۝۳۶ اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى وَاِنِّىۡ

راستوں تک | جو راستے ہیں | آسمانوں کے | پس جھانک کر دیکھوں | موسیٰ کے معبود کو | اور میں تو

ان) راہوں تک پہنچ جاؤں (جو) آسمانوں کی راہوں میں (جا ملتی ہیں) پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور میں تو

لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوۡۤءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ

خیال کرتا ہوں اس کو | جھوٹا | اور اسی طرح | اچھا معلوم ہوا | فرعون کو | برا | عمل اس کا | اور وہ روکا گیا

اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کو اس کے برے اعمال اچھے معلوم ہوتے رہے اور وہ راہ

عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَا كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِىۡ تَبَابٍ ۝۳۷ وَقَالَ الَّذِىۡۤ

(سیدھے) راستہ سے | اور نہیں تھی | تدبیر | فرعون کی | مگر | تباہی میں | اور کہنے لگا | وہ شخص جو

(حق) سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) تدبیر تو برباد ہونی تھی۔ اور اس (مردِ) مومن نے کہا

اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ۝۳۸ يٰقَوۡمِ

ایمان لایا تھا | اے میری قوم! | تم پیروی کرو میری | میں تم کو بتاؤں گا | راستہ | نیکی کا | اے میری قوم!

اے میری قوم! میری پیروی کرو میں تم کو نیکی کی راہ دکھاتا ہوں۔ اے میری قوم!

اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الۡقَرَارِ ۝۳۹

بیشک | یہ زندگی دنیا کی | (عارضی) فائدہ ہے | اور یقیناً | آخرت | وہی آرام کا گھر ہے

یہ دنیا کی زندگی تو (چند روزہ) فائدہ اٹھا لینے کی چیز ہے۔ اور بے شک آخرت ہی قرار و قیام کی جگہ ہے۔

مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ

جس نے | عمل کیا | برا | تو بدلہ نہیں دیا جائے گا اس کو | مگر اسی کے برابر | اور جس نے | عمل کیا

جس نے (دنیا میں) برائی کی تو اس کو اس (برائی) کے برابر بدلہ ملے گا۔ اور جس نے نیک

صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰۤئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ

نیک | وہ مرد ہو | یا عورت | اور وہ | مومن ہو | تو یہی لوگ ہیں | جو داخل ہوں گے

عمل کیا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان (بھی) ہوں تو وہ جنت میں

الۡجَنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ۝۴۰ وَيٰقَوۡمِ مَا لِىۡۤ

جنت میں | رزق دیا جائے گا انہیں | اس میں | بے حساب | اور اے میری قوم! | کیا بات ہے

داخل ہوں گے وہاں ان کو بے حساب رزق ملے گا۔ اور (کہا) اے میری قوم! کیا بات ہے

اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَى النَّارِ ؕ ۝۴۱

کہ میں تو بلاتا ہوں تمہیں | نجات کی طرف | اور تم بلاتے ہو مجھے | دوزخ کی طرف

کہ تم کو (راہ) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۳۶) تب فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک اونچا محل بناؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر آسمان کے راستوں پر جا پہنچوں۔

(۳۷) اور آسمان کے راستوں پر پہنچ کر موسیٰ کے معبود کی طرف جھانک کر دیکھوں کہ وہ کہاں اور کیسا طاقت وشان والا ہے اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ اور جس طرح اوپر فرعون کی سرکشی بتائی گئی ہے اسی طرح اس کو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے اعمال اچھے معلوم ہوئے اور وہ راہ حق سے روک دیا گیا اور جو تدبیر وہ حضرت موسیٰ کی تباہی کے لئے کرتا تھا اس میں خود اسی کی تباہی و بربادی چھپی ہوئی تھی۔

(۳۸) اور وہی مومن شخص کہنے لگا کہ اے میری قوم! تم میری پیروی کرو میں تم کو نیکی (اسلام) کی راہ بتاؤں گا۔

(۳۹) اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی چندروزہ گزران ہے اور دائمی آرام کا گھر تو آخرت ہی ہے۔

(۴۰) جس نے دنیا میں کوئی برا کام کیا اس کو آخرت میں اسی کے مطابق سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کی ہو گی مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو سو ایسے ہی نیک مومن جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ جہاں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔

(۴۱) اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو ایمان کے ذریعے نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو یعنی میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں اور تم میرے بدخواہ ہو۔

افعال: اِبْنِ: تو بنا' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اَبْلُغُ: میں پہنچ جاؤں' مضارع (واحد متکلم)۔ اَھْدِکُمْ: میں تم کو راہ بتاؤں' اَھْدِ (اصل میں اَھْدِیْ تھا ی حذف ہوگئی) مضارع (واحد متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُرْزَقُوْنَ: وہ دیئے جائیں گے' ان کو دیا جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَبَاب: ہلاکت' کھپنا' ٹوٹنا' سدا ٹوٹے میں رہنا' مصدر ہے۔ مَتٰعٌ: معین وقت تک فائدہ اٹھانا' وہ سامان جو کام میں آتا ہے' جس سے کسی طرح فائدہ حاصل کیا جاتا ہے' اسباب خانگی۔ نَجٰوۃِ: رہائی پانا' چھٹکارا حاصل کرنا' رہائی' چھٹکارا' بچاؤ' مصدر اور اسم۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ

تم تو مجھے بلاتے ہو | کہ میں انکار کردوں | اللہ کا | اور شریک ٹھہراؤں | اس کا | اس کو | جس کا نہیں مجھے | کوئی علم

تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا انکار کروں اور ایسی چیز کو اس کا شریک ٹھہراؤں جس کی میرے پاس کوئی دلیل نہیں

وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا

اور میں | بلاتا ہوں تمہیں | اس کی طرف جو بڑا زبردست | گناہوں کا بخشنے والا ہے | کوئی شک نہیں | کہ وہ

اور میں تم کو غالب (اور) بخشنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف بلاتا ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم جس

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو | نہ تو اسے | پکارا جاتا ہے | دنیا | اور نہ | آخرت میں

چیز کی (عبادت کی) طرف مجھے بلاتے ہو، وہ نہ تو دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں

وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

اور یہ کہ | ہمیں لوٹ کر جانا ہے | اللہ کی طرف | اور یہ کہ | حد سے بڑھنے والے | ہی | دوزخی ہیں

اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف واپس جانا ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں۔

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

پس جلد تم یاد کرو گے | جو کچھ | میں کہہ رہا ہوں تم سے | اور میں سونپتا ہوں | اپنا معاملہ | اللہ کو

پس جو بات میں تم سے کہتا ہوں، جلد ہی تم اسے یاد کرو گے، اور میں تو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا

بیشک اللہ | دیکھ رہا ہے | بندوں کو | پس بچالیا اس کو | اللہ نے | شر سے | اس تدبیر کے جو انہوں نے کی تھی

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس (مردِ مومن) کو لوگوں کی بُری تدابیر سے محفوظ رکھا

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ

اور گھیر لیا | آلِ فرعون کو | بُرے | عذاب نے | وہ آگ ہے | کہ پیش کیے جاتے ہیں

اور آلِ فرعون کو سخت عذاب نے آ گھیرا۔ (اور عالمِ برزخ میں) ان لوگوں کو دوزخ

عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا

اس کے سامنے | صبح | اور شام | اور جس دن | قائم ہوگی | قیامت | (حکم ہوگا) داخل کرو

کی آگ کے سامنے صبح و شام لایا جاتا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) فرعون

اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ

آلِ فرعون کو | سخت ترین | عذاب میں | اور جب | وہ باہم جھگڑیں گے | دوزخ میں

کے ساتھیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ لوگ دوزخ میں آپس میں جھگڑیں گے

فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

پس کہیں گے | کمزور لوگ | ان سے | جو تکبر کیا کرتے تھے | کہ بیشک ہم تھے | تمہارے | تابع

تو ان کے کمزور لوگ ان لوگوں سے جو بڑے بنتے تھے کہیں گے کہ ہم تو تمہاری پیروی کرتے تھے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۲) کیونکہ تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں تمہارے کہنے سے اللہ کا انکار کردوں اور جس چیز کی خدائی کو میں نہیں جانتا اس کو اللہ کا شریک ٹھہراؤں اور میں تم کو اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو بڑا زبردست' گناہوں کا معاف کرنے والا ہے۔

(۴۳) کچھ شک نہیں کہ جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کرنے کے لئے تم مجھے کہتے ہو' وہ تو خود بھی دنیا اور آخرت میں پکارے جانے کے قابل نہیں اور قیامت کے روز اعمال کا جواب دینے کے لئے ہمیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اور حد سے بڑھنے والے مشرک ہی دوزخی ہیں۔

(۴۴) ایک وقت آئے گا کہ تم میری ان نصیحتوں کو یاد کرو گے مگر اس وقت تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور میں تو اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں' وہی مجھے تمہاری دھمکیوں سے بچائے گا۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(۴۵) پھر فرعونیوں نے جو اس مردِ مومن کو بری طرح سے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اللہ نے اس کو اس سے بچالیا کہ وہاں سے نکل کر کسی پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور باوجود تلاش کرنے کے ان کو نہ ملا اور خود قوم فرعون پر ہی عذاب نازل ہوا کہ وہ بحیرۂ قلزم میں غرق ہو کر ہلاک ہو گئے۔

(۴۶) اور ہلاک ہونے کے بعد عالم برزخ میں ہمیشہ صبح و شام آگ میں جلائے جائیں گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی انہیں حکم ہوگا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔

افعال: اَكْفُرَ: میں ناشکری کروں' میں منکر ہو جاؤں' مضارع (واحد متکلم)۔ اُفَوِّضُ: میں سونپتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)۔ تَذْكُرُوْنَ: تم یاد کرو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اَدْخِلُوْا: تم داخل کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ وَقٰىهُ: اس نے اس کو محفوظ رکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَرَدَّنَا: ہمارا لوٹایا جانا' مَرَدٌّ مضاف' نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ اٰلُ: دوست' رعایا' اولاد۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ

پس کیا | تم | دُور کردو گے | ہم سے | کچھ حصہ | آگ کا | کہیں گے | جولوگ

پس کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ کم کر سکتے ہو۔ تو وہ جو بڑے بنتے تھے

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

تکبر کیا کرتے تھے | کہ بیشک ہم سب | اسی میں (پڑے ہیں) | بیشک اللہ | فیصلہ کر چکا ہے | بندوں کے درمیان

کہیں گے، ہم سب ہی اسی (آگ) میں پڑے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ

اور کہیں گے | جولوگ (ہوں گے) | دوزخ میں | محافظین | دوزخ سے | کہ دُعا کرو | اپنے ربّ سے

اور جو لوگ دوزخ میں پڑے ہوں گے وہ دوزخ کے محافظوں سے کہیں گے کہ اپنے ربّ سے دُعا کرو

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ

وہ کم کردے | ہم سے | ایک دن | کچھ عذاب | وہ کہیں گے | کیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس

کہ وہ ہم پر کسی دن تو عذاب کم کر دے۔ وہ (فرشتے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے

رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا

تمہارے رسول | واضح نشانیوں کے ساتھ | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | وہ کہیں گے | پس پکارو | اور نہیں پکارنا

رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ (کافر) کہیں گے کیوں نہیں، (فرشتے) کہیں گے، پھر تم ہی دعا کرو اور (یاد رکھو کہ)

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ

کافروں کا | مگر | بے سود | بیشک ہم | مدد کرتے ہیں | اپنے رسولوں کی | اور ان کی جو

کافروں کی دُعا تو بس بے کار ہے۔ بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ

ایمان لائے | دنیا کی زندگی میں | اور جس دن | کھڑے ہوں گے | گواہ | جس دن

کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی) جس دن

لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

نہ | نفع دے گی | ظالموں کو | ان کی معذرت | اور ان کے لئے | لعنت ہے

ظالموں کو ان کی معذرت کچھ کام نہ آئے گی اور ان پر (اللہ تعالیٰ کی) لعنت ہوگی

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

اور ان کے لئے | بُرا گھر ہے | اور بیشک ہم نے دی | موسیٰ کو | ہدایت | اور وارث کر دیا ہم نے

اور ان کے لئے (دوزخ کا) بدترین گھر ہوگا۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو (کتاب) ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

بنی اسرائیل کو | کتاب کا | جو ہدایت | اور نصیحت تھی | عقل مندوں کے لئے

اس کتاب کا وارث بنایا۔ جو عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۷) اور جب اہل دوزخ دوزخ کے اندر آپس میں جھگڑیں گے تو جو کافر دنیا میں کمزور تھے اپنے مغرور سرغنوں سے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں تمہاری ہر ایک بات مانتے تھے کیا تم بھی اب ہم سے دوزخ کی آگ کا کچھ عذاب ہٹا سکتے ہو؟

(۴۸) وہ جواب دیں گے کہ ہم تم سب دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے؟ واقعی اللہ کو اپنے بندوں میں جو فیصلہ کرنا تھا وہ کر چکا اب عذاب میں کمی کی کوئی صورت نہیں۔

(۴۹) اور دوزخی لوگ دوزخ کے نگرانوں سے عرض کریں گے کہ تم ہی اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ کسی ایک دن تو ہمارے عذاب میں کمی کر دے۔

(۵۰) وہ جواب دیں گے کہ کیا دنیا میں تمہارے پاس اللہ کے بھیجے ہوئے رسول روشن دلیلیں لے کر نہ آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے۔ کیوں نہیں! فرشتے کہیں گے کہ جب تم نے اس وقت ان کا کہا نہ مانا تو اب چیخو چلاؤ۔ تمہارے جیسے منکروں کا چیخنا چلانا بے فائدہ ہے۔

(۵۱) بلاشبہ ہم تو مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں اور ان کے ماننے والے ایمانداروں کی دنیا میں بھی اور قیامت کے روز بھی۔

(۵۲) جس دن ظالم مشرکین کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان کے لئے ہمیشہ کی لعنت اور رہنے کو بری جگہ ملے گی۔

(۵۳) اور ہم نے موسیٰ کو سرتاپا ہدایت کتابِ تورات عطا کی تھی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث کیا تھا کہ وہ خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں کو نصیحت کریں۔

(۵۴) تورات، ہدایت اور عقل والوں کے لئے نصیحت تھی۔

افعال: يَتَحَاجُّوْنَ: باہم جھگڑا کریں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَكَمَ: اس نے حکم کیا، وہ فیصلہ کر چکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ قَدْ حَكَمَ: اس نے فیصلہ کر دیا ہے (ماضی قریب)۔ نَنْصُرُ: ہم یقینی مدد کرتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ يُخَفِّفُ: ہلکا کر دے، شدت میں کمی کر دے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَزَنَةِ: خزانچی، نگہبان، چوکیدار، داروغہ، خَازِنٌ واحد۔ مُغْنُوْنَ: دفع کرنے والے، دور کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ الْاَلْبَابِ: عقلیں، لُبٌ کی جمع ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ
پس صبر کیجئے | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے | اور معافی مانگئے | اپنے گناہ کی | اور پاکی بیان کیجئے
پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور مغفرت طلب کیجئے اپنی کوتاہی کی اور

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ | شام | اور صبح کو | بیشک | جو لوگ | جھگڑتے ہیں
شام و سحر اپنے رب کی تعریف و تسبیح کرتے رہیے۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑتے

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
اللہ کی آیتوں کے بارے میں | بغیر | (کسی) دلیل کے | جو آئی ہو ان کے پاس | نہیں | ان کے دلوں میں
ہیں، بغیر کسی ایسی سند (اور دلیل) کے، جو ان کے پاس (اللہ کی طرف سے) پہنچی ہو، ان کے دلوں میں ایک (ایسا)

اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
مگر تکبر | نہیں وہ | پہنچنے والے اس تک | پس پناہ مانگئے | اللہ کی | بیشک وہ ہی | سننے والا
تکبر ہے جس تک وہ پہنچ نہ سکیں گے پس آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیے بیشک وہی (سب کچھ) سننے

الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
دیکھنے والا ہے | یقیناً پیدا کرنا | آسمانوں | اور زمین کا | زیادہ بھاری ہے | انسانوں کو پیدا کرنے سے
اور دیکھنے والا ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، لوگوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے سے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
لیکن | اکثر لوگ | نہیں | جانتے | اور نہیں برابر | اندھا
بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور اندھا اور بینا

وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ
اور دیکھنے والا | اور جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کیے | نیک | (وہ) اور بدکار (برابر) نہیں
برابر نہیں ہو سکتے اور نہ صاحب ایمان نیک لوگ اور نہ بدکار (برابر ہو سکتے ہیں)

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
تھوڑا ہی | تم غور و فکر کرتے ہو | بیشک | قیامت | آنے والی ہے | کوئی شک نہیں | اس میں
تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ بیشک قیامت ضرور آئے گی اس میں کچھ شک نہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ
لیکن | اکثر | لوگ | ایمان نہیں لاتے | اور فرمایا | تمہارے رب نے | مجھے پکارو
لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھے پکارو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
میں قبول کروں گا | تمہاری (دعا) | بیشک | جو لوگ | تکبر کرتے ہیں | میری عبادت سے
میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵۵) پس آپؐ کفار کی تکالیف دینے پر صبر کیجئے۔ خدا کی مدد کا وعدہ بالکل سچا ہے اور اگر کبھی کمال صبر میں کمی ہوگئی ہو جو آپ کی بلند شان کے مناسب نہیں تو اس سے اللہ کی جناب میں معافی مانگئے اور ہمیشہ صبح و شام اللہ کی حمد و تسبیح کیجئے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: حضرت رسول اللہؐ دن میں سو سو بار استغفار کرتے' ہر بندے کی تقصیر اس کے درجہ کے موافق ہے۔ اس لئے ہر کسی کو استغفار ضروری ہے۔

(۵۶) واقعی جن لوگوں کے پاس کوئی پختہ دلیل موجود نہیں اور پھر وہ خدا کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دل میں محض تکبر اور غرور بھرا ہوا ہے کہ اس لئے آپ کی پیروی کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ ان کی خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی پس آپؐ ان کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگئے وہی سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

(۵۷) آسمان اور زمین جیسی عظیم الشان مخلوقات کا پیدا کرنا' انسان جیسی بالکل چھوٹی سی مخلوق کے پیدا کرنے سے واقعی زیادہ مشکل ہے لیکن اکثر لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

(۵۸) اور جس طرح اندھا اور بینا برابر نہیں اسی طرح وہ لوگ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں' اور کافر نافرمان بھی' برابر نہیں۔ مگر تم تھوڑا ہی غور کرتے ہو۔

(۵۹) واقعی قیامت کی گھڑی آکر رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر کم عقل اس پر یقین نہیں کرتے۔

اسماء: کِبْرٌ: غرور' باوجود بڑا نہ ہونے کے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا' اسم مصدر۔ المُسِیْٓءُ: بدی کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيۡنَ ۝۶۰ اَللّٰهُ الَّذِيۡ جَعَلَ لَكُمُ

عنقریب وہ داخل ہوں گے | دوزخ میں | ذلیل ہوکر | اللہ ہی ہے | جس نے | بنائی | تمہارے لئے

عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل (و خوار) ہو کر داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے

الَّيۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوۡ فَضۡلٍ

رات | تا کہ تم آرام کرو | اس میں | اور دن کو | (ہر چیز) دکھانے والا | بیشک | اللہ | بڑے فضل والا ہے

رات بنائی تا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۶۱ ذٰلِكُمُ

لوگوں پر | لیکن | اکثر | لوگ | شکر نہیں کرتے | یہی

فرمانے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ وہی

اللّٰهُ رَبُّكُمۡ خَالِقُ كُلِّ شَيۡءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى

اللہ | تمہارا رب ہے | پیدا کرنے والا | ہر چیز کا | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | تو کہاں

اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے (جو) ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر کہاں

تُؤۡفَكُوۡنَ ۝۶۲ كَذٰلِكَ يُؤۡفَكُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تم بہکے جا رہے ہو | اسی طرح | بہکائے جاتے تھے | وہ لوگ | جو اللہ کی آیتوں کا

بھٹک رہے ہو۔ اسی طرح وہ (اگلے) لوگ بھٹکتے پھرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار

يَجۡحَدُوۡنَ ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِيۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا

انکار کیا کرتے تھے | اللہ ہی ہے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | آرام گاہ

کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قرار کی جگہ

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَرَزَقَكُمۡ

اور آسمان کو | چھت | اور صورتیں بنائیں تمہاری | تو اچھی بنائیں | تمہاری صورتیں | اور روزی دی تمہیں

اور آسمان کو چھت (کی طرح) بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں تو کیا اچھی صورتیں بنائیں اور پاکیزہ چیزوں سے

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۖۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

پاکیزہ چیزوں سے | وہی اللہ | تمہارا رب ہے | پس بابرکت ہے | اللہ | جو رب ہے

تم کو رزق عطا کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے جو تمام

الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۶۴ هُوَ الۡحَىُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِيۡنَ

سارے جہانوں کا | وہی ہے | ہمیشہ زندہ | نہیں کوئی معبود | اس کے سوا | پس پکارو اس کو | خالص کرتے ہوئے

جہانوں کا رب ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اس کی عبادت اخلاص کے ساتھ

لَهُ الدِّيۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۶۵ قُلۡ

اس کے لئے | عبادت | سب تعریف | اللہ کے لئے ہے | جو رب ہے | سارے جہانوں کا | کہہ دیجئے

کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔ آپ فرما دیجئے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۶۰) لوگو! اللہ کا تمہیں یہی حکم ہے کہ میری عبادت کرو میں تمہاری عبادت کو قبول کروں گا اور واقعی جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے۔ وہ بہت جلد قیامت کے روز بڑی ذلت اور خواری سے دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔

(۶۱) اللہ ہی وہ قادر ہے جس نے تمہارے آرام کے لئے رات بنادی۔ اور دن کو روشن بنادیا کہ تم اس کی روشنی میں ہر چیز کو دیکھ کر اپنے ضروری کام کاج کرسکو بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے لیکن اکثر نادان اس کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔

(۶۲) وہی قادر مطلق اللہ تمہارا سب کا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں پس تم کہاں بہکے جارہے ہو۔

(۶۳) جس طرح شیطان نے تم کو بہکا دیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ اسی طرح تم سے پہلے' خدا کی آیتوں سے انکار کرنے والوں کو بھی بہکا دیا گیا تھا۔

(۶۴) اللہ ہی وہ قادر مطلق ہے۔ جس نے تمہارے آرام کے لئے زمین اور اس پر آسمان کو چھت کی طرح بنایا اور تمہاری اچھی صورتیں بنائیں اور حلال چیزیں کھانے کو پیدا کیں' تو یہ تمہارا سچا پروردگار ہے جو عبادت کے لائق ہے سو واقعی سارے جہاں کا سچا معبود بڑا ہی بابرکت ہے۔

(۶۵) باقی سب کچھ فنا ہے صرف وہی ہمیشہ کے لئے زندہ اور باقی رہے گا لہٰذا اس کی خدائی میں کوئی شریک نہیں' تو لوگو! تم اسی کی عبادت کرو۔ اس طرح خالص عبادت کہ اس میں شرک اور ریاکاری کی ذرا بھی ملاوٹ نہ ہو۔ کیونکہ ہر قسم کی تعریف اسی سارے جہان کے پروردگار کو لائق ہے۔

افعال: اُدْعُوْنِیْ: تم مجھ کو پکارو' امر (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ اَسْتَجِبْ: میں قبول کروں گا' میں قبول کرتا ہوں' مضارع (واحد متکلم)۔ یُؤْفَكُ: پھیرا جاتا ہے' بھٹکایا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ صَوَّرَكُمْ: اس نے تمہاری صورت کھینچی' اس نے تمہاری شکل بنائی' ماضی (واحد مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: عِبَادَتِیْ: میری بندگی' میری پرستش' میری عبادت' عِبَادَةِ مضاف' ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ صُوَرَكُمْ: تمہاری صورتیں' صُوَرَ مضاف' کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

بیشک مجھے | منع کیا گیا ہے | (اس بات سے) کہ میں عبادت کروں ان کی | جن کو تم پکارتے ہو | سوائے | اللہ کے

کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم جن کو پکارتے ہو' ان کی عبادت کروں

لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ

جب | آ گئیں میرے پاس | (واضح) نشانیاں | میرے رب کی طرف سے | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں فرمانبردار رہوں

جب کہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس روشن دلیلیں آ چکیں اور مجھے یہ حکم مل چکا ہے کہ میں سارے جہانوں کے

لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ

پروردگار عالم کا | وہی ہے | جس نے | پیدا کیا تمہیں | مٹی سے | پھر

رب کا فرمانبردار رہوں۔ وہی ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے بنایا' پھر

مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

نطفہ سے | پھر | لوتھڑے سے | پھر | وہ تمہیں نکالتا ہے | بچہ بنا کر | پھر

نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو (جیتا جاگتا) بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر (نشو و نما

لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ

تاکہ تم پہنچو | اپنی طاقت کو | پھر | تاکہ تم ہو جاؤ | بزرگ | اور تم میں سے بعض | وہ ہے

دیتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (مہلت دیتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کچھ

يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

جو اٹھا لیا جاتا ہے | اس سے پہلے | اور تاکہ تم پہنچو | وقت مقررہ تک | اور تاکہ تم | عقل سے کام لو

پہلے ہی مر جاتے ہیں اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ تم اپنی مقررہ میعاد کو پہنچو اور شاید تم عقل سے کام لو۔

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا

وہی ہے | جو | زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | اور جب | وہ فیصلہ کرتا ہے | کسی کام کا | تو صرف یہی

وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو اس کی

يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

کہتا ہے | اس سے | کہ ہو جا | تو وہ ہو جاتا ہے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | ان لوگوں کو | (جو) جھگڑتے ہیں

نسبت یہی فرما دیتا ہے کہ ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی

فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا

اللہ کی آیتوں کے بارے میں | کہاں | وہ پھرے جاتے ہیں | وہ لوگ | جنہوں نے جھٹلایا | کتاب کو | اور اس کو جو

آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم

أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ

ہم نے دے کر بھیجا | اپنے رسولوں کو | پس جلد ان کو معلوم ہو جائے گا | جب | طوق (پڑے ہوں گے)

نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا پس وہ (اپنی اس تکذیب کا نتیجہ) جلد جان لیں گے۔ جب ان کی گردنوں

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶۶) آپؐ اعلان کردیجئے کہ مجھے تو ان جھوٹے معبودوں کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اللہ کی طرف سے میرے پاس ان کے جھٹلانے کی واضح دلیلیں بھی آ چکی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں صرف پروردگار عالم کا فرمانبردار رہوں۔

(۶۷) وہی قادر مطلق ہے جس نے تمہارے جد اول آدمؑ کو مٹی سے پھر تم کو نطفہ سے اور پھر جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پھر تم کو رحم مادر سے بچہ بنا کر نکالتا ہے کہ تم جوانی اور بڑھاپے تک پہنچو اور بعض کی اس سے پہلے ہی روح قبض کر لیتا ہے اور بعض کو مقررہ وقت تک زندہ رکھتا ہے تاکہ تم دنیا میں عقل سے کام لو اور اپنے حقیقی خالق و مالک کو پہچان سکو۔

(۶۸) وہی قادر مطلق ہے جو سب کو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا تو صرف ''کُن'' کہنے سے وہ کام ہو جاتا ہے۔

(۶۹) کیا آپؐ نے ان لوگوں کے حال میں غور نہیں کیا جو آیات الٰہی کو جھٹلاتے اور انکار کرتے ہیں کہ وہ شیطان کے ورغلانے سے حق سے باطل کی طرف بہکے جا رہے ہیں؟

(۷۰) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کتاب (قرآن) اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کو جھٹلایا پس قیامت کے روز سب حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔

افعال: اُسْلِمَ: میں فرمانبردار رہوں، تابع فرمان رہوں، مضارع (واحد متکلم)۔ نُهِيْتُ: مجھے روکا گیا ہے، مجھے ممانعت کردی گئی ہے، ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ يُخْرِجُكُمْ: تم کو پیدا کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يُتَوَفّٰى: اسے موت دی جاتی ہے، مرجاتا ہے یعنی جوانی سے پہلے وفات پاجاتا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُصْرَفُوْنَ: وہ پھیرے جاتے ہیں، بھٹکتے پھرتے ہیں، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: شُيُوْخًا: بوڑھے، شَيْخٌ واحد۔

فِيٓ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُؕ يُسۡحَبُوۡنَ ۙ﴿۷۱﴾ فِي الۡحَمِيۡمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ

ان کی گردنوں میں | اور زنجیریں | وہ گھسیٹے جائیں گے | کھولتے ہوئے پانی میں | پھر | آگ میں

میں طوق اور زنجیریں پڑیں گی اور (وہ دوزخ کی طرف) گھسیٹے جائیں گے (پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں' پھر آگ میں جھونک

يُسۡجَرُوۡنَ ۚ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۷۳﴾

وہ جھونک دیئے جائیں گے | پھر کہا جائے گا | ان سے | کہاں ہیں | جن کو | تم شریک ٹھہراتے تھے

دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ کہاں گئے (وہ معبود) جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا

سوائے اللہ کے | وہ کہیں گے | وہ کھوگئے | ہم سے | بلکہ | ہم تو نہیں پکارتے تھے

اللہ تعالیٰ کے سوا۔ وہ کہیں گے وہ تو ہم سے غائب ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز

مِنۡ قَبۡلُ شَيۡـئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمۡ

اس سے پہلے | کسی چیز کو بھی | اس طرح | گمراہ کرتا ہے | اللہ | کافروں کو | یہ (عذاب) تم پر

کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) یہ

بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَبِمَا كُنۡتُمۡ

اس لئے ہے | کہ تم | خوش ہوتے تھے | زمین میں | ناحق | اور اس کے بدلے کہ | تم

اس لئے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس لئے کہ تم اترایا

تَمۡرَحُوۡنَ ۚ﴿۷۵﴾ اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ

غرور کرتے تھے | داخل ہو جاؤ | دروازوں میں | دوزخ کے | ہمیشہ رہو | اس میں | پس برا ہے

کرتے تھے۔ (جاؤ) دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ' اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے۔ پس

مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۷۶﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

ٹھکانا | تکبر کرنے والوں کا | پس صبر کیجئے | بیشک | وعدہ | اللہ کا | سچا ہے

برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا۔ پس (اے رسول! آپ) صبر کیجئے' بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ

پس اگر | ہم دکھا دیں آپ کو | کچھ حصہ اس (عذاب) کا | جو | ہم وعدہ کرتے ہیں ان سے | یا | ہم وفات دے دیں آپ کو

اگر ہم اس (عذاب) کا کچھ حصہ آپ کو دکھلائیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا ہم آپ کو وفات دیں

فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ

تو ہماری طرف | وہ لوٹائے جائیں گے | اور ہم نے بھیجے تھے | کئی رسول | آپ سے پہلے

(اور اس کے بعد انہیں سزا دیں) بہر حال یہ ہماری ہی طرف واپس آئیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر بھیجے۔

مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ

بعض ان میں سے | وہ ہیں | (جن کا حال) سنا دیا ہم نے | آپ کو | اور بعض وہ ہیں کہ | نہیں سنایا

بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے (قرآن میں) بیان کیا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ سے بیان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷۱) جب ان کی گردنوں میں دوزخ کی آگ کے طوق اور ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈالی جائیں گی اور انہیں گھسیٹ کر۔

(۷۲) کھولتا ہوا پانی پلانے کو لے جایا جائے گا پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

(۷۳) پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ وہ تمہارے جھوٹے معبود جن کو تم خدا کے شریک ٹھہرایا کرتے تھے اب کہاں ہیں؟

(۷۴) وہ کہیں گے ان کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) کسی چیز کی بھی عبادت نہ کرتے۔ ایسے ہی کافروں کو ان کے کفر کی سزا میں خدا نے گمراہ کر دیا۔

(۷۵) ان سے کہا جائے گا کہ چونکہ تم دنیا میں ناحق اکڑتے اور خدا کو ایک ماننے سے انکار کرتے تھے اس لئے تم کو یہ عذاب دیا گیا۔

(۷۶) پس دوزخ کے دروازوں میں سے اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ تمہیں اسی میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ واقعی حق کے سامنے ضد کرنے والوں کا کیسا ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۷۷) پس آپؐ ان کفار کی تکالیف پر صبر کیجئے۔ خدا کی مدد کا وعدہ بالکل سچا ہے پس اگر ہم آپ کی زندگی میں ان پر وہ عذاب نازل کر دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں (جیسے غزوات میں کفار کی شکستیں) یا ان پر بعض عذاب نازل کرنے سے پہلے آپ کی عمر پوری ہو جائے تو بالآخر قیامت کے روز اعمال کا جواب دینے کے لئے وہ ہماری ہی طرف لوٹائے جائیں گے انہیں وہاں سزا دی جائے گی۔

افعال: يُسْجَرُوْنَ: وہ تپائے جائیں گے ان کو جھونکا جائے گا مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يُسْحَبُوْنَ: گھسیٹے جائیں گے مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَمْرَحُوْنَ: تم اتراتے ہو تم بہت خوش ہوتے ہو مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: سَلٰسِلُ: زنجیریں سِلْسِلَةٌ واحد۔ خٰلِدِيْنَ: ہمیشہ رہنے والے سدا رہنے والے اسم فاعل (جمع مذکر)۔

عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

آپ کو | اور نہیں تھا (حق) | کسی رسول کا | کہ وہ لے آئے | کوئی معجزہ | مگر | اللہ کے حکم سے

نہیں کیا' اور کسی رسول کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر لے آئے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

پھر جب | آ گیا | حکم | اللہ کا | تو فیصلہ کیا گیا | انصاف کے ساتھ | اور نقصان میں رہے

پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا تو حق (و انصاف) کے ساتھ فیصلہ ہوا اور اس وقت

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

اس وقت | اہل باطل | اللہ ہی ہے | جس نے | بنائے | تمہارے لئے | چوپائے

اہل باطل خسارے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تاکہ تم

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

تاکہ تم سوار ہو | ان میں سے (بعض پر) | اور بعض کو | تم کھاتے ہو | اور تمہارے لئے | ان میں | (بہت سے) فوائد ہیں

ان میں سے بعض پر سواری کرو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لئے ان میں (بہت سے) فائدے ہیں

وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

اور تاکہ تم پہنچو | ان پر (سوار ہو کر) | اپنی حاجت کو | جو تمہارے سینوں میں ہے | اور ان پر | اور کشتیوں پر (بھی)

تاکہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی منزل مقصود تک' جو تمہارے دلوں میں ہے' پہنچو اور (اسی طرح) کشتیوں پر بھی تم

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ؕ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

تم سوار کئے جاتے ہو | اور وہ دکھاتا ہے تمہیں | اپنی نشانیاں | پس (کون) کون سی | اللہ کی نشانیوں کا | تم انکار کرو گے؟

سواری کرتے ہو۔ اور (اللہ) تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ کی کن کن نشانیوں سے انکار کرو گے؟

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پس کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں | کہ وہ غور کرتے | کیسا | ہوا | انجام

کیا یہ لوگ زمین میں گھومے پھرے نہیں؟ کہ دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزرے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً

ان لوگوں کا | جو ان سے پہلے تھے | وہ تھے | زیادہ | ان سے (تعداد میں) | اور بہت زیادہ تھے | طاقت

ان کا کیا انجام ہوا۔ (حالانکہ) وہ لوگ ان سے (تعداد میں) زیادہ تھے اور قوت میں (بھی) ان سے کہیں

وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور آثار (کے اعتبار) سے | زمین میں | پس نہ | کام آیا | ان کے | جو کچھ

زیادہ تھے اور وہ زمین پر اپنی (عظمت کی) بہت سی نشانیاں چھوڑ گئے لیکن ان کی یہ کمائی ان کے کچھ کام

يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا

وہ کماتے تھے | پھر جب | آئے ان کے پاس | ان کے رسول | کھلی نشانیوں کے ساتھ | تو اتراتے رہے | اس پر

نہ آئی۔ تو جب ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس

آیت نمبر

(۷۸) اور ہم نے آپؐ سے پہلے کئی رسول بھیجے تھے' جن میں سے بعض کا حال تو ہم نے آپؐ سے بیان کر دیا اور بعض کا حال بیان نہیں کیا ان میں سے کسی رسول کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ لا سکے اور جب دنیا یا آخرت میں فیصلے کا وقت آئے گا تو عدل وانصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور جھٹلانے والے ہی نقصان میں رہیں گے۔

(۷۹) اور اللہ ہی وہ قادر مطلق ہے جس نے تمہاری سواری' اور گوشت کھانے کے لئے' مویشی بنا دیئے۔

(۸۰) اور تمہارے لئے ان جانوروں میں اون' دودھ وغیرہ کے بہت سے فائدے ہیں اور اس کے علاوہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی ضروریات زندگی کو حاصل کرنے کے لئے دوسرے مقام پر پہنچتے اور اپنی ضروریات زندگی کے فراہم کرنے کے لئے ان جانوروں اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

(۸۱) اور صبح وشام اللہ اپنی وحدانیت کی کتنی نشانیاں دکھاتا ہے' تم ان میں سے کس کس کا انکار کرو گے' بہتر ہے کہ ایمان لے آؤ۔

(۸۲) پس کیا ان کفار مکہ نے زمین میں سیر کر کے پہلی سرکش قوموں کے حالات میں غور نہیں کیا کہ وہ طاقت وتعداد اور عمارات کے لحاظ سے ان سے کہیں زیادہ تھے۔ لیکن ان کا انجام کیا ہوا کہ جب خدا کا عذاب نازل ہوا تو ان کے مال واسباب اور دوست ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔

افعال: تُحْمَلُوْنَ: تم سوار کئے جاتے ہو' تم لدے پھرتے ہو' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ تُنْكِرُوْنَ: تم انکار کرتے ہو' تم انکار کرو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ
جوان کے پاس تھا | علم | اور گھیر لیا | انہیں | اس (عذاب) نے | کہ وہ تھے جس کا
تھا اسی پر وہ نازاں رہے اور اُن پر وہ (عذاب) آ پڑا جس کا وہ مذاق اڑایا

يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٨٣ فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
مذاق اُڑاتے | پھر جب | انہوں نے دیکھا | ہمارا عذاب | تو کہنے لگے | کہ ہم ایمان لائے | اللہ پر
کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم ایک اللہ پر

وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ۝٨٤
جو ایک ہے | اور انکار کیا ہم نے | ان چیزوں کا | جن کو ہم (اللہ) کے ساتھ | شریک ٹھہراتے تھے
ایمان لائے اور جن چیزوں کو ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے ہم ان سے انکار کرتے ہیں۔

فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ
پس نفع نہ دیا ان کو | ان کے ایمان نے | جب | انہوں نے دیکھ لیا | ہمارا عذاب | یہ سنت ہے اللہ کی
پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا (یہ) اللہ تعالیٰ کا دستور ہے

الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝٨٥
جو | گزر چکی ہے | اس کے بندوں میں | اور نقصان میں رہے | اس وقت | کافر لوگ
جو اس کے بندوں میں (ہمیشہ سے) چلا آیا ہے اور اس وقت کافروں نے بڑا نقصان اٹھایا۔

سُوۡرَةُ حٰمٓ السَّجۡدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اَرۡبَعٌ وَّخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوۡعَاتٍ
سورہ حم سجدۃ مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ
حٰمٓ | (یہ قرآن) نازل کیا ہوا ہے | بڑے مہربان | نہایت رحم والے کی طرف سے | ایک کتاب ہے | کہ واضح کی گئی ہیں
حا۔ میم۔ یہ (قرآن) رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں واضح طور

اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۝٣ بَشِيۡرًا
اس کی آیتیں | قرآن ہے | عربی میں | ان لوگوں کے لئے | جو علم رکھتے ہیں | خوشخبری دینے والا
پر بیان کر دی گئی ہیں (یہ) قرآن عربی زبان میں ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھ دار ہیں۔ (یہ قرآن) خوشخبری سنانے والا

وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝٤
اور ڈرانے والا | پس منہ پھیر لیا | ان میں سے اکثر لوگوں نے | پس وہ | نہیں | سنتے
اور ڈرانے والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ
اور وہ کہتے ہیں | ہمارے دل | پردوں میں ہیں | اس (بات) سے | جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے
اور (کفار) نے کہا کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۸۳) پس جب ہمارے بھیجے ہوئے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لے کر آئے تو وہ نافرمان لوگ اپنے علم و ہنر پر فخر کرنے لگے۔ آخر جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر آ پڑا۔

(۸۴) پس جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں اور ان جھوٹے معبودوں کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم خدا کا شریک ٹھہراتے تھے۔

(۸۵) مگر اس وقت کے ایمان نے (قبول نہ ہونے کی وجہ سے) ان کو کچھ فائدہ نہ دیا اور وہ ہلاک ہوگئے یہی خدا کا دستور ہے جو پہلی امتوں میں چلا آیا ہے اور اس وقت حق دین سے انکار کرنے والے ہی نقصان میں رہے۔

سورۂ حٰمٓ السجدہ

چونکہ یہ سورت لفظ حٰمٓ سے شروع ہوئی ہے اور اس میں ایک جگہ **سجدۂ تلاوۃ** بھی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۳) یہ ایک کتاب الٰہی ہے۔ جس کی آیتیں مختلف احکام کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بالکل الگ اور مفصل ہیں، یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے، ان لوگوں کے لئے، جو اس کی قدر جانتے ہیں۔

(۴) یہ قرآن مسلمانوں کو دونوں جہانوں کی بھلائی کی خوشخبری سنانے اور مشرکین کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہے پس اہل مکہ میں سے اکثر لوگوں نے اس کی پرواہ نہ کی اس لئے وہ اس کو غور سے نہیں سنتے۔

انعال: كَفَرْنَا: ہم نے انکار کیا، کفر کیا، ماضی (جمع متکلم)۔ يَنْفَعُهُمْ: ان کو وہ فائدہ دیتا ہے، اس نے ان کو نفع (نہ) دیا تھا، مضارع (واحد مذکر غائب)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ فُصِّلَتْ: کھول کر بیان کردی گئی، وضاحت کردی گئی، تفصیل وار بیان کردی گئی، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ

اور ہمارے کانوں میں | بوجھ ہے | اور ہمارے درمیان | اور تمہارے درمیان | ایک پردہ ہے | پس تو کر اپنا کام

اور ہمارے کانوں میں بوجھ (یعنی بہرا پن) ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے۔ پس آپ اپنا کام کئے جائیے

اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى

بیشک ہم | اپنا کام کرتے ہیں | کہہ دیجئے | بیشک میں تو | ایک انسان ہوں | تم جیسا | وحی کی جاتی ہے

ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔ مجھ پر وحی

اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ

میری طرف | یہ کہ تمہارا معبود | ایک ہی معبود ہے | پس متوجہ رہو | اُسی کی طرف | اور معافی مانگو اس سے

کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس تم اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اسی سے مغفرت مانگو

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

اور ہلاکت ہے | مشرکوں کے لئے | جو | نہیں دیتے | زکوٰۃ | اور وہ

اور ان مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

آخرت کے (بھی) | منکر ہیں | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

کے بھی منکر ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ

نیک | ان کے لئے | اجر ہے | ختم نہ ہونے والا | کہہ دیجئے کیا تم | انکار کرتے ہو

عمل کئے ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ آپ پوچھئے کیا تم لوگ اس ذات

بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا

اس (اللہ) کا | جس نے پیدا کیا | زمین کو | دو دن میں | اور | ٹھہراتے ہو تم | اس کے لئے | شریک

سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

وہی ہے | رب | سارے جہانوں کا | اور بنائے اُس نے | اس میں | پہاڑ | اس کے اوپر

وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اس نے اس (زمین) میں اوپر سے بھاری پہاڑ رکھ دیئے

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءً

اور برکت دی | اس میں | اور مقرر کیں | اس میں | ان کی خوراکیں | چار دنوں میں | برابر

اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں (اپنی مخلوق کے لئے) سامانِ معیشت مقرر کیا' چار دن کے اندر' جو تمام

لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

سوال کرنے والوں کے لئے | پھر متوجہ ہوا وہ | آسمان کی طرف | اور وہ | ایک دھواں تھا | پس فرمایا

سائلوں کے لئے یکساں ہیں۔ پھر (اللہ تعالیٰ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھواں تھا پھر اس

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے تمہارے درمیان پردہ حائل ہے لہٰذا ہم تمہاری دعوت کو نہ سنیں نہ سمجھیں اور نہ تمہارے عمل کو دیکھیں گے پس تم اپنا کام (تبلیغ دین) کئے جاؤ ہم اپنا کام (تکذیب دین) کر رہے ہیں جو نتیجہ ہوگا دیکھا جائے گا۔

(۶) کہہ دیجئے کہ میں کوئی فرشتہ یا جن تو ہوں نہیں بلکہ تم جیسا ایک انسان ہوں۔ البتہ میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے اسی کی ذات کی طرف متوجہ رہو اور اپنے گذشتہ، پچھلے گناہوں کی اس سے مغفرت مانگو کہ نجات پاؤ اور ہلاکت تو مشرکین ہی کے لئے ہے۔

(۷) جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی انکاری ہیں۔

(۸) جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں انہیں کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہوگا۔

(۹) کہہ دیجئے کیا تم اس قادر مطلق کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہو حالانکہ وہ سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۱۰) اور اس قادر مطلق نے اس زمین کے اوپر بڑے بڑے مضبوط پہاڑ بنا دیئے اور اس میں قسم قسم کے فائدے (کانیں، درخت، غلے، پھل پھول، حیوانات وغیرہ) رکھ دیئے اور کھانے کی چیزیں پیدا کر دیں حیوانات اور انسانوں کے لئے جنہیں ان چیزوں کی ضرورت تھی یہ سب کچھ پورے چار دن میں مکمل کر دیا (دو دن میں زمین پیدا کی اور دو دن میں باقی سب انتظام فرمایا)

افعال: بَارَکَ: اس نے برکت دی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اٰذَانِنَا: ہمارے کان، اٰذَانِ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ وَقْرٌ: ثقل، بوجھ، بہرہ پن، اسم مصدر۔ مَمْنُوْنٍ: کم کیا ہوا، قطع کیا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ یَوْمَیْنِ: دو دن میں، تثنیہ ہے یَوْم واحد۔ اَقْوَاتَھَا: اس کی خوراکیں، اس کا سامان معیشت، اَقْوَاتَ مضاف، ھَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ⑪

اس کو | اور زمین کو | کہ تم دونوں آؤ | خوشی سے | یا ناخوشی سے | وہ دونوں بولے | کہ ہم آئے | خوشی سے

کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں آجاؤ خوشی سے، خواہ ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ

پھر اس نے بنائے | سات | آسمان | دو دن میں | اور حکم بھیجا | ہر آسمان میں

پھر دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان کے احکام اس میں بھیج

اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ

اس کے کام کا | اور ہم نے زینت دی | آسمانِ دنیا کو | چراغوں (یعنی ستاروں) سے | اور حفاظت کے لئے (بھی)

دیئے اور ہم نے (سب سے قریب والے) آسمانِ دُنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے رونق بخشی اور اس کو محفوظ (بھی)

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

یہ | تدبیر ہے | بڑے زبردست | ہر چیز کے جاننے والے کا | پھر اگر | وہ منہ موڑ لیں | تو کہہ دیجئے

کر دیا۔ یہ انتظام ہے زبردست (اور) علم والے (پروردگار) کا۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو آپؐ ان سے کہہ دیجئے

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ⑬ اِذْ جَآءَتْهُمُ

کہ میں ڈراتا ہوں تمہیں | کڑک سے | جیسی | کڑک (آئی تھی) | (قوم) عاد | اور ثمود پر | جب آئے ان کے پاس

کہ میں تم کو ایک (ایسے) خوفناک عذاب سے ڈراتا ہوں جس طرح کا خوفناک عذاب عاد اور ثمود پر آیا (تھا) جب ان کے پاس

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا

رسول | ان کے سامنے سے | اور ان کے پیچھے سے | کہ تم عبادت نہ کرو (کسی کی) | سوائے

اللہ تعالیٰ کے رسول ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے آئے۔ (اور کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا (کسی) کی عبادت

اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ

اللہ کے | (تو) وہ کہنے لگے | کہ اگر چاہتا | ہمارا رب | تو نازل کر دیتا | فرشتے | پس بیشک ہم | اس (پیغام) کا

نہ کرو (تو) وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو (ہماری ہدایت کے لئے) فرشتے بھیجتا، پس ہم تمہارا لایا

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ⑭ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ

جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو | منکر ہیں | پھر جو عاد تھے | وہ غرور کرنے لگے | زمین میں

ہوا (پیغام) نہیں مانتے۔ پھر جو عاد کے لوگ تھے وہ زمین میں ناحق غرور

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا

ناحق | اور کہنے لگے | کون ہے | زیادہ | ہم سے | طاقت میں | کیا وہ نہیں دیکھتے

کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ

کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا انہیں | وہ | بہت زیادہ ہے | ان سے | قوت میں

کہ اللہ تعالیٰ جس نے ان کو پیدا کیا، وہ قوت میں ان سے کہیں زیادہ ہے

آیت نمبر   آسان تفسیر

(۱۱) پھر اس نے آسمان بنانے کا ارادہ فرمایا اور وہ حقیقت میں ایک دھواں تھا۔ پھر آسمان وزمین کو حکم دیا کہ اس طرح ہو جاؤ جیسا کہ ہم چاہتے ہیں' خوشی یا ناخوشی سے (تم چاہو یا نہ چاہو) دونوں نے طبعی طور پر جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے مطابق خوشی سے بن گئے۔

(۱۲) پس اللہ نے اپنی قدرت سے آسمانوں کو جو ابتدا میں دھوئیں کی حالت میں ایک ہی چیز تھی سات مختلف حصوں میں تقسیم کردیا دو دن کے اندر اور ہر ایک آسمان سے جو خدمت لینی تھی وہی اس کے ذمہ لگا دی اور آسمان دنیا کو ستاروں کے چراغوں سے آراستہ کیا اور ان ہی کے ذریعہ شیاطین سے آسمان کی حفاظت کی یہ سب کچھ اس خدا کا مقرر کیا ہوا ہے' جو بڑا غالب' ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۳) پس اگر وہ ایمان نہ لائیں تو آپ کہہ دیجئے'' میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ تم پر تمہاری نافرمانی کی وجہ سے عذاب الٰہی کی ویسی ہی بجلی گر سکتی ہے جیسی قوم عاد وثمود پر گری تھی (یعنی سخت عذاب ہوگا)

(۱۴) جن کی سرکشی کا یہ حال تھا کہ جب ان کے پاس اللہ کے رسول ہر طرف سے آکر سمجھاتے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو وہ کہتے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ ہمارے پاس فرشتے بھیج دیتا۔ پس ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔

افعال: اَنْذَرْتُکُمْ: میں نے ڈر سنایا' ماضی (واحد متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ قَالَتَا: ان دونوں (عورتوں) نے کہا' ماضی (تثنیہ مونث غائب)۔

اسماء: دُخَانٌ: دھواں اَدْخِنَةٌ جمع۔ طَآىِٕعِیْنَ: فرمانبردار' اپنی خوشی سے کہا ماننے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَصَابِیْحَ: چراغ' قندیل' اسم آلہ مِصْبَاحٌ مفرد۔

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۱۵ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

اور وہ | ہماری آیتوں سے | انکار کرتے (تھے) | پس بھیجی ہم نے | ان پر | ہوا | زور کی

اور وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے۔ پھر ہم نے ان پر ایک زور کی آندھی (ان کے)

فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

نحوست والے دنوں میں | تاکہ ہم چکھائیں ان کو | عذاب | ذلّت کا | زندگی میں

نحوست کے دنوں میں بھیجی تاکہ ہم انہیں دُنیا میں رسوائی کے عذاب کا مزہ

الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۶

دنیا کی | اور عذاب | آخرت کا | زیادہ رسوا کرنے والا ہے | اور ان کو مدد بھی نہ ملے گی

چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ رسوا کن ہوگا اور ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

اور ثمود جو تھے | سو ہم نے ہدایت کی انہیں | تو انہوں نے پسند کیا | اندھا رہنا | ہدایت (کے مقابلے) پر | پس آپکڑا انہیں

اور جو ثمود (کے لوگ تھے) ہم نے ان کو ہدایت کی لیکن انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنا پسند کیا پھر ان کے اعمال

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۷ وَنَجَّيْنَا

کڑک نے | رسوا کن عذاب (والی) | بدلے اس کے جو | وہ عمل کیا کرتے تھے | اور ہم نے نجات دی

کی پاداش میں (ایک) ذلّت کے عذاب نے انہیں ایک ہولناک آواز کی صورت میں آلیا۔ اور ہم نے ان لوگوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۱۸ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ

ان کو جو | ایمان لائے | اور وہ | بچتے تھے (نافرمانی سے) | اور جس دن | جمع کئے جائیں گے | دشمن | اللہ کے

کو جو ایمان لائے اور ہم سے ڈرتے رہے (اس عذاب سے) بچا لیا۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی

اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۱۹ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا

دوزخ کی طرف | تو وہ | (گروہوں میں) تقسیم کئے جائیں گے | یہاں تک کہ | جب | وہ آئیں گے (دوزخ) کے پاس

جانب جمع کئے جائیں گے، پھر گروہوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ (دوزخ) کے پاس پہنچیں گے

شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا

تو گواہی دیں گے | ان پر | ان کے کان | اور ان کی آنکھیں | اور ان کی کھالیں | اس پر

تو ان کے کان، اُن کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کے متعلق

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۰ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ

جو وہ کیا کرتے تھے | اور وہ کہیں گے | اپنی کھالوں سے | (کہ) کیوں | تم نے گواہی دی | ہمارے خلاف؟

گواہی دیں گے۔ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟

قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ

(تو) وہ کہیں گے | کہ گویائی دی ہمیں | اللہ نے | جس نے | گویائی دی | ہر چیز کو | اور اسی نے | پیدا کیا تمہیں

وہ کہیں گی ہم کو اس اللہ نے قوتِ گویائی دی، جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا ہے۔ اور اُسی نے تم کو پہلی بار

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) سو قوم عاد نے ملک میں اپنی نافرمانی اور ناحق تکبر کی وجہ سے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے اور جب چاہے انہیں سزا دے سکتا ہے لیکن وہ لوگ ہماری آیتوں سے قصداً انکار کرتے تھے۔

(۱۶) پس ہم نے ان کو سزا دینے کے لئے سات رات اور آٹھ دن جوان کے لئے سخت آفت اور مصیبت کے تھے۔ زور کی آندھی کا طوفان چلائے رکھا۔ جس سے درخت، مکان، آدمی اور حیوان سب ہلاک و برباد ہوگئے تاکہ ہم دنیا میں انہیں ذلت کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو کہیں زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا اور اس وقت انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔

(۱۷) اور قوم ثمود کو ہم نے حضرت صالح ؑ کے ذریعہ حق کی طرف ہدایت کی تو انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو ترجیح دی پس انہیں ان کی بداعمالیوں کے بدلے ذلت کے عذاب کی آسمانی بجلی نے آ پکڑا اور وہ ہلاک ہوگئے۔

(۱۸) اور جو لوگ ایمان لے آئے تھے اور شرک اور گناہوں سے بچتے تھے ان کو نجات دے دی۔

(۱۹) اور قیامت کے دن جب کفار دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو دوسرے دوزخیوں کے انتظار میں راستہ میں روک لئے جائیں گے۔

(۲۰) یہاں تک کہ جب سب دوزخی دوزخ کے قریب آ پہنچیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کی بداعمالیوں کے متعلق گواہی دیں گی۔

اسماء: صَرْصَرًا: ہوائے تند، سخت ٹھر، سناٹے کی ٹھنڈی ہوا، صَرَاصِرُ جمع۔ اَخْزٰی: زیادہ رسوا، زیادہ شرمسار، افعل التفضیل کا صیغہ۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ

پہلی بار | اور اسی کی طرف | تم لوٹائے جاؤ گے | اور تم چھپ نہ سکتے تھے | (اس بات سے) کہ گواہی دیں گے

پیدا کیا اور اسی کے پاس تمہاری واپسی ہے۔ اور تم (گناہ کرتے وقت اس بات سے) چھپ نہ سکتے تھے کہ

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ

تمہارے خلاف | تمہارے کان | اور نہ | تمہاری آنکھیں | اور نہ تمہاری کھالیں | لیکن | تم تو گمان رکھتے تھے

تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو یہ خیال کرتے تھے

اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ

کہ اللہ | نہیں جانتا | بہت سی باتوں کو | جو | تم کرتے تھے | اور تمہارا یہی گمان تھا | جو

کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام، جو تم کرتے ہو، جانتا ہی نہیں ہے۔ اور تمہارے اسی گمان نے جو

ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

تم نے کیا تھا | اپنے رب کے بارے میں | اسی نے ہلاک کیا تمہیں | پس ہو گئے تم | نقصان اُٹھانے والوں میں

تم اپنے رب کے متعلق رکھتے تھے، تم کو برباد کیا، اور تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ

پھر اگر | وہ صبر کریں | تو (بھی) آگ (ہی) | ٹھکانا ہے | ان کے لئے | اور اگر | وہ معافی چاہیں گے | تو نہ (ہوں گے) وہ

اب اگر وہ صبر (بھی) کریں تو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ کریں گے تو اُن کی

مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا

معافی دیئے جانے والوں میں سے | اور ہم نے مقرر کر دیئے | ان کے لئے | کچھ ہم نشین | پس انہوں نے خوش نما کر دکھائے

توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ہم نے ان کے ساتھ (دنیا میں) بُرے ساتھی لگا دیئے تھے جو (شیطانوں کی طرح)

لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ

ان کے لئے | وہ (برے کام) | جو ان کے آگے | اور ان کے پیچھے تھے | اور ثابت ہو چکا | ان پر

ان کے اگلے اور پچھلے (گناہوں کو) ان کی نظر میں خوشنما کر کے دکھاتے تھے اور جنوں

الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

حکم الٰہی | پہلی اُمتوں میں | جو گزر چکیں | ان سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | بلاشبہ وہ

اور انسانوں میں سے جو اُمتیں پہلے گزر چکی تھیں اُن کے ساتھ، اُن لوگوں کے حق میں بھی، اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔ بیشک

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا

تھے ہی نقصان اُٹھانے والے | اور کہا | انہوں نے جو کافر تھے | کہ نہ سنو تم | اس

وہ (سب) خسارے میں رہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو

الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ

قرآن کو | اور شور مچاؤ | اس میں | شاید تم | غالب رہو | پس ہم ضرور چکھائیں گے | ان کو

اور (جب یہ پڑھا جائے تو) اس کے درمیان شور و غل مچایا کرو، شاید اس طرح تم غالب رہو۔ پس ہم بھی (ان) کافروں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) اور وہ خود اپنی کھالوں (جلد) سے کہیں گے کہ تم نے آج ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گی کہ ہمیں اس خدا نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر ایک چیز کو گویائی بخشی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور تم سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں لوٹ کر اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔

(۲۲) اور گناہ کرتے وقت تم صرف لوگوں سے پردہ کرنا کافی سمجھتے اور خود اپنے اعضاء سے پردہ نہ کرتے تھے کیونکہ تمہیں یہ خیال ہی نہ تھا کہ تمہارے اعضاء و جوارح کان اور آنکھیں اور چمڑے بھی تمہارے خلاف گواہی دینے کھڑے ہو جائیں گے۔ بلکہ تم آدمیوں سے پردہ کر کے یہ سمجھنے لگتے تھے کہ اب اللہ کو ہماری بدکاریوں کی کیا اطلاع ہو سکتی ہے؟

(۲۳) اور تمہارے اسی جھوٹے خیال نے آج تمہیں تباہ کر دیا گیا۔

(۲۴) پس اگر وہ اس پر صبر کر کے خاموش بھی رہیں تو انہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ان کے رہنے کی جگہ تو دوزخ ہی ہے اور اگر وہ معافی مانگیں گے تو انہیں معافی بھی نہ دی جائے گی۔

(۲۵) پس کچھ شیاطین کو ہم نے (دنیا میں) ان کا ساتھی بنا دیا کہ ان کو ان کے اگلے پچھلے برے اعمال اچھے کر کے دکھاتے رہیں نتیجتاً اور ان پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا۔ پہلی سرکش قوموں کے ساتھ جنوں اور انسانوں میں سے اور واقعی وہ تھے ہی نقصان اٹھانے والے۔

(۲۶) اور ابو جہل وغیرہ کفار مکہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ جس وقت قرآن پڑھا جائے اس کو نہ سنو بلکہ شور و غل کرو تا کہ اور لوگ بھی نہ سن سکیں اور تم غالب رہو۔

افعال: شَهِدْتُّمْ: تم نے بتایا' تم نے گواہی دی' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْطَقَ: اس نے گویائی عطا فرمائی' اس نے کہلوایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَتِرُوْنَ: تم چھپتے ہو' تم پردہ کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ظَنَنْتُمْ: تم نے گمان کیا' تم نے خیال کیا' تم نے جانا' تم نے اٹکل کی' تم نے یقین کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يَشْهَدَ: کہ شہادت دیں گے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَرْدٰكُمْ: اس نے تم کو غارت کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ قَيَّضْنَا: ہم نے ساتھ لگا دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ يَسْتَعْتِبُوْا: اگر وہ منانے کی خواہش کریں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ يَصْبِرُوْا: اگر وہ صبر کریں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِلْغَوْا: بک بک کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَسْمَعُوْا: تم مت سنو' تم کان نہ دھرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: قُرَنَآءَ: ساتھ رہنے والے' ہم نشین' قَرِيْنٌ واحد۔ الْمُعْتَبِيْنَ: منائے ہوئے' خوش کئے ہوئے' مقبول التوبہ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا

جو کافر ہیں | عذاب | سخت | اور ہم انہیں ضرور بدلہ دیں گے | ان بدترین اعمال کا جو | وہ لوگ

کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ان کے بُرے کاموں کی جو وہ کرتے رہے' ان کو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا

کیا کرتے تھے | یہی | سزا ہے | دشمنوں کی | اللہ (کے) | آگ | ان کے لئے | اس میں

ضرور سزا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی یہی سزا ہے (یعنی) دوزخ۔ وہی اُن کے ہمیشہ

دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

گھر ہے | ہمیشہ رہنے کا | (یہ) بدلہ (ہے) | اس کا جو | وہ لوگ | ہماری آیتوں کا | انکار کرتے تھے

رہنے کا گھر ہے یہ اس (بات) کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ

اور کہیں گے | جو لوگ | کافر ہیں | اے ہمارے رب! | دکھا ہمیں | وہ لوگ

اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں وہ جن اور انسان

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

جنہوں نے گمراہ کیا تھا ہمیں | جنوں | اور انسانوں میں سے | ہم ڈال دیں ان دونوں کو | اپنے قدموں کے نیچے

دونوں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا' تاکہ ہم ان دونوں کو ذلیل کرنے کے لئے انہیں

لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ

تاکہ وہ ہوں | ذلیل لوگوں میں سے | بیشک | جنہوں نے | کہا تھا | (کہ) ہمارا رب (تو) | اللہ ہے | پھر

اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالیں۔ بیشک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا ربّ اللہ تعالیٰ ہے پھر اس

اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

اس پر قائم رہے | اُتریں گے | اُن پر | فرشتے | کہ تم خوف نہ کھاؤ | اور نہ غم کرو

پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ تم ڈرو مت اور غم نہ کھاؤ

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ

اور خوشخبری سنو | جنت کی | جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | ہم ہی ہیں

اور جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دُنیا کی

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا

تمہارے دوست | زندگی میں | دُنیا کی | اور آخرت میں (بھی) | اور (ہوگا) تمہارے لئے | اس میں

زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی ہوں گے' اور تمہارے لئے وہاں

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا

جو کچھ | چاہیں گے | تمہارے دل | اور تمہارے لئے (ہوگا) | اس میں | جو کچھ | تم مانگو گے | مہمانی

وہ سب موجود ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے وہ سب بھی موجود ہوگا جو تم مانگو گے۔ یہ مہمانی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) پس ہم بھی ایسے کفار کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور وہ برے اعمال جو وہ کرتے رہے ان کا انہیں بدلہ دیں گے۔

(۲۸) اللہ کے دشمنوں (کفار) کی سزا یہی آگ ہے جس میں ان کو ہماری آیتوں کا قصداً انکار کرنے کے بدلے میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

(۲۹) اور قیامت کے عذاب کو دیکھ کر وہ پکاریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا۔ جنہوں نے دنیا میں ہمیں دین حق سے گمراہ کیا تھا۔ ہم انہیں پاؤں کے تلے کچل ڈالیں کہ وہ دوزخ کے سب سے نچلے حصے میں جا گریں۔ (ف) بعض نے کہا ہے کہ جن سے مراد شیطان اور انسان سے مراد قابیل ہے۔ جس نے اپنے بھائی ہابیل کو بے وجہ شہید کیا تھا۔

(۳۰) اور خالص ایماندار جنہوں نے دنیا میں اس بات کا اقرار کیا تھا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ ہی ہے پھر مرتے دم تک اس پر قائم رہے قیامت کے روز ان پر رحمت کے فرشتے نازل ہوں گے اور انہیں تسلی دیں گے کہ تم اب کسی قسم کا خوف اور غم نہ کرو اور جس جنت کا رسول کی زبانی وعدہ کیا گیا تھا اس میں خوش و خرم رہو سہو۔

(۳۱) دنیا اور آخرت میں ہم ہی تمہارے دوست ہیں اور یہاں جنت میں تم کو وہ سب کچھ ملے گا جو تمہارا دل چاہے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو۔

افعال: نُذِيْقَنَّ: ہم ضرور ضرور چکھائیں گے، بدلہ دیں گے، مضارع با نون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔ اَبْشِرُوْا: تم کو خوش خبری ہو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَضَلّٰنَا: ان دونوں نے ہم کو بہکایا، ماضی (تثنیہ مذکر غائب)، نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تَتَنَزَّلُ: وہ اترتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَا تَخَافُوْا: تم نہ ڈرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ نَجْعَلْهُمَا: ہم ان دونوں کو کریں، مضارع (جمع متکلم)، هُمَا ضمیر (تثنیہ غائب)۔ تَشْتَهِيْ: وہ چاہتی ہے، وہ چاہے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَلَّذَيْنِ: (وہ دو مرد) جو، جنہوں، اسم موصول، اَلَّذِيْ کا تثنیہ۔

مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ
بڑے بخشنے والے | نہایت رحم والے کی طرف سے | اور کس کی | بہتر ہے | بات | اس سے | جس نے بلایا
بخشنے والے رحم فرمانے والے (پروردگار) کی طرف سے۔ اور اس شخص سے بہتر کس کا قول ہے جو (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ

اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾
اللہ کی طرف | اور عمل کیا | نیک | اور کہا | کہ میں تو ہوں | فرمانبرداروں میں سے
کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور یہ کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ
اور نہیں برابر | نیکی | اور نہ بدی | (برائی کو) دور کریں | اس (بات) سے
اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے

هِىَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ
جو اچھی ہو | تو فوراً | وہ شخص | کہ آپ کے درمیان | اور اس کے درمیان | دشمنی ہے
جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی موجود تھی

كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ
(ایسا ہوگا) گویا کہ وہ | دوست ہے | گرم جوش | اور نہیں دی جاتی یہ (بات) | مگر | ان کو جو
گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست بن گیا ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے

صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا
صابر ہوتے ہیں | اور نہیں دی جاتی یہ (بات) | مگر | (اس کو) جو بڑا قسمت والا ہے | اور اگر
جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں۔ اور

يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
آنے لگے آپ کو | شیطان کی طرف سے | کوئی وسوسہ | تو پناہ مانگ | اللہ کی | بیشک وہی ہے
اگر تجھے شیطان کے بہکانے سے کوئی وسوسہ آجائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الَّيۡلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمۡسُ
سننے والا | جاننے والا | اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں | رات | اور دن | اور سورج
بڑا سننے والا (اور) باخبر ہے۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات، دن، سورج

وَالۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَلَا لِلۡقَمَرِ وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ
اور چاند | سجدہ نہ کرو | سورج کو | اور نہ چاند کو | اور سجدہ کرو | اللہ کو
اور چاند ہیں، پس تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو

الَّذِىۡ خَلَقَهُنَّ اِنۡ كُنۡتُمۡ اِيَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسۡتَكۡبَرُوۡا
جس نے | پیدا کیا ان کو | اگر تم | اسی کی | عبادت کرتے ہو | پس اگر وہ تکبر کریں
جس نے اُن کو پیدا کیا اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو پھر اگر وہ لوگ سرکشی کریں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۲) یہ مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۳۳) جو خالص مومن' لوگوں کو دین حق کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود بھی نیک عمل کرے اور علانیہ کہہ دے کہ میں اللہ کا تابعدار (مسلمان) ہوں' بس اسی کی بات سب سے بہتر ہے۔ اس سے بہتر بات اور کس کی ہوسکتی ہے؟

(۳۴) نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی لہٰذا آپ سے اگر کوئی شخص نیک سلوک کرے تو آپ اس سے زیادہ بہتر سلوک کیجئے' ایسا کرنے سے آپ کا جانی دشمن بھی گہرا دوست بن جائے گا۔

(۳۵) یہ اچھی عادت صرف اسی کو حاصل ہوسکتی ہے جو بڑا صابر اور بڑے نصیب والا' قسمت والا ہو۔

(۳۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے امت کو خطاب ہے کہ اگر دل میں شیطانی وسوسہ آجائے تو اس سے فوراً اللہ کی پناہ مانگو۔ خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۳۷) اور رات دن' سورج' چاند سب اللہ کی قدرت کے مظاہر اور نشان ہیں اگر تم اسی اللہ کی عبادت کرتے ہو تو تم نہ سورج کو سجدہ کرو' نہ چاند کو اور صرف اللہ ہی کو سجدہ کرو جو ان سب کا پیدا کرنے والا ہے۔

افعال: اِدْفَعْ: تو دے' تو دور کر' امر (واحد مذکر حاضر)۔ یُلَقّٰهَا: وہ اسے (نہیں) عطا کی جائے گی' وہ اسے (نہیں) دی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ لَا تَسْجُدُوْا: تم سجدہ نہ کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ یَنْزَغَنَّكَ: تم کو وسوسے آئے' تیرے دل میں کبھی وسوسہ ڈال دے' (اگر) تجھ کو فتنہ میں ڈال ہی دے' مضارع با نون تاکید (واحد مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ

تو وہ (فرشتے) جو | نزدیک ہیں | آپ کے رب کے | وہ تسبیح کرتے ہیں | اُس کی | رات

تو جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح کرتے

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى

اور دن | اور وہ | تھکتے نہیں | اور اس کی نشانیوں میں سے ہے | کہ تُو دیکھتا ہے

رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں اکتاتے۔ اور (اے انسان) اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

زمین کو | دبی ہوئی (غیر آباد) | پس جب | ہم نے نازل کیا | اس پر | پانی | تو وہ حرکت میں آئی

یہ زمین ہے جس کو تو دیکھتا ہے کہ دبی (یعنی خشک) پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی

وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ

اور پھولی | بیشک | جس نے | زندہ کیا اس کو | وہی زندہ کردے گا | مُردوں کو | بیشک وہ

اور پھولنے لگتی ہے، بیشک جس نے اس (خشک زمین) کو زندہ کیا وہی (قیامت کے دن) مُردوں کو

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

ہر چیز پر | قادر ہے | بلاشبہ | جو لوگ | گمراہی اختیار کرتے ہیں | ہماری آیتوں میں

زندہ کرے گا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق گمراہی اختیار کرتے ہیں

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ

وہ چھپے نہیں ہیں | ہم سے | پس کیا وہ شخص | جو ڈالا جائے گا | دوزخ میں | وہ بہتر ہے

وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ بھلا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا

یا وہ جو | آئے | امن کے ساتھ | روز | قیامت میں | تم کرو | جو کچھ

یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے (جنت میں) آئے، تم جو جی چاہے

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

تم چاہو | بیشک اللہ | اس کو | جو تم کرتے ہو | خوب دیکھتا ہے | بلاشبہ | جو لوگ

کرتے رہو بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جو لوگ اس قرآن کا

كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾

منکر ہوئے | اس قرآن کے | جب وہ آیا ان کے پاس | اور بیشک وہ تو | ایک کتاب ہے | عالی رتبہ

جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے، انکار کرتے ہیں (برباد ہو گئے) اور یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ

نہیں آتا | باطل | اس کے آگے سے | اور نہ اس کے پیچھے سے | وہ نازل کی ہوئی ہے

جس پر باطل کا گزر ہی نہیں، نہ آگے سے نہ پیچھے سے (کیونکہ یہ) (قرآن) بڑے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) پس اگر وہ لوگ حق کے ماننے سے ضد کریں اور انکار کریں' تو کوئی پرواہ نہیں' اللہ کے مقرب فرشتے رات دن اس کی تسبیح کرتے نہیں تھکتے۔

(۳۹) اور اس کی قدرت کا ایک نشان یہ بھی ہے کہ زمین جو بالکل ویران اور بے آباد پڑی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس پر بارش نازل کرتا ہے تو وہ اچانک سبزے کی وجہ سے حرکت میں آ جاتی اور اوپر کو ابھرتی ہے واقعی جو قادر مطلق اللہ اس بنجر زمین کو دوبارہ زندہ (سرسبز اور ہرا بھرا) کرسکتا ہے۔ وہ مردوں کو بھی دوبارہ زندہ کرسکتا ہے بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۴۰) بلاشبہ جو لوگ ہماری آیات کی نسبت بے ہودہ شکوک پیدا کر کے کجروی اختیار کرتے ہیں اور ان میں غلط تاویلیں کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے نہیں رہ سکتے کیا وہ کافر جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے دوزخ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ خالص ایماندار جو قیامت کے دن خدا کے دربار میں امن کے ساتھ حاضر ہوگا؟ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو جو تمہارے دل میں آئے کرو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

(۴۱) جن لوگوں کے پاس یہ قرآن آیا ہے جو مکمل نصیحت ہے اور انہوں نے انکار کیا' یقیناً وہ ہلاک ہوں گے اور یہ قرآن تو یقیناً بڑے رتبے والی کتاب ہے۔

انعال: لَا یَسْـَٔمُوْنَ: وہ نہیں اکتاتے ہیں' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَخْفَوْنَ: پوشیدہ نہیں رہیں گے' مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
بڑے حکمت والے | لائق حمد وثنا کی طرف سے | نہیں کہا جاتا | آپ سے مگر | وہی جو | کہا گیا | اور رسولوں سے
حکمت اور تعریف والے (اللہ) کا اُتارا ہوا ہے۔ آپؐ سے جو کچھ کہا جاتا ہے وہ وہی ہے جو آپ سے پہلے

مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ
آپ سے پہلے | بیشک | آپ کا رب | بڑا بخشنے والا | اور عذاب دینے والا ہے | دردناک | اور اگر
رسولوں سے کہا گیا بیشک آپ کا رب بہت بخشنے والا ہے اور دردناک عذاب دینے والا (بھی) ہے۔ اور

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ
ہم بناتے اس کو | قرآن | غیر عربی زبان کا | تو وہ کہتے | کہ کیوں نہیں | واضح کی گئیں | اس کی آیتیں
اگر ہم اس قرآن کو عجمی (زبان میں) اُتارتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں واضح کر کے بیان

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
کیا (کتاب) عجمی | اور (رسول) عربی؟ | کہہ دیجئے | وہ تو | اُن کے لئے جو | ایمان لائے | ہدایت
نہیں کی گئیں اور کیا خوب (قرآن تو) عجمی ہے اور (رسول اور مخاطب) عربی۔ آپؐ فرما دیجئے کہ یہ (قرآن) تو ایمان والوں کے لئے

وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ
اور شفا ہے | اور جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | ان کے کانوں میں | بوجھ ہے | اور وہ (قرآن)
ہدایت اور شفاء ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے اور وہ (قرآن)

عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾
ان کے حق میں | اندھا پن ہے | وہی لوگ ہیں | (کہ) ان کو پکارا جاتا ہے | مکان | بعید سے
ان کے حق میں محرومی بصر ہے۔ یہ لوگ (گویا بڑی) دُور سے پکارے جا رہے ہیں (کہ سنتے نہیں)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا
اور بیشک ہم نے دی | موسیٰ کو | کتاب | پس اختلاف کیا گیا | اس میں | اور اگر نہ ہو چکا ہوتا
اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں بھی (بڑے) اختلاف کئے گئے۔ اور اگر آپ کے رب کی

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ
ایک حکم | پہلے سے | آپ کے رب کی طرف سے | تو فیصلہ کر دیا جاتا | اُن کے درمیان | اور بلاشبہ وہ لوگ
طرف سے ایک بات پہلے نہ طے ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور وہ اس (قرآن) کی طرف سے

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
شک میں (پڑے ہیں) | اس کی نسبت | تردد میں | جس نے | عمل کیا | نیک | اپنے ہی لئے کیا
ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔ جس کسی نے نیک عمل کئے اس نے اپنے ہی (فائدے کے) لئے کئے۔

وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
اور جس نے | بُرا کیا | تو اسی پر ہے (اس کا وبال) | اور نہیں آپ کا رب | ظلم کرنے والا | بندوں پر
اور جو بُرے کام کرے گا تو اُن کا (ضرر) اُسی کو ہوگا۔ اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۲) جس میں آگے یا پیچھے سے جھوٹ داخل ہو ہی نہیں سکتا اور وہ اس اللہ نے نازل کی ہے جو بڑا حکمت والا لائق حمد وثنا ہے۔

(۴۳) کفار مکہ جو آپؐ کو جھٹلاتے ہیں یہ کوئی انوکھی بات نہیں آپؐ سے پہلے اور رسولوں کی بھی ایسی ہی تکذیب کی گئی بلاشبہ اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور شرک کرنے والوں کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔

(۴۴) اس قرآن کے عربی زبان میں نازل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم اس کو کسی غیر عربی زبان میں نازل کرتے تو یہ مشرک کہتے کہ عجمی ہونے کی وجہ سے اس کتاب کی آیتیں غیر واضح اور مشکوک ہیں کیا کتاب تو عجمی ہو اور رسول اور اس کے ہم وطن عربی؟ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن تو اہل ایمان کے لئے سراسر ہدایت اور روحانی امراض کے لئے شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بھاری پن (بہرہ پن) ہے اور وہ قرآن ان کے حق میں بینائی کی بجائے الٹا اندھا پن ہے کیونکہ نہ وہ اسے سنتے ہیں اور نہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ قرآن کے نہ سننے اور قبول نہ کرنے کی وجہ سے گویا دین حق کی طرف بڑی دور سے بلائے جارہے ہیں۔ اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔

(۴۵) چنانچہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب تورات دی تھی تو بنی اسرائیل نے اس میں اختلاف ڈال دیا اور اگر پہلے سے خدا کا حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ ان کو عذاب آخرت میں دیا جائے گا اور دنیا میں ایک مدت تک مہلت دی جائے گی تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور واقعی وہ لوگ اس کے بارے میں حیرت انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴۶) جس شخص نے نیک عمل کیا سو اس نے اپنے ہی فائدے کے لئے کیا اور جس نے برا کام کیا اسی کو اس کی سزا ملے گی اور اللہ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

افعال: یُقَالُ: کہا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُنَادَوْنَ: ان کو پکارا جاتا ہے' جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَسَآءَ: اس نے برائی کی' اس نے برا کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بَیْنِ یَدَیْهِ: اس کے دونوں ہاتھوں کے درمیان یعنی آگے' سامنے' روبرو۔ اَعْجَمِیٌّ' اَعْجَمِیًّا: عجمی' اوپری زبان والا' غیر عرب۔ عَمًى: نابینا ہونا' اندھا ہونا' کوردل ہونا' مصدر ہے۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ

اسی کی طرف | لوٹایا جاتا ہے | علم | قیامت کا | اور نہیں نکلتا | کوئی پھل

اُسی (اللہ) کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی پھل اپنے غلاف

مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ

اپنے غلافوں سے | اور نہیں حاملہ ہوتی | (کوئی) مادہ | اور نہ بچہ جنتی ہے | مگر اس کے علم سے | اور جس دن

سے نکلتا ہے اور یا کسی مادہ کو کوئی حمل ٹھہرتا ہے اور یا وہ بچہ جنتی ہے تو یہ سب اسی اللہ کے علم سے ہوتا ہے اور جس دن

يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾

پکارے گا انہیں | کہ کہاں ہیں | میرے شریک | وہ کہیں گے | کہ ہم نے آپ سے عرض کر دیا | کہ نہیں ہم میں سے | کوئی گواہ

اللہ مشرکین کو پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو میرا شریک ٹھہرایا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم تو آپ سے کہہ چکے ہیں کہ ہمیں کچھ خبر نہیں۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ

اور کھو جائیں گے | ان سے | وہ | جن کو پکارتے تھے | اس سے پہلے | اور | خیال کریں گے کہ | نہیں ان کے لئے

اور جن معبودوں کو وہ پہلے (اللہ تعالیٰ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب

مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ

کوئی چھٹکارا | نہیں تھکتا | انسان | بھلائی مانگنے سے | اور اگر | پہنچے اس کو

چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔ انسان بہتری کی دعا مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی تکلیف

الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

تکلیف | تو مایوس | ناامید (ہو جاتا ہے) | اور اگر | ہم چکھا دیں اس کو | رحمت | اپنی طرف سے

پہنچے تو پھر مایوس و ناامید ہو جاتا ہے اور اگر ہم اس کو تکلیف پہنچنے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ

بعد اس تکلیف کے | جو پہنچی تھی اس کو | تو وہ کہے گا | یہ (تو) | میرا حق ہے | اور میں گمان نہیں کرتا | کہ قیامت

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت

قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

قائم ہوگی | اور اگر | میں لوٹایا جاؤں گا | اپنے رب کی طرف | تو بیشک | میرے لئے | اس کے پاس | بھلائی ہی ہوگی

قائم ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنے رب کی طرف واپس جانا بھی پڑا۔ تو یقیناً اس کے پاس بھی میرے لئے بہتری ہوگی۔

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ

پس ہم بتا دیں گے | ان کو | جو منکر ہیں | جو کچھ وہ کرتے رہے | اور ہم چکھائیں گے انہیں | ایک عذاب

پس ہم ان کافروں کو ان کی سب بداعمالیاں یاد دلا کر رہیں گے اور ان کو سخت ترین عذاب کا مزہ

غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا

بڑا سخت | اور جب | ہم انعام کریں | انسان پر | تو وہ منہ موڑ لیتا ہے | اور بدل لیتا ہے

چکھائیں گے۔ اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور ہم سے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴۷) اور قیامت کے قائم ہونے کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے اور اللہ کا علم تو ہر چیز پر حاوی ہے یہاں تک کہ ہر پھل کا اپنے خوشے اور پھول سے نکلنا اور کسی مادہ کا حاملہ ہونا اور بچہ پیدا کرنا' یہ سب اللہ کے علم سے ہوتا ہے اور قیامت کے روز جب اللہ مشرکین کو بلا کر ان سے پوچھے گا کہ وہ جھوٹے معبود جنہیں تم ہمارے شریک سمجھتے تھے آج کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم تو عرض کرتے ہیں کہ کوئی بھی ہم میں سے اس کی گواہی نہیں دے گا کہ آپ کا کوئی شریک بھی ہوسکتا ہے۔

(۴۸) اور وہ جھوٹے معبود جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے ایسے کھو جائیں گے کہ ان کا کہیں پتہ نہ ملے گا اور وہ لوگ خیال کریں گے کہ عذاب الٰہی سے کوئی نجات کی صورت نہیں۔

(۴۹) اور انسان کی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ بھلائی مانگتے ہوئے تھکتا اکتاتا نہیں اور جب کوئی تکلیف پہنچے تو مایوس ہو جاتا ہے۔

(۵۰) اور اگر اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہوتی ہے ہم اپنی طرف سے مہربانی کردیں تو کہہ اٹھتا ہے کہ یہ کسی کی مہربانی نہیں بلکہ یہ میرا حق تھا کہ مجھے عیش و آرام ملے اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت بھی کبھی قائم ہوگی اور اگر فرض کیا میں اللہ کی طرف لوٹایا بھی جاؤں گا۔ تو مجھے وہاں بھی خیر ہی ملے گی' (اور وہ اسی خود فریبی میں مبتلا رہ کر اپنے مالک کی طرف رجوع نہیں کرتا) پس ہم کافروں کو ان کے وہ سب برے اعمال بتادیں گے جو وہ دنیا میں کرتے رہے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

افعال: اٰذَنّٰكَ: ہم نے تجھ کو کہہ سنایا' اٰذَنّا ماضی (جمع متکلم) کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ رُجِعْتُ: میں لوٹایا گیا' میں پھیرا گیا' ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ لَا يَسْـَٔمُ: وہ نہیں اکتاتا ہے' کبیدہ خاطر نہیں ہوتا' مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔ يَقُوْلَنَّ: وہ ضرور کہتا ہے' کہے گا' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ نُنَبِّئَنَّ: ہم ضرور ہی بتائیں گے' ہم ضرور ہی آگاہ کردیں گے' مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔

اسماء: اَكْمَامِهَا: اس کے غلاف' اَكْمَامِ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ قَنُوْطٌ: بالکل ناامید' بے آس' مایوس' مبالغہ کا صیغہ ہے۔

بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اپنا پہلو | اور جب | پہنچے اس کو | تکلیف | تو دعائیں کرتا ہے | لمبی چوڑی | کہہ دیجئے | کیا تم نے دیکھا
پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر (لمبی) چوڑی دعائیں مانگتا ہے۔ آپ فرما دیجئے۔

اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ
اگر وہ ہو | اللہ کی طرف سے | پھر | تم انکار کرو | اس کا | تو کون بڑا گمراہ ہے | اس سے | جو (پڑا) ہو
بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہو پھر تم اس کا انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو (حق کی)

فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
مخالفت میں | دُور کی | عنقریب ہم دکھا دیں گے ان کو | اپنی نشانیاں | دُنیا میں | اور خود ان کے نفسوں میں
مخالفت میں بہت دُور نکل گیا ہو۔ ہم عنقریب ان کی دُنیا میں اور خود ان کی ذات میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
یہاں تک کہ | واضح ہو جائے گا | ان کے لئے | کہ یہ (قرآن) | حق ہے | کیا کافی نہیں | آپ کا رب
یہاں تک کہ اُن پر واضح ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا آپ کے رب کی یہ بات کافی نہیں

اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ
کہ وہ | ہر چیز پر | گواہ ہے | سنو! | یقیناً وہ | شک میں (پڑے ہیں)
کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ سنو! یہ لوگ اپنے ربّ کے سامنے حاضر ہونے کے متعلق

مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾
ملاقات سے | اپنے رب کے | یاد رکھو! | بیشک وہ | ہر چیز کو | گھیرے ہوئے ہے
شک میں پڑے ہیں' یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمۗ ﴿۱﴾ عۗسۗقۗ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ
حٰمٓ | عٓسٓقٓ | اسی طرح | وحی کرتا ہے | آپ کی طرف | اور ان کی طرف جو | آپ سے پہلے گزرے
حا۔ میم۔ عین۔ سین۔ قاف۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جو غالب (اور) حکمت والا ہے' آپؐ کی طرف اور جو آپؐ سے پہلے (پیغمبر)

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اللہ | جو بڑا زبردست | حکمت والا ہے | اسی کا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے
گزرے ہیں' ان کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے۔ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ
اور وہی ہے | بڑا عالی شان | عظمت والا | قریب ہے | کہ آسمان | پھٹ جائیں | اپنے اُوپر سے
اور وہی برتر اور عظمت والا ہے۔ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں

آیت نمبر　　　　آسان تفسیر

(۵۱) اور جب ہم انسان پر مہربانی کرتے ہیں تو وہ ہماری طرف سے منہ پھیر لیتا اور ہمیں چھوڑ دیتا ہے، ہم سے الگ رہتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو ہم سے لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

(۵۲) آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور تم ناحق اس سے انکار کر رہے ہو تو ایسے شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے۔

(۵۳) بہت جلد ہم دنیا یعنی مشرق و مغرب کے شہروں میں بھی انہیں اپنی قدرت کے نمونے (فتوحات اسلامیہ) دکھا دیں گے اور کائنات کے مظاہر میں بھی اور خود ان کے نفسوں میں بھی (فتح مکہ کی صورت میں) یا اپنے جسموں کے اندر اللہ کی قدرت کی عظیم نشانیوں کی صورت میں) یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن اور اسلام ہی برحق ہے۔ کیونکہ اس کی پیشین گوئیاں پوری اور صداقتیں واضح ہوتی چلی جارہی ہیں کیا آپ کی تسلی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ خود ہر چیز اور ہر عمل کا گواہ ہے۔

(۵۴) سنو! وہ مشرکین تو اللہ کے حضور میں قیامت کے روز حاضر ہونے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ اپنے علم اور قدرت سے ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے وہ اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتے۔

سورۂ شوریٰ

اس سورت میں چونکہ نیک مومن بندوں کے باہم مشورہ کرنے کا ذکر اور حکم ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی کیونکہ شوریٰ کے معنی مشورہ کے ہیں۔

(۱) حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ حروف مقطعات ہیں۔

(۲) عٓسٓقٓ۔ یہ بھی حروف مقطعات ہیں جن کے حقیقی معنی صرف اللہ ہی کو معلوم ہیں۔

(۳) کہ اللہ جو بڑا زبردست حکمت والا ہے جس طرح اس نے آپ پر یہ سورت نازل کی ہے اسی طرح وہ آپؐ سے پہلے دوسرے گذشتہ نبیوں پر وحی بھیجتا رہا ہے۔

(۴) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر اسی کی حکومت ہے اور وہی بڑا عالیشان اور عظمت والا ہے۔

افعال: نُرِيْهِمْ: ہم ان کو دکھلائیں گے، ہم ان کو (نہیں) دکھاتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)، هِمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ لَمْ يَكْفِ: (کیا) وہ کافی نہیں ہے، کافی نہیں ہوا، مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عَرِيْضٌ: خوب چوڑی، چوڑا چکلا، پھیلا ہوا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ اٰفَاقِ: دنیا، اطراف عالم، آسمان کے کنارے، اُفُقٌ واحد۔ مِرْيَةٍ: تردد، جس شک سے تردد پیدا ہو جائے، شک، شبہ، دھوکہ، اسم مصدر ہے۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ

اور فرشتے | تسبیح کرتے ہیں | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | اور مغفرت مانگتے ہیں | ان کے لئے

اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہیں اور زمین والوں کے لئے بخشش طلب

فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝5 وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

جو زمین میں ہیں | سنو! | بیشک | اللہ ہی ہے | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے | اور وہ لوگ جو | بناتے ہیں

کرتے رہتے ہیں سنو! بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ

اس کے سوا | (دوسروں کو) کارساز | اللہ (ہی) ہے | نگران | اُن پر | اور نہیں ہیں آپ

سوا اوروں کو اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو دیکھ رہا ہے اور آپ ان

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝6 وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

ان کے | ذمہ دار | اور اسی طرح | ہم نے وحی کیا | آپ کی طرف | قرآن | عربی زبان میں

کے ذمہ دار نہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن نازل کیا

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

تاکہ آپ ڈرائیں | مکہ والوں کو | اور ان کو جو | اس کے ارد گرد ہیں | اور ڈرائیں | جمع ہونے کے دن سے

تاکہ آپ مکہ اور اس کے گرد (و نواح) کے لوگوں کو (نافرمانی کے نتائج سے) ڈرائیں اور قیامت کے دن سے

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝7 وَلَوْ شَاۗءَ

جس میں شک نہیں | ایک گروہ | جنت میں (ہوگا) | اور ایک گروہ | دوزخ میں | اور اگر چاہتا

جس میں کوئی شک نہیں ڈرائیں۔ (اس دن) ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ

اللہ | تو ضرور بنا دیتا انہیں | ایک ہی اُمت | لیکن | وہ داخل کر دیتا ہے | جس کو وہ چاہتا ہے

چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی اُمت بنا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں

فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝8 اَمِ

اپنی رحمت میں | اور ظالم (جو ہیں) | نہیں ان کا | کوئی دوست | اور نہ کوئی مددگار | کیا

داخل فرماتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ

انہوں نے ٹھہرائے ہیں | اس کے سوا | (اور) کارساز؟ | پس اللہ ہی | کارساز ہے | اور وہ ہی | زندہ کرے گا

ان (ظالم) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز رکھے ہیں؟ حالانکہ کارساز تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وُہی مردوں کو

الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝9 وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ

مُردوں کو | اور وہ | ہر چیز پر | قادر ہے | اور جو تم اختلاف کرتے ہو | کسی چیز میں

زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۵) کچھ بعید نہیں کہ اللہ کے خوف اور عظمت کے مارے یا مشرکین کے جرائم کی وجہ سے آسمان اوپر سے پھٹ جائیں اور سب فرشتے اس کی حمد و تسبیح میں لگے ہوئے ہیں جو دنیا میں رہنے والے اہل ایمان کے لئے ہمیشہ مغفرت مانگا کرتے ہیں خوب سن لو کہ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

(۶) اور جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو اپنا کارساز بناتے ہیں اللہ ان کے تمام حالات کی نگرانی کر رہا ہے ان کی کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں اور آپؐ ان کے ذمہ دار نہیں کہ آپؐ سے پوچھ گچھ ہوگی۔ آپ کے ذمے تو صرف تبلیغ ہے اور بس۔

(۷) اور ایسے ہی ہم نے آپؐ پر یہ سارا قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے کہ آپؐ اس کے ذریعہ سے اہل مکہ ان کے چاروں طرف آباد انسانوں کو اس دن کے متعلق ڈرائیں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ جس میں اعمال کے مطابق مومنین کا گروہ جنت میں ہوگا اور مشرکین کا گروہ دوزخ میں۔

(۸) اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب مومنین اور کفار کو ایک ہی امت اسلام بنا دیتا۔ لیکن وہ قادر مطلق جسے چاہے (اہل ایمان کو) اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرتا ہے اور جو اپنی مرضی سے کفر میں رہے قیامت میں ان کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا جو انہیں دوزخ سے رہائی دلائے۔

(۹) کیا فطرت کے اتنے واضح دلائل کے باوجود انہوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لئے؟ پس اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مردوں کو دوبارہ زندہ کر اٹھائے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

افعال: یُدْخِلُ: وہ داخل کرے گا، کرتا ہے، لے آتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: فَوْقِهِنَّ: ان کے اوپر سے، فَوْقِ مضاف، هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ جَمْعِ: اکٹھا ہونا، جمع ہونا، اکٹھا کرنا، جمع کرنا، جماعت، فوج۔

فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۚ وَاِلَيْهِ

تو اُس کا فیصلہ | اللہ کے پاس ہے | وہی اللہ | میرا ربّ ہے | اُسی پر | بھروسہ کیا میں نے | اور اسی کی طرف

اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف

اُنِيْبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ

میں رجوع کرتا ہوں | وہ پیدا کرنے والا ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اس نے بنادیئے | تمہارے لئے

میں رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اُسی نے تمہارے لئے تمہاری

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ

خود تم میں سے | جوڑے | اور چوپایوں کے | (بھی) جوڑے | وہ پھیلاتا ہے تمہیں | اس میں

ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چوپایوں میں سے (ان کے) جوڑے، وہ (اس طرح سے) تمہیں اس (دنیا) میں پھیلاتا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑪ لَهٗ مَقَالِيْدُ

نہیں | اُس جیسی | کوئی چیز | اور وہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے | اُسی کے پاس ہیں | کنجیاں

کوئی چیز اللہ کی مثل نہیں اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

آسمانوں | اور زمین کی | وہ کشادہ کرتا ہے | روزی | جس کے لئے | وہ چاہتا ہے | اور تنگ کردیتا ہے

اُسی کے پاس ہیں، وہی جس کا رزق چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑫ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا

بیشک وہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | اس نے مقرر کیا | تمہارے لئے | دین میں سے | وہی

بیشک وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لئے وہی دین مقرر فرمایا ہے

وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ

جس کا حکم دیا اُس نے | نوحؑ کو | اور جو | وحی کی ہم نے | آپؐ کی طرف | اور جس کا حکم دیا ہم نے

جس کا حکم اس نے نوحؑ کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے آپؐ کو دیا ہے اور جس کا حکم ہم نے

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا

ابراہیمؑ | اور | موسیٰؑ | اور عیسیٰؑ کو | کہ قائم رکھو | اس دین کو | اور اختلاف نہ کرو

ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا تھا (وہ یہ ہے) کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ

فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ

اس میں | گراں گزرتی ہے | مشرکین پر | وہ (بات) | جس کی طرف آپؐ انہیں بلاتے ہیں | اللہ

نہ ڈالنا۔ مشرکوں پر (دینِ حق یعنی) وہ بات، جس کی طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں بہت گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ ہی

آیت نمبر

(۱۰) اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے حوالے ہے وہی میرا پروردگار ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں اپنے تمام معاملات میں رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱) اور وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی نے تمہارے آرام و دلی تسلی کے لئے خود تمہاری جنس سے تمہارے جوڑے بنا دیئے اور تمہارے چارپایوں کے بھی (جوڑے بنائے) تا کہ اس تدبیر (اولاد پیدا ہونے اور نسل جاری رہنے) سے بنی نوع انسان کو دنیا میں پھیلا دے دنیا میں کوئی چیز اس (اللہ خالق و مالک) جیسی نہیں اور وہی سب کچھ دیکھتا سنتا ہے۔

(۱۲) اور آسمانوں اور زمین کے تمام اختیارات کی کنجیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ جس کی چاہے وہ روزی فراخ کرتا اور جس کی چاہے کم کر دیتا ہے اور واقعی وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۱۳) مسلمانو! اس نے تمہارے لئے بھی دین کا وہی طریق (توحید خالص) مقرر فرمایا ہے جس کا اس نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہی دین اسلام ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا اور جس کا ہم نے حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ علیہم السلام کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ ڈالنا اور آپ مشرکین کو جس توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہے اور اللہ ہی جسے چاہے اپنی رسالت کے لئے انتخاب کر لیتا ہے اور جو لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں انہیں کو اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

افعال: شَرَعَ: اس نے راہ ڈالی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَذْرَؤُ: وہ پیدا کرتا ہے، وہ بکھیرتا ہے، وہ پھیلاتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَتَفَرَّقُوْا: تم متفرق نہ ہونے لگو، تم جدا نہ ہو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَدْعُوْهُمْ: تو ان کو بلاتا ہے، تو ان کو پکارتا ہے، مضارع (واحد مذکر حاضر)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَزْوَاجًا: جوڑے، ہم مثل چیزیں، زَوْجٌ کی جمع۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

اور نہیں اختلاف ڈالا انہوں نے | مگر بعد | اس کے | کہ آ چکا ان کے پاس | علم | ضد کی وجہ سے

انہوں نے اس کے بعد کہ علم ان کے پاس پہنچ چکا تھا، محض سرکشی اور آپس کی ضد سے تفرقہ پیدا کیا۔

بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

آپس میں | اور اگر نہ ہوتا | حکم | پہلے سے | آپ کے رب کی طرف سے | ایک وقت | مقرر تک

اور اگر ایک وقتِ معینہ تک کے لئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

تو فیصلہ کردیا جاتا | ان کے درمیان | اور بیشک | جو لوگ | وارث کردیئے گئے | کتاب کے | ان کے بعد

تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ ہو گیا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث ٹھہرایا گیا وہ اس کی طرف سے

لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝14 فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ

وہ شک میں ہیں | اس کی نسبت | تردد میں | تو آپ اسی (دین) کی طرف بلائیے | اور قائم رہیے

شک اور تردد میں پڑے ہیں۔ پس آپ ان کو اسی (دینِ حق) کی طرف بلاتے رہیے اور آپ

كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ

جیسا کہ حکم دیا گیا ہے آپ کو | اور پیروی نہ کیجئے | ان کی خواہشوں کی | اور کہہ دیجئے | کہ میں ایمان لایا | اُس پر | جو نازل کی

اسی طرح قائم رہیے جیسا کہ آپ کو حکم ملا۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے۔ اور فرما دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہے

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا

اللہ نے | کتاب | اور مجھے حکم دیا گیا ہے | کہ میں انصاف کروں | تمہارے درمیان | اللہ ہمارا رب ہے

ایمان رکھتا ہوں۔ اور مجھے اس کا حکم ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا

وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا

اور تمہارا (بھی) رب ہے | ہمارے لئے | ہمارے اعمال | اور تمہارے لئے | تمہارے اعمال | کوئی جھگڑا نہیں | ہمارے درمیان

اور تمہارا رب ہے (اور آخرت میں) ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہوں گے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان

وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝15 وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ

اور تمہارے درمیان | اللہ | جمع کردے گا | ہم سب کو | اور اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | اور جو لوگ | جھگڑا کرتے ہیں

کوئی بحث نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ کے بارے میں | اس کے بعد | کہ قبول کرلیا گیا | اُس کو | ان کی دلیل | باطل ہے | ان کے رب کے ہاں

جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ان کی دلیل بازی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول (اور لغو) ہے

وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝16 اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

اور ان پر | غضب ہے | اور ان کے لئے | عذاب ہے | سخت | اللہ ہی ہے | جس نے | نازل کی

اور اُن پر (اللہ تعالیٰ کا) غضب ہے اور اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے حق (و صداقت)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) اوراہل کتاب نے دین کے ان اصولوں (توحید الٰہی اوراطاعت خداورسول) میں محض آپس کی سرکشی سے خدا کی طرف سے علم آچکنے کے بعد اختلاف ڈال دیا اوراگراللہ کی طرف سے ان کے فیصلہ کے لئے ایک دن (قیامت کا) مقرر نہ ہوچکا ہوتا توان میں کبھی کا فیصلہ کردیا جاتا اورواقعی جولوگ ان انبیاء کرام کے بعد کتاب تورات وانجیل وغیرہ کے وارث کردیئے گئے۔ وہ اس دین حق (اسلام اورقرآن) کے بارے میں حیرت انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۵) تو آپ سب لوگوں کواس دین حق کی دعوت دیتے رہئے۔ اورخود بھی اس پر مضبوطی سے قائم رہئے اوران کفارو مشرکین کی خواہشوں پر نہ چلئے اوراعلان کردیجئے کہ میں تو ایمان لایا اس کتاب (قرآن) پر جواللہ نے میری طرف نازل کی اورمجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف سے فیصلہ کروں اورہمارا تمہارا سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال کام آئیں گے اورتمہارے لئے تمہارے اعمال۔ ہمارے اورتمہارے درمیان کوئی جھگڑانہیں اوراللہ ہی ہم سب کو قیامت میں جمع کرکے ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا اوراسی کے حضور میں ہم سب کولوٹ کرجانا ہے۔

(۱۶) اورجبکہ مومنوں نے اللہ کوایک تسلیم کرلیا' پھربھی کچھ لوگ اللہ کے بارے میں بے جابحث کرتے رہتے ہیں اللہ کے ہاں ان کی حجت باطل ہے اوران پر اللہ کا غضب ہے اوران کے لئے آخرت میں سخت عذاب تیار ہے۔

انعال: اِسۡتَقِمۡ: توسیدھا چلا جا' تو قائم رہ' تو ثابت قدم رہ' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُوۡرِثُوۡا: وہ وارث بنائے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ اَعۡدِلَ: میں انصاف کروں' مضارع (واحد متکلم)۔ اٰمَنۡتُ: میں ایمان لایا' میں نے مانا' میں نے یقین کرلیا' ماضی (واحد متکلم)۔ تَتَّبِعۡ: تواتباع کرے' تو پیروی کرے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ یُحَآجُّوۡنَ: وہ جھگڑا کرتے ہیں' وہ حجت کرتے ہیں' مُحَاجَّةٌ (مفاعلہ) سے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اُسۡتُجِیۡبَ: وہ مان لیا گیا' وہ قبول کرلیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ حُجَّتُهُمۡ: ان کی دلیل' حُجَّةٌ مضاف' هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

اسماء: دَاحِضَةٌ: باطل' گرنے والی' ناپائیدار' اسم فاعل (واحد مونث)۔

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ⑰

کتاب | سچی | اور میزان (بھی) | اور تجھے کیا معلوم | شاید قیامت | قریب ہو

کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مُشْفِقُونَ

وہ جلدی چاہتے ہیں | اس کو | وہ لوگ | جو ایمان نہیں رکھتے | اس پر | اور جو لوگ | ایمان رکھتے ہیں | وہ ڈرتے ہیں

وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے' اس کے لئے جلدی مچاتے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے

مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ

اس سے | اور وہ جانتے ہیں | کہ وہ | حقیقت ہے | سنو! | بیشک | جو لوگ | جھگڑتے ہیں | قیامت کے بارے میں

رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ برحق ہے' یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں

لَفِي ضَلٰلٍ بَعِيدٍ ⑱ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ

وہ گمراہی میں ہیں | دور کی | اللہ | مہربان ہے | اپنے بندوں پر | وہ رزق دیتا ہے | جسے چاہے

وہ بڑی گمراہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کسی کو چاہتا ہے' روزی دیتا ہے'

وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ⑲ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ

اور وہ | بڑا طاقتور | زبردست ہے | جو شخص | چاہتا ہے | کھیتی | آخرت کی | ہم بڑھاتے ہیں

اور وہی بڑا صاحب قوت اور زبردست ہے۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی کھیتی (یعنی اجر کو

لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ

اس کے لئے | اس کی کھیتی | اور جو | چاہتا ہے | کھیتی | دنیا کی | ہم دیتے ہیں اس کو

اپنے فضل و کرم سے) اور بڑھا دیں گے اور جو کوئی (محض) دنیا کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو اس میں سے

مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ⑳ أَمْ لَهُمْ

اس میں سے | اور نہیں ہوتا | اس کے لئے | آخرت میں | کوئی حصہ | کیا | ان کے لئے

عطا کریں گے اور اس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ کیا (اللہ کی خدائی میں) ان (کافروں) کے لئے

شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ

(اور) شریک ہیں | جنہوں نے مقرر کیا | اُن کے لئے | دین میں سے | وہ | کہ حکم نہیں دیا | جس کا | اللہ نے

کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کی ایسی راہ مقرر کر دی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظّٰلِمِينَ لَهُمْ

اور اگر نہ ہوتی | بات | فیصلہ کی | تو فیصلہ کر دیا جاتا | ان کے درمیان | اور بیشک | جو ظالم ہیں | اُن کے لئے

اور اگر ایک فیصلہ کن بات (پہلے سے) طے نہ ہوتی تو ان میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک ظالموں کے لئے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ㉑ تَرَى الظّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا

عذاب ہے | دردناک | آپ دیکھیں گے | ظالموں کو | کہ ڈرتے ہوں گے | اس سے جو | انہوں نے کمایا

دردناک عذاب ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ (قیامت کے دن) ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۷) اللہ ہی نے سچی کتاب (قرآن) اور عدل وانصاف کی میزان نازل کی ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ قیامت کا وقت قریب ہی آ پہنچا ہو اور سب اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے۔

(۱۸) جو لوگ قیامت کے آنے پر یقین نہیں رکھتے وہ تو مذاق کے طور پر اس کے لئے جلدی مچاتے ہیں اور جو لوگ اس کے آنے پر یقین رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور یقین جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ خوب سن لو کہ جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑا اور اس کا انکار کرتے ہیں حقیقت میں وہ لوگ حد درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۹) اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربانی کرنے والا ہے کہ جسے چاہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑا طاقتور بڑا غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۲۰) جو شخص اپنے نیک عمل سے آخرت کا اجر چاہتا ہے، ہم اس کا اجر آخرت میں خوب زیادہ کر دیتے ہیں اور جو کوئی اپنے عمل سے دنیا کا اجر چاہتا ہے ہم اس کو دنیا ہی میں بدلہ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کو اجر سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

(۲۱) کیا ان مشرکین کے ہاں کوئی شریکان خدا ہیں جنہوں نے ان کے لئے کوئی نیا دین مقرر کیا ہے جس کی پیروی کرنے کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا؟ کوئی نہیں! جو خدا کے دین کے سوا کوئی اور دین تجویز کر سکے اور اگر اللہ پہلے ہی اس بات کا فیصلہ نہ کرتا کہ آخری فیصلہ قیامت کو کیا جائے گا تو ان کے فضول جھگڑوں کا کبھی کا فیصلہ کر دیا جاتا اور ظالم مشرکین کے لئے تو واقعی دردناک عذاب تیار ہے۔

افعال: نَزِدۡ: ہم بڑھائیں، زیادہ کریں، ہم بڑھا دیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ یُمَارُوۡنَ: وہ (شک والی باتوں میں) جھگڑا کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ شَرَعُوۡا: انہوں نے راہ ڈالی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَمۡ یَاۡذَنۡ: اس نے اجازت نہیں دی، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: حَرۡثِہٖ: اس کی کھیتی، حَرۡثِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ضَلٰلٍ: گمراہی، بھٹکنا، راہ سے دور جا پڑنا، کھو جانا، ضائع ہو جانا، گم ہو جانا، ہلاک ہو جانا، مصدر ہے۔

وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور وہ | پڑنے والا ہے | ان پر | اور جو لوگ | ایمان لے آئے | اور انہوں نے عمل کئے نیک
اور وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ
(وہ ہوں گے) باغات میں | جنتوں کے | ان کو ملے گا | جو | وہ چاہیں گے | اپنے رب کے ہاں | یہی ہے
وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ وہ جو چاہیں گے اپنے ربّ کے پاس انہیں ملے گا

الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ
فضل | بہت بڑا | یہی ہے | وہ (فضل) | جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ | اپنے بندوں کو | جو
یہی بڑا فضل ہے۔ یہی ہے (وہ بات) جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | کہہ دیجئے | میں نہیں مانگتا تم سے | اس پر | کوئی صلہ
ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے آپؐ کہہ دیں کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا
مگر | محبت | قرابت داری کی | اور جو | کرتا ہے | نیکی | ہم بڑھاتے ہیں اس کے لئے | اس میں
سوائے رشتہ داری کی محبت و تعلق کے۔ اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا تو ہم اس میں اس کے لئے اس کی خوبی اور

حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
بھلائی | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | قدردان ہے | کیا | وہ کہتے ہیں | کہ اس نے باندھا | اللہ پر
بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (نبیؐ) نے اللہ تعالیٰ پر

كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ
جھوٹ | پس اگر | چاہے اللہ | تو مہر کر دے | آپ کے دل پر | اور مٹا دیتا ہے | اللہ | باطل کو
بہتان باندھا ہے پس اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپؐ کے دل پر مہر لگا دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ تو باطل کو مٹاتا ہے

وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ
اور ثابت کر دیتا ہے | حق کو | اپنے کلام سے | بیشک وہ | خوب جانتا ہے | سینوں کے | اور
اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کرتا ہے بیشک وہ تو دلوں کے حال سے آگاہ ہے۔ اور

هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وہی ہے جو | قبول کرتا ہے | توبہ | اپنے بندوں کی | اور معاف کر دیتا ہے | برائیوں کو
وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور جانتا ہے | جو تم کرتے ہو | اور (دعا) قبول کرتا ہے | ان کی | جو ایمان لائے | اور | انہوں نے عمل کئے
اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو۔ اور ان لوگوں کی دُعا قبول کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) آپؐ قیامت کے دن ظالم مشرکین کو دیکھیں گے کہ وہ اپنے برے اعمال کے برے نتائج سے ڈرتے ہوں گے اور ان کا وبال ان پر ضرور پڑ کر رہے گا اور جو لوگ دنیا میں ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ قیامت کے روز جنت کے باغات میں ہوں گے انہیں اللہ کے یہاں جو کہ وہ چاہیں گے ملے گا۔ یہی اس کی سب سے بڑی مہربانی ہے۔

(۲۳) یہی اس کا وہ فضل ہے جس کی وہ اپنے ان بندوں کو نبی کی زبانی خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہتے ہیں آپؐ کہہ دیجئے کہ میں دین کی اس تبلیغ پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ لیکن پرانی رشتہ داری کی محبت تو نہ بھلاؤ اور جو کوئی نیکی کرتا ہے ہم اس کے لئے اس نیکی کا اجر زیادہ کر دیتے ہیں واقعی اللہ بڑا معاف کرنے والا اور نیکی کو قبول کرنے والا ہے۔

(۲۴) کیا وہ کفار مکہ یہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قرآن خود لکھ کر اللہ پر جھوٹا بہتان لگایا ہے کہ یہ اس کا نازل کیا ہوا ہے؟ پس اگر اللہ کو منظور ہو تو آپ کے دل سے قرآن کو نکال لے پھر آپ ایسا کلام کہیں سے نہ لا سکیں اور اس کو قدرت ہے کہ باطل کو ختم کرے اور حق کو اپنے کلام سے ثابت کر دے واقعی وہ دلوں کے رازوں کو اچھی طرح جانتا ہے پس معلوم ہوا کہ قرآن شریف سچ ہے ورنہ خدا تعالیٰ اسے ختم کر دیتا۔

(۲۵) اور اللہ وہ قادر مختار ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور ان کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اسے خوب جانتا ہے وہ اس کا انہیں بدلہ دے گا۔

افعال: يَخۡتِمۡ: وہ مہر بند کر دے گا' مہر لگا دیتا ہے' مہر بند کر دے' مہر لگا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَقۡتَرِفۡ: وہ کمائے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَمۡحُ: مٹاتا ہے' وہ نابود کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: رَوۡضَاتِ: باغات' سبزہ زار' رَوۡضَةٌ واحد۔ المَوَدَّةَ: دوستی' محبت' دوست رکھنا' محبت کرنا' مصدر ہے۔

الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
نیک | اور زیادہ دیتا ہے ان کو | اپنے فضل سے | اور (جو) کافر (ہیں) | ان کے لئے | عذاب ہے
کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (ثواب) دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت

شَدِيْدٌ ۞٢٦ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ
سخت | اور اگر | فراخ کردے | اللہ | روزی | اپنے بندوں کی | تو وہ ضرور سرکشی کریں | زمین میں
عذاب ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی کر دیتا تو وہ زمین پر بغاوت کرنے لگتے لیکن اللہ تعالیٰ

وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ
لیکن | وہ اتارتا ہے | ایک اندازے سے | جو چاہتا ہے | بیشک وہ | اپنے بندوں سے | خوب خبردار ہے
تو ایک اندازہ سے جس قدر وہ چاہتا ہے روزی اُتارتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيْرٌ ۞٢٧ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
سب کچھ دیکھتا ہے | اور وہی ہے جو | اُتارتا ہے | بارش | اس کے بعد | جب لوگ مایوس ہو جائیں | اور پھیلاتا ہے
اور ان کو دیکھنے والا ہے اور وہی ہے کہ لوگوں کے مایوس ہونے کے بعد آسمان سے پانی برساتا ہے اور اپنی رحمت کو

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۞٢٨ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ
اپنی رحمت | اور وہی ہے | کارساز | حمد کے لائق | اور | اس کی نشانیوں میں سے ہے | پیدا کرنا
پھیلا دیتا ہے اور وہ بڑا کارساز تعریف کے لائق ہے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ
آسمانوں | اور زمین کا | اور جو | اس نے پھیلا دیئے | اُن میں | جاندار | اور وہی
آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور جانداروں کا جو اس نے ان (زمین و آسمان) میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ

عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۞٢٩ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ
ان کے جمع کرنے پر | جب | وہ چاہے | قدرت رکھتا ہے | اور جو (بھی) | پہنچتی ہے تمہیں | کوئی مصیبت
جب بھی چاہے ان (سب) کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔ اور جو مصیبت (بھی) تم پر پڑتی ہے

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۞٣٠ وَمَآ
وہ اس وجہ سے ہے | جو کمائے | تمہارے ہاتھوں نے | اور وہ معاف کردیتا ہے | بہت سے (گناہ) | اور نہیں
وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کئے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور وہ بہت سے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔ اور تم

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تم | عاجز کرنے والے | زمین میں | اور نہیں | تمہارے لئے | سوائے | اللہ کے
(اللہ تعالیٰ) کو زمین میں (کہیں چھپ کر) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کے سوا

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۞٣١ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۞٣٢
کوئی کارساز | اور نہ کوئی مددگار | اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں | جہاز | سمندر میں | پہاڑوں جیسے
تمہارا کوئی دوست اور مددگار ہے ہی نہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے سمندروں میں پہاڑوں جیسے چلتے ہوئے جہاز ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) اور جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنی مہربانی سے انہیں زیادہ اجر دیتا ہے اور حق سے انکار کرنے والوں کے لئے تو بڑا سخت عذاب تیار ہے۔

(۲۷) اور اگر وہ اپنے بندوں کی عام طور پر روزی خوب فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ جتنی کسی کے لئے چاہتا ہے انداز ے سے روزی اتارتا ہے بلاشبہ وہ اپنے بندوں سے خوب واقف ہے کہ کون کتنی روزی دیئے جانے کے قابل ہے اس کو اسی انداز ے کے مطابق دیتا ہے اور ان کے تمام حالات دیکھتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق فیصلے فرماتا ہے۔

(۲۸) اور وہی قادر مطلق ہے کہ لوگوں کی مایوسی کے بعد آسمان سے بارش نازل کرتا ہے اور سب پر اپنی رحمت عام کر دیتا ہے اور وہی سب کا کارساز اور حمد وثنا کے قابل ہے۔

(۲۹) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور اس میں جانداروں کا پھیلانا ہے اور وہی جب چاہے ان سب کو جمع کرنے پر قادر ہے۔

(۳۰) اور لوگو! تمہیں جو بھی دنیا میں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ان برے اعمال کی سزا ہوتی ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کرتے ہو اور بہت سے گناہ تو وہ معاف ہی کر دیتا ہے۔

(۳۱) اور اگر وہ تمہارے جرموں پر تمہیں پکڑنا اور تم پر عذاب لانا چاہے تو تم زمین میں بھاگ کر اس کو ایسا کرنے سے عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔

(۳۲) اور پہاڑوں جیسے بحری جہازوں کا سمندروں میں چلنا بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے۔

افعال: بَسَطَ: اس نے کشادہ کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَغَوْا: انہوں نے فساد کیا' انہوں نے سرکشی کی' بغاوت کی' انہوں نے ظلم کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ قَنَطُوْا: وہ ناامید ہو گئے' وہ مایوس ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَنْشُرُ: وہ پھیلا دے گا' وسیع کر دے گا' وہ پھیلا دیتا ہے' کھول دیتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَعْلَامِ: پہاڑ' جھنڈے' عَلَمٌ واحد۔ جَوَارِ: کشتیاں' جہاز' جَارِیَۃٌ کی جمع۔

إِنْ يَّشَأْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اگر وہ چاہے | تو ٹھہرا دے | ہوا کو | تو وہ رہ جائیں | کھڑے | اس کی پیٹھ (سطح) پر | بیشک | اس میں

اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے۔ پھر جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں' بیشک ان (باتوں) میں ہر صبر

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا

نشانیاں ہیں | ہر | صبر کرنے والے | شکرگزار کے لئے | یا تباہ کر دے انہیں | ان کے اعمال کے سبب

اور شکر کرنے والے کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔ یا (اگر چاہے) تو ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دے

وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ

اور معاف بھی کر دیتا ہے | بہتوں کو | اور جان لیں | وہ لوگ جو | جھگڑتے ہیں | ہماری آیتوں کے بارے میں

اور بہت سے لوگوں سے درگزر فرمائے اور ان لوگوں کو جو ہمارے نشانات واحکام کے بارے میں جھگڑتے ہیں' معلوم ہو جائے'

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ

کہ نہیں ان کے لئے | کوئی چھٹکارا | پس جو (بھی) | دی گئی تمہیں | کوئی چیز | سو (وہ تو) سامان ہے

کہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی جگہ نہیں۔ پس جو کچھ تم کو دیا گیا ہے' وہ دنیا کی زندگی کا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ

دُنیا کی زندگی کا | اور جو (اجر) | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر | اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے | ان کے لئے جو

مال و اسباب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے' اُن لوگوں کے لئے

اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ

ایمان لائے | اور اپنے رب پر (ہی) | وہ بھروسہ کرتے ہیں | اور جو لوگ | بچتے ہیں | کبیرہ

جو ایمان لائے اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو بڑے گناہوں

الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

گناہوں سے | اور بے حیائی کے کاموں سے | اور جب | وہ غصہ میں ہوتے ہیں | تو وہ معاف کر دیتے ہیں

اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب انہیں غصہ آتا ہے' تو معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ

اور جو لوگ | حکم مانتے ہیں | اپنے رب کا | اور | قائم کرتے ہیں | نماز | اور ان کا کام ہے

اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے ربّ کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے

شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ

مشورہ کرنا | آپس میں | اور اس میں سے جو | ہم نے رزق دیا انہیں | وہ خرچ کرتے ہیں | اور وہ لوگ | کہ جب

مشورہ سے طے ہوتا ہے۔ اور جو ہم نے ان کو دیا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے کہ جب

اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ

ہوتا ہے ان پر | ظلم | (تو) وہ | بدلہ لیتے ہیں | اور بدلہ | بُرائی کا | بُرائی ہے | اُس جیسی

تو ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ (مناسب طور) پر بدلہ لیتے ہیں اور بُرائی کا بدلہ اسی قدر بُرائی ہے پھر

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۳۳) کیونکہ اگر وہ چاہے تو ہوا کو چلنے سے روک دے اور بادبانی جہاز سطح سمندر پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں بلاشبہ اس بات میں صبر اور شکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔ یعنی پانی اور ہوائیں' سب اس کے حکم کی پابند ہیں۔

(۳۴) اور اس کو یہ بھی قدرت حاصل ہے کہ ان کے برے اعمال کے بدلے میں ان جہازوں کو تباہ و برباد کر دے اور بہت سے لوگوں کو وہ معاف کر دیتا ہے اور تباہی سے بچا لیتا ہے۔

(۳۵) اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلانے اور انکار سے جھگڑا کرتے ہیں انہیں یقین جاننا چاہئے کہ انہیں خدا کے عذاب سے کوئی نجات نہیں ہو گی۔

(۳۶) پس دنیا میں جو کچھ تم کو مال و سامان دیا گیا ہے وہ چند روزہ زندگی کا سامان ہے اس پر غرور نہیں کرنا چاہئے اور نیک اعمال کا جو بدلہ اللہ کے ہاں ملنے والا ہے وہ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ایمانداروں کے لئے بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

(۳۷) اور یہ وہ لوگ ہیں جو کبیرہ گناہوں (شرک' قتل' چوری وغیرہ) اور بے حیائی کے کاموں (زنا وغیرہ) سے پرہیز کرتے ہیں اور کسی سے انہیں تکلیف پہنچے اور ناراض ہو جائیں تو فوراً معاف کر دیتے ہیں۔

(۳۸) اور ہمیشہ اللہ کا حکم مانتے' نماز قائم رکھتے' اہم معاملات میں باہم مشورہ کرتے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۳۹) اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو صرف بدلہ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں اور ظلم و زیادتی نہیں کرتے۔

افعال: یُسْكِنِ: وہ روک دے' ساکن کر دے' ٹھہرا دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یَظْلَلْنَ: وہ ہو جائیں' وہ ہو جائیں گی' وہ رہ جائیں' مضارع (جمع مونث غائب)۔ یَعْفُ: وہ درگزر کر دے' وہ معاف کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُوْبِقْهُنَّ: وہ ان کو ہلاک کر دے' مضارع (واحد مذکر غائب) 'هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ غَضِبُوْا: وہ ناراض ہوئے' وہ غضب ناک ہوئے' وہ غصہ ہوئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یَجْتَنِبُوْنَ: وہ بچتے ہیں' پرہیز رکھتے ہیں' وہ اجتناب کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَغْفِرُوْنَ: وہ درگزر کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: رَوَاكِدَ: ٹھہری ہوئیں' ایستادہ' تھمی ہوئیں' رَاكِدٌ واحد۔ شُوْرٰی: مشورہ کرنا' رائے زنی کرنا' صلاح' مشاورت۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

پس جس نے | معاف کردیا | اور اصلاح کرلی | تو اس کا اجر | اللہ کے ذمّے ہے | بیشک وہ | پسند نہیں کرتا

جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ

ظالموں کو | اور جو کوئی | بدلہ لے | اپنے اوپر ظلم کے بعد | سو یہی ہیں | نہیں | جن پر

پسند نہیں فرماتا۔ اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

کوئی الزام | بلاشبہ | الزام (تو) | اُن لوگوں پر ہے | جو ظلم کرتے ہیں | لوگوں پر

نہیں۔ بلاشبہ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

اور فساد کرتے ہیں | زمین میں | ناحق | یہی ہیں | جن کے لئے | عذاب ہے

اور زمین میں ناحق فساد پھیلاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

دردناک | اور البتہ جس نے | صبر کیا | اور معاف کردیا | تو بیشک | یہ | بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے

عذاب ہے۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بلاشبہ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى

اور جسے | گمراہ کردے | اللہ | تو نہیں | اس کا | کوئی کارساز | اس کے بعد | اور آپ دیکھیں گے

اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں اور آپ ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ

ظالموں کو | (کہ) جب | وہ دیکھیں گے | عذاب | (تو) کہیں گے | کیا | واپس جانے کا (بھی)

دیکھیں گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھ لیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) واپس جانے کی بھی

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ

کوئی راستہ ہے؟ | اور آپ دیکھیں گے ان کو | کہ وہ سامنے لائے جائیں گے | اس دوزخ کے | جھکے ہوئے

کوئی صورت ہے؟ اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ (دوزخ کے) سامنے لائے جائیں گے تو ذلت سے

مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

ذلت سے | وہ دیکھتے ہوں گے | چھپی نگاہ سے | اور کہیں گے | وہ لوگ جو | ایمان لائے تھے

ذرے سہمے ہوئے چھپ چھپ کر نیچی نظروں سے (دوزخ کو) دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے،

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

بیشک | نقصان اُٹھانے والے | وہی لوگ ہیں | جنہوں نے نقصان دیا | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو

کہ واقعی نقصان میں تو وہی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو قیامت کے دن

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) اور برائی کے بدلے ویسی ہی سختی جائز ہے زیادتی درست نہیں' پس جس نے برائی کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس سے صلح کر لی اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہے جو اللہ کے ذمہ ہے کیونکہ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(ف) برائی کا معقول' لازمی بدلہ دراصل برائی نہیں صرف مقابلہ کی وجہ سے اس کو برائی سے تعبیر کیا گیا ہے' ورنہ یہ تو برائی کے مرض کا علاج ہے۔

(۴۱) اور مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لینے میں کوئی گناہ نہیں۔

(۴۲) البتہ الزام انہیں لوگوں پر ہے جو ظلم کی ابتدا کرتے اور زمین پر ناحق غرور اور نافرمانی کرتے ہیں انہی کے لئے عذاب دردناک تیار ہے۔

(۴۳) اور البتہ جس نے ظلم اور تکلیف پر صبر کیا اور بدلہ نہ لیا۔ واقعی یہ بڑی ہمت اور بہادری کا کام ہے۔

(۴۴) اور جسے اللہ محض اس کی سرکشی کی وجہ سے گمراہی میں رہنے دے اس کا کوئی مددگار اور کارساز نہیں جو اس کو سیدھے راستے پر لے آئے اور قیامت میں ظالموں کا ایسا برا حال ہوگا کہ آپ دیکھیں گے کہ وہ خدا کا عذاب دیکھ کر دنیا میں واپس جانے کی خواہش کریں گے۔

افعال: عَفَا: اس نے معاف کیا' اس نے بخش دیا' اس نے گناہ مٹا دیئے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِنۡتَصَرَ: اس نے بدلہ لیا' اس نے مدد طلب کی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ صَبَرَ: اس نے سہا' اس نے تحمل کیا' برداشت کیا' وہ ٹھہرا رہا' ثابت قدم رہا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَجۡرُهٗ: اس کا ثواب' اس کا بدلہ' اَجۡرُ مضاف' هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مِثۡلُهَا: اس کی طرح' مِثۡلُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝۴۵ وَمَا كَانَ
قیامت کے دن | سنو! | بے شک | ظالم لوگ (ہی) | دائمی عذاب میں ہوں گے | اور نہیں ہوں گے
خسارے میں ڈالا۔ خوب سن لو! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔ اور ان کا

لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ
ان کے لئے | کوئی دوست | جو مدد کریں ان کی | سوائے | اللہ کے | اور جسے | گمراہ کر دے
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا جو ان کی مدد کرے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝۴۶ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اللہ | تو نہیں ہے | اس کے لئے | کوئی راستہ | قبول کرلو | اپنے ربّ کا (فرمان) | اس سے پہلے
گمراہ کر دے، اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ (لوگو!) اپنے ربّ کا حکم مانو اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
کہ | آ جائے | وہ دن | جو ٹلنے والا نہیں | اللہ کی طرف سے | نہیں ہوگی تمہارے لئے | کوئی جائے پناہ
کہ وہ دن آ جائے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں، اس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ

يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اُس دن | اور نہ ہوگا تمہارے لئے | کوئی انکار | پھر اگر | وہ منہ پھیر لیں | تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو
ہوگی اور نہ تم انکار کر سکو گے۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان کا نگران

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا
اُن پر | نگہبان | نہیں | آپ کے ذمے | مگر صرف | پہنچا دینا ہے | اور بیشک | جب | ہم چکھاتے ہیں
بنا کر نہیں بھیجا آپ کا کام تو بس (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ
انسان کو اپنی طرف سے | رحمت | تو خوش ہو جاتا ہے | اس پر | اور اگر پہنچتی ہے ان کو | کوئی برائی
اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝۴۸
اُن (اعمال) کے بدلے | جو آگے بھیجے | ان کے ہاتھوں نے | تو بیشک | انسان | بڑا (ہی) ناشکرا ہے
ان کی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر انسان ناشکرا ہو جاتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ
اللہ کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ پیدا کرتا ہے | جو | چاہے | وہ عطا کرتا ہے
آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝۴۹ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ
جسے | چاہے | لڑکیاں | اور عطا کرتا ہے | جسے | چاہے | لڑکے | یا | ملا کر دیتا ہے ان کو
بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ یا اُن کو بیٹے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) اور وہ دوزخ ان کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کی وجہ سے سر نیچے ڈالے ہوئے دوزخ کی طرف چھپ چھپ کر دیکھیں گے اور ایماندار لوگ کہیں گے کہ اصل نقصان اٹھانے والے وہی ہیں جنہوں نے دنیا میں کفر و شرک اور گناہوں کا جرم کر کے قیامت کے روز اپنے آپ کو نقصان میں رکھا اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ پس ایسے ہی ظالموں کو ہمیشہ کا عذاب ہوگا۔

(۴۶) اور ان کا وہاں پر اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا جو ان کو اس عذاب سے رہائی دلائے اور جسے اس کی سرکشی اور کفر کی وجہ سے اللہ گمراہی میں رکھے اس کی نجات کی کوئی صورت نہیں۔

(۴۷) قیامت کے آنے سے پہلے پہلے خدا کے فرمانبردار بن جاؤ کیونکہ قیامت کا آنا لازمی ہے اور قیامت کا دن ایسا ہولناک ہے کہ اس میں نہ کوئی پناہ کی جگہ ہوگی اور نہ کوئی انکار کی گنجائش ہوگی۔

(۴۸) پس اگر اہل مکہ نہ مانیں تو آپ کچھ بھی غم نہ کیجئے کیونکہ ہم نے آپ کو نگران بنا کر نہیں بھیجا کہ ان کے ایمان نہ لانے کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے گا آپ کے ذمہ تو خدا کا حکم پہنچا دینا ہی ہے اور بس اور واقعی انسان تو ایسا ناشکرا ہے کہ جب ہم اسے اپنی رحمت (مال و دولت وصحت) سے نوازتے ہیں تو اس پر فخر کرتا ہے اور اگر اسے اپنے برے عملوں کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے۔ (مرض اور محتاجی وغیرہ) تو اللہ کی سابقہ نعمتوں کا انکار کر دیتا ہے اور بلاشبہ انسان ہے ہی بڑا ناشکرا۔

(۴۹) آسمانوں اور زمینوں میں اللہ ہی کی حکومت ہے وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے لڑکیاں اور جسے چاہے لڑکے دیتا ہے۔

افعال: يُعْرَضُوْنَ: ان کو پیش کیا جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ خَسِرُوْا: انہوں نے ٹوٹا پایا' انہوں نے نقصان اٹھایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ فَرِحَ: وہ خوش ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَهَبُ: وہ بخشتا ہے' وہ عطا کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَفِيٍّ: پوشیدہ' چھپی ہوئی' صفت مشبہ۔ مَرَدِّ: لوٹانے کا وقت اور مقام (ظرف زمان و مکان)' لوٹایا جانا (اسم فعل)۔ حَفِيْظًا: نگہبان' حفاظت کرنے والا' یاد رکھنے والا' حِفْظٌ سے مشتق بمعنی فاعل۔ نَكِيْرٍ: انکار' الوپ ہو جانا' مددگار' رد کرنا (مزید تفصیل کے لئے لغت دیکھیں)۔ ذُكُوْرَ: مرد' ذَكَرٌ کی جمع۔

ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

لڑکے | اور لڑکیاں | اور کر دیتا ہے | جسے | چاہے | بانجھ | بیشک وہ | جاننے والا

بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بیشک وہ خبردار

قَدِيْرٌ ۝٥٠ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا

قدرت والا ہے | اور نہیں ہے ممکن | کسی انسان کے لئے | کہ | کلام کرے اس سے | اللہ | مگر | وحی سے

قدرت والا ہے۔ اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے (براہ راست) بات کرے مگر

اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

یا | پیچھے سے | پردے کے | یا بھیج دے | (کوئی) فرشتہ | پس وہ وحی کرے | اس کے حکم سے

مگر ہاں وحی (کے ذریعے) یا پردے کے پیچھے سے یا (اللہ) کسی فرشتے کو بھیج دے کہ اس کے حکم سے جو اللہ چاہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝٥١ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

جو وہ چاہے | بیشک وہ ہے بڑا عالیشان | حکمت والا | اور اسی طرح | ہم نے وحی کی | آپ کی طرف

وحی کرے۔ بیشک وہ بڑے مرتبہ والا حکمت والا ہے اور اسی طرح (اے نبیؐ) ہم نے آپ کی طرف

رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

ایک روح (قرآن) | اپنے حکم سے | آپ نہیں جانتے تھے | کہ کیا ہے | کتاب | اور نہ ایمان

ایک روح (یعنی قرآن) کو اپنے حکم سے بھیجا۔ آپ کو معلوم نہ تھا کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ

لیکن | ہم نے بنا دیا اس کو | نور | کہ ہم دیتے ہیں ہدایت | اس سے | جسے | چاہیں | اپنے بندوں میں سے

کیا شے ہے لیکن ہم نے اس (کتاب) کو نور بنا دیا ہے اور اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٢ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

اور بلاشبہ آپ | ہدایت کرتے ہیں | سیدھے راستے کی طرف | اللہ کے راستہ کی | جس کا ہے | جو کچھ

ہدایت دیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ سیدھی راہ کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ (یعنی) اس اللہ تعالیٰ کی راہ جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝٥٣

آسمانوں میں ہے | اور جو کچھ | زمین میں ہے | یاد رکھو | اللہ ہی کی طرف | لوٹتے ہیں | (سب) امور

آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے یاد رکھو کہ سب امور بالآخر اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰم | قسم ہے کتاب | واضح کی | بیشک | ہم نے بنایا اس کو | قرآن | عربی زبان میں | تاکہ تم

حا۔ میم۔ قسم ہے اس روشن کتاب کی۔ کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم

(۵۰) یا لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہے بے اولاد کر دیتا ہے واقعی وہی سب کچھ جانتا اور قدرت رکھتا ہے۔

(۵۱) کسی انسان سے اللہ کا باتیں کرنا صرف تین صورتوں میں ممکن ہے۔(۱) وحی کے ذریعہ سے کہ فرشتہ بغیر کسی جسم کے نبی کے دل میں بات ڈال دے اور فرشتہ و وحی کا ادراک صرف دل سے ہو۔(۲) اللہ بغیر کسی واسطہ کے پردے کے پیچھے سے نبی کے ساتھ کلام کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ طور پر (۳) فرشتہ جبرئیل اپنی اصلی صورت میں یا کسی انسان کی صورت میں نبی کے سامنے آئے اور اللہ کا پیغام پہنچائے جیسا کہ ایک دو مرتبہ جبرئیل نے اپنی اصلی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں اور اکثر حضرت دحیہ کلبیؓ (صحابی) کی صورت میں' بیشک اللہ بڑی اونچی شان والا حکمت والا ہے۔

(۵۲) اور جس طرح اللہ کا انبیاء سے باتیں کرنے کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف قرآن وحی کیا جو مردہ دلوں کو حیات ایمانی دینے میں روح کا حکم رکھتا ہے' نزول وحی سے پہلے نہ تو آپؐ قرآن کو جانتے تھے اور نہ ایمان کی تفاصیل سے آپؐ واقف تھے۔ لیکن ہم نے اس قرآن کو نور بنایا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم جس کو چاہیں اپنے بندوں میں سے راہ حق دکھاتے ہیں اور واقعی آپؐ تو لوگوں کو اللہ کے سیدھے راستہ اسلام کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔

(۵۳) اس اللہ کے راستہ کی طرف جو اس ساری مخلوقات کا حقیقی مالک و مختار ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے' خوب سن لو کہ تمام کاموں کا اختیار اللہ ہی کو ہے۔

سورۂ زخرف

زخرف عربی میں سونے کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں ایک جگہ کفار کے گھروں دروازوں کو سونے وغیرہ کا بنا دینے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حروف مقطعات ہیں۔

(۲) قرآن کی قسم ہے جو خدا کے احکام کے بیان کرنے میں بڑی واضح کتاب ہے۔

افعال: يُزَوِّجُهُمْ: ان کو جمع کر دیتا ہے' جوڑا جوڑا بنا تا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَدْرِيْ: تو جانتا ہے' تو جانے لگا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ يُكَلِّمَهُ: کہ اس سے کلام کرے' مضارع (واحد مذکر غائب) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تَصِيْرُ: وہ پھرتی ہے' وہ لوٹتی ہے' وہ (جمع مکسر) پھرتے ہیں' پہنچتے ہیں' واپس ہوتے ہیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔ نَهْدِيْ: ہم ہدایت کرتے ہیں' ہم راستہ دکھا دیتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: اِنَاثًا: عورتیں' اُنْثٰی واحد۔ ذُكْرَانًا: مرد' ذَكَرٌ واحد۔ عَقِيْمًا: بانجھ' بے خیر' منحوس (مرد یا عورت)' جمع مذکر عِقَامٌ' جمع مونث عُقُمٌ۔ وَحْيًا: القاء قلبی یا تعلیم جبریلی' مصدر منصوب نکرہ ہے۔

تَعْقِلُوْنَ ۝۳ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۴

سمجھ سکو | اور بلاشبہ وہ (تو) | اصل کتاب میں ہے | ہمارے پاس | بلند مرتبہ | حکمت والا

سمجھو۔ اور بے شک یہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں ہے یہ بلند مرتبہ اور حکمت سے بھرپور ہے۔

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵

تو کیا ہم ہٹالیں گے | تم سے | اس ذکر کو | درگزر کرکے | کیونکہ | تم لوگ ہو | حد سے بڑھنے والے

کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس لئے ہٹا لیں گے کہ تم (اپنی نادانی اور سرکشی میں) حد سے بڑھ گئے ہو۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا

اور کتنے | بھیجے ہم نے | نبی | پہلی اُمتوں میں | اور نہیں آتا تھا ان کے پاس | کوئی نبی | مگر

اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور جو پیغمبر بھی ان کے پاس آتا تھا۔

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى

وہ اس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے | پس ہم نے ہلاک کردیا | جوان سے بڑھ کر تھے | طاقت میں | اور گزر چکی

وہ اس کا مذاق اُڑاتے تھے۔ سو ہم نے ان میں سے ان کو جو بڑے زور آور تھے ہلاک کر دیا اور اگلوں کا

مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

مثال | پہلے لوگوں کی | اور اگر | آپ اُن سے پوچھیں | کس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو

یہ قصہ گزر چکا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

تو وہ ضرور کہیں گے | کہ پیدا کیا ان کو | اُس بڑے زبردست | جاننے والے نے | جس نے | بنایا | تمہارے لئے

تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کو زبردست علم والے نے پیدا کیا ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰

زمین کو | آرام گاہ | اور بنائے | تمہارے لئے | اس میں | راستے | تاکہ تم | راہ پاؤ

فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم راہ پا سکو

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً

اور جس نے | نازل کیا | آسمان کی طرف سے | پانی | ایک اندازے سے | پھر زندہ کیا ہم نے | اس سے | بستی

اور وہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمانوں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا۔ سو اس سے ہم نے خشک زمین کو

مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

مُردہ کو | اسی طرح | تم دوبارہ نکالے جاؤ گے | اور جس نے | پیدا کئے | جوڑے/قسمیں | سب

زندہ (یعنی سرسبز) کیا اسی طرح سے تم کو قبروں سے نکال کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ اللہ جس نے ہر قسم کی چیزیں

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲

اور بنائیں | تمہارے لئے | کشتیاں | اور چوپائے | جن پر | تم سوار ہوتے ہو

پیدا کیں اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے کہ جن پر تم سواری کرتے ہو۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳) یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ باقی سب لوگوں سے پہلے تم اہل عرب اہل زبان ہونے کی وجہ سے اس کو بآسانی سمجھ سکو۔

(۴) اور بلاشبہ وہ قرآن ہمارے یہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور یہ کتاب اعلیٰ درجے کی اور حکمت سے بھری ہوئی ہے۔

(۵) پس چونکہ تم جہالت اور گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے ہو اس لئے تمہاری جہالت وعدم توجہ کی وجہ سے کیا ہم اس نصیحت آموز قرآن کا نازل کرنا بند کر دیں گے؟ ہرگز نہیں!۔

(۶) حالانکہ پہلی امتوں میں کتنے ہی نبی ہم نے بھیجے۔

(۷) اور جو نبی بھی ان کے پاس دین حق لے کر آتا تھا وہ اس سے مذاق ہی کیا کرتے تھے۔

(۸) پس ان کفار مکہ سے کہیں بڑھ کر' طاقتور قوموں کو ان کی سرکشی اور حق کو جھٹلانے کے بدلے میں ہم نے تباہ و برباد کر دیا اور تاریخ انسانی ان سرکش لوگوں کی مثال گزر چکی۔

(۹) اور اگر آپؐ ان کفار مکہ سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے جو بڑا زبردست ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱۰) جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنا کر اس میں تمہارے لئے اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے راستے بنا دیئے۔

(۱۱) اور جس نے بادلوں میں سے ایک اندازے کے ساتھ پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے خشک ناکارہ زمین کو نئے سرے سے ہرا بھرا کر دیا۔ پس قیامت کے دن تمہارا دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے اٹھانا بھی اسی طرح ہوگا۔

(۱۲) اور وہ قادر مطلق جس نے ہر قسم کی مخلوقات کو پیدا کر کے تمہاری سواری کے لئے کشتیوں کا مواد (لکڑی وغیرہ) پیدا کرنے کے بعد تم کو ان کا بنانا سکھا دیا اور سواری کے جانور گدھے گھوڑے اونٹ وغیرہ بنا دیئے۔

افعال: نَضۡرِبُ: ہم نظر انداز کر دیں گے' روک لیں گے' (کیا) ہم پھیر لیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ خَلَقَهُنَّ: اس نے ان کو بنایا' پیدا کیا' ماضی (واحد مذکر غائب) 'هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ مَضٰی: وہ گزرا' گزر گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَقُوۡلُنَّ: وہ ضرور کہیں گے' مضارع بانون تاکید (جمع مذکر غائب)۔ اَنۡشَرۡنَا: ہم نے اٹھا کھڑا کیا' ہم نے زندہ کر دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ تُخۡرَجُوۡنَ: تم نکالے جاؤ گے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ تَرۡکَبُوۡنَ: تم سوار ہوتے ہو' تم سواری کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَوَّلِیۡنَ: پہلے' اگلے' اَوَّلُ واحد۔ صَفۡحًا: کنارہ پکڑنا' کنارہ کش ہونا' الزام سے درگزر کرنا' مصدر ہے۔ لَدَیۡنَا: ہمارے پاس' لَدٰی مضاف نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ بَطۡشًا: گرفت' پکڑ' پکڑنا' سختی اور قوت کے ساتھ پکڑنے کو بطش کہتے ہیں' مصدر ہے۔ مَهۡدًا: فرش' بچھونا' مُهُوۡدٌ جمع۔ مَیۡتًا: مردہ' خشک زمین' اسم صفت۔

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
تاکہ تم بیٹھ جاؤ | اُن کی پیٹھوں پر | پھر تم یاد کرو | احسان | اپنے رب کا | جب
تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب ان پر اچھی طرح بیٹھ جاؤ تو

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
تم ٹھیک بیٹھ جاؤ | اُس پر | اور کہو | پاک ہے | وہ ذات جس نے | تابع کر دیا | ہمارے لئے | اس کو
اپنے رب کی مہربانی کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ اللہ جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع فرمان کر دیا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝۱۳ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴
اور ہم نہ تھے | اس کو | قابو میں لانے والے | اور بیشک ہم | تو اپنے رب کی طرف | لوٹنے والے ہیں
اور ہم تو اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔ اور (بالآخر) ہم کو اپنے رب کی طرف واپس جانا ہے۔

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ ع
اور انہوں نے بنالیا ہے | اللہ کے لئے | اس کے بندوں میں سے | ایک جزو | بیشک | انسان | ناشکرا ہے | کھلم کھلا
اور لوگوں نے اللہ کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکر گزار (واقع ہوا) ہے

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝۱۶
کیا اس نے اختیار کر لیں | ان میں سے جو | وہ پیدا کرتا ہے | بیٹیاں | اور چن لیا تمہیں | بیٹے دے کر
کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا اس میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کر لیں اور تم کو بیٹوں کے لئے مخصوص کر دیا؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
اور جب خوشخبری دی جاتی ہے | ان میں سے کسی ایک کو | اس (لڑکی) کی | جس کو اس نے بنایا | (اللہ) رحمان کا | ہم جنس
اور جب ان میں کسی (کافر) کو اس کی خوشخبری ملتی ہے جس کو اللہ رحمٰن کی طرف منسوب کرتا ہے (یعنی بیٹی کی)

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝۱۷ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ
تو ہو جاتا ہے اس کا چہرہ | سیاہ | اور وہ | غم سے بھر جاتا ہے | کیا وہ (صنف) | پرورش پائے | زیور میں
تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ انتہائی مغموم ہو جاتا ہے۔ کیا وہ (صنفِ نازک) جو زیورات میں پلتی ہے

وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝۱۸ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ
اور وہ | جھگڑے (بحث و مباحثہ) میں | غیر واضح ہو | اور ٹھہرایا انہوں نے | فرشتوں کو | جو ہیں
اور مباحثہ میں صاف طور پر بات بھی نہیں کر سکتی (اللہ کے لئے ہے)۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
بندے | رحمٰن کے | عورتیں | کیا وہ حاضر تھے | ان کی پیدائش کے وقت | ضرور لکھی جائے گی | اُن کی گواہی
عورتیں قرار دے دیا ہے کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ اُن کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور پھر ان

وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ
اور ان سے پوچھا جائے گا | اور وہ کہتے ہیں | کہ اگر چاہتا | رحمان | تو ہم ان (بتوں) کی عبادت نہ کرتے
سے (اس بارے میں) پوچھا جائے گا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر رحمان چاہتا تو ہم ان (معبودوں) کی عبادت نہ کرتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) تاکہ تم آسانی ان پر سوار ہو سکو۔ پس جب تم ان پر اچھی طرح سے جم کر بیٹھ جاؤ تو اللہ کے احسانات کو یاد کرو اور زبان سے اس کی اس طرح پاکی بیان کرو کہ وہ ذات پاک ہے جس نے اس سواری کو ہمارے تابع فرمان کر دیا اور اگر وہ ہمیں طاقت نہ دیتا تو ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے۔

(۱۴) اور واقعی ہم سب (ان دنیاوی سفروں کے بعد بالآخر ایک حقیقی سفر پر، موت کی صورت میں) اللہ کے حضور میں قیامت کے روز لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(۱۵) اور ان کفار نے، اللہ کی مخلوقات میں بعض کو اس کا جز (اولاد) ٹھہرا رکھا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، واقعی انسان بڑا ناشکرا ہے۔

(۱۶) کیا اللہ نے اپنے لئے تو لڑکیاں ہی پسند کی ہیں اور تمہارے لئے لڑکے۔

(۱۷) یہ مشرک لڑکیوں کو خدا کے لئے مخصوص کرتے ہیں حالانکہ خود ان کا یہ حال ہے کہ جب ان کو بتلایا جائے کہ تمہارے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو غصے کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں اور دل ہی دل میں غم کھاتے ہیں۔

(۱۸) اور کیا وہ لڑکی جو عادۃً زیورات (ناز و نعمت) میں پرورش پاتی ہے اور عقل میں ایسی کمزور ہوتی ہے کہ جھگڑے میں صاف طور پر مقصد کو بیان نہیں کر سکتی، وہ خدا کی شان کے لائق ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ انہوں نے اللہ کے لئے اپنے زعم میں اولاد گھڑ لی، اور وہ بھی ایسی کمزور، جسے خود بھی نہ چاہیں۔

(۱۹) اور ان کفار مکہ نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں اس کی لڑکیاں مقرر کی ہیں کیا انہوں نے فرشتوں کی پیدائش کے وقت ان کا عورت ہونا مشاہدہ کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ ان کا یہ جھوٹا دعویٰ اعمال نامہ میں لکھ لیا جائے گا اور قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

افعال: اِسۡتَوَیۡتُمۡ: تم بیٹھ چکے، تم سوار ہوئے، تم سیدھے ہوئے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَذۡكُرُوۡا: تم یاد کرو، تم یاد کرنے لگو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَسۡتَوٗا: تم چڑھ بیٹھو، تم اچھی طرح سے سوار ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ اَصۡفٰكُمۡ: تم کو چن لیا، تم کو منتخب کر لیا، اس نے تمہیں پسند کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمۡ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ سَخَّرَ: اس نے کام میں لگا دیا، اس نے بس میں کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُكۡتَبُ: لکھی جائے گی، مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔ یُنَشَّؤُا: اس کی پرورش کی جاتی ہے، وہ پرورش پاتا ہے، وہ پیدا کیا جاتا ہے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: ظُهُوۡرِهٖ: اس کی پیٹھیں، پشتیں، ظُهُوۡرِ مضاف، هٖ ضمیر مضاف الیہ۔ مُقۡرِنِیۡنَ: قابو میں لانے والے، بس میں کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُنۡقَلِبُوۡنَ: پھر جانے والے، لوٹ جانے والے، لوٹنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ حِلۡیَةِ: زیور، شکل، آرائش، حُلًی جمع۔ كَظِیۡمٌ: سخت غمگین جو اپنے غم کو گھونٹ کر رکھے ظاہر نہ کرے، صفت مشبہ مفرد۔

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ
نہیں انہیں | اس بات کا | کچھ (بھی) علم | نہیں وہ | مگر صرف | فرضی باتیں بناتے ہیں | یا
ان کو اس کا کچھ علم نہیں' یہ تو محض اندازے لگاتے ہیں۔ یا ہم نے

آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا
ہم نے دی اُن کو | کوئی کتاب | اس سے پہلے | کہ وہ | اس کو | مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں | (نہیں) بلکہ | وہ کہتے ہیں
ان کو اس سے پہلے کوئی ایسی کتاب دے رکھی ہے جس پر وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں

إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾
بیشک ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ایک دین پر | اور بیشک ہم | ان کے قدموں کے نشانوں پر | راہ پاتے ہیں
کہ ہم نے اپنے دادا کو (اسی) ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ
اور اسی طرح | نہیں بھیجا ہم نے | آپ سے پہلے | کسی بستی میں | کوئی ڈرانے والا | مگر | کہا
اور اسی طرح ہم نے آپؐ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا' کہ جسے وہاں کے

مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ
اس کے خوشحال لوگوں نے | کہ بیشک ہم نے پایا | اپنے باپ دادا کو | ایک دین پر | اور بیشک ہم | ان کے قدموں کے نشانوں پر
خوشحال لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ہی اسی ایک طریقہ پر پایا تھا اور ہم تو انہی کے نقش قدم

مُقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ
چل رہے ہیں | اُس نے کہا | کیا اگرچہ | میں لایا ہوں تمہارے پاس | اس سے بہتر راستہ | جس پر تم نے پایا
پر چل رہے ہیں۔ ان کے پیغمبر نے کہا کہ اگر چہ میں تمہارے پاس اس سے بہتر راہِ ہدایت لے آؤں' جس پر تم نے اپنے باپ دادوں

آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا
اپنے باپ دادا کو | وہ کہنے لگے | بیشک ہم | (اس دین) پر | جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو | انکار کرتے ہیں | تو ہم نے انتقام لیا
کو پایا تو وہ بولے ہم تو تمہارا لایا ہُوا (دین) نہ مانیں گے۔ پھر ہم نے ان سے

مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ ع ۲ / ۸
اُن سے | پس دیکھو | کیسا | ہوا | انجام | جھٹلانے والوں کا | اور جب | کہا
انتقام لیا' پس دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا۔ اور جب ابراہیمؑ

إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا
ابراہیمؑ نے | اپنے باپ | اور اپنی قوم سے | بیشک میں | بیزار ہوں | اُن سے | جن کی تم عبادت کرتے ہو | سوائے
نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کو تم پوجتے ہو۔ سوائے

الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً
اس ذات کے | جس نے پیدا کیا مجھے | تو بیشک وہی | عنقریب مجھے راہ دکھائے گا | اور کر دیا اس کو | ایک کلمہ | باقی رہنے والا
اس ذات کے' جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ اور اسی کلمہ (توحید) کو وہ اپنی اولاد میں باقی (اور قائم)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں بتوں اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت سے روکنا چاہتا تو ہم کبھی ان کی عبادت نہ کر سکتے۔ مگر انہیں اس بات کا کچھ علم نہیں کہ اللہ کی مرضی یوں واقع ہوئی ہے کہ انسان عمل اور کسب کی رو سے بااختیار ہے، جو چاہے کرے، اور اس کے مطابق جزا و سزا پائے۔ اس پر عمل میں کوئی زبردستی اور جبر نہیں، ان کی یہ باتیں خیالی ہیں۔ کوئی عقلی و نقلی دلیل ان کے پاس نہیں۔

(۲۱) یا ان کے پاس کوئی سابقہ الہامی کتاب ہے۔ جس کی بنیاد پر وہ ایسا کہہ رہے ہیں؟

(۲۲) کوئی کتابی سند ان کے پاس نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر پایا اور ہم بھی انہی کے قدموں کے نشانوں پر چلے جا رہے ہیں۔

(۲۳) اور جس طرح یہ کفار مکہ کہہ رہے ہیں بالکل اسی طرح جو نبی بھی ہم نے کسی بستی میں بھیجا اس بستی کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو ایک مذہب پر پایا اور ہم بھی انہی کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۲۴) اس نبی نے ان سے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہارے باپ دادوں کے مذہب سے بہتر مذہب تمہارے پاس لایا ہوں تب بھی تم اُن ہی کے مذہب پر چلتے رہو گے؟ یہ تو کوئی عقلمندی نہیں وہ بولے کہ جو دین دے کر تم کو بھیجا گیا ہے ہم تو اس کو ماننے والے نہیں۔

(۲۵) پھر ان کی نافرمانی کے نتیجے میں ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پس غور کیجئے کہ حق کو جھٹلانے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

(۲۶) اور یاد کرو جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تو تمہارے ان بتوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

(۲۷) سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا سو بیشک وہی عنقریب میری حق کی طرف رہنمائی کرے گا۔

افعال: عَبَدۡنٰهُمۡ: ہم نے ان کی بندگی کی، ہم نے ان کو پوجا، ماضی (جمع متکلم)، هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُسۡتَمۡسِكُوۡنَ: چنگل سے پکڑنے والے، مضبوط پکڑنے والے، مراد دلیل اور سند رکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

مُقۡتَدُوۡنَ: پیروی کرنے والے، پیچھے پیچھے چلنے والے، نقل کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ بَرَآءٌ: بیزار، الگ، بیزار ہونا۔

فِىْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ

اس کی اولاد میں | تاکہ وہ | رجوع کرتے رہیں | بلکہ | میں نے فائدہ پہنچایا | اُن کو | اور ان کے باپ دادا کو

رہنے کے لئے چھوڑ گئے تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرتے رہیں بلکہ (اللہ) نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب دنیاوی فوائد دیئے

حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ

یہاں تک کہ | آیا ان کے پاس | (دین) حق | اور رسول | کھول کر بیان کرنے والا | اور جب | آ پہنچا ان کے پاس

یہاں تک کہ ان کے پاس حق (یعنی قرآن) اور واضح طور سے بیان کرنے والا رسول آ پہنچا۔ اور جب ان کے پاس دینِ حق

الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا

حق | تو وہ کہنے لگے | کہ یہ تو جادو ہے | اور بیشک ہم اس سے | انکار کرنے والے ہیں | اور وہ کہتے ہیں | کیوں نہیں

آ گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور بیشک ہم اسے نہیں مانتے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن

نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

نازل کیا گیا | یہ | قرآن | کسی آدمی پر | ان دونوں بستیوں میں سے | جو عظمت والا ہو

ان دو بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) کے کسی رئیس آدمی پر کیوں نازل نہ ہوا۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ

کیا وہ تقسیم کرتے ہیں | رحمت | آپ کے رب کی | ہم نے (ہی) تقسیم کی | اُن کے درمیان | ان کی روزی

کیا وہ آپؐ کے ربّ کی رحمت کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ہی نے ان کی روزی دنیا میں ان کے درمیان

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ

دنیا کی زندگی میں | اور بلند کئے ہم نے | ان میں سے بعض کے | بعض پر | درجے | تاکہ بنائے

تقسیم کر رکھی ہے اور بعض لوگوں کے درجے بعض پر بلند کرتے ہیں تاکہ ایک شخص

بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

بعض ان میں سے | بعض کو | خدمت گار | اور رحمت | آپ کے رب کی | بہتر ہے | اس سے | جو وہ جمع کرتے ہیں

دوسرے سے کام لیتا رہے۔ اور آپ کے ربّ کی رحمت (یعنی نبوت) اس مال و دولت سے کہیں بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ ہو جائیں گے لوگ | ایک ہی دین (کفر) پر | تو ہم بنا دیتے | ان کے لئے

اور اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے، تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کا

يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا

جو انکار کرتے ہیں | رحمٰن کا | ان کے گھروں کی | چھتیں | چاندی کی | اور سیڑھیاں (بھی) | جن پر

انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ

يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا

وہ اوپر چڑھتے ہیں | اور ان کے گھروں کے | دروازے | اور تخت (بھی) | جن پر | وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں | اور سونے کے بھی

چڑھا کرتے ہیں۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۔ اور یہ سب سونے کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) اور حضرت ابراہیمؑ نے اس عقیدہ توحید کو وصیت اور اپنے عظیم کردار سے ایسا مضبوط کر دیا کہ وہی بات آپ کی نسل میں ہمیشہ باقی رہی کہ کوئی نہ کوئی ان میں توحید الٰہی کی دعوت دیتا رہا تا کہ وہ اس کی دعوت سے توحید الٰہی کی طرف رجوع کریں۔

(۲۹) مگر اہل مکہ جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے ہیں وہ حق کی طرف رجوع نہ ہوئے بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کا سامان دے کر موقع دیا یہاں تک کہ ان کے پاس احکام دین کھول کر بیان کرنے والے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی کتاب قرآن لے کر آئے۔

(۳۰) اور وہ اللہ کا سچا کلام (قرآن) آ پہنچا تو یہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں۔

(۳۱) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت کی تردید میں جب انہیں کوئی دلیل نہیں ملتی تو یوں کہتے ہیں کہ اگر اللہ کو کوئی رسول ہی بنانا تھا تو ان دونوں مرکزی شہروں مکہ و **طائف** میں سے کسی بڑے عظمت والے مشہور و مالدار انسان پر کیوں نہ قرآن نازل کیا؟

(۳۲) کیا ان اہل مکہ کو خدا کی رحمت (نبوت) تقسیم کرنے کا اختیار ملا ہوا ہے' کہ جسے ہم چاہیں اسے نبی بنا دیں حالانکہ دنیا میں ہم ہی ان کے درمیان جس طرح چاہیں روزی تقسیم کرتے ہیں اور جس کا چاہیں دنیاوی رتبہ بلند کر دیتے ہیں تا کہ دنیا کے معاملات میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنا سکیں اور اللہ کی رحمت (نبوت) تو اس دنیاوی مال و دولت کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم ہے۔ جسے وہ جمع کرتے رہتے ہیں جب روزی جیسی عام چیز کی تقسیم کا اختیار بندوں کے پاس نہیں تو نبوت عطا کرنے کے معاملے میں ان کے مشوروں کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔

(۳۳) اور دنیاوی ساز و سامان اللہ کے نزدیک ایسا معمولی اور بے اعتبار ہے کہ اگر یہ مصلحت مانع نہ ہوتی کہ کفار کی مالداری و خوشحالی کو خدا کی رضامندی سمجھ کر سب لوگ ایک ہی طریق کفر کی پیروی کرنے لگیں گے تو اللہ کفار کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں' جن پر سے وہ اوپر چڑھتے ہیں سب چاندی کی بنا دیتا۔

(۳۴) اور ان کے گھروں کے دروازے بھی' اور تخت بھی' جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں چاندی کے بنا دیتا۔

افعال: **مَتَّعْتُ**: میں نے بہرہ مند کیا' فائدہ پہنچا دیا' ماضی (واحد متکلم)۔ **قَسَمْنَا**: ہم نے بانٹا' تقسیم کیا' ہم نے حصہ دیا' ماضی (جمع متکلم)۔ **یَقْسِمُوْنَ**: وہ حصہ کرتے ہیں' تقسیم کرتے ہیں' (کیا) وہ بانٹتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **یَتَّکِئُوْنَ**: وہ تکیہ لگائیں گے' وہ ٹیک لگائیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **یَظْهَرُوْنَ**: وہ چڑھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **بَاقِیَةً**: باقی رہنے والی' پیچھے رہنے والی' بچ رہنے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ **عَقِبِهٖ**: اس کی اولاد' عَقِب مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **قَرْیَتَیْنِ**: دو بستیاں' دو شہر' یعنی مکہ اور طائف' تثنیہ ہے۔ **مَعِیْشَتَهُمْ**: ان کا سامان زندگی' مَعِیْشَةَ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **سُخْرِیًّا**: خدمت گار' تابع فرمان' خادم' مطیع۔ **سُقُفًا**: چھتیں' سَقْفٌ واحد۔ **فِضَّةٍ**: چاندی' اسم جنس نکرہ۔ **مَعَارِجَ**: سیڑھیاں' مِعْرَاجٌ واحد۔ **اَبْوَابًا**: دروازے' بَابٌ کی جمع۔ **سُرُرًا**: تخت' سَرِیْرٌ واحد۔

وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

اور نہیں یہ سب کچھ | مگر | سامان | دُنیا کی زندگی کا | اور آخرت (تو) | آپ کے ربّ کے نزدیک

(بھی کر دیتے) اور یہ سب کچھ جو ہے یہ تو دُنیا کی زندگی کا سامان ہے اور آخرت آپ کے ربّ کے نزدیک

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ

پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے | اور جو کوئی | آنکھ بند کر لیتا ہے | رحمان کے ذکر سے | ہم مقرر کر دیتے ہیں

پرہیزگاروں ہی کے لئے ہے۔ اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے غفلت اختیار کرے تو ہم اس کے لئے

لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ

اس کے لئے | ایک شیطان | تو وہ | اس کا | ساتھی (ہو جاتا ہے) | اور بیشک وہ | روکتے رہتے ہیں ان کو

ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں پس وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ ان کو (اللہ تعالیٰ کی) راہ سے

عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا

راستہ سے | اور وہ گمان کرتے ہیں | کہ وہ | سیدھے راستہ پر ہیں | یہاں تک کہ | جب وہ آئے گا ہمارے پاس

روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ وہ جب ہمارے پاس آئے گا تو

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

تو کہے گا | اے کاش! | (ہوتی) میرے درمیان | اور تیرے درمیان | دوری دو مشرقوں کی | (کیسا) بُرا ہے وہ

(اس شیطان سے) کہے گا کہ کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تُو کتنا بُرا

الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

ساتھی | اور ہرگز نفع نہ دے گی تمہیں | آج | (یہ بات) چونکہ تم نے ظلم کیا تھا | کہ تم | عذاب میں

ساتھی ہے۔ اور جب تم دُنیا میں ظلم کرتے رہے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

سب شریک ہو | تو کیا آپ | سنا سکتے ہیں | بہروں کو | یا راہ دکھا سکتے ہیں | اندھوں کو | اور ان کو جو | ہیں

میں شریک ہو۔ بھلا کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو اور ان کو جو صریح گمراہی میں ہیں

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

کھلی گمراہی میں | پھر اگر ہم لے جائیں | آپ کو (دنیا سے) | تو بیشک ہم | اُن سے | انتقام لینے والے ہیں

راہِ (ہدایت) دکھائیں گے۔ پھر اگر ہم کبھی آپ کو (اس جہانِ فانی سے) لے گئے تو ہم ان سے بدلہ ضرور لیں گے۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

یا ہم آپ کو دکھا دیں | وہ (عذاب) | جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے ان سے | تو بیشک ہم اُن پر | قدرت رکھتے ہیں

یا ہم آپ کو وہ (عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے دکھا دیں تو بیشک ہم اُن پر ہر طرح سے قادر ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

پس مضبوطی سے پکڑے رہئے | اُسی کو جو | وحی کیا جاتا ہے | آپ کی طرف | بیشک آپ | سیدھے راستہ پر ہیں۔

پس آپ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ بیشک آپ صراطِ مستقیم پر ہیں۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) اور سونے کے بھی بنا دیتا اور یہ تو دنیا کی زندگی کا سامان ہے جس میں کافر و مومن سب کو شریک کیا اور آخرت کی نعمت تو اللہ کے یہاں صرف شرک و کفر سے بچنے والوں ہی کے لئے ہے۔

(۳۶) اور جو شخص خدا کے ذکر سے غافل رہتا ہے اللہ ایک شیطان کو اس کا ساتھی بنا دیتا ہے۔

(۳۷) اور شیطان تو ان کفار اور مشرکین کو راہ حق سے روکتے رہتے ہیں لیکن وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر چل رہے ہیں۔

(۳۸) یہاں تک کہ جب کافر قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے خدا کے دربار میں حاضر ہوگا تو حسرت سے کہے گا کہ اے کاش! میرے اور تیرے درمیان اتنی دوری ہوتی جتنی مشرق اور مغرب میں ہے پس غور کرو کہ شیطان کیسا برا ساتھی ہے جس کی وجہ سے کفار کو یہ برا دن دیکھنا پڑے گا۔

(۳۹) اور مشرکو! چونکہ دنیا میں تم نے کفر و شرک سے اپنے اوپر ظلم کیا۔ آج قیامت کے دن تمہارا عذاب میں شریک ہونا بھی تم کو نفع نہ دے گا حالانکہ دنیا میں ''مرگ انبوہ جشنے دارد'' کے مطابق دوسروں کا شریک عذاب ہونا تسلی کا باعث ہوا کرتا ہے۔

(۴۰) تو ان کفار کو جو دل کے بہرے اور اندھے اور کھلم کھلا گمراہ ہیں آپ کلمۂ توحید سنا سکتے ہیں یا دین الٰہی کی راہ دکھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

(۴۱) پس اگر ہم ان مشرکین کو آپ کی زندگی میں عذاب نہ بھی دیں تو آپ تسلی رکھیں آپ کی وفات کے بعد ہم ان سے ضرور بدلہ لے کر چھوڑیں گے۔

(۴۲) یا ہم ان کو آپ کی زندگی ہی میں عذاب دیں، تو ہمیں یہ قدرت بھی حاصل ہے۔

(۴۳) اس لئے جو دین اسلام آپ کی طرف وحی کیا جا رہا ہے۔ آپ اسے مضبوطی سے پکڑے رہئے بلاشبہ آپ سیدھی راہ پر ہیں۔

افعال: نُقَيِّضْ: ہم چسپاں کر دیتے ہیں، ہم مقرر کر دیتے ہیں، ہم سبب بنا دیتے ہیں، ہم مسلط کر دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ يَعْشُ: جو اعراض کرے گا، اعراض کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِسْتَمْسِكْ: تو پکڑے رہ، مضبوطی سے تھامے رکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ نَذْهَبَنَّ: (اگر) ہم تم کو لے جائیں یعنی تم کو وفات دے دیں (متعدی بالباء)، مضارع با نون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔

اسماء: زُخْرُفًا: ملمع، سنہری، سونا، آراستہ، زینت، کسی شے کے کمال حسن کو زخرف کہتے ہیں۔ بُعْدًا: دوری، ہلاکت، لعنت، پھٹکار، قُرْبٌ کی ضد۔ مَشْرِقَيْنِ: سورج نکلنے کی دو جگہیں، دو پورب، مشرق و مغرب یعنی جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب میں ہے یا جاڑے اور گرمی کے دونوں مشرقوں کی دوری۔ يَالَيْتَ: کاش کہ، اے کاش کیا اچھا ہوتا کہ، حرف مشبہ بفعل۔ مُقْتَدِرُوْنَ: قدرت والے، ہر طرح قابو رکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ

اور بیشک وہ | ایک نصیحت ہے آپؐ کے لئے | اور آپؐ کی قوم کے لئے | اورعنقریب | تم سے پوچھا جائے گا | اور پوچھ لیں

اور بیشک یہ (قرآن) آپؐ کے لئے اور آپ کی اُمت کے لئے باعثِ نصیحت (وعزّت) ہے اورعنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔

مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

ان سے جو | بھیجے ہم نے | آپ سے پہلے | اپنے رسولوں میں سے | کیا ہم نے بنائے | سوا | اللہ رحمان کے

اور جن پیغمبروں کو ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجا ہے ان سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور معبود ٹھہرائے تھے

اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

کوئی معبود | کہ ان کی عبادت کی جائے | اور تحقیق | ہم نے بھیجا | موسیٰ کو | اپنی نشانیوں کے ساتھ | فرعون

جن کی پرستش کی جائے۔ اور ہم نے (آپؐ سے پہلے) موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں

وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا

اور اس کے سرداروں کی طرف | تو اس نے کہا | بیشک میں | رسول ہوں | پروردگار | عالم کا | پھر جب

کی طرف بھیجا تھا تو اس نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔ پھر جب

جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ

وہ آئے | ہماری نشانیوں کے ساتھ | (تو) اچانک وہ ان کی | ہنسی اڑانے لگے | اور ہم نہیں دکھاتے تھے ان کو

وہ ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔ حالانکہ ہم ان کو

مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

کوئی نشانی | مگر وہ (ہوتی تھی) | بڑی | پہلی نشانی سے | اور پکڑا ہم نے ان کو | عذاب میں

ایک سے ایک بڑھ کر نشانی دکھاتے رہے اور ہم نے ان کو آفت میں مبتلا کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

تاکہ وہ | باز آجائیں | اور وہ کہنے لگے | اے جادوگر! | دُعا کر | ہمارے لئے | اپنے ربّ سے

تاکہ وہ (اپنی حرکتوں سے) باز آئیں۔ اور وہ کہنے لگے اے جادوگر! اپنے ربّ سے ہمارے لئے دعا کر اس

بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

جو اس نے عہد کیا ہے | تجھ سے | بیشک ہم | تو راہ پانے والے ہیں | پھر جب | دُور کر دیا ہم نے | ان سے

عہد کے مطابق جو تمہارے رب نے تم سے کر رکھا ہے تو ہم ضرور راہِ راست پر آجائیں گے۔ پھر جب بھی ہم نے ان سے عذاب

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ

عذاب | (تو) اسی وقت | وہ | توڑ دیتے ہیں عہد کو | اور پکارا | فرعون نے | اپنی قوم میں

ہٹایا تو وہ فوراً عہد شکنی پر اُتر آئے۔ اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ

کہنے لگا | اے میری قوم! | کیا نہیں ہے | میرے لئے | حکومت مصر | اور یہ | نہریں | جو چلتی ہیں

اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میری نہیں اور یہ نہریں جو میرے (قدموں کے) نیچے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۴) اور یقین جانئے کہ یہ دین آپؐ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت اور باعث عزوشرف ہے کہ ان کی زبان اور قوم میں نازل ہو کر ان کو زندۂ جاوید بنا رہا ہے۔ جس کے بارے میں تم سب سے پوچھا جائے گا۔

(۴۵) اور آپؐ سے پہلے جو ہمارے رسول آئے تھے ان کی کتابوں میں دیکھ لیجئے اور ان کے اہل علم سے پوچھ لیجئے کہ کیا ہم نے اپنی ذات کے سوا کسی اور کو لوگوں کا معبود مقرر کیا تھا کہ وہ اس کی عبادت کریں؟

(۴۶) اور ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف حضرت موسیٰؑ کو اپنے معجزات دے کر بھیجا تو انہوں نے لوگوں سے جا کر فرمایا کہ میں واقعی اللہ رب العالمین کا رسول ہوں۔

(۴۷) پس آپؑ نے اُن کو معجزات دکھائے تو وہ اچانک ان کا مذاق اڑانے لگے۔

(۴۸) اور جو معجزہ بھی ہم دکھاتے تھے وہ پہلے معجزہ سے بڑھ کر ہوتا تھا مگر وہ لوگ ایمان نہ لاتے پھر ہم ان پر عذاب نازل کر دیتے تاکہ وہ اپنی نافرمانی اور حق کو جھٹلانے سے باز آجائیں۔

(۴۹) اور وہ خدا کے اس عذاب سے گھبرا کر کہہ اٹھے کہ اے ساحر! (اے موسیٰؑ۔ اے عالم) اللہ نے جو تیرے ساتھ تیری دعا قبول کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے اس کے واسطہ سے دعا کر کہ وہ اس عذاب کو ہم سے دور کر دے تو بیشک ہم سیدھے راستے پر آجائیں گے۔ (اُس زمانے میں روحانی اور علمی شخصیات کو ساحر سمجھا جاتا تھا)

(۵۰) پس جب ہم حضرت موسیٰؑ کی دعا سے ان پر سے وہ عذاب دور کر دیتے تو اسی وقت وہ اپنا وعدہ توڑ دیتے اور بدستور سرکشی شروع کر دیتے۔

افعال: تُسۡئَلُوۡنَ: تم سے پوچھا جائے گا' تم سے سوال کیا جاتا ہے' جائے گا' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ یُعۡبَدُوۡنَ: ان کی پرستش کی جاتی ہے' (کہ) ان کی عبادت کی جاتی ہو' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ عَھِـــدَ: اس نے تاکید کی' اس نے عہد لیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
میرے نیچے | پس کیا تم دیکھتے نہیں؟ | بلکہ میں | بہتر ہوں | اس شخص سے | جو ہے
بہہ رہی ہیں، پھر کیا تم نہیں دیکھتے؟ بلکہ میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے کہیں افضل ہوں جس کو کوئی (قدر و

مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ
بےقدر | اور وہ صاف طور پر بات بھی نہیں کرسکتا | تو کیوں نہیں | ڈالے گئے | اس پر | کنگن | سونے کے
منزلت حاصل نہیں اور جو صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا اگر یہ (اللہ کا رسول ہے) تو کیوں (اس کے ہاتھوں میں) سونے کے کنگن نہیں

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
یا آئے | اس کے ساتھ | فرشتے | ہاتھ باندھ کر | پس اس نے بےوقوف بنایا | اپنی قوم کو
یا فرشتے اس کے ساتھ حاضرِ خدمت ہوتے۔ اس طرح اُس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا

فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا
تو انہوں نے اس کی اطاعت کی | بیشک وہ | تھے ہی | لوگ نافرمان | پھر جب | انہوں نے غصہ دلایا ہمیں
سو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمیں ناراض کیا

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا
تو انتقام لیا ہم نے | اُن سے | پھر ہم نے غرق کردیا انہیں | سب کو | پھر بنادیا ہم نے ان کو | گئے گزرے | اور مثال
تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کردیا۔ غرض ہم نے (بھی) ان کو گئے گزرے بناڈالا اور آنے والوں کے لئے

لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ
بعد میں آنے والوں کے لئے | اور | جب | بیان کی گئی | ابن مریم کی | مثال | تو اُسی وقت آپ کی قوم (کے لوگ)
ایک نمونہ عبرت بنایا۔ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا (معجزانہ) حال بیان کیا گیا تو آپؐ کی قوم کے لوگ

مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ
اس سے | (خوشی سے) چلّانے لگے | اور کہنے لگے | کیا ہمارے معبود | اچھے رہے | یا وہ | انہوں نے اس مثال کو بیان نہیں کیا
(یعنی اہل مکہ) (خوشی سے) چلّا اٹھے۔ اور بولے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (یعنی عیسیٰ)؟ یہ باتیں آپؐ سے محض

لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ
آپ کے سامنے | مگر جھگڑا کرنے کو | بلکہ | وہ | لوگ ہیں | جھگڑالو | نہیں وہ (عیسیٰ) | مگر ایک بندہ
جھگڑا پیدا کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ وہ تو محض ہمارا ایک بندہ تھا

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ
جس پر ہم نے انعام کیا | اور بنادیا ہم نے اس کو | ایک مثال | بنی سرائیل کے لئے | اور اگر | ہم چاہتے
جس پر ہم نے مہربانی کی اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) نمونہ قرار دیا۔ اور اگر ہم چاہتے

لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ
تو پیدا کردیتے ہم | تم سے | فرشتوں کو | کہ زمین میں | وہ جانشین ہوتے | اور بیشک وہ | ایک نشانی ہے
تو زمین میں تم میں سے فرشتے بسا دیتے۔ اور بیشک (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۱) اور ایک مرتبہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے معجزوں سے گھبرا کر اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے میری قوم! کیا ملک مصر اور دریائے نیل کی چاروں نہریں جو میرے محل کے نیچے بہہ رہی ہیں یہ میری حکومت کا حصہ نہیں؟ کیا تم میری قوت اور غلبہ کو نہیں دیکھتے کہ حضرت موسیٰ کے جادو سے رعب میں آ جاتے اور متاثر ہوتے ہو۔

(۵۲) بھلا میں بہتر ہوں یا وہ شخص (حضرت موسیٰ)' جو ایک بالکل معمولی آدمی ہے اور اپنی لکنت کی وجہ سے صاف طور پر بات بھی نہیں کرسکتا ہے؟ میں ضرور بہتر ہوں۔

(۵۳) پس اگر یہ اللہ کا سچا رسول ہے تو مصر کے رسم ورواج کے مطابق جیسا کہ ہم اہم لوگوں کو انعام کے طور پر سونے کے کنگن پہناتے ہیں اور فوج کی سلامی کراتے ہیں اس کے احترام اور شہادت کے نشان کے طور اس کے لئے آسمان سے سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا لگا تار فرشتے اس کے ہم سفر کیوں نہیں ہوئے؟

(۵۴) پس فرعون نے ان دکھاوے کی دھمکیوں سے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا تو انہوں نے فرعون کی اطاعت کی اور واقعی وہ لوگ عوام بھی تھے ہی نافرمان۔

(۵۵) پس جب انہوں نے اپنی سرکشی سے ہمیں سخت ناراض کر دیا تو ہم نے سب کو ان کے جرم کے بدلے میں بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

(۵۶) پھر ہم نے انہیں دنیا سے ایسا فنا کر دیا کہ پچھلے آنے والے لوگوں کے لئے ان کی تباہی اور بربادی مشہور ہوگئی۔

(۵۷) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت پڑھی کہ **اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ** تو ان میں سے ابن الزبعری نے کہا کہ اس سے تو فرشتوں اور حضرت عیسیٰ وغیرہ کا بھی جن کو وہ پوجتے ہیں' دوزخی ہونا لازم آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب ابن الزبعری نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی مثال پیش کر کے حضور سے مجادلہ کیا تو سب قریش کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔

(۵۸) اور کہنے لگے کہ جب نصاریٰ کا معبود ہونے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ بھی دوزخ میں ہوں گے تو ہمارے معبود ہی اس سے اچھے رہے کہ انہیں تو پتھر ہونے کی وجہ سے آگ میں کوئی تکلیف بھی نہ ہوگی حالانکہ حضرت عیسیٰ کی مثال پیش کرنا محض ان کی بے جا بحث ہے بلکہ ان کی عادت ہی ناحق جھگڑا کرنا ہے کیونکہ آیت جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے لفظ **مَا** غیر ذوی العقول (پتھروں وغیرہ) کے لئے مخصوص ہے اس میں حضرت عیسیٰ وفرشتے اور انبیاء وغیرہ شامل نہیں ہوسکتے۔ جو شرک کے مخالف اور اللہ کے نیک بندے ہیں۔

(۵۹) حضرت عیسیٰ تو ہمارے ایک مقبول بندے ہیں جن پر ہم نے نبوت عطا کر کے اپنا فضل کیا اور بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کاملہ کا ایک نشان بنا دیا۔

(۶۰) اور ہمیں تو وہ قدرت حاصل ہے کہ اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتے پیدا کر دیتے جو زمین میں انسانوں کے قائمقام ہوتے۔

افعال: **يُبِيۡنُ**: وہ بیان کرتا ہے' صاف گفتگو کرتا ہے' ظاہر کرسکتا ہے' بیان (نہیں) کرسکتا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **يَكَادُ**: وہ نزدیک ہے' قریب ہے' کچھ بعید نہیں' (كَوۡدٌ سے) مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **اِسۡتَخَفَّ**: اس نے عقل کھودی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **اٰسَفُوۡنَا**: انہوں نے ہم کو غصہ دلایا یعنی وہ کام کئے جن پر عادۃً خدا کا غضب نازل ہوتا ہے' ماضی (جمع مذکر غائب)' نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ **اَطَاعُوۡهُ**: انہوں نے اس کا کہا مانا' انہوں نے اس کی اطاعت کی' ماضی (جمع مذکر غائب)' هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **ضَرَبُوۡهُ**: انہوں نے اس کو بیان کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)' هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **يَصِدُّوۡنَ**: وہ شور کرتے ہیں' وہ چیختے چلاتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **يَخۡلُفُوۡنَ**: وہ نائب ہوتے ہیں' وہ جانشین بنتے رہتے ہیں' یکے بعد دیگرے رہا کرتے' تمہاری بجائے رہتے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **تَحۡتِيۡ**: میرے نیچے' **تَحۡتَ** مضاف' **ىۡ** (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔ **مَهِيۡنٌ**: بے عزت' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ **اَسۡوِرَةٌ**: کنگن' **سِوَارٌ** واحد۔ **سَلَفًا**: گیا گزرا' گزرے ہوئے' گذشتہ۔ **مُقۡتَرِنِيۡنَ**: ملنے والے' ساتھ ساتھ' پرا باندھنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **جَدَلًا**: سخت جھگڑنا' مصدر ہے۔ **خَصِمُوۡنَ**: جھگڑالو' خصومت کرنے والے' صفت مشبہ۔

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾
قیامت کی | پس تم ہرگز شک نہ کرو | اس کے آنے میں | اور میری پیروی کرو | یہی ہے | راستہ | سیدھا
نشانی ہے پس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو (کیونکہ) یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ عِيسٰى
اور روک نہ دے تمہیں | شیطان | بیشک وہ | تمہارا | دشمن ہے | کھلا | اور جب | آیا | عیسیٰ
اور شیطان تم کو (راہِ حق پر چلنے سے) ہرگز روکنے نہ پائے۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ نشانیاں (یعنی معجزات)

بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ
واضح دلیلیں لے کر | تو اس نے کہا | کہ میں لایا ہوں تمہارے پاس | دانائی (کی باتیں) | تاکہ واضح کردوں | تم پر | بعض
لے کر آئے تو اُس نے کہا کہ میں تمہارے پاس حکمت (کی باتیں) لے کر آیا ہوں۔ اور اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض اُن باتوں

الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ
وہ (باتیں) | جس میں تم اختلاف کرتے تھے | پس ڈرو | اللہ سے | اور میرا حکم مانو | بیشک | اللہ ہی ہے
کی وضاحت کروں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو پس تم اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ
میرا اور تمہارا رب ہے | پس عبادت کرو اس کی | یہی ہے | راستہ | سیدھا | پس اختلاف کیا
میرا اور تمہارا رب ہے پس تم اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پس مختلف جماعتوں

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ
کئی گروہوں نے | اُن میں سے | پس تباہی ہے | اُن کے لئے | جنہوں نے ظلم کیا | عذاب سے
نے باہم اختلاف پیدا کر لیا سو ان لوگوں کے لئے جو ظالم ہیں اس روز بڑی خرابی ہے جو دردناک

يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً
ایک دردناک دن کے | وہ انتظار نہیں کر رہے | مگر صرف قیامت کا | کہ وہ آجائے اُن پر | اچانک
عذاب کا دن ہے۔ بس یہ لوگ تو قیامت کے منتظر ہیں کہ اُن پر اچانک آ کھڑی ہو

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
اور انہیں | خبر تک نہ ہو | سب دوست | اس دن | ایک دوسرے کے
اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ سب دوست اُس دن ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ
دشمن ہوں گے | سوائے | پرہیزگاروں کے | اے میرے بندو! | نہ | کوئی خوف ہے | تم پر
دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف نہیں

الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيٰتِنَا وَكَانُوا
آج | اور نہ | تم | غمگین ہو گے | جو لوگ | ایمان لائے | ہماری آیتوں پر | اور وہ تھے
اور نہ تم غمگین ہو گے۔ (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۱) کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا‘ قیامت کے علامات میں سے ہے (جبکہ ان کا پہلا نزول بنی اسرائیل کے نبی کے طور پر تھا) پس تم لوگ قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی اللہ کا سچا دین اور سیدھا راستہ ہے۔

(۶۲) اور کہیں شیطان تم کو صراط مستقیم سے روک نہ دے کیونکہ وہ تمہارا واضح‘ علانیہ دشمن ہے۔

(۶۳) اور جب حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے پاس روشن معجزے لے کر آئے اور انہیں سمجھایا کہ میں تمہارے پاس دانائی کی باتیں (انجیل وقوانین دین) لے کر آیا ہوں تا کہ تم پر دین کی وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے خوب کھول کر بیان کر دوں پس تم اللہ سے ڈر کر شرک سے باز آ جاؤ اور میرا حکم مانو۔

(۶۴) واقعی میرا اور تمہارا سب کا رب اللہ ہی ہے اسی کی عبادت کرو سچا دین یہی ہے۔

(۶۵) اس کے بعد بنی اسرائیل میں سے کئی گروہ ہو گئے یہود نے تو (نعوذ باللہ) آپؑ کو انسانی شرافت سے بھی گرا دیا قتل کے درپے ہو گئے جبکہ نصاریٰ نے انسانیت سے بالاتر آپ کو خدائی کا درجہ دے دیا پس جنہوں نے ان کا انکار کیا یا انہیں شریک خدا اور **ابن اللہ** ٹھہرا کر اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔ ان کے لئے آخرت میں عذاب دردناک ہے۔

(۶۶) فطرت کے ان تمام دلائل کے باوجود اگر وہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بندہ اور رسول برحق نہیں مانتے تو پھر وہ ضرور اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آ جائے اور انہیں خبر تک نہ ہو۔

(۶۷) جس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے کہ وہ برابر ایک دوسرے کے دوست رہیں گے۔

(۶۸) ان کو حکم ہوگا کہ میرے بندو! آج نہ تمہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

افعال: اُبَیِّنَ: میں بیان کر دوں‘ مضارع (واحد متکلم)۔ اِتَّبِعُوْنِ: تم میری پیروی کرو‘ امر (جمع مذکر حاضر)‘ ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ لَا تَمْتَرُنَّ: تم ہرگز شک وشبہ نہ کرو‘ تم جھگڑا نہ کرو‘ نہی بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ لَا یَصُدَّنَّ: وہ ہرگز روک نہ دیں‘ ہٹا نہ دیں‘ نہی بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ تَحْزَنُوْنَ: تم غم کھاؤ گے‘ تم غمگین ہو گے‘ مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَلْاَخِلَّاءُ: دوست‘ احباب‘ خَلِیْلٌ واحد۔

مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

فرمانبردار | داخل ہو جاؤ | جنت میں | تم | اور تمہاری بیویاں | تمہیں عزت دی جائے گی

فرمانبردار رہے۔ (حکم ہوگا) تم اور تمہاری بیویاں عزت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا

پیش کیے جائیں گے | ان کے سامنے | رکابیاں | سونے کی | اور گلاس (بھی) | اور وہاں وہ (سب کچھ) ہوگا

ان میں سونے کی رکابیوں اور گلاسوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی

تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

جو چاہیں | جی | اور | جو اچھا لگے | آنکھوں کو | اور تم | اس میں | ہمیشہ رہو گے

چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے سب موجود ہوگا اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور یہی ہے | وہ جنت | جس کے | تم وارث بنائے گئے ہو | بدلے ان (اعمال) کے | جو تم کرتے تھے

اور یہی وہ جنت ہے جس کے اب تم اپنے اعمال کے صلہ میں وارث و مالک بنا دیئے گئے ہو۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

تمہارے لئے | اس میں ہیں | میوے | بہت سے | جن میں سے | تم کھاؤ | بیشک | مجرم لوگ

تمہارے لئے اس میں کثرت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔ بیشک گنہگار دوزخ کے

فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ

عذاب | دوزخ ہی میں | ہمیشہ رہیں گے | ہلکا نہیں کیا جائے گا | ان پر سے | اور وہ | اسی میں

عذاب میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے وہ (عذاب الٰہی) ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں

مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

مایوس پڑے رہیں گے | اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا | لیکن | وہ خود ہی تھے | ظالم

مایوس ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾

اور وہ پکاریں گے | اے مالک (نامی فرشتے!) | کام تمام کردے | ہمارا | تیرا رب | وہ کہے گا | بیشک تم | ہمیشہ رہنے والے ہو

اور وہ پکاریں گے اے مالک (فرشتۂ جہنم)! بہتر ہے کہ تیرا رب موت دے کر ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا کہ تم کو تو یہاں ہمیشہ رہنا ہے۔

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا

ہم تو لا چکے تمہارے پاس | دین حق | لیکن | تم میں سے اکثر | حق سے | نفرت کرتے تھے | کیا انہوں نے طے کرلی ہے

ہم نے تو تمہارے پاس حق بات پہنچائی مگر تم میں سے اکثر حق بات کو پسند نہیں کیا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے کوئی بات

اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

کوئی بات | تو بیشک ہم (بھی) | طے کرنے والے ہیں | کیا وہ خیال کرتے ہیں | کہ ہم | نہیں سنتے | اُن کا راز

طے کر لی ہے تو ہم نے بھی طے کر لیا ہے۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی سرگوشیاں اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۹) جو لوگ ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے۔
(۷۰) انہیں ارشاد ہوگا کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں وہاں بہت عزت سے رکھا جائے گا۔
(۷۱) پھر ان پر پاکیزہ شراب کے بھرے ہوئے سونے کے پیالوں کا دور چلے گا اور جو کچھ ان کے دل کو پسند آئے گا اور خوبصورت نظر آئے گا سب کچھ ملے گا اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
(۷۲) اور حکم ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں ان اعمال کے بدلے وارث بنایا گیا ہے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔
(۷۳) اس میں تمہارے کھانے کو بے شمار جنتی میوے ہیں۔
(۷۴) اور مجرم لوگ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔
(۷۵) اور ان کے عذاب میں کبھی کمی نہ ہوگی اور ہمیشہ اسی میں ناامید و مایوس رہیں گے۔
(۷۶) اور ہم نے جو انہیں عذاب دیا تو کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ خود ان کے جرموں کے بدلے میں انہیں یہ سزا دی گئی۔
(۷۷) اور وہ دوزخ والے عذاب سے گھبرا کر **مالك** نامی فرشتے (نگرانِ دوزخ) سے درخواست کریں گے کہ اللہ کے ہاں ان کی موت کی سفارش کرے وہ جواب دے گا کہ نہیں تمہیں تو ہمیشہ عذاب میں زندہ رہنا ہے۔
(۷۸) اے کفار مکہ! ہم نے تو تمہارے پاس دین حق (اسلام) بھیج دیا۔ لیکن تم میں سے اکثر لوگوں کو حق پر غصہ آتا ہے۔
(۷۹) کیا ان مکہ کے کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی ناپاک تدبیر کرنے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے تو بلاشبہ ہم نے بھی ان کو سزا دینے کا پکا ارادہ کر رکھا ہے۔

افعال: **تُحْبَرُوْنَ**: تمہاری عزت کرائی جائے گی، تم خوشحال کر دیئے جاؤ گے، تمہارا بناؤ سنگار کرایا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ **تَشْتَهِيْهِ**: وہ اس کو چاہتی ہے، وہ اس کو چاہے گی، مضارع (واحد مونث غائب)، ہِ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **تَلَذُّ**: وہ لذت پکڑے، وہ لذت پکڑتی ہے، پکڑے گی، وہ (جمع مکسر) لذت پائیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ **ظَلَمْنٰهُمْ**: ہم نے ان پر ظلم (نہیں) کیا، ہم نے ان پر زیادتی (نہیں) کی، ماضی (جمع متکلم)، **هُمْ** ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **لَا يُفَتَّرُ**: کم نہیں کیا جائے گا، ہلکا نہیں کیا جائے گا، مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ **اَبْرَمُوْا**: انہوں نے مضبوط ارادہ کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **اَكْوَابٌ**: کوزے، آبخورے، پیالے، **كُوْبٌ** واحد۔ **صِحَافٌ**: رکابیاں، بڑے پیالے، **صَحْفَةٌ** واحد۔ **كَثِيْرَةٌ**: بہت، بہت چیزیں، بہت زیادہ، واحد مونث ہے لیکن جمع مونث کے موقع پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، صفت مشبہ۔ **مَاكِثُوْنَ**: ٹھہرے رہنے والے، باقی رہنے والے، مراد ہمیشہ رہنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **مُبْرِمُوْنَ**: تدبیر کو پختہ کر لینے والے، مضبوط کرنے والے، ٹھہرانے والے (کافروں کی بربادی کے لئے) محکم تدبیر کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۸۰ قُلْ اِنْ كَانَ
اوران کا مشورہ | کیوں نہیں | اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) | اُن کے پاس | لکھتے رہتے ہیں | کہہ دیجئے | اگر ہو
ان کے مشورے نہیں سنتے' کیوں نہیں! حالانکہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہیں جو لکھتے جاتے ہیں کہہ دیجئے کہ اگر

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝۸۱ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
رحمان کی | کوئی اولاد | تو میں | سب سے پہلے | (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا | پاک ہے | رب | آسمانوں
رحمان کی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔ پاک ہے آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۸۲ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
اور زمین کا | مالک | عرش کا | اس سے جو | وہ بیان کرتے ہیں | پس چھوڑ دیجئے ان کو | کہ مشغول رہیں
کا ربّ' عرش کا مالک' ان سب باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ پس (اے رسول) آپ انہیں چھوڑ دیں کہ فضول باتوں

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝۸۳ وَهُوَ الَّذِيْ
کھیلتے رہیں | یہاں تک کہ | دیکھ لیں | وہ دن جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | اور وہی ہے | جو
اور کھیلوں میں پڑے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ دن آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور وہی ہے جو

فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۸۴
آسمان میں (بھی) | معبود ہے | اور زمین میں | معبود ہے | اور وہی ہے | حکمت والا | علم والا
آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا اور علم والا ہے۔

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ
اور بڑا بابرکت ہے | وہ | جس کیلئے | بادشاہت ہے | آسمانوں | اور زمین کی | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان ہے
اور بڑی بابرکت ہے وہ ذات' جس کی حکومت آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر ہے۔

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۵ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
اور اسی کے پاس ہے | علم | قیامت کا | اور اسی کی طرف | تم لوٹ کر جاؤ گے | اور اختیار نہیں رکھتے | وہ جن کو
اور اُسی کو قیامت کا علم ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے اور جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
وہ پکارتے ہیں | سوائے اس کے | سفارش کا | مگر | وہی جس نے | گواہی دی | حق کی | اور وہ
کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے' البتہ جس کسی نے حق (یعنی توحید) کی گواہی دی ہو اور (یہ شفاعت کرنے والے) اسے

يَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
جانتے تھے | اور اگر | آپ اُن سے پوچھیں | کہ کس نے | پیدا کیا ان کو | تو ضرور کہیں گے | اللہ نے
خوب جانتے بھی ہوں۔ اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۸۷ۙ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۸۸
پس وہ کہاں | بہکے جا رہے ہیں | اور قسم اس قول کی | کہ اے میرے رب | کہ بیشک یہ ایسے | لوگ ہیں | کہ ایمان نہ لائیں گے
پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اور (رسولؐ کے) اس قول کی قسم کہ اے میرے ربّ! یہ (وہ) لوگ ہیں کہ ایمان (ہی) نہیں لاتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۰) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ایسی کانا پھوسی اور ناپاک مشورے ہم نہیں سنتے۔ کیوں نہیں! ہم برابر سنتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے بھیجے ہوئے اعمال لکھنے والے فرشتے ان کے پاس سب کچھ لکھتے رہتے ہیں۔

(۸۱) کہہ دیجئے کہ خدائے رحمٰن کی اگر کوئی اولاد ممکن ہوتو میں سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرنے کو تیار ہوں۔

(۸۲) مگر وہ آسمانوں اور زمین اور عرش کا مالک ان خرابیوں سے بالکل پاک ہے جو وہ مشرک اس پر بہتان باندھتے ہیں۔

(۸۳) پس آپ انہیں ان کی شرارت کی حالت میں بکواس، فضول باتوں اور کھیل کود میں لگا رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ قیامت دیکھ لیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

(۸۴) اور آسمانوں اور زمین میں سب مخلوقات کا وہی حقیقی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا سب کچھ جانتا ہے۔

(۸۵) اور وہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب کا حقیقی بادشاہ اور بڑا بابرکت ہے اور قیامت کے قائم ہونے کا بھی اسی کو علم ہے اور اعمال کا جواب دینے کے لئے تم سب اسی کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۸۶) اور وہ جھوٹے معبود جن کو وہ مشرک پکارتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر سفارش کرنے کا انہیں کوئی اختیار نہیں ہاں اس کو سفارش کرنے کی اجازت دی جائے گی جس نے کلمہ توحید کی خلوص سے شہادت دی جیسے انبیاء وصالحین وملائکہ اور صرف اُن لوگوں کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جو یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ان کا رب ہے۔

(۸۷) اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پس اللہ کی خالقیت تسلیم کرنے کے باوجود وہ کہاں راہ حق سے بھٹکے جا رہے ہیں؟

(۸۸) اور آپؐ کے اپنی قوم سے شکایت کے طور پر ہمارے دربار میں ''یارب یارب'' پکارنے کی قسم ہے کہ وہ لوگ کبھی ایمان لانے والے نہیں۔

افعال: نَسْمَعُ: ہم (نہیں) سنتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ یُلٰقُوْا: وہ ملاقات کریں گے، وہ دیکھ لیں، وہ پالیں، وہ مل جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَلْعَبُوْا: وہ کھیلتے رہیں، کھیل میں پڑے رہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: سِرَّھُمْ: ان کا بھید، ان کا راز، سِرَّ مضاف، ھُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ قِیْلِہٖ: اس کا (بسا اوقات) کہنا، (قسم ہے) رسول کے اس کہنے کی، قِیْلِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

تو منہ پھیر لو | ان سے | اور کہہ دیجئے | سلام ہے | پس جلد انہیں معلوم ہو جائے گا

پس آپؐ ان سے درگزر کیجئے اور فرما دیجئے کہ تم کو سلام۔ بس ان کو جلد ہی (سب کچھ) معلوم ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ دخان مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں اُنسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰمٓ | قسم ہے کتاب | واضح کی | بیشک ہم نے | نازل کیا اس کو | ایک رات میں | جو برکت والی تھی

حا۔ میم قسم ہے اس روشن کتاب کی۔ (کہ) بلاشبہ ہم نے اسے مبارک رات میں نازل فرمایا ہے۔

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا

بیشک ہم ہی ہیں | ڈرانے والے | اُسی میں | طے کیا جاتا ہے | ہر ایک | حکم | حکمت والا | جو حکم ہوتا ہے

بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔ اس (اہم) رات میں ہر اہم معاملہ کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ (اور یہ) احکام ہماری

مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

ہمارے ہاں سے | بیشک ہم ہی ہیں | بھیجنے والے | رحمت کے سبب | آپ کے ربّ کی | بیشک وہی ہے

بارگاہ سے جاری ہوتے ہیں کیونکہ ہم ہی بھیجنے والے ہیں۔ (اور یہ سب) آپ کے ربّ کی رحمت ہے بیشک وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ

سننے والا | جاننے والا | ربّ ہے | آسمانوں | اور زمین کا | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | اگر ہو تم

سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے۔ اگر تم

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ

یقین کرنے والے | نہیں کوئی معبود | سوائے اس کے | جو زندہ کرتا ہے | اور مارتا ہے | ربّ ہے تمہارا

یقین رکھتے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہی تمہارا

وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ

اور ربّ ہے تمہارے پہلے باپ دادوں کا (بھی) | بلکہ | وہ تو | شک میں ہیں | کھیل رہے ہیں | تو تم انتظار کرو | اس دن کا

اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا رب ہے۔ لیکن یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ پس اس دن کا انتظار کیجئے جس دن

تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

کہ لائے | آسمان | دھواں | ظاہر | جو ڈھانپ لے | لوگوں کو | یہی ہے | عذاب | دردناک

آسمان سے ایک واضح دھواں ظاہر ہوگا۔ جو لوگوں کو گھیر لے گا یہی دردناک عذاب (کی ابتداء) ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

اے ہمارے ربّ! | دور کر دے ہم سے | یہ عذاب | بیشک ہم | ایمان لے آئے ہیں | کہاں ہوگی | انہیں | نصیحت

ہم پر سے اس عذاب کو دُور کر دے، بلاشبہ ہم ایمان لاتے ہیں۔ اب ان کے لئے نصیحت حاصل کرنے کا موقع

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۹) پس انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ میرا تم کو سلام ہے پس قیامت کے دن اصل حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی کہ وہ کیسی گمراہی کا شکار تھے۔

سورۃ الدخان

قیامت کے نزدیک زمانے میں آسمان پر ایک دھواں ظاہر ہوگا اس سے آسمان کا وہ گرد و غبار مراد ہے جو اہل مکہ پر عہد رسالت میں بطور عذاب بارش بند ہونے کی وجہ سے ہر طرف دھوئیں کی طرح آنکھوں کے سامنے چھایا ہوا نظر آتا تھا۔ اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حٰمٓ۔ حروف مقطعات ہیں۔ اس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے۔

(۲) قرآن کی قسم ہے جو خدا کے احکام کے بیان کرنے میں واضح کتاب ہے۔

(۳) کہ ہم نے اس قرآن کو مجموعی طور پر برکت والی رات لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے آسمان اول کی طرف نازل کیا اور اسی رات حضورؐ پر مکہ میں نزول قرآن کی ابتدا ہوئی کہ وہاں سے جبرئیلؑ ضرورت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تئیس (۲۳) سال کی مدت میں نازل کریں کیونکہ اس قرآن کے ذریعہ سے ہم لوگوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرانا چاہتے ہیں۔

(۴) اسی برکت والی رات میں ہر ایک حکمت والا کام، رزق و موت اور دنیا کے نظام کے بارے میں دوسرے معاملات علیحدہ علیحدہ کر کے لکھے جاتے ہیں اور نافذ کرنے کے لئے متعلقہ فرشتوں کے حوالہ کر دیئے جاتے ہیں۔

(۵) جو امر ہمارے ہاں سے ہوتا ہے اور اس قرآن کو اس لئے نازل کیا کہ ہمیں آپؐ کو اہل عالم کی طرف رسول بنا کر بھیجنا منظور تھا۔

(۶) اور یہ آپؐ کو رسول بنا کر آپؐ پر قرآن کا نازل کرنا اللہ کی خاص مہربانی ہے بیشک وہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۷) آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے، اللہ سب کو پیدا کرنے والا ہے اس بات کو یقینی جانو اگر تم اللہ کی باتوں پر یقین کرنے والے ہو۔

(۸) پس اس قادر مطلق کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں جو ہر چیز کو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی۔

(۹) لیکن وہ کفار شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔

(۱۰) سو آپؐ اس دن کا انتظار کیجئے۔ جس میں عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق قرب قیامت کی نشانی کے طور پر آسمان پر ایک دھواں نظر آئے گا۔

(۱۱) جو سب پر چھا جائے گا۔ کافر و منافق کے دماغ میں داخل ہو کر اسے بے ہوش کر دے گا اور مومن کو اس سے ہلکا سا زکام ہو جائے گا یہی ایک قسم کا دردناک عذاب ہوگا۔ (جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی تفسیر کے مطابق اس سے مراد وہ دھواں تھا جو کفار کی تنبیہ کے لئے بارش روک دینے اور تمام فضا کے گرد آلود نظر آنے کی پیشین گوئی تھی۔ یہ دونوں تفسیریں اپنی جگہ درست ہیں)۔

(۱۲) کفار اس وقت شور کریں گے کہ اے رب! یہ عذاب ہم سے دور کر دے ہم تو سچے دل سے ایمان لے آئے ہیں۔

افعال: یُفْرَقُ: الگ کیا جاتا ہے، طے کیا جاتا ہے، فیصلہ کیا جاتا ہے، فیصل کئے جاتے ہیں، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اِرْتَقِبْ: انتظار کر، راہ دیکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ اِكْشِفْ: تو دور کر دے، تو کھول دے، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: لَیْلَۃٌ: رات لَیَالِیُّ جمع۔ مُرْسِلِیْنَ: بھیجنے والے، رسول بنانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ دُخَانٌ: دھواں اَدْخِنَۃٌ اور دَوَاخِنُ جمع (دھوئیں کی مزید تفصیل کے لئے لغت ملاحظہ کریں)۔

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ
حالانکہ آ چکا ان کے پاس | ایک رسول | کھول کر بیان کرنے والا | پھر وہ پھر گئے | اس سے | اور کہنے لگے | کہ سکھایا ہوا
کہاں، حالانکہ ان کے پاس ہمارا رسول مبین آ چکا تھا۔ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ کسی کا پڑھایا ہوا

مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾
دیوانہ ہے | بیشک ہم | ہٹا دیں گے | اُس عذاب کو | تھوڑی دیر کے لئے | بیشک تم | پھر وہی کرنے والے ہو
دیوانہ ہے۔ بیشک ہم تھوڑے عرصہ کے لئے عذاب کو دور کر دیتے ہیں (لیکن) تم پھر وہی کام کرو گے۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
جس دن | ہم پکڑیں گے | پکڑ | بڑی سخت | بیشک ہم | انتقام لینے والے ہیں | اور ہم آزما چکے ہیں
جس دن ہم بڑی سختی سے پکڑ لیں گے (اس دن) بے شک ہم بدلہ لے کر چھوڑیں گے۔ اور ہم نے

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا
ان سے پہلے | قوم | فرعون کو (بھی) | اور آیا تھا ان کے پاس | ایک رسول عزت والا | کہ حوالہ کردو
ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا جس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا
میرے | اللہ کے بندوں کو | بیشک میں | تمہارے لئے | ایک رسول ہوں | امانت دار | اور یہ کہ | تم سرکشی نہ کرو
کے بندوں کو میرے حوالے کر دو بیشک میں تمہارے پاس (اللہ کا) بھیجا ہوا اور قابل اعتماد ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ

عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي
اللہ کے خلاف | بیشک میں آیا ہوں تمہارے پاس | ایک دلیل واضح (لے کر) | اور بیشک میں نے | پناہ لی ہے | اپنے رب
میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے ایک کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔ اور بیشک میں اپنے اور تمہارے ربّ

وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾
اور تمہارے رب کی | (اس بات سے) کہ تم مجھے سنگسار کردو | اور اگر | تم ایمان نہیں لاتے | میری (بات پر) | تو مجھ سے الگ ہو جاؤ
کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو میری راہ سے ہٹ جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي
تو اس نے پکارا | اپنے رب کو | کہ یہ لوگ | مجرم ہیں | (حکم ہوا) کہ لے جا | میرے بندوں کو
پھر موسیٰ نے اپنے رب سے دُعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔ پھر (موسیٰ کو حکم ہوا کہ) میرے بندوں کو

لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾
رات کے وقت | بیشک تمہارا | تعاقب ہوگا | اور چھوڑ دے | سمندر کو | رُکا ہوا | بیشک وہ | لشکر | ڈوبنے والے ہیں
راتوں رات لے کر نکل جاؤ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ اور تم دریا کو رُکا ہوا چھوڑ دینا۔ بلاشبہ ان کا لشکر غرق ہو کر رہے گا۔

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾
کتنے | چھوڑے انہوں نے | باغات | اور چشمے | اور کھیتیاں | اور مقام | عمدہ
تو وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔ اور کھیتیاں اور عمدہ مقامات۔

آیت نمبر ‏ آسان تفسیر

(۱۳) بھلا اس وقت انہیں کیا نصیحت ہوگی حالانکہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے احکام کو کھول کر بیان کرنے والے ان کے پاس آ چکے تھے۔

(۱۴) تو ان لوگوں نے ان سے انکار کیا' سرکشی کی اور کہنے لگے کہ یہ کسی کا سکھایا ہوا دیوانہ ہے جو ایسی عجیب بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

(۱۵) حکم ہوگا کہ ہم اس عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے تم سے ضرور ہٹا دیں گے لیکن تم اپنے وعدے پر پکے رہنے والے نہیں تم پھر وہی پہلی سی شرارت کرنے لگو گے۔

(۱۶) قیامت کے دن ہم بڑی سختی سے ان کو پکڑیں گے اس دن ہم ان کی نافرمانی کا بدلہ لئے بغیر نہ چھوڑیں گے۔(ابن مسعودؓ کی تفسیر کے مطابق وہ بڑی پکڑ' غزوہ بدر میں کفار مکہ کی شکست فاش تھی)۔

(۱۷) اور ہم تو ان سے پہلے قوم فرعون کو آزما چکے اور ان کے پاس ہمارے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ بھی آ چکے تھے۔

(۱۸) انہوں نے آ کر ان سے فرمایا کہ تم اللہ کے بندوں یعنی میری قوم بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔اور بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار رسول ہوں کہ لفظ بلفظ اس کا پیغام تم تک پہنچاتا ہوں۔

(۱۹) اور تم اللہ کے حکم سے سرکشی' انکار نہ کرو میں تمہارے پاس اپنی رسالت کی کھلی دلیل پیش کرتا ہوں۔

(۲۰) اور تم جو مجھے پتھر مار کر ہلاک کرنے کی دھمکی دیتے ہو میں نے اس سے اللہ کی پناہ لے لی ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔

(۲۱) اور اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ مجھے میرے کام سے نہ روکو کہ میں بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ مصر سے نکال کر واپس سرزمین شام لے جاؤں۔

(۲۲) پس حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یہ تو مجرم لوگ ہیں میری کوئی بات مانتے ہی نہیں۔

(۲۳) حکم ہوا کہ میرے بندوں بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر راتوں رات مصر سے شام کی طرف لے چلو فرعون یقیناً تمہارا پیچھا کرے گا۔

(۲۴) اور جس طرح سمندر کا پانی پھٹ کر دونوں طرف رکا ہوا ہے اور درمیان میں خشک راستہ بنا ہوا ہے اس کو اسی حالت میں رہنے دو کہ لشکر فرعون راستہ خشک دیکھ کر اس میں داخل ہو جائے اور ہم اسے غرق کر دیں بلاشبہ وہ اب ڈوبنے ہی والا ہے چنانچہ وہ لشکر سمندر میں داخل ہوا اور سمندر کا پانی دو طرف سے باہم مل گیا اور فرعون کا لشکر غرق ہو گیا۔

(۲۵) اور وہ اپنے پیچھے کتنے باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔

(۲۶) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات۔

افعال: اَدُّوْا: تم حوالے کرو' سپرد کرو' امر (جمع مذکر حاضر)۔نَبْطِشُ: ہم سختی سے پکڑیں گے' مضارع (جمع متکلم)۔اُتْرُكِ: تو چھوڑ' امر (واحد مذکر حاضر)۔اِعْتَزِلُوْنَ: تم مجھ سے پرے ہو جاؤ' تم مجھ کو چھوڑ دو' امر (جمع مذکر حاضر)' ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔تَرْجُمُوْنِ: (کہ) تم مجھے پتھر مار مار کر ہلاک کر دو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف ہے۔ تَرَكُوْا: انہوں نے چھوڑا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: عَآئِدُوْنَ: پھر کرنے والے' پلٹنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ كَاشِفُوْا: (عذاب کو) دور کرنے والے' ٹالنے والے' دفع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔مُعَلَّمٌ: سکھایا ہوا' تعلیم دیا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔جُنْدٌ: لشکر' فوج' جُنُوْدٌ جمع۔رَهْوًا: خشک' تھما ہوا' ساکن۔مُتَّبَعُوْنَ: وہ لوگ جن کی پیروی کی جائے یا پیچھا کیا جائے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔

وَّنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فٰكِهِينَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِينَ ﴿۲۸﴾

اور نعمتیں | وہ تھے جس میں | مزے اُڑاتے | اسی طرح (ہوا) | اور ہم نے وارث کر دیا ان کا | ایک دوسری قوم کو

اور آسائش کے سامان جن میں وہ مزے سے رہتے تھے' یہ بات اسی طرح ہے' اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

پس نہ روئے | اُن پر | آسمان | اور زمین | اور نہ ان کو مہلت دی گئی | اور ہم نے نجات دی

پھر نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین' اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔ اور بیشک ہم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهُ كَانَ

بنی اسرائیل کو | ذلّت والے عذاب سے | (یعنی) فرعون سے | بیشک وہ | تھا

بنی اسرائیل کو ذلّت کے عذاب سے بچا لیا۔ (یعنی) فرعون (کے ظلم و ستم) سے۔ بیشک وہ

عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۳۲﴾

سرکش | حد سے بڑھنے والوں میں | اور ہم نے انہیں چُن لیا | اپنے علم سے | تمام جہان والوں پر

سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔ اور ہم نے ان کو اپنے علم کی رو سے (اپنے زمانے کی) تمام مخلوق پر برتری عطا کی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِينٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

اور ہم نے دیں انہیں | نشانیاں | جن میں تھی | آزمائش | کھلی | بیشک | یہ لوگ

اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا کی تھیں جن میں واضح آزمائش تھی۔ بیشک یہ (کفار)

لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ﴿۳۵﴾

کہتے ہیں | نہیں یہ | مگر ہماری موت | ایک ہی بار | اور ہم نہیں | دوبارہ اُٹھائے جانے والے

کہتے ہیں۔ کہ ہم کو تو بس ایک ہی بار مرنا ہے اور ہم کو دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔

فَاْتُوا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ

پس لے آؤ | ہمارے باپ دادوں کو | اگر تم ہو | سچے | کیا وہ | بہتر ہیں | یا

بھلا ہمارے باپ دادوں کو (تو زندہ کر کے) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ بھلا (قوت و طاقت میں) یہ لوگ بہتر ہیں یا

قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوا

قوم | تبّع | اور وہ لوگ جو | ان سے پہلے ہوئے | ہم نے ہلاک کر دیا انہیں | بیشک وہ | تھے

تبّع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا بیشک وہ بڑے

مُجْرِمِينَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

مجرم لوگ | اور نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو کچھ | ان دونوں کے درمیان ہے

مجرم تھے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے

لٰعِبِينَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

کھیل کے طور پر | ہم نے نہیں پیدا کیا انہیں | مگر | حکمت کے تحت | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے

بے کار نہیں بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایک حکمت کے تحت پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۷) اور عیش و آرام کے ساز و سامان جن میں وہ مزے اڑایا کرتے تھے سب دنیا میں چھوڑ گئے۔

(۲۸) یونہی ہوا اور ان کے بعد ایک دوسری قوم (بنی اسرائیل) کو ہم نے بعد کے زمانہ میں ان کا وارث بنا دیا۔

(۲۹) پس چونکہ وہ کفر کی حالت میں ہلاک ہوئے اس لئے ان پر آسمان اور زمین یا اس کی بسنے والی مخلوق میں سے کوئی نہ رویا اور نہ انہیں کچھ مہلت ہی ملی۔

(۳۰) اور بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے ہم نے نجات دے دی۔

(۳۱) جو انہیں فرعون کے ہاتھوں پہنچ رہا تھا کہ ان کے لڑکوں کو قتل کرا دیتا اور لڑکیوں کو بیگار کے لئے زندہ رہنے دیتا تھا۔ بلا شبہ وہ بڑا سرکش اور حد سے بڑھ کر ظالم تھا۔

(۳۲) اور ہم نے اپنے علم کے مطابق بنی اسرائیل کو اس زمانے کے دوسرے لوگوں کے مقابلے میں چن لیا تھا کہ ان میں نبوت اور حکومت کا سلسلہ جاری کر دیا۔

(۳۳) اور ہم نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ سے ان کو اپنی قدرت کی نشانیاں (من وسلویٰ، بادل کا سایہ وغیرہ) عطا کیں جن میں ان کی واضح، کھلم کھلا آزمائش تھی کہ کون ہماری نعمت کا شکر کرتا ہے اور کون ناشکری۔

(۳۴) بلا شبہ یہ کفار مکہ تو یوں کہتے ہیں۔

(۳۵) کہ نہ تو ہماری اس دنیاوی موت کے سوا کوئی اور موت آنی ہے اور نہ ہم اس موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے والے ہیں۔

(۳۶) پس مسلمانو! اگر تمہارا موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کا دعویٰ صحیح ہے تو ہمارے باپ دادوں کو ابھی زندہ کر کے دکھاؤ تو ہم بھی یقین کریں۔

(۳۷) تو کیا دنیاوی زور اور طاقت میں یہ مکہ والے زیادہ ہیں یا **تُبَّعٍ حِمْيَرِي** شاہ یمن کی قوم سے، جنہیں یہ اہل عرب خوب جانتے ہیں جو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر تھے اور وہ لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے مثلاً عاد و ثمود وغیرہ؟ کہ ہم نے ان سب کو ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کر دیا تو ان اہل مکہ کا ہلاک کرنا ہم پر کیا مشکل ہے۔

(۳۸) اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان سب مخلوقات کو جو ان کے درمیان موجود ہیں فضول نہیں پیدا کیا۔

(۳۹) بلکہ ہم نے ان کو ایک حقیقی حکمت سے پیدا کیا ہے جس کے نتائج آخرت میں ظاہر ہوں گے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

افعال: بَكَتْ: وہ روئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ اِخْتَرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو پسند کر لیا، ماضی (جمع متکلم)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ خَلَقْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو بنایا، ہم نے ان دونوں کو پیدا کیا، ماضی (جمع متکلم)، هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: عَالِيًا: سرکش، متکبر، جبر کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فٰكِهِيْنَ: آرام پانے والے، مزہ اڑانے والے، خوش طبعی کرنے والے (مسلمانوں کا مذاق بنا کر) مزے اڑانے والے یا دل لگی کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُنْظَرِيْنَ: مہلت یافتہ، مہلت دیئے ہوئے، ڈھیل دیئے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ تُبَّعٍ: تبع، شاہان یمن کا لقب ہے، یمن کے اس بادشاہ کا لقب جو حضر موت، سبا اور حمیر پر قابض تھا۔ مُنْشَرِيْنَ: جلائے ہوئے، دوبارہ زندہ کئے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى

بیشک | دن | فیصلہ کا | ان کا وعدہ ہے | سب کا | جس دن | کام نہ آئے گا | کوئی دوست

بلاشبہ فیصلہ کا دن ان سب کا مقررہ وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست

عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ

کسی دوست کے | کچھ بھی | اور نہ انہیں | مدد ملے گی | مگر | جس پر | رحم کیا | اللہ نے

کے کچھ کام نہ آئے گا۔ نہ ان لوگوں کو مدد پہنچے گی مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ

بیشک وہی | بڑا زبردست | نہایت رحم والا ہے | بیشک | درخت | تھوہر کا | طعام ہے

بیشک وہ بڑا زبردست اور رحم والا ہے۔ بیشک زقوم کا درخت۔ گنہگاروں کا

الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾

گنہگار کا | پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | کھولتا رہے گا | پیٹوں میں | جیسے کھولتا ہے | گرم پانی

کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا، پیٹوں میں (اسی طرح) کھولے گا جیسے کھولتا ہوا گرم پانی۔

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ

پکڑ لو اسے | پھر کھینچو اسے | دوزخ کے بیچ تک | پھر | انڈیل دو | اس کے سر پر

(حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچ تک لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا

عذاب | کھولتے پانی کا | چکھ | بیشک تو | بڑا عزت والا | بزرگی والا تھا | بیشک یہی ہے

عذاب دینے کے لئے انڈیل دو۔ (اور کہا جائے گا) چکھ اس کا مزہ، تو بڑا معزز و شریف بنا پھرتا تھا۔ بلاشبہ یہ وہی کچھ ہے

مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾

جس کی نسبت تم | شک کرتے تھے | بیشک | پرہیزگار لوگ | امن کے مقام میں ہوں گے

جس کے بارے میں تم شک میں پڑے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

باغات میں | اور چشموں میں | پہنیں گے | باریک ریشم | اور گاڑھا ریشم

باغوں اور چشموں میں۔ باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے

مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ

آمنے سامنے بیٹھے ہوئے | اسی طرح (ہوگا) | اور ہم بیویاں بنا دیں گے ان کی | بڑی آنکھوں والی حوریں | وہ منگوائیں گے

بیٹھے ہوں گے (وہاں) یوں ہی ہوگا۔ اور ہم (دلکش) بڑی آنکھوں والی حوریں ان کی بیویاں بنا دیں گے۔

فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

اس میں | ہر قسم کا | میوہ | اطمینان سے | نہ چکھیں گے | وہاں | (مزہ) موت کا | سوائے

(اور) وہاں وہ بڑے اطمینان سے ہر قسم کے میوے طلب کرتے ہوں گے۔ وہاں وہ پہلی (دنیا کی) موت کے سوا کسی موت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بلا شبہ فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کی پوچھ گچھ، حساب کتاب اور جزائے اعمال کے لئے مقرر ہے۔
(۴۱) جس میں کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ انہیں کوئی مدد ملے گی۔
(۴۲) ہاں اس کو مدد ملے گی جس پر اللہ رحم کرے گا بیشک وہی ہے بڑا زبردست نہایت رحم والا۔
(۴۳) بلا شبہ تھوہر کا درخت۔
(۴۴) قیامت کے روز گنہ گاروں کا کھانا ہوگا۔
(۴۵) جو دوزخیوں کے پیٹوں میں جا کر پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جوش مارے گا۔
(۴۶) ایسا کھولے گا جیسا کہ پکتا ہوا پانی۔
(۴۷) حکم ہوگا کہ مجرم کو پکڑ لو اور اسے دھکیل کر دوزخ کے بالکل درمیان لے جاؤ۔
(۴۸) پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو۔
(۴۹) پھر اسے بطور طنز ارشاد ہوگا کہ تو تو بڑا عزت و احترام والا تھا اس عذاب کا مزہ چکھ۔
(۵۰) بے شک یہی عذاب آخرت ہے جس کی نسبت تم دنیا میں شک رکھتے تھے۔
(۵۱) بلا شبہ خدا سے ڈرنے والے مومن لوگ ہی آخرت میں امن و آرام کے مقام میں ہوں گے۔
(۵۲) یعنی جنت کے باغات اور چشموں میں ہوں گے۔
(۵۳) وہاں باریک اور گاڑھے ریشم کا لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
(۵۴) یونہی ہوگا اور ان سچے ایمان والوں کا بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی حوروں سے ہم نکاح کر دیں گے۔
(۵۵) اور وہ وہاں ہر قسم کے جنتی میوے بڑے امن و اطمینان سے طلب کریں گے۔

افعال: اِعۡتِلُوۡهُ: اس کو دھکیل کر لے جاؤ، اس کو سختی سے کھینچو، امر (جمع مذکر حاضر) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صُبُّوۡا: تم بہاؤ، تم اوپر سے ڈالو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ یَغۡلِیۡ: وہ کھولے گا، جوش مارے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ ذُقۡ: تو چکھ، امر (واحد مذکر حاضر)۔ زَوَّجۡنٰهُمۡ: ہم نے ان کو بیاہ دیا، ماضی (جمع متکلم)، هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مَوۡلٰی: دوست، اسم مفرد، مَوَالِیۡ جمع۔ مِیۡقَاتُهُمۡ: ان کا مقرر وقت، ان کی میعاد مقررہ، مِیۡقَاتُ مضاف، هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ غَلۡیٌ: (اگر پانی، دیگ کا) جوش مارنا، ابلنا، مصدر ہے۔ حُوۡرٌ: حوریں، حَوۡرَاءُ واحد۔

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا
پہلی موت کے | اور (اللہ) بچائے گا انہیں | عذاب | دوزخ سے | یہ فضل ہوگا
کا مزہ تک نہ چکھیں گے اور اللہ ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ سب آپ
مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ
آپ کے رب کا | یہی ہے | وہ | کامیابی | بہت بڑی | پس ہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو
کے ربّ کا فضل ہے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے پس ہم نے یہ قرآن
بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾
آپ کی زبان میں | تاکہ وہ | نصیحت حاصل کریں | پس آپ انتظار کریں | بیشک وہ (بھی) | انتظار کررہے ہیں
آپ کی زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ سو آپ انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کر رہے ہیں

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | سَبْعٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ
سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾
حٰم | نازل کی ہوئی ہے | یہ کتاب | اللہ کی طرف سے | جو بڑا زبردست | حکمت والا ہے
حا۔ میم۔ اس کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔
إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ
بیشک | آسمانوں میں | اور زمین میں | نشانیاں ہیں | ایمان والوں کے لئے | اور | (خود) تمہاری پیدائش میں
بیشک آسمانوں میں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش میں
وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
اور جو وہ پھیلاتا ہے | جانوروں میں سے | نشانیاں ہیں | یقین کرنے والوں کے لئے | اور بدل کر آنے میں | رات
اور ان جانوروں میں جو اُس نے پھیلا رکھے ہیں یقین رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور رات اور دن کے یکے بعد دیگرے
وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا
اور دن کے | اور اس میں | جو نازل کیا | اللہ نے | آسمان سے | رزق (پانی) | پھر زندہ کردیا
آنے میں اور اس رزق میں جو اللہ تعالیٰ آسمان سے اُتارتا ہے پھر جس سے زمین کو مردہ
بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾
اس سے | زمین | اس کی موت کے بعد | اور بدل کر لانے میں | ہواؤں کے | نشانیاں ہیں | عقلمندوں کے لئے
ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اُن لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو سمجھ سے کام لیتے ہیں۔
تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ
یہ | آیتیں ہیں | اللہ کی | ہم پڑھتے ہیں جن کو | آپ پر | بالکل ٹھیک | پس کس (لوگ)
یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو سناتے ہیں۔ پھر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۶) اورانہیں اس دنیاوی موت کے سوا، اور کوئی موت نہیں آئے گی اور اللہ انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

(۵۷) یہ ان پر اللہ کا فضل ہوگا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۵۸) پس اس قرآن کو ہم نے آپ ؐ کی زبان عربی میں آسان کردیا ہے تاکہ اہل مکہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس سے نصیحت حاصل کریں اور پھر باقی دنیا تک پہنچائیں۔

(۵۹) پس آپ عذاب کا وعدہ پورا ہونے تک انتظار کیجئے وہ لوگ بھی آپ ؐ پر کوئی مصیبت آپڑنے کا انتظار کررہے ہیں۔

سورۂ الجاثیه

جاثیه عربی میں گھٹنے ٹیکنے والی کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت میں قیامت کے روز خوف ودہشت سے ہر ایک امت کے گھٹنے ٹیکنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ حروف مقطعات ہیں۔ ان کے معنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۲) کہ یہ قرآن اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۳) ایمان والوں کے لئے آسمانوں اور زمین کی ہر ایک چیز کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرتی ہے۔

(۴) اور خود انسان اور تمام جانداروں کی پیدائش میں جو اس دنیا میں اللہ نے پھیلا رکھے ہیں اہل یقین کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(۵) اور رات دن کے ادل بدل کرآنے اور آسمان سے بارش برسا کر پانی کے ذریعہ سے خشک زمین کو سرسبز کرنے اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں بھی عقلمندوں کے لئے خدا کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں۔

افعال: وَقَاهُمۡ: وہ ان کو بچالے گا، محفوظ رکھے گا، ماضی بمعنی مستقبل (واحد مذکر غائب)، هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ لَا یَذُوۡقُوۡنَ: وہ نہیں چکھیں گے، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ یَسَّرۡنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو آسان کردیا، سہل کردیا، ماضی (جمع متکلم)، هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یَبُثُّ: وہ پھیلاتا ہے، متفرق، منتشر کرتا ہے، وہ پراگندہ کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بِلِسَانِكَ: تیری بولی میں، لِسَانِ مضاف، كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مَوۡتَةَ: موت، اسم ہے۔ مُرۡتَقِبُوۡنَ: انتظار کرنے والے، دیکھنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

بات پر | بعد اللہ | اور اس کی آیتوں کے | وہ ایمان لائیں گے | تباہی ہے | ہر | سخت جھوٹے

اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کن باتوں پر ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار کے لئے

اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ

گنہگار کے لئے | جو سنتا ہے | اللہ کی آیتوں کو | جو پڑھی جاتی ہیں | اس پر | پھر | اصرار کرتا ہے

ہلاکت ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جو اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں سنتا ہے پھر غرور سے اپنی ضد پر

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸

تکبر کرتے ہوئے | گویا کہ | اس نے انہیں سنا ہی نہیں | پس اُسے خوشخبری دو | عذاب | دردناک کی

یوں اڑا رہتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پس آپؐ اُسے ایک دردناک عذاب کی بشارت دیجئے۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ

اور جب | وہ جان لے | ہماری آیتوں میں سے | کچھ | تو اڑاتا ہے اس کا مذاق | یہی لوگ ہیں

اور جب ہماری آیتوں کا اسے کچھ علم ہوتا ہے تو اس کا مذاق اُڑاتا ہے، انہیں لوگوں

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

جن کے لئے ہے عذاب | ذلّت کا | ان کے آگے ہے | دوزخ | اور کام نہ آئے گا | ان کے

کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔ ان کے آگے دوزخ ہے اور جو کچھ انہوں نے (دنیا میں)

مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ

جو انہوں نے کمایا تھا | کچھ بھی | اور نہ وہ | جن کو انہوں نے بنالیا تھا | سوائے | اللہ کے | کارساز | اور ان کے لئے

کمایا ان کے کچھ کام نہ آئے گا، اور نہ وہ دوست کسی کام آئیں گے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا بنا رکھے ہیں اور ان

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

عذاب ہے | بڑا | یہ | ہدایت ہے | اور جو لوگ | منکر ہیں | اپنے رب کی آیتوں کے | ان کے لئے

کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ (قرآن تو سراسر) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اُن

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۱۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ

عذاب ہے | دردناک عذاب میں سے | اللہ (ہی) ہے جس نے | تابع کر دیا | تمہارے لئے | سمندر کو | تاکہ چلیں

کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے قابو میں کر دیا تاکہ اس کے

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲

کشتیاں | اس میں | اس کے حکم سے | اور تاکہ تم تلاش کرو | اس کا فضل | اور تاکہ تم | شکر کرو

حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور تابع کر دیا اس نے | تمہارے لئے جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | سب

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے اپنے حکم سے تمہارے کام پر مامور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶) یہ جو ہم آپ پر وحی نازل کررہے ہیں یہ ہماری بالکل سچی آیتیں ہیں پس اگر کفار ان پر ایمان نہیں لاتے تو اس کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔

(۷) ہر جھوٹے مجرم کا انجام تباہی ہے۔

(۸) جو خدا کی آیتیں سن کر بھی اپنی سرکشی پر ضد کرتا ہے۔ گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس ایسے سرکش کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔

(۹) جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن کی آیت ہے تو اس سے مذاق کرتا ہے ایسے منکرین کو قیامت میں عذاب بھی سخت ہوگا۔

(۱۰) پس ان کے آگے ان کے لئے دوزخ تیار ہے اور جو مال و دولت وہ دنیا میں کماتے رہے نہ تو وہی ان کے کچھ کام آئے گا اور نہ ان کے جھوٹے معبود ہی کچھ کام آئیں گے جنہیں وہ اللہ کے سوا اپنا کارساز سمجھے ہوئے تھے اور انہیں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

(۱۱) یہ قرآن تو سراسر ہدایت ہے جو کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا اس کے لئے آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے۔

(۱۲) اللہ ہی نے سمندر کو تمہارے تابع کردیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں بحری جہاز چل سکیں اور تم بحری تجارت و شکار سے اپنی روزی حاصل کرسکو جو اللہ کا فضل ہے اور اس کا شکر کرو۔

افعال: اِتَّخَذَھَا: اس نے ٹھہرالیا ہے اس کو ماضی (واحد مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ یَسْمَعُ: وہ سنتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُصِرُّ: وہ اصرار کرتا ہے ضد کرتا ہے جم جاتا ہے مضارع (واحد مذکر غائب)۔

مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِیْنَ

اپنی طرف سے | بیشک | اس میں | نشانیاں ہیں | اُن لوگوں کے لئے | جو غور و فکر کرتے ہیں | کہہ دیجئے | ان سے

کر رکھا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان سے

اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا

جو ایمان لائے | کہ معاف کردیں | اُن کو جو | اُمید نہیں رکھتے | اللہ کے ایام (حساب) کی | تاکہ وہ بدلہ دے | ایک قوم کو

کہہ دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے (عذاب کے) دنوں کی اُمید نہیں رکھتے۔ تاکہ وہ ان کو

بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ

اُن (اعمال کا) جو وہ کرتے تھے | جس نے عمل کیا | نیک | تو وہ اسی کے لئے ہے | اور جس نے کیا بُرا کام

ان اعمال کا بدلہ دے جو وہ کرتے تھے۔ جس نے نیک اعمال کئے تو اس نے اپنے ہی فائدے کے لئے کئے۔ اور جس نے برائی کی

فَعَلَیْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا

تو (اس کا وبال) اُسی پر ہے | پھر | اپنے رب کی طرف (ہی) | تم لوٹائے جاؤ گے | اور بیشک | ہم نے دی تھی

تو اس کی سزا بھی اسی کو ملے گی پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور بیشک ہم نے

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ

بنی اسرائیل کو | کتاب | اور حکومت | اور نبوت | اور ہم نے روزی دی ان کو | پاکیزہ چیزوں سے

بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت بخشی اور اُن کو پاکیزہ رزق عطا کیا

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ

اور ہم نے بزرگی دی ان کو | جہان والوں پر | اور دیئے ہم نے ان کو | واضح | احکام پورے

اور ان کو تمام اہل عالم پر فضیلت دی۔ اور ہم نے ان کو دین کے نہایت واضح احکام دیئے

فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ

تو انہوں نے اختلاف نہ کیا | مگر اس کے بعد کہ | آ چکا ان کے پاس | علم | ضد کی وجہ سے | آپس میں

پھر انہوں نے (دینِ حق کے اس) علم کے آنے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا (اور گروہ در گروہ ہو گئے)

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ

بیشک آپ کا رب | فیصلہ کرے گا | ان کے درمیان | دن | قیامت کے | ان (باتوں) میں | جن میں وہ تھے

بیشک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں جن میں وہ جھگڑتے تھے

یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

اختلاف کرتے | پھر | ہم نے کر دیا آپ کو | ایک خاص طریقہ پر | دین کے | تو آپ اس کی پیروی کریں

فیصلہ کر دے گا۔ پھر ہم نے آپ کو دین کی واضح راہ پر مامور کر دیا پس آپ اسی پر چلتے رہیں

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ

اور پیروی نہ کریں | خواہشوں کی | ان کی جو | علم نہیں رکھتے | بیشک وہ | ہرگز کام نہ آئیں گے | آپ کے

اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلیں جو کچھ ہی نہیں رکھتے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ لوگ آپ کے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۳) اور جو کچھ آسمان' زمین' سورج' چاند' ستارے' بادل' ہوا وغیرہ اللہ کی مخلوق ہیں وہ سب اس نے اپنی مہربانی سے تمہارے تابع کر دیئے ہیں بلاشبہ اس میں بھی مظاہر قدرت میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں موجود ہیں۔

(۱۴) آپ اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ وہ ان کفار سے (جنہیں اس بات کی امید نہیں کہ اللہ کسی روز سرکشوں کو ہلاک کر کے اپنے نیک بندوں کو ان پر فتح یاب اور فتح مند فرمائے گا) خود بدلہ لینے کی فکر نہ کریں تاکہ اللہ انہیں ان کی بداعمالیوں کی خود سزا دے۔

(۱۵) جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے پھر قیامت کے دن اعمال کا جواب دینے کے لئے تم اللہ کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے۔

(۱۶) اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا کی اور پاک چیزوں سے روزی بخشی اور دنیا والوں پر فضیلت دی۔

(۱۷) اور صاف صاف احکام نازل کئے تو انہوں نے محض آپس کی سرکشی اور دشمنی کی وجہ سے ان میں اختلاف ڈال دیا۔ بیشک اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

(۱۸) ہم نے آپؐ کے لئے ایک شریعت مقرر کر دی ہے سو آپؐ اس کی پیروی کیجئے اور ان جاہل مشرکوں کی خواہش کی پیروی نہ کیجئے۔

افعال: **یَغْفِرُوْا**: وہ معاف کر دیں' درگزر کریں' بدلہ لینے کا ارادہ نہ کریں' امر (جمع مذکر غائب)۔ **اِتَّبِعْھَا**: تو اس کی پیروی کر' امر (واحد مذکر حاضر) 'ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: **شَرِیْعَۃٌ**: رستہ' شریعت' دین کا دستور' الٰہی طریقہ' کھلا راستہ' **شَرَائِعُ** جمع۔

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ

اللہ کے مقابل | کچھ بھی | اور بیشک | ظالم لوگ | بعض ان میں سے | دوست ہیں بعض کے | اور اللہ

کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور بلاشبہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا

وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

دوست ہے | پرہیزگاروں کا | یہ (قرآن) دانائی کی باتیں ہیں | لوگوں کے لئے | اور ہدایت | اور رحمت

دوست ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لئے دانائی ہے اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

ان لوگوں کے لئے | جو یقین رکھتے ہیں | کیا خیال کرتے ہیں | وہ جنہوں نے | کمائیں (کیں) | برائیاں

ہدایت اور رحمت ہے۔ کیا جو لوگ برائیاں کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو

اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ

کہ ہم کردیں گے انہیں | اُن لوگوں کی طرح جو | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | برابر ہے | ان کا جینا

ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کا جینا اور مرنا یکساں

وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور ان کا مرنا؟ | بُرا ہے | جو | وہ فیصلہ کرتے ہیں | اور پیدا کیا | اللہ نے | آسمانوں | اور زمین کو

ہو جائے گا؟ کیسا غلط اور بُرا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

حقیقی مصلحت سے | اور تا کہ بدلہ دیا جائے | ہر | نفس کو | اس کا جو | اس نے کمایا اور ان پر | کوئی ظلم نہ ہوگا

پیدا کیا تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ

پس کیا تم نے دیکھا | اس کو جس نے بنالیا | اپنا معبود | اپنی خواہش کو | اور گمراہ کردیا اسے | اللہ نے | علم کے باوجود

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو باوجود علم کے گمراہ کر دیا

وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ

اور مہر کردی | اس کے کان | اور اس کے دل پر | اور ڈال دیا | اس کی آنکھوں پر | پردہ | تو کون

اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو ایسے شخص کو

يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا

ہدایت کرے گا اس کو | اللہ کے بعد | تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ | اور وہ کہتے ہیں | نہیں ہے زندگی | سوائے

اللہ تعالیٰ کے سوا کون راہِ راست پر لا سکتا ہے کیا تم غور نہیں کرتے؟ اور وہ کہتے ہیں ہماری (زندگی) تو بس

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ

دنیاوی زندگی کے | کہ ہم مرتے ہیں | اور جیتے ہیں | اور نہیں ہلاک کرتا ہمیں | مگر | یہی زمانہ | اور نہیں انہیں

یہی دُنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف گردشِ زمانہ ہی ہلاک کرتی ہے حالانکہ انہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) بلاشبہ وہ اللہ کے ہاں آپ کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور کافر ظالم دنیا میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور پرہیزگار مسلمانوں کا تو اللہ ہی دوست اور ساتھی ہے۔

(۲۰) یہ قرآن تو لوگوں کے لئے دانائی اور روشن دلائل کا مجموعہ ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور رحمت ہے۔

(۲۱) کیا مجرم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم قیامت کے روز کافر بدکاروں کو نیک مؤمنوں کے برابر کردیں گے جن کا مرنا جینا برابر ہو، ہرگز نہیں! وہ کیسا غلط فیصلہ کررہے ہیں۔

(۲۲) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک حقیقی مصلحت کے لئے پیدا کیا ہے کہ انسان دنیا میں فطرت کے قوانین کے مطابق عمل کرے اور آخرت میں ہر ایک شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے اور کسی سے بے انصافی نہ ہو۔

(۲۳) کیا آپؐ نے اس شخص کے حالات میں بھی غور کیا ہے، جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود اور حاکم مقرر کیا ہے اور اسی کی پیروی کرتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ نے بھی اسے راہ حق پر چلنے کی توفیق نہیں بخشی اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ وہ حق کو نہ سن سکے اور نہ دیکھ سکے اور نہ اس کو سمجھ سکے پس اللہ کے سوا کون اس کو سیدھے راستے پر لاسکتا ہے تو کیا تم غور نہیں کرتے؟

افعال: اِجۡتَرَحُوۡا: انہوں نے گناہ کمایا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَن یُّغۡنُوۡا: وہ ہرگز دفع نہیں کرسکیں گے، ہرگز کام نہیں آئیں گے، فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے، مضارع منفی بہ لن تاکید مستقبل (جمع مذکر غائب)۔ نَجۡعَلَهُمۡ: ہم ان کو کردیں، ہم ان کو بنادیں، مضارع (جمع متکلم)، هُمۡ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَضَلَّهٗ: اس نے اس کو بے راہ کردیا، بہکایا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَحۡيَاهُمۡ: ان کی زندگی، ان کا جینا، مَحۡيَا مضاف، هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَمَاتُهُمۡ: ان کی موت، ان کا مرنا، مَمَاتُ مضاف، هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ بَصَرِهٖ: اس کی آنکھ، اس کی بینائی، بَصَرِ مضاف، هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ سَمۡعِهٖ: اس کا کان، اس کی قوت سماعت، سَمۡعِ مضاف، هٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ غِشٰوَةٌ: تاریکی کا پردہ، کہ جب آنکھوں پر اللہ نے ڈال دیا تو پھر راہ حق نہیں سوجھتی۔

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اس (بات) کا | کچھ علم | نہیں وہ | مگر صرف | گمان کرتے ہیں | اور جب | پڑھی جاتی ہے | ان پر

اس کا کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض وہم و گمان سے کام لیتے ہیں۔ اور جب ہماری واضح آیتیں انہیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ

ہماری آیتیں | واضح | تو نہیں ہوتی | ان کی کوئی (اور) دلیل | سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں | لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ

اگر تم ہو | سچے | کہہ دیجئے اللہ | تمہیں زندہ کرتا ہے | پھر | تمہیں مارتا ہے | پھر | تمہیں جمع کردے گا

(زندہ کر کے) لے آؤ۔ آپؐ فرما دیجئے' اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو موت دیتا ہے پھر وہی تم کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

روزِ | قیامت میں | نہیں (کوئی) شک | اس (کے آنے) میں | لیکن | اکثر | لوگ

قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ

نہیں جانتے | اور اللہ (ہی) کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | اور جس دن | قائم ہوگی

سمجھتے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور جس دن قیامت قائم

السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

قیامت | اس دن | نقصان میں رہیں گے | اہل باطل | اور آپ دیکھیں گے | ہر ایک اُمت کو

ہوگی اُس دن اہل باطل خسارے میں رہیں گے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ سب گروہ

جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا

گھٹنوں کے بل گرے ہوئے | ہر ایک اُمت | بلائی جائے گی | اپنے نامہ اعمال کی طرف | آج | تمہیں بدلہ دیا جائے گا | جو کچھ

گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے ہر اُمت کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے عمل

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا

تم کرتے تھے | یہ | ہماری کتاب ہے | جو بولتی ہے | تمہارے متعلق | حق کے ساتھ | کیونکہ بیشک ہم

کا بدلہ ملے گا۔ یہ (اعمال نامہ) ہماری تحریر ہے جو تمہارے متعلق سب کچھ ٹھیک بتلاتی ہے بے شک ہم

نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لکھواتے جاتے تھے | جو کچھ (بھی) | تم کیا کرتے تھے | پس جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے

تمہارے اعمال (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

نیک | تو داخل کرے گا انہیں | ان کا رب | اپنی رحمت میں | یہی ہے | کامیابی | واضح

کرتے رہے تو ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا یہ کھلی کامیابی ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۴) وہ مشرکین تو اس دنیاوی زندگی کے سوا کسی اور زندگی کا ہونا نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا زندہ ہونا اور مرنا بس یہیں دنیا ہی میں ختم ہو جاتا ہے اور زمانہ ہی ہمیں فنا کرتا ہے مگر انہیں اس کا کچھ بھی صحیح علم نہیں محض خیالی باتیں کرتے ہیں۔

(۲۵) اور جب آپ ان کو قرآن کی واضح آیات پڑھ کر سناتے ہیں تو وہ اور کوئی عقلی و نقلی دلیل تو پیش نہیں کر سکتے۔ صرف یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو کہ قیامت ضرور آئے گی تو ہمارے باپ دادوں کو فی الحال اٹھا کھڑا کرو۔

(۲۶) ان سے کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو اول بار پیدا کرتا ہے اور پھر طبعی عمر کے ختم ہونے پر مارتا ہے اور پھر قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ تم سب کو جمع کر کے تمہارے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

(۲۷) آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن دین حق کو جھٹلانے والے ہی نقصان میں رہیں گے۔

(۲۸) اور اس وقت ہر ایک امت خوف و دہشت کے مارے دربار الٰہی میں گھٹنے ٹیکے ہوئے ہوگی اور سب کو ان کے اعمال نامہ دکھائے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ آج تمہیں تمہارے انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

(۲۹) یہ ہماری فرشتوں کی لکھی ہوئی کتاب ٹھیک ٹھیک بیان کر دے گی کہ تم نے دنیا میں کیا کچھ کیا تھا کیونکہ جو کچھ تم عمل کرتے تھے ہم کراماً کاتبین سے برابر لکھواتے جاتے تھے۔

(۳۰) لیکن ایماندار لوگ جنہوں نے نیک اعمال کئے اللہ انہیں اپنی رحمت (جنت) میں داخل کرے گا اور یہی بڑی زبردست کامیابی ہے۔

افعال: اِئۡتُوۡا: تم آؤ، امر (جمع مذکر حاضر) اِئۡتُوۡاب، تم لاؤ۔ تُدۡعٰی: وہ بلائی جائے گی، وہ پکاری جائے گی، مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔ یَخۡسَرُ: وہ ناکام ہوں گے، نقصان اٹھائیں گے، گھاٹا پائیں گے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَسۡتَنۡسِخُ: ہم لکھواتے ہیں، ہم محفوظ رکھتے ہیں، تھے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جَاثِیَۃً: زانو پر بیٹھنے والی، زانو پر گرنے والی، اسم فاعل (واحد مونث)۔ کِتَابِهَا: اس کا اعمال نامہ، کِتَابِ مضاف، ھَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ کِتَابُنَا: ہمارا اعمال نامہ، کِتَابُ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ

لیکن | جو لوگ | منکر رہے | پس کیا نہ تھیں | میری آیتیں | پڑھی جاتی | تم پر | پھر تم نے تکبر کیا

اور جو لوگ کافر تھے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں' سو تم نے تکبر کیا

وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ

اور تم تھے ہی | مجرم لوگ | اور جب کہا جاتا تھا | بیشک | وعدہ | اللہ کا | حق ہے | اور قیامت

اور تم تھے ہی نافرمان لوگ۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں

لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

نہیں کوئی شک | اس (کے آنے) میں | (تو) تم نے کہا | ہم نہیں جانتے | کہ کیا ہے | قیامت | ہم نہیں خیال کرتے | مگر

کچھ شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟ ہم تو اس کو محض

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ایک گمان سا | اور ہم نہیں | یقین کرنے والے | اور ظاہر ہو جائے گی | ان پر | برائی | اس کی جو | وہ کیا کرتے تھے

خیالی چیز سمجھتے ہیں اور ہم کو (اس پر) کچھ یقین نہیں۔ اور ان کے اعمال کی برائیاں ان کے سامنے آ جائیں گی

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

اور گھیر لے گا | انہیں | وہ (عذاب) | جس کا وہ تھے | مذاق اڑاتے | اور کہا جائے گا | کہ آج | ہم بھلا دیں گے تم کو

اور جس چیز کا وہ مذاق اڑاتے تھے' وہ اُن کو آ گھیرے گی۔ اور کہا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں

كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

جیسا کہ | تم نے بھلا دی تھی | ملاقات | اپنے اس دن کی | اور | تمہارا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور نہیں تمہارے لئے

جیسے تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ

کوئی مددگار | یہ | اس لئے کہ | تم نے بنا لیا تھا | اللہ کی آیتوں کو | مذاق | اور دھوکا دیا تمہیں | زندگی نے

مددگار نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق اڑایا تھا اور تم کو دُنیا کی زندگی نے دھوکے میں

الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ

دُنیا کی | تو آج | وہ نہ نکالے جائیں گے | اس سے | اور نہ ان کو | توبہ کا موقع ملے گا | پس اللہ کے لئے ہے

ڈال رکھا تھا۔ پس آج نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ پس تمام خوبیاں اللہ ہی

الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ

سب تعریف | جو رب ہے | آسمانوں کا | اور رب ہے | زمین کا | (اور) رب ہے تمام جہانوں کا | اور اسی کے لئے

کے لئے ہیں جو آسمانوں' زمین اور تمام جہانوں کا رب ہے اور اسی کے لئے

الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾

بڑائی ہے | آسمانوں میں | اور زمین میں | اور وہی ہے | زبردست | حکمت والا

بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) لیکن جو لوگ منکر ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا میری آیتیں پڑھ کر تم کو نہ سنائی جاتی تھیں اور تم ان کے ماننے سے انکار کرتے تھے اور تم تھے ہی بڑے گنہ گار۔

(۳۲) اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ کہ قیامت آئے گی بالکل سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ ایک وہم سا ہے اور ہمیں اس کا یقین نہیں۔

(۳۳) اور جو جو بُرے عمل وہ کیا کرتے تھے ان کے برے نتائج بھی ان پر ظاہر ہو جائیں گے اور قیامت کے جس عذاب کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہی ان پر آپڑے گا۔

(۳۴) اور حکم ہوگا کہ آج ہم تمہیں ایسا ہی فراموش کر دیں گے جیسا تم نے دنیا میں قیامت کے آنے کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

(۳۵) اور یہ عذاب تم پر تمہارے ان برے اعمال کے بدلے میں ہوگا جو تم دنیا میں اللہ کی آیات سے انکار اور مذاق کیا کرتے تھے اور دنیا کی زندگی پر فخر کر رہے تھے پس ایسے ہی لوگ دوزخ سے نکالے نہ جائیں گے اور ان سے توبہ بھی طلب نہ کی جائے گی۔

(۳۶) پس حمد و ثنا کے لائق وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین اور سارے عالم کا پروردگار ہے۔

(۳۷) اور آسمانوں اور زمین میں بڑائی اسی کو حاصل ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

افعال: نَدْرِیْ: ہم جانتے ہیں، ہم (نہیں) جانتے، مضارع (جمع متکلم)۔ نَظُنُّ: ہم گمان کرتے ہیں، ہم کو (بھی ایک) خیال سا ہوتا ہے، ہم گمان سا رکھتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔ غَرَّتْکُمْ: اس نے تمہیں بہکایا، فریب دیا، یعنی حیات دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا، ماضی (واحد مونث غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نَنْسٰکُمْ: ہم تم کو بھول جائیں گے، بھلا دیں گے یعنی بھولے بسرے کی طرح بالکل چھوڑ دیں گے، مضارع (جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ لَا یُخْرَجُوْنَ: وہ نہیں نکالے جائیں گے، مضارع مجہول منفی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ظَنًّا: گمان، خیال، اٹکل، تخمینی بات، وہ اعتقاد راجح کہ جس میں اس کے خلاف ظہور پذیر ہونے کا بھی احتمال ہو۔ مُسْتَیْقِنِیْنَ: یقین رکھنے والے، کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | خَمْسٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲

حٰم | نازل کرنا | کتاب کا | اللہ کی طرف سے | جو بڑا غالب | حکمت والا ہے

حا۔ میم۔ اس کتاب کا نزول زبردست اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

نہیں پیدا کیا ہم نے | آسمانوں | اور زمین کو | اور جو | ان دونوں کے درمیان ہے | مگر | حق کے ساتھ

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حکمت کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت تک

وَّاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳

اور ایک وقت مقرر کے لئے | اور جو لوگ | منکر ہیں | وہ اس چیز سے | (جس سے) ان کو ڈرایا جاتا ہے | منہ موڑنے والے ہیں

کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ (حق کے) منکر ہیں وہ (عذاب کے) ڈراوے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

کہہ دیجئے | دیکھو تو جنہیں | تم پوجتے ہو | سوائے | اللہ کے | مجھے دکھاؤ تو | کیا چیز

آپ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ

پیدا کیا انہوں نے | زمین میں سے | یا ان کی | (کوئی) شراکت ہے | آسمانوں میں؟ | لاؤ میرے پاس

زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے یا وہ آسمانوں (کے بنانے) میں شریک ہیں۔

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

(کوئی) کتاب | پہلے کی | اس (قرآن) سے | یا کوئی روایت | علمی | اگر تم ہو

اگر (شرک کے حق میں) تمہارے پاس کوئی سابقہ آسمانی کتاب یا علمی آثار موجود ہوں تو میرے پاس لے آؤ

صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

سچے | اور کون | زیادہ گمراہ ہے | اس سے جو | پکارتا ہے | سوائے

اگر تم سچے ہو۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے (معبودوں)

اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ

اللہ کے | اُسے جو | جواب نہ دے سکے | اس کو | روز | قیامت تک | اور وہ

کو پکارے جو قیامت تک اس کی پکار کا جواب نہ دے سکیں بلکہ ان کو ان کے

عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً

ان کے پکارنے سے | بے خبر ہیں | اور جب | جمع کئے جائیں گے لوگ | تو وہ ہوں گے ان کے | دشمن

پکارنے کی خبر تک نہ ہو۔ اور جب (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ (باطل معبود) ان کے

سورۂ الاحقاف

احقاف حقف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ریت کا مستطیل بلند جھکا ہوا ٹیلہ یہ ایک وادی ہے عمان اور محصرہ واقع حضر موت کے درمیان جس میں اونچے اونچے ریت کے ٹیلے ہیں جس کا بڑا حصہ غیر آباد صحرا ہے اور اسے آج کل **''الربع الخالی''** کہتے ہیں۔اس کے کناروں پر کچھ آبادیاں تھیں۔اس علاقے میں قوم عاد ارم آباد تھی۔ چونکہ اس سورت میں اس وادی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) **حٰمٓ**۔حروف مقطعات ہیں۔

(۲) یہ کتاب (قرآن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس اللہ کی نازل کی ہوئی ہے جو بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۳) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے اللہ نے ان کو ایک حقیقی مصلحت اور مقررہ وقت تک قائم رہنے کے لئے پیدا کیا ہے مگر منکرین کو جب اس روز قیامت اور اس میں حشر ونشر اور جزا وسزا سے ڈرایا جاتا ہے تو وہ اس سے بے رُخی کرتے ہیں۔

(۴) مشرکین سے کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمان کے بنانے میں انہوں نے کچھ حصہ لیا ہے اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا کوئی علمی سند دکھا دو۔

(۵) اور جو شخص اللہ کے سوا ایسے معبودوں کی عبادت کرتا ہے جو بے جان ہونے کی وجہ سے قیامت تک اس کی کسی بات کا اس کو کچھ جواب نہ دے سکیں اور اس کے پکارنے کی بھی انہیں کچھ خبر نہ ہو اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے۔

اسماء: اَثٰرَۃٌ: وہ روایت یا تحریر جس کا اثر باقی رہ گیا ہو، بچا ہوا، محفوظ۔ دُعَآئِھِمْ: ان کا دعا کرنا، ان کی پکار (دُعَاءِ مضاف، ھِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

اور ہوں گے | ان کی عبادت سے | منکر | اور جب | پڑھی جاتی ہیں | ان پر | ہماری آیتیں

دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت ہی سے منکر ہوں گے اور جب ان کو ہمارے صاف اور واضح احکام پڑھ کر

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا

واضح | تو کہتے ہیں | جن لوگوں نے انکار کیا | حق کے بارے میں | جب وہ آ گیا ان کے پاس | کہ یہ تو

سنائے جاتے ہیں تو کافر لوگ سچی بات کی نسبت' جب وہ ان کے پاس آ جاتی ہے' کہتے ہیں کہ یہ تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

جادو ہے | کھلا | کیا وہ کہتے ہیں | اس نے خود بنا لیا ہے اسے | کہہ دیجئے | اگر میں نے اسے خود بنا لیا ہے

کھلا جادو ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (نبیؐ نے) اسے اپنی طرف سے بنا لیا ہے؟ آپ فرما دیجئے اگر میں نے یہ خود بنا لیا ہے

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا

تو تم اختیار نہیں رکھتے | مجھے (بچانے کا) | اللہ سے | کچھ بھی | وہی | بہتر جانتا ہے | جو باتیں

تو تم اللہ تعالیٰ کے معاملے میں میری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔ وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس

تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

تم بناتے ہو اس کے بارے میں | وہ کافی ہے اس کا | گواہ | میرے درمیان اور تمہارے درمیان | اور وہ | بخشنے والا

(قرآن) کے بارے میں بنا رہے ہو اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہ بہت بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا

رحم کرنے والا ہے | کہہ دیجئے | نہیں ہوں میں | انوکھا | رسولوں میں سے | اور میں نہیں جانتا | کہ کیا

رحم فرمانے والا ہے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول (تو) نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے

يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا

کیا جائے گا | میرے ساتھ | اور نہ تمہارے ساتھ | نہیں پیروی کرتا میں | مگر اسی کی | جو وحی کیا جاتا ہے | میری طرف | اور نہیں میں

ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو

اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

مگر ڈرانے والا | کھلم کھلا | کہہ دیجئے | بھلا تم دیکھو تو | اگر وہ (قرآن) ہے | اللہ کی طرف سے | اور

صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ آپؐ فرما دیجئے بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم

كَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ

تم نے انکار کر دیا | اس کا | اور گواہی دی | ایک گواہ نے | بنی اسرائیل میں سے | اسی طرح کی

اس کا انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس طرح کی کتاب کی گواہی دے کر

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰

پھر وہ ایمان لایا | اور تم نے غرور کیا | بیشک اللہ | نہیں راہ پر لاتا | ظالم لوگوں کو

ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی کرتے رہو تو بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(٦) اور جب قیامت کے روز لوگ دوبارہ زندہ کر کے قیامت کے میدان میں اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کئے جائیں گے تو وہ جھوٹے معبود اُن کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور صاف کہہ دیں گے کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

(۷) اور ان کفار کی تو عادت ہی یہ ہے کہ جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اس سچے کلام الٰہی کو کھلا جادو کہتے ہیں۔

(۸) کیا وہ کفار مکہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ قرآن اپنی طرف سے خود بنالیا ہے۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر فرض کیا میں نے اس کو خود بنالیا تو تمہاری مدد مجھے اللہ کے غضب سے بچا نہیں سکتی پھر بھلا میں کیوں بنانے لگا جو جو فضول اعتراضات تم خدا کی وحی کے متعلق کرتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے اور میرے اور تمہارے درمیان وہی کافی گواہ ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۹) کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں کہ میری رسالت پر ایمان لانے سے تم شرماتے اور ڈرتے ہو اور مجھے اس بات کا علم نہیں کہ آئندہ دنیا میں مجھے کیا کیا صدمے، واقعات پیش آئیں گے۔ صحت و بیماری اور فتح و شکست وغیرہ اور نہ اس بات کا کہ تمہیں کیا کیا حالات پیش آئیں گے؟ میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۱۰) کہہ دیجئے دیکھو تو سہی اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور تم ناحق اس کا انکار کر رہے ہو اور سابقہ اہل کتاب یعنی علمائے یہود سے اس دین کے بارے میں پوچھتے رہتے ہو تو لو بنی اسرائیل میں سے ایک زبردست گواہ مثلاً ان کے مشہور و معروف عالم عبداللہ بن سلام نے گواہی دے دی کہ یہ اللہ کا کلام ہے پھر وہ تو ایمان لے آیا اور تم نے اس کے ماننے سے انکار کیا تو کیا تم ظالم نہیں؟ ضرور ظالم ہو، بیشک اللہ ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

انعال: اِفْتَرَيْتُهٗ: میں نے اس کا افتراء کیا، میں نے اس کو گھڑ لیا، اِفْتَرَيْتُ ماضی (واحد متکلم) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اَتَّبِعُ: میں پیروی کرتا ہوں، اتباع کرتا ہوں، مضارع (واحد متکلم)۔ يُفْعَلُ: کیا جائے گا، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بِدْعًا: نیا، صفت مشبہ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا

اور کہتے ہیں | کافر لوگ | ان سے جو ایمان لے آئے ہیں | اگر ہوتا وہ (دین) | بہتر | (تو)

اور جو لوگ کافر ہیں مومنوں سے (متعلق) کہتے ہیں کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس کی

سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا

وہ پہل نہ کرتے ہم سے | اس کی طرف | اور جب انہوں نے ہدایت نہ پائی | اس سے | تو اب وہ کہیں گے | (کہ) یہ (تو)

طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب قرآن سے ان کو ہدایت نصیب نہ ہوئی تو اب کہیں گے کہ

إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا

جھوٹ ہے | پرانا | اور اس سے پہلے ہے | کتاب | موسیٰ کی | رہنما | اور رحمت | اور یہ (قرآن)

یہ پرانا جھوٹ ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (آچکی جو) رہنما اور باعث رحمت تھی۔ اور یہ

كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ

ایک کتاب ہے | تصدیق کرنے والی | عربی زبان میں | تاکہ وہ ڈرائے | ان کو جنہوں نے ظلم کیا | اور خوشخبری

کتاب جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی میں ہے تاکہ ظالم لوگوں کو ڈرائے اور نیکی کرنے والوں

لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ

نیک لوگوں کے لئے | بیشک | جنہوں نے کہا کہ | ہمارا رب | اللہ ہے | پھر | وہ قائم رہے | پس کوئی خوف نہیں

کو خوشخبری دے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم رہے تو نہ ان کو

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ

ان پر | اور نہ وہ | غمگین ہوں گے | یہی لوگ ہیں | اہل جنت | ہمیشہ رہیں گے

کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ لوگ اہل جنت ہیں (اور وہ) اس میں

فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ

اس میں | بدلے میں | ان کاموں کے جو | وہ کیا کرتے تھے | اور ہم نے تاکید کی | انسان کو

ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ

اپنے والدین کے ساتھ | نیکی کرنے کی | کہ اٹھائے رکھا اس کو | اس کی ماں نے | تکلیف سے | اور جنا اس کو | تکلیف سے

اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے' اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف سے جنا۔

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ

اور اس کا حمل | اور دودھ چھڑانا | تیس | مہینے (ہیں) | یہاں تک کہ | جب وہ پہنچا | اپنی جوانی کو

اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے کا عرصہ ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا

وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

اور پہنچا | چالیس | سال کی عمر کو | تو کہا اس نے | اے میرے رب | توفیق دے مجھے | کہ میں شکر کروں

اور چالیس سال کی عمر تک پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُن

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) منکر لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ اسلام ہی بہتر دین ہوتا تو کمزور اور کم درجہ کے لوگ (صحابۂ رسولؐ) ہم سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آتے اور چونکہ ان کو اس قرآن کے ذریعہ سے سیدھے راستے کی طرف ہدایت نصیب نہیں ہوئی اس لئے وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

(۱۲) اور اس قرآن سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی تورات اہل حق کی پیشوا اور ان کے لئے باعث رحمت تھی اور یہ قرآن عربی زبان میں پہلی الہامی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے تاکہ مشرکین اور منکرین کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور نیکوکار ایمانداروں کو کامیابی اور نجات کی خوشخبری دے۔

(۱۳) بلاشبہ جن مسلمانوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مانا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے، نہ انہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم۔

(۱۴) یہی مسلمان جنتی ہیں جو اپنے نیک اعمال کے بدلے ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

افعال: سَبَقُوْنَا: وہ ہم سے پہلے دوڑے، انہوں نے ہم سے سبقت کی، ماضی (جمع مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ لَمْ يَهْتَدُوْا: وہ ہدایت یافتہ نہیں ہوئے، انہوں نے ہدایت نہیں پائی، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِمَامًا: پیشوا، مقتدا، رہنما، اَئِمَّةٌ جمع۔ قَدِيْمٌ: پہلے زمانے میں پایا جانے والا، پرانا، مدت کا، قدیمی، صفت مشبہ کا صیغہ۔

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ

تیری نعمت کا | جو | انعام کی تو نے | مجھ پر | اور میرے والدین پر | اور کہ میں عمل کروں

نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیں اور یہ کہ میں ایسے نیک

صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ

نیک | جس کو تو پسند کرے | اور صلاحیت پیدا کر | میرے لئے | میری اولاد میں | بیشک میں نے | توبہ کی

عمل کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو بھی میرے حق میں نیک بنا دے میں تیری طرف رجوع

اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

تیری طرف | اور بیشک میں | فرمانبرداروں میں ہوں | یہی وہ لوگ ہیں | جن سے ہم قبول کرتے ہیں

کرتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اچھے کاموں کو ہم

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

وہ نیک عمل | جو | انہوں نے کئے | اور ہم درگزر کرتے ہیں | ان کے گناہوں سے | اہل جنت میں (شامل کرکے)

قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں یہ اہل جنت (میں شامل) ہوں گے۔

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ

سچا وعدہ (ہے) | جو | ان سے کیا جاتا تھا | اور وہ | جس نے کہا

یہ (اللہ تعالیٰ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا ہے۔ اور وہ جس نے اپنے

لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

اپنے والدین سے | افسوس ہے تم پر | کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو | کہ میں دوبارہ نکالا جاؤں گا | حالانکہ گزر چکیں

والدین سے کہا کہ افسوس ہے تم پر کیا مجھے تم ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے دوبارہ) نکالا جاؤں گا اور مجھ سے پہلے کئی

الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ

امتیں | مجھ سے پہلے | اور وہ دونوں | فریاد کرتے ہیں | اللہ سے | کہ تیرا برا ہو | تو ایمان لے آ | بیشک

قومیں گزر چکی ہیں اور اس کے ماں باپ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے (اپنے بیٹے سے کہتے ہیں) کہ اے بدبخت ایمان لے آ۔ بلاشبہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ڰ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾

وعدہ اللہ کا | سچا ہے | پس وہ کہتا ہے | نہیں ہے یہ | مگر | کہانیاں | پہلے لوگوں کی

اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (جواب میں) کہتا ہے کہ یہ گزشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

یہی وہ لوگ ہیں | جن پر ثابت ہو چکا | حکم (عذاب کا) | امتوں میں | جو گزر چکی ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا قول ان لوگوں کے ساتھ پورا ہو کر رہا جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ان سے پہلے | جنوں | اور انسانوں میں سے | بیشک وہ تھے | نقصان اٹھانے والے

پہلے جن اور انس میں سے گزر چکے (کہ) بیشک یہ لوگ خسارے میں رہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) اور اللہ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ اس کی ماں نے بڑی تکلیف اٹھا کر اسے ایک مدت تک پیٹ میں اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس کا یہ حمل اور دودھ پلانا' تیس ماہ تک رہا یہاں تک کہ جب وہ پرورش پا کر جوانی کو پہنچتا اور چالیس سال کا ہوجاتا ہے اور اس کی عقل پختہ ہوجاتی ہے تو اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے طاقت دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کرتا رہوں جو تجھے پسند ہیں اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح کر۔ یقیناً میں تیری طرف رجوع ہوتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ ایسے ہی نیک لوگوں کے وہ نیک عمل جو وہ دنیا میں کرتے رہے قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کر کے انہیں اہل جنت میں داخل کرتا ہے۔ یہی سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔

(۱۷) اور جو منکر والدین کا نافرمان ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم جو مجھے قیامت اور حشر و نشر کی دھمکی دیتے ہو حالانکہ کئی جماعتیں مجھ سے پہلے گزر چکی ہیں جن میں سے کوئی شخص بھی واپس نہیں آیا۔ میں اس بات سے سخت نفرت کرتا ہوں اور اس کے والدین اللہ سے فریاد کر رہے ہیں اور اسے سمجھا رہے ہیں کہ تیرا برا ہو تو موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لے آ۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو کر رہے گا تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں جن کا کوئی بھی ثبوت نہیں۔

(۱۸) ایسے ہی منکرین پر جنوں اور انسانوں کی گذشتہ سرکش قوموں کے ساتھ انہی کی طرح عذاب کا حکم ہے اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

انعال: وَضَعَتْهُ: اس نے اس کو جنا' ماضی (واحد مونث غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تَرْضٰىهُ: تو اس کو پسند کرے' تو اس سے راضی ہوئے' مضارع (واحد مذکر حاضر) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ نَتَجَاوَزُ: ہم درگزر کریں گے' ہم معاف کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم)۔ نَتَقَبَّلُ: ہم قبول کرتے ہیں' قبول کریں گے' مضارع (جمع متکلم)۔ اٰمِنْ: تو ایمان لا' امر (واحد مذکر حاضر)۔ تَعِدَانِنِیْ: تم دونوں مجھ کو وعدہ دیتے ہو' مضارع (تثنیہ مذکر حاضر) ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم)۔ یَسْتَغِیْثٰنِ: وہ دونوں فریاد کرتے ہیں' دعا کرتے ہیں' وہ دونوں (اللہ سے) فریاد کر رہے تھے' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔

اسماء: حَمْلُهٗ: اس کا حمل میں رہنا' حَمْلُ مضاف ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ کُرْهًا: تکلیف سے' ناگواری کے ساتھ برداشت کر کے۔ صَالِحًا: نیک' اچھا' بھلا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ وَیْلَكَ: تیری خرابی' بربادی' وَیْلُ مضاف كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ
اور ہر ایک کے لئے | درجے ہیں | ان اعمال کی وجہ سے | جو وہ کرتے تھے | تا کہ پورا بدلہ دے انہیں | ان کے عملوں کا
اور ہر ایک کے لئے الگ الگ درجات ہیں ان کے اعمال کے مطابق اور تا کہ وہ ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ
اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا | اور جس دن | پیش کئے جائیں گے | وہ لوگ | جو کافر ہیں | آگ پر
اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ
تم ختم کر چکے | اپنی مزے کی چیزیں | اپنی | دنیا کی زندگی میں | اور تم فائدہ اٹھا چکے | ان کا
(اور کہا جائے گا) تم نے دنیا کی زندگی ہی میں خوب مزے اڑا لئے اور ان سے خوب لطف اٹھا چکے۔

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ
پس آج | تمہیں دیا جائے گا | عذاب | ذلت کا | اس لئے کہ | تم تکبر کرتے تھے
پس آج تم کو ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا (یہ) بدلہ ہے اس تکبر کا جو تم

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَاذْكُرْ
زمین میں | ناحق | اور اس لئے کہ | تم نافرمانی کیا کرتے تھے | اور ذکر کیجئے
دنیا میں ناحق کیا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمان تھے اور یاد کرو

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ
قوم عاد کے بھائی کا | جب اس نے ڈرایا | اپنی قوم کو | (وادی) احقاف میں | اور گزر چکے | (کئی) ڈرانے والے
عاد کے بھائی (ہود) کو جب انہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ
اس سے پہلے | اور اس کے بعد | کہ عبادت نہ کرو کسی کی | سوائے اللہ کے | بیشک میں
بھی (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرانے والے گزر چکے تھے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
ڈرتا ہوں | تم پر | عذاب سے | ایک بڑے دن کے | وہ کہنے لگے | کیا تو آیا ہے ہمارے پاس
ڈر ہے کہ کہیں تم پر بڑے دن کا عذاب نہ آجائے' انہوں نے کہا کیا تو اس لئے ہمارے پاس

لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
کہ تو پھیر دے ہمیں | ہمارے معبودوں سے | پس لے آ ہم پر | وہ (عذاب) | جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے
آیا ہے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دے پس تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے وہ لے آ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ
اگر تو سچا ہے | اس نے کہا | کہ علم تو | اللہ کے پاس ہے | اور میں پہنچاتا ہوں تمہیں
اگر تو سچا ہے۔ (ہودؑ نے) کہا کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور میں تو تمہیں وہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) اہل جنت اور اہل دوزخ کے اپنے اپنے اعمال کے مطابق مختلف درجے ہیں اور یہ درجات کا فرق اس لئے ہوگا کہ ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی کا حق نہیں مارا جائے گا۔

(۲۰) اور قیامت کے دن جب کفار دوزخ کی آگ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم نے دنیا میں جو نیک اعمال کئے تھے اس کا بدلہ تم کو دنیا ہی میں (صحت اور مال و دولت وغیرہ) کی صورت میں مل چکا لہٰذا آج تمہیں تمہاری ناحق سرکشی اور نافرمانی کے بدلے رسوائی کا عذاب دیا جائے گا۔

(۲۱) آپؐ ان کفار کے سامنے عرب کی ایک سرکش قوم عاد اولیٰ (جنہیں عاد ارم بھی کہتے ہیں) کا حال سنائیے جبکہ ان کے ہم قوم پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں **وادی احقاف** میں خدا کے عذاب سے ڈرایا اور کئی اور رسولوں نے بھی اس سے پہلے اور اس کے بعد انہیں اس طرح خبردار کیا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک بڑے دن کا عذاب نہ آپڑے۔

(۲۲) تو وہ کہنے لگے کیا تو ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے بہکانا چاہتا ہے سو اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے ہم پر لا نازل کر۔

افعال: اَذْهَبْتُمْ: تم لے چکے، تم ضائع کر چکے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُعْرَضُ: وہ (جمع مکسر) پیش کئے جائیں گے، وہ سامنے لائے جائیں گے، مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اَنْذَرَ: اس نے ڈرایا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَسْتَكْبِرُوْنَ: تم گھمنڈ کرتے ہو، تم تکبر کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَفْسُقُوْنَ: تم بدکاری کرتے ہو، تم فسق کرتے ہو، تم بے حکمی کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَأْفِكَنَا: تو ہم کو پھیر دے گا، مضارع (واحد مذکر حاضر) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: طَيِّبٰتِكُمْ: تمہاری لذت کی چیزیں، تمہاری نعمتیں، تمہاری نیکیاں، تمہاری پاکیزہ چیزیں، طَيِّبٰتِ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ اَحْقَافِ: ریت کے لمبے لمبے اور بلند لیکن ذرا مڑے ہوئے ٹیلے، قوم عاد کا مرکزی مقام ارض احقاف ہے۔ نُذُرُ: ڈرانے والے یعنی پیغمبر، نَذِيْرٌ واحد۔

مَآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا

وہ (پیغام) جس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں | لیکن میں | تمہیں دیکھ رہا ہوں | کہ (تم) ایک جاہل قوم ہو | پھر جب

کچھ پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو پھر جب

رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ

انہوں نے دیکھا اسے | کہ ایک بادل | بڑھا چلا آ رہا ہے | ان کی وادیوں کی طرف | (تو) کہنے لگے | کہ یہ تو بادل ہے

انہوں نے دیکھا کہ ایک بادل سامنے سے ان کی وادیوں کی طرف چلا آ رہا ہے تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے

مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ

جو ہم پر برسے گا | (نہیں) بلکہ | یہ وہی ہے | کہ تم جس کے لئے جلدی کر رہے تھے | (یعنی) آندھی | جس میں | عذاب ہے

جو ہم پر برسے گا۔ نہیں! بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کر رہے تھے (یہ وہ) آندھی ہے جس میں دردناک

اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى

دردناک | وہ برباد کردے گی | ہر ایک چیز کو | حکم سے | اپنے رب کے | پس وہ صبح کو ایسے ہوگئے | کہ کچھ نظر نہ آتا تھا

عذاب ہے جو ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی چنانچہ وہ ایسے (تباہ و برباد) ہو گئے کہ ان کے گھروں

اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

سوائے ان کے گھروں کے | اسی طرح | ہم سزا دیا کرتے ہیں | مجرم لوگوں کو | اور ہم نے قدرت دی تھی انہیں

کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیا کرتے تھے۔ اور ہم نے قوم عاد کو ایسی باتوں کی

فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا

ان باتوں کی | کہ ہم نے نہیں قدرت دی تمہیں | ان کی | اور دیئے تھے ہم نے | ان کو | کان | اور آنکھیں

قدرت دی تھی کہ تمہیں ان باتوں کی قدرت نہیں دی اور ہم نے اُن کو کان، آنکھیں

وَّاَفْـِٕدَةً ښ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ

اور دل | پس نہ تو | کام آئے | ان کے | کان | اور نہ | آنکھیں | اور نہ

اور دل دیئے تھے مگر ان کے کان، ان کی آنکھیں، اور ان کے دل ان کے

اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ

دل | کچھ بھی | جب | وہ انکار کرتے تھے | اللہ کی آیتوں کا | اور آ پڑا

کسی کام نہ آئے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے انکار ہی کرتے رہتے تھے اور

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ

ان پر وہ (عذاب) | جس کا وہ تھے | مذاق اڑاتے | اور بیشک ہم نے ہلاک کر دیں | جو | تمہارے آس پاس ہیں

جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اُسی نے انہیں آ گھیرا۔ اور ہم تمہارے اردگرد کی کتنی ہی بستیاں غارت

مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا

بستیاں | اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کر دیں | نشانیاں | تاکہ وہ | باز آ جائیں | پس کیوں نہ

کر چکے ہیں اور ہم نے اپنی نشانیاں طرح طرح سے بیان کیں تاکہ وہ لوگ رجوع کر لیں۔ پھر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) پیغمبر نے ان سے فرمایا کہ اس بات کا علم تو اللہ ہی کو ہے کہ کب وہ عذاب تم پر نازل ہوگا میں تو تمہیں صرف اللہ کا وہ پیغام سناتا ہوں جو اللہ نے میری طرف بھیجا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم ایک سخت جاہل قوم ہو کہ اپنے نفع ونقصان کو نہیں سوچتے۔

(۲۴) پس جب ان پر عذاب الٰہی ایک سخت آندھی اور بادلوں کی صورت میں ظاہر ہوا تو وہ اسے اپنے میدانوں کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر خوشی سے کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا اور ہماری لمبی خشک سالی دور ہوجائے گی اس پر انہیں خبردار کیا گیا کہ یہ بادل نہیں بلکہ یہ تو وہ عذاب الٰہی ہے جس کے جلدی آنے کی تم ضد اور خواہش کر رہے تھے یعنی یہ ایک آندھی ہے جس میں تمہارے لئے دردناک عذاب موجود ہے۔

(۲۵) وہ آندھی اللہ کے حکم سے ہر چیز کو اکھاڑ پھینکے گی۔ پس وہ سات رات اور آٹھ دن کے مسلسل آندھی کے طوفان سے ایسے ہلاک ہوئے کہ اگلے دن صبح کو سوائے ان کے ویران گھروں کے اور کوئی چیز بھی وہاں دکھائی نہ دیتی تھی اور مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

(۲۶) اور ہم نے انہیں مال واولاد اور طاقت اور بڑی جماعت کی شکل میں وہ طاقت دی تھی کہ تم اہل مکہ کو بھی ویسی نہیں دی ہے اور اس کے علاوہ انہیں حق کو سننے اور دیکھنے اور سمجھنے کے لئے کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے۔ مگر انہوں نے خدا کی آیتوں کا صاف انکار کردیا اور اس انکار کے نتیجے میں جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ ان پر آپڑا اور سب ہلاک ہوگئے۔

(۲۷) اور تمہارے آس پاس قوم ثمود اور قوم لوطؑ کی بستیاں ہیں جنہیں ان کی سرکشی کی وجہ سے ہلاک کیا جاچکا اور ہم نے انہیں طرح طرح کی دلیلیں بیان کر کے سمجھایا کہ وہ سرکشی سے باز آجائیں مگر وہ باز نہ آئے۔

افعال: اُرْسِلْتُ: میں بھیجا گیا' ماضی مجہول (واحد متکلم)۔ اِسْتَعْجَلْتُمْ: تم نے جلدی کی' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُدَمِّرُ: وہ ہلاک' تباہ کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ لَا یُرٰی: نہ دکھائی دیتا تھا' مضارع مجہول منفی (واحد مذکر غائب)۔ صَرَّفْنَا: ہم نے پھیرا' متوجہ کیا' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: اَوْدِیَتِھِمْ: ان کے نالے' وادیاں' اَوْدِیَۃٌ مضاف' ھِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ عَارِضٌ: باد' پھیل جانے والا ابر' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُسْتَقْبِلَ: سامنے آنے والا' آگے ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُمْطِرٌ: بارش کرنے والا' مینہ برسانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
مدد دی ان کو | انہوں نے جن کو | انہوں نے ٹھہرا رکھا تھا | سوائے | اللہ کے | (اس کا) قرب حاصل کرنے کے لئے
ان معبودوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جن کو انہوں نے قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود

اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾
معبود | بلکہ | وہ سب غائب ہو گئے | ان سے | اور یہ تھا ان کا جھوٹ | اور جو کچھ | جھوٹ بناتے
بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے یہ رہا ان کا جھوٹ اور جو افترا پردازی وہ کرتے تھے

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا
اور جب پھیر دیا ہم نے | آپ کی طرف | چند ایک | جنوں کو | جو سن رہے تھے | قرآن | پھر جب
اور (اے رسولؐ) جس وقت ہم نے آپ کی طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ قرآن کے

حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا
وہ حاضر ہوئے قرآن کے پاس | تو کہنے لگے | چپ رہو | پھر جب (پڑھنا) | ختم ہوا | تو وہ واپس لوٹے
پاس آئے تو کہنے لگے کہ چپ ہو جاؤ پھر جب وہ تلاوت ختم ہوئی تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے

اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ
اپنی قوم کی طرف | خبردار کرتے ہوئے | کہنے لگے | اے ہماری قوم! | بیشک ہم نے سنی | ایک کتاب | جو نازل ہوئی ہے
تاکہ ان کو (عذاب سے) ڈرائیں وہ بولے اے ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ (کی توریت)

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
بعد | موسیٰ کے | تصدیق کرنے والی | ان کی جو | اس سے پہلے ہو چکیں | وہ رہنمائی کرتی ہے | حق کی طرف
کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے اور سچائی

وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا
اور راستے کی طرف | سیدھے | اے ہماری قوم! | قبول کرو (بات) | اللہ کی طرف بلانے والے کی | اور ایمان لاؤ
اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لے آؤ

بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾
اس پر | وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ | اور بچائے گا تمہیں | عذاب | دردناک سے
اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ
اور جو کوئی | قبول نہ کرے گا (بات) | بلانے والے کی | اللہ کی طرف | تو نہیں | وہ عاجز کرنے والا (اللہ کو) | زمین میں
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہ کر سکے گا

وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا
اور نہیں اس کے لئے | اس کے سوا | کوئی مددگار | یہی لوگ ہیں | کھلی گمراہی میں | کیا انہوں نے نہیں دیکھا
اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۸) پس جن معبودوں کی وہ اللہ کے سوا' اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے عبادت کرتے تھے وہ اس مشکل وقت میں ان کی کچھ مدد نہ کر سکے بلکہ ان سے ایسے غائب ہوئے کہ ان کا کہیں نشان تک نہ پایا پس ان کے جھوٹ اور بہتان باندھنے کا یہی نتیجہ تھا۔

(۲۹) روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے پر جب جنوں کو آسمان اول پر جا کر چوری چھپے فرشتوں کی گفتگو سننے سے روک دیا گیا تھا تو جنوں نے اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے **اہل نصیبین** میں سے سات یا نو جنوں کے سرداروں کو زمین پر بھیجا جب وہ **وادی نخلہ** میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو **طائف** کے تبلیغی سفر سے واپسی پر آدھی رات نماز میں کھڑے دیکھ کر آپؐ کی قرأت سننے لگے اور ایمان لا کر واپس لوٹے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جبکہ ہم نے وادیٔ نخلہ میں نصیبین کے جنوں کے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا جبکہ وہ آپ کی قرأت سن رہے تھے پس جب وہ وہاں آ گئے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھ رہے تھے تو آپس میں کہنے لگے کہ خاموش ہو کر سنو اور جب صبح کے وقت آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرا کر اسلام کی طرف دعوت دینے لگے۔

(۳۰) چنانچہ کہنے لگے کہ اے ہماری قوم! ہم نے آج وہ کتاب الٰہی (قرآن) سنی ہے جو حضرت موسیٰ کے بعد لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی وہ پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی اور دین حق کی راہ دکھاتی ہے۔

(۳۱) اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے نبیٔ برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا سچا رسول مان کر اس پر ایمان لاؤ۔ تو خدا تعالیٰ تمہارے سابقہ گناہ معاف کر کے تمہیں دوزخ کے دردناک عذاب سے نجات دے گا۔ چنانچہ تین سو جن آ کر مسلمان ہوئے۔

(۳۲) اور جو کوئی اس نبیٔ برحق کو نہ مانے گا وہ نہ تو زمین میں بھاگ کر اللہ کے عذاب سے خود ہی بچ سکے گا اور نہ کوئی اس کا مددگار ہو گا۔ یہی لوگ کھلم کھلا گمراہی میں ہیں۔

افعال: **حَضَرُوْهُ**: وہ اس کے پاس آئے' ماضی (جمع مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **اَجِيْبُوْا**: تم قبول کرو' تم مان لو' امر (جمع مذکر حاضر)۔ **يُجِبْ**: (جو) دعوت قبول (نہیں) کرے گا' (نہیں) مانے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **يُجِرْكُمْ**: وہ تم کو بچائے گا' پناہ دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: **اِفْكُهُمْ**: ان کی افتراء پردازی' ان کا جھوٹ' اِفْكُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **قُرْبَانًا**: قربانی' نیاز' درجہ پانا' اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے۔ **نَفَرًا**: متعدد افراد کی ٹولی' جنات کی جماعت۔ **دَاعِيَ**: بلانے والا' پکارنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ **مُعْجِزٍ**: عاجز بنانے والا' ہرانے والا' تھکانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ
کہ اللہ | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | اور وہ تھکا نہیں | ان کے پیدا کرنے سے
کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے بنانے سے نہ تھکا

بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
وہ قادر ہے | اس پر کہ | زندہ کر دے | مُردوں کو | کیوں نہیں | بیشک وہ | ہر چیز پر
اس (بات) پر (بھی) قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ
قدرت رکھتا ہے | اور جس دن | پیش کئے جائیں گے | وہ لوگ | جو کافر ہیں | دوزخ کے سامنے
قادر ہے۔ اور جس دن کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا۔

اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا قَالَ
(تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ نہیں؟ | برحق | وہ کہیں گے | کیوں نہیں | قسم ہمارے رب کی | فرمائے گا
(اور ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہیں گے کیوں نہیں، قسم ہے ہمیں اپنے ربّ کی (کہ یہ برحق ہے)

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ
پس چکھو | (یہ) عذاب | بدلے اس کے | (جو) تم انکار کیا کرتے تھے | پس آپ صبر کیجئے | جیسا کہ | صبر کیا تھا
تو اللہ کہے گا لو اپنے کفر کے بدلے (اب) عذاب کا مزہ چکھو۔ پس آپ صبر سے کام لیں جس طرح عالی ہمت

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ
پختہ ارادے والے | پیغمبروں نے | اور جلدی نہ کیجئے | ان کے لئے | گویا کہ وہ | جس دن
رسولوں نے صبر سے کام لیا اور ان لوگوں کے لئے (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کیجئے۔ جس دن وہ (اس عذاب کو)

یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
دیکھیں گے | وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ نہیں ٹھہرے تھے | مگر | ایک گھڑی | دن کی
دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا دُنیا میں بس دن کی کچھ دیر ہی رہے ہیں

بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
(یہ تو) پہنچا دینا ہے | تو کیا | (کوئی اور) ہلاک ہوگا | سوائے | نافرمان لوگوں کے
اس پیغام کا پہنچا دینا (آپ کا کام ہے)' اب وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہوں گے۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِیَّةٌ وَّهِیَ ثَمَانٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ محمد مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾
جن لوگوں نے | انکار کیا | اور انہوں نے روکا | راستے سے | اللہ کے | (اللہ نے) ضائع کر دیئے | ان کے اعمال
جن لوگوں نے کفر کیا اور انہوں نے دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) کیا ایسے منکرین حق نے غور سے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے ان کے پیدا کرنے میں اسے کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی ضرور قادر ہے۔ ہاں! کیوں نہیں؟ وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۳۴) اور جب قیامت کے روز کفار کو دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ عذاب دوزخ جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے حق نہیں؟ وہ عرض کریں گے کیوں نہیں! قسم اللہ کی' وہ برحق ہے' پھر حکم ہوگا کہ یہ عذاب اس انکار کے بدلے میں چکھو۔ جو تم دنیا میں کرتے تھے۔

(۳۵) پس آپؐ کچھ عرصہ صبر کیجئے۔ جیسا کہ بلند حوصلہ پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان کفار کے متعلق جلدی نہ کیجئے' جب وہ اس عذاب دوزخ کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا تو جان لیں گے کہ گویا وہ ایک ساعت سے زیادہ دنیا میں نہیں ٹھہرے اور وہ عذاب بہت ہی جلد آ پہنچا آپ کا کام تو نصیحت کا پہنچا دینا ہے اور بس اور جو اس کو نہ مانے گا وہی ہلاک ہوگا۔

سورۂ محمدؐ

چونکہ اس سورت کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام **محمد** بیان کر کے آپؐ کی ذات پر قرآن کا نزول اور اس پر ایمان لانا ذکر فرمایا ہے' اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جنہوں نے دین حق (اسلام) سے انکار کیا اور لوگوں کو اس میں داخل ہونے سے روکا۔ ان کے نیک اعمال بھی اللہ نے ضائع کر دیئے۔

افعال: لَمْ يَعْيَ: وہ تھکا نہیں' عاجز نہیں ہوا' مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَسْتَعْجِلْ: تو جلدی نہ کر' تو عجلت نہ کر' نہی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: نَهَارٍ: دن' کوئی دن' کسی دن' اسم جنس۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ
اور جولوگ | ایمان لے آئے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | اور ایمان لائے | اس پر جو | نازل کیا گیا
اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمدؐ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
محمدؐ پر | حالانکہ وہ سچ ہے | ان کے ربّ کی طرف سے | اللہ دور کردے گا | ان سے | ان کی برائیاں
پر نازل کی گئی اور وہ ان کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی بُرائیاں دُور کر دے گا

وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا
اور درست کردے گا | ان کا حال | یہ اس لئے کہ | جولوگ | منکر ہیں | انہوں نے پیروی کی
اور ان کی حالت سنوار دے گا۔ یہ اس لئے ہے کہ جو کافر ہیں وہ باطل کی

الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ
جھوٹ کی | اور یہ کہ | جولوگ | ایمان لائے | انہوں نے پیروی کی | حق کی | اپنے ربّ کی طرف سے
پیروی کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اپنے ربّ کی طرف سے (آئی ہوئی) حق بات کی پیروی کرتے ہیں

كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
اسی طرح | بیان کرتا ہے | اللہ | لوگوں کے لئے | مثالیں ان کی | پھر جب | تم مقابل ہو جاؤ | اُن کے جو
اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے حالات بیان فرماتا ہے۔ پس (اے مسلمانو!) جب تمہارا مقابلہ کافروں

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤۙ
کافر ہیں | تو مارو | (اُن کی) گردنیں | یہاں تک کہ | جب | تم ان کو خوب قتل اور مغلوب کرلو | تو مضبوط کرلو (اُن کی) قید
سے ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو (باقیوں کو) اچھی طرح قید کرو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
پھر یا (تو) | احسان کرو | اس کے بعد | اور یا تاوان (لےلو) | یہاں تک کہ | ڈال دے | جنگ
بعد ازاں یا تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر۔ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار پھینک دے

اَوْزَارَهَا ڗ ذٰلِكَ ڔ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ
اپنے ہتھیار | یہی ہے (حکم) | اور اگر | اللہ چاہتا | (تو) ضرور انتقام لیتا | اُن سے | لیکن
(یعنی جنگ موقوف ہو جائے) یہ (حکم) اسی طرح ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود ان سے انتقام لے لیتا لیکن وہ تمہیں

لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ
تاکہ وہ آزمائے | تم میں سے ایک کو | دوسرے سے | اور جولوگ | قتل کئے گئے | راستے میں | اللہ کے | تو وہ ہرگز
ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمانا چاہتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں

يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ
ضائع نہیں کرے گا | اُن کے عملوں کو | انہیں راہ دکھائے گا | اور درست کردے گا | ان کا حال | اور داخل کرے گا انہیں
اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اور ان کو جنت میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲) اور جو مسلمان اللہ و رسول پر ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور خاص کر اس قرآن پر ایمان لائے جو اللہ نے اپنے رسول برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اور واقعی وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ برحق کتاب ہے اللہ تعالیٰ ان کی خطائیں معاف کر کے آئندہ کے لئے ان کے حال کو درست کر دے گا اور نیک اعمال کرنے کی ہمت دے گا۔

(۳) منکرین کے اعمال اللہ کے ہاں مقبول نہ ہونے اور مومنین کے گناہوں کی معافی کی وجہ یہ ہے کہ منکرین نے جھوٹ کی پیروی کی اور مومنین نے اللہ کی طرف سے نازل شدہ سچے دین کی۔ اسی طرح اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے ان کے احوال بیان کرتا ہے۔

(۴) پس جب مسلمانوں اور کفار میں جنگ چھڑ جائے تو مسلمانوں کو حکم ہے کہ دین کے دشمنوں کو قتل کرنے میں کوئی کمی نہ کریں یہاں تک کہ کافی قتل وخون بہانے کے بعد جب کفار اچھی طرح عاجز نہ آئیں تو ان کو قید کرلیں اور اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ نیکی کر کے چھوڑ دیں یا ان سے تاوان جنگ لے کر رہا کر دیں یہ لڑائی وضرب وقید وبند کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کہ جنگ خود ختم ہو جائے بس اللہ کا یہی حکم ہے اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو قوم عاد وثمود وغیرہ کی طرح ان کفار مکہ کو کسی اور عذاب سے بھی ہلاک کر سکتا تھا لیکن جہاد فرض کرنے سے خدا کا مقصد مسلمانوں کا امتحان لینا ہے کہ کون سے مسلمان جان ومال اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۵) بلکہ بہت جلد انہیں جنت کی راہ دکھائے گا اور آخرت میں بلند مرتبے دے گا۔

افعال: کَفَّرَ (عَنْ): اس نے دور کر دیئے، ساقط کر دیئے، معاف کر دیئے، دور کر دیں، اتار دیں، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: تم ان کو خوب قتل کر چکے، ماضی (جمع مذکر حاضر) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ شُدُّوْا: تم مضبوط باندھو، امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: اَمْثَالَهُمْ: ان کی مثالیں، ان جیسے، اَمْثَالَ مضاف، هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ بَالَهُمْ: ان کا حال، بَالَ مضاف، هُمْ مضاف الیہ۔ وَثَاقَ: بندھن، بندش، اسم ہے۔ اَوْزَارَهَا: اس کے ہتھیار، اَوْزَارَ مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ فِدَآءً: چھڑوائی، عوض لے کر قیدی کو چھوڑ دینا، وہ چیز جو جان کے بدلے دی جاتی ہے۔ مَنًّا: نیکی کرتے ہوئے، عوض لئے بغیر قیدیوں کو آزاد کر دینا، احسان رکھنا، مصدر ہے۔

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا
جنت میں | اس نے اس سے شناسا کردیا ہے | انہیں | اے ایمان والو! | اگر | تم مدد کروگے
داخل کرے گا جو انکو (اس نے) پہلے سے بتا دی ہے اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی

اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ
اللہ کی | وہ مدد کرے گا تمہاری | اور جمادے گا | تمہارے قدم | اور جن لوگوں نے | کفر کیا | تو تباہی ہے | ان کے لئے
مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے

وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اور اس نے ضائع کردیئے | ان کے اعمال | یہ | اس لئے کہ انہوں نے ناپسند کیا | جو | نازل کیا اللہ نے
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے یہ اس لئے ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا' انہوں نے اس کو پسند نہ کیا

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
تو اس نے ضائع کردیئے | ان کے اعمال | کیا انہوں نے سیر نہیں کی | زمین میں کہ | وہ دیکھتے | کیسا
تو اس نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تا کہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
ہوا | انجام | ان کا جو | ان سے پہلے تھے | ہلاک کردیا | اللہ نے | ان کو | اور منکروں کے لئے
پہلے ہو گزرے ہیں' ان کا انجام کیسا ہوا' اللہ تعالیٰ نے اُن کو برباد کر دیا اور کافروں کی یہی حالت

اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
ایسی ہی (سزائیں) ہیں | یہ | اس لئے کہ اللہ | کارساز ہے | ان لوگوں کا جو | ایمان لائے | اور یہ کہ | کفار (جو ہیں)
ہوا کرتی ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا کارساز ہے (ان کی مدد فرماتا ہے) اور کافروں کا کوئی

لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
کوئی کارساز نہیں ان کا | بیشک | اللہ | داخل کرے گا | ان کو جو | ایمان لائے | اور نیک عمل کئے
کارساز نہیں بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے' جنتوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ
باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | اور جو لوگ | کافر ہیں | وہ فائدہ اٹھاتے ہیں | اور
فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور کافر لوگ (دنیا میں) کچھ فائدے اُٹھا رہے

يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢ وَكَاَيِّنْ
وہ کھاتے ہیں | جس طرح | کھاتے ہیں | چوپائے | اور دوزخ ہی | ٹھکانا ہے | ان کے لئے | اور کتنی ہی
ہیں اور اس طرح کھاتے (اور پیتے) ہیں جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور بہت سی

مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ
بستیاں تھیں | جو | بڑھ کر تھیں طاقت میں | آپ کی بستی سے | جس نے | آپ کو نکال دیا ہے
بستیاں تھیں جو آپ کی اس بستی سے' جس کے رہنے والوں نے آپ کو نکال دیا' قوت میں کہیں زیادہ تھیں

(۶) اور جنت میں داخل کرے گا۔ جس کی پہچان اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب کے ذریعے ان کو اچھی طرح سمجھا دی ہے اور ہر جنتی خود وہاں پہنچ کر اپنے ٹھکانے کو الہام الٰہی اور اپنے مقام کی کشش سے خود پہچان لے گا۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق ''**عرفھالھم**'' کے معنی ہیں۔ وہ جنت جو خوشبوؤں سے مہکائی ہوئی ہے۔

(۷) مسلمانو! اگر تم اللہ کے دین کی اپنے مال اور جان سے مدد کرو گے تو وہ تمہیں فتح یاب کرے گا اور دشمن کے مقابلہ میں تمہارے پاؤں مضبوط رکھے گا اور آخر کار ان پر فتح دے گا۔

(۸) اور جو لوگ مشرک ہیں اللہ ان کے قدم، اسلام کے مقابلہ میں لڑکھڑا دے گا اور ان کے کاموں میں انہیں ناکام بنا دے گا۔

(۹) کیونکہ انہوں نے اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے سب اعمال کو برباد کر دیا۔

(۱۰) تو کیا ان کفار نے زمین میں سیر کر کے غور سے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے جو سرکش لوگ گزرے ہیں ان کا کیسا برا انجام ہوا کہ بری طرح سے ہلاک کر دیئے گئے اور منکرین حق کے لئے ایسی ہی سزائیں مقرر ہیں۔

(۱۱) اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

(۱۲) کچھ شبہ نہیں کہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں اللہ ان کو باغوں میں داخل کرے گا۔ جن میں ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور جو کافر ہیں وہ دنیا کی زندگی سے چند روزہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور حیوانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

افعال: عَرَّفَھَا: اس نے اس سے شناسا کر دیا، اس نے اس کی تعریف کی، ماضی (واحد مذکر غائب) ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَنْصُرُوْا: تم مدد کرو گے، (اگر) تم مدد کرتے ہو، مدد کرو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یُثَبِّتْ: جمائے رکھے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ دَمَّرَ: اس نے اکھیڑ مارا، اس نے ہلاکت میں ڈال دی، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَاْکُلُ: وہ کھائے، وہ (جمع مکسر) کھاتے ہیں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ یَتَمَتَّعُوْنَ: وہ فائدہ لیتے ہیں، فائدہ حاصل کرتے ہیں، (دنیا میں) مزہ اڑاتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَعْسًا: ہلاکت، خواری، ٹھوکر لگنا، گر پڑنا، اصل میں اس کے معنی اوندھے منہ گرنے کے ہیں، مصدر ہے۔

أَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬ أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ
ہم نے ان کو ہلاک کر دیا | تو (کوئی) بھی مددگار نہ ہوا | ان کا | پس کیا وہ شخص | جو ہو | واضح دلیل پر
ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا۔ سو ان کا کوئی مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا
اپنے رب کی طرف سے | وہ اس جیسا (ہو سکتا ہے) | جس کو بھلے معلوم ہوئے | اس کے بُرے عمل | اور انہوں نے پیروی کی
واضح راستہ پر ہو اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے، جس کو اپنے بُرے عمل بھلے معلوم ہوتے ہیں اور وہ جو اپنی

أَهْوَآءَهُمْ ⑭ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ
اپنی خواہشوں کی | کیفیت | اس جنت کی | جس کا | وعدہ کیا جاتا ہے | پرہیزگاروں سے | (یہ ہے) کہ اس میں ہوں گی
خواہشوں پر چلتے ہیں۔ وہ جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، ایسی ہے کہ اس میں ایسے پانی کی

أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَأَنْهٰرٌ
نہریں | ایسے پانی کی | جو خراب نہ ہو | اور نہریں | دودھ کی | کہ نہ بدلے | اس کا مزہ | اور نہریں
نہریں رواں ہیں جس میں کبھی بُو نہ پیدا ہو اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہ بدلے اور ایسی

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ
ایسی شراب کی | جو لذیذ ہو گی | پینے والوں کے لئے | اور نہریں | صاف شہد کی | اور ان کے لئے
شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار معلوم ہوں اور ایسے شہد کی نہریں جو بالکل صاف ہوگا اور وہاں

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ
وہاں | ہر قسم کے | میوے ہوں گے | اور بخشش | اپنے رب کی | (کیا وہ) اس جیسا ہے
ان کے لئے ہر طرح کے میوے اور ان کے رب کی بخشش (ہی بخشش) ہے۔ کیا یہ لوگ ان کے برابر ہیں

هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ⑮
جو ہمیشہ دوزخ میں رہے | اور پلایا جائے گا ان کو | پانی | اُبلتا ہوا | جو ٹکڑے کر ڈالے گا | ان کی آنتوں کو
جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو اُبلتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ
اور ان میں سے | بعض وہ ہیں | جو سنتے ہیں | آپ کی بات | یہاں تک کہ | جب نکل جاتے ہیں | آپ کے پاس سے
اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ لیکن جب وہ آپ کے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ
تو کہتے ہیں | ان سے | جن کو دیا گیا ہے | علم | کیا کہا اس نے | ابھی ابھی | یہی لوگ ہیں | کہ مہر کر دی
تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے، پوچھتے ہیں کہ (آپ نے) ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ⑯ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
اللہ نے | ان کے دلوں پر | اور پیروی کی انہوں نے | اپنی خواہشوں کی | اور جو لوگ | راہ پر ہیں
اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں۔ اور جو لوگ راہ (ہدایت) پر ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) اور قوم عاد و ثمود و قوم لوطؑ وغیرہ کی کتنی ہی بستیاں تھیں جو آپؐ کی اس بستی (مکہ) سے جس کے رہنے والوں نے آپؐ کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہیں زیادہ طاقتور تھیں۔ ان کی سرکشی کی وجہ سے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو کوئی بھی ان کو ہمارے عذاب سے بچا نہ سکا۔

(۱۴) پس جو شخص اللہ کی طرف سے واضح دلیل لایا ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو شیطان کے بہکانے سے اپنے برے عملوں کو اچھا سمجھے اور اپنے نفس کی خواہش پر چلے؟ ہرگز نہیں۔

(۱۵) جس جنت کے ملنے کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں بہہ رہی ہوں گی جو کبھی خراب ہونے والا نہیں اور ایسی دودھ کی جس کا مزہ کبھی بدلنے والا نہیں اور ایسے شراب کی جو پینے والوں کے لئے بڑا ہی خوش ذائقہ ہوگی۔ اور ایسے شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور اس کے علاوہ ان کے لئے وہاں ہر قسم کے جنتی میوے اور اللہ کی بخشش ہوگی کیا ایسے پرہیزگار ان نافرمانوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور انہیں اس میں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

(۱۶) اور ان کفار میں سے بعض وہ منافق ہیں جو آپ کی بات سنتے تو ہیں مگر توجہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں تو اہل علم صحابہ سے مذاق کے طور پر پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی آپؐ نے کیا فرمایا۔ یعنی انہوں نے توجہ سے سنا ہی نہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے کہ وہ حق کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں۔

افعال: اَخْرَجَتْكَ: اس نے تجھ کو نکالا' ماضی (واحد مونث غائب)' کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ يَتَغَيَّرْ: وہ متغیر نہیں ہوا' وہ بدلا ہوا نہیں ہوگا' مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔ خَرَجُوْا: وہ نکلے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ سُقُوْا: ان کو پلایا گیا' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ قَطَّعَ: اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا' کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: قَرْيَتِكَ: تیری بستی سے' قَرْيَةِ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ نَاصِرَ: کوئی مدد کرنے والا' مدد کر کے چھڑانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ اٰسِنٌ: سخت بدبودار' سڑنے والا' بدمزہ ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ طَعْمُهٗ: اس کا ذائقہ' اس کا مزہ' طَعْمُ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ عَسَلٍ: شہد' اَعْسَالٌ جمع۔ لَبَنٍ: دودھ' شیر' اَلْبَانٌ جمع۔ مُصَفًّى: صاف کیا ہوا' جھاگ اتارا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ اَمْعَآءَهُمْ: ان کی آنتیں' اَمْعَآءَ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ اٰنِفًا: ابھی' اسی وقت' اب۔ حَمِيْمًا: گرم پانی کھولتا ہوا' نہایت گرم' حَمَائِمُ جمع۔ خَالِدٌ: ہمیشہ رہنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

(اور) بڑھاتا ہے اللہ ان کی | ہدایت | اور عطا کر دیتا ہے انہیں | ان کی پرہیزگاری | پس وہ انتظار نہیں کرتے | سوائے

اللہ اُن کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو (توفیق) تقویٰ عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ لوگ

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

قیامت کے | کہ | وہ ان پر آ جائے | اچانک | تو آ چکی ہیں | اس کی نشانیاں | پس کہاں ہوگی ان کو

قیامت کے منتظر ہیں کہ اچانک اُن پر آ جائے' سو اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں پھر جب قیامت ان پر آ پہنچے گی

اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

جب (قیامت) آ جائے گی ان پر | نصیحت | پس جان لیجئے | یہ کہ کوئی معبود نہیں | سوائے | اللہ کے | اور معافی مانگیں آپ

تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کہاں مفید ہوگا آپ یقین رکھئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی کوتاہی کی

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

اپنی خطا کی | اور مومن مردوں | اور مومن عورتوں کے (گناہوں کی) | اور اللہ | جانتا ہے | تمہارے لوٹنے

معافی مانگتے رہئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی استغفار کیجئے اور اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے پھرنے اور تمہارے

وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ

اور ٹھہرنے کی جگہ کو | اور کہتے ہیں | وہ لوگ جو | ایمان لائے | کیوں نہیں | نازل ہوئی | (کوئی) سورت | تو جب

ٹھہرنے کی جگہ خوب جانتا ہے۔ اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے متعلق) کوئی سورت کیوں نازل نہ ہوئی پھر جب

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

نازل کی گئی | ایک سورت | محکم | اور ذکر کیا گیا | اس میں | قتال کا | تو آپ دیکھتے ہیں | ان لوگوں کو

ایسی سورت نازل ہوتی ہے جس میں جہاد کا ذکر ہو تو آپؐ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ

جن کے دلوں میں | بیماری ہے | وہ دیکھتے ہیں | آپ کی طرف | جیسے دیکھتا ہے | وہ شخص جس پر غشی طاری ہو

جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ آپؐ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں' جس پر موت کی

مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ

موت سے | پس تباہی ہے ایسے لوگوں کے لئے | حکم ماننا | اور نیک بات کہنی (لازم ہے) | پھر جب قرار پائے

بے ہوشی طاری ہو۔ پس اُن کے لئے ہلاکت ہے۔ فرمانبرداری کرنا چاہئے اور اچھی بات کہنی چاہئے پس جب (جہاد کا) فیصلہ

الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

بات | تو اگر | وہ سچے رہے | اللہ سے | تو بہتر ہے | ان کے لئے | پس کیا | تم سے یہ توقع ہے

ہو چکا تو اگر (یہ لوگ) اللہ تعالیٰ سے سچے رہتے تو (یہ) ان کے لئے بہتر تھا' پھر تم سے یہ بھی توقع ہے

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰۗىِٕكَ

کہ اگر منہ موڑ لو | تو فساد کرنے لگو | زمین میں | اور توڑ ڈالو | اپنے رشتوں کو | یہی وہ لوگ ہیں

کہ اگر تم (جہاد و ایمان سے) منہ موڑ لو زمین میں فساد برپا کر دو گے اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو گے۔ یہ (منافق تو) وہ لوگ ہیں

آیت نمبر

(۱۷) اور جو سچے مسلمان ہیں اللہ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور پرہیزگاری کی توفیق بخشتا ہے۔

(۱۸) ان تمام دلائل کے باوجود وہ کفار مکہ جو ایمان نہیں لاتے' تو گویا وہ صرف اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ اچانک ان پر قیامت آ جائے پس اس کی نشانیاں (نبی آخر الزماںؐ کی بعثت) تو آ چکی اور جب قیامت آ جائے گی تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کا کہاں موقع ملے گا؟

(۱۹) پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس پر ڈٹے رہئے اور ہمیشہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہئے خود اپنی ذات اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ تم کہاں کہاں چلو پھرو گے اور کہاں آرام پاؤ گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونے کے باوجود' ہر روز اپنے رب کے حضور سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

(۲۰) اور ظاہری اور کچے مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی ایسی سورت کیوں نہیں نازل ہوتی جس میں کفار سے جہاد کا حکم ہو پس جس وقت ایسی سورت محکم نازل کی گئی جس میں مسلمانوں پر کفار سے جہاد کرنا فرض کیا گیا تو منافقین کو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح حیرانگی اور خوف سے دیکھ رہے ہیں جس طرح وہ شخص دیکھا کرتا ہے جس پر موت سے بے ہوشی چھائی ہوئی ہو۔ پس ایسے لوگوں کے لئے تباہی ہے۔

(۲۱) ان کے لئے عملاً اللہ و رسول کا حکم ماننا اور ہمیشہ اچھی اور مناسب بات کہنا لازم ہے پس جب جہاد فرض ہو جائے اور وہ اللہ کے سامنے اپنے ایمان اور فرمانبرداری میں سچے ثابت ہوں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

(۲۲) پھر اگر تم اللہ و رسول کی نافرمانی کرو گے تو تم واپس جاہلیت کی عادات پر آ جاؤ گے اور تم سے یہ بھی کچھ دور نہیں کہ تم زمین میں فساد کرنے اور رشتہ داروں سے تعلق توڑنے لگو۔ اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر تمہیں موجودہ منافقت کے ساتھ' اقتدار و غلبہ مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو گے' اللہ و رسول کی اطاعت اور ایمان ہی' ظلم و فساد سے روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

افعال: اِعۡلَمۡ: تو جان لے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ نُزِلَتۡ: اتاری گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ تُقَطِّعُوۡا: تم کاٹو گے' تم توڑو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ عَزَمَ: (جب) پختہ ہو گیا' (کام کا) پکا ارادہ ہو جائے' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَشۡرَاطُهَا: اس کی نشانیاں' اَشۡرَاطُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ ذِكۡرٰىهُمۡ: ان کا نصیحت پکڑنا' ان کا یاد کرنا' ذِكۡرٰى: مضاف' هُمۡ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ذَنۡۢبِكَ: تیرا برا انجام' تیرا گناہ' ذَنۡۢبِ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مَغۡشِیِّ: بے ہوشی' جس پر بے ہوشی طاری ہو' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُتَقَلَّبَكُمۡ: تمہارے گھومنے پھرنے کی جگہ' تمہاری آمد و رفت' بازگشت' مُتَقَلَّبَ مضاف' كُمۡ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ مُحۡكَمَةٌ: جانچی ہوئی' مضبوط کی ہوئی' پختہ' اسم مفعول (واحد مونث)۔ اَرۡحَامَكُمۡ: تمہاری قرابتیں' اَرۡحَامَ مضاف' كُمۡ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰٓ أَبْصَارَهُمْ ٢٣ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ

جن پر | لعنت کی | اللہ نے | پس بہرا کردیا ان کو | اور اندھا کردیا | ان کی آنکھوں کو | تو کیا وہ غور نہیں کرتے

جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی' پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن (کے مضامین) میں

الْقُرْاٰنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ٢٤ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا

قرآن میں | یا دلوں پر | ان کے تالے پڑے ہیں | بیشک جو لوگ | اُلٹے پھر گئے

غور نہیں کرتے یا اُن کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو

عَلَىٰٓ أَدْبَارِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ

پیچھے کی طرف | اس کے بعد | جب واضح ہوگئی | ان کے لئے | ہدایت | شیطان نے

ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے (اعمال کو) ان کی

سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ٢٥ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ

(یہ کام) آراستہ کردکھایا | ان کو | اور لمبی کردی ان کی آرزو | یہ | اس لئے کہ وہ | کہنے لگے | ان لوگوں سے

نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور ان کو لمبی اُمیدیں دلائیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے

كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ

جنہوں نے ناپسند کیا | اس کو جو نازل کیا | اللہ نے | کہ عنقریب ہم تمہارا کہا مانیں گے | بعض | باتوں میں

جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں' یہ کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان لیں گے

وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ٢٦ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور اللہ جانتا ہے | ان کی خفیہ باتوں کو | پس کیا حال ہوگا | جب ان کی روح قبض کریں گے | فرشتے

اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ پھر اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح

يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ٢٧ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ

کہ مارتے ہوں گے | ان کے چہروں | اور پیٹھوں کو | یہ | اس لئے کہ انہوں نے | پیروی کی | اس بات کی

قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے جائیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا

أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ٢٨

جس نے ناراض کردیا | اللہ کو | اور انہوں نے ناپسند کیا | اس کی رضامندی کو | تو اس نے برباد کردیئے | ان کے اعمال

جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ناپسند کیا۔ سو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ٢٩

کیا | خیال کرلیا | انہوں نے | جن کے دلوں میں | بیماری ہے | کہ ہرگز ظاہر نہ کرے گا | اللہ | ان کے کینوں کو

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے' یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کینوں کو ظاہر نہ فرمائے گا۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمٰهُمْ

اور اگر ہم چاہتے | تو دکھادیتے آپ کو وہ لوگ | پس آپ اچھی طرح سے پہچان لیتے اُن کو | ان کے حلیے سے

اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو وہ لوگ دکھا دیں تو آپ ان کے چہروں سے ان کو پہچان لیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) ایسے ہی لوگوں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور کانوں سے بہرا اور آنکھوں سے اندھا کر دیا ہے کہ حق کو نہ سن سکیں اور نہ دیکھ سکیں۔

(۲۴) پس کیا ایسے لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے کہ اس کے وعدہ اور وعید کو سمجھیں بلکہ منافقین کے دلوں پر کفر و نفاق کے تالے لگ رہے ہیں ان میں نصیحت اثر نہیں کر سکتی۔

(۲۵) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ دینِ حق کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اس سے پھر گئے شیطان نے ان کے سامنے برے کو بھلا کر دکھایا اور بڑی لمبی امید دلا دی کہ جہاد میں شریک نہ ہونے کو اپنے لئے فائدہ مند سمجھتے اور زندہ رہنے کی امید رکھتے ہیں۔

(۲۶) یہ اس لئے کہ منافقین مدینہ نے یہود سے جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب قرآن سے نفرت کرتے ہیں یہ کہا کہ اے یہود! ہم تمہاری بعض باتیں مان لیں گے کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر تم سے نہ لڑیں گے بلکہ اگر موقع ہوگا تو تمہاری امداد کریں گے اور اللہ ان کے دل کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

(۲۷) پس ان کا کیا حال ہوگا۔ جب موت کے فرشتے ان کی روحیں قبض کر کے ان کے منہ اور پیٹھوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے۔

(۲۸) ایسی بری موت ان کو اس لئے ہوگی کہ انہوں نے وہ کام کیا (یعنی کفار کی مدد) جس سے اللہ سخت ناراض ہے اور انہوں نے خدا کی رضامندی (مسلمانوں کی مدد) کو ناپسند کیا جس کی وجہ سے اللہ نے ان کے سب اعمال برباد کر دیئے۔

(۲۹) کیا ان منافقین نے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے یہ خیال کر لیا ہے کہ اللہ کو ان کے دلی بغض و حسد کی خبر نہیں اس لئے وہ ان مسلمانوں پر ظاہر نہیں کرے گا؟ ضرور انہیں امتحان میں ڈال کر ان کے بغض و حسد اور نفاق کو ظاہر کرے گا۔

افعال: اَصَمَّهُمْ: ان کو بہرا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَعْمٰى: اس نے اندھا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَتَدَبَّرُوْنَ: وہ غور و فکر (نہیں) کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اِرْتَدُّوْا: وہ الٹے پھرے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَمْلٰى: اس نے لمبی لمبی امیدیں دلائیں' ڈھیل دی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَوَفَّتْهُمْ: وہ (جمع مکسر) جان نکالیں گے' ماضی (واحد مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ سَوَّلَ: اس نے اچھا کر کے دکھایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ نُطِيْعُكُمْ: ہم تمہارا کہنا مانیں گے' مضارع (جمع متکلم)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ اَسْخَطَ: اس نے بیزار کر دیا' اس نے خفا کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَعْرِفَنَّ: تو ضرور پہچان لے گا' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر حاضر)۔ حَسِبَ: گمان کیا' اس نے خیال کیا' سمجھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَقْفَالُهَا: اس کے قفل' اس کے تالے' اَقْفَالٌ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ اِسْرَارَهُمْ: ان کا چھپا کر سرگوشیاں کرنا' اِسْرَارٌ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور آپ پہچان لیں گے ان کو | طرزِ کلام سے | اور اللہ | جانتا ہے | تمہارے اعمال کو | اور ہم آزمائیں گے تمہیں

اور طرزِ کلام سے بھی ان کو شناخت کر لیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ اور ہم ضرور تم

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱

یہاں تک کہ | ہم معلوم کر لیں | جہاد کرنے والوں کو | تم میں سے | اور صبر کرنے والوں کو | اور ہم جانچ لیں | تمہارے حالات کو

لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ معلوم کر لیں کہ تم میں مجاہد کون ہیں اور صابر کون' اور ہم تمہارے حالات جانچ لیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ

بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا (لوگوں کو) | راستہ سے | اللہ کے | اور مخالفت کی | رسول کی

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا۔ اور رسول کی مخالفت کی'

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ

بعد اس کے کہ | واضح ہو چکا | ان پر | سیدھا راستہ | وہ ہرگز ضرر نہ دے سکیں گے | اللہ کو | کچھ بھی

اس کے بعد کہ ان پر راہِ ہدایت ظاہر ہو چکی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

اور وہ جلد ضائع کر دے گا | ان کے اعمال | اے ایمان والو! | حکم مانو | اللہ کا | اور حکم مانو

اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی

الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

رسول کا | اور ضائع نہ کرو | اپنے اعمال کو | بیشک | جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا (لوگوں کو)

اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴

راستہ سے | اللہ کے | پھر وہ مر گئے | اور وہ کافر ہی تھے | تو ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ | ان کو

اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا پھر وہ حالت کفر ہی میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ

پس تم سستی نہ کرو | اور (نہ) بلاؤ | صلح کی طرف | اور تم ہی | غالب رہو گے | اور اللہ

پس تم ہمت نہ ہارو اور صلح کا پیغام مت دو کیونکہ تم ہی غالب رہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

تمہارے ساتھ ہے | اور وہ ہرگز نقصان نہیں دے گا تمہیں | تمہارے اعمال میں | بلاشبہ | زندگی | دنیا کی

تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گا۔ (یہ) دنیا کی زندگی تو محض

لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ

کھیل | اور تماشا ہے | اور اگر | تم ایمان لاؤ | اور تقویٰ اختیار کرو | تو دے گا تمہیں | تمہارے اجر | اور نہیں مانگے گا تم سے

کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارے سارے کے سارے مال

آیت نمبر

(۳۰) اور اگر ہم چاہتے تو ہم منافقین کو آپؐ پر خود ظاہر کر دیتے پس آپؐ ان کو اچھی طرح ان کی شکلوں سے پہچان لیتے اور آپؐ تو ان کو ان کے انداز گفتگو ہی سے پہچان لیں گے اور اللہ کو تمہارے اعمال کا خوب علم ہے وہ ان کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۳۱) اور ہم تمہیں جہاد کا حکم دے کر ضرور آزمائیں گے تا کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو ہم بظاہر معلوم کر لیں اور تمہارے احوال کو ہم خوب جانچ لیں کہ کون حکم مانتا ہے اور کون نہیں مانتا۔

(۳۲) کچھ شک نہیں کہ جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور دوسروں کو اس میں داخل ہونے سے روکا اور دین حق کو خوب سمجھ لینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی وہ اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ہاں اپنا ہی کچھ بگاڑیں گے کہ اللہ ان کے عملوں کو برباد کر دے گا۔

(۳۳) مسلمانو! اللہ و رسولؐ کا حکم مانو اور نافرمانی کر کے اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

(۳۴) کچھ شک نہیں کہ جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور دوسروں کو اس میں داخل ہونے سے روکا پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔

(۳۵) پس مسلمانو! تمہیں کفار کے مقابلہ میں سست اور پست ہمت ہو کر ان سے صلح کی درخواست نہ کرنی چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں کسی حال میں نقصان اور خسارے میں نہ رہنے دے گا۔

افعال: اَرَیْنٰکَھُمْ: ہم نے تجھے ان لوگوں کو دکھایا' ماضی (جمع متکلم)' کَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)' ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ عَرَفْتَھُمْ: تو نے ان کو پہچان لیا' ماضی (واحد مذکر حاضر)' ھُمْ ضمیر مفعول۔ نَبْلُوَنَّکُمْ: ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے' جانچیں گے' مضارع بانون تاکید (جمع متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُحْبِطُ: وہ ناچیز کر دے گا' ضائع کر دے گا' اکارت کر دے گا' بیکار کر دے گا' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ لَنْ یَّتِرَ: وہ ہرگز کم نہیں کرے گا' نہیں کاٹے گا' مضارع منفی بہ لن (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: لَحْنِ: لہجہ' انداز آواز' بات کا ڈھب' خوش آوازی' اَلْحَانٌ جمع۔

أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ

تمہارے مال | اگر وہ مانگے تم سے وہ (مال) | پھر تنگ کرے تمہیں | تو تم بخل کرنے لگو | اور | ظاہر کردے

طلب نہ کرے گا۔ اگر وہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور خوب طلب کرے، تو تم بخل کرنے لگو اور تمہاری ناگواریاں

أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمہاری ناگواریاں | سنو! تم تو | وہ (لوگ) ہو | کہ تمہیں پکارا جاتا ہے | خرچ کرنے کو | راستہ میں | اللہ کے

ظاہر ہو جائیں۔ دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ (اگر) تم کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے

فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ

تو کوئی تم میں سے | وہ ہے | جو بخل کرتا ہے | اور | جو کوئی | بخل کرتا ہے | تو بیشک وہ بخل کرتا ہے | اپنی ہی ذات کے خلاف

تو تم میں سے بعض لوگ بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ خود اپنی ذات سے بخل کر رہا ہے

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ (تو) | غنی | اور تم ہی | محتاج ہو | اور اگر تم نہ مانو گے | تو وہ بدل لائے گا | کوئی اور قوم

اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے اور تم ہی (اس کے) محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو تمہاری جگہ وہ کسی دوسری

غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

تمہارے علاوہ | پھر | وہ نہ ہوں گے | تمہاری طرح

قوم کو لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ﴿۱﴾ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ

بیشک ہم نے فتح دی | آپ کو | فتح | کھلی | تاکہ معاف کردے | آپ کے لئے | اللہ | جو پہلے ہو چکی

(اے نبیؐ! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو کھلی فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری اگلی اور پچھلی تمام خطائیں

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

کوئی | خطا آپ سے | اور جو | پیچھے ہو | اور پوری کردے | اپنی نعمت | آپ پر | اور رہنمائی کرے آپ کی

معاف کر دے۔ اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿۲﴾ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ

راستے کی | سیدھے | اور مدد دے آپ کو | اللہ | مدد | زبردست | وہی ہے | جس نے | اتاری

راہ کی ہدایت دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپؐ کی ایسی مدد فرمائے کہ اس میں غلبہ اور عزت ہو۔ وہی تو ہے جس نے

السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ

تسلی | دلوں میں | مومنوں کے | تاکہ مزید بڑھ جائیں | ایمان میں | اپنے ایمان کے ساتھ

مومنوں کے دلوں پر تسلی فرمائی تاکہ ان کے موجودہ ایمان کے ساتھ ان کا ایمان مزید بڑھ جائے

(۳٦) دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور تماشے کی طرح عارضی ہے اور اگر تم ایمان لا کر تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہیں بدلہ دے گا اور تم سے کچھ مانگے گا نہیں۔

(۳۷) کیونکہ اگر وہ تم کو تمہارا سارا مال خرچ کرنے کے لئے سختی سے حکم دے دے، تو تم میں سے بہت سے ضرور کنجوسی کرنے لگو گے، اور دین اسلام کے خوف تمہارے دلی کینے اور خفگیاں فوراً ظاہر ہو جائیں گی۔

(۳۸) سنو تم تو ایسے لوگ ہو کہ تمہیں جہاد اور زکوٰۃ میں اللہ کے لئے تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو بھی کہا جائے تو تم میں سے بعض اس کے دینے میں کنجوسی کرتا ہے اور جو بھی کنجوسی کرتا ہے سو اپنا ہی نقصان کرتا ہے کہ اس کو آخرت میں اجر نہ ملے گا اور اللہ کو تو کوئی پروا نہیں بلکہ تم ہی ضرورت مند ہو اور اگر تم اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانو گے تو تمہاری جگہ وہ اور قوم پیدا کر دے گا جو تمہاری طرح نافرمان نہ ہوگی۔

سورۃ الفتح

اس سورت میں فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٦ ہجری کے آخر میں تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ہمراہ عمرہ کے ارادہ سے مدینہ سے کوچ کر کے مکہ کے قریب مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا۔ قریش نے حضور کو عمرہ کرنے سے روکا اور آخر کار کئی روز کی بحث و تکرار کے بعد ان شرائط پر صلح ہوئی کہ دس سال تک فریقین میں لڑائی بند رہے گی اور مسلمان اگلے سال غیر مسلح آ کر عمرہ کریں گے اور اس عرصہ میں قریش کا کوئی آدمی مدینہ بھاگ جائے گا تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو قریش کو واپس کر دیا جائے گا اور جو مسلمان مدینہ چھوڑ کر مکہ آ جائے گا تو اس کو واپس نہ کیا جائے گا۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور آپؐ وہیں قربانی کر کے مدینہ واپس ہوئے چونکہ اس صلح سے اسلام کو بہت فائدہ پہنچا اور اس عرصہ میں بہت زیادہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے اس لئے حدیبیہ سے واپسی پر راستہ ہی میں سورۃ فتح نازل ہوئی کہ "بیشک ہم نے آپ کو اس صلح حدیبیہ کے ذریعہ سے کفار پر بڑی بھاری فتح دی ہے"۔ اور یہی صلح نامہ آئندہ فتح مکہ اور تمام فتوحات اسلامیہ کی بنیاد بنی۔

(۲) تا کہ آپؐ کی اگلی پچھلی اجتہادی کوتاہیاں (جنہیں آپؐ کے عظیم الشان رتبہ کی بناء پر اللہ کے ہاں کوتاہی کہا جا سکے) اللہ تعالیٰ معاف کر دے اور آپؐ پر اپنا انعام پورا کر دے اور آپ کو ہمیشہ اسلام کے صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھے۔

(۳) اور آپؐ کو زبردست مدد اور فتح عطا فرمائے کہ کوئی آپؐ کا مقابلہ نہ کر سکے۔

افعال: تَبْخَلُوْا: تم بخل کرنے لگو، تم کنجوسی کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یَسْئَلْکُمُوْ: وہ تم سے طلب کرے، پوچھے، مضارع (واحد مذکر غائب)، کُمُوْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یُحْفِکُمْ: وہ تمہیں تنگ کرے، تم سے مانگنے میں زیادتی کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ یَبْخَلُ: وہ بخل کرتا ہے، کرے گا، کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَقَدَّمَ: پہلے ہوا، آگے گزرا، سابق میں ہو چکا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَضْغَانَکُمْ: تمہارے دل کی خفگیاں، اَضْغَانَ مضاف، کُمْ مضاف الیہ۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۴

اور اللہ ہی کے ہیں | لشکر | آسمانوں | اور زمین کے | اور ہے | اللہ | جاننے والا | حکمت والا

اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا' بڑا حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تا کہ داخل کرے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | باغات میں | کہ بہتی ہیں | جن کے نیچے | نہریں

تا کہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں'

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا

ہمیشہ رہیں گے | ان میں | اور دور کردے گا | ان سے | ان کی برائیاں | اور ہے | یہ | اللہ کے نزدیک | کامیابی

جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی

عَظِيْمًا ۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

بڑی | اور وہ عذاب دے گا | منافق مردوں | اور منافق عورتوں | اور مشرک مردوں | اور مشرک عورتوں کو

کامیابی ہے۔ اور اللہ سزا دے گا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو'

الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ

جو گمان کرنے والے ہیں | اللہ پر | گمان برے | انہی پر ہے | گردش | بری | اور غضب کیا

جو اللہ تعالیٰ سے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں' اُن پر برا وقت آنے والا ہے۔ اور اُن پر اللہ کا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۶

اللہ نے | اُن پر | اور لعنت کی اُن پر | اور تیار کیا ہے | ان کے لئے | دوزخ | اور وہ بری جگہ ہے | لوٹنے کی

غضب ہوا۔ اور اُن پر لعنت ہوئی اور اللہ نے اُن کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۷

اور اللہ ہی کے لئے ہیں | لشکر | آسمانوں | اور زمین کے | اور ہے | اللہ | بڑا غالب | حکمت والا

اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

بیشک ہم نے بھیجا آپ کو | گواہ بنا کر | اور خوشخبری دینے والا | اور ڈرانے والا | تا کہ تم ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر

بیشک ہم نے آپ کو گواہ' خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ (اے لوگو!) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اس کی مدد کرو | اور اس کی عزت کرو | اور اللہ کی تسبیح کرو | صبح | اور | شام | بیشک | جو لوگ

ایمان لاؤ اور (اس کے دین کی) مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اللہ کی پاکیزگی صبح و شام بیان کرتے رہو۔ بیشک جو لوگ

يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ

بیعت کر رہے ہیں آپ سے | یقیناً وہ تو | بیعت کر رہے ہیں | اللہ ہی سے | ہاتھ اللہ کا ہے | ان کے ہاتھوں پر | پس جو کوئی

آپ سے بیعت کرتے ہیں' وہ (درحقیقت) اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے پھر جو کوئی

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۴) اور اللہ ہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں صلح حدیبیہ کی مشکل دفعات کے باوجود ایمان کی بدولت، تسلی ڈال دی کہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (ملائکہ ہوا، بارش اور زلزلہ وغیرہ) سب اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں کہ جب چاہے ایمان والوں کو کفار پر فتح یاب اور کامیاب کر سکتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۵) اور مسلمانوں کے دلوں میں تسلی اس لئے ڈال دی کہ وہ اس کی نعمت کا شکر ادا کریں اور وہ ان کو جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ان کے گناہ معاف کر دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے۔

(۶) اور تاکہ ان منافق و مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں بہت برے خیالات رکھتے ہیں مثلاً وہ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ آنحضرتؐ اور مسلمانوں کی مدد نہیں کرے گا یہ منافق خود ہی بری مصیبت میں آجائیں گے اور ان پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس نے ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۷) اور آسمانوں اور زمین کے جملہ لشکر، سب اللہ کی مخلوق اور اس کے قبضۂ اختیار میں ہیں منکرین کو جب چاہے ہلاک کر سکتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۸) کچھ شک نہیں کہ ہم نے آپؐ کو اپنی امت کا گواہ اور مومنین کو رحمت الٰہی کی خوشخبری دینے اور کافروں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لئے بھیجا ہے۔

(۹) تاکہ لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائیں اور جان و مال سے اس کے دین کی مدد کریں اور اس کے وقار کا ہمیشہ دل سے خیال رکھیں اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہیں۔ تفسیر عثمانی میں ہے: **تعزروہٗ و توقروہٗ** کی ضمیریں اگر اللہ کی طرف راجع ہوں تو اللہ کی مدد کرنے سے مراد اس کے دین اور پیغمبر کی مدد کرنا ہے۔ اور اگر رسول کی طرف راجع ہوں تو پھر کوئی اشکال نہیں (مراد رسولؐ کی حمایت اور حد درجہ ادب و محبت ہے)۔

انعال: **تُسَبِّحُوْهُ**: تم اس کی تسبیح کرو، تم اس کی پاکی بیان کرو، مضارع (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **تُعَزِّرُوْهُ**: تم اس کی مدد کرو، تم اس کو قوت دو، مضارع (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر۔ **تُوَقِّرُوْهُ**: تم اس کی توقیر کرو، تم اس کا ادب کرو، مضارع (جمع مذکر حاضر) ہٗ ضمیر۔

اسماء: **ظَآنِّيْنَ**: گمان کرنے والے، انکل چلانے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ

توڑ دے گا (اس عہد کو) | تو بیشک وہ توڑتا ہے | اپنے خلاف | اور جو پورا کرے گا | وہ عہد | جو کرلیا اس نے

بدعہدی کرے گا تو اس کی بدعہدی کی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے

اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اللہ سے | تو عنقریب وہ دے گا اس کو | اجر | بہت بڑا | عنقریب کہیں گے | آپ سے | وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے

پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا۔ جو دیہاتی لوگ آپ سے جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ

دیہاتیوں میں سے | کہ ہمیں مشغول رکھا | ہمارے مالوں | اور اہل وعیال نے | سو آپ مغفرت مانگئے | ہمارے لئے

کہ ہمیں ہمارے مال اور اہل وعیال نے مشغول رکھا (اور ہم شریک جہاد نہ ہو سکے) اس لئے آپ (اللہ سے) ہماری بخشش

يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

وہ کہتے ہیں | اپنی زبانوں سے | وہ بات | جو نہیں ہے | ان کے دلوں میں | کہہ دیجئے | کہ کون | اختیار رکھتا ہے

طلب کریں۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ پوچھئے کہ وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ

تمہارے لئے | اللہ کے سامنے | کچھ بھی | اگر | وہ چاہے تمہیں | نقصان پہنچانا | یا چاہے | تمہیں | نفع دینا

معاملے میں تمہارے لئے کچھ اختیار رکھتا ہو۔ اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ دینا چاہے (کوئی کچھ نہیں کرسکتا)

بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ

(نہیں) بلکہ | اللہ ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو | خوب خبردار | بلکہ | تم نے خیال کرلیا تھا | کہ

بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ تم نے تو یقین کر لیا تھا کہ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ

ہرگز واپس نہ لوٹیں گے | رسول | اور مومن | اپنے گھر والوں کی طرف | کبھی (بھی) | اور اچھی معلوم ہوئی

یہ رسول اور (جہاد میں شریک ہونے والے) مومن اپنے گھروں کو کبھی واپس نہ آئیں گے اور یہ بات

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

یہ بات | تمہارے دلوں کو | اور تم نے گمان کیا | گمان برا | اور تم تھے ہی | لوگ ہلاک ہونے والے

تمہارے دلوں کو بھلی معلوم ہوتی تھی اور تم نے بڑی بدگمانی کی اور خود ہی برباد ہوئے۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

اور جو | نہیں | ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | تو بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہے | کافروں کے لئے

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے کافروں کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار

سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

بھڑکتی ہوئی آگ | اور اللہ ہی کے لئے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ بخش دے جس کو | چاہے

کر رکھی ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے اور

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۱۰) سفیر عمرہ میں مکہ سے باہر مقام حدیبیہ میں پڑاوٗ ڈالنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو صلح کی بات چیت کے لئے قریش کے پاس مکہ بھیجا اور یہ جھوٹی خبر پھیلی کہ عثمانؓ قتل کر دیئے گئے تو حضورؐ نے سب صحابہ سے ایک درخت کے نیچے حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آخر دم تک مرنے مارنے کی بیعت لی اس آیت میں اس کا ذکر ہے کہ ''بلا شبہ جو لوگ مقام حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کر رہے تھے وہ دراصل اللہ ہی سے بیعت کر رہے تھے اور بیعت کے وقت ان کے ہاتھوں پر آپ کا ہاتھ گویا اللہ ہی کا ہاتھ ہے کیونکہ آپؐ جو کچھ کر رہے ہیں اسی کے حکم سے کر رہے ہیں پس جو شخص اس وعدہ کو توڑے گا اس کی مصیبت اسی پر پڑے گی اور جو اس کو پورا کرے گا عنقریب اللہ اسے پورا اجر دے گا۔

(۱۱) مدینہ سے روانگی کے وقت حضورؐ نے عام اعلان کر کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ کیا تھا مگر کچھ دیہاتی جاہل ان پڑھ کمزور ایمان والے قریش کے ڈر سے سفر میں ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے اور جھوٹے بہانے پیش کر دیئے ان کی نسبت ارشاد ہے کہ جو خانہ بدوش عرب پیچھے رہ گئے تھے عنقریب وہ یوں بہانہ کریں گے کہ ہم اپنے مال اور اہل و عیال کی حفاظت میں مشغول ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ نہیں جا سکے سو آپؐ ہمارے لئے معافی کی دعا فرمائیں دراصل وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تمہیں اللہ کے غضب سے کون چھڑائے گا اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو کون اس کو روک سکے گا کوئی نہیں بلکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

(۱۲) بلکہ تم نے تو خیال کر لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان کبھی سفر مکہ سے زندہ گھر واپس نہیں آ سکیں گے اور تم نے اس بات کو اپنے دل میں بہت اچھا سمجھا تھا اور یہ بہت ہی برا خیال تھا اور یہی وجہ ہے کہ تم لوگ تباہ ہوئے۔

(۱۳) جو لوگ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان نہیں لاتے۔ ہم نے ان کے لئے آخرت میں بھڑکتی ہوئی دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

افعال: نَکَثَ: اس نے اقرار توڑا، قول توڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَنۡکُثُ: وہ (عہد) توڑتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ یُبَایِعُوۡنَ: وہ بیعت کرتے ہیں، وہ جو بیعت کر رہے تھے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ شَغَلَتۡنَا: ہمیں مشغول کر لیا، ہمیں دھندے میں لگا لیا، ماضی (واحد مونث غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔

اسماء: اَھۡلُوۡنَا: ہمارے گھر والے، اَھۡلُوۡ مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ مُخَلَّفُوۡنَ: پیچھے چھوڑے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ
اور عذاب دے | جس کو وہ چاہے | اور ہے اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا | عنقریب کہیں گے
جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ جب تم مالِ غنیمت

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے | جب | تم چلو گے | غنیموں کی طرف | کہ تم انہیں لے لو | چھوڑو ہمیں | کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں
لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے (جو شریک جہاد نہیں تھے) عنقریب کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے دو

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۗ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ
وہ چاہتے ہیں | کہ بدل دیں | حکم اللہ کا | کہہ دیجئے | کہ تم ہرگز نہ چلو گے ہمارے ساتھ | ایسا ہی
یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بدل ڈالیں۔ آپؐ فرما دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔

قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۗ بَلْ كَانُوْا
فرمایا | اللہ نے | پہلے سے | پس وہ کہیں گے | کہ (نہیں) بلکہ | تم حسد کرتے ہو ہم سے | (نہیں) بلکہ | وہ
اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ایسا فرما دیا تھا' پھر یہ کہیں گے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو درحقیقت یہ لوگ

لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
نہیں سمجھتے | مگر | تھوڑا ہی | کہہ دیجئے | پیچھے رہ جانے والوں سے | دیہاتیوں میں سے
(حق بات) بہت کم سمجھتے ہیں۔ آپؐ ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے

سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
کہ عنقریب تم بلائے جاؤ گے | ایک قوم کی طرف | جو لڑائی میں | بڑے سخت ہیں | جن سے تم لڑو
کہ عنقریب تم کو ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا تاکہ ان سے لڑو

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
یا وہ اسلام قبول کر لیں | پھر اگر | تم حکم مانو گے | تو دے گا تمہیں | اللہ | اجر | نیک | اور اگر تم پھر گئے
یا وہ اسلام قبول کر لیں۔ پھر اگر تم نے حکم مان لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ
جیسے | تم پھر گئے تھے | اس سے پہلے | (تو) وہ تمہیں عذاب دے گا | عذاب | دردناک | نہیں ہے
جیسا کہ پہلے موڑ لیا تھا تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک سزا دے گا۔ نہ اندھے پر

عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
اندھے پر | کوئی گناہ (الزام) | اور نہ | لنگڑے پر | کوئی گناہ | اور نہ | مریض پر
کوئی گناہ ہے نہ لنگڑے پر کوئی گناہ اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے

حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
کوئی گناہ | اور جو کوئی | حکم مانے | اللہ | اور اس کے رسول کا | داخل کرے گا اس کو | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا' وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ

(۱۴) اور آسمانوں اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے کوئی اسے روکنے والا نہیں اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۵) چونکہ خیبر کے یہود مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے وعدۂ امن (میثاق مدینہ) کی وعدہ خلافی کر کے جنگ احزاب (جنگ خندق) میں عرب کے تمام قبائل کو اسلام کے خلاف مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے جمع کر لائے تھے اس لئے صلح حدیبیہ کے ایک سال بعد ۷ ہجری میں یہود خیبر پر چڑھائی کرنے کا حکم ہوا اور ان بزدلوں کے متعلق جو نفاق کی وجہ سے ۶ ھ میں حدیبیہ کے سفر میں حضورؐ سے پیچھے رہ گئے تھے مسلمانوں کو یہ اطلاع دی گئی کہ "عنقریب جب تم مسلمان جنگ خیبر کی غنیمت حاصل کرنے کے لئے جانے لگو گے تو وہ بدوی جو حدیبیہ کے سفر میں پیچھے رہ گئے تھے خطرہ کم اور فائدہ زیادہ دیکھتے ہوئے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ہمراہ خیبر چلنے کی اجازت دو"۔ دراصل وہ اللہ کے اس حکم کو (کہ وہ لوگ اپنی سابقہ بدعہدی و بزدلی کی وجہ آپؐ کے ہمراہ خیبر نہ جائیں گے) بدلنا چاہتے ہیں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہاری اس درخواست سے پہلے اللہ فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ اللہ نے تو کوئی ایسا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو کہ سب مال غنیمت تم خود ہی لے لو وہ بے وقوف یہ نہیں سمجھتے کہ رسول اللہ اور مسلمان محض غنیمت کے لالچ کی وجہ سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔

(۱۶) ان پیچھے رہ جانے والے خانہ بدوش عرب سے کہہ دیجئے کہ اس لڑائی غزوہ خیبر میں تو نہیں لیکن جلد ہی کئی ایک جنگجو اقوام (بنو حنیفہ یعنی مسیلمۂ کذاب کی قوم اور اہل روم و فارس وغیرہ) سے اسلام کا مقابلہ ہوگا۔ جس میں تم کو اس وقت تک لڑنا ہوگا کہ وہ لوگ یا تو مسلمان ہو جائیں یا ذمی (فرماں بردار) بن جائیں تو اگر اس وقت تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو گے تو وہ تمہیں نیک بدلہ دے گا اور اگر نافرمانی کرو گے جیسا کہ تم اس سے پہلے کر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

افعال: **اِنْطَلَقْتُمْ**: تم چلے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ **تَأْخُذُوْهَا**: تم اس کو لے لو، مضارع (جمع مذکر حاضر) **هَا** ضمیر (واحد مونث غائب)۔ **ذَرُوْنَا**: تم ہم کو چھوڑ دو، امر (جمع مذکر حاضر) **نَا** ضمیر (جمع متکلم)۔ **نَتَّبِعْكُمْ**: ہم تمہارے پیچھے چلیں یعنی تمہارے ساتھ چلیں، مضارع (جمع متکلم)، **كُمْ** ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ **تَتَّبِعُوْنَا**: تم ہماری پیروی کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر) **نَا** ضمیر (جمع متکلم)۔ **تَحْسُدُوْنَنَا**: تم ہم سے حسد کرتے ہو، تم ہمارے بھلے سے جلتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر) **نَا** ضمیر (جمع متکلم)۔ **تُقَاتِلُوْنَهُمْ**: تم ان سے لڑو گے، تم ان سے جنگ کرو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر) **هُمْ** ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **يُبَدِّلُوْا**: (کہ) وہ بدل ڈالیں، تبدیل کر دیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **يُسْلِمُوْنَ**: وہ فرمانبردار ہو جائیں، وہ مطیع ہو جائیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **مَغَانِمَ**: غنیمتیں، وہ مال و اسباب جو کفار کی لڑائی سے مسلمانوں کو ہاتھ لگے، **مَغْنَمٌ** واحد۔

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
نہریں | اور جو کوئی | پھر جائے گا | تو وہ عذاب دے گا اسے | عذاب | دردناک | بیشک | راضی ہوا | اللہ
رہی ہیں اور جو کوئی منہ موڑ لے اللہ تعالیٰ اُس کو دردناک عذاب دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے

عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا
مومنوں سے | جب | کہ وہ بیعت کر رہے تھے آپ سے | نیچے | درخت کے | پھر اس نے جان لیا | جو
خوش ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپؐ سے (جہاد کے لئے) بیعت کر رہے تھے پس اللہ کو معلوم تھا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾
ان کے دلوں میں ہے | پس نازل کر دیا اس نے | اطمینان | ان پر | اور بدلہ میں دی انہیں | قریبی فتح
کہ ان کے دلوں میں کیا ہے، پھر اسی نے ان پر اطمینان نازل کیا اور ان کو ایک قریبی فتح عطا فرمائی۔

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ
اور غنیمتیں بہت سی | جو وہ لے رہے ہیں | اور ہے اللہ | بڑا غالب | حکمت والا | وعدہ کیا تھا تم سے
اور بہت سا مالِ غنیمت بھی، جو ان کو حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے

اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ
اللہ نے | غنیمتوں کا بہت سی | جن کو تم حاصل کرو گے | پس اس نے جلدی دے دی | تمہیں یہ | اور اس نے روک دیئے
بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جو تم حاصل کرو گے پس یہ غنیمت تو تم کو فوری طور پر دے دی اور تم سے

اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ
ہاتھ | لوگوں کے | تم سے | اور تاکہ (یہ) ہو | ایک نشانی | ایمان والوں کے لئے | اور ہدایت کرے تمہیں
لوگوں کے ہاتھ روک دیئے اور (یہ سب اس لئے ہوا) تاکہ یہ مومنوں کے لئے ایک نشانی بن جائے اور اللہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ
راستے | سیدھے کی | اور دوسری (وہ فتح) | جس پر تم نے ابھی قابو نہیں پایا | احاطہ کیا ہے | اللہ نے
سیدھی راہ کی ہدایت فرمائے۔ اور ایک اور فتح بھی جس پر تمہیں قابو نہیں، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے احاطہ قدرت

بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اس کا | اور ہے | اللہ | ہر ایک چیز پر | قادر | اور اگر | لڑتے تم سے | وہ لوگ | جو کافر ہیں
میں ہے اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو یہ

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
تو وہ پھیر دیتے | پیٹھ | پھر | وہ نہ پاتے | کوئی دوست اور | نہ کوئی مددگار | (یہ) اللہ کا دستور ہے | جو
پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ وہ کسی کو دوست پاتے اور نہ مددگار۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ دستور

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
گزر چکا | اس سے پہلے | اور نہیں پائیں گے آپ | اللہ کے دستور میں | (کوئی) تبدیلی | اور وہی ہے | جس نے
پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ اور (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے

آیت نمبر

(۱۷) ہاں اندھے، لنگڑے اور مریض پر جنگ میں شامل نہ ہونے سے کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی اللہ و رسول کا حکم مانے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور جو سرکشی کرے گا اسے دردناک عذاب دے گا۔

(۱۸) کچھ شک نہیں کہ جب مسلمان مقام حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت جہاد کر رہے تھے اللہ ان سے بہت راضی ہوا اور ان کی اچھی نیت اور خلوص اور اسلام سے محبت کو معلوم کر کے اللہ نے ان کے دلوں میں اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں پر اطمینان ڈال دیا۔ اور اس کے بعد فوراً ہی انہیں خیبر کے یہود پر فتح دے دی۔

(۱۹) اور فتح کے علاوہ بہت سی غنیمتیں عطا کیں جو انہوں نے حاصل کیں اور اللہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۲۰) اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ تمہیں بہت سی غنیمتیں حاصل ہوں گی چنانچہ اس نے جلدی تمہیں یہ فتح خیبر اور اس میں بہت سی غنیمتیں دے دیں اور عام لڑائی نہ ہونے کی وجہ سے دشمنوں کے ہاتھوں سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچنے دیا اور یہ اس لئے کہ مسلمانوں کے لئے اللہ کی قدرت کا ایک نشان ہو اور اس کی قدرت اور اس کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہو اور فرمانبرداری کی ترغیب ہو جو اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

(۲۱) اور دوسری فتح مکہ جو ابھی تم کو حاصل نہیں ہوئی اور وہ خدا کی قدرت کے احاطہ میں ہے تم کو ضرور مل کر رہے گی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲۲) اور اگر کفار مکہ مقام حدیبیہ میں تم سے لڑتے تو وہ شکست کھا کر بھاگ جاتے اور کوئی حامی اور مددگار نہ پاتے۔

(۲۳) حق و باطل کے مقابلہ میں اہل حق کو غالب اور اہل باطل کو مغلوب کرنا یہی خدا کی مرضی ہے جو پرانے زمانے سے چلی آ رہی ہے اور اللہ کا دستور کبھی تبدیل نہ ہو گا۔

افعال: وَعَدَكُمْ: اس نے تم سے وعدہ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ يَأْخُذُوْنَهَا: وہ اس کو لے لیں گے، مضارع (جمع مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ يَتَوَلَّ: جو منہ موڑے گا، اعراض کرے گا، پیٹھ پھیرے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَأْخُذُوْنَهَا: تم اس کو لو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ قَاتَلَكُمْ: (اگر) وہ تم سے لڑتے، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ وَلَّوْا: انہوں نے رخ کیا، لوٹے، منہ پھیرا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَلْاَعْرَجِ: لنگڑا، صفت مشبہ، عُرْجٌ جمع۔ مَرِيْضٌ: بیمار، صفت مشبہ، مَرْضٰى جمع۔

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ

روک دیئے | ہاتھ ان کے | تم سے | اور | تمہارے ہاتھ | ان سے | وادیٔ مکہ میں | بعد اس کے کہ

ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کی سرحد پر روک دیا اس کے بعد کہ

اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۴ هُمُ

اس نے غالب کر دیا تمہیں | ان پر | اور ہے اللہ | جو کچھ تم کرتے ہو اسے | دیکھنے والا | وہ تو وہی ہیں

اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر قابو بھی دے دیا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو (سب) دیکھتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا

جنہوں نے | انکار کیا | اور روکا تمہیں | مسجد حرام سے | اور قربانی کے جانور | روک دیئے گئے

جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور قربانی کے جانور اپنی جگہ تک

اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ

(اس سے) کہ وہ پہنچے | اپنی قربان گاہ تک | اور اگر نہ ہوتے | کچھ مرد | ایماندار | اور عورتیں | ایمان والی

پہنچنے سے روک دیئے گئے اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کئی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تم بے خبری میں

لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔـوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

جن کو تم نہیں جانتے تھے | کہ تم پامال کر دو گے ان کو | پھر پہنچتا تم کو | ان (کی وجہ) سے | نقصان | بے خبری میں

پاؤں تلے روند ڈالو گے جس کی وجہ سے (بعد ازاں) تمہیں رنج پہنچے گا (تو تمہیں ابھی فتح دے دی جاتی)

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا

تاکہ داخل کرے | اللہ | اپنی رحمت میں | جسے | وہ چاہے | اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے | تو ہم عذاب دیتے

اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے اگر وہ مومن الگ ہو جاتے تو ہم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اُن کو | جو کافر ہیں | ان میں سے | عذاب | دردناک | جب (پختہ) کی | ان لوگوں نے | جو کافر ہیں

ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

اپنے دلوں میں | ضد | ضد | (زمانہ) جاہلیت کی | پھر نازل کیا | اللہ نے

جاہلیت کے زمانہ کی سی ضد کا تہیہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنا اطمینان | اپنے رسول پر | اور اہل ایمان پر | اور لازم کر دی ان پر | بات

اور مومنوں کو تحمل اور برداشت کی قوت عطا کی اور ان کو پرہیزگاری کی بات

التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

پرہیزگاری کی | اور | تھے وہ | زیادہ حقدار | اس کے | اور اس کے اہل تھے | اور ہے | اللہ

پر قائم رکھا اور وہی سب سے زیادہ اس چیز کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کو

(۲۴) اوراللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے وادیٔ مکہ میں حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہونے نہ دی (جبکہ کفار مکہ کے کئی گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے وہاں پہنچے لیکن پکڑ کر چھوڑ دیئے گئے باوجود مسلمانوں کے پورے غلبہ کے) اور کفار جو شرارتیں کر رہے تھے اور تم مسلمان عفو و درگذر سے کام لے رہے تھے۔ اللہ سب دیکھ رہا تھا۔

(۲۵) اور اہل مکہ وہی ہیں جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور تم مسلمانوں کو غزوۂ حدیبیہ میں عمرہ کے لئے مسجد حرام میں داخل ہونے اور حضورؐ کے ساتھ جو ستر اونٹ قربانی کے تھے ان کو بھی حرم کعبہ میں اپنی قربان گاہ تک پہنچنے سے روکے رکھا (مکہ میں بہت سے ضعیف مسلمان' عورتیں' بوڑھے' بچے وغیرہ موجود تھے' جو ہجرت کرنے کے قابل نہ تھے' جنگ کی صورت میں وہ خطرے میں پڑ جاتے' لہٰذا فرمایا:) اور اگر کچھ کمزور مسلمان مرد اور عورتیں اس وقت مکہ میں نہ ہوتے جنہیں تم نہ جانتے تھے کہ جنگ ہو جانے کی صورت میں تم انہیں انجانے میں روند ڈالتے اور بعد میں پشیمانی اور اس قتل مسلم کے کفارہ کی مصیبت اٹھاتے تو تمہیں لڑائی سے نہ روکا جاتا۔ بہرحال لڑائی سے اس لئے روکا گیا کہ مسلمانوں کو ان کے صبر و تحمل کی وجہ سے اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر کفار مکہ ان کمزور مسلمانوں سے الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ضرور کافروں کو تم مسلمانوں کے ہاتھوں دردناک عذاب دیتے۔

افعال: اَظْفَرَكُمْ: اس نے تم کو کامیاب کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَطَـُٔوْهُمْ: تم ان کو پامال کرو گے' تم ان کو کچلتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تُصِيْبَكُمْ: تم کو پہنچ جاتی' تم پر پڑتی' مضارع (واحد مونث غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ صَدُّوْكُمْ: انہوں نے تم کو روک دیا' ماضی (جمع مذکر غائب)' كُمْ ضمیر مفعول۔ تَزَيَّلُوْا: وہ ایک طرف ہوئے' (اگر) وہ الگ الگ ہو جاتے' جدا ہو جاتے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ عَذَّبْنَا: ہم نے عذاب دیا' ہم نے دردناک سزا دی' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: بَطْنِ: اندرون' پیٹ' بُطُوْنٌ جمع۔ مَكَّةَ: مکہ معظمہ' یہاں بَطْنِ مَكَّةَ سے مراد حدیبیہ ہے۔ مَحِلَّهٗ: اس کی اپنی جگہ' ٹھکانا' مَحِلٌّ مضاف' ہٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مَعَرَّةٌ: مضرت' خرابی' شر۔ مَعْكُوْفًا: بند پڑی' روکی ہوئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ هَدْیَ: قربانی کا جانور جو حرم کے اندر ذبح ہونے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ

ہر چیز کو | جاننے والا | بیشک | سچا دکھایا | اللہ نے | اپنے رسول کو | خواب | حق کے ساتھ

'ہر بات کا پورا پورا علم ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا'

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ

کہ تم ضرور داخل ہو گے | مسجد | حرام میں | اگر اللہ نے چاہا | امن کے ساتھ | منڈاتے ہوئے

'کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے سر منڈاؤ گے'

رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا

اپنے سروں کو | اور بال کتراتے ہوئے | تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا | پس اس نے معلوم کر لی | وہ بات جو | تم نہیں جانتے

'اور بال کتراؤ گے تمہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا اور اللہ کو معلوم تھا جو کچھ تمہیں معلوم نہ تھا۔'

فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تو دے دی اس نے | اس سے پہلے | ایک فتح قریبی | وہی ہے جس نے | بھیجا | اپنا رسول

'پھر اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی ایک فوری فتح دے دی (یعنی فتح خیبر)۔ وہی (اللہ) تو ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو'

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

ہدایت | اور دین حق کے ساتھ | تاکہ غالب کر دے اس کو | سب دینوں پر | اور کافی ہے | اللہ

'(کتاب) ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور حق کی گواہی کے لئے اللہ ہی'

شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

گواہ | محمدؐ | رسول ہیں | اللہ کے | اور جو لوگ | آپ کے ساتھ ہیں | سخت ہیں | کافروں پر

'کافی ہے (سنو!) محمدؐ، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے لئے سخت'

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ

رحم دل ہیں | آپس میں | تو دیکھے گا انہیں | کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں | وہ تلاش کرتے ہیں | فضل | اللہ کا

'اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع کرتے، سجدہ میں جاتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے'

وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ

اور رضامندی | اُن کی علامت ہے | ان کے چہروں میں | سجدوں کے اثر سے | یہی

'ہوئے دیکھتے ہو ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات نمایاں ہیں ان کے یہ'

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ

اُن کی مثال (صفت) ہے | تورات میں | اور ان کی یہ صفت ہے | انجیل میں | جیسی ایک کھیتی

'اوصاف تورات میں مذکور ہیں اور ان کے یہی اوصاف انجیل میں ہیں، جیسے کھیتی اپنا پٹھا'

اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

جس نے نکالی | اپنی سوئی | پھر اس کو قوی کر دیا | پھر وہ موٹی ہوئی | پھر وہ کھڑی ہو گئی | اپنے تنے پر | وہ خوش کرنے لگی | کسانوں کو

'نکالا کرا سے مضبوط کرتی ہے پھر موٹی ہوتی ہے، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکار کو اچھی لگنے لگتی ہے (یہی حال مسلمانوں کا ہے)'

(۲۶) جب کفار مکہ زمانۂ جاہلیت کی ضد پر جمے رہے کہ ہم مسلمانوں کو حرم کعبہ میں عمرہ کے لئے داخل نہیں ہونے دیں گے اور صلح کے شرائط لکھنے کے وقت **بسم اللہ** اور **رسول اللہ** کے الفاظ صلح نامہ میں لکھنے سے انکار کر دیا پھر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان ڈال دیا اور پرہیز گاری پر قائم رکھا کہ وہ بڑے صبر اور برداشت سے کفار کے مطالبہ کے مطابق صلح نامہ لکھنے پر رضامند ہوگئے اور وہ ان کفار مکہ کے مقابلے میں اطمینان اور تقویٰ کے زیادہ حقدار اور اہل بھی تھے لہٰذا انہیں ایسا ہی کرنا زیب دیتا تھا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے کہ بہتری کس بات میں ہے۔

(۲۷) حدیبیہ کے سفر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپؐ اصحاب کے ہمراہ حرم کعبہ میں داخل ہو رہے ہیں اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں (احرام کھول رہے ہیں) تو آپؐ نے اس خواب کو صحابہ سے بیان فرمایا اور اتفاق رائے سے عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے مگر حدیبیہ میں روک دیئے گئے اور آخر کار صلح کر کے واپس ہوئے تو کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہ تو ہم مسجد حرام میں داخل ہوئے' نہ ہم نے سر منڈائے' اور نہ بال کترائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کچھ شبہ نہیں اللہ نے اپنے رسولؐ کو واقعی طور پر سچا خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم ضرور امن کے ساتھ بے خوف وخطر مسجد حرام میں داخل ہوگے کوئی سر منڈا کر اور کوئی بال کتروا کر۔ بس اللہ کو معلوم تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ (کہ فتح مکہ اگلے سال ہوگی حالانکہ تم نے سمجھا تھا کہ اسی سال ہوگی) سو اس سے پہلے اس نے جلدی ہی ایک اور فتح (فتح خیبر) بھی عطا کر دی۔

(۲۸) اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا کہ اس دین کو تمام جھوٹے ادیان پر حجت و دلیل میں غالب کر دے اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

افعال: اَلْزَمَهُمْ: ان پر لگا دیا' ان کو جما دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ لَتَدْخُلُنَّ: تم ضرور داخل ہوگے' مضارع با نون تاکید ثقیلہ (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حَمِيَّةَ: کد' ضد' حمیت۔ مُحَلِّقِيْنَ: سر کے بال منڈوانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُقَصِّرِيْنَ: کتروانے والے' کم کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

تاکہ غصہ میں لائے | ان سے | کافروں کو | وعدہ کیا | اللہ نے | ان سے جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

تاکہ اللہ ان سے کافروں کا دل جلائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک کام

الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ ع

نیک | ان میں سے | بخشش | اور اجر عظیم کا

کر گئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَمَانِيَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو! | مت بڑھو | آگے | اللہ | اور اس کے رسول کے | اور ڈرتے رہو

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ

اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا

اس سے | بیشک اللہ | سننے والا | جاننے والا ہے | اے ایمان والو! | بلند نہ کرو

سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں

أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ

اپنی آوازیں | اوپر | آواز | نبی کے | اور نہ | زور سے بولو | اس کے سامنے | باتوں میں

پیغمبرؐ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ان سے پکار کر بات کیا کرو

كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ

جیسے زور سے (بولتے ہو) | ایک دوسرے کے سامنے | کہ کہیں ضائع ہو جائیں | تمہارے عمل | اور تمہیں

جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں

لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

خبر بھی نہ ہو | بیشک | جو لوگ | پست رکھتے ہیں | اپنی آوازیں | پاس | رسول اللہ کے

خبر بھی نہ ہو۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول کے سامنے اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

یہی لوگ ہیں کہ | آزمایا ہے | اللہ نے | ان کے دلوں کو | پرہیزگاری کے لئے | ان کے لئے | مغفرت

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے آزمایا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور

وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

اور اجر | عظیم ہے | بیشک | جو لوگ | پکارتے ہیں آپ کو | باہر سے | حجروں کے

بڑا بدلہ ہوگا۔ بیشک جو لوگ آپؐ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۹) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ کے اصحابؓ کفار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں رحم دل ہیں جو ہمیشہ خدا کی عبادت میں رکوع اور سجود کرتے اور اللہ کا فضل مانگتے اور اس کی رضامندی طلب کرتے رہتے ہیں اور ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہوتے ہیں۔ یہی ان کی خوبیاں تورات اور انجیل میں لکھی ہیں۔ ان کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جس نے کونپل نکالی پھر طاقتور ہوگئی پھر موٹی ہوگئی پھر وہ اپنی ڈنڈی پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کسانوں کو اچھی معلوم ہونے لگی۔ یعنی اہل اسلام کھیتی کی طرح درجہ بدرجہ' آہستہ آہستہ ترقی کر کے کمال قوت اور غلبہ حاصل کریں گے تاکہ اس ترقی سے کفار غصہ اور حسد کی آگ میں جلتے رہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے اللہ نے ان سے آخرت میں مغفرت اور بہت بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

سورۂ الحجرات

حجرات' حجرہ کی جمع ہے۔ یہ مکان یا کمرہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس سورت میں مسجد نبوی کے پہلو میں موجود امہات المومنینؓ کے حجروں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) مسلمانو! اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات میں بھی قول اور فعل کے اعتبار سے پہل نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(۲) مسلمانو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کیا کرو اور حضورؐ کے سامنے زور سے نہ بولا کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے زور سے بولتے ہو کہ کہیں گستاخی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو یعنی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے شور و غل نہ کیا کرو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

(۳) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز پست اور آہستہ کر لیتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے خوب جانچ لیا ہے اور انہی کے لئے آخرت میں بخشش اور بہت بڑا اجر تیار ہے۔

افعال: **اِسْتَغْلَظَ**: وہ موٹا ہوا' گاڑھا ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **اٰزَرَهٗ**: اس کی کمر مضبوط کی' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **لَا تَرْفَعُوْا**: تم بلند نہ کرو' تم اونچی نہ کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **اِمْتَحَنَ**: اس نے جانچ لیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **لَا تَجْهَرُوْا**: تم مت پکارو' تم آواز مت بلند کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **تَحْبَطَ**: وہ اکارت ہو جائے' وہ حبط ہو جائے' وہ (جمع مکسر) اکارت ہو جائیں' مضارع (واحد مونث غائب)۔ **يَغُضُّوْنَ**: پست رکھتے ہیں' وہ (اپنی آوازیں) نیچی رکھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **اَشِدَّآءُ**: زور آور' سخت گیر' **شَدِيْدٌ** واحد۔ **رُحَمَآءُ**: بڑے نرم دل' بڑے مہربان' **رَحِيْمٌ** واحد۔ **رُكَّعًا**: رکوع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **زُرَّاعَ**: کاشتکار' کھیتی والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ **سُوْقِهٖ**: (کھیتی) کی نالیں' اس کے تنے' **سُوْقِ** مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔ **شَطْـَٔهٗ**: اس کی سوئی' اس کا پٹھا' **شَطْءُ** مضاف' ہٗ مضاف الیہ۔ **اَصْوَاتَكُمْ**: تمہاری آوازیں' **اَصْوَاتَ** مضاف' **كُمْ** (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ④ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ
اکثر ان میں سے | عقل نہیں رکھتے | اور اگر | وہ | صبر کرتے | یہاں تک کہ | آپ نکلتے | ان کی طرف
میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپؐ خود ان کے پاس باہر آجاتے
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑤ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ
تو ہوتا | بہتر | ان کے لئے | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | اے ایمان والو! | اگر
تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی
جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا
آئے تمہارے پاس | (کوئی) بدکار | (کوئی) خبر لے کر | تو خوب تحقیق کر لیا کرو | کہ کہیں تم نقصان نہ پہنچاؤ | کسی قوم کو
شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تم کسی قوم کو نادانی میں
بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِينَ ⑥ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ فِيكُمْ
نادانی سے | پھر ہو جاؤ | اپنے کئے پر | پشیمان | اور جان لو | کہ | تم میں
نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول
رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ
رسول اللہ ہیں | اگر | وہ تمہارا کہا مانیں | بہت سے | کاموں میں | تو تم تکلیف اٹھاؤ | لیکن
موجود ہیں اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن
اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ
اللہ نے | محبوب بنایا | تمہارے لئے | ایمان کو | اور زینت دی اسے | تمہارے دلوں میں | اور نفرت ڈال دی
اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنا دیا ہے
إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُونَ ⑦
تم میں | کفر | اور گناہ | اور نافرمانی سے | یہی لوگ ہیں | ہدایت پانے والے
اور کفر فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (یہ)
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑧ وَإِنْ
اللہ کے فضل | اور نعمت سے | اور اللہ | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور اگر
اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عنایت کی بدولت۔ اور اللہ تعالیٰ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور اگر
طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ
دو گروہ | مومنوں کے | آپس میں لڑ پڑیں | تو صلح کرا دو | ان کے درمیان | پس اگر
مومنوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو پھر اگر
بَغَتْ إِحْدٰىهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقٰتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى
زیادتی کرے | ان دونوں میں سے ایک | دوسرے پر | تو تم لڑو | اس سے جو | زیادتی کرتا ہے | یہاں تک کہ
ان میں سے ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم اس سے جنگ کرو جو زیادتی کرے یہاں تک کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) بنو تمیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ ملنے آئے اور آپؐ اس وقت حجرۂ مبارک میں تشریف رکھتے تھے وہ لوگ اپنی سادگی سے باہر سے آوازیں دینے لگے۔ اے محمد! باہر آیئے یہ بے ادبی اور بے وقوفی کی بات تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''بلاشبہ جو لوگ آپؐ کو امہات المومنین کے حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے کم عقل ہیں''۔

(۵) اور اگر وہ لوگ تھوڑی دیر صبر کرتے اور آپؐ خود اپنے نظام الاوقات کے مطابق ان کے پاس تشریف لے آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(۶) مسلمانو! اگر کوئی ناقابل اعتماد شخص تمہارے پاس بے حقیقت خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ وہ صحیح ہے یا غلط ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی سے تم کسی قوم پر حملہ کر دو پھر صبح کو اپنی غلطی پر پشیمان ہو۔ (ف) ولید بن عقبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی المصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ بنی المصطلق کے ساتھ ولید کو جاہلیت کے زمانہ سے کچھ دشمنی تھی جب وہ ولید کے استقبال کے لئے نکلے تو اس نے یہ سمجھا کہ وہ شاید پرانی دشمنی کی بناء پر مجھ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں چنانچہ ولید نے واپس آ کر حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ دین اسلام سے پھر گئے اور زکوٰۃ بند کر دی ہے تب آپ نے خالد بن ولید کو بھیجا کہ خفیہ طور پر جا کر ان کا حال معلوم کرے اگر ان کا اسلام ثابت ہو تو زکوٰۃ وصول کرے چنانچہ وہ گئے اور ان کو مغرب وعشاء کی نماز پڑھتے ہوئے پایا اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے لائے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں ان کو اللہ بذریعہ وحی ہر کام کی اطلاع دے دیتا ہے پس ان کے سامنے جھوٹ نہ بولو ورنہ رسوائی ہوگی اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیا کریں تو تم تکلیف اٹھاؤ اور جرم کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر و گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔ پس ایسے ہی لوگ سیدھے راستے پر ہیں۔

(۸) اللہ کے فضل و کرم سے اور اللہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: تَخْرُجَ: تو نکلتا' تو نکلتا ہے' نکلے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ تُصِيبُوْا: تم جا پڑو' (کہ) تم پہنچ جاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُصْبِحُوْا: تم ہو جاؤ' تم لگو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يُنَادُوْنَ: وہ پکارتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ حَبَّبَ: اس نے محبت ڈالی' اس نے محبوب بنایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ فَعَلْتُمْ: تم نے کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ كَرَّهَ: ناگوار بنا دیا' ناپسند بنا دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يُطِيْعُكُمْ: وہ تمہارا کہنا مان لے' مضارع (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حُجُرَات: حجرے' گھروں کی چار دیواری' حُجْرَةٌ واحد۔ فَاسِقٌ: بدکردار' راستی سے نکل جانے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ رَاشِدُوْنَ: بھلائی پانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ عِصْيَانٌ: نافرمانی' گناہ۔

تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

رجوع کرے | اللہ کے حکم کی طرف | پھر اگر | وہ رجوع کرے | تو صلح کرادو | ان دونوں کے درمیان | انصاف سے

وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ پھر اگر وہ رجوع کرلے تو دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرا دو

وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اور | انصاف کرو | بیشک اللہ | دوست رکھتا ہے | انصاف کرنے والوں کو | بیشک | مومن لوگ

اور (پورا) انصاف کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ بیشک مومن تو

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

(آپس میں) بھائی ہیں | تو صلح کرادو | اپنے دو بھائیوں کے درمیان | اور ڈرو | اللہ سے | تاکہ تم پر

بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر

تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى

رحم کیا جائے | اے ایمان والو! | مذاق نہ کرے | کوئی گروہ | کسی گروہ سے | ممکن ہے

رحم کیا جائے۔ اے ایمان والو! ایک جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑایا کرے ممکن

اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ

کہ وہ ہوں بہتر | ان سے | اور نہ عورتیں | عورتوں کا (مذاق اڑائیں) | عجب نہیں | کہ وہ ہوں

ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ عورتیں

خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

بہتر | ان سے | اور عیب نہ لگاؤ | ایک دوسرے پر | اور نہ پکارو | (برے) القاب سے | برا

ان سے بہتر ہوں اور تم آپس میں عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھو۔ ایمان لانے کے

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

نام ہے | نافرمانی | ایمان لانے کے بعد | اور جو توبہ نہ کریں | تو یہی لوگ

بعد نافرمانی کا نام (لگنا ہی) برا ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ظالم

الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا

ظالم ہیں | اے | ایمان والو! | بچو | بہت

لوگ ہیں۔ اے ایمان والو! بیشتر بدگمانیوں سے بچتے

مِّنَ الظَّنِّ ۟ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

گمان کرنے سے | بیشک بعض | گمان | گناہ ہے | اور جاسوسی نہ کرو

رہو بیشک بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں۔ اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

اور نہ غیبت کرے | کوئی تم میں سے | دوسرے کی | کیا پسند کرتا ہے | تم میں سے کوئی | یہ کہ وہ کھائے

اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور ایک ان میں سے دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کا حکم مان لے پھر اگر وہ گروہ صلح پر راضی ہو جائے تو ان میں عدل وانصاف سے صلح کرادو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۰) مسلمان تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اگر ان میں جھگڑا ہو جائے تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱۱) مسلمانو! ایک جماعت کو دوسری کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے، ممکن ہے کہ وہ اللہ کے ہاں ان سے بہتر ہوں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی دوسری عورتوں سے مذاق نہیں کرنا چاہئے کیونکہ عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور ایسے ہی ایک دوسرے کو طعنہ زنی کرنا اور برے نام اور القاب سے یاد کرنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ ایمان لانے کے بعد جاہلیت کا نام ہی برا ہے اور جو ان باتوں سے باز نہ آئے وہی ظالم ہے۔ (یعنی جو شخص جاہلیت (کفر یا گناہ) سے توبہ کرلے اس کو اس کے پرانے ناموں یا کاموں سے یاد کرنا نہایت مذموم ہے)۔

افعال: اَقْسِطُوْا: تم انصاف کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ بَغَتْ: اس نے سرکشی کی، بغاوت کی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ تَبْغِيْ: وہ سرکشی کرتی ہے، زیادتی کرتی ہے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَفِيْءَ: وہ رجوع کرے، وہ لوٹ آئے، وہ پھر آئے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ فَآءَتْ: وہ پھر آئی، لوٹ گئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ تُرْحَمُوْنَ: تم پر رحم کیا جائے، مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ لَا يَسْخَرْ: وہ ہنسی نہ اڑائے، ٹھٹھا نہ کرے، مذاق نہ بنائے، نہی (واحد مذکر غائب)۔ لَا تَلْمِزُوْا: تم عیب مت لگاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَا تَنَابَزُوْا: تم باہم چڑ مت مقرر کرو، برے نام نہ نکالو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَتُبْ: (جو) نہیں لوٹا، (جس نے) توبہ نہیں کی، مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَخَوَيْكُمْ: تمہارے دونوں بھائی، اَخَوَیْ، مضاف، کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

گوشت | اپنے مردہ بھائی کا | سواس کوتو تم ناپسند کرتے ہو | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | بڑا توبہ قبول کرنے والا

بھائی کا گوشت کھائے (بیشک) تم اس بات کو ناپسند کرتے ہو پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰى

رحم والا ہے | اے لوگو! | بیشک ہم نے | پیدا کیا تمہیں | ایک مرد | اور ایک عورت سے

مہربان ہے۔ اے لوگو! بیشک ہم نے تم (سب) کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے

وَجَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ

اور بنا دیں ہم نے تمہاری | شاخیں | اور قبیلے | تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرو | بیشک | زیادہ عزت والا تم میں سے

اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک

عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ

اللہ کے نزدیک | وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے | بیشک اللہ | جاننے والا | خبردار ہے | کہا | دیہاتیوں نے

تم میں عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے' بیشک اللہ تعالیٰ علم والا اور باخبر ہے۔ یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان

اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰـكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا

ہم ایمان لے آئے | کہہ دیجئے | تم ایمان نہیں لائے | لیکن | تم کہو | کہ ہم اسلام لائے ہیں | اور ابھی تک نہیں

لائے' آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے (سر دست) اطاعت اختیار کر لی ہے اور

يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

داخل ہوا ایمان | تمہارے دلوں میں | اور اگر | تم حکم مانو | اللہ | اور اس کے رسول کا

ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو

لَا يَلِتۡكُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴﴾

(تو) وہ کم نہیں کرے گا | تمہارے اعمال سے | کچھ بھی | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا' بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُوۡا وَ

بیشک مومن | وہ لوگ ہیں | جو ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | پھر | انہوں نے شک نہ کیا اور

بیشک مومن (تو) وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں' پھر شک نہیں کرتے اور

جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ

جہاد کیا | اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | راستہ میں | اللہ کے | یہی لوگ ہیں

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ

الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قُلۡ اَتُعَلِّمُوۡنَ اللّٰهَ بِدِيۡنِكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ

سچے | کہہ دیجئے | کیا تم خبر دیتے ہو | اللہ کو | اپنی دینداری کی | اور اللہ | جانتا ہے

سچے ہیں۔ آپ فرما دیجئے' کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کرنا چاہتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) مسلمانو! دوسرے مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کرنے سے پرہیز کیا کرو کیونکہ بعض گمان مثلاً نیک آدمی کے حق میں برا گمان گناہ ہوتا ہے اور نہ کسی کے نقائص نکالا کرو اور نہ کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کیا کرے کیا کوئی تم میں سے اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ ہرگز نہیں۔ پس غیبت اس سے بھی زیادہ بری حرکت ہے اس سے پرہیز لازم ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۳) لوگو! ہم نے تو تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ وحواؑ) سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم کو آپس میں نسب کی پہچان ہو جائے نہ کہ باہم فخر اور غرور کرنے کے لئے بے شک تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہر چیز سے واقف ہے۔

(۱۴) بعض اعرابیوں (دیہاتی عربوں) نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تم ابھی دل سے ایمان نہیں لائے۔ ہاں تم یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کرلیا ہے اور ابھی ایمان حقیقی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم سچے دل سے اللہ و رسول کا حکم مان لو تو وہ تمہارے نیک اعمال کا ثواب کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو بڑا بخشنے والا اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔ (ف) اس میں بنی اسد کا ذکر ہے جو قحط سالی میں مدینہ آکر بظاہر مسلمان ہو کر آپ پر احسان رکھتے اور صدقہ چاہتے تھے اور صدق دل سے مومن نہ تھے۔

(۱۵) پس خالص مومن تو وہ ہیں جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اس میں ذرا شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں انہوں نے جان و مال سے جہاد کیا یہی سچے مسلمان ہیں۔

افعال: لَا تَجَسَّسُوْا: تم بھید مت نکالو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ لَا يَغْتَبْ: وہ غیبت نہ کرے' پیٹھ پیچھے برائی بیان نہ کرے' نہی (واحد مذکر غائب)۔ تَعَارَفُوْا: (تاکہ) تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يَاْكُلَ: کہ کھائے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَسْلَمْنَا: ہم مسلمان ہوئے' ماضی (جمع متکلم)۔ لَا يَلِتْكُمْ: تم کو کم نہ دے گا' تمہارے حق میں کمی نہ کرے گا' لَا يَلِتْ مضارع منفی (واحد مذکر غائب)' كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَرْتَابُوْا: وہ شک میں نہیں پڑے' شبہ دل میں نہ لائے' مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَتْقٰكُمْ: تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار۔ اَكْرَمَكُمْ: تم میں زیادہ باعزت۔ شُعُوْبًا: ذاتیں' شاخیں' شَعْبٌ واحد۔ قَبَآئِلَ: گروہ' گوتیں' قَبِيْلَةٌ واحد۔ (مزید تفصیل کے لئے لغت دیکھیں)۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯

جو کچھ آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور اللہ | ہر | چیز کو | خوب جانتا ہے

خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ

وہ احسان رکھتے ہیں | آپ پر | کہ وہ اسلام لائے | کہہ دیجئے | احسان نہ جتلاؤ | مجھ پر | اپنے اسلام لانے کا

یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے۔ آپ فرما دیجئے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو

بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ

بلکہ | اللہ (ہی) | احسان رکھتا ہے | تم پر | کہ | اس نے ہدایت دی تمہیں | ایمان کی طرف | اگر تم ہو

بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

سچے | بیشک | اللہ | جانتا ہے | پوشیدہ باتیں | آسمانوں | اور زمین کی

سچے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع

اور اللہ | دیکھتا ہے | وہ جو | تم کرتے ہو

اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

ع ٨ ١٤ — المنزل السابع

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۣ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ

قٓ | قسم ہے قرآن کی | جو بڑی شان والا ہے | بلکہ | وہ تعجب کرتے ہیں | کہ آیا اُن کے پاس | ایک ڈرانے والا

قاف۔ قسم ہے قرآن مجید کی۔ مگر ان کو تعجب ہے کہ ان ہی میں سے ان کے پاس ایک ڈرانے

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ② ءَاِذَا مِتْنَا

انہیں میں سے | تو کہا | کافروں نے | کہ یہ تو | ایک بات ہے | عجیب | کیا جب مر جائیں گے

والا آیا ہے۔ تو کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ③ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ

اور ہو جائیں گے | مٹی؟ | یہ | دوبارہ لوٹنا | (عقل سے) دور ہے | بیشک ہمیں معلوم ہے | جو کچھ | کم کرتی ہے

اور مٹی ہو جائیں گے۔ (تو دوبارہ زندہ ہوں گے؟) یہ دوبارہ زندگی تو (عقل سے) بعید ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ زمین ان

الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

زمین | ان میں سے | اور | ہمارے پاس | ایک کتاب ہے | محفوظ رکھنے والی | بلکہ | انہوں نے جھٹلایا | حق کو

(کے جسموں) میں سے جو کچھ گھٹاتی ہے اور ہمارے پاس تو (وہ) کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا

(۱۶) ان ناسمجھ نومسلموں سے کہہ دیجئے کہ تم اللہ پر اپنی دینداری کا احسان رکھتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے وہ تمہارے دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔

(۱۷) گنوار اور ناپختہ مسلمان اپنے اسلام لانے کا آپؐ پر احسان رکھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے اسلام لانے کا مجھ پر کوئی احسان نہ رکھو بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان لانے کی ہمت دی جو ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔اس شرط پر کہ تم خلوص دل سے ایمان لائے ہو۔

(۱۸) کچھ شبہ نہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام راز اور غیب کی باتیں اچھی طرح جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو وہ برابر دیکھتا ہے اس کے مطابق تمہیں جزا و سزا دے گا۔

سورۂ ق

چونکہ یہ سورت حرف **ق** سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

ق۔حروف مقطعات میں سے ہے۔

(۱) قرآن مجید کے فطری دلائل اللہ کی قدرت کاملہ کا واضح ثبوت ہیں کہ دوبارہ زندہ کر اٹھانا اس کی قدرت سے کچھ بھی دور نہیں۔

(۲) وہ کفار (نہ صرف موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو عجیب سمجھتے ہیں بلکہ وہ تو) اس بات سے بھی تعجب کرتے ہیں کہ انہی میں سے ایک انسان ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے پس وہ موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے۔

(۳) جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے تو کیا دوبارہ پیدا کئے جائیں گے؟ یہ تو عقل میں آنے والی بات نہیں۔

(۴) مگر وہ بے وقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ جو کچھ ان کے جسموں سے زمین کھا کر کم کر دیتی ہے وہ ہمیں سب معلوم ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس ایک ایسی کتاب (لوح محفوظ) ہے جس میں یہ سب کچھ لکھا ہوا موجود ہے اور ہم جب چاہیں انہیں اصلی حالت پر دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں۔

افعال: يَمُنُّوْنَ: وہ احسان رکھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔لَا تَمُنُّوْا: تم احسان مت رکھو' مت جتلاؤ' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْقُصُ: وہ گھٹاتی ہے' وہ کم کرتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔عَجِبُوْا: انہوں نے تعجب کیا' انہوں نے اچنبھا کیا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔عَلِمْنَا: ہم نے جانا' ہم کو معلوم ہے' ماضی (جمع متکلم)۔

اسماء: اِسْلَامَكُمْ: تمہارا اسلام لانا' اِسْلَامَ مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔رَجْعٌ: پھر آنا' لوٹ آنا' مینہ' بارش' نفع' مصدر اور اسم ہے۔

لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ ﴿٥﴾ أَفَلَمْ يَنظُرُوٓا

جب | وہ آیا ان کے پاس | پس وہ | ایک بات میں (پڑے ہیں) | الجھی ہوئی | تو کیا وہ نہیں دیکھتے

جب وہ ان تک پہنچا' پس وہ اُلجھن میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے اوپر

إِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَٰهَا وَزَيَّنَّٰهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ﴿٦﴾

آسمان کی طرف | اپنے اوپر | کہ کس طرح | ہم نے بنایا اس کو | اور اس کو آراستہ کیا | اور نہیں اس میں | کوئی شگاف

آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے اور اس میں کوئی دراڑ نہیں ہے۔

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَٰهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَٰسِيَ وَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

اور زمین کو | ہم نے بچھادیا | اور ڈال دیئے | اس میں | پہاڑ | اور اُگائیں | اس میں | ہر قسم کی

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی پُررونق چیز

زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا

چیزیں خوشنما | ذریعۂ بصیرت | اور نصیحت | ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے | اور ہم نے اُتارا

اُگائی جو ہماری طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لئے بصیرت و نصیحت کا ذریعہ ہیں اور ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبَٰرَكًا فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ جَنَّٰتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ﴿٩﴾

آسمان سے | پانی | برکت والا | پھر ہم نے اُگائے | اس سے | باغات | اور غلہ | کٹی ہوئی کھیتی کا

آسمان سے بابرکت پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے باغات اُگائے اور کھیتی کا اناج۔

وَالنَّخْلَ بَاسِقَٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ

اور کھجوریں | لمبی لمبی | جن کے | خوشے ہیں | تہہ در تہہ | روزی | بندوں کے لئے

اور کھجور کے لمبے لمبے درخت جن میں تہہ بہ تہہ خوشے ہوتے ہیں۔ یہ بندوں کو روزی دینے کے لئے ہے

وَأَحْيَيْنَا بِهِۦ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

اور زندہ کیا ہم نے اس سے | ایک بستی | مردہ کو | اسی طرح ہے | دوبارہ نکلنا | جھٹلایا ان سے پہلے

اور اس (پانی) سے ہم نے مردہ زمین کو زندہ کیا اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہوگا۔ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَٰبُ الرَّسِّ وَثَمُودُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ

قوم | نوحؑ | اور کنویں والوں | اور (قوم) ثمود | اور | (قوم) عاد | اور فرعون

قومِ نوح اور کنویں والے اور قومِ ثمود بھی جھٹلا چکے ہیں۔ اور عاد اور فرعون

وَإِخْوَٰنُ لُوطٍ ﴿١٣﴾ وَأَصْحَٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ

اور بھائیوں نے لوطؑ کے | اور | بن کے رہنے والوں نے | اور قومِ تبع نے | سب نے | جھٹلایا

اور لوطؑ کی قوم۔ اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم' ان سب نے رسولوں

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ

رسولوں کو | تو ثابت ہوا | (ہمارا) وعدہ (عذاب) | تو کیا ہم تھک گئے | پیدا کرکے | پہلی بار | (نہیں) بلکہ

کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب کا وعدہ (بھی) پورا ہو کر رہا۔ کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کرنے سے تھک گئے ہیں (نہیں!) بلکہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) نہ صرف یہ بلکہ جب کلام حق (قرآن) ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس کو بھی صاف جھٹلا دیا پس وہ تو ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں کبھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور کبھی شاعر اور کبھی کاہن اور کبھی مجنون بتلاتے ہیں۔

(۶) پس کیا انہوں نے اللہ کی قدرت میں غور نہیں کیا کہ کس طرح اس نے ان کے اوپر آسمان بنا کر اس کو کیسا مزین کیا ہے اور یہ کہ اس میں کوئی درز اور عیب یا کمزوری بھی نہیں۔

(۷) اور زمین کو بچھا کر اس پر مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے اور اس زمین میں ہر قسم کی خوبصورت چیزیں اُگائیں۔

(۸) تاکہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کو اس کی قدرت کو اچھی طرح سمجھنے کی دانائی نصیحت حاصل ہو۔

(۹) اور ہم نے آسمان سے بارش کا برکت والا پانی برسا کر اس کے ذریعے سے باغات اور وہ غلے اگائے جن کی کھیتیاں کاٹی جاتی ہیں۔

(۱۰) اور اونچی لمبی کھجوریں بھی، جن کے خوشے کھجوروں سے تہہ بہ تہہ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۱۱) تاکہ ہمارے بندوں کو روزی نصیب ہو اور اس پانی کی برکت سے ہم نے مردہ (بے آباد) بستی کو دوبارہ زندہ (سرسبز و شاداب) کرتے ہیں۔ پس اسی طرح دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔

(۱۲) جس طرح یہ کفار مکہ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں اسی طرح ان سے پہلے قوم نوحؑ اور خندق (یا کنویں) والوں اور قوم ثمود نے۔

(۱۳) اور قوم عاد و فرعون اور قوم لوطؑ نے۔

(۱۴) اور بَن والوں (اہل مدین) اور قوم تُبّع حمیری نے بھی، اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو اللہ کے عذاب کا وعدہ ان پر ثابت ہوا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

افعال: بَنَیْنَاهَا: ہم نے اس کو بنایا، تیار کیا، ماضی (جمع متکلم)، ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ مَدَدْنٰهَا: ہم نے اس کو پھیلایا، کھینچا، بچھایا، ماضی (جمع متکلم)، ھَا ضمیر۔

اسماء: تَبْصِرَةً: دکھلانا، سجھانا، مصدر ہے۔ فُرُوْجٍ: شگاف، اسم فعل۔ مَرِیْجٍ: الجھی ہوئی بات، دھوکا، صفت مشبہ کا صیغہ۔ بَاسِقٰتٍ: بلند، لمبی لمبی، اسم فاعل (جمع مونث)۔ خُرُوْجُ: نکلنا، مصدر ہے۔ طَلْعٌ: خوشہ، گچھا، گابھا، درخت خرما کا پہلا شگوفہ جو باہر نکلتا ہے۔ نَضِیْدٌ: گوندھے ہوئے، تہ بہ تہ، اوپر تلے، صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول۔ اِخْوَانِ: بھائی، اَخٌ کی جمع۔ رَسّ: کنواں۔ وَعِیْدِ: میرا وعدۂ عذاب، میری طرف سے ڈراوا، وَعِیْد مضاف، ی (ضمیر واحد متکلم) محذوف مضاف الیہ۔

هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
وہ | شک میں ہیں | ازسرِنو پیدا کرنے سے متعلق | اور بیشک | ہم نے پیدا کیا | انسان کو
یہ لوگ نئے سرے سے پیدائش کے بارے میں شبہ کر رہے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ
اور ہم جانتے ہیں | جو | وسوسہ گزرتا ہے | اُس کے دل میں | اور ہم | زیادہ قریب ہیں | اس کے
کے دل میں جو وسوسے آتے ہیں (وہ بھی) ہم جانتے ہیں اور ہم تو اس کی رگِ جان سے

مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ
اس کی رگِ گلو سے بھی | جب | لکھ لیتے ہیں | دو (لکھ) لینے والے | دائیں سے | اور
بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب دو لکھنے والے فرشتے اس کے دائیں اور

عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ
بائیں سے | بیٹھے ہوئے | نہیں نکلتا (منہ سے) | کوئی لفظ | مگر | اس کے پاس | ایک نگہبان
بائیں بیٹھے رہتے ہیں، اور انسان کے منہ سے جوں ہی کوئی لفظ نکلتا ہے تو اس کے پاس ایک نگہبان (فرشتہ

عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ
تیار بیٹھا ہے | اور آ پہنچی | بے ہوشی | موت کی | حقیقی طور پر | یہی ہے | وہ | جس سے تُو تھا
اسے لکھ لینے کے لئے) تیار رہتا ہے۔ اور موت کی بے ہوشی یقینی طور پر آ پہنچی۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس سے تُو بھاگا

تَحِیْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ
بھاگتا | اور پھونکا جائے گا | صُور | یہی ہے | دن | وعدۂ (عذاب) کا | اور آئے گا
کرتا تھا۔ اور صُور پھونکا جائے گا یہی ہے عذاب کا دن۔ اور ہر ایک شخص

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ
ہر ایک شخص | اس کے ساتھ ہوگا | ایک ہانکنے والا | اور ایک گواہی دینے والا | بیشک تو تھا | غفلت میں
اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ تُو بلاشبہ اس سے غفلت میں تھا۔

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ﴿۲۲﴾
اس سے | تو ہم نے دُور کر دیا | تجھ سے | تیرا پردہ | پس تیری نظر | آج | بڑی تیز ہے
اب ہم نے تجھ پر سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔

وَقَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ
اور کہے گا | اس کا ساتھی (فرشتہ) | یہ ہے جو | میرے پاس | تیار ہے | (حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو | دوزخ میں
اور اس کا ساتھی کہے گا یہ ہے (اُس کا اعمال نامہ) جو میرے پاس تیار ہے۔ (حکم ہوگا کہ) اے دونوں فرشتو!

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾ ۨالَّذِیْ
ہر | ناشکرے | سرکش کو | جورو کنے والا ہے | نیکی سے | حد سے بڑھنے والا | شک کرنے والا ہے | جس نے
ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو جو (لوگوں کو) نیکی سے منع کرتا، حد سے گزرنے والا اور شک کرنے والا تھا۔ جس نے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پہلی بار مخلوق کو پیدا کر کے اب تھک گئے ہیں؟ نہیں! بلکہ یہ کفار تو دوبارہ زندگی کی نسبت فضول شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱٦) بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس سے اس حد تک واقف ہیں کہ جو کچھ اس کے دل میں وسوسہ گزرتا ہے ہم اسے بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

(۱۷) جبکہ دو فرشتے نیکی بدی لکھنے والے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف بیٹھے ہوئے لکھتے جاتے ہیں۔

(۱۸) انسان کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالتا جس کے لکھنے کے لئے اس کے پاس ایک محافظ فرشتہ موجود نہ ہو۔

(۱۹) آدمی کتنا ہی بھاگے' موت کی بے ہوشی ایک دفعہ سچ مچ آ کے رہے گی اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تو ہمیشہ بھاگتا تھا۔

(۲۰) اور ایک مقررہ وقت پر قیامت کا صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس کے بارے میں انبیاء لوگوں کو ڈراتے چلے آئے تھے۔

(۲۱) اور ہر شخص قیامت کے میدان میں اسی طرح حاضر کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ پیچھے سے اس کو محشر کی طرف ہانک رہا ہوگا اور ایک اس کے عملوں کی گواہی دے گا۔

(۲۲) وہاں اس کو حکم ہوگا کہ تو تو اس دن کی نسبت غفلت میں پڑا رہا سو ہم نے تیرا وہ غفلت کا پردہ اٹھا دیا آج تیری نظر خوب تیز ہے جو کچھ تجھے دنیا میں دکھائی نہ دیتا تھا اب اسے خوب دیکھ لے کہ وہ سب سچ ہے۔

(۲۳) اور اس کا عمل لکھنے والا فرشتہ کہے گا کہ یہ لیجئے! اس کے عملوں کا دفتر میرے پاس تیار ہے۔

(۲۴) دونوں فرشتوں (ہانکنے والے اور گواہ) کو حکم ہوگا کہ تم ہر ایک سرکش کافر کو دوزخ میں ڈال دو۔

(۲۵) جو نیکی سے لوگوں کو روکا کرتا اور نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا اور دین حق میں شک کیا کرتا تھا۔

افعال: عَيِينَا: ہم تھک گئے' عاجز ہو گئے' ماضی (جمع متکلم)۔ تُوَسْوِسُ: وہ وسوسہ ڈالتی ہے' وہ خیال ڈالتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)۔ يَتَلَقَّى: وہ لے جاتا ہے' لیتا ہے' لے لیتے ہیں' (واحد مذکر غائب)۔ يَلْفِظُ: وہ بولتا ہے' منہ سے (نہیں) نکالتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ تَحِيدُ: تو کنارہ کرتا ہے' تو مڑتا ہے' تو ٹلتا ہے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ أَلْقِيَا: تم دونوں ڈال دو' امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: لَبْسٍ: شک' اشتباہ۔ رَقِيبٌ: نگہبان' خبر رکھنے والا' منتظر' صفت مشبہ۔ سَكْرَةُ: بے ہوشی' نشہ۔ عَتِيدٌ: تیار' موجود' حاضر۔ قَعِيدٌ: نگرانی کرنے والا فرشتہ' بیٹھنے والا۔ مُتَلَقِّيَانِ: دو لے جانے والے' دو (لکھ) لینے والے (فرشتے)' اسم فاعل (تثنیہ مذکر)۔ وَرِيدِ: گردن کی رگ' شہ رگ' أَوْرِدَةٌ جمع۔ بَصَرُكَ: تیری آنکھ' تیری نظر' بَصَرُ مضاف' كَ (ضمیر واحد مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ سَائِقٌ: ہانکنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ غِطَاءَكَ: تیری جہالت' غفلت کا پردہ' غِطَاءَ مضاف' كَ مضاف الیہ۔ غَفْلَةٍ: بے خبری' بھول' غافل ہونا۔ مُرِيبٍ: شک میں ڈالنے والا' تردد کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا' ظالم' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

ٹھہرایا | اللہ کے ساتھ | معبود | دوسرا | پس ڈال دو اس کو | سخت عذاب میں

اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو معبود ٹھہرایا تھا پس اس کو تم دونوں سخت عذاب میں ڈال دو۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ

کہے گا | اس کا ساتھی | اے ربّ ہمارے! | میں نے اسے سرکش نہیں بنایا | لیکن | وہ (خود ہی) تھا | گمراہی میں

اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا۔ اے ہمارے ربّ! میں نے اسے سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی بڑی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

دُور کی | فرمائے گا | تم نہ جھگڑو | میرے سامنے | اور میں (تو) پہلے بھیج چکا | تمہاری طرف | اپنا وعدہ (عذاب)

گرفتار تھا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا۔ میرے سامنے مت جھگڑو اور میں تم کو (دنیا میں) پہلے ہی اس عذاب سے ڈرا چکا تھا۔

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ

نہیں بدلی جاتی | بات | میرے پاس | اور نہیں میں | ظلم کرنے والا | بندوں پر | جس دن | ہم کہیں گے

میرے یہاں حکم بدلا نہیں کرتا اور نہ میں بندوں پر ظلم کرتا ہوں۔ جس دن ہم دوزخ

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ

دوزخ سے | کیا | تو بھر گئی؟ | اور وہ کہے گی | کیا | کچھ مزید ہے؟ | اور قریب کر دی جائے گی

سے کہیں گے کہ کیا تُو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ اور پرہیزگاروں کے

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

جنت | پرہیزگاروں کے | وہ دور نہ ہوگی | یہی ہے | جو | تم سے وعدہ کیا جاتا تھا | ہر رجوع کرنے والے

لئے جنت کو قریب تر لایا جائے گا وہ کچھ دُور نہ ہوگی۔ یہ ہے وہ (جنت) جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا تھا۔ ہر رجوع کرنے والے

حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ

حفاظت کرنے والے کے لئے | جو | ڈرتا رہا | (اللہ) رحمٰن سے | دیکھے بغیر | اور آیا | دل کے ساتھ

اور (حقوق کی) حفاظت کرنے والے کے لئے۔ جو بن دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رجوع کرنے والے دل

مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا

رجوع کرنے والے | تم داخل ہو جاؤ اس میں | سلامتی سے | یہی ہے | دن | ہمیشہ رہنے کا | ان کو ملے گا جو کچھ

کے ساتھ آئے۔ داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں سلامتی سے۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے' ان کے لئے وہاں وہ

يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

وہ چاہیں گے | اس میں | اور ہمارے پاس تو | اور بھی زیادہ ہے | اور کتنی (ہی) | ہم نے ہلاک کر دیں | اُن سے پہلے

سب ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ اور ان سے پہلے ہم نے بہت سی جماعتوں کو

مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ

قومیں | وہ | زیادہ سخت تھیں | ان سے | حملے میں | پس چھید ڈال دیئے انہوں نے | شہروں میں

ہلاک کر دیا جو ان سے زیادہ جنگجو تھیں' اور انہوں نے شہروں کو (ترقی کی غرض سے) چھان مارا تھا

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۲۶) جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود ٹھہرا رکھا تھا۔ تم اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

(۲۷) جب کافر دوزخ میں ڈالا جائے گا تو کہے گا اے مولیٰ! مجھے میرے ساتھی شیطان نے نافرمان بنادیا تھا اس وقت اس کا ہمنشین شیطان جواب دے گا کہ اے پروردگار! میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا۔ لیکن یہ خود ہی سخت گمراہ تھا۔

(۲۸) حکم ہوگا: تم دونوں ہمارے حضور میں نہ جھگڑو۔ حالانکہ ہم اپنے رسولؐ کے ذریعے اپنا عذاب کا وعدہ دنیا میں تم تک پہنچا چکے ہیں۔

(۲۹) ہمارے یہاں نہ تو حکم بدلا جاتا ہے' اور نہ ہی ہم ظالم ہیں کہ بغیر گناہ اپنے بندوں کو عذاب دیں۔

(۳۰) جس روز (قیامت) میں ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یعنی مزید طلب کرے گی۔

(۳۱) اور جنت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کردی جائے گی کہ ان میں اور جنت میں کچھ بھی فاصلہ نہ رہے گا۔

(۳۲) ان سے کہا جائے گا یہی وہ جنت ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے کو ملے گی۔

(۳۳) جو شخص دیکھے بغیر اللہ سے صرف رسول کی بات پر یقین کرکے ڈرتا رہا اور اُس وقت خدا کی طرف رجوع کرنے والے دل کے ساتھ' دربارِ الٰہی میں حاضر ہوگا۔

(۳۴) ان سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اس جنت میں داخل ہوجاؤ یہی دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔

(۳۵) وہاں جو کچھ ان کا دل چاہے گا سب کچھ ملے گا اور ہمارے یہاں تو اور بھی بڑا انعام واکرام موجود ہے۔

افعال: اَطۡغَیۡتُہٗ: میں نے اس کو شرارت میں ڈالا' ماضی (واحد متکلم)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اِمۡتَلَاۡتِ: تو پر ہوگئی' بھر گئی' ماضی (واحد مونث حاضر)۔ لَا تَخۡتَصِمُوۡا: تم جھگڑا مت کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ قَدَّمۡتُ: میں نے پہلے ہی (حکم) بھیج دیا تھا' میں نے اطلاع بھیج دی تھی' ماضی (واحد متکلم)۔ یُبَدَّلُ: بدلی (نہیں) جاتی' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اُدۡخُلُوۡھَا: تم اس میں داخل ہو' امر (جمع مذکر حاضر)' ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: مَزِیۡدِ: زیادہ کرنا' زیادہ ہونا' زیادہ' بہت' مصدر اور اسم۔ خُلُوۡدِ: ہمیشہ رہنا' مصدر ہے' کسی شے کے بربادی سے بچنے اور اپنی اصلی حالت پر باقی رہنے کا نام' خلودٗ ہے۔

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ

کیا کہیں | بھاگنے کی جگہ ہے | بیشک | اس میں | نصیحت ہے | اس کے لئے | جس کا

پھر (عذاب آنے پر) انہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی۔ بیشک اس میں نصیحت ہے ایسے شخص کے لئے جس کے پاس دل

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

دل (بیدار) ہو | یا وہ لگاتا ہے | کان | اور وہ متوجہ ہو | اور بیشک | ہم نے پیدا کیا | آسمانوں

ہو یا جس نے کان لگا کر توجہ کے ساتھ سنے۔ اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

اور زمین کو اور جو | ان دونوں کے درمیان ہے | چھ | دن میں | اور نہیں چھوا ہمیں | کسی تھکن نے

اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا بھی تھکاوٹ نہیں ہوئی۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ

پس صبر کرو | اُس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور پاکی بیان کر | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | پہلے | طلوع

پس آپؐ ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے رہئے سورج نکلنے سے

الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

آفتاب سے اور | پہلے | غروب سے | اور رات میں | پس اس کی پاکیزگی بیان کر | اور سجدے کے بعد بھی

پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔ اور رات کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح کرتے رہئے اور نمازوں کے بعد بھی۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

اور سُن | جس دن | پکارے گا | پکارنے والا | قریبی مکان سے | جس دن | وہ سنیں گے

اور سُن رکھ جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا۔ جس دن سب ہی لوگ یقیناً

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

زوردار آواز | حق کے ساتھ | یہی | دن ہوگا | دوبارہ نکلنے کا | بیشک ہم ہی | زندہ کرتے ہیں | اور مارتے ہیں

ایک زور دار چیخ سنیں گے وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔ بیشک ہم ہی سب کو زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں

وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا

اور ہماری طرف | لوٹ کر آنا ہے | جس دن | پھٹ جائے گی | زمین | اُن پر سے | جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے

اور ہمارے ہی پاس سب کو واپس آنا ہے۔ جس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ سب دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔

ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ

یہی | جمع کرنا ہے | جو ہم پر | آسان ہے | ہم | خوب جانتے ہیں جو کچھ | وہ کہتے ہیں | اور نہیں آپ

لوگوں کا یوں جمع کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپؐ ان پر

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

اُن پر زبردستی کرنے والے | پس نصیحت کیجئے | قرآن کے ساتھ | اُسے جو | ڈرتا ہے | ہمارے وعدۂ (عذاب) سے

زبردستی کرنے والے نہیں۔ پس آپؐ قرآن سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میرے وعدۂ عذاب سے ڈرے۔

(۳۶) اوران کفار مکہ سے پہلے کتنی ہی قومیں، جوان سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں، ہم نے ہلاک کردیں تو انہوں نے اس وقت سارے ملک کا کونہ کونہ تلاش کیا کہ کہیں کوئی بچاؤ کی صورت بھی ہے؟ مگر کہیں جگہ نہ پائی اور ہلاک ہو گئے۔

(۳۷) بیشک نافرمان قوموں کی تباہی کے ان قصوں میں ایسے شخص کے لئے ضرور نصیحت ہے جس کو سوچنے والا دل حاصل ہے یا وہ دلی توجہ سے اسے سنتا ہے۔

(۳۸) اور ہماری قدرت کا تو یہ حال ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین، اور جو کچھ ان کے درمیان میں موجود ہے، سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور کسی قسم کی تھکاوٹ اور تکلیف ہمیں نہیں پہنچی۔

(۳۹) پس آپؐ کفار و مشرکین کی ان باتوں پر صبر کیجئے جو وہ آپؐ کے خلاف کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ، سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے کے اوقات میں اس کی تسبیح و تقدیس کیا کیجئے (یعنی فجر و ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی کیا کیجئے)

(۴۰) اور کچھ حصہ رات میں (مغرب و عشاء کی نمازوں اور سجدوں) کے بعد بھی تسبیح و تقدیس کیا کیجئے۔

(۴۱) قیامت کا حال غور سے سنئے، جس دن اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور بہت قریب سے پکاریں گے کہ (اے بوسیدہ ہڈیو! ایک دوسرے سے الگ الگ پڑے ہوئے جوڑو! بکھرے ہوئے بالو!!) اللہ کا تمہیں حکم ہے کہ تم سب معاملات کے فیصلہ کے لئے جمع ہو جاؤ۔

(۴۲) جس دن دوسری بار صور اسرافیل پھونک کی زور کی آواز سب لوگ اچھی طرح سن لیں گے، یہی قبروں سے دوبارہ زندہ ہو کر نکلنے کا دن ہے۔

(۴۳) بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف سب نے واپس آنا ہے۔

(۴۴) جس دن زمین پھٹ کر اور مردے قبروں سے نکل کر محشر کی طرف دوڑیں گے، یہی حساب و کتاب کے لئے جمع کرنا ہے، جو ہمارے لئے آسان ہے۔

(۴۵) حشر و نشر کے متعلق جو کچھ وہ منکرین کہہ رہے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور ان سے نپٹ لیں گے اور آپؐ ان سے زبردستی منوا نہیں سکتے۔ پس جو لوگ ہمارے وعدۂ عذاب سے ڈرتے ہیں آپؐ انہیں قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہئے۔ باقی کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیجئے۔

افعال: مَسَّنَا: ہم کو پہنچا، ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ نَقَّبُوْا: وہ گھومے، انہوں نے خوب سیر کی، انہوں نے کریدا، وہ گھس گئے، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ سَبِّحْهُ: تو اس کی تسبیح کر، تو اس کی پاکی بول، امر (واحد مذکر حاضر) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ یُنَادِ: وہ پکارے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: سُجُوْدِ: سجدہ کرنا، سر زمین پر رکھنا، فروتنی کرنا، مصدر ہے۔ غُرُوْبِ: سورج ڈوبنا یا چھپنا، وقت غروب، مصدر اور اسم فعل۔ مُنَادِ: پکارنے والا، بلانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝۳

قسم ہے اڑانے والی ہواؤں کی | جو اڑاتی ہیں (بخارات) کو | پھر اٹھاتی ہیں | بوجھ (بادلوں کا) | پھر چلتی ہیں | آہستہ آہستہ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اُڑاتی ہیں۔ پھر (ان کی) جو (بارش کے) بوجھ کو اٹھاتی ہیں پھر اس کو لے کر آہستہ آہستہ چلتی ہیں

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵ وَّاِنَّ الدِّيْنَ

پھر تقسیم کردیتی ہیں | ایک امر (بارش) کو | بیشک جو | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ سچ ہے | اور بیشک | جزاوسزا

پھر حکم (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں۔ بیشک جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ اور بلاشبہ سزا و جزا کا دن

لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ

ضرور واقع ہونے والی ہے | قسم ہے آسمان کی | جو راستوں والا ہے | کہ بیشک تم | (پڑے ہو) ایک بات میں

ضرور آنے والا ہے اور قسم ہے آسمان کی جو راستوں والا ہے۔ تم بڑے اختلاف میں پڑے ہوئے ہو۔

مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ

اختلاف والی | رُکتا ہے | اس سے | وہ جو | محروم کیا گیا | ہلاک ہوئے | (بے دلیل) اندازے لگانے والے | جو

اس حقیقت سے وہی منہ موڑتا ہے جو (ازل سے) محروم رکھا گیا ہے۔ ہلاک ہوں بے دلیل باتیں کرنے والے وہ لوگ جو

هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ هُمْ

غفلت میں ہیں | بھولے ہوئے | وہ پوچھتے ہیں | کب ہوگا | دن | جزا کا | جس دن وہ

غفلت میں پڑے بھولے ہوئے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ سزا و جزا کا دن کب ہوگا؟ (اس دن ہوگا) جس دن وہ

عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

آگ پر | ڈالے جائیں گے | چکھو | (مزہ) اپنی شرارت کا | یہی ہے وہ | جس کی تم

لوگ آگ میں جلائے جائیں گے۔ (اور کہا جائے گا) اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یہی ہے وہ (عذاب) جس کے لئے تم

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِيْنَ

جلدی کرتے تھے | بیشک پرہیزگار لوگ | (ہوں گے) باغات میں | اور چشموں (میں) | لینے والے (ہوں گے)

جلدی کر رہے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا

مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶ كَانُوْا

جو کچھ | دیا انہیں | ان کے رب نے | بیشک وہ | تھے | اس سے پہلے | نیکی کرنے والے | وہ تھے

وہ اسے لیتے ہوں گے بیشک یہ لوگ اس سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ وہ رات کو بہت

قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

تھوڑا | رات کے (وقت) | سویا کرتے | اور صبح کے وقت | وہ | مغفرت مانگا کرتے تھے

کم سویا کرتے تھے۔ اور صبح کے وقت (اپنے رب سے) بخشش طلب کیا کرتے تھے۔

سورۃ الذاریات

ذاریات: جمع ذاریۃ: اڑانے والی مراد ہوائیں جو ذرات خاک و بخارات کو اڑاتی ہیں چونکہ اس سورت کے شروع میں ذاریات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ ہوائیں جو خدا کی قدرت سے آبی بخارات کو زمین پر سے اوپر اڑا لے جاتی ہیں۔

(۲) پھر ان آبی بخارات کو جو فضا میں جمع ہو کر بادل کی صورت اختیار کر کے ہوا کی ٹھنڈک سے بھاری ہو جاتے ہیں اوپر اٹھائے رکھتی ہیں۔

(۳) پھر ان کو اٹھائے ہوئے فضائے آسمان میں آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ یا ان کشتیوں کی قسم' جو پانی پر سہولت سے چلتی ہیں۔

(۴) پھر جہاں جہاں خدا کا حکم ہوتا ہے بادلوں کو وہاں لے جا کر بارش کو تقسیم کر دیتی ہیں جس سے مردہ زمین دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے یا ان فرشتوں کی قسم جو بندوں کے امور کو اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم اور نافذ کرتے ہیں۔ ان میں غور کرنے والے کے لئے اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ:

(۵) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا جس کا تم سے رسول اللہؐ اور اللہ کی کتاب کے ذریعہ سے وعدہ کیا جاتا ہے بالکل سچ ہے۔

(۶) اور جزائے اعمال بھی ضرور ہونے والی ہے۔

(۷) آسمان جس میں ستاروں کا ایک عجیب جال بچھا ہوا ہے یا جس میں ستاروں کی گردش کے راستے ہیں جس سے وہ نہایت آراستہ ہو رہا ہے وہ اس امر کی واضح دلیل ہے۔

(۸) کہ دوبارہ زندہ کئے جانے کی نسبت تم فضول جھگڑا کر رہے ہو کیونکہ جو قادر مطلق ایسی عظیم الشان مخلوق کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان جیسی چھوٹی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر بطریق اولیٰ قادر ہے۔

(۹) اس کے واقع ہونے کا اقرار کرنے سے وہی گمراہ ہوتا ہے' جو گمراہ کر دیا گیا ہے۔

(۱۰) تباہ ہو جائیں یہ غلط اندازے کرنے والے۔

(۱۱) جو جہالت میں پڑے' امر آخرت سے غافل ہو رہے ہیں۔

(۱۲) وہ مذاقاً پوچھتے ہیں کہ وہ بدلے کا دن کب ہوگا؟

(۱۳) یہ وہ دن ہوگا جس دن ان کو دوزخ کی آگ سے عذاب دیا جائے گا۔

(۱۴) دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے چکھو مزہ اپنی شرارت کا' یہی وہ عذاب ہے' جس کے جلدی آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

(۱۵) کچھ شک نہیں کہ پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔

(۱۶) جو انعام و اکرام اللہ انہیں عطا کرے گا' وہ لے رہے ہوں گے کیونکہ وہ دنیا میں نیکوکار تھے۔

(۱۷) اور رات کے وقت وہ تھوڑی دیر سویا کرتے تھے اور زیادہ حصہ عبادت الٰہی میں صرف کیا کرتے تھے۔

(۱۸) اور صبح کے وقت وہ خوب استغفار کیا کرتے تھے۔

افعال: أُفِكَ: وہ پھیرا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ يُفْتَنُونَ: ان کو دکھ دیا جائے گا' عذاب دیا جائے' مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔ يَهْجَعُونَ: وہ سوتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: جَارِيَٰتِ: چلنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ حَٰمِلَٰتِ: اٹھانے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ حُبُكِ: راہیں' برج' ستاروں کے مجموعے یا دائرے' حِبَاكٌ واحد۔ ذَٰرِيَٰتِ: بکھیرنے والیاں' پراگندہ کرنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ ذَرْوًا: اڑانا' پراگندہ کرنا' جدا کرنا' مصدر ہے۔ مُخْتَلِفٍ: الگ الگ' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُقَسِّمَٰتِ: بانٹنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ وِقْرًا: بوجھ یعنی پانی کا' أَوْقَارٌ جمع۔ خَرَّٰصُونَ: اٹکل دوڑانے والے' جھوٹ بکنے والے' تخمینہ کرنے والے' مبالغہ کا صیغہ۔ فِتْنَتَكُمْ: تمہارا عذاب' فِتْنَةَ مضاف' كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ أَسْحَارِ: صبح کے اوقات' سَحَرٌ واحد۔ ءَاخِذِينَ: لینے والے' پکڑنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَفِيٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْأَرْضِ

اوران کے مالوں میں | حق ہوتا تھا | سوال کرنے والے | اورمحروموں کا | اورزمین میں

اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محروم رہ جانے والوں کا حق تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لئے

آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَفِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾

نشانیاں ہیں | یقین کرنے والوں کے لئے | اورخود تمہاری ذات میں | توکیانہیں | تم غور سے دیکھتے؟

زمین میں (بے شمار) نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے نفسوں میں بھی۔ پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ

اورآسمان میں ہے | تمہاری روزی | اورجوکچھ | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | پس قسم ہے رب کی | آسمان

اور تمہارا رزق آسمان میں ہے اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پس قسم ہے۔ آسمان

وَالْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾ هَلْ أَتَىٰكَ

اورزمین کے | بیشک وہ | برحق ہے | جیسا | کہ تم | بولتے ہو | کیا | آئی ہے تمہارے پاس

اورزمین کے ربّ کی۔ جس طرح تمہارا بولنا برحق ہے اسی طرح (روزِ جزا کا آنا) بھی برحق ہے۔ (اے رسول) کیا آپ کے پاس ابراہیمؑ

حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا۟ عَلَيْهِ فَقَالُوا۟

بات (خبر) | ابراہیمؑ کے مہمانوں کی | جومعزز تھے | جب | وہ داخل ہوئے | اس کے پاس | پھر انہوں نے کہا

کے معزز مہمانوں کی خبر (نہیں) پہنچی۔ جب وہ (فرشتے) ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کہا۔

سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ

سلام | توابراہیمؑ نے کہا | سلام | (خیال کیا) کچھ اجنبی سے لوگ ہیں | پھر چپکے سے گیا | اپنے گھروالوں کے پاس

ابراہیمؑ نے بھی سلام کہا (اور دل میں خیال فرمایا) یہ کوئی اجنبی لوگ ہیں۔ پھر آپؑ جلدی سے اپنے گھر کی

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهُۥٓ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ

پھرلایا | ایک بچھڑا | گھی میں تلا ہوا | پھروہ سامنے رکھا ان کے | فرمایا | کیا تم کھاتے نہیں؟ | تواس نے محسوس کیا

طرف گئے اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ پھر اس کو ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟ پھر ان (کے نہ کھانے) سے

مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَٰمٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾

ان سے | خوف | وہ بولے | تم ڈرو نہیں | اور انہوں نے خوشخبری دی اس کو | ایک لڑکے | علم والے (کی)

اس نے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ اور انہوں نے ابراہیمؑ کو ایک ہوشیار بیٹے کی خوشخبری دی۔

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُۥ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

پھر سامنے آئی | اس کی بیوی | حیرت سے بولتی ہوئی | اس نے ہاتھ مارا | اپنے چہرہ پر | اور کہنے لگی | ایک بڑھیا

اتنے میں ان کی بیوی بولتی ہوئی (سامنے) آئیں پھر اپنا ماتھا پیٹا اور کہنے لگیں کیا ایک بانجھ بڑھیا

عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا۟ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

بانجھ؟ | وہ بولے | یونہی | فرمایا ہے | تیرے رب نے | بیشک وہ | حکمت والا | جاننے والا ہے

(لڑکا جنے گی؟) انہوں نے کہا، تمہارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے بیشک وہ بڑا حکمت والا بڑا علم والا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) اور اپنے پاک وحلال' مالوں میں سے سوال کرنے والے اور محروم ضرورت مند کو اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔

(۲۰) اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں خدا کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔

(۲۱) اور خود انسان میں بھی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں مثلاً نطفہ وعلقہ ولوتھڑا اور گوشت و چمڑا اور رگ و پٹھے و ہڈی و اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ و ظاہری و باطنی قوتیں و طبیعتیں اور صورتیں و رنگ وغیرہ۔ پس کیا تم ان عجائبات میں غور نہیں کرتے۔

(۲۲) اور بارش جو تمہاری روزی کا سبب ہے اور ثواب وعذاب جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یہ سب کچھ آسمان میں (مالکِ آسمان کے قبضہ میں) ہے' جتنا جس کے مقدر میں ہے' اتنا اس کو پہنچ کر رہے گا۔

(۲۳) ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ بالکل ایسا ہی برحق ہے جیسا تمہارا اپنے منہ سے بولنا۔

(۲۴) کیا آپ کو حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں (فرشتوں کا) حال بھی پہنچا ہے۔

(۲۵) جب وہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور آکر آپؑ کو سلام علیک کہا تو آپؑ نے بھی ان کو جواب سلام دیا اور دل میں سمجھے کہ کچھ ناآشنا سے لوگ معلوم ہوتے ہیں۔

(۲۶) پھر چپکے سے گھر میں تشریف لے گئے اور ان کے لئے ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے۔

(۲۷) اور لاکر ان کے سامنے رکھ دیا انہوں نے نہ کھایا تو آپؑ نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

(۲۸) پھر ان سے دل میں خوف محسوس کیا کہ یہ کیسے مہمان ہیں تو وہ بولے آپؑ ڈریں نہیں' اور ساتھ ہی انہوں نے آپؑ کو ایک باعلم لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔

(۲۹) پس حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہ چلاتی ہوئی آگئیں اور تعجب وحیاء سے منہ پر ہاتھ مار کر بولیں ایک بڑھیا اور پھر بانجھ' اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو؟ یہ تو عجیب بات ہے۔

(۳۰) وہ مہمان فرشتے بولے: یونہی ہوگا یہ آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے' بیشک وہ بڑا حکمت والا سب کچھ جانتا ہے۔

افعال: رَاغَ: وہ جا گھسا' وہ پوشیدہ طور سے گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقْبَلَتْ: وہ سامنے آئی' وہ متوجہ ہوئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ اَوْجَسَ: اس نے محسوس کیا' پایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ بَشَّرُوْهُ: انہوں نے اس کو خوشخبری دی' ماضی (جمع مذکر غائب)' ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قَرَّبَهٗ (اِلَيْهِمْ): اس (کھانے) کو ان کے سامنے رکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)' ہٗ ضمیر۔ صَكَّتْ: اس نے پیٹ لیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: سَآئِلٌ: مانگنے والا' سوال کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَحْرُوْمٌ: بدنصیبی کی وجہ سے نادار تنگدست جس کی کمائی نہ ہو' ناامید' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُنْكَرُوْنَ: ناآشنا' شناخت میں نہ آئے ہوئے' غیر معلوم' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَمِيْنٌ: فربہ' موٹا تازہ' صفت مشبہ کا صیغہ۔ صَرَّةٍ: چیخ' فریاد' آواز۔ عَجُوْزٌ: بڑھیا' پیرزن' ضعیف عورت' عَجَائِزُ جمع۔ وَجْهَهَا: اس نے اپنے منہ پر' اپنے منہ کو' وَجْهَ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

فرمایا | پس تمہارا کیا مقصد ہے | اے (اللہ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! | وہ بولے | کہ بیشک ہم بھیجے گئے ہیں

(حضرت ابراہیمؑ نے) فرمایا کہ اے فرشتو! تمہارا مقصد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم

إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾

ایک مجرم قوم کی طرف | تاکہ ہم بھیجیں (برسائیں) | اُن پر | پتھر | (کنکر) مٹی کے

کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ہم ان پر کنکر کے پتھر برسائیں

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ

نشان لگے ہوئے | آپ کے ربّ کے ہاں | حد سے بڑھنے والوں کے لئے | پھر ہم نے نکال دیا | جو (بھی) | تھا

جو آپ کے ربّ کے ہاں نشان زدہ ہیں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے ہیں۔ چنانچہ (پتھر برسنے سے پہلے) ہم نے وہاں کے

فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ

وہاں | مومنوں میں سے | پس نہ پایا ہم نے | وہاں | سوائے | ایک گھر کے

تمام مومنوں کو نکال لیا۔ اور ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا کوئی گھر

مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ

مسلمانوں میں سے | اور ہم نے چھوڑی | وہاں | ایک نشانی | ان کے لئے | جو ڈرتے ہیں

مسلمانوں کا نہ پایا۔ اور ہم نے اس (سرزمین) میں ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

عذاب | دردناک سے | اور موسیٰ میں (بھی) | جب ہم نے بھیجا اس کو | فرعون کی طرف

سے ڈرتے ہیں ایک نشانِ (عبرت) باقی رہنے دیا۔ اور موسیٰ (کے قصہ) میں بھی عبرت ہے جب ہم نے اس کو فرعون کی

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾

روشن دلیل (معجزہ) کے ساتھ | پھر اس نے منہ پھیر لیا | اپنے لشکر کے ساتھ | اور کہنے لگا | یہ جادوگر ہے | یا دیوانہ

طرف روشن دلائل دے کر بھیجا اور اس نے اپنے لشکروں سمیت منہ پھیر لیا اور کہا کہ یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾

تو ہم نے پکڑ لیا اس کو | اور اس کے لشکروں کو | پھر ہم نے پھینک دیا انہیں | سمندر میں | اور وہ | تھا ہی قابل ملامت

تو پھر ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ قابل مذمت تھا۔

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ

اور قوم عاد میں (بھی) | جب بھیجی ہم نے | اُن پر | آندھی | بانجھ بے برکت | جو نہ چھوڑتی | کسی چیز کو

اور عاد (کے واقعہ) میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آندھی بھیجی۔ (یہ ایسی ہوا تھی کہ) جس چیز پر گزرتی

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ

جس پر وہ آتی ہے | مگر | کر دیتی اس کو | ریزہ ریزہ | اور قوم ثمود میں (بھی) | جب کہا گیا | اُن سے

اس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور (اسی طرح) ثمود کے (واقعہ) میں (بھی) عبرت ہے) جب ان سے کہا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا۔ اے اللہ کے قاصدو! تم کس مقصد کے لئے یہاں آئے ہو؟
(۳۲) وہ بولے ہمیں اللہ نے حضرت لوطؑ کی مجرم قوم کی طرف بھیجا ہے۔
(۳۳) تا کہ ہم ان پر مٹی کے کھنگروں کی بارش برسائیں۔
(۳۴) جو اللہ کی طرف سے ان سرکش اور نافرمانی میں حد سے بڑھے ہوئے لوگوں کی ہلاکت کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔
(۳۵) پھر ہم نے اس بستی **سدوم** میں جو بھی ایماندار لوگ تھے یعنی حضرت لوطؑ اور ان پر ایمان لانے والے' ان کو وہاں سے حفاظت کے ساتھ باہر نکال لیا۔
(۳۶) اور ہم نے وہاں حضرت لوطؑ کے ایک گھر کے سوا کوئی گھر مسلمانوں کا نہ پایا۔
(۳۷) اور وہاں اللہ کے عذاب سے ڈرنے والے ایمانداروں کے لئے' نافرمانوں کی ہلاکت اور تباہی کے آثار کو باقی رکھا ہے۔
(۳۸) اور حضرت موسیٰؑ کے حال میں بھی ہم نے ایک نشان عبرت باقی رکھا جبکہ ہم نے ان کو کھلے معجزے' لاٹھی اور روشن ہاتھ' دے کر فرعون کی طرف بھیجا۔
(۳۹) پس اس نے اپنی حکومت اور لشکر کے زور پر مغرور ہو کر آپؑ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا کہ حضرت موسیٰؑ یا تو جادوگر ہیں یا دیوانے۔
(۴۰) پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو عذاب میں فوراً پکڑا' اور انہیں بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا اور وہ اپنے کفر و دشمنی کی وجہ سے لعنت کے قابل ہی تھا۔
(۴۱) اور حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد اولیٰ میں بھی ہم نے ایک نشان عبرت باقی رکھا تھا' جبکہ ان کی سرکشی کی سزا میں ہم نے سخت آندھی کا طوفان نازل کیا تھا۔
(۴۲) کہ جس چیز پر سے وہ آندھی گزرتی اس کو بوسیدہ ہڈیوں کی طرح چکنا چور کر دیتی تھی۔

افعال: اُرْسِلْنَا: ہم بھیجے گئے' ماضی مجہول (جمع متکلم)۔ جَعَلَتْهُ: اس نے اس کو کر دیا' اس نے اس کو بنا دیا' جَعَلَتْ ماضی (واحد مونث غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: رُكْنِهٖ: اس کی قوت' اس کا زور' رُكْنِ مضاف' ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

فائدہ اُٹھاؤ | ایک وقت مقرر تک | تو انہوں نے سرکشی کی | اپنے ربّ کے حکم سے | تو آ پکڑا ان کو | بجلی نے

گیا کہ کچھ وقت تک فائدہ اُٹھا لو۔ پھر انہوں نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی تو ان کو بجلی کی کڑک

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

اور وہ | دیکھ رہے تھے | پس ان میں طاقت نہ رہی | کھڑا ہونے کی | اور وہ نہ تھے | بدلہ لینے والے

نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ پھر نہ تو وہ اُٹھنے کی تاب لا سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ

اور (ہلاک کر دیا) قوم نوحؑ کو | اس سے پہلے | بیشک وہ | تھے | لوگ نافرمان | اور آسمان کو

اور نوحؑ کی قوم کو پہلے ہی (ہم ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ لوگ بڑے نافرمان تھے۔ اور ہم نے آسمان کو

بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ

ہم نے بنایا | اپنے دستِ قدرت سے | اور بیشک ہم | وسعت دینے والے ہیں | اور زمین کو | ہم نے بچھا دیا | پس ہم کیسے اچھے

اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور ہم وسعت والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا پھر ہم کیا خوب (فرش)

الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

بچھانے والے ہیں | اور ہر ایک چیز کے | ہم نے پیدا کئے | جوڑے | تاکہ تم | غور کرو

بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ

تو تم دوڑو | اللہ کی طرف | بیشک میں | تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا ہوں | کھلم کھلا

پس تم اللہ ہی کی طرف دوڑو۔ بلاشبہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاف ڈرانے والا ہوں۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

اور نہ ٹھہراؤ | اللہ کے ساتھ | کوئی معبود | دوسرا | بیشک میں تمہارے لئے | اس کی طرف سے | ڈرانے والا ہوں

اور (دیکھو) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بیشک میں اس کی طرف سے صاف طور پر

مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ۚ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا

کھلم کھلا | اسی طرح | نہیں آیا | ان کے پاس | جو ان سے پہلے تھے | کوئی رسول | مگر انہوں نے کہا

ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے

سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ۚ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ

کہ یہ جادوگر ہے | یا دیوانہ | کیا وصیت کرتے چلے آئے ہیں | اس کی | (نہیں) بلکہ | وہ

اس کو جادوگر اور دیوانہ ہی کہا۔ کیا وہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں؟ یقیناً وہ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ۚ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ۡ وَّذَكِّرْ

لوگ ہیں سرکش | پس آپ منہ موڑ لیں | ان سے | پس نہیں | آپ پر | کوئی الزام | اور آپ نصیحت کیجئے

سرکش لوگ ہیں۔ پس آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر (ان کے ایمان نہ لانے کا) کوئی الزام نہیں ہے۔ اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) اور حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود میں بھی نشان عبرت باقی رکھا جبکہ حضرت صالحؑ نے ان سے جا کر کہا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو عذاب کے آنے سے پہلے ایک مقرر وقت تک' چندروز دنیا کی زندگی کے مزے اڑالو۔

(۴۴) پس ان لوگوں نے اللہ کے حکم سے انکار کیا تو ان کے دیکھتے دیکھتے ان پر خدا کے عذاب کی بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گئے۔

(۴۵) پس کسی سے یہ نہ ہو سکا کہ وہ ہمارے مقابلہ میں ذرا اٹھ کھڑا ہو' اور وہ انتقام تو کیا لے سکتے تھے۔

(۴۶) اور اس سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی ہم نے ان کی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا۔

(۴۷) اور ہمیں تو وہ قدرت حاصل ہے کہ ہم نے اپنے دستِ قدرت سے آسمان بنا دیا۔

(۴۸) اور زمین کو اپنی قدرت سے فرش کی طرح بچھا دیا اور بچھایا بھی کیا خوب طور پر۔

(۴۹) اور ہم نے ہر چیز کی دو دو قسمیں نر و مادہ' اچھی اور بُری کھٹی اور میٹھی وغیرہ بنا دیں تا کہ تم ان میں غور کر کے معلوم کر سکو کہ ہر ایک مخلوق کی مثال و شریک موجود ہے لیکن خالق اکیلا ہے اس جیسا کوئی نہیں۔

(۵۰) پس سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف بھاگو۔ بلاشبہ میں اللہ کے رسول کی حیثیت سے اس کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(۵۱) اور اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو معبود ٹھہرا کر اس کی عبادت نہ کرو' میں اس کی طرف سے تمہاری طرف کھلم کھلا ڈرانے والا بن کر آیا ہوں۔

(۵۲) جس طرح یہ کفار مکہ آپؐ کو جادوگر کہتے ہیں' اسی طرح ان سے پہلے' جو سرکش قومیں گزری ہیں' ان کے پاس بھی جب کوئی رسول آتا تو وہ اسے جادوگر یا دیوانہ بتایا کرتے تھے۔

(۵۳) کیا انہوں نے ایک دوسرے کو یہی وصیت کی تھی کہ جو نبی آئے اسے جادوگر یا دیوانہ کہہ دیں؟ نہیں بلکہ وہ خود ہی سرکش لوگ ہیں۔ ان میں سرکشی کا عنصر مشترک ہے۔

(۵۴) پس آپؐ ان کے اسلام نہ لانے کی پروانہ کیجئے آپؐ پر کوئی الزام نہیں۔

افعال: فَرَشْنَا: ہم نے بچھایا' ماضی (جمع متکلم)۔ فِرُّوْا: تم بھاگو' بھاگ چلو' امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: قِیَامٍ: کھڑے ہونا' بیٹھے سے اٹھنا' مصدر ہے۔ مَاهِدُوْنَ: بچھانے والے' تیار کرنے والے' درست کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُوْسِعُوْنَ: مقدور والے قدرت والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ طَاغُوْنَ: نافرمان' سرکش' شریر' معصیت میں حد سے بڑھ جانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ

بیشک | نصیحت | نفع دیتی ہے | ایمان والوں کو | اور نہیں پیدا کیا میں نے | جنوں | اور انسانوں کو

(آپ لوگوں کو) سمجھاتے رہئے کہ بیشک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے اور میں نے جن اور انسان کو

إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ

مگر | اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں | نہیں چاہتا میں | ان سے | کوئی روزی | اور میں نہیں چاہتا

اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

أَن يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ

کہ وہ مجھے کھلائیں | بیشک | اللہ | روزی دینے والا | قوت والا | بڑا غالب ہے | پس بیشک

کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی روزی دینے والا، قدرت والا زبردست ہے۔ پس ان ظالموں کا بھی

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾

ان کے لئے | جو ظالم ہیں | حصہ ہے | جیسا کہ | حصہ تھا | ان کے ساتھیوں کا | تو وہ مجھ سے جلدی (کا مطالبہ) نہ کریں

(ویسا ہی عذاب کا) حصہ مقرر ہے جیسے ان کے ساتھیوں کا (ان سے پہلے) حصہ مقرر تھا۔ لہٰذا اب وہ مجھ سے جلدی (کا مطالبہ) نہ کریں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

پس ہلاکت ہے | ان کے لئے | جو کافر ہیں | اس دن | جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

پس منکرین حق کے لئے بڑی تباہی ہے اس دن (کے عذاب کی بدولت) جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّورِ ﴿١﴾ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ﴿٢﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿٣﴾ وَالْبَيْتِ

قسم ہے طور کی | اور ایک کتاب کی | (جو) لکھی ہوئی ہے | اوراق میں | کھلے | اور گھر

قسم ہے (کوہِ) طور کی۔ اور قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی۔ (جو) کشادہ اوراق میں (ہے) اور قسم ہے

الْمَعْمُورِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾ إِنَّ عَذَابَ

آباد کی | اور چھت کی | اونچی کی | اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی | کہ بلاشبہ | عذاب

بیت المعمور کی اور (قسم ہے) اونچی چھت (یعنی آسمان) کی۔ اور (قسم ہے) اُبلتے ہوئے سمندر کی۔ بیشک آپ کے رب کا عذاب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ

آپ کے رب کا | ضرور واقع ہونے والا ہے | نہیں ہے اس کو | (کوئی) ٹالنے والا | جس دن | لرزنے لگے گا | آسمان

واقع ہو کر رہے گا۔ جس کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (یہ وہ دن ہوگا) جس دن آسمان بری طرح

مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

تھرتھرا کر | اور چلنے لگیں گے | پہاڑ | تیزی سے چلتے ہوئے | پس ہلاکت ہے | اس دن

لرز رہا ہوگا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹلنے لگیں گے۔ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۵) اور قرآن کے ذریعہ سے سب کو نصیحت کئے جایئے کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو ضرور نفع دیتی ہے۔
(۵۶) اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو تو صرف اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ تاکہ وہ عبادت و بندگی کا راستہ اختیار
کر کے مزید مہربانیوں کے مستحق بنیں۔
(۵۷) میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ میری کسی مخلوق کو رزق دیں اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔
(۵۸) کیونکہ اللہ ہی سب کو روزی دینے والا بڑا طاقتور اور غالب ہے۔
(۵۹) پس کچھ شک نہیں کہ ان ظالم کفار مکہ کو بھی ضرور عذاب الٰہی سے حصہ ملے گا، جیسا کہ ان کے ہم مذہب کفار کو اس
سے قبل ملا تھا تو وہ ہم سے جلدی کا مطالبہ نہ کریں۔
(۶۰) پس جو لوگ قیامت کے منکر ہیں، جس کے آنے کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، ان کے لئے ہلاکت ہے۔

سورۃ الطّور

اس سورت میں کوہِ **طور** کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کوہ طور، جس پر اللہ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا اور بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے کتاب تورات نازل کی۔ اس
کی قسم یا وہ اس بات کا گواہ ہے۔
(۲) اور ایک عظمت والی کتاب کی قسم، جو لکھی ہوئی ہے۔
(۳) کھلے اوراق میں، مراد قرآن مجید یا لوحِ محفوظ یا سابقہ آسمانی کتب ہو سکتی ہیں کہ سب کا مضمون ایک ہی ہے۔
(۴) اور بیت المعمور یعنی آسمان پر فرشتوں کا کعبہ جو خانہ کعبہ کے ٹھیک اوپر محاذات میں ہے۔ یا مراد زمین ہی کا خانہ کعبہ
بھی ہو سکتا ہے جو عبادت گزاروں سے پُر رہتا ہے۔
(۵) اور بلند آسمان، جو زمین کے مقابلہ میں بطور چھت معلوم ہوتا ہے۔
(۶) اور روئے زمین کا سمندر جو ہمیشہ گرم و سرد لہر سے موجزن رہتا ہے، ان سب عظیم الشان مظاہر قدرت میں واضح
شہادت موجود ہے۔
(۷) کہ اللہ بڑی قدرت والا ہے اور بلا شبہ اس کے حکم سے انکار کرنے والوں پر اس کا عذاب ضرور آکر رہے گا۔
(۸) اور اس عذاب کو کوئی روک نہ سکے گا۔
(۹) اور وہ خدا کے نزدیک اس روز آئے گا جس میں آسمان لرزنے لگے گا۔
(۱۰) اور پہاڑوں کے ٹکڑے روئی کے گالوں کی طرح فضا میں بڑی تیزی سے چلنے لگیں گے۔

افعال: لَا یَسْتَعْجِلُوْنِ: وہ مجھ سے جلدی نہ مانگیں، نہی (جمع مذکر غائب)، ن وقایہ ی ضمیر (واحد متکلم) محذوف۔ یُطْعِمُوْنِ: (کہ) وہ مجھے کھانا دیں، مضارع (جمع مذکر غائب)، ن وقایہ ی محذوف۔ تَسِیْرُ: وہ چلتی ہے، چلے گی، وہ (جمع مکسر) اڑتے پھریں گے، مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَمُوْرُ: وہ پھٹتی ہے، پھٹ جائے گی، وہ لرزتی ہے، لرزے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَصْحٰبِهِمْ: ان کے ساتھی، اَصْحٰب مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ ذَنُوْب، ذَنُوْبًا: بھرا ڈول، بطور استعارہ حصہ اور نصیب کے معنی میں بھی آتا ہے۔ رَزَّاق: رزق دینے والا، خوب روزی دینے والا، مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رَقٍّ: کاغذ، ورق، جھلی، رُقُوْقٌ جمع۔ طُوْرِ: پہاڑ، ہرا بھرا پہاڑ، کوہ درخت ناک، جزیرۂ نمائے سینا کے ایک مخصوص و متعین پہاڑ کا نام۔ مَرْفُوْع: بلند کیا ہوا، اونچا اٹھایا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَسْجُوْرِ: بھرا ہوا، گرم کیا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَعْمُوْرِ: آباد کیا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مَوْرًا: ہلنا، کانپنا، موجی حرکت کرنا، مصدر ہے۔

لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑪ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ⑫ يَوْمَ يُدَعُّونَ

جھٹلانے والوں کے لئے | جو لوگ | جھوٹی باتوں میں لگے ہوئے | کھیل رہے ہیں | جس دن | وہ دھکیلے جائیں گے

بربادی ہے۔ وہ لوگ جو فضول باتیں بنانے میں مشغول ہیں۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ کی طرف

إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ⑬ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ⑭

دوزخ کی آگ کی طرف | دھکے دے کر | یہی ہے | وہ آگ | جس کو تم | جھٹلاتے تھے

دھکیل کر لے جائے جائیں گے۔ (اور کہا جائے گا) یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ⑮ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا

پس کیا یہ جادو ہے؟ | یا | تم | دیکھتے نہیں | داخل ہو جاؤ اس میں | پس تم صبر کرو

(اب بولو) کیا یہ جادو ہے یا تم ہی اسے نہیں دیکھتے۔ تم اس (دوزخ) میں داخل ہو جاؤ

أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ⑯

یا صبر نہ کرو | برابر ہے | تمہارے لئے | بیشک تمہیں بدلہ دیا جائے گا | اس کا جو | تم کیا کرتے تھے

اب تم صبر کرو یا نہ کرو۔ تمہارے لئے سب برابر ہے، تم کو تو تمہارے ہی اعمال کا بدلہ ملے گا۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ⑰ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ

بیشک | پرہیزگار لوگ | باغات | اور نعمتوں میں ہوں گے | خوش ہوں گے | اس کے ساتھ | جو دیا انہیں

بیشک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ اُن کے ربّ نے ان کو جو کچھ دیا ہے

رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ⑱ كُلُوا وَاشْرَبُوا

ان کے رب نے | اور بچا دیا انہیں | اُن کے رب نے | دوزخ کے عذاب سے | کھاؤ | اور پیو

اس سے بہت خوش ہوں گے اور ان کے ربّ نے ان کو جہنّم کے عذاب سے بچا لیا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے

هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ⑲ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ

مزے سے | بدلے ان (اعمال) کے | جو تم | کیا کرتے تھے | تکیہ لگائے ہوئے | تختوں پر

نیک اعمال کے بدلہ میں خوب مزہ سے کھاؤ، پیو۔ وہ برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے

مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ⑳ وَالَّذِينَ آمَنُوا

قطاروں میں بچھے ہوئے | اور ہم بیاہ دیں گے انہیں | بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے | اور جو لوگ | ایمان لائے

بیٹھے ہوں گے اور بڑی آنکھوں والی حوروں کو ہم ان کی بیویاں بنائیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور ان کی پیروی کی | ان کی اولاد نے | ایمان میں | ہم ملا دیں گے (جنت میں) ان کے ساتھ | ان کی اولاد کو بھی

اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم (جنت میں) ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے

وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ

اور کم نہ کریں گے | ان کے عمل میں سے | کچھ بھی | ہر ایک شخص | اپنے عمل کے ساتھ

اور ہم ان کے اعمال میں کچھ کمی نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) سو بڑی تباہی ہے۔ اس دن، دین حق کو جھٹلانے والوں کے لئے۔

(۱۲) جو دنیا میں جھوٹی باتوں میں لگے ہوئے یوم آخرت سے بالکل بے فکر، بے پروا ہو رہے ہیں۔

(۱۳) جس دن (قیامت) میں وہ زبردستی دوزخ کی آگ کی طرف دھکیل کر لے جائے جائیں گے۔

(۱۴) اس کے قریب پہنچ جانے پر موکلین دوزخ ان سے کہیں گے کہ یہی دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھٹلایا کرتے تھے۔

(۱۵) اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہے جیسا کہ تم خدا کی وحی کو سن کر دنیا میں اسے جادو کہتے تھے یا تم اندھے ہو کہ اسے دیکھتے نہیں؟

(۱۶) خیر اب اس میں داخل ہو جاؤ پھر تم وہاں صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لئے دونوں باتیں برابر ہیں، تم کو اس میں سے نکالا نہ جائے گا۔

(۱۷) البتہ پرہیزگار لوگ جنت اور ہمیشہ کی نعمت سے سرفراز ہوں گے۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ انہیں جو نعمت عطا کرے گا اور دوزخ کے عذاب سے بچائے گا وہ اس سے محظوظ ہو رہے ہوں گے۔

(۱۹) انہیں حکم ہوگا کہ اس جنت میں کھاؤ پیو، مزے سے، ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

(۲۰) ان تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے جو قطاروں میں بچھے ہوئے ہیں بادشاہوں کی طرح بیٹھو اور اس کے علاوہ ہم ان پرہیزگاروں کا خوبصورت جنت کی حوروں سے نکاح کر دیں گے۔

افعال: يُدَعُّوْنَ: وہ دھکیلے جائیں گے، ان کو دھکے دے کر ہنکایا جائے گا، مضارع مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: خَوْضٍ: بیہودہ گوئی، باتیں بنانا، گھسنا، خَاضَ يَخُوْضُ کا مصدر ہے۔ دَعًّا: دھکیلنا، دھکے دینا، مصدر ہے۔ مَصْفُوْفَةٍ: برابر برابر، قطار میں رکھے ہوئے، صف باندھی ہوئی، اسم مفعول (واحد مونث)۔

رَهِينٌ ﴿۲۱﴾ وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۲﴾

وابستہ ہے | اور ہم ان کو پہنچائیں گے | پھلوں کے ساتھ | اور گوشت کے | جو | وہ چاہیں گے

پائے گا۔ اور ہم اہلِ جنت کو میوے، گوشت اور جو وہ چاہیں گے دیتے رہیں گے۔

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾

ایک دوسرے سے چھینیں گے | وہاں | پیالہ (شراب) کا | جس میں نہ فضول بات ہوگی | اور نہ گناہ کا کام

وہاں وہ شراب کے پیالوں کو ایک دوسرے سے چھینیں گے، نہ وہاں بیہودگی ہوگی اور نہ معصیت۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ﴿۲۴﴾

اور اردگرد پھریں گے | ان کے پاس | لڑکے | ان (کی خدمت) کے لئے | گویا وہ | موتی ہیں | چھپا کر رکھے ہوئے

اور ان کے آس پاس لڑکے خدمت کے لئے گھومیں گے، جو ان موتیوں کی طرح ہوں گے جو محفوظ رکھے گئے ہوں۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا

اور متوجہ ہوکر | ایک | دوسرے کی طرف | باہم پوچھیں گے | وہ کہیں گے | بیشک ہم تھے

اور (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم پہلے

قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا

اس سے پہلے | اپنے گھر والوں میں | ڈرتے تھے | پس احسان کیا | اللہ نے | ہم پر | اور بچا لیا ہمیں

(دنیا میں) اپنے گھروں میں اللہ سے ڈرا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا اور ہمیں دوزخ کے

عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے | گرم ہوا کے | بیشک ہم | اس سے پہلے | اس کو پکارا کرتے تھے | بلاشبہ وہ | احسان کرنے والا

عذاب سے بچا لیا۔ بیشک ہم اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگا کرتے تھے بیشک وہ بڑا احسان کرنے والا

الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

رحم کرنے والا ہے | پس آپ نصیحت کیجئے | تو آپ نہیں ہیں | فضل سے | اپنے رب کے | کاہن

مہربان ہے۔ پس آپ نصیحت فرماتے رہئے کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں

وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ

اور نہ دیوانہ | یا وہ کہتے ہیں | کہ وہ شاعر ہے | کہ ہم انتظار کر رہے ہیں | اس پر | گردش

اور نہ دیوانہ۔ کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ (نبی) شاعر ہے (اور) ہم اس کے متعلق زمانہ کے حادثات کا انتظار

الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾

زمانہ کا؟ | کہہ دیجئے | تم انتظار کرتے رہو | بیشک میں | تمہارے ساتھ | انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۳۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ

کیا انہیں حکم دیتی ہیں | اُن کی عقلیں | اس (بات) کا | یا وہ لوگ ہیں | سرکش؟ | یا | وہ کہتے ہیں

کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں یا وہ لوگ ہیں ہی سرکش۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے

آیت نمبر　　آسان تفسیر

(۲۱) اور جو لوگ دنیا میں خلوص دل سے' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی' ہم ایسے ایمانداروں کی مومن اولاد کو بھی درجات میں ان کے ساتھ ملا دیں گے اور خود ان کے اعمال کا اجر ذرا بھی کم نہ کیا جائے گا ہر شخص اپنے عمل کے مطابق بدلہ پائے گا۔

(۲۲) اور وہاں جس قسم کے میوے اور گوشت کو وہ پسند کریں گے اور خواہش کریں گے ہم انہیں اور زیادہ دیتے رہیں گے۔

(۲۳) وہاں اہل جنت باہم ایک دوسرے سے پاکیزہ شراب کے پیالوں پر خوش طبعی کے طور پر چھینا جھپٹی کریں گے۔ جس کے پینے سے نہ ان کے درمیان بے ہودہ کلام ہوگا اور نہ گناہ کا کام۔

(۲۴) اور ان کی خدمت کے لئے ان کے پاس جنت کے خوبصورت نوعمر لڑکے پھر رہے ہوں گے جو پاکیزگی میں گویا کہ غلافوں میں بڑی احتیاط سے رکھے ہوئے صاف شفاف موتی ہیں۔

(۲۵) اور وہ اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر احوال و اعمال و ثواب کی نسبت آپس میں بات چیت کر رہے ہوں گے۔

(۲۶) وہ کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں اعمال کے حساب اور خدا کے عذاب سے ڈرا کرتے تھے۔

(۲۷) سو اب اللہ نے ہم پر فضل و کرم کر کے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔

(۲۸) کیونکہ بلاشبہ ہم دنیا میں صرف اسی کی عبادت کیا کرتے تھے اور واقعی وہ بڑا ہی احسان کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۲۹) پس آپؐ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں' کیونکہ آپؐ اللہ کے فضل سے نہ تو جنات کے کوئی عامل ہیں اور نہ دیوانہ۔

(۳۰) کیا وہ منکر کہتے ہیں کہ یہ تو شاعر ہے اور زمانے کے چکر سے شاعروں کی طرح یہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔

(۳۱) کہہ دیجئے کہ تم میرے انجام کا انتظار کرو۔ میں تمہارے انجام کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۳۲) کیا ان کو ان کی عقلیں' ایسی الٹی باتیں کہنے کا حکم دیتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعر و کاہن و دیوانہ وغیرہ کہتے ہیں یا وہ جان بوجھ کر سرکشی کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں۔

افعال: اِتَّبَعَتْهُمْ: اس نے ان کی پیروی کی' ماضی (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ اَلَتْنٰهُمْ: ہم نے ان کو گھٹا دیا' ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ اَلْحَقْنَا: ہم نے پہنچا دیا' ہم نے ملا دیا ماضی (جمع متکلم)۔ اَمْدَدْنٰهُمْ: ہم نے ان کی مدد کی' ماضی (جمع متکلم) هُمْ ضمیر۔ يَطُوْفُ: وہ (جمع مکسر) چکر لگائیں گے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ وَقٰنَا: اس نے ہم کو بچا لیا' ماضی (واحد مذکر غائب) نَا ضمیر (جمع متکلم)۔ تَاْمُرُهُمْ: وہ ان کو حکم دیتی ہے' وہ (عقلیں) ان کو حکم دیتی ہیں' مضارع (واحد مونث غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اِمْرِیءٍ: مرد' انسان' شخص۔ تَاْثِيْمٌ: گنہگاری' گناہ میں ڈالنا' گناہ کی باتیں' مصدر ہے۔ رَهِيْنٌ: گرو' گرفتار' پھنسا ہوا۔ كَاْسًا: پیالہ' شراب سے پر جام' كُـؤُوْسٌ جمع۔ بَرٌّ: احسان کرنے والا' نیک سلوک کرنے والا' صفت مشبہ کا صیغہ۔ غِلْمَانٌ: لڑکے' خدمتگار' بہشت کی ایک خاص نعمت جو حسین لڑکوں کی شکل میں ہوگی' غُلَامٌ واحد۔ اَحْلَامُهُمْ: ان کی عقلیں' اَحْلَامُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ كَاهِنٍ: فال کہنے والا' پیشگوئی کرنے والا' جادوگر' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مَنُوْنِ: زمانہ' موت۔ مُتَرَبِّصِيْنَ: انتظار کرنے والے' منتظرین' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا

کہ اس نے خود بنالیا اس کو | بلکہ | وہ ایمان ہی نہیں لاتے | پس وہ لے آئیں | (کوئی) کلام | اس جیسا | اگر وہ ہیں

قرآن از خود بنا لیا ہے' حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ پھر یہ لوگ ایسا ہی کلام (بنا کر) لے آئیں اگر یہ (اپنے

صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

سچے | کیا | پیدا کئے گئے ہیں | بغیر کسی سبب کے | یا وہ (خود) پیدا کرنے والے ہیں

دعوے میں) سچے ہیں۔ کیا یہ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود خالق ہیں؟

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

کیا انہوں نے پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو؟ | (نہیں) بلکہ | وہ یقین نہیں کرتے | کیا | ان کے پاس ہیں

یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ (حق بات پر) یقین ہی نہیں کرتے۔ کیا ان کے پاس

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خزانے | آپ کے رب کے | یا وہ | داروغہ ہیں | کیا ان کے پاس | (کوئی) سیڑھی ہے

آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ (خدائی کے) مالک بن بیٹھے ہیں۔ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ جس پر

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ

کہ وہ سنتے ہیں جس پر (چڑھ کر) | تو لے آئے | اُن میں سے سننے والا | (کوئی) دلیل | واضح | کیا

چڑھ کر (آسمان کی) سب باتیں سُن آتے ہیں (اگر ایسا ہے تو) ان میں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے۔ (ان سے

لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

اس کے لئے | بیٹیاں ہیں | اور تمہارے لئے | بیٹے؟ | کیا | تم مانگتے ہو ان سے | کوئی اجر | کہ وہ

پوچھئے) کیا اللہ تعالیٰ کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے بیٹے؟ یا کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں کہ یہ لوگ

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

تاوان سے | بوجھ تلے دبے ہیں | یا ان کے پاس | (علم) غیب ہے | کہ وہ (اسے) | لکھتے رہتے ہیں

تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا اُن کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھتے جاتے ہیں۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

یا وہ چاہتے ہیں | کوئی داؤ کرنا | پس جو | منکر ہیں | وہی | داؤ میں آئے ہوئے ہیں | کیا | ان کا

یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں تو (یاد رکھو کہ) کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں۔ یا کیا اللہ کے سوا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا

(کوئی) معبود ہے | سوائے اللہ کے | اللہ پاک ہے | اس سے جو | وہ شریک ٹھہراتے ہیں | اور اگر | وہ دیکھ لیں

ان کا کوئی اور معبود ہے (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے بالاتر ہے۔ اور اگر یہ آسمان

كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ

ایک ٹکڑا | آسمان سے | گرتا ہوا | تو وہ کہہ دیں گے | (کہ) بادل ہے | تہہ در تہہ | پس چھوڑ دو ان کو

سے ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو یہی کہیں کہ یہ کوئی گہرا بادل ہے۔ پس آپ ان کو چھوڑ دیجئے

آ یت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) یا وہ یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ قرآن خود لکھ لیا ہے؟ یہ بات نہیں! بلکہ وہ اللہ پر ایمان ہی نہیں رکھتے اس لئے ایسی فضول باتیں بناتے ہیں۔

(۳۴) تو اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں کہ ''آپ نے یہ قرآن خود تصنیف کرلیا ہے'' سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام خود ہی بنالائیں حالانکہ وہ خوش بیانی اور موقع کے مطابق گفتگو اور فصاحت و بلاغت کے دعویدار ہیں۔

(۳۵) کیا وہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے' خود بخود پیدا ہوگئے یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟

(۳۶) یا وہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں؟ نہیں! بلکہ وہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے کا یقین ہی نہیں رکھتے۔

(۳۷) کیا اللہ کی رحمت کے خزانے انہی کے پاس ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں' یا وہ غالب حاکم ہیں کہ جو چاہیں سو کریں۔

(۳۸) یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جس پر سے چڑھ کر وہ آسمان سے غیب کی باتیں سن آتے ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو ان میں سے جو کوئی کچھ سن کر آیا ہو وہ اس کی واضح دلیل لاکر دکھائے۔

(۳۹) کیا اللہ کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے بیٹے؟ (ف) کفار مکہ ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں اور دیویاں کہتے تھے اس کو اس آیت میں رد فرمایا ہے۔

(۴۰) یا کیا آپؐ ان سے تبلیغ پر کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو دینا مشکل معلوم ہوتا ہے' جس کی وجہ سے وہ کلام حق کو نہیں سنتے۔

(۴۱) یا کیا اُن کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے رہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں موت کے بعد دوبارہ اٹھنا اور جزاوسزا کوئی چیز نہیں۔

(۴۲) یا کیا وہ رسول اللہ کے خلاف کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ سو بات یہ ہے کہ اس داؤ پیچ میں خود منکرین ہی پھنسیں گے۔ (ف) چنانچہ وہ سب مختلف غزوات میں بری طرح سے ہلاک ہوگئے۔

(۴۳) کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا' ان کا کوئی اور معبود بھی ہے؟ اس کا تو کوئی شریک نہیں۔

(۴۴) وہ تو نافرمانی اور دشمنی میں یہاں تک بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر ان کے عذاب کے مطالبہ پر ایک ٹکڑا آسمان کا ان پر گرا بھی دیا جائے تو اسے دیکھ کر وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو ایک بادل ہے تہ بہ تہ جما ہوا۔

افعال: تَقَوَّلَهٗ: اس نے اس کو بنالیا ہے' گڑھ لیا ہے' ماضی (واحد مذکر غائب) 'ہٗ' ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ خُلِقُوْا: وہ بنائے گئے' وہ پیدا کئے گئے' ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: خَالِقُوْنَ: پیدا کرنے والے' بنانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ سُلَّمٌ: سیڑھی' زینہ' سَلَالِمُ جمع۔ مُسْتَمِعُهُمْ: ان میں سے سننے والا' مُسْتَمِعٌ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ مُصَيْطِرُوْنَ: حاکم' غالب' مسلط' نگہبان لوگ' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَغْرَمٌ: تاوان' مَغَارِمُ جمع۔ مَكِيْدُوْنَ: داؤوں میں پھنسنے والے' وہ جن کے خلاف خفیہ تدبیر کی گئی ہو' جو مکر کا بدلہ دیئے گئے ہوں' مکر کی سزا میں گرفتار' مغلوب اور ہلاک ہونے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ سَاقِطًا: گرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ كِسْفًا: ٹکڑے' (عذاب کا) ٹکڑا۔ مَرْكُوْمٌ: تہہ بہ تہہ' جما ہوا' گاڑھا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ

یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | اپنا وہ دن | جس میں | وہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے | جس دن | کام نہ آئے گا

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس دن اُن کے ہوش اُڑ جائیں گے۔ جس دن ان کی چالبازی

عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ان کے | ان کا داؤ | کچھ بھی | اور نہ انہیں | مدد دی جائے گی | اور بلاشبہ | ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا

ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی پہنچے گی۔ اور بیشک ان لوگوں کے لئے

عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

عذاب ہے | اس کے علاوہ | لیکن | اکثر ان میں سے | نہیں جانتے | اور آپ صبر کریں | حکم پر

اس (آفتِ دُنیا) کے علاوہ ایک عذاب (اور بھی) ہے لیکن ان میں اکثر اس سے بے خبر ہیں۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

اپنے رب کے | پس بلاشبہ آپ | ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں | اور تسبیح کیجئے | اپنے رب کی تعریف کے ساتھ | جس وقت آپ کھڑے ہوں

صبر سے انتظار کیجئے کیونکہ آپ ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں اور آپ اپنے رب کی تسبیح اور حمد وثنا بیان کرتے رہئے جب آپ (نیند یا مجلس

ع ۲ / ۲۱ / ۴

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

اور رات میں (بھی) | پس اس کی تسبیح کیا کریں | اور ستاروں کے (غروب ہونے) کے بعد بھی

سے) اُٹھیں۔ اور کچھ رات میں بھی اس کی تسبیح بیان کیا کیجئے اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ

قسم ہے ستارے کی | جب | وہ ڈوبنے لگے | کہ نہیں بہکا | تمہارا ساتھی (محمدؐ) | اور نہ بے راہ چلا | اور نہ ہی وہ بولتا ہے

قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔ تمہارا رفیق (اللہ کا رسولؐ) نہ بہکا اور نہ راہ سے بے راہ ہوا اور وہ اپنی

عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

اپنی خواہش سے | نہیں یہ کچھ اور | مگر | وحی | جو نازل کی جاتی ہے | اس کو سکھایا ہے | زبردست قوتوں والے (جبرئیل) نے

خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو بس وحی ہے جو وحی کیا جاتا ہے۔ اس کو سکھایا ہے زبردست قوت والے فرشتے نے۔

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا

جو بڑا طاقتور ہے | پھر وہ قائم ہوا (اصلی صورت میں) | اور وہ | اونچے کنارے پر تھا | پھر وہ نزدیک ہوا

جو بڑا زور آور ہے اور وہ (پوری طرح) نمودار ہوا۔ اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارہ پر تھا۔ پھر وہ قریب آیا

فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ

پھر لٹک آیا | پھر تھا (فاصلہ) | برابر | دو کمان کے | یا اس سے بھی کم | تو اس نے وحی کی | اپنے بندے کی طرف

اور خوب قریب ہوا۔ پھر (یہاں تک کہ) صرف دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی کی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۵) پس آپؐ ان کو ان کے اسی حال پر چھوڑ دیجئے حتیٰ کہ وہ قیامت کا وہ دن دیکھ لیں جس میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔
(۴۶) جس دن ان کا کوئی داؤ پیچ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ اور نہ کسی قسم کی ان کو مدد ملے گی کہ وہ عذاب سے بچ جائیں۔
(۴۷) اور اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس آخرت کے عذاب سے پہلے بھی ان ظالموں کو ضرور ایک عذاب ہوگا لیکن اکثر ان میں سے اس بات کو نہیں جانتے (اور اس سے مراد جنگ بدر وغیرہ میں ان کا قتل ہونا یا سات سال کا قحط یا عذاب قبر ہے)
(۴۸) اور آپؐ اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجئے آپؐ ہماری حفاظت میں ہیں وہ لوگ آپؐ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے جب آپؐ اپنی مجلس سے اٹھا کریں۔ یا سو کر اٹھیں یا نماز کے لئے کھڑے ہوں‘ حالات کی ہر تبدیلی پر اللہ کا ذکر نہایت مفید و بابرکت ہے۔
(۴۹) اور کچھ حصہ رات میں اور ستاروں کے غائب ہونے کے بعد بھی (یعنی طلوع فجر کے وقت) اسی کی تسبیح و تقدیس اور حمد کیا کریں یعنی سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا کریں۔

سورۃ النجم

نجم ستارہ کو کہتے ہیں اور چونکہ یہ سورت اس لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ستارے غروب ہو کر جب سورج کے نکلنے سے ساری دنیا فوراً روشن ہو جاتی ہے اس میں اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔
(۲) کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تمہارے ساتھی ہیں وہ نہ تو حق سے بھٹکے‘ اور نہ وہ غلط راستہ پر چلے‘ جیسا کہ تمہارا غلط خیال ہے۔
(۳) اور جو کچھ بھی وہ منہ سے بولتے ہیں (آیات قرآن) وہ اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتے‘ جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔
(۴) بلکہ جو کچھ بھی وہ بولتے ہیں وہ تو وحی الٰہی ہے جو آپؐ پر نازل کی جاتی ہے۔
(۵) وہ قرآن تو آپ کو جبرئیل نے جو بڑے طاقتور فرشتے ہیں اللہ کے حکم سے تعلیم کیا ہے۔
(۶) وہ فرشتہ جبرئیل جو بڑا طاقتور ہے پس وہ فرشتہ اپنی اصلی صورت میں سیدھا قائم ہوا۔ اس وقت پوری فضا حضرت جبرئیل کے عظیم الشان وجود سے بھر گئی تھی۔ یہ ابتدائے نبوت کا زمانہ تھا۔
(۷) آسمان کے افق اعلیٰ (سورج طلوع ہونے کی جگہ) پر۔ (ف) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے تو حضرت جبرئیل آسمان کے مشرقی کنارے پر ظاہر ہوئے۔
(۸) پھر وہ فرشتہ نزدیک ہوا‘ پھر اور بھی نیچے اتر آیا۔
(۹) پھر آپؐ سے وہ فرشتہ اس قدر قریب ہو گیا کہ دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔

افعال: هَوٰى: غائب ہو گیا یعنی جب غائب ہو جائے‘ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَدَلّٰى: وہ اتر آیا‘ وہ لٹک آیا‘ ماضی (واحد مذکر غائب)۔ دَنَا: وہ نزدیک ہوا‘ وہ قریب ہوا‘ ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اِدْبَارَ: پیٹھ پھیرنا‘ بروزن اِفْعَال مصدر ہے۔ اُفُق: کنارۂ آسمان‘ اَلْآفَاقُ جمع۔ قَابَ: اندازہ‘ مقدار‘ کمان کے قبضہ سے نوک تک کا فاصلہ یعنی آدھی کمان کی لمبائی۔ قَوْسَيْنِ: دو کمانیں‘ قَوْسٌ کا تثنیہ۔ قُوٰى: طاقتیں‘ قُوَّةٌ واحد۔ مِرَّةٍ: قوت اور جسمانی کرختگی‘ زور‘ خوش منظر‘ خوبصورتی۔ هَوٰى: نفسانی خواہش‘ ناجائز رغبت‘ اَهْوَاءٌ جمع۔

مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا
جو کچھ | اس نے وحی کی | نہیں جھوٹ کہا | دل نے | جو کچھ دیکھا | تو کیا جھگڑتے ہو اس سے | اُس پر جو
جو کرنا چاہی۔ جو کچھ (رسولؐ نے) دیکھا دل نے اُس کو جھوٹ نہ جانا۔ کیا تم اس سے اس میں جھگڑتے ہو جو انہوں نے

يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾
اس نے دیکھا | اور بے شک اس نے دیکھا اسے | ایک مرتبہ اور (بھی) | پاس | بیری کے | آخری حد کی
(خود) دیکھا۔ اور بیشک اس کو تو انہوں نے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا۔ (یعنی) سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ
جس کے پاس ہے | جنت الماوٰی | جب چھارہا تھا | بیری پر | جو چھارہا تھا (نور) | نہ بہکی
(یہ وہ مقام ہے) جس کے پاس جنتِ ماویٰ ہے۔ جب اس بیری پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا۔ (اس موقع پر آپؐ کی)

الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾
آنکھ | اور نہ حد سے بڑھی | بیشک | اُس نے دیکھیں | اپنے رب کی نشانیاں | بڑی بڑی
نگاہ نہ تو دوسری طرف ہٹی نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً آپؐ نے اپنے ربّ کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ
تو کیا تم نے دیکھا ہے؟ | لات | اور عزّیٰ کو | اور منات کو | جو تیسرا ہے | اُن کے علاوہ | کیا تمہارے لئے لڑکے ہیں
پھر کیا تم نے لات اور عزّیٰ کو بھی دیکھا اور تیسرے منات کو بھی۔ کیا وہ تمہارے لئے بیٹے ہیں

وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ
اور اس کے لئے لڑکیاں ہیں؟ | یہ تو | اس وقت | تقسیم ہے | ظالمانہ | یہ (بت) نہیں (کچھ اور) | مگر
اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ تب تو یہ بے انصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو محض نام ہیں جو تم نے

اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا
نام | جو رکھ لئے خود تم نے | اور تمہارے باپ دادوں نے | نہیں اُتاری اللہ نے | ان کی
اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو ان کی کوئی سند

مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ
(کوئی) دلیل | وہ نہیں پیروی کرتے | مگر | صرف گمان کی | اور اس کی وہ جو چاہیں نفس | اور بیشک
نہیں اُتاری۔ یہ لوگ تو محض اپنے گمان اور اپنی خواہش نفس پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے

جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾
پہنچ چکی ہے ان کے پاس | ان کے رب کی طرف سے | ہدایت | کیا | انسان کے لئے ہے | جو تمنا وہ کرے؟
رب کی طرف سے ان کو ہدایت پہنچ چکی ہے۔ کیا انسان کو وہ سب ملتا ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ
پس اللہ ہی کے لئے ہے | آخرت بھی | اور دنیا بھی | اور کتنے فرشتے ہیں | آسمانوں میں
پس اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں دُنیا اور آخرت (کی بھلائی) ہے۔ اور آسمانوں میں بہت سے (مقرب) فرشتے ہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) تب اس نے اللہ کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو کچھ بھی القا کیا سو القا کیا۔ یعنی وحی کی۔

(۱۱) آپؐ نے اپنی آنکھوں سے جبرئیل کی اصلی صورت دیکھی تھی آپؐ کے دل نے اس کو جھوٹ نہیں جانا بلکہ سچ جانا۔ اور پورے دلی اطمینان و یقین کے ساتھ دیکھا۔

(۱۲) پس اے اہل مکہ! کیا تم آنحضرتؐ سے اس بات پر جھگڑا کرتے ہو جو آپؐ نے جبرئیل کو دیکھا؟

(۱۳) آپؐ نے تو اس فرشتہ جبرئیل کو اصلی صورت میں نازل ہوتے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے۔

(۱۴) **سدرۃ المنتہیٰ** ساتویں آسمان میں ایک بیری کا درخت ہے اس کے پاس دیکھا۔ شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: دوسری بار جبرئیلؑ کو اپنی اصلی صورت پر دیکھا' معراج کی رات میں' سات آسمان سے اوپر جہاں درخت ہے بیری کا' وہ حد ہے نیچے اور اوپر کی' نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر کے نیچے نہیں اترتے اس کے پاس بہشت کو دیکھا۔

(۱۵) جس کے پاس **جنت الماویٰ** ہے' جو ٹھکانا ہے پرہیزگاروں کا۔

(۱۶) جبکہ اس درختِ سدرہ پر انوار و تجلیات حق سبحانہ تعالیٰ چھا رہے تھے۔

(۱۷) نہ تو آپؐ کی نظر اس منظر شریف سے دائیں بائیں ہٹی اور نہ آگے بڑھی بلکہ بالکل حق تعالیٰ کے انوار اور نشانیوں پر جمی رہی۔

(۱۸) بیشک شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (مثلاً جبرئیل کی اصلی صورت اور جنت کے نظارے اور فرشتے اور تجلیات حق سبحانہ)

(۱۹) بھلا دیکھو تو **لات** اور **عزیٰ** کو۔ (ف) یہ دو بت تھے جو دیویاں مشہور تھیں۔

(۲۰) اور تیسرا **منات** بت۔ (کیا ان کو اللہ جیسی قدرت اور عظمت ہے؟ ہرگز نہیں)

(۲۱) کیا تم لوگ اپنے لئے بیٹے پسند کرتے ہو اور اللہ کے لئے بیٹیاں (دیویاں' فرشتے) تجویز کرتے ہو؟

(۲۲) یہ تمہاری تو ایک ظالمانہ تقسیم ہے۔ تفسیر عثمانی میں ہے: اول تو خدا "**لم یلد ولم یولد**" ہے اور بالفرض (تمہارے غلط خیال کے مطابق اللہ کی) اولاد کا نظریہ تسلیم کیا جائے' تب بھی یہ تقسیم کس قدر بھونڈی اور مہمل ہے۔ کہ تم خود تو بیٹے لے جاؤ' اور خدا کے حصے میں بیٹیاں لگا دو؟ العیاذ باللہ۔

(۲۳) دراصل یہ بت تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں' یہ کوئی معبود نہیں' اللہ نے ان کے معبود ہونے کی کوئی دلیل کسی آسمانی کتاب میں نازل نہیں کی' کفار تو محض خیالی' قیاسی باتوں اور اپنی خواہش نفسانی پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت' آنحضرتؐ کے ذریعہ آچکی ہے۔

(۲۴) کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ انسان جو بھی ناممکن تمنا کرے وہ اس کو مل جائے؟ ہرگز نہیں! وہ جو یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ بت ان کی سفارش کریں گے' یہ تو کبھی ہونے کا نہیں۔

(۲۵) پس آخرت اور دنیا کا پورا اختیار صرف اللہ ہی کو ہے۔

افعال: **تُمٰرُوْنَهٗ**: تم اس سے جھگڑتے ہو' تم اس کے متعلق شک کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ رَاٰی: اس نے دیکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ زَاغَ: وہ بہکا' وہ کج ہوا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **سِدْرَةٌ**: بیری کا درخت' سِدَرٌ جمع۔ **فُؤَادٌ**: دل' اَفْئِدَةٌ جمع۔ **مُنْتَهٰى**: آخری حد' اسم ظرف مکان۔ **نَزْلَةٌ**: ایک بار اترنا' مصدر ہے۔ **ضِيْزٰى**: بہت بھونڈی' بہت ناقص' غیر موزوں' ظالمانہ' بھدی۔ **عُزّٰى**: یہ ایک بت یا درخت کا نام تھا جس کو دور جاہلیت میں کفار عرب پوجتے تھے۔ **قِسْمَةٌ**: حصہ بانٹنا' ہر ایک حصہ جدا کر دینا' مصدر اور اسم مصدر ہے۔ **لَاتَ**: دور جاہلیت میں قبیلہ ثقیف کا ایک چوگوشہ پتھر طائف میں تھا جو معبود سمجھا جاتا تھا۔ **مَنٰوةَ**: مقام قدید میں قبیلہ خزاعہ کا ایک بت تھا جو عورت کی شکل پر تھا جس کو عرب کے قبائل پوجتے تھے۔

لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ

کہ کام نہیں آئے گی | اُن کی سفارش | کچھ بھی | مگر | بعد اس کے | کہ حکم دے گا | اللہ | جس کے لئے

(لیکن) ان کی سفارش کسی کے کام نہیں آ سکتی سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی جس کے لئے چاہے ان کو (سفارش کی)

يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۲۶ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ

چاہے | اور پسند کرے | بیشک | جو لوگ | ایمان نہیں لاتے | آخرت پر | وہ نام رکھتے ہیں

اجازت دے اور پسند بھی فرمائے۔ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے' وہ فرشتوں کے

الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۲۷ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

فرشتوں کے | عورتوں کے سے نام | اور نہیں ان کو | اس کا (کچھ) علم | وہ نہیں پیروی کرتے

مؤنث نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں وہ تو بس وہم و گمان

اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ۲۸ فَاَعْرِضْ

مگر صرف گمان کی | اور بیشک | گمان | کام نہیں آئے گا | حق کے سامنے | (کچھ) بھی | پس منہ پھیر لیں

پر چلتے ہیں اور بلاشبہ گمان' حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا۔ پس (اے رسول) آپ

عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۥ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ ۲۹ ذٰلِكَ

اس سے جو | منہ موڑ لے | ہمارے ذکر سے | اور نہ چاہے | سوائے | دنیا کی زندگی کے | یہ ہے

اُس شخص کی طرف توجہ نہ فرمائیے جو ہماری یاد سے منہ موڑ لے اور سوائے دُنیا کی زندگی کے کچھ نہ چاہے۔ ان لوگوں کے

مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ

رسائی ان کے | علم کی | بیشک آپ کا ربّ | خوب جانتا ہے | اس کو جو | گمراہ ہوا | اس کے راستے سے

علم کی رسائی یہیں تک ہے' بلاشبہ آپ کا ربّ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بھٹک گیا ہے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۳۰ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

اور وہی | خوب جانتا ہے | اس کو جو | راہ پر چلا | اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ | آسمانوں میں ہے

اور یہ بھی خوب جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے'

وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ

اور جو کچھ زمین میں ہے | تاکہ وہ بدلہ دے | ان کو جنہوں نے | برائی کی | ان کے اعمال کے بدلے | اور جزا دے

اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور جنہوں نے بھلائی کی ان کی بھلائی کے

الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ۳۱ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

ان کو | جنہوں نے نیکی کی | بھلائی کے ساتھ | جو لوگ | بچتے ہیں | کبیرہ (بڑے) | گناہوں سے

صلہ میں ان کو نیک اجر دے۔ یعنی ان لوگوں کو جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے

وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ

اور بے حیائی (کے کاموں) سے | مگر | چھوٹی لغزشیں | بیشک آپ کا ربّ | بڑا وسیع بخشش والا ہے | وہی خوب جانتا ہے

کاموں سے بچتے ہیں' سوائے چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے۔ بیشک آپ کا ربّ وسیع مغفرت والا ہے۔ وہ تم کو (اس وقت سے)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۶) شفاعت کا معاملہ بڑا مشکل ہے' آسمانوں میں اللہ کے بے شمار فرشتے ہیں' باوجود قرب الٰہی کے ان کی سفارش بھی کسی کے اس وقت کام آئے گی جب اللہ کا حکم ہوگا اور جس کے لئے وہ سفارش پسند کرے گا۔

(۲۷) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں لاتے وہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں۔

(۲۸) اور یہ ان کی جہالت اور لاعلمی کی دلیل ہے کیونکہ فرشتے ایک نورانی مخلوق ہیں نہ نر نہ مادہ اور اولاد کا ہونا مخلوقات کی صفات میں سے ہے اور اللہ خالق ہے' وہ مخلوق کی صفات کا کیسے حامل ہوسکتا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ دراصل وہ لوگ خیال اور قیاس کی پیروی کر رہے ہیں اور انکل پچو باتیں حق کے مقابلہ میں کب ٹھہر سکتی ہے۔

(۲۹) پس آپ اس کی کچھ بھی پروانہ کیجئے۔ جو ہمارے ذکر سے منہ موڑتا اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں چاہتا۔

(۳۰) پس ان کفار کا تمام علم صرف یہیں تک پہنچ سکتا ہے کہ فقط دنیا کی زندگی ہی اچھی چیز ہے' بیشک جو کوئی اللہ کے سیدھے راستہ سے بھٹکتا ہے اور جو سیدھے راستہ پر چل رہا ہے' دونوں کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔

(۳۱) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے تاکہ وہ بدکاروں کو ان کی بدی کا اور نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دے۔

افعال: يُسَمُّوْنَ: وہ نام رکھتے ہیں' نامزد کرتے ہیں' نام لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَسْمِيَةَ: نام رکھنا' مصدر ہے۔ مَبْلَغُهُمْ: ان کی علمی انتہا' ان کے علم کی آخری حد' ان کی انتہائی رسائی' مَبْلَغُ مضاف' هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ

تم کو | جب | اس نے پیدا کیا تمہیں | زمین میں سے | اور جب تم | بچے تھے | پیٹوں میں

اچھی طرح جانتا ہے جب سے تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے

اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۳۲

اپنی ماؤں کے | پس مقدس نہ سمجھو | اپنے آپ کو | وہی | خوب جانتا ہے | اُسے جس نے | پرہیزگاری کی

پیٹ میں بچے تھے پس اپنے کو بڑا پاکیزہ مت جتایا کرو۔ وہی خوب جانتا ہے کہ پرہیزگار کون ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۳۳ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۳۴ اَعِنْدَهٗ

تو کیا تُو نے دیکھا؟ | جس نے | منہ پھیرلیا | اور اُس نے دیا | تھوڑا | اور | بند کردیا | کیا اُس کے پاس

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا سا (مال) دیا اور (پھر) ہاتھ کھینچ لیا۔ کیا اس کے پاس

عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۳۵ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۳۶

علم غیب ہے | کہ وہ | دیکھ رہا ہے | کیا اس کو خبر نہیں پہنچی | ان (باتوں) کی | جو ہیں صحیفوں میں | موسیٰ کے

غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں۔

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۳۷ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۳۸

اور ابراہیمؑ کے | جس نے | پورا کیا (اپنا عہد) | کہ نہیں اُٹھائے گا | کوئی بوجھ اٹھانے والا | بوجھ | دوسرے کا

اور نیز ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) جس نے وفاداری کا اظہار کیا۔ یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۳۹ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۴۰

اور کہ نہیں | انسان کے لئے | مگر جو | اُس نے کوشش کی | اور کہ | اُس نے کوشش کی | عنقریب | دیکھی جائے گی

اور یہ کہ ہر انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس کی کوشش جلد ہی سامنے آجائے گی۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۴۱ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۴۲

پھر | اس کو دیا جائے گا | بدلہ | پورا | اور کہ | آپ کے رب ہی کی طرف | سب کو پہنچنا ہے

پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (سب کو) آپ کے ربّ تک پہنچنا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۴۳ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۴۴ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

اور کہ وہی | ہنساتا ہے | اور رُلاتا ہے | اور کہ وہی | مارتا ہے | اور زندہ کرتا ہے | اور کہ اُسی نے | پیدا کیا

اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۴۵ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۴۶ وَاَنَّ

جوڑا | نر | اور مادہ کا | ایک نطفہ سے | جب | وہ (رحم میں) ڈالا جاتا ہے | اور کہ

نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ (اور وہ بھی ایک) بوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے۔ اور یہ کہ اسی

عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۴۷ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۴۸ وَاَنَّهٗ هُوَ

اُسی کے ذمہ ہے | زندہ کر کے اُٹھانا | دوسری بار | اور کہ وہی | غنی کرتا ہے | اور سرمایہ دار کرتا ہے | اور کہ وہی ہے

(اللہ) کے ذمہ ہے دوسری بار پیدا کرنا۔ اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور وہی دولت دیتا ہے۔ اور یہ کہ وہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(٣٢) جولوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے جدا رہتے ہیں۔ سوائے صغیرہ گناہوں اور نادانستہ آلودگی کے بیشک اللہ وسیع بخشش والا ہے ان کو اپنے فضل سے بخش دے گا اسی کو تمہارا سب حال اچھی طرح سے معلوم ہے جبکہ اس نے تمہارے جد اول آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اس کی نسل سے ابھی بچے ہی تھی اور ماؤں کے پیٹوں میں تھے اس وقت بھی وہ ہر لمحہ تم سے خبردار تھا پس تم اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو اور نیکی پر تکبر نہ کرو اسی کو خوب معلوم ہے کہ اخلاص کے ساتھ گناہوں سے کون بچا رہا۔

(٣٣) ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا' ایک کافر نے اس کو برا بھلا کہا کہ تُو گمراہ ہو گیا اور باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اس نے کہا میں اللہ کے عذاب سے ڈر گیا اس شخص نے کہا کہ اگر اتنا مال مجھے دے اور اپنے باپ دادا کے دین میں واپس آ جائے تو میں تیرے بدلے خدا کے عذاب کو اٹھالوں گا چنانچہ ولید اسلام سے پھر گیا اور اس کو کچھ مال دیا اور باقی نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی'' کیا آپ نے ولید بن مغیرہ کو دیکھا جس نے دین اسلام کو چھوڑ کر دوبارہ شرک اختیار کیا۔

(٣۴) اور تھوڑا سا مال دیا اور باقی دینے میں کنجوسی کی۔

(٣۵) کیا اس نے علم غیب سے معلوم کر لیا ہے کہ جو کچھ اس ملامت کرنے والے نے کہا ہے وہ سچ ہے کہ وہ اس کا بوجھ اٹھا لے گا۔

(٣٦) کیا وہ نہیں جانتا جو کچھ حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں لکھا ہے۔

(٣٧) اور جو کچھ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں ہے (جس نے اللہ کے ساتھ اپنا وعدہ وفا کر دکھایا)۔

(٣٨) کہ کوئی شخص آخرت میں کسی دوسرے کا گناہ اپنے ذمے نہ لے گا۔

(٣٩) اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے خود کمایا۔

(۴٠) اور یہ کہ جو کچھ اس نے کمایا وہ قیامت کے روز میزان میں دیکھ لیا جائے گا۔

(۴١) اور اس کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

(۴٢) اور یہ کہ مرنے کے بعد قیامت میں سب کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ ہی کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

(۴٣) اور یہ کہ وہی خوشی اور غم کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

(۴۴) اور یہ کہ وہی دنیا میں مارتا اور آخرت میں دوبارہ زندہ کر دے گا۔

(۴۵) اور یہ کہ وہی ہر دو جنس نر اور مادہ پیدا کر دیتا ہے۔

(۴٦) ایک نطفہ سے جبکہ وہ ماں کے رحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔

(۴٧) اور یہ کہ وہی مردوں کو قیامت کے دن دوبارہ قبروں سے زندہ کر اٹھائے گا۔

(۴٨) اور یہ کہ وہی جسے چاہے غنی اور سرمایہ دار بنا دیتا ہے۔ اور جس سے چاہے چھین کر اُسے فقیر بنا دیتا ہے۔

افعال: لَمْ یُنَبَّأْ: اس کو خبر نہیں ہوئی' خبر نہیں دی گئی' اسے خبردار نہیں کیا گیا' مضارع مجہول منفی بہ لَم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ وَفّٰی: اس نے پورا کیا' اس نے پورا اتارا' وفا کیا' پورا پورا دیا' حق ادا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَبْکٰی: اس نے رلایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَضْحَکَ: اس نے ہنسایا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَقْنٰی: اس نے خزانہ دیا' اس نے فقیر بنایا' ماضی (واحد مذکر غائب) مزید تفصیل کے لئے لغت۔ اَمَاتَ: اس نے مار ڈالا' موت دی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تُمْنٰی: وہ ٹپکائی جاتی ہے' وہ ڈالی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مونث غائب)۔

اسماء: لَمَمْ: چھوٹے گناہ' گناہ کے نزدیک جانا۔ اَجِنَّةٌ: بچے جو پیٹ میں ہوں' پیٹ کے بچے' جَنِیْنٌ واحد۔ مُنْتَھٰی: آخر پہنچنا' مصدر میمی۔

رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ِۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟

رب | شعریٰ (ستارے) کا | اور کہ اُسی نے | ہلاک کیا | عاد | اول کو | اور ثمود کو

شعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے۔ اور یہ کہ اسی نے عادِ اول (یعنی قوم ہود) کو ہلاک کیا۔ اور ثمود کو بھی

فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ

پس اس نے باقی نہ چھوڑا | اور قوم نوح کو | اس سے پہلے | بیشک وہ | تھے ہی | زیادہ ظالم

پھر کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ اور ان سے بھی پہلے قوم نوح کو (ہلاک کیا) کیونکہ وہ بڑے ظالم اور سرکش

وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ

اور زیادہ سرکش | اور الٹنے والی بستیوں کو | دے مارا | تو اس کو ڈھانپ لیا | جس نے ڈھانپ لیا | پس کون کونسی

تھے۔ اور (قوم لوطؑ کی) الٹی بستیوں کو دے پٹکا۔ پھر ان کو گھیر لیا جس چیز نے کہ گھیر لیا۔ پس (اے انسان)

اٰلَاۗءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

نعمت میں | اپنے رب کی | تو شک کرے گا | یہ | ایک ڈرانے والا ہے | پہلے ڈرانے والوں میں سے

تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائے گا۔ یہ نبیؐ پہلے ڈرانے والوں کے سلسلے کا ہی ایک ڈرانے والا ہے۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

قریب آ گئی | قریب آنے والی | نہیں | اس کا | سوائے | اللہ کے | دور کرنے والا

وہ (قیامت کی) آنے والی (گھڑی) آ پہنچی۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہٹانے والا نہیں۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

پس کیا اس بات سے | تم تعجب کرتے ہو | اور تم ہنستے ہو | اور تم روتے نہیں

بھلا کیا تم کو اس بات پر تعجب ہے۔ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

اور تم | غافل ہو | پس تم سجدہ کرو | اللہ کے آگے | اور عبادت کرو

اور تم غفلت میں پڑے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرو اور بندگی کرو۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا

قریب آ گئی | قیامت | اور پھٹ گیا | چاند | اور اگر وہ دیکھتے ہیں | کوئی نشانی | تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں

(قیامت کی) گھڑی قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر یہ لوگ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اسے ٹال دیتے ہیں

وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ

اور کہتے ہیں | کہ یہ جادو ہے | جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے | اور انہوں نے جھٹلایا | اور پیروی کی | اپنی خواہشوں کی

اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور انہوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں پر چلتے رہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۹) اور یہ کہ وہی مالک ہے ستارہ **شعریٰ** کا جس کی بنی خزاعہ عبادت کرتے تھے۔یعنی ستارے بھی تو اللہ ہی کے حکم کے تابع ہیں وہ کب لائق عبادت ہیں؟

(۵۰) اور یہ کہ اسی قادر مطلق نے پہلی قوم عاد (قوم ھود) کو ہلاک کیا۔

(۵۱) اور قوم ثمود کو بھی ہلاک کر کے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔

(۵۲) اور ان سب سے پہلے قوم نوحؑ کو جو واقعی بڑے ظالم اور سرکش تھے طوفان میں غرق کر کے ہلاک کیا۔

(۵۳) اور قوم لوطؑ کی بستی سدوم کو اس طرح ہلاک کیا کہ جبرئیل نے اللہ کے حکم سے اس کو آسمان کی طرف اٹھا کر زمین پر اوندھا دے مارا۔

(۵۴) پھر پتھروں کی بارش سے ان پر سخت تباہی آئی۔

(۵۵) پس اے مخاطب ایسے ایسے ظالم مفسدوں کا تباہ کر ڈالنا بھی اللہ کا بھاری احسان ہے کیا تم اس کے ان بیشمار احسانات میں ہمیشہ شک ہی کرتے رہو گے؟

(۵۶) یہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان گذشتہ پیغمبروں کی طرح نافرمانوں کو خدا کے عذاب سے ایک ڈرانے والے ہیں۔

(۵۷) آنے والی (قیامت) تو بالکل قریب آ پہنچی۔

(۵۸) جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں روک سکتا۔

(۵۹) کیا تم اس کے آنے کے متعلق تعجب کر رہے ہو؟

(۶۰) اور ہنسی مذاق میں مشغول ہو اور اس کے خوف سے روتے نہیں اور اس کے لئے تیاری نہیں کرتے؟

(۶۱) اور اس سے غافل ہو کر کھیل کود میں لگے ہوئے ہو۔

(۶۲) پس اللہ کی جناب میں سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو۔

سورۂ القمر

چونکہ اس سورت میں **انشقاق قمر** کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) قیامت کی گھڑی قریب آ پہنچی اور اس کی ایک علامت بھی ظاہر ہو چکی کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔(ف) چاند کا پھٹنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا روشن معجزہ ہے جو صحیحین سے ثابت ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ اہل مکہ نے آپؐ سے یہ معجزہ طلب کیا تو خدا کے حکم سے آپؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔''تاریخ فرشتہ'' کے مطابق ہندوستان میں راجہ ''ملیبار'' اسی واقعہ کو دیکھ کر اسلام لایا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے حاجیوں کے ہجوم میں منیٰ کے میدان میں پیش آیا تھا۔(تفسیر عثمانی بالاختصار)

(۲) ان کفار مکہ کی عادت ہے کہ کوئی معجزہ بھی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے مدعیان نبوت ہمیشہ کرتے چلے آئے ہیں۔

افعال: اَبْقٰی: (کسی کو) باقی (نہ) چھوڑا' اس نے باقی رکھا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَزِفَتْ: آ پہنچی' وہ نزدیک ہوئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ تَتَمَارٰی: تو جھگڑا کرتا ہے' تو شک کرے گا' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ غَشّٰی: چھپالیا' چھا گیا' اڑھا دیا' ڈھانک دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اِقْتَرَبَتْ: وہ پاس آ لگی' نزدیک ہو گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ اِنْشَقَّ: وہ پھٹ گیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَبْکُوْنَ: تم روتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَعْجَبُوْنَ: تم تعجب کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ یُعْرِضُوْا: وہ منہ پھیر لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اٰلَآءِ: احسانات' نعمتیں' اِلٰیٌ واحد۔ اَطْغٰی: زیادہ شریر' بہت سرکش' افعل تفضیل کا صیغہ۔ کَاشِفَةٌ: کھولنے والی' دور کرنے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ مُؤْتَفِکَةَ: الٹی ہوئی (بستی یا بستیاں)' اسم فاعل (واحد مونث)۔ سٰمِدُوْنَ: کھیل کرنے والے' غافل ہونے والے' تکبر سے سر اٹھانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُسْتَمِرٌّ: چلا آنے والا' جاری' قدیمی' ہمیشہ کا' مضبوط' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّنَ الْأَنۢبَآءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾

اور ہر کام کے لئے | ایک وقت مقرر ہے | اور بیشک آ گئی ان کے پاس | وہ خبریں | جن میں | عبرت ہے

اور ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور ان کے پاس بہت سی ایسی خبریں پہنچ چکی ہیں، جن میں عبرت ہے

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ

دانائی (کی بات) | پوری | پس کام نہ آئے | ڈراوے | پس تم منہ پھیر لو | ان سے | جس دن | پکارے گا

سرتا سر دانائی کی باتیں ہیں لیکن ڈرانے والی باتیں ان کیلئے مفید نہیں ہوئیں۔ پس آپؐ ان سے اپنی توجہ ہٹا لیں۔ جس دن ایک پکارنے

الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ

پکارنے والا | ایک ناگوار چیز کی طرف | نیچی کئے ہوئے | اپنی آنکھیں | وہ نکلیں گے | قبروں سے

والا ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکل پڑیں گے

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ

گویا کہ وہ | ٹڈیاں ہیں | پھیلی ہوئی | دوڑتے ہوئے | پکارنے والے کی طرف | کہیں گے | کافر

گویا کہ وہ ٹڈیاں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ اس پکارنے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے اور کافر کہتے ہوں گے

هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا

یہ دن ہے | بڑا سخت | جھٹلایا تھا | ان سے پہلے | قوم نوح نے (بھی) | پس انہوں نے جھٹلایا | ہمارے بندے کو

یہ بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندے (نوحؑ) کو جھٹلایا

وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَغْلُوبٌ

اور کہنے لگے | دیوانہ ہے | اور اسے جھڑک دیا گیا | پس اس نے پکارا | اپنے رب کو | کہ میں | مغلوب ہوں

اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکا بھی گیا۔ پھر نوحؑ نے اپنے ربّ کو پکارا (اور التجا کی) کہ میں عاجز آ گیا ہوں

فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ أَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا

پس تو بدلہ لے | پس ہم نے کھول دیئے | دروازے | آسمان کے | پانی | موسلا دھار سے | اور جاری کر دیئے ہم نے

پس تو (ہی ان سے) بدلہ لے۔ پھر ہم نے آسمان سے موسلا دھار بارش کے دہانے کھول دیئے۔ اور زمین سے (پانی کے)

الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلَىٰٓ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَٰهُ

زمین سے | چشمے | پھر مل گیا | پانی | ایک بات پر | جو مقدر ہو چکی تھی | اور ہم نے سوار کیا اس کو

چشمے بہا دیئے پھر (زمین و آسمان کا) پانی ایک پہلے سے مقرر شدہ امر کے لئے آپس میں مل گیا اور ہم نے (نوحؑ) کو

عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَٰحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن

(کشتی) پر جو | تختوں | اور کیلوں والی تھی | چلتی تھی | ہماری آنکھوں کے سامنے | جزا دینے کو | اُسے

ایک تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا جو ہماری نگرانی میں چلتی تھی۔ یہ اس (پیغمبر کے) انتقام کے لئے

كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَٰهَآ ءَايَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ

جس کا انکار کیا گیا تھا | اور بیشک چھوڑ دیا ہم نے اس کو | ایک نشانی بنا کر | تو کیا ہے | کوئی نصیحت پکڑنے والا | پس کیسا تھا

کیا گیا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور یقیناً ہم نے اس کو ایک نشانِ عبرت بنا دیا پھر کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔ پھر (دیکھو) میرا عذاب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) انہوں نے رسول اللہ اور آپ کے اس معجزہ شق القمر کو جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہش پر چل کر اسے جادو کہا' اور ان پر عذاب کا حکم پہلے ہی صادر ہو چکا ہے' اپنے وقت پر ہو کر رہے گا۔

(۴) ان کفارِ مکہ کے پاس قرآن میں سرکش قوموں کی تباہی اور آخرت میں ان کے عذاب کے متعلق وہ خبریں آ چکی ہیں۔ جن میں عقلمند کے لئے کفر سے باز رہنے کی کافی نصیحت موجود ہے۔

(۵) اس میں پوری عقلمندی کی بات ہے' لیکن یہ ڈراوے ان کے لئے کچھ بھی فائدہ مند نہیں۔

(۶) پس ان کو اسی حالت میں رہنے دیجئے۔ جس دن (قیامت میں) اسرافیلؑ صُور پھونک کر سب کو ایک ہولناک چیز یعنی حساب کتاب کے لئے محشر کی طرف پکاریں گے۔

(۷) تو شرم اور خوف کے مارے قبروں سے آنکھیں نیچی کئے ہوئے نکل کر ٹڈی دل کی طرح پھیل پڑیں گے۔

(۸) اور بلانے والے کی طرف بھاگے جا رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تو بڑا سخت دن ہے۔

(۹) ان سے پہلے قوم نوحؑ نے بھی حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا پس انہوں نے آپؑ کو جھوٹا بتایا اور دیوانہ کہا اور جھڑک دیا کہ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

(۱۰) پس حضرت نوح علیہ السلام نے تنگ آ کر بددعا کی کہ اے میرے مولیٰ! میں ہار گیا ہوں سو تو خود ہی ان سے انتقام لے۔

(۱۱) آپؑ کی دعا منظور ہوئی اور ہم نے آسمان سے زوردار بارش برسائی۔

(۱۲) اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر نیچے اور اوپر کا سب پانی ان کی ہلاکت اور تباہی اور ڈبونے کے لئے آپس میں مل کر بہت بڑا طوفان بن گیا' جو پہلے سے مقدر ہو چکا تھا۔

(۱۳) اور حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لکڑی تختوں کو باہم کیلوں سے جوڑ کر کشتی بنایئے اور اس پر سوار ہو جایئے۔

(۱۴) جو اس عذاب کے طوفان میں ہماری حفاظت میں چلی جا رہی تھی تا کہ حضرت نوحؑ کو اس صبر کا بدلہ دیا جائے جو آپؑ نے کفار کے انکار اور جھٹلانے پر کیا تھا۔

(۱۵) اور طوفان کے واقعہ کو تاریخی طور پر لوگوں کے لئے نشانِ عبرت بنا کر رکھا پس کوئی عقلمند ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے؟ (ف) مروی ہے کہ وہ کشتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک جُودی پہاڑ پر موجود تھی جسے اس امت کے لوگوں نے بچشم خود دیکھا اور عصر حاضر میں بھی برفانی چوٹیوں کے اندر اس کے آثار پائے جانے کی اطلاعات ہیں۔ جو پہاڑی مہم جو افراد نے دریافت کی ہیں۔

افعال: اِنْتَصِرْ: تو بدلہ لے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ اُزْدُجِرَ: وہ جھڑکا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ حَمَلْنٰهُ: ہم نے اس کو چڑھالیا' سوار کر لیا' ماضی (جمع متکلم) 'ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قُدِرَ: مقرر کر دیا گیا' ازل میں مقرر کر دیا گیا' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ کُفِرَ: اس کا انکار کیا گیا' اس کی قدر نہ کی گئی' ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خُشَّعًا: عاجزی کرنے والے' خشوع کرنے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُزْدَجَرٌ: ڈانٹ' نصیحت' جھڑکی یا جھڑکنے اور روکنے کا مقام' مصدر میمی یا ظرف مکان۔ مُسْتَقِرٌّ: قرار پکڑنے والا' ٹھہرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُنْتَشِرٌ: پراگندہ' پھیلا ہوا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نُكُرٍ: انجان چیز' نامرغوب' برا' مراد حساب جس کی سختی اور ہول کی وجہ سے لوگ اسے نامرغوب جانیں گے۔ عَسِرٌ: دشوار' سخت' مشکل' صفت مشبہ کا صیغہ۔ مَغْلُوْبٌ: دبایا ہوا' عاجز' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُنْهَمِرٍ: خوب برسنے والا' موسلا دھار' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ دُسُرٍ: کیلیں' میخیں' دِسَارٌ واحد۔ مُدَّكِرٍ: نصیحت کو یاد رکھنے والا' دل سے قبول کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

میراعذاب | اورمیراڈرانا | اورہم نے آسان کردیا ہے | قرآن کو | نصیحت کیلئے | پس کیا ہے؟ | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ اور ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

جھٹلایا تھا | قوم عاد نے (بھی) | پس کیسا تھا | میراعذاب | اورمیراڈرانا | بیشک ہم نے بھیجی

عاد نے جھٹلایا تھا۔ (سو دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ بیشک ہم نے ان پر ایک سخت

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِیْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

اُن پر | آندھی | سخت | دن میں | نحوست کے | دائمی | اُکھاڑ پھینکتی تھی | لوگوں کو

آندھی بھیجی' ایسے منحوس دن میں جس کی نحوست کسی طرح نہیں ٹلتی۔ جس نے لوگوں کو اس طرح اکھاڑ مارا

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾

گویا کہ وہ | جڑیں ہیں | کھجور کی | اُکھڑی ہوئی | تو کیسا تھا | میراعذاب | اورمیراڈرانا

گویا وہ کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے تنے ہیں۔ پس (دیکھو کہ) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ ع ۱۲ ۸

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ

اورہم نے آسان کردیا ہے | قرآن کو | نصیحت کے لئے | تو کیا ہے؟ | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | جھٹلایا تھا

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے' پھر ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ ثمود نے بھی

ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ

قوم ثمود نے (بھی) | ڈرانے والوں کو | پس وہ کہنے لگے | کیا ایسے آدمی کی | جو ہم میں سے | ایک ہے | ہم پیروی کریں

پیغمبروں کو جھٹلایا۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے ایک انسان کی پیروی کریں

اِنَّآ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ

بیشک ہم تو | اس وقت (ہوں گے) | گمراہی میں | اورجنون میں | کیانازل ہوئی ہے | وحی | اُسی پر

(اگر ایسا کریں تو) ہم گمراہی اور جنون میں پڑ جائیں گے۔ کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر وحی نازل

مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ

ہم میں سے | بلکہ | وہ | بڑاجھوٹا | خودپسند ہے | وہ عنقریب جان لیں گے | کل | کہ کون | بڑاجھوٹا

ہوئی ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے اور خود پسند ہے ان (کفار) کو کل (یعنی جلد ہی) معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا

الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾

خودپسند ہے | بیشک ہم | بھیجنے والے ہیں | یہ اونٹنی | اُن کی آزمائش کے لئے | پس انتظار کر اُن کا | اورصبر کر

متکبر کون ہے ہم ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں پھر تم انہیں دیکھتے رہنا اور صبر سے کام لینا۔

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

اورانہیں خبردے | کہ یہ پانی | تقسیم کردیا گیا ہے | اُن کے درمیان | ہرایک کو | پینے کی باری پر | حاضر ہونا چاہئے

اور (اے صالح) ان کو آگاہ کر دو کہ ان کے درمیان پانی کی تقسیم کر دی گئی ہے ہر فریق اپنی باری پر حاضر ہوا کرے گا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۶) پس غور کرو کہ ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا۔

(۱۷) اور قرآن میں جتنے مضامین نصیحت سے متعلق ہیں ان کا اسلوب بیان ہم نے بالکل آسان رکھا ہے کہ جو بھی نصیحت حاصل کرنا چاہے بآسانی سمجھ سکے تو کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

(۱۸) اسی طرح قوم عاد نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو انہیں آندھی کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ پس غور کرو میرا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا؟

(۱۹) کیونکہ ہم نے ان پر سات رات اور آٹھ روز تک مسلسل سخت آندھی کا طوفان نازل کیا جو ان کی ہلاکت تک گویا مسلسل ایک ہی مصیبت کا دن تھا۔

(۲۰) وہ ان قدآور اور تومند لوگوں کو اس طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک رہی تھی کہ گویا کھجور کے تنوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جارہا ہو۔

(۲۱) پس غور کرو ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا۔

(۲۲) اور ہم نے تو قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان بالکل آسان رکھا ہے کہ جس کو ان سے نصیحت حاصل کرنا مقصود ہو وہ ان کو بآسانی سمجھ سکے' تو کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

(۲۳) اسی طرح قوم ثمود نے بھی حضرت صالحؑ کو جھٹلا کر گویا سب رسولوں کو جھٹلایا۔

(۲۴) پس وہ کہنے لگے کہ ہم تو ایسے شخص کی پیروی نہ کریں گے جو ہم میں سے ایک معمولی آدمی ہے' ورنہ ہم تو گمراہ اور مجنون ہوں گے۔

(۲۵) کیا ہم میں سے صرف وہی اس قابل تھا کہ اس پر ہماری ہدایت اور نصیحت کے لئے وحی نازل کی گئی ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ وہ جھوٹا اور ڈینگیں مارنے والا ہے کہ خدا کا رسول بنتا ہے۔

(۲۶) خیر' بہت جلد خدا کا عذاب آنے پر سب حقیقت کھل جائے گی کہ کون جھوٹا ڈینگیں مارنے والا ہے حضرت صالحؑ یا وہ لوگ خود۔

(۲۷) چنانچہ انہوں نے حضرت صالحؑ سے ضد کی کہ وہ اپنی نبوت کی نشانی کے طور پر پہاڑ کی سرخ چٹان سے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی نکال کھڑی کرے تو حضرت صالح کو حکم ہوا کہ ہم ان کی آزمائش کے لئے اسی چٹان سے اونٹنی نکال کر ان کے سامنے بطور معجزہ بھیج رہے ہیں پس آپ ان کا انتظار کیجئے کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کی تکلیف پہنچانے پر صبر کیجئے۔

(۲۸) اور انہیں سمجھا دیجئے کہ پانی کے ذخیرے پر ایک دن اونٹنی اور ایک دن ان لوگوں کو' باری باری سے حاضر ہونا چاہئے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں: وہ اونٹنی جس پانی پر جاتی' سب جانور بھاگتے' تو اللہ نے باری ٹھہرادی۔ ایک دن وہ جائے' ایک دن سب جانور۔

افعال: یَسَّرْنَا: ہم نے آسان کردیا ہے' ماضی (جمع متکلم)۔ تَنْزِعُ: وہ اکھاڑ پھینکتی ہے' تھی' گرا ڈالتی تھی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ اِرْتَقِبْھُمْ: تو ان کا انتظار کر' تو ان کو دیکھتا رہ' امر (واحد مذکر حاضر) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُنْقَعِرٍ: جڑ سے اکھڑا ہوا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ نَحْسٍ: منحوس' بدبخت' نحوست' بدنصیبی۔ اَشِرٌ: بڑائی مارنے والا' بہت زیادہ اترانے والا' صفت مشبہ۔ سُعُرٍ: سودا' جنون' بے عقلی' آگ کی گرمی۔ مُحْتَضَرٌ: حاضر کیا ہوا' مراد پانی کی وہ باری جس پر سب حصہ دار موجود ہوں' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ

پس پکارا انہوں نے | اپنے ساتھی کو | تو اس نے ہاتھ ڈالا | اور کونچیں کاٹ دیں | تو کیسا تھا | میرا عذاب

پھر انہوں نے اپنے (بدبخت) ساتھی کو بلایا اُس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے سو (دیکھ لو) کہ پھر میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ

اور میرا ڈرانا | بیشک ہم نے بھیجی تھی | اُن پر | زور کی آواز | ایک ہی | تو وہ ہو گئے | روندی ہوئی باڑ کی طرح

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک ہی زوردار چیخ کا عذاب بھیج دیا پھر اس طرح (ہلاک) ہو کر رہ گئے جیسے کانٹوں کی

الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

باڑ لگانے والے کی | اور ہم نے آسان کر دیا ہے | قرآن | نصیحت کے لئے | پس کیا ہے | (کوئی) نصیحت حاصل کرنے والا؟

روندی ہوئی باڑ کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا

جھٹلایا تھا | قوم لوطؑ نے (بھی) | ڈرانے والوں کو | بیشک ہم نے | بھیجی | ان پر | پتھروں والی آندھی

لوطؑ کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ہم نے ان پر پتھروں سے لدی ہوئی آندھی چلا دی

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ ۙ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ

سوائے | لوطؑ کے گھر والوں کے | ہم نے نجات دی ان کو | صبح سویرے | فضل کرکے | اپنی طرف سے | اسی طرح

سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے کہ ہم نے اُن کو صبح کے وقت بچا لیا۔ محض اپنے فضل (و کرم) سے۔ اسی طرح

نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾

ہم بدلہ دیتے ہیں | اس کو جو | شکر کرے | اور بیشک | اُس نے ڈرایا انہیں | ہماری پکڑ سے | تو وہ شک کرنے لگے | ڈرانے میں

ہم ان کو جزا دیتے ہیں جو شکر گزاری کریں۔ لوطؑ نے ان کو ہماری گرفت سے ڈرایا بھی تھا پھر انہوں نے اس ڈراوے میں شک وشبہ کیا۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

اور انہوں نے اس سے لینا چاہا | اس کے مہمانوں کو | تو ہم نے مٹا دیں | اُن کی آنکھیں | پس چکھو | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا

اور ان سے ان کے مہمانوں کو (برے ارادوں کے تحت) لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں کہ اب میرے عذاب اور میرے

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ ۚ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾

اور بیشک | صبح کو آپڑا اُن پر | سویرے | ایک عذاب | نہ ٹلنے والا | پس چکھو | میرا عذاب | اور میرا ڈرانا

ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور صبح سویرے ہی ان پر دائمی عذاب آ پہنچا۔ کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَ

اور بیشک ہم نے آسان کر دیا ہے | قرآن کو | نصیحت کے لئے | تو کیا ہے | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | اور بیشک | آئے

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی جو نصیحت حاصل کرے؟ اور آلِ فرعون کے پاس

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ ۚ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ

قوم فرعون کے پاس (بھی) | ڈرانے والے (رسول) | انہوں نے جھٹلایا | ہماری سب نشانیوں کو | تو ہم نے پکڑ لیا انہیں | پکڑنا

ڈر سنانے والے (پیغمبر) پہنچے۔ انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے ان کو (ایسی سخت) گرفت میں لیا جیسے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) پس انہوں نے ایک بدکار عورت (جس کے سب سے جانور پانی پیتے تھے) کے آشنا کو بلوا کر اسے ترغیب دی تو اس نے تلوار ہاتھ میں لے کر اونٹنی کی کانچیں (پاؤں کی رگیں) کاٹ ڈالیں۔

(۳۰) پس ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا سخت تھا؟

(۳۱) کہ ہمارے حکم سے جبرئیلؑ نے ایک چیخ ماری جس سے وہ اس طرح مر کر چکنا چور ہو گئے جس طرح کھیت کے گرد سوکھی کانٹے دار شاخیں لگائی جاتی ہیں اور وہ کچھ دن میں چورا چورا ہو جاتی ہیں۔

(۳۲) اور ہم نے قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان بالکل آسان رکھا ہے تاکہ جس کو ان سے نصیحت حاصل کرنی مطلوب ہو وہ بآسانی سمجھ سکے۔

(۳۳) اسی طرح قوم لوطؑ نے بھی حضرت لوطؑ علیہ السلام کی تکذیب کر کے گویا سارے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔

(۳۴) تو ہم نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والوں کو چھوڑ کر ان سب پر پتھروں کی بارش برسائی اور حضرت لوطؑ کے گھر والوں کو صبح کے وقت اس عذاب سے نجات بخشی۔

(۳۵) یہ ہمارا ان پر فضل و کرم تھا اسی طرح جو بھی اللہ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے اللہ اسے نیک بدلہ دیتا ہے۔

(۳۶) حالانکہ حضرت لوط علیہ السلام ان کو ہماری پکڑ سے ڈرا چکے تھے مگر وہ ان ڈراووں کی نسبت ہمیشہ شک ہی کرتے رہے۔

(۳۷) اور عذاب کے فرشتے جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں ان کے پاس آئے ہوئے تھے ان کی قوم کے لوگ بری نیت سے ان کا مطالبہ کرنے لگے تو ہم نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا اور ادھر ادھر ٹکریں مارنے لگے تاکہ ان کو خدا کے عذاب اور وعید کا مزا چکھایا جائے۔

(۳۸) اور صبح سویرے ان پر ایک سخت عذاب آنازل ہوا جو ٹلنے والا نہ تھا اور وہ یہ تھا کہ ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور ان پر پتھروں کی بارش کی گئی۔

(۳۹) تاکہ عذاب اور وعید الٰہی کا مزہ ان کو چکھایا جائے۔

(۴۰) اور ہم نے قرآن کی نصیحتوں کا طرز بیان ایسا رکھا ہے کہ نصیحت کا چاہنے والا آسانی سمجھ سکے۔

(۴۱) اور یقیناً قوم فرعون کے پاس بھی عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے حضرت موسیٰؑ کے معجزے آچکے تھے۔

افعال: تَعَاطٰی: اس نے دست درازی کی، اس نے ہاتھ چلایا، اس نے پکڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَقَرَ: اس نے کونچیں کاٹ دیں، پاؤں کاٹ دیئے، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ تَمَارَوْا: انہوں نے جھگڑا کیا، انہوں نے شک کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ رَاوَدُوْهُ: انہوں نے اس سے گفت وشنید کی، انہوں نے اس کو پھسلایا، ماضی (جمع مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ صَبَّحَهُمْ: صبح کو ان پر آ پڑا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُحْتَظِرِ: اپنے لئے باڑہ بنانے والا، کانٹوں کی باڑھ لگانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ هَشِيْمِ: بھوسہ، سوکھی گھاس، پامال، صفت مشبہ بمعنی اسم مفعول۔ بَطْشَتَنَا: ہماری پکڑ، ہمارا پکڑنا، بَطْشَة مضاف، نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ سَحَرٍ: پچھلی رات، سحر کا وقت۔ ضَيْفِهٖ: اس کے مہمان، ضَيْفِ مضاف، ہٖ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ
ایک زبردست | صاحب قدرت کا | کیا تمہارے کفار | بہتر ہیں | ان لوگوں سے | یا تمہارے لئے | نجات (لکھی) ہے
ایک زبردست صاحبِ قدرت پکڑتا ہے اب تم میں جو کافر ہیں کیا یہ ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے کتابوں میں

فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ
کتابوں میں | یا | وہ کہتے ہیں کہ | ہم | ایک جماعت ہیں | انتقام لینے والی | عنقریب شکست کھائے گی | یہ جماعت بھی
نجات لکھ دی گئی ہے۔ یا کہتے ہیں کہ ہم بڑے بدلہ لینے والے لوگ ہیں۔ عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی

وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
اور | بھاگیں گے پیٹھ پھیر کر | (نہیں) بلکہ | قیامت | ان کے وعدہ کا وقت ہے | اور قیامت | بہت سخت
اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت

وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ
اور بڑی تلخ ہوگی | بیشک | مجرم لوگ | گمراہی | اور جنون میں ہیں | جس دن | وہ گھسیٹے جائیں گے
اور بڑی تلخ ہے۔ بلاشبہ گنہگار بڑی غلطی اور پاگل پن میں مبتلا ہیں۔ جس دن وہ اوندھے منہ جہنم

فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ
آگ میں | اپنے منہ کے بل | کہ چکھو | چھونا | آگ کا | بیشک ہم نے | ہر ایک چیز کو
میں گھسیٹے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر شے ایک

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾
پیدا کیا ہے | ایک اندازے کے ساتھ | اور نہیں | ہمارا حکم | مگر (صرف) | ایک (حکم) | جیسے جھپکنا | آنکھ کا
مقرر اندازے سے بنائی ہے۔ اور ہمارا حکم تو اچانک یوں (واقع) ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکنا۔

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَ كُلُّ شَيْءٍ
اور ہم تو ہلاک کر چکے ہیں | تمہارے ساتھ والوں کو | پس ہے | کوئی نصیحت حاصل کرنے والا | اور جو کچھ (بھی)
اور ہم تم جیسے کتنوں کو ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی عبرت لینے والا؟ اور جو کچھ

فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾
انہوں نے کیا | وہ اعمالناموں میں (موجود) ہے | اور ہر | چھوٹا | اور بڑا (کام) | لکھا ہوا ہے
انہوں نے کیا، ان کے نامۂ اعمال میں درج ہے۔ اور ہر ایک چھوٹا اور بڑا کام لکھا جا چکا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ
بیشک | پرہیز گار لوگ | باغوں میں | اور نہروں میں ہوں گے | مقام میں | سچائی کے
جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں وہ بلاشبہ جنت کے باغوں اور نہروں میں ایک اعلیٰ مقام

عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾
نزدیک | بادشاہ | صاحب قدرت کے
صاحبِ قدرت بادشاہ (اللہ) کے قریب (بیٹھے) ہوں گے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۲) انہوں نے جو ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ایسا سختی سے پکڑا' جیسا کہ ایک زبردست صاحب قدرت حاکم کسی مجرم کو پکڑا کرتا ہے یعنی سب کو بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

(۴۳) اے اہل مکہ کیا تم میں سے منکرین حق' اُن پہلے منکرین سے اچھے ہیں' یعنی ان سے کفر و سرکشی میں کچھ کم ہیں کہ تم کو عذاب میں کچھ رعایت کی جائے گی؟ یا پہلی کتابوں میں تمہاری نجات لکھی ہے کہ تمہیں معاف کر دیا جائے۔

(۴۴) کیا وہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ ہم اکٹھے ہو کر ایک انتقام لینے والی جماعت ہیں۔

(۴۵) عنقریب (جنگ بدر میں) یہ جماعت بھی شکست فاش کھا جائے گی اور جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے گی۔

(۴۶) نہ صرف یہی بلکہ ان کے عذاب کا وقت قیامت مقرر ہے اور قیامت اس سے کہیں بڑھ کر خوفناک اور تلخ تر ہے۔

(۴۷) بلاشبہ وہ مجرم لوگ سخت گمراہی اور دیوانگی میں گرفتار ہیں۔

(۴۸) جس دن دوزخ کی آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ اب آگ کا مزہ چکھو۔

(۴۹) بیشک ہم نے ہر چیز کا پہلے سے اندازہ لگا کر پیدا کیا ہے کہ کب اور کس وقت وہ عالم وجود میں آئے گی چنانچہ قیامت بھی اسی اندازہ کے مطابق ایک مقررہ وقت پر آئے گی۔

(۵۰) اور ہمارا حکم اتنی تیزی سے واقع ہوتا ہے' جیسا کہ آنکھ کا جھپکنا۔

(۵۱) اور ہم تو تمہارے ہم مذہب' پہلے سرکش لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تمہارا ہلاک کرنا' ہم پر کیا مشکل ہے پس تمہیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔

(۵۲) اور اچھا بُرا جو کچھ بھی انہوں نے کیا وہ ان کے اعمالناموں میں درج ہے ان کا انہیں بدلہ دیا جائے گا۔

(۵۳) اور ہر چھوٹا بڑا کام جو قیامت تک ہونے والا تھا سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق ہونا ہے۔

(۵۴) البتہ پرہیزگار لوگ ضرور جنت کے باغوں اور نہروں میں آرام سے رہیں گے۔

(۵۵) بادشاہِ حقیقی قادرِ مطلق کے یہاں سچی عزت کے مقام میں ہوں گے۔

افعال: یُوَلُّوْنَ: وہ پیٹھ پھیریں گے' وہ پیٹھ دے کر بھاگیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُھْزَمُ: اسے شکست دے دی جائے گی' اس کو ہرا دیا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: اَخْذَ: پکڑ' پکڑنا' لینا' بطور مصدر اس کے معنی کبھی لینے کے آتے ہیں اور کبھی پکڑنے کے' یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔ مُقْتَدِر: بااقتدار' ہر طرح کی قدرت رکھنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ اَدْھٰی: بڑی آفت' بڑی بلا' افعل تفضیل کا صیغہ۔ اَمَرُّ: بہت تلخ' نہایت کڑوا' افعل تفضیل کا صیغہ۔ اَشْیَاعَکُمْ: تمہارے ساتھ والے' تمہارے طریقے والے' اَشْیَاعَ مضاف' کُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ صَغِیْر: چھوٹا' صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ مَلِیْكٍ: بڑا بادشاہ' شہنشاہ' مُلَکَاءُ جمع۔ مُسْتَطَرٌ: لکھا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا ثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ رحمان مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھہتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴

رحمان نے | سکھایا | قرآن | اُس نے پیدا کیا | انسان کو | اس نے سکھایا اس کو | بولنا

اللہ بڑا مہربان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی، اُسی نے انسان کو پیدا فرمایا۔ (پھر) اسے بولنا سکھایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶

سورج | اور چاند | ایک حساب سے (چل رہے) ہیں | اور پودے | اور درخت | سجدہ کر رہے ہیں

سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے چلتے ہیں۔ اور نباتات اور درخت (سب اس کے سامنے) سربسجود ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۝۸

اور آسمان کو | اس نے بلند کر دیا | اور رکھ دی | میزان | کہ تم زیادتی نہ کرو | تولنے میں

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزانِ (عدل) قائم کی۔ تاکہ تم تولنے میں بے اعتدالی نہ کرو۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

اور قائم کرو | وزن کو | انصاف سے | اور کم نہ کرو | تول کو | اور زمین کو | اس نے بچھا دیا

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کو کم مت کرو۔ اور اُسی نے زمین کو مخلوق کے

لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ

مخلوق کے لئے | اس میں ہیں | میوے | اور کھجوریں | غلافوں والی | اور غلہ

لئے پھیلایا کہ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت جن (کے خوشوں) پر غلاف ہوتے ہیں۔ نیز بھوسی والا

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ

بھوسی والا | اور خوشبودار پھول | پس کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | اس نے پیدا کیا

اناج ہے اور خوشبودار پھول بھی ہیں۔ پھر اے (جن و انسان) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُسی نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

انسان کو | بجتی ہوئی مٹی سے | ٹھیکری کی طرح | اور اس نے پیدا کیا | جنوں کو | شعلے سے

انسان کو مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح کھنکتی تھی پیدا کیا۔ اور جنات کو آگ کے شعلے سے

مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

آگ کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | وہ رب ہے | دونوں مشرقوں کا | اور رب ہے

پیدا کیا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ وہی دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

دونوں مغربوں کا | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم دونوں | جھٹلاؤ گے | اس نے بہائے | دو دریا

مغربوں کا رب ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُس نے دو دریا رواں کئے

سورۂ الرحمان

یہ سورت اللہ کے صفاتی نام رحمان سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اہل مکہ نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن کوئی اور انسان سکھا جاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی نے جو بڑا رحمت والا ہے۔

(۲) آپ کو یہ قرآن بواسطۂ جبرئیل سکھایا ہے۔

(۳) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

(۴) اسی نے سکھایا اس کو دل کی بات کو ظاہر کرنا' یعنی بولنا۔

(۵) سورج اور چاند بھی اسی کے مقرر کردہ حساب کے مطابق چل رہے ہیں۔

(۶) اور بیلیں اور درخت بھی اسی کی فرمانبرداری میں سجدہ ریز ہیں۔ یعنی اللہ نے ان کو بندوں کی خدمت کیلئے مسخر کردیا ہے جس سے وہ انکار نہیں کرسکتے۔ (تفسیر عثمانی بالاختصار)

(۷) اور آسمان جو اہل عالم کے لئے برکات اور فیوض کا چشمہ اور فرشتوں کا مسکن ہے اس کو اللہ نے بلند کھڑا کردیا اور میزان عدل قائم کردی کہ دنیا کا نظام' انصاف ہی سے قائم ہے۔

(۸) تاکہ تم تول میں زیادتی نہ کرو۔

(۹) اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور ترازو میں کمی نہ کرو۔ یعنی عدل قائم رکھو' حدیث شریف میں آیا ہے کہ عدل ہی سے زمین وآسمان قائم ہیں۔

(۱۰) اور اس نے اپنی رحمت سے زمین کو مخلوق کے آرام کے لئے فرش کی طرح بچھا دیا۔

(۱۱) اس میں ان کے کھانے کو میوے اور غلاف دار کھجوریں۔

(۱۲) اور بھوسی دار غلے اور خوشبودار پھول ہیں۔

(۱۳) پس اے جن وانس! تمہارے پروردگار کی یہ عظیم الشان نعمتیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے تم کس کس نعمت کا انکار کروگے؟

(۱۴) اس نے اپنے فضل سے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

(۱۵) اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔

(۱۶) پس تم اس وسیع رحمت والے پروردگار کی کون کونسی نعمت کا انکار کروگے؟

(۱۷) یہ اسی کی شان پروردگاری ہے کہ اس نے تمہارے فائدہ کے لئے گرمی اور سردی میں سورج کے دو علیحدہ علیحدہ مشرق اور مغرب مقرر کردیئے۔ انہی مشرقین ومغربین کے تغیر وتبدل سے موسم اور فصلیں بدلتی ہیں اور اہل زمین کو ہزاروں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۸) پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟

افعال: تُخْسِرُوْا: تم گھٹاؤ' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ وَضَعَ: اس نے قائم کیا' اس نے رکھا' قائم کردیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ يَسْجُدَانِ: وہ دونوں سجدہ کرتے ہیں' فرماں پذیر ہیں' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ تُكَذِّبٰنِ: تم دونوں (جن وانس) جھٹلاتے ہو' جھٹلاؤ گے' مضارع (تثنیہ مذکر حاضر)۔

اسماء: نَجْمُ: بیلدار گھاس' بوٹیاں' جھاڑ۔ اَنَام: خلق' جن وانس' مخلوقات' جو کچھ زمین پر ہے۔ رَيْحَانُ: خوشبودار پھول' روزی' خوشبودار گھاس' رَيَاحِيْنُ جمع۔ فَخَّارُ: پکا ٹھیکرا' کھنکھنانے والے' فَخَّارَةٌ واحد۔ مَارِج: آگ کی لپٹ' بھڑکتا ہوا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔ مَغْرِبَيْنِ: غروب ہونے کے دو مقام ایک سردی کا ایک گرمی کا' مَغْرِبُ کا تثنیہ۔

يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
ایک دوسرے سے ملے ہوئے | اُن دونوں کے درمیان | پردہ ہے | وہ زیادتی نہیں کرتے (نہیں ملتے) | تو کون کونسی | نعمتوں کو
جو باہم ملے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان پردہ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | نکلتے ہیں | اُن دونوں میں سے | موتی | اور مرجان | تو کون کونسی | نعمتوں کو
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ پھر تم اپنے ربّ کی کن کن

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾
اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | اور اُسی کے ہیں | جہاز | اونچے کھڑے ہوئے | سمندر میں | پہاڑوں کی طرح
نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اور اسی کے اختیار میں بحری جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑ کی طرح بلند (نظر آتے) ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى
تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ہر کوئی جو | اس (زمین) پر ہے | فنا ہونے والا ہے | اور باقی رہے گی
پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جو کچھ بھی زمین پر ہے سب فنا ہو جانے والا ہے۔ اور صرف آپ کے

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾
ذات | آپ کے ربّ کی | جو بڑی شان والا | اور عظمت والا ہے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟
رب کی ذات باقی رہ جائے گی جو نہایت بزرگی اور عظمت والا ہے۔ پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾
اسی سے مانگتا ہے | جو کوئی | آسمانوں میں | اور زمین میں ہے | ہر روز | وہ | ایک (نئے) کام میں ہے
آسمانوں اور زمین والے (سب) اسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز ایک (نئی) شان ظاہر فرماتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ
تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ہم جلد فارغ (متوجہ) ہو جائیں گے | تمہارے لئے | اے
پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جن و انس (کی جماعتو) ہم جلد ہی فارغ ہو کر تمہاری طرف

الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
جن وانس! | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | اے گروہ! | جنوں | اور انسانوں کے | اگر
متوجہ ہوں گے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر

اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
تم سے ہو سکے | کہ | تم نکل جاؤ | کناروں سے | آسمانوں | اور زمین کے | تو نکل جاؤ
تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کی حدود سے کہیں نکل سکو تو نکل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ
تم نکل نہ سکو گے | بغیر | زور کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | چھوڑے جائیں گے
اور تم بغیر قوت کے نہیں نکل سکتے (اور وہ قوت تم میں ہے نہیں) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ تم پر آگ

(۱۹) اس نے اپنی قدرت سے دو سمندروں میٹھے اور کھاری کو ملا دیا کہ وہ باہم مل کر چلتے ہیں۔

(۲۰) ان دونوں کے درمیان پردے کی ایک دیوار کھڑی کر دی کہ وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ موجودہ سائنسی تحقیقات بھی اس قدرتی کرشمے کی تائید کرتی ہیں۔

(۲۱) پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۲) کہ ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔

(۲۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۴) اور اسی کی مخلوق ہیں، بحری جہاز جو سمندر میں اونچے پہاڑ کی طرح کھڑے رہتے ہیں کہ اللہ نے سمندر میں جہاز اٹھا رکھنے کی طاقت اور تمہیں جہاز بنانے کی عقل عطا فرمائی۔

(۲۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۶) جو چیز بھی زمین کی سطح پر ہے، سب بالآخر ختم ہونے والی ہے۔

(۲۷) اور آپ کا رب جو بڑی شان وعظمت والا ہے، صرف اسی کی ذات باقی رہ جائے گی۔

(۲۸) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۲۹) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے، ہر بات میں اسی کی محتاج ہے اور اپنی اپنی دینی و دنیاوی سب اپنی حاجتیں اسی سے زبان حال وقال کے ذریعے مانگتے ہیں اور وہ ہر روز اور ہر وقت اس کی علیحدہ شان ظاہر ہوتی ہے۔ پیدا کرتا ہے، مارتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے، بیمار کرتا ہے، صحت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۳۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۱) عنقریب قیامت کے روز دنیا کے (دارالعمل کے) انتظام سے فارغ ہو کر، ہم تم دونوں گروہوں جنوں اور انسانوں کی جزا اور سزا (دارالجزاء) کے کام میں لگ جائیں گے۔

(۳۲) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۳) اے جنوں اور انسانوں کے گروہو! اگر تم سے ہو سکے تو آسمانوں اور زمین کے اطراف سے میری قضا سے بچنے کے لئے باہر نکل بھاگو اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ تمہیں اللہ کے مقابلے میں طاقت اور غلبہ حاصل ہو اور وہ خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

(۳۴) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

افعال: يَبْغِيَانِ: وہ دونوں اپنی حدود سے آگے (نہیں) بڑھ سکتے، مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ يَلْتَقِيَانِ: وہ دونوں ملے ہوئے ہیں، جڑے رہتے ہیں، مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ يَبْقٰى: باقی رہے گا، فنا نہ ہوگا، وہ ہمیشہ رہتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَسْـَٔلُهٗ: وہ اس سے مانگتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ اُنْفُذُوْا: تم نکل بھاگو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفُذُوْا: تم نکل بھاگو، تم باہر چلے جاؤ، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفُذُوْنَ: تم نکلتے ہو، نکلو گے، تم نکل سکتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نَفْرُغُ: ہم متوجہ ہوں گے، ہم فارغ ہوں گے، ہم قصد کریں گے، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: مَرْجَانُ: چھوٹے موتی، مونگے، چھوٹے مونگے، مَرْجَانَةٌ واحد۔ اِكْرَامِ: باعظمت ہونا، دوسرے کو عزت دینا اور اس پر کرم کرنا، مصدر ہے۔ جَلَالِ: بزرگی، عظمت، بلند مرتبہ ہونا، مصدر ہے۔ مُنْشَاٰتُ: اونچی بنائی ہوئیں، بادبان کھینچی ہوئیں (کشتیاں)، اسم مفعول (جمع مونث)۔ اَقْطَارِ: کنارے، قُطْرٌ کی جمع۔ ثَقَلٰنِ: دو بھاری چیزیں، دو بوجھل خلقتیں یعنی انسان اور جن، ثَقَلٌ واحد۔

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تم پر | شعلے | آگ کے | اور دھواں | پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو

کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر تم (اپنی) مدد بھی نہ کر سکو گے۔ تو تم اپنے ربّ کی کن کن

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پھر جب | پھٹ جائے گا | آسمان | تو وہ ہو جائے گا | گلابی | جیسے سرخ چمڑا

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور سرخ چمڑے کی طرح گلابی ہو جائے گا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پس اس دن | نہ پوچھا جائے گا | اس کے گناہوں کے متعلق

پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پھر اس دن کسی انسان اور جن سے اس کے گناہوں کے

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ

کسی انسان سے | اور نہ جن سے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | پہچانے جائیں گے

متعلق سوال نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ مجرم اپنے

الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ

مجرم | اپنے چہروں سے | تو پکڑ لئے جائیں گے | پیشانی (کے بال) | اور پاؤں | تو کون کونسی

چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پیروں سے پکڑا جائے گا۔ پھر تم اپنے ربّ کی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | یہ ہے | دوزخ | وہ | جھٹلاتے تھے | جس کو | مجرم لوگ

کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے؟ (کہا جائے گا) یہی دوزخ ہے جس کو مجرم جھوٹ بتایا کرتے تھے۔

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

وہ پھر رہے ہوں گے | درمیان اس (دوزخ) | اور کھولتے ہوئے پانی کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم

اور وہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی میں گھومتے (پر مجبور) ہوں گے۔ پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے؟ | اور اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | کھڑا ہونے سے | اپنے رب کے سامنے | دو باغ ہوں گے | تو کون کونسی

جھٹلاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | بہت سی شاخوں والے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں ہوں گی پھر تم اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

ان دونوں میں | دو چشمے | جاری ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟

ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوں گے پھر تم اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۳۵) تم میں سے مجرموں (یا بھاگنے کی کوشش کرنے والوں) پر خالص آگ کا شعلہ اور دھواں اور پگھلا ہوا تانبا پھینکا جائے گا پس تم اس وقت اس سے بچ نہ سکو گے۔

(۳۶) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۷) پس جب قیامت کے دن آسمان پھٹ کر کھولتے ہوئے تیل کی طرح گلابی سا (تلچھٹ) معلوم ہوگا تو اس وقت تمہیں پتہ لگ جائے گا' حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

(۳۸) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۳۹) پھر اس دن کسی جن اور انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ اس لئے کہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

(۴۰) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۱) اس روز مجرم لوگ اپنے چہرے کے نشان (سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں) سے فوراً پہچانے جائیں گے اور کبھی سر کے بالوں اور کبھی پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹے جائیں گے تو دینِ حق پر ایمان لانے کی قدر معلوم ہوگی۔

(۴۲) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۳) اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹا بتلاتے تھے۔

(۴۴) وہ دوزخ کی آگ اور سخت کھولتے ہوئے پانی کے عذاب میں پڑے پھر رہے ہوں گے کبھی یہ عذاب ہوگا کبھی وہ تب نعمت ایمان کی قدر جانیں گے۔

(۴۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۶) اور جو شخص میدان حشر میں اللہ کے سامنے جواب دہی کیلئے کھڑا ہونے سے ڈر کر' نیک عمل کرتا رہا اس کے لئے وہاں دو باغ ہوں گے۔

(۴۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۴۸) دونوں باغوں میں بے شمار ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہوئی ہوں گی۔

(۴۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

(۵۰) ان دونوں میں دو چشمے (تسنیم اور سلسبیل) ہمیشہ جاری ہوں گے۔ جو کبھی خشک نہیں ہوں گے۔

(۵۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟

افعال: تَنۡتَصِرَانِ: تم بدلہ لے سکتے ہو' تم بدلہ لیتے ہو' لو گے' تم مدد لے سکتے ہو' مضارع (تثنیہ مذکر حاضر)۔ یُرۡسَلُ: بھیجا جائے گا' چھوڑا جائے گا' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یَطُوفُونَ: وہ گھومیں گے' چکر لگائیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یُعۡرَفُ: وہ (جمع مکسر) پہچان لئے جائیں گے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ تَجۡرِیَانِ: وہ دونوں بہتی ہیں' مضارع (تثنیہ مونث غائب)۔

اسماء: دِهَانِ: تیل کی تلچھٹ' وہ تیل جس کی مالش کی جائے' سرخ چمڑا' اَدۡهِنَةٌ جمع۔ شُوَاظٌ: شعلے' آنچ جس میں دھواں نہ ہو۔ نُحَاسٌ: دھواں' تانبا' وہ آگ جس میں دھواں نہ ہو۔ وَرۡدَةٌ: گلاب کا پھول یعنی سرخ' گلابی' اسم جنس۔ اٰنٍ: کھولتا پانی' اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ نَوَاصِیُ: پیشانیاں' پیشانیوں کے بال' نَاصِیَةٌ واحد۔ اَفۡنَانٍ: شاخیں' رنگا رنگ' فَنَنٌ کی جمع۔ ذَوَاتَا: والیاں' صاحب' ذَاتٌ کا تثنیہ بحالت رفع۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
اُن دونوں میں | ہر میوہ کی | دو قسمیں ہوں گی | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟
ان باغوں میں ہر طرح کے میوؤں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
تکیہ لگائے ہوئے | بچھونوں پر | جن کے استر | گاڑھے ریشم کے ہوں گے | اور میوے | دونوں باغوں کے
وہ ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ اور ان دونوں باغوں کے میوے

دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ
نزدیک ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان میں | عورتیں ہوں گی نیچی نگاہ والی
قریب (جھکے) ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
انہیں نہ چھوا ہوگا | کسی انسان نے | ان سے پہلے | اور نہ کسی جن نے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جن کو ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے؟ | گویا کہ وہ | یاقوت | اور مرجان ہیں | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جھٹلاؤ گے؟ گویا کہ وہ (عورتیں) یاقوت اور مرجان ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے؟ | نہیں ہے | بدلہ | نیکی کا | سوائے | نیکی کے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم
جھٹلاؤ گے؟ اور احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
جھٹلاؤ گے؟ | اور ان دونوں کے علاوہ | دو باغ اور ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟
جھٹلاؤ گے؟ اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ
دونوں گہرے سبز ہوں گے | پس کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان دونوں میں | دو چشمے ہوں گے
دونوں گہرے سبز (باغ ہوں گے)۔ پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں پانی کے دو چشمے

نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
اُبلتے ہوئے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان دونوں میں | میوے | اور کھجوریں
اُبل رہے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان (باغوں) میں کئی قسم کے میوے کھجور کے درخت

وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾
اور انار ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | ان میں | نیک سیرت | خوبصورت عورتیں (ہونگی)
اور انار ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان باغوں میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۲) ان میں ہر میوہ قسم قسم کا ہوگا مثلاً تازہ اور خشک۔
(۵۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۵۴) وہ اہل جنت ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر گاڑھے ریشم کے ہوں گے اور ان باغوں کا میوہ بالکل قریب لٹک رہا ہوگا کہ جنتی کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حالت میں اس کو پکڑ سکے گا۔
(۵۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۵۶) ان باغوں میں جنت والوں کے لئے پاک حوریں ہوں گی' جو اپنے مرد کے سوا کسی اور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں گی' انہیں کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔
(۵۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۵۸) وہ ایسی حسین اور سرخی مائل سفید رنگ کی ہوں گی' جیسے یاقوت اور موتی۔
(۵۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۶۰) نیک عمل کا بدلہ تو بس نیک جزا ہی ہے۔ ان جنتیوں نے اللہ کی رضا کیلئے نیک عمل کئے تھے لہٰذا ایسی بہترین جزا ملی۔
(۶۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۶۲) اور ان دو باغوں کے علاوہ' وہاں دو باغ اور ہوں گے۔
(۶۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۶۴) وہ دونوں گہرے سبز ہوں گے۔ جو گہری سبزی کی وجہ سے سیاہی مائل نظر آئیں گے۔
(۶۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۶۶) ان میں دو فوارہ دار چشمے ہوں گے۔
(۶۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۶۸) ان دونوں میں ہر قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔
(۶۹) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۰) ان میں نیک اور خوبصورت حوریں ہوں گی۔

افعال: لَمْ يَطْمِثْهُنَّ: وہ ان کے ساتھ نہیں سویا' اس نے ان سے جماع نہیں کیا' لَمْ يَطْمِثْ: مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔

اسماء: زَوْجَانِ: قسم قسم' دو دو قسم کے' دو طرح کے' وہ دو شکلیں جن میں سے ہر ایک دوسرے کا نظیر ہو یا نقیض ہو' زَوْجٌ کا تثنیہ۔ بَطَآئِنُهَا: اس کے استر (کپڑے کے باطنی حصے جو جسم سے ملے رہیں) بَطَآئِنُ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ جَنَا: میوہ' اَجْنَاءٌ جمع۔ دَانٍ: جھکنے والا' نزدیک' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ فُرُشٍ: فرش' بستر' فِرَاشٌ واحد۔ مُدْهَآمَّتَانِ: دو گہرے سبز (باغ)' دو بڑے سرسبز (تثنیہ مونث) مُدْهَامَّةٌ واحد۔ يَاقُوْتٌ: ایک قیمتی معدنی سرخ جوہر ہے' قیمتی موتی' لعل' اسم جنس۔ حِسَانٌ: خوبصورت' حسین' نفیس' عمدہ' حَسَنٌ واحد۔ نَضَّاخَتَانِ: دو ابلنے والے' بہت پانی والے (چشمے)' اہل جنت پر خیر و برکت برسانے والے' نَضَّاخَةٌ کا تثنیہ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | (وہ) حوریں ہیں | محفوظ | خیموں میں

پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (یہ) حوریں خیموں میں مقیم و محفوظ ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | نہ چھوا ہوگا ان کو | کسی انسان نے | اُن سے پہلے

پھر تم اپنے ربّ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ اُن سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے

وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّکِئِیْنَ

اور نہ کسی جن نے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم | جھٹلاؤ گے؟ | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے

چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ یہ (اہل جنّت) سبز رنگ کی

عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

قالینوں پر | (جو) سبز | اور نادر | نفیس ہوں گے | تو کون کونسی | نعمتوں کو | اپنے رب کی تم

نادر اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ پھر تم اپنے ربّ کی کون کونسی نعمتوں کو

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾

جھٹلاؤ گے؟ | بابرکت ہے | نام | آپ کے رب کا | جو بڑی شان والا | اور عظمت والا ہے

جھٹلاؤ گے؟ تیرے ربّ کا نام بڑا برکت والا ہے جو جلال اور عظمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا کَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

جب واقع ہوجائے گی | واقع ہونے والی (قیامت) | نہیں | اس کے واقع ہونے میں | کچھ جھوٹ | پست کرنے والی

جب قیامت واقع ہو جائے گی۔ جس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۔ (کسی کو) پست کرنے والی

رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ

اور بلند کرنے والی ہے | جب ہلائی جائے گی | زمین | سخت زلزلے سے | اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے | پہاڑ

(اور کسی کو) بلند کرنے والی ہوگی۔ جب زمین پر بڑے زور سے زلزلہ آئے گا۔ اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو

بَسًّا ﴿۵﴾ فَکَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾

ٹوٹ پھوٹ کر | تو وہ ہوجائیں گے | ذرات | ہوا میں اڑتے ہوئے | اور تم ہو جاؤ گے | تین گروہ

جائیں گے۔ پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں گے۔ اور تمہارے تین گروہ بن جائیں گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ

تو دائیں ہاتھ والے | کیا (ہی خوب) ہیں دائیں ہاتھ والے | اور بائیں ہاتھ والے

ایک تو دائیں طرف والے ہوں گے اور دائیں طرف والوں کا کیا کہنا۔ اور ایک بائیں طرف والے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷۱) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۲) وہ حوریں خیموں میں پردہ نشین ہوں گی۔
(۷۳) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۴) ان سے پہلے نہ انہیں کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔
(۷۵) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۶) وہ اہل جنت جوان دو باغوں میں ہوں گے۔ سبز قیمتی عمدہ قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔
(۷۷) پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟
(۷۸) آپ کا پروردگار جو بڑی عظمت وشان والا ہے اس کا نام بھی بڑی برکت والا ہے۔

سورۂ واقعہ

چونکہ اس سورت کے شروع میں قیامت کی صفت **واقعہ** (واقع ہونے والی) کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یاد کرو جبکہ قیامت قائم ہوگی۔ جس کا واقع ہونا یقینی ہے۔
(۲) اس کے واقع ہونے کے وعدے میں کوئی خلاف نہ ہوگا۔
(۳) بدکاروں کو پست اور رسوا اور نیکوکاروں کو عالی مرتبہ اور معزز کردے گی۔
(۴) جب زمین بڑے زور سے لرزے گی۔
(۵) اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے۔
(۶) پس وہ ہوا میں اُڑتے ہوئے مٹی کے ذرات کی طرح ہو جائیں گے۔
(۷) اور تم سب لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔
(۸) ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جن کے اعمالنامے ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے وہ داہنے ہاتھ والے کیا خوش نصیب ہوں گے۔

افعال: بُسَّتِ: ریزہ ریزہ کردیئے گئے' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ رُجَّتِ: وہ ہلائی گئی' لرزائی گئی' اس کو جنبش دی گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ وَقَعَتِ: (جب) برپا ہوجائے گی' قائم ہوجائے گی' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خِيَامٌ: ڈیرے' خیمے خَيْمَةٌ کی جمع۔ مَقْصُوْرَاتٌ: چھپائی ہوئیں' مستورات' پردہ نشین' مسہریوں کے پردوں کے اندر چھپی ہوئیں' اسم مفعول (جمع مونث)۔ رَفْرَفٍ: قالین' چاندنیاں' تکیے اور بچھونے' رَفْرَفَةٌ واحد۔ عَبْقَرِيٍّ: قیمتی' نادر' عجیب' خوبصورت بچھونے' نفیس اور خوبصورت مسندیں۔ بَسًّا: خلط ملط' ریزہ ریزہ کرنا' مصدر ہے۔ خَافِضَةٌ: پست کردینے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ رَافِعَةٌ: بلند کرنے والی' اسم فاعل (واحد مونث)۔ رَجًّا: لرزانا' ہلانا مصدر ہے۔ مُنْبَثًّا: پراگندہ' منتشر' اسم فاعل (واحد مذکر)۔ وَقْعَتِهَا: اس کا ہو پڑنا' اس کے واقع ہونے میں' وَقْعَتِ مضاف' هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔ هَبَآءً: گرد' ذرات' اَهْبَاءٌ جمع۔

مَآ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ۚۙ﴿١٠﴾ اُولٰٓـئِكَ

کیسے (بُرے) ہیں بائیں ہاتھ والے | اور جو آگے بڑھنے والے ہیں | وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں | یہی لوگ

سو بائیں طرف والوں کا کتنا برا حال ہوگا۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے' ہی سبقت لے جانے والے ہوں گے۔ یہ

الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ﴿١١﴾ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ﴿١٣﴾

(اللہ کے) مقرب ہیں | نعمتوں والے باغات میں ہوں گے | بہت سے | اگلے لوگوں میں سے ہوں گے

مقرب لوگ ہیں۔ جو نعمتوں بھرے باغوں میں رہیں گے۔ بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے۔

وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيۡنَ

اور تھوڑے سے | پچھلوں میں سے | تختوں پر | سونے سے بُنے ہوئے | تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے

اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ سنہری تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر' ایک دوسرے کے آمنے

عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ﴿١٦﴾ يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۙ﴿١٧﴾

ان پر | ایک دوسرے کے سامنے | لئے پھرتے ہوں گے | اُن پر | خادم | سدا جوان

سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ سدا جوان خدمت گار جو ان کے درمیان لئے پھرتے ہوں گے

بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِيۡقَ ۙ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا

گلاس | اور جگ | اور جام | صاف شراب کے | نہ انہیں دردِ سر ہوگا اس سے

گلاس اور جگ اور پاکیزہ شراب کے جام' جس سے نہ دردِ سر ہوگا اور نہ

وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ ۙ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ۙ﴿٢٠﴾ وَلَحۡمِ طَيۡرٍ

اور نہ وہ مست ہوں گے | اور میوے | جو | وہ پسند کریں گے | اور گوشت | پرندوں کا

عقل میں فتور آئے گا۔ اور میوے جو وہ خود چنیں گے۔ اور پرندوں کا گوشت

مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ؕ﴿٢١﴾ وَحُوۡرٌ عِيۡنٌ ۙ﴿٢٢﴾ كَاَمۡثَالِ اللُّـؤۡلُـوٴِ الۡمَكۡنُوۡنِ ۚ﴿٢٣﴾

جو وہ چاہیں گے | اور حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی | جیسے | موتی | چھپا کر رکھے ہوئے

جس کی وہ خواہش کریں۔ اور حوریں کشادہ آنکھوں والی' جیسے (محفوظ) پوشیدہ رکھے ہوئے موتی۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا

بدلے | ان کے جو | وہ کیا کرتے تھے | وہ نہ سنیں گے | ان میں

یہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا' جو وہ کرتے رہے تھے۔ اس (جنت) میں نہ وہ فضول باتیں سنیں گے

لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِيۡمًا ۙ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيۡلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ۙ

فضول بات | اور نہ گناہ کی بات | مگر کہنا | سلام سلام | اور دائیں ہاتھ والے

اور نہ گناہ کی باتیں۔ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی۔ اور دائیں طرف والے!

مَآ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ ؕ﴿٢٧﴾ فِىۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۙ﴿٢٨﴾ وَّطَلۡحٍ

کیسے (اچھے) ہوں گے | دائیں ہاتھ والے | (وہ ہوں گے) بیریوں میں | بغیر کانٹے کی | اور کیلے

دائیں طرف والوں کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں کے درختوں' اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور ایک دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جن کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے اور کیا ہی بدنصیب ہوں گے بائیں والے۔

(۱۰) اور ایک تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو دنیا میں ایمان وعمل میں سب سے آگے اور آخرت میں سب سے اول جنت میں داخل ہونے والے ہوں گے۔

(۱۱) یہی خدا کے معزز درباری ہیں۔

(۱۲) جو ہمیشہ کی نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

(۱۳) ان میں بڑی بھاری جماعت ہر امت کے اگلے زمانے کے لوگوں میں سے ہوگی کہ انبیاء کے قرب کی وجہ سے اعلیٰ درجات کے حامل ہوں گے۔ یا امت مسلمہ ہی کے پہلے اور پچھلے لوگ مراد ہو سکتے ہیں جیسے حدیث میں ہے۔ **خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم۔**

(۱۴) اور تھوڑے سے لوگ ہر امت کے پیچھے آنے والے لوگوں میں سے ہوں گے۔

(۱۵) جڑاؤ تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

(۱۶) اور ایک دوسرے کے سامنے ان تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔

(۱۷) ان کے پاس خدمت کے لئے ہمیشہ ایک حالتِ شباب میں رہنے والے جنت کے خوبصورت نوعمر لڑکے (کمسن خادم) پھر رہے ہوں گے۔

(۱۸) گلاس اور جگ اور صاف ستھری پاکیزہ شراب کا پیالہ لئے ہوئے۔

(۱۹) جس پاکیزہ شراب سے نہ دردسر ہوگا نہ بدمستی۔

(۲۰) اور ہر قسم کا جنتی میوہ جو اُن کا دل چاہے گا موجود ہوگا۔

(۲۱) اور جس جس پرندے کا گوشت وہ کھانا چاہے گا۔

(۲۲) اور نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ملیں گی۔

(۲۳) صفائی اور پاکیزگی میں ان موتیوں جیسی جو غلاف میں محفوظ رکھے ہوتے ہیں۔

(۲۴) یہ بدلہ ہوگا ان نیک اعمال کا، جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

(۲۵) اور اس میں کوئی بے ہودہ اور گناہ کی بات نہ سنیں گے۔

(۲۶) مگر ہر طرف سے آپس میں فرشتوں اور اہل جنت کی سلام سلام کی آواز آ رہی ہوگی۔

(۲۷) اور جن کے اعمالنامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے وہ کیسے اچھے بخت والے ہوں گے۔

(۲۸) وہ رکھے جائیں گے، جنتی بیریوں کے درختوں میں جن میں کانٹے نہیں ہوں گے اور پھلوں سے لدے ہوں گے۔

افعال: لَا يُصَدَّعُوْنَ: ان کو دردسر نہ ہوگا، ان کے سر نہیں چکرائیں گے، مضارع مجہول منفی (جمع مذکر غائب)۔ يَتَخَيَّرُوْنَ: وہ پسند کریں گے، کرتے ہیں، اختیار کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: ثُلَّةٌ: انبوہ کثیر، بڑی جماعت۔ مَوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بنی ہوئی، جواہر سے جڑی ہوئی، جڑاؤ، اسم مفعول (واحد مونث)۔ اَبَارِيْقَ: لوٹ، جگ، اَبْرِيْقٌ واحد۔ مَكْنُوْنِ: صاف محفوظ، چھپایا ہوا، پوشیدہ، اسم مفعول (واحد مذکر)۔ مُخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رکھے ہوئے، سدا رہنے والے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مَخْضُوْدٍ: پاک کیا ہوا، کانٹوں سے صاف کیا ہوا، اسم مفعول (واحد مذکر)۔

مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ﴿۳۲﴾

تہ بہ تہ | اور لمبے سایوں میں | اور پانی کے آبشاروں میں | اور بہت زیادہ میوے

کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور بکثرت میووں کے ایسے باغوں میں ہوں گے۔

لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ

جو کبھی ختم نہ ہوں گے | اور نہ ان میں روک ٹوک ہوگی | اور اونچے اونچے بچھونوں میں | بیشک ہم نے

جس کی نہ فصل ختم ہوگی اور نہ کوئی روک ٹوک ہوگی۔ اور اونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے ان حوروں کو

اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾

پیدا کیا ان (حوروں) کو | خاص انداز سے | پس بنا دیا ہم نے ان کو | کنواریاں | پیاریاں | ہم عمر

ایک خاص طریقے سے پروان چڑھایا ہے۔ یعنی ہم نے ان کو کنواریاں (ہی) بنایا۔ پیار دلانے والیاں ہم عمر۔

لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ

دائیں ہاتھ والوں کے لئے | (وہ ہوں گے) بہت سے | اگلے لوگوں میں سے | اور بہت سے

دائیں ہاتھ والوں کے لئے۔ (اور دائیں ہاتھ والوں کا) ایک بڑا گروہ اگلوں میں سے اور ایک بڑا گروہ

مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

پچھلوں میں سے | اور بائیں ہاتھ والے | کیسے (بُرے ہیں) بائیں ہاتھ والے

پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور رہے بائیں ہاتھ والے! تو یہ بائیں ہاتھ والے کیسے بُرے حال میں ہوں گے'

فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنۡ يَّحۡمُوۡمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ

بھاپ | اور کھولتے ہوئے پانی میں | اور سایہ (میں) | سیاہ دھوئیں کے | جو نہ ٹھنڈا ہوگا

گرم بھاپ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے نہ اس میں ٹھنڈک ہوگی

وَّلَا كَرِيۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ

اور نہ راحت بخش | بیشک وہ | تھے | اس سے پہلے | خوشحال | اور اصرار کیا کرتے تھے

اور نہ وہ فرحت بخش (ہوگا)۔ بیشک وہ (اہل دوزخ) اس سے پہلے (دنیا میں) یہ بڑے خوشحال لوگ تھے۔ اور گناہِ عظیم (یعنی شرک) پر

عَلَى الۡحِنۡثِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا

بڑے گناہ (شرک) پر | اور کہا کرتے تھے | کیا جب | ہم مر جائیں گے | اور ہو جائیں گے

اصرار کیا کرتے تھے۔ اور (یہی) کہا کرتے تھے۔ کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قُلۡ اِنَّ

مٹی | اور ہڈیاں | تو کیا ہم | پھر اٹھائے جائیں گے؟ | کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی) | کہہ دیجئے | بیشک

ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے باپ دادوں کو بھی (دوبارہ زندہ کیا جائے گا) آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ

الۡاَوَّلِيۡنَ وَالۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰى مِيۡقَاتِ يَوۡمٍ

پہلے (بھی) | اور پچھلے (بھی) | ضرور جمع کئے جائیں گے | مقرر وقت پر | ایک دن

اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی (یعنی) سب کو جمع کیا جائے گا' ایک معلوم دن کے (مقرر)

(۲۹) اور تہ بتہ گندھے ہوئے کیلوں میں۔

(۳۰) اور بہشتی درختوں کے لمبے لمبے سایوں میں۔

(۳۱) اور صاف پانی کے جھرنوں میں۔

(۳۲) اور بہت زیادہ میووں میں۔

(۳۳) جو کبھی ختم نہ ہوں اور نہ ان میں کسی قسم کی روک ٹوک ہو۔

(۳۴) اور مکان اور رتبہ کے لحاظ سے اونچے فرشتوں میں۔

(۳۵) بلاشبہ ہم نے ان جنتی حوروں کو ایک عجیب انداز سے' دنیاوی طریق ولادت کے بغیر پیدا کیا ہے۔

(۳۶) پھر بنادیا ہم نے ان کو کنواریاں۔

(۳۷) نہایت خوبصورت' ہم عمر۔

(۳۸) اور انہیں دائیں والوں کے لئے پیدا کیا ہے۔

(۳۹) وہ ایک کثیر جماعت' ہر ایک امت کے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ہوگی۔

(۴۰) اور ایک کثیر جماعت پچھلے زمانے کے لوگوں میں سے بھی۔

(۴۱) اور جن کے اعمالنامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ بائیں والے کیسے بدنصیب ہوں گے!

(۴۲) وہ دوزخ کے تیز شعلے اور اُبلتے ہوئے پانی میں ہوں گے۔

(۴۳) اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں۔

(۴۴) جو نہ سرد ہوگا' اور نہ آرام دینے والا۔

(۴۵) بلاشبہ یہ لوگ دنیا میں بڑے خوشحال تھے۔

(۴۶) اور شرک جیسے بہت بڑے جرم پر ضد کیا کرتے تھے۔

(۴۷) اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے' تو کیا ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟

(۴۸) اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے؟

(۴۹) کہہ دیجئے کہ پہلے بھی اور پچھلے بھی۔

افعال: **يُصِرُّوْنَ**: وہ ہٹ کرتے ہیں' ضد کرتے ہیں' وہ اڑے ہوئے تھے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **طَلْحٍ**: کیلے' کیلے کا درخت' **طَلْحَةٌ** واحد۔ **مَسْكُوْبٍ**: بہتا ہوا' جاری' بہایا ہوا' گرایا ہوا' اسم مفعول (واحد مذکر)۔ **مَقْطُوْعَةٍ**: کاٹی ہوئی' ٹوٹی ہوئی' قطع کردہ جس کا سلسلۂ عطا کاٹ دیا گیا ہو' ختم کر دیا گیا ہو' اسم مفعول (واحد مونث)۔ **اِنْشَآءً**: پیدا کرنا' پرورش کرنا' مصدر ہے۔ **اَبْكَارًا**: کنواریاں' **بِكْرٌ** واحد۔ **عُرُبًا**: سہاگ والیاں' پیار دلانے والیاں' محبوبائیں' پارسا عورتیں جو خاوند پر عاشق ہوں' **عَرُوْبٌ** کی جمع۔ **مَمْنُوْعَةٍ**: روکا گیا' منع کی ہوئی' روکی ہوئی' اسم مفعول (واحد مونث)۔ **حِنْثِ**: گناہ' قسم توڑنا' **اِحْنَاثٌ** جمع۔ **مُتْرَفِيْنَ**: عیش پرست' خوشحال' ناز و نعمت میں پلے ہوئے' آسودہ حال' مزے سے زندگی کاٹنے والے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ **يَحْمُوْمٍ**: سیاہ دھواں' بے حد کالا دھواں۔

مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾
معلوم کے | پھر | بیشک تم | اے | گمراہ لوگو! | جھٹلانے والے
وقت پر۔ پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو!

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾
تمہیں کھانا ہوگا | درخت | تھوہر کا | پھر بھرنے ہوں گے | اس سے | پیٹ
تمہیں تھوہر کے درخت سے کھانا پڑے گا۔ پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾
پھر پینا ہوگا | اس پر | کھولتا ہوا پانی | پھر پینا ہوگا | پیاسے اونٹ کی طرح پینا
پھر اس پر گرم پانی پینا ہوگا، پھر سخت پیاسے اونٹ کی طرح پیے جاؤ گے۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾
یہ | ان کی مہمانی ہوگی | روز جزا میں | ہم نے ہی | پیدا کیا تمہیں | پس کیوں تم تصدیق نہیں کرتے
قیامت کے دن یہ اُن کی مہمانی ہوگی۔ ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ
بھلا دیکھو تو | جو | تم ٹپکاتے ہو | کیا تم | اس کی تخلیق کرتے ہو | یا ہم ہی
بھلا دیکھو تو جس نطفہ کو تم ٹپکاتے ہو کیا اس کو تم تخلیق کرتے ہو یا اس کے

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا
خالق ہیں | ہم نے | مقرر کیا ہے | تمہارے درمیان | موت (کا وقت) | اور نہیں
پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو مقرر کیا ہے اور (کوئی)

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ
ہم | عاجز | اس بات سے کہ | ہم بدل لائیں | تم جیسے لوگ | اور
ہمیں عاجز نہیں کر سکتا۔ اس بات سے کہ ہم تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور

نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ
ہم پیدا کردیں تمہیں | ایسی صورت میں | جو تم نہیں جانتے | اور یقیناً تم جان چکے ہو | پیدائش
تمہیں ایسی حالت میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے۔ اور تمہیں تو پہلی پیدائش کا علم

الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾
پہلی | پھر کیوں نہیں | تم غور کرتے | بھلا دیکھو تو | جو کچھ | تم بوتے ہو
ہے ہی پھر تم کیوں نہیں سوچتے؟ بھلا دیکھو تو جو کچھ تم بوتے ہو۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾
کیا تم | اسے اُگاتے ہو | یا | ہم ہی | اُگانے والے ہیں
کیا تم اسے اُگاتے ہو یا اس کے اُگانے والے ہم ہیں؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵۰) سب کے سب قیامت کے مقررہ دن میں اعمال کا جواب دینے کے لئے میدانِ حشر میں جمع کئے جائیں گے۔
(۵۱) پھر اے موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھٹلانے والو! گمراہو!۔
(۵۲) تمہیں دوزخ میں کھانے کو تھوہر کا درخت ملے گا۔
(۵۳) پھر اس سے تمہیں پیٹ بھرنا ہوگا۔
(۵۴) پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔
(۵۵) پھر تم ایسے پیو گے جیسے شدید پیاسے اونٹ پیا کرتے ہیں یعنی پیاس کی شدت سے اُبلا ہوا پانی پی لو گے، مگر وہ پیاس بجھانے کی بجائے بھون ڈالے گا۔
(۵۶) ایسے مجرموں کی قیامت کے دن یہ مہمانی ہوگی۔
(۵۷) ہم نے ہی تمہیں پہلی بار پیدا کیا پھر تم ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کی کیوں تصدیق نہیں کرتے؟
(۵۸) بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم عورت کے رحم میں گراتے ہو۔
(۵۹) کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟
(۶۰) ہم نے ہی تو تمہارے درمیان موت پہلے سے لکھ دی ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں۔
(۶۱) کہ تم جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں اور تمہیں ایسی جگہ لے جائیں جس کو تم نہیں جانتے یعنی تمہیں دوسرے جہان میں لے جائیں اور تمہاری جگہ یہاں اور مخلوق بسا دیں۔
(۶۲) اور پیدائشِ اول کو تو تم جان ہی چکے ہو۔ پھر کیوں نہیں غور کرتے کہ جو قادر مطلق ایک چیز کو پہلی دفعہ پیدا کر سکتا ہے اس کو دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں۔
(۶۳) بھلا دیکھو تو جو کھیتی تم بوتے ہو۔
(۶۴) کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں؟

افعال: تَخْلُقُوْنَهٗ: (کیا) تم اس کو پیدا کرتے ہو، بناتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ تُصَدِّقُوْنَ: تم سچ مانتے ہو، تم تصدیق کرتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تُمْنُوْنَ: تم منی ٹپکاتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَحْرُثُوْنَ: تم بولتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ نُنْشِئَكُمْ: ہم تم کو پیدا کر دیں، اٹھا دیں، بنا دیں، ہم تم کو پیدا کریں گے، مضارع (جمع متکلم)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَالِئُوْنَ: بھرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَجْمُوْعُوْنَ: جمع کئے ہوئے، اکٹھے کئے ہوئے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُكَذِّبُوْنَ: جھٹلانے والے، جھوٹا قرار دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ شُرْبَ: پینا، مصدر ہے۔ مَسْبُوْقِيْنَ: وہ جن پر سبقت کی گئی یعنی پیچھے رہنے والے، عاجز، اسم مفعول (جمع مذکر)۔ هِيْمِ: پیاسے اونٹ، پیاسے (آدمی)، سرگرداں، اَهْيَمُ واحد۔ زَارِعُوْنَ: کھیتی کرنے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا

اگر | ہم چاہیں | تو کردیں ہم اسے | ریزہ ریزہ | پھر رہ جاؤ تم | باتیں بناتے | کہ بیشک ہم تو

اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔ کہ اب تو

لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

تاوان میں پڑ گئے | بلکہ | ہم ہیں ہی | بدنصیب | بھلا دیکھو تو | وہ پانی | جو

ہم پر تاوان پڑ گیا۔ بلکہ ہم تو محروم (اور بدنصیب) ہی رہے۔ بھلا (اس) پانی کو تو دیکھو جو تم

تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾

تم پیتے ہو | کیا تم نے | اسے اتارا | بادل سے | یا ہم ہی ہیں | اتارنے والے

پیتے ہو۔ کیا تم نے اس کو بادلوں سے اتارا ہے یا (اس کے) اتارنے والے ہم ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ

اگر | ہم چاہیں | تو کردیں ہم اسے | کڑوا | تو تم کیوں شکر نہیں کرتے | بھلا دیکھو تو | وہ آگ

اگر ہم چاہیں تو اسے تلخ بنا دیں پھر تم شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔ بھلا آگ ہی کو دیکھو

الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ

جو | تم سلگاتے ہو | کیا تم نے | پیدا کیا | اس کا درخت | یا | ہم ہی

جس کو تم سلگاتے ہو۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا (اس کے) پیدا کرنے

الْمُنْشِئُوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾

پیدا کرنے والے ہیں | ہم نے ہی | بنا دیا اس کو | نصیحت | اور فائدہ کی چیز | مسافروں کے لئے

والے ہم ہیں۔ ہم نے اس کو عبرت دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

پس تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو بڑی عظمت والا ہے | پس میں قسم کھاتا ہوں | ڈوبنے کی جگہ | ستاروں کی

پس آپ اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کیجئے جو بڑی عظمت والا ہے۔ پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی (یا منزلوں کی)

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

اور بیشک وہ | ایک قسم ہے | اگر تم سمجھو | بہت بڑی | کہ بیشک یہ | قرآن | بڑی شان والا ہے

اور بیشک یہ ایک بڑی قسم ہے اگر تم سمجھو۔ بلاشبہ یہ قرآن بڑی قدرت و منزلت والا ہے

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ

ایک کتاب میں | جو محفوظ ہے | کوئی نہیں چھو سکتا اس کو | سوائے | پاک فرشتوں کے | اتارا ہوا ہے

جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔ اس کو وہی چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔ یہ (قرآن) پروردگار عالم

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

پروردگار | عالم کی طرف سے | پس کیا اس کلام (الٰہی) سے | تم لاپرواہی دکھاتے ہو

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا اب اس جیسی بات سے تم انکار کرتے ہو؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۶۵) اگر ہم چاہیں تو اس پر کوئی آفت نازل کر کے اس کو تباہ کر دیں اور تم تعجب کرتے رہ جاؤ۔
(۶۶) کہ ہمارا تو ناحق تاوان ہو گیا جو کچھ اس کھیتی پر خرچ کیا تھا سب تباہ ہو گیا۔
(۶۷) بلکہ ہماری قسمت ہی بگڑ گئی۔
(۶۸) بھلا دیکھو تو جو تم پانی پیتے ہو۔
(۶۹) کیا بادلوں سے اسے تم نے نازل کیا یا ہم نے؟
(۷۰) اگر ہم چاہیں تو اس کو نمکین کر دیں' پس تم اس نعمت کا کیوں شکر نہیں کرتے؟
(۷۱) بھلا دیکھو تو تم جو آگ جلاتے ہو۔
(۷۲) کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم نے؟
(۷۳) ہم نے ہی اس سے نکلنے والی آگ کو لوگوں کے لئے دوزخ کی آگ کی یاد دہانی اور جنگل کے مسافرین کے لئے سردی اور اندھیرے سے بچنے کیلئے فائدہ کی چیز بنا دیا۔
(۷۴) پس اپنے پروردگار کی جو بڑا عظمت والا ہے ہمیشہ تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے رہو چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کا حکم فرمایا۔
(۷۵) ستاروں کی منزلوں میں غور کرنے سے اس بات کی کافی گواہی ملتی ہے۔
(۷۶) اور اگر تم سمجھو تو واقعی یہ بڑی بھاری شہادت ہے۔
(۷۷) کہ بلاشبہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے کہ جس طرح ستارے اپنے محل وقوع یا اپنی منزل میں وقت مقررہ پر اپنے نور سے فضا کو روشن کر دیتے ہیں اسی طرح قرآن کی آیات' جو حسب ضرورت تھوڑی تھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں وہ بھی اپنے اپنے موقع محل پر تلاوت کرنے والوں کے دلوں کو ایمان کے نور سے روشن کرتی ہیں۔
(۷۸) یہ قرآن جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔
(۷۹) جس کو پاک مقرب فرشتے ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ یا وہ لوگ' جو صاف دل اور پاک اخلاق رکھتے ہیں۔ (ف) اس سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کو سوائے پاک صاف باوضو لوگوں کے کسی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ زبانی تلاوت بغیر وضو کے بھی جائز ہے۔
(۸۰) یہ قرآن جو پروردگار عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔
(۸۱) پس کیا تم اس عظیم الشان کتاب میں غور کرنے اور اس پر ایمان لانے میں سستی کرتے ہو؟

افعال: تَفَكَّهُوْنَ: تم باتیں بناتے ہو' بناؤ گے' تم تعجب کرتے ہو' کرو گے' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ ظَلْتُمْ: تم سارے دن رہو' تم ہوئے' تم ہو گئے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَنْشَاْتُمْ: (کیا) تم نے پیدا کیا' تم نے پرورش کی' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُوْرُوْنَ: تم سلگاتے ہو' تم روشن کرتے ہو' آگ نکالتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُغْرَمُوْنَ: قرضدار' تاوان زدہ' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ اُجَاجًا: کھاری پانی' کڑوا پانی۔ مُزْن: سفید بادل' پانی سے بھرا ہوا بادل' مُزْنَةٌ واحد۔ مُنْشِئُوْنَ: پیدا کرنے والے' اٹھانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مَوٰقِع: گرنے کی جگہیں' غروب ہونے کی جگہیں' فرودگاہیں' مراد ستاروں کے غروب ہونے کے منازل۔ مُطَهَّرُوْنَ: وہ جن کو پاک کر دیا گیا' پاک کئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ مُقْوِيْنَ: مسافر لوگ محتاج لوگ' اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُدْهِنُوْنَ: بے وقعت' سرسری سمجھنے والے' چکنی چپڑی باتیں بنانے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ

اور تم بناتے ہو | اپنا رزق/پیشہ | (اس بات کو) کہ تم | اسے جھٹلاتے ہو | پھر کیوں نہیں | جب | پہنچ جاتی ہے (جان)

اور تم نے اپنا پیشہ ہی بنا لیا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔ پس جب (تمہاری جان) حلق تک

الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ

حلق تک | اور تم | اس وقت | دیکھا کرتے تھے | اور ہم | زیادہ قریب ہوتے ہیں | اس سے

آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت (نااُمیدی) سے تکتے رہ جاتے ہو۔ اور ہم تمہاری نسبت اس کے زیادہ قریب

مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾

تمہاری نسبت | لیکن | تم نہیں دیکھتے | پس کیوں نہیں | اگر تم | کسی کے محکوم نہیں ہو

ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔ پس (سوچو کہ) اگر تم کسی کے اختیار میں نہیں۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

تو لوٹا لاتے اسے | اگر تم | سچے ہو | پس اگر وہ ہو | مقربین میں سے

(تو) اس کی روح کو کیوں نہیں لوٹا لیتے اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہے۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

تو آرام ہے | اور خوشبودار پھول | اور باغات ہیں نعمت کے | اور اگر | وہ ہے | دائیں ہاتھ والوں میں سے

تو (اس کے لئے) آرام و آسائش اور خوشبودار کھانے اور نعمتوں والی جنت ہے اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوگا

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

تو سلام ہو | تجھ پر | دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے | لیکن اگر | وہ ہے | جھٹلانے والے

(تو اُسے کہا جائے گا) تو سلامتی ہو تیرے لئے کہ تُو دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

گمراہوں میں سے | تو مہمانی ہے | اُبلتا ہوا پانی | اور جھونک دینا ہے | دوزخ میں | بیشک یہ ہے | وہی

گمراہوں میں سے ہے۔ تو کھولتے پانی سے (اس کی) مہمانی ہوگی۔ اور (اس کو) دوزخ میں داخل ہونا ہوگا۔ بلاشبہ یہ بات ع

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

حق | قابلِ یقین | پس آپ پاکیزگی بیان کریں | اپنے رب کے نام کی | جو بڑی عظمت والا ہے

یقیناً حق ہے۔ پس آپ اپنے ربّ کی پاکی بیان کرتے رہئے جو بڑی عظمت والا ہے

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتی ہے | اللہ کی | جو مخلوق ہے | آسمانوں میں | اور زمین میں | اور وہ | بڑا غالب

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہی زبردست

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸۲) تم اس عظیم نعمت قرآن سے فائدہ اٹھانے کی بجائے صرف یہ حصہ اپنا رہے ہو کہ اس کو اور اس کے بتلائے ہوئے حقائق کو جھٹلاتے ہو۔ اور اسی طرح آسمان سے اترنے والی بارش کو جو کہ رزق پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے انعام کی بجائے ستاروں کی چال وغیرہ سے منسوب کر دیتے ہو۔

(۸۳) پھر جب مرنے کے وقت روح حلق تک پہنچ جاتی ہے۔

(۸۴) اور تم اس جاں بلب انسان کو اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔

(۸۵) اور تمہاری نسبت ہم اس مرنے والے سے زیادہ قریب ہوتے ہیں' اپنے علم اور اپنی قدرت سے' لیکن تم ہمیں اور ہمارے فرشتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔

(۸۶) تو اگر تم سمجھتے ہو کہ تم کسی کے ماتحت نہیں جو تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے جزا و سزا دے سکتا ہے اور تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو۔

(۸۷) تو اس مرنے والے کی جان کو تم کیوں اس کے جسم میں واپس نہیں لوٹا لاتے؟ تم ایسا نہیں کر سکتے تو یقین جانو کہ اس دنیا کا ایک قادرِ مطلق حاکم ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔

(۸۸) پس اگر مرنے والا اللہ کے مقربین میں سے ہے۔

(۸۹) تو اس کو وہاں آرام اور اطمینان کی روزی اور نعمت کا باغ رہنے کو ملے گا۔

(۹۰) اور اگر وہ دائیں والوں میں سے ہے۔

(۹۱) تو اسے جنت کے فرشتے کہیں گے کہ تو دائیں والوں میں سے ہے تجھ پر سلام ہو یا تجھ پر دائیں والوں کی جانب سے سلام ہو۔

(۹۲) لیکن اگر وہ بائیں والوں میں سے ہے جو موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھوٹ کہتے ہیں اور راہِ حق سے گمراہ ہیں۔

(۹۳) تو ان کی مہمانی کھولتے ہوئے پانی سے کی جائے گی۔

(۹۴) اور دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔

(۹۵) بیشک یہ جو کچھ مذکور ہوا یہی حق اور قابلِ یقین ہے۔

(۹۶) پس اپنے عظمت والے رب کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کیا کرو۔

افعال: تَجْعَلُوْنَ: تم مقرر کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَرْجِعُوْنَهَا: تم اس کو پھیر لاتے ہو' تم اس کو پھیر لیتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' ھَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔

اسماء: حِيْنَئِذٍ: اس وقت' حِيْنَ مضاف' اِذٍ مضاف الیہ۔ حُلْقُوْمَ: حلق' گلا' حَلَاقِيْمُ جمع۔ مَدِيْنِيْنَ: مقہور' زیرِ حکم' مسخر' محکوم' بدلہ دیئے ہوئے' اسم مفعول (جمع مذکر)۔ تَصْلِيَةٌ: نماز پڑھنا' درود پڑھنا' ایندھن کا آگ میں جلانا' عصا یا لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا' جلنا' بھننا' یہاں دوزخ کی آگ میں جلنا مراد ہے' مصدر ہے۔

الْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي

حکمت والا ہے | اسی کے لئے ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی | وہ زندہ کرتا ہے

حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے وہی زندہ کرتا

وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الْأَوَّلُ

اور مارتا ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | وہی | اول

اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول

وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

اور آخر | اور ظاہر | اور پوشیدہ ہے | اور وہ | ہر چیز کو | جاننے والا ہے

و آخر ہے اور وہی ظاہر اور پوشیدہ ہے اور وہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

وہی ہے | جس نے | پیدا کیا | آسمانوں | اور زمین کو | چھ | دن میں

وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ

پھر | وہ قائم ہوا | عرش پر | وہ جانتا ہے | جو چیز | داخل ہوتی ہے | زمین میں

پھر عرش پر قائم ہوا وہ سب جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

اور جو | نکلتی ہے | اس سے | اور جو | اُترتی ہے | آسمان سے | اور جو | اوپر چڑھتی ہے

اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف

فِيهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

اس میں | اور وہ | تمہارے ساتھ ہے | جہاں کہیں | تم ہو | اور اللہ | اس کو جو

چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ

تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | اسی کی ہے | حکومت | آسمانوں | اور زمین کی

اسے دیکھ رہا ہے اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے

وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ

اور اللہ ہی کی طرف | لوٹائے جاتے ہیں | تمام کام | وہ داخل کرتا ہے | رات کو | دن میں

اور اسی کی طرف سب امور لوٹائے جاتے ہیں۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾

اور داخل کرتا ہے | دن کو | رات میں | اور وہ | جاننے والا ہے | راز | سینوں کے

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں (پوشیدہ) ہوتا ہے

سورۂ الحدید

اس سورت میں **حدید** (لوہا) کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ملائکہ' سورج' چاند و ستارے بادل اور بارش و ہوا اور بجلی وغیرہ سب زبان حال اور اللہ کے احکام کی تعمیل سے اس کی تسبیح و تقدیس کرتی اور اس کی عظمت شان کو ظاہر کرتی ہے اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے۔

(۲) آسمانوں اور زمین میں اسی کی بادشاہی ہے اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) وہی اللہ سب سے اول ہے' اور سب سے آخر' ہمیشہ باقی رہنے والا ہے وہ اپنی قدرت کی نشانیوں کے ذریعے سب پر ظاہر اور اس کی ذات مخلوق کے حواس و عقول سے انتہائی پوشیدہ ہے اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

(۴) وہی قادرِ مطلق ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور عرش قدرت پر دنیا کے انتظام کے لئے قائم ہوا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے (بیج و بارش کے قطرے و خزانے و مردے وغیرہ) اور جو اس میں سے نکلتی ہے (نباتات و معدنیات و پانی و خزانے وغیرہ) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے (ملائکہ اور باد و برق و باران اور مخلوق سے متعلق فیصلے وغیرہ) اور جو اس میں اوپر چڑھتی ہے (دعائیں و اعمال وغیرہ) وہ ان سب کو خوب جانتا ہے اور تم جہاں کہیں ہو' وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

(۵) آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے اور سب کاموں کا انجام اسی کے قبضۂ اختیار میں ہے۔

(٦) وہ کبھی رات کا کچھ حصہ' دن میں شامل کر کے اس کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی دن کا حصہ رات میں شامل کر کے اس کو بڑھا دیتا ہے اور وہی سینوں کے راز خوب جانتا ہے۔

افعال: سَبَّحَ: اس نے پاکی بیان کی' ماضی (واحد مذکر غائب)۔
اسماء: بَاطِنُ: سب سے چھپا ہوا' اندرونی' پوشیدہ' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ
ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور خرچ کرو | اس میں سے | کہ اس نے بنایا تمہیں | جانشین
تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو، جس میں تم کو (اللہ تعالیٰ نے) نائب بنایا

فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷
جس میں | پس جو لوگ | ایمان لائے | تم میں سے | اور انہوں نے خرچ کیا | ان کے لئے | اجر ہے بڑا
ہے۔ پس جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا
اور تمہیں کیا ہوا | تم ایمان نہیں لاتے | اللہ پر | اور رسول (اللہ) | تمہیں بلاتے ہیں | تاکہ تم ایمان لاؤ
اور تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور (اللہ تعالیٰ کا) رسول تمہیں دعوت دیتا ہے کہ اپنے

بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۸ هُوَ الَّذِيْ
اپنے رب پر | اور یقیناً (اللہ) لے چکا ہے | تم سے عہد | اگر تم ہو مومن | وہی ہے
رب پر ایمان لاؤ اور اللہ تم سے عہد بھی لے چکا ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ وہی تو ہے

يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
جو اتارتا ہے | اپنے بندے پر | آیتیں | واضح | تاکہ نکال لائے تمہیں | اندھیروں سے
جو اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی)

اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۹ وَمَا لَكُمْ
روشنی کی طرف | اور بیشک | اللہ | تم پر | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | اور تمہیں کیا ہوا
روشنی میں لے آئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر انتہائی شفقت فرمانے والا مہربان ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے

اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کہ تم خرچ نہیں کرتے | راستے میں | اللہ کے | اور اللہ کے لئے ہے | میراث | آسمانوں | اور زمین کی
کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
نہیں برابر | تم میں سے | جس نے خرچ کیا | فتح سے پہلے | اور قتال کیا | یہی لوگ ہیں
جن لوگوں نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور (اللہ کی راہ میں) جہاد کیا، (فتح کے بعد خرچ کرنے والے

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا
بڑھ کر | درجہ میں | اُن لوگوں سے | جنہوں نے خرچ کیا | اس کے بعد | اور جہاد کیا | اور ہر ایک سے
ان کے) برابر نہیں۔ اُن لوگوں کا درجہ اُن سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا، اور اللہ تعالیٰ نے

ع ۱ ۱۷ وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۱۰ مَنْ ذَا الَّذِيْ
وعدہ کیا | اللہ نے | اچھا | اور اللہ | اس سے | جو تم کرتے ہو | خوب خبر دار ہے | کون ہے (ایسا) | جو
سب ہی سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۷) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو جس میں اللہ نے تم کو اگلوں کا وارث بنادیا۔ پس جو لوگ ایمان لا کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

(۸) اور اللہ پر ایمان لانے میں تمہیں کیا عذر ہے؟ جبکہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم کو اس پر ایمان لانے کے لئے بلا رہے ہیں اور اللہ تمہیں عقل و فہم و حواس عطا کر کے ازل میں تم سے اپنی ربوبیت کا یوں عہد و اقرار بھی لے چکا ہے کہ (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى)۔ اور اس اقرار ربوبیت کا اثر تمہاری فطرت میں موجود ہے جس کی تائید ہر طرف پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیاں کر رہی ہیں۔

(۹) اللہ وہی قادر مطلق ہے جو اپنے خاص بندے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر تمہیں شرک و کفر کے اندھیروں سے نکال کر توحید و ایمان کی روشنی میں لانے کے لئے، اپنی واضح آیتیں نازل کرتا ہے اور وہ تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱۰) اور تمہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی میراث ہے اگر تم خوشی اور پیار سے اس کی راہ میں خرچ نہ کرو گے تو بالآخر تم مرنے پر سب یہیں چھوڑ جاؤ گے اور آخرت کے ثواب سے محروم رہو گے تو ابھی اس کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کا ثواب حاصل کرنا بہتر ہے اور جس مومن نے فتح مکہ و حدیبیہ سے پہلے، جبکہ اسلام کو مالی و جانی قربانیوں کی سخت ضرورت تھی، اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اس کے بعد کے آسودہ حال زمانے میں مالی و جانی جہاد کرنے والے کے کبھی برابر نہیں ہوسکتا بلکہ وہ بعد میں جہاد کرنے والوں سے درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں اور یوں تو پہلے اور بعد میں ہر ایک مالی اور جانی جہاد کرنے والے مومن کو اللہ نے نیک جزا دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے اس کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

اسماء: مُسْتَخْلَفِيْنَ: خلیفہ بنائے ہوئے، جانشین ہونے والے، اسم مفعول (جمع مذکر)۔

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ

قرض دے | اللہ کو | قرض | اچھا | پھر وہ دُگنا کرے اس کو | اس کے لئے | اور اس کے لئے ہے

کو قرض حسنہ دے پھر (اللہ) اسے اس کے لئے دُگنا کر دے اور

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ

اجر | بڑا عمدہ | جس دن | آپ دیکھیں گے | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | دوڑ رہا ہوگا | اُن کا نور

اسے بڑا عمدہ اجر ملے۔ جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ اُن کے آگے (آگے)

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

ان کے سامنے | اور ان کے دائیں | خوشخبری ہے تمہیں | آج | ایسے باغوں کی | کہ چلتی ہیں

اور اُن کے دائیں جانب اُن کا نور دوڑتا ہوا چلا جا رہا ہوگا (اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے ایسے باغوں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾

اُن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے وہ | ان میں | یہی ہے وہ | کامیابی بڑی

کی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں تم ہمیشہ رہو گے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا

جس دن | کہیں گے | منافق مرد | اور منافق عورتیں | اُن سے جو | ایمان لائے ہیں | کہ انتظار کرو ہمارا

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرو

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا

ہم (بھی) روشنی حاصل کریں | تمہارے نُور سے | کہا جائے گا | کہ لوٹ جاؤ | اپنے پیچھے | پھر تم تلاش کرو

تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں، ان سے کہا جائے گا کہ تم واپس لوٹ جاؤ پھر (وہاں) روشنی

نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

روشنی | پھر کھڑی کر دی جائے گی | اُن کے درمیان | ایک دیوار | اس کا | ایک دروازہ ہوگا | اس کے اندر تو | رحمت ہوگی

تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندرونی جانب رحمت ہوگی

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ

اور اس کا ظاہر جو ہے | اس کی طرف سے عذاب ہوگا | وہ انہیں پکاریں گے | اور کیا ہم نہ تھے | تمہارے ساتھ؟

اور اس کی بیرونی جانب سے عذاب ہوگا۔ یہ اُن کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ

وہ کہیں گے کیوں نہیں | لیکن تم نے | فتنہ میں ڈالا | اپنے آپ کو | اور تم انتظار کرتے | اور شک کرتے رہے

وہ کہیں گے، کیوں نہیں تم نے خود اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا (اور ہمارے حق میں مصائب کے) منتظر رہے اور شک کیا

وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ

اور دھوکا دیا تمہیں | آرزوؤں نے | یہاں تک کہ | آ گیا | حکم | اللہ کا | اور دھوکا دیا تمہیں | اللہ کے بارے میں

اور تمہاری تمناؤں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان آ پہنچا اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دغا باز

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) کون ایسا نیک بخت ہے جو اللہ کی راہ میں اچھا قرضہ دے اور اللہ اس کے لئے اس مال میں برکت دے کہ دنیا میں مال زیادہ کرے اور آخرت میں بڑا عمدہ ثواب دے۔

(۱۲) جس دن آپ دیکھیں گے کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کے ایمان اور ان کے نیک اعمال کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں چل رہا ہوگا اور فرشتے ان سے کہہ رہے ہوں گے کہ تمہیں خوشخبری ہے جنت ملنے کی، جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی تم ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱۳) جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے کہ ذرا ٹھہر جاؤ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں وہ (یا فرشتے) ان سے کہیں گے کہ پیچھے لوٹ کر روشنی تلاش کرو جہاں سے ہمیں یہ روشنی ملی ہے یا دنیا میں واپس جا کر، ایمان لا کر، نیک اعمال کرو کہ یہ روشنی مل سکے پس مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی اس میں ایک دروازہ ہوگا جس میں سے اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے اس کے اندر کی طرف خدا کی رحمت (جنت) ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب الٰہی (جہنم) ہوگا۔ جس میں دوزخی داخل ہوں گے۔

افعال: اِلْتَمِسُوْا: تم ڈھونڈھ لو، تلاش کرلو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ نَقْتَبِسْ: ہم چنگاری لے لیں، سلگا لیں، روشنی لے لیں، ہم روشنی حاصل کرلیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: بُشْرٰىكُمْ: تم کو خوشخبری ہے، تمہیں بشارت ہو، بُشْرٰى مضاف، كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔ سُوْر: دیوار، فصیل، شہر پناہ، شہر کی چار دیواری۔ ظَاهِرُهٗ: اس کا ظاہر، اس کا باہر، ظَاهِرُ مضاف، هٗ (ضمیر واحد مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ
شیطان نے | پس آج | نہ لیا جائے گا | تم سے | (کوئی) تاوان | اور نہ | اُن سے جنہوں نے
(شیطان) نے دھوکہ دیا۔ پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے راہِ کفر

كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
انکار کیا | تمہارا (سب کا) ٹھکانا | دوزخ ہے | یہی | تمہارا رفیق ہے | اور بُری ہے | جگہ لوٹنے کی
اختیار کر رکھی تھی۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا
کیا وقت نہیں آیا | ان کے لئے | جو ایمان لائے | کہ نرم پڑ جائیں | اُن کے دل | اللہ کی یاد کے لئے | اور اس کے لئے
کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور اس کے نازل کردہ

نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ
جو اُترا | حق میں سے | اور وہ نہ ہوں | ان لوگوں کی طرح | جنہیں کتاب دی گئی | اس سے پہلے
سچے کلام کے سامنے نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب ملی تھی

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾
تو لمبی ہوگئی | اُن پر | مدت | پھر سخت ہوگئے | اُن کے دل | اور بہت سے | ان میں سے | نافرمان ہیں
پھر ان پر ایک زمانہ گزر گیا پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر (نافرمان و) بدکار ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
جان لو | کہ اللہ ہی | زندہ کرتا ہے زمین کو | اس کے مرنے کے بعد | بیشک ہم نے بیان کر دیں | تمہارے لئے
جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک ہم نے اپنی نشانیاں تم

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ
آیتیں | تاکہ تم | سمجھو | بیشک خیرات کرنے والے مرد | اور خیرات کرنے والی عورتیں
پر واضح کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ
اور جنہوں نے قرض دیا | اللہ کو | قرض | اچھا | دُگنا کیا جائے گا (بدلہ) | ان کے لئے | اور ان کے لئے | اجر ہوگا
وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرتے ہیں ان کو دُگنا (صلہ) دیا جائے گا اور اُن کے لئے بڑی عزت

كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
عمدہ | اور جو لوگ | ایمان لائے | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | وہی ہیں
کا اجر ہوگا۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ

الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ
سچے | شہداء | اپنے رب کے نزدیک | ان کے لئے | ان کا اجر ہے | اور ان کی روشنی
اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے (خصوصی) اجر ہے اور ان کے لئے نور بھی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) منافق لوگ ایمان والوں سے پکار کر کہیں گے کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن تم نے کفر ونفاق اور گناہ اختیار کر کے اپنے آپ کو خود ہلاکت اور فتنہ میں ڈالا اور مسلمانوں پر گردش زمانہ کا انتظار کرتے رہے اور توحید الٰہی کی نسبت شک وشبہ میں پڑے رہے اور لمبی لمبی عمریں ملنے کی جھوٹی تمناؤں نے تمہیں دھوکہ میں رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آ پہنچا اور شیطان نے تمہیں دھوکا دیا کہ اللہ کریم ہے وہ تمہیں عذاب نہ دے گا یا یہ کہ حساب وکتاب کچھ نہیں۔

(۱۵) پس آج نہ تو تمہیں تاوان ادا کر کے چھوڑا جائے گا اور نہ کفار کو اور تمہارا سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہی تمہارے لئے مناسب بھی ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے؟

(۱۶) مسلمانوں کے لئے اب وقت آ گیا ہے کہ ان کے دل خدا کے ذکر اور قرآن سے جو اللہ کی سچی نازل کی ہوئی کتاب ہے نرم ہو کر عاجزی کریں اور یہود کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب تورات دی گئی تھی پھر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں نافرمان ہی ہیں۔

(۱۷) مسلمانو! جان لو کہ اللہ ہی مردہ (خشک) زمین کو بارش سے دوبارہ زندہ (سرسبز) کر دیتا ہے اسی طرح اللہ کے ذکر سے مردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں تمہارے سمجھانے کو ہم نے اپنی آیتیں کھول کر بیان کر دیں۔

(۱۸) کچھ شک نہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مرد اور عورتیں اور جہاد فی سبیل اللہ میں اللہ کی رضامندی کے لئے اپنا پاک وحلال مال خرچ کرنے والوں کا مال دُگنا کیا جائے گا اور انہیں بہت اچھا اجر ملے گا۔

افعال: فَتَنْتُمْ: تم نے جانچا، آزمائش میں ڈالا، گمراہ کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَخْشَعَ: وہ گڑگڑائے، وہ عاجزی کرے، وہ (جمع مکسر) عاجزی کریں، مضارع (واحد مونث غائب)۔ تَرَبَّصْتُمْ: تم نے انتظار کیا، تم نے راہ دیکھی، تم راہ دیکھتے رہے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ لَمْ يَأْنِ: وقت نہیں ہوا (کیا) وقت نہیں آیا، مضارع منفی بہ لم (واحد مذکر غائب)۔ بَيَّنَّا: ہم نے بیان کر دیا، ہم نے کھول دیا، ماضی (جمع متکلم)۔ اَقْرَضُوا: انہوں نے قرض دیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: مُصَّدِّقِيْنَ: خیرات دینے والے، اسم فاعل (جمع مذکر)۔ مُصَّدِّقَاتِ: خیرات دینے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

اورجنہوں نے | کفر کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | یہی لوگ ہیں | دوزخ والے

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ

جان لو | کہ بے شک | یہ زندگی | دنیا کی | تو (صرف) کھیل | اور تماشا | اور زینت ہے | اور فخر کرنا

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں فخر

بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

تمہارا آپس میں | اور ایک دوسرے سے مسابقت | مال میں | اور اولاد میں | جیسے حالت | بارش کی

کرنے اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خواہش و آرزو کا مقام ہے۔ اس کی مثال اس بارش

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ

کہ خوش کر دیا | کسانوں کو | اس کی سبزی نے | پھر | وہ خشک ہو جاتی ہے | تو تو دیکھتا ہے اس کو | زرد | پھر

کی سی ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو بھلی لگتی ہے' پھر وہ خشک ہو جاتی ہے' پھر تو اس کو زرد دیکھتا ہے' پھر وہ

يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

وہ ہو جاتی ہے | چورا چورا | اور آخرت میں | عذاب ہے | سخت | اور مغفرت ہے

چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لئے)

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

اللہ (کی طرف) سے | اور رضامندی | اور نہیں | یہ زندگی | دُنیا کی | مگر | سامان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک

الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

دھوکے کے | دوڑو | مغفرت کی طرف | اپنے رب کی | اور جنت کی طرف | جس کی چوڑائی ہے

سامان ہے۔ تو اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس

كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جیسی چوڑائی | آسمان | اور زمین کی | تیار کی گئی ہے | اُن کے لئے | جو ایمان لائے

کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اللہ | اور اس کے رسول پر | یہ | فضل ہے | اللہ کا | وہ دیتا ہے | جسے | وہ چاہے

کے رسول پر ایمان لائے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے' دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

اور اللہ | بڑے فضل والا ہے | نہیں پہنچتی | کوئی مصیبت | زمین میں

اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ کوئی مصیبت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری ذات پر

آیت نمبر — آسان تفسیر

(١٩) اور جولوگ عام لوگوں پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لائے بس یہی لوگ سچے مومن اور اپنے رب کے ہاں گواہ ہوں گے۔ (شہدا سے مراد اللہ کی راہ میں جان دینے والے بھی ہو سکتے ہیں) ان کے عملوں کے مطابق انہیں اجر اور روشنی ملے گی اور جنہوں نے دین حق سے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔

(٢٠) جان لو کہ دنیا کی زندگی، جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف گزاری جائے وہ تو محض فضول بچوں کا سا کھیل تماشا (عارضی خوشی) اور عورتوں کا سا بناؤ سنگار اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور زیادہ مال و اولاد مانگنا ہے اس کی حالت بالکل بارش کی سی ہے کہ اس کی وجہ سے جو نباتات اُگتی ہے کسان اس سے خوش ہو جاتے ہیں پھر وہ کھیتی خشک ہو کر پیلی پڑ جاتی ہے اور چورا چورا ہو کر برباد ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسی غفلت کی زندگی کا بدلہ سخت عذاب ہے اور اس کے مقابلے میں خدا اور رسول کی اطاعت و خدا کے ذکر میں زندگی بسر کرنے والوں کے لئے خدا کی بخشش اور اس کی خوشنودی ہے اور یہ دنیا میں کھیل کھود کی زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے جس سے وقت کو ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

(٢١) اس لئے تم پر لازم ہے کہ آخرت میں مغفرت الٰہی اور جنت (جس کا عرض زمین و آسمان کے برابر ہے اور ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہیں) حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ یہ مغفرت اور جنت خدا کا فضل ہے وہ مومنین میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑا فضل والا ہے۔

افعال: اَعْجَبَ: اس کو خوش لگا، اس کو بھایا، اچھا معلوم ہوا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ سَابِقُوْا: دوڑو، سبقت کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: صِدِّيْقُوْنَ: صدیق، سچے ایمان والے، صِدِّيْقٌ واحد۔ تَفَاخُرٌ: خودستائی، فخر کرنا، بڑائی مارنا، اترانا، مصدر ہے۔

وَلَا فِىٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ

اور نہ خود تمہاری جانوں میں | مگر | وہ (لکھی) ہے کتاب میں | اس سے پہلے | کہ | ہم پیدا کریں اس کو

مگر وہ اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اس کو (دنیا میں) پیدا

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا

بیشک یہ بات | اللہ پر | آسان ہے | تاکہ تم غم نہ کیا کرو | اس پر جو فوت ہو جائے تم سے | اور نہ تم اتراؤ

کریں۔ بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے تاکہ جو کچھ تم سے جاتا رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور جو تم کو عطا ہو

بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ

اس پر جو | دے تمہیں | اور اللہ | نہیں پسند کرتا | ہر غرور کرنے والے | فخر کرنے والے کو | جو (خود بھی)

اس پر نہ اتراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے بے جا فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بھی

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

بخل کرتے ہیں | اور حکم دیتے ہیں | لوگوں کو (بھی) | بخل کا | اور جو منہ موڑے | تو بیشک اللہ

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو منہ موڑتے ہیں (تو کچھ پرواہ نہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ

هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا

وہی ہے بے نیاز | حمد وثنا کے لائق | بیشک ہم نے بھیجا | اپنے رسولوں کو | واضح دلائل کے ساتھ | اور ہم نے اُتاری

بے پرواہ اور لائق حمد و ثنا ہے۔ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں (معجزات) دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا

ان کے ساتھ | کتاب | اور میزانِ (عدل) | تاکہ قائم رہیں | لوگ | انصاف پر | اور ہم نے اُتارا

ہم نے کتابیں نازل کیں اور میزانٰ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہا

الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

لوہا | جس میں ہے | دہشت | سخت | اور فائدے | لوگوں کے لئے | اور تاکہ معلوم کریں | اللہ

پیدا کیا جس میں شدید دہشت بھی ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے

مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع

کہ کون | مدد کرتا ہے اس کی | اور اس کے رسولوں کی | دیکھے بغیر | بیشک اللہ | بڑا زور آور | غالب ہے

کہ کون اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ

اور بیشک ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ | اور ابراہیمؑ کو | اور ہم نے رکھی تھی | اُن دونوں کی اولاد میں | نبوت

اور بیشک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب

وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا

کتاب | پس بعض تو ان میں | ہدایت پر ہیں | اور بہت سے | اُن میں | نافرمان ہیں | پھر بھیجے ہم نے

قائم کر دی پھر ان میں سے (کچھ) ہدایت یافتہ بھی ہوئے اور ان میں اکثر نافرمان رہے۔ پھر ان کے بعد ہم نے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۲) خشک سالی اور کھیتوں اور پھلوں کے نقصان وغیرہ سے جو آفت بھی زمین پر پڑتی ہے اور بیماری اور اولاد کے نقصان وغیرہ کی جو مصیبت خود تمہاری جانوں پر آتی ہے وہ سب زمین اور جانوں کے پیدا ہونے سے پہلے کتاب الٰہی (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے بیشک یہ مقدر کرنا اور کتاب میں لکھنا اللہ پر آسان ہے۔

(۲۳) تقدیر الٰہی کی یہ حقیقت تم پر ظاہر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جو دنیا کی چیز (مال و مرتبہ و صحت وغیرہ) تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر زیادہ غم نہ کیا کرو کہ بے صبر ہو جاؤ۔ کیونکہ جس چیز کا ہاتھ سے چلا جانا پہلے لکھا جا چکا ہے وہ ضرور جا کے رہے گی۔ رونا پیٹنا بے سود ہے اور صحت و مال و اولاد جو اللہ تمہیں عطا کرے اس پر غرور نہ کرو کہ اللہ کے شکر سے لاپروا ہو جاؤ۔ وہ تو ہر حال میں مل کر رہے گی اس پر فخر و تکبر کرنے کے کیا معنی؟ اور اللہ ہر فخر کرنے والے مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

(۲۴) اور جو لوگ خود بھی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی خرچ نہ کرنے کو کہتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے حکم سے انکار کرے' تو بیشک اللہ بے پروا اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔

(۲۵) بیشک ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے رسول واضح دلیلیں اور معجزے دے کر بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ کتابیں اور میزان عدل نازل کی ہے تا کہ لوگ اپنے دینی اور دنیا کے معاملوں میں انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا نازل کیا جس سے سخت خطرہ کی چیزیں (اسلحۂ جنگ) اور کئی (ضروریات زندگی) کی چیزیں بنتی ہیں اور اس لئے بھی کہ اللہ ظاہر کر دے گا کہ جنگ کے اسلحہ کو اللہ کی راہ میں' جہاد میں استعمال کر کے' غیب پر ایمان رکھتے ہوئے کون اللہ کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ بڑا زبردست سب پر غالب ہے۔

(۲۶) اور بیشک ہم نے حضرت نوحؑ و حضرت ابراہیم علیہما السلام کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب عطا کرنا مقدر کر دیا تھا۔ پس بعض تو ان میں سے راہ راست پر چلتے ہیں اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں۔

افعال: لَا تَأْسَوْا: تم غم مت کھاؤ' تم مت غم کھایا کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ نَبْرَأَهَا: (کہ) ہم اس کو پیدا کریں' ہم اسے پیدا کرتے ہیں' مضارع (جمع متکلم) 'ھَا' ضمیر (واحد مونث غائب)۔ لَا تَفْرَحُوْا: تم نہ خوش ہو' تم نہ اتراؤ' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ يَبْخَلُوْنَ: وہ روکتے ہیں' کنجوسی کرتے ہیں' بخل سے کام لیتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

ان کے نقش قدم پر | اپنے کئی رسول | اور ان کے پیچھے بھیجا ہم نے | عیسیٰ بن مریم | اور ہم نے دی اُسے

لگاتار اپنے پیغمبروں کو بھیجا اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ان کو انجیل

الْاِنْجِيْلَ ۥ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً

انجیل | اور ہم نے رکھ دی | دلوں میں | اُن کے جنہوں نے | پیروی کی اُس کی | نرمی

عطا فرمائی اور جن لوگوں نے اُس کی پیروی کی' ہم نے اُن کے دلوں میں نرمی اور

وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ

اور مہربانی | اور ترکِ دُنیا | جوانہوں نے خود ایجاد کی | ہم نے نہیں فرض کی تھی | اُن پر

مہربانی ڈال دی اور وہ رہبانیت جس کی ابتداء خود انہوں نے کی' ہم نے اس کو اُن پر فرض نہ کیا تھا۔ بلکہ

اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

مگر (انہوں نے ایسا کیا) حاصل کرنے کو | اللہ کی رضامندی | پھر انہوں نے رعایت نہیں کی اس کی | جیسا کہ حق تھا اس کی رعایت کا

انہوں نے اُس کو اللہ کی رضامندی کے لئے اختیار کیا' پھر رہبانیت کو جس طرح نباہنا چاہئے' نباہ نہ سکے۔

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۲۷

تو ہم نے دیا | ان لوگوں کو | جو ایمان لائے | ان میں سے | اُن کا اجر | اور بہت سے | اُن میں | نافرمان ہیں

پھر (بھی) ان میں جو ایمان لے آئے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور ان میں سے اکثر (تو) نافرمان ہی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

اے ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور ایمان لاؤ | اس کے رسول پر | وہ دے گا تمہیں

اے ایمان والو! (تم) اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت

كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

دو حصے | اپنی رحمت سے | اور بنا دے گا | تمہارے لئے | ایک نور | کہ تم چلو گے | اس کے ذریعہ سے

سے تمہیں دوگنا عطا کرے گا اور تمہارے لئے ایک نور پیدا کر دے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

اور وہ بخش دے گا | تمہیں | اور اللہ | بخشنے والا | رحم والا ہے | تاکہ یہ جانیں | اہل کتاب

اور وہ تمہاری (خطاؤں کو) معاف کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے

اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کہ وہ قدرت نہیں رکھتے | کسی شے پر | اللہ کے فضل میں سے | اور یہ کہ | فضل | ہاتھ میں ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ان کا کچھ اختیار نہیں اور یہ کہ فضل تو اللہ تعالیٰ ہی کے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹

اللہ کے | وہ دیتا ہے اسے | جس کو | وہ چاہتا ہے | اور اللہ | بڑا فضل والا ہے

ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل (فرمانے) والا ہے۔

آیت نمبر　　　　　　آسان تفسیر

(۲۷) پھران کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم کو کتاب انجیل دے کر بھیجا اور ان کی پیروی کرنے والوں کے دلوں میں نرمی اور مہربانی ڈال دی اور دنیا کو چھوڑنے کی خواہش جو انہوں نے اپنی طرف سے دین میں نئی چیز پیدا کی تھی ہم نے ان پر فرض نہیں قرار دی تھی اور اس سے ان کی غرض خدا کی خوشنودی حاصل کرنا تھی مگر جیسا چاہئے تھا وہ اس کو نباہ نہ سکے اس میں تثلیث اور کفارہ وغیرہ کفر وشرک کو شامل کر دیا تو جو لوگ ان میں سے توحید الٰہی اور عیسیٰ و نبی آخرالزمان کی رسالت پر ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہی ہیں۔

(۲۸) اے حضرت موسیٰ و عیسیٰ پر ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر خلوص دل سے ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا (سابقہ وموجودہ شریعتوں پر ایمان لانے کی وجہ سے) اور آخرت میں تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ سے جنت کی طرف بآسانی چلے جاؤ گے اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲۹) نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو دوہرا اجر اس لئے دیا جائے گا کہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کچھ حصہ نہ لے سکیں گے اور یہ کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

افعال: اِبْتَدَعُوْهَا: انہوں نے اس کو اپنے آپ گھڑ لیا، ماضی (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ رَعَوْهَا: انہوں نے اس کو نباہا، انہوں نے اس کی نگہداشت کی، ماضی (جمع مذکر غائب) هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ تَمْشُوْنَ: تم چلتے ہو، تم چلو گے، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رَهْبَانِيَّةً: دنیا چھوڑنا، گوشہ نشینی یعنی کھانا پینا، لباس اور نکاح ترک کرنا، فرطِ خوف سے عبادت کی بجا آوری میں غلو کرنا۔
رِعَايَتِهَا: اس کی نگاہ رکھنا، اس کو نباہنا، اس کی نگہداشت کرنا، رِعَايَة مضاف، هَا (ضمیر واحد مونث غائب) مضاف الیہ۔
كِفْلَيْنِ: دو حصے، دوگونہ، كِفْلٌ کا تثنیہ۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

بیشک | سن لی ہے | اللہ نے | بات | اس عورت کی | جو جھگڑتی تھی آپ سے | اپنے خاوند کے بارے میں | اور شکایت کرتی تھی

(اے رسول!) بیشک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے تکرار کرتی اور اللہ تعالیٰ سے

اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

اللہ سے | اور اللہ | سنتا تھا | تم دونوں کی گفتگو | بیشک اللہ | سننے والا | دیکھنے والا ہے

شکوہ کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

جو لوگ | ظہار کرتے ہیں | تم میں سے | اپنی عورتوں سے | نہیں | وہ | ان کی مائیں

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں، وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں ہیں | صرف | وہی | جنہوں نے ان کو جنا | اور بیشک وہ | کہتے ہیں | نامعقول

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہو اور بیشک یہ لوگ ایک ناپسندیدہ اور خلافِ واقعہ

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ

بات | اور جھوٹی | اور بیشک اللہ | معاف کرنے والا | بڑا بخشنے والا ہے | اور جو لوگ

جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

اظہار کرتے ہیں | اپنی عورتوں سے | پھر وہ لوٹیں | اس سے | جو وہ کہہ چکے | تو آزاد کرنا ہے

اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے کہنے سے پلٹنا چاہیں (یعنی اس کی تلافی کرنا چاہیں) تو (ان کو) ایک غلام

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

ایک غلام | اس سے پہلے | کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں | اسی بات پر | تمہیں نصیحت کی جاتی ہے | اور اللہ

آزاد کرنا ہوگا پہلے اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ اس لئے ہے کہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو اور جو کچھ تم

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

اس سے | جو کچھ تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | تو جو کوئی | یہ نہ پائے | تو روزے ہیں | دو مہینے کے

کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی (سب) خبر ہے۔ پھر جس کو (آزاد کرنے کے لئے غلام) میسر نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ

لگاتار | اس سے پہلے | کہ ایک دوسرے کو چھوئیں | تو جو کوئی | ایسا نہ کر سکے | تو کھانا کھلانا ہے

مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔ پھر اگر کسی کو یہ طاقت بھی نہ ہو تو وہ ساٹھ

سورۃ المجادلۃ

مجادلہ کے معنے ہیں ''باہم جھگڑنا'' اس سورت میں **خولہ بنت ثعلبہ زوجۂ اوسؓ بن صامت** کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی طلاق کے متعلق بحث اور شکایت کرنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) حضرت خولہؓ مذکورہ کو اس کے خاوند اوسؓ بن صامت نے غصہ میں کہہ دیا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اس طرح کے الفاظ کہنے کو عربی میں **ظِھار** کہتے ہیں اور عرب کے لوگ زمانۂ جاہلیت میں اس کو **طلاق** سمجھتے تھے۔ جس سے عورت مرد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی تھی۔ اوسؓ کو اس پر پشیمانی ہوئی لیکن ان کی بیوی خولہ نے کہا کہ یہ طلاق نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا تُو اس پر حرام ہوگئی اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس نے طلاق کا لفظ نہیں کہا اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تُو اس پر حرام ہوگئی تیرے بارے میں مجھے کوئی حکم نہیں ملا۔ اس نے کہا کہ میں اللہ کی جناب میں اپنی مصیبت اور بھوکا رہنے کی شکایت کرتی ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''خولہ جو اپنے خاوند کے ظہار کرنے کے متعلق آپؐ سے تکرار اور اللہ کی جناب میں اپنی مصیبت کی شکایت کرتی تھی اللہ نے اس کی بات سن لی اور آپ کے اور اس کے درمیان جو بات چیت ہوئی اللہ وہ سب سن رہا تھا بلا شبہ اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے۔

(۲) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کریں ان کے ایسا کرنے سے ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں بن جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا۔ ہاں انہوں نے جو بات کہی کہ ''تو میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے'' یہ بری اور جھوٹی ہے اور آئندہ اس سے توبہ کریں' بے شک اللہ بڑا بخشنے والا معاف کرنے والا ہے۔

(۳) اور حکم اس ظہار کا یہ ہے کہ جو لوگ اپنی عورتوں سے ظِہار کریں پھر وہی کام (صحبت) کرنا چاہیں جو کلمہ ظہار کہہ کر اپنے اوپر حرام کر چکے تو ان کو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے اس کا کفارہ ادا کرنا یعنی ایک غلام آزاد کرنا لازم آتا ہے اس حکم کفارہ پر چلنے کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

انعال: **تَشْتَكِيْ**: وہ شکایت کرتی ہے' وہ جھینکتی ہے' تھی' مضارع (واحد مونث غائب)۔ **تُجَادِلُكَ**: وہ تجھ سے جھگڑتی تھی' تُجَادِلُ مضارع (واحد مونث غائب)' كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ **يُظَاهِرُوْنَ**: وہ ظہار کرتے ہیں' وہ بیوی کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **تُوْعَظُوْنَ**: تمہیں نصیحت کی جاتی ہے' مضارع مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ **وَلَدْنَهُمْ**: جنہوں نے ان کو جنا' ماضی (جمع مونث غائب)' هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **يَتَمَآسَّا**: (کہ) وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں' وہ دونوں جماع کریں' مضارع (تثنیہ مذکر غائب)۔ **يَعُوْدُوْنَ**: وہ لوٹ پڑیں' وہ رجوع کرلیں' وہ پھر جاتے ہیں' وہی کام کرتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **تَحَاوُرَكُمَا**: تم دونوں کا سوال جواب' تم دونوں کی گفتگو' تَحَاوُرَ مضاف' كُمَا (ضمیر تثنیہ مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ

ساٹھ | مسکینوں کو | یہ | اس لئے کہ تم ایمان لاؤ | اللہ | اور اس کے رسول پر | اور یہ

مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤ اِنَّ الَّذِيْنَ

حدیں ہیں | اللہ کی | اور انکار کرنے والوں کے لئے | عذاب ہے | دردناک | بیشک | جو لوگ

اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بیشک جو لوگ

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ

مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | وہ ذلیل کئے جائیں گے | جیسے ذلیل کئے گئے | وہ لوگ جو

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل (و خوار) ہوں گے جس طرح کہ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

ان سے پہلے تھے | اور بیشک ہم نے اُتاری ہیں | آیتیں | واضح | اور کافروں کے لئے | عذاب ہے

پہلے کے لوگ ذلیل ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح آیتیں اُتاری ہیں اور کافروں کے لئے رُسوا کن

مُّهِيْنٌ ۝٥ ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ

رُسوا کرنے والا | جس دن | اُٹھائے گا اُن کو | اللہ | اکٹھے | پھر بتا دے گا انہیں | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے

عذاب ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب (کافروں) کو دوبارہ زندہ کرے گا پھر جو کچھ وہ کیا کرتے تھے انہیں بتلا دے گا

اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٦

شمار کر رکھا ہے اسے اللہ نے | اور وہ اسے بھول گئے تھے | اور اللہ | ہر چیز پر | گواہ ہے

اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ کر رکھا ہے حالانکہ وہ اسے بھول بھی چکے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے سے باخبر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

کیا نہیں دیکھا آپ نے | کہ اللہ | جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ

نہیں ہوتا | خفیہ مشورہ | تین کا | مگر وہ (اللہ) (ہوتا ہے) | چوتھا ان میں | اور نہ پانچ کا

تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ایسی نہیں ہوتی جن میں چوتھا اللہ نہ ہو اور نہ پانچ میں

اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ

مگر وہ | چھٹا ان میں | اور نہ کم | اس سے | اور نہ زیادہ | مگر وہ ہوتا ہے | اُن کے ساتھ

جن میں چھٹا اللہ نہ ہو اور (اسی طرح) نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ لیکن وہ (اللہ) ان کے ساتھ ہوتا ہے

اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

جہاں کہیں | وہ ہوں | پھر | وہ بتا دے گا انہیں | جو کچھ | وہ کرتے رہے | قیامت کے دن

خواہ وہ کہیں بھی ہوں پھر وہ قیامت کے دن ان کو بتلا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) پھر جس کو غلام نہ مل سکے وہ دو مہینے لگا تار روزے رکھے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے۔ اور جو روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لئے دیا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور یہ ظہار و کفارہ کے احکام اللہ کے ضابطے ہیں جس کی خلاف ورزی جائز نہیں اور انکار کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۵) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ و رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل کئے جائیں گے جیسے وہ نافرمان ذلیل کئے گئے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہم نے اپنے احکام صاف صاف نازل کئے ہیں ان میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں اور منکروں کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

(۶) قیامت میں ان سب کو دوبارہ زندہ کرکے، جو جو برے اعمال وہ کرتے رہے، اور اللہ نے ان کو ایک ایک کرکے اعمال نامہ میں لکھ لیا ہے اور وہ لوگ خود بھول چکے، گواہوں کے سامنے ان پر ظاہر کرکے ان کے مطابق سزا دے گا اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

افعال: اَحْصٰهُ: اس نے اس کو گن رکھا، ماضی (واحد مذکر غائب)، ۂ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ کُبِتَ: ذلیل کئے گئے، ذلت کے ساتھ لوٹا دیئے گئے، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ کُبِتُوْا: وہ ذلیل کئے جائیں گے، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ یُحَآدُّوْنَ: وہ مخالفت کرتے ہیں، دشمنی کرتے ہیں، مخالف بنتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا
بیشک اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | کیا آپ نے نہیں دیکھا | ان کو جو | منع کئے گئے تھے
بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیوں سے

عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ
سرگوشی کرنے سے | پھر وہ لوٹتے ہیں | اسی بات کی طرف | روکا گیا تھا اُن کو | جس سے | اور وہ سرگوشی کرتے ہیں
منع کر دیا گیا تھا پھر جس بات سے ان کو روکا گیا تھا' پھر وہی کرتے ہیں اور گناہ اور ظلم

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ
گناہ | اور سرکشی | اور رسول کی نافرمانی (کے ساتھ) | اور جب | وہ آتے ہیں آپ کے پاس
اور رسول کی نافرمانی کے متعلق آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں

حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
تو سلام کرتے ہیں آپ کو | ایسے لفظوں سے | جن سے سلام نہیں دیا آپ کو | اللہ نے | اور | وہ کہتے ہیں | اپنے دلوں میں
تو ایسے لفظ سے آپ کو سلام کہتے ہیں' جس لفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں بھیجا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا
کہ کیوں نہیں | عذاب دیتا ہمیں اللہ | اس پر جو | ہم کہتے ہیں | کافی ہے ان کے لئے | دوزخ | وہ داخل ہوں گے اس میں
کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا اُن کے لئے دوزخ کافی ہے' وہ اس میں داخل ہوں گے

فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا
پس وہ کیا بُرا | ٹھکانا ہے | اے | ایمان والو! | جب تم آپس میں سرگوشی کرو | تو سرگوشی نہ کرو
پس وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى
گناہ | اور سرکشی | اور رسول کی نافرمانی کی | اور سرگوشی کرو | نیکی | اور پرہیزگاری کی
اور ظلم اور رسول کی نافرمانی پر مبنی سرگوشیاں نہ کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی بات کہو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ
اور ڈرو | اُس اللہ سے | جس کی طرف | تم جمع کئے جاؤ گے | بیشک | سرگوشیاں | تو شیطان کا کام ہے
اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم کو جمع کیا جائے گا۔ یہ (ناجائز) سرگوشیاں کرنا تو شیطان کی طرف سے ہے

لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا
تا کہ غمگین کر دے | اُن کو جو | ایمان لائے | اور نہیں | وہ نقصان دینے والا اُن کو | کچھ بھی | مگر
تا کہ وہ مومنوں کو غمگین کرے حالانکہ شیطان اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ان کا

بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
حکم سے | اللہ کے | اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرنا چاہیے | مومنوں کو | اے | ایمان والو
کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور ایمان والوں کو تو بس اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اے ایمان والو!

(۷) منافقین مدینہ تین تین پانچ پانچ حلقہ باندھ کر بیٹھ جاتے اور مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے خفیہ مشورے کرتے اور ان کی طرف اشارے کرتے۔ مسلمانوں نے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کو معلوم ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کو خوب معلوم ہے اگر منافق تین اکٹھے مل کر کوئی سرگوشی کرتے ہیں تو اللہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور اگر وہ پانچ اکٹھے بیٹھ کر سرگوشی کرتے ہیں تو اللہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور خواہ وہ اس سے کم تعداد میں اکٹھے بیٹھ کر کوئی سرگوشی کریں یا اس سے زیادہ تعداد میں وہ جہاں کہیں بھی مل کر باہم سرگوشی کرتے ہیں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر جو کچھ وہ دنیا میں اسلام کے خلاف کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ انہیں جتلا دے گا اور اس کے مطابق سزا دے گا بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(۸) جب یہود و منافقین سرگوشیاں کرنے سے باز نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ نے تو ان یہود و منافقین کو دیکھ لیا ہے جن کو مسلمانوں کے خلاف خفیہ صلاح مشورے کرنے سے منع کیا گیا تھا اور جس بات سے انہیں روکا گیا تھا وہ وہی کرتے ہیں اور گناہ و سرکشی و نافرمانی رسولؐ کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس لفظ سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں دیا۔ (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کی بجائے اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہتے ہیں)۔ جس کا مطلب ہے آپ پر موت آئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ) اور دل میں کہتے ہیں کہ اگر یہ رسول سچا ہے اور اللہ اس کو ہر بات سے خبردار کر دیتا ہے تو جو ہم اس کو اَلسَّامُ عَلَیْکَ کہہ کر سلام دیتے ہیں اس پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لئے دوزخ کافی سزا ہے جس میں وہ قیامت کے روز داخل کئے جائیں گے واقعی دوزخ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

(۹) یہ بھی منافقین سے خطاب ہے "اے زبان سے مسلمان کہلانے والو! جب تم آپس میں کوئی سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو۔ ہاں اگر سرگوشی کرو تو نیکی اور پرہیزگاری کی کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو جس کے حضور میں قیامت کے روز جواب دینے کے لئے تم جمع کر کے حاضر کئے جاؤ گے۔

(۱۰) بلاشبہ گناہ اور سرکشی کی کانا پھوسی تو شیطان کا کام ہے تاکہ اس سے مسلمانوں کا دل ناخوش ہو اور شیطان اللہ کے حکم بغیر مسلمانوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اس لئے مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور منافقین سے کچھ گھبرانا نہ چاہئے۔ (ف) کسی مجلس میں تین افراد ہوں، تو دو کو آپس میں سرگوشی نہیں کرنی چاہئے تیسرا غمگین ہوگا کہ نجانے مجھ سے کیا بات چھپا رہے ہیں)۔

انعال: حَیَّوْكَ: انہوں نے تجھ کو دعا دی، انہوں نے تجھے سلام کیا، ماضی (جمع مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ لَمْ یُحَیِّ: اس نے دعا نہیں دی، سلام نہیں کیا، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یَتَنَاجَوْنَ: وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا تَتَنَاجَوْا: تم سرگوشی نہ کرو، تم کانا پھوسی مت کرو، نہی (جمع مذکر حاضر)۔ تَنَاجَوْا: تم سرگوشی کرو، تم رازداری کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنَاجَیْتُمْ: تم نے سرگوشی کی، رازداری کی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یَحْزُنَ: (تاکہ) وہ غمگین کرے، رنج میں ڈال دے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: مَعْصِیَتِ: نافرمانی کرنا، گناہ، نافرمانی، مصدر میمی اور اسم۔ ضَآرِّهِمْ: ان کو ضرر پہنچانے والا، ان کا نقصان رساں، ضَآرِّ مضاف، هِمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ
جب | کہا جائے | تم سے | کہ تم جگہ کھول دو | مجلسوں میں | تو کھول دیا کرو | فراخی پیدا کردے گا اللہ
جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھول دو تو جگہ کھول دیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی کشادگی عطا

لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
تمہارے لئے | اور جب کہا جائے گا | کہ اٹھ کھڑے ہو | تو اُٹھ جایا کرو | بلند کردے گا | اللہ | ان کے جو | ایمان لائے
فرمائے گا اور جب (تم سے) کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے

مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
تم میں سے | اوران کے | جن کودیا گیا ہے | علم | درجے | اوراللہ | اس سے جو | تم کرتے ہو
اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو

خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا
باخبر ہے | اے ایمان والو! | جب | تم سرگوشی کیا کرو | رسول سے | تو تم پیش کرو
باخبر ہے۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ
اپنی سرگوشی سے پہلے | ایک صدقہ | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اورزیادہ پاکیزہ
پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ
پس اگر تم نہ پاؤ | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | کیا تم ڈر گئے
پھر اگر تم (خیرات دینے کو) کچھ نہ پاؤ تو (کوئی مضائقہ نہیں) اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے

أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا
(اس بات سے) کہ تم پیش کرو | اپنی سرگوشی سے پہلے | صدقے؟ | پھر جب | تم نے ایسا نہ کیا
کہ (رسولؐ کے) کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے صدقہ دینا ضروری ہے پس جب تم یہ نہ کر سکے

وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
اور معاف کردیا | اللہ نے (بھی) | تمہیں | تو قائم کرو | نماز | اوراداکرو | زکوٰۃ
اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا تو (اب) نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾
اور حکم مانو | اللہ | اوراس کے رسول کا | اوراللہ | باخبر ہے | اس سے | جو تم کرتے ہو
اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
کیانہیں دیکھا آپ نے | ان لوگوں کو جو | دوستی کرتے ہیں | ان لوگوں سے | جن پر اللہ نے غضب کیا
(اے پیغمبرؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس قوم سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب (نازل) ہوا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں، حضورؐ سے قریب ہوکر آپ کا کلام سننے کے لئے بہت مل کر بیٹھا کرتے تھے حتیٰ کہ بعض دفعہ اکابر صحابہ کو بھی حضور کے قریب جگہ نہ ملتی تھی اس پر یہ آداب مجلس نازل ہوئے کہ مسلمانو! جب تمہیں مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھا کرو اللہ تمہیں جگہ، رزق اور قبر میں کشادگی عطا کرے گا اور جب کسی ضرورت سے مثلاً نئے آنے والے کے لئے جگہ بنانے کے لئے مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھ جانے کو کہا جائے، تو خوشی سے اُٹھ جایا کرو یہ کوئی بے عزتی کی بات نہیں یہ فرماں برداری کا تقاضا ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے نیک مومنین اور اہل علم کے درجے بلند کردے گا اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔ (ف: جتنا کوئی شخص ایمان اور علم میں ترقی کرتا ہے۔ اتنا ہی اس میں عاجزی پیدا ہوتی ہے اور وہ اللہ اور رسول کی بات خوشی سے مانتا ہے)۔

(۱۲) مسلمانو! جب تم رسول اللہؐ سے سرگوشی کرنے کا ارادہ کرو تو اس سے پہلے غریبوں کو صدقہ دیا کرو تمہارے لئے یہی بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ اس میں رسولؐ کی عظمت اور مساکین کا فائدہ متصور ہے پھر اگر کوئی صدقہ نہ دے سکے تو کوئی نقصان نہیں اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔ (ف) مسائل پوچھنے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں لوگ کثرت سے آنے لگے۔ جس سے حضور کو بہت تکلیف ہوئی تو یہ حکم ہوا جو بعض کے نزدیک دس روز اور بعض کے نزدیک ایک گھنٹہ نافذ رہا اس پر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا کہ ایک دینار صدقہ کرکے حضورؐ سے یہ دس مسئلے دریافت کئے۔ (۱) وفا کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا توحید اور شہادت لا الٰہ الا اللہ (۲) فساد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کفر و شرک (۳) حق کیا ہے؟ فرمایا اسلام و قرآن و خلافت جب تم پر منتہی ہو جائے۔ (۴) حیلہ کیا ہے؟ فرمایا حیلہ ترک کرنا۔ (۵) مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا اللہ و رسولؐ کی اطاعت (۶) میں اللہ کو کیسے پکاروں؟ فرمایا صدق و یقین سے (۷) میں اللہ سے کیا سوال کروں؟ فرمایا سلامتی۔ (۸) اپنی نجات کے لئے کیا کروں؟ فرمایا حلال کھا اور سچ بول۔ (۹) سرور کیا ہے؟ فرمایا جنت (۱۰) راحت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کا دیدار اس کے بعد رخصت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۳) مسلمانو! کیا تم رسول اللہؐ کے ساتھ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے؟ خیر جب تم ایسا کر نہ سکے اور اللہ نے بھی معاف کر دیا تو آئندہ کے لئے نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔

افعال: تَفَسَّحُوْا: تم کشادگی کرو، تم کھل کر بیٹھو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اِفْسَحُوْا: تم کھل جاؤ، کشادہ ہو جاؤ، کھل کر بیٹھ جاؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اُنْشُزُوْا: تم اٹھ کھڑے ہو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ نَاجَيْتُمُ: تم نے سرگوشی کی، تم آہستہ سے (رسولؐ کے) کان میں کوئی بات کہو، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ يَرْفَعِ: وہ بلند کرے گا، اونچا کرے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ يَفْسَحِ: وہ کشائش کردے گا، وہ کشادگی پیدا کردے گا، کشادہ جگہ دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اَشْفَقْتُمْ: تم ڈر گئے، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَجَالِس: بیٹھنے کی جگہیں، محفلیں، نشست گاہیں، مَجْلِسٌ واحد۔

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ

نہ (تو) وہ | تم میں سے ہیں | اور نہ ان میں سے | اور وہ قسم کھاتے ہیں | جھوٹ پر

یہ (منافق) نہ تمہارے ساتھ ہیں اور نہ اُن (کفار) کے ساتھ اور وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ

حالانکہ وہ جانتے ہیں | تیار کیا | اللہ نے | اُن کے لئے | عذاب | سخت | بیشک

اور وہ خوب جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بلاشبہ وہ کام

سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

بہت ہی بُرا ہے | جو کچھ وہ | کرتے ہیں | بنایا ہے انہوں نے | اپنی قسموں کو | ڈھال

بہت بُرے ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾

پس وہ روکتے ہیں (لوگوں کو) | راستہ سے | اللہ کے | تو ان کے لئے | عذاب ہے | رُسوا کرنے والا

پھر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں سو اُن کے لئے ذلّت کا عذاب ہے۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ

ہرگز کام نہ آئیں گے | ان کے | ان کے مال | اور نہ | اُن کی اولاد | اللہ کے سامنے | کچھ بھی

ان کا مال اور اُن کی اولاد اُن کو ہرگز اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے نہ بچا سکیں گی

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

یہی لوگ ہیں | دوزخ والے | وہ | اُس میں | ہمیشہ رہیں گے | جس دن | انہیں اُٹھائے گا

یہ لوگ اہل دوزخ ہیں (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو (دوبارہ)

اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ

اللہ | سب کو | تو وہ قسمیں کھائیں گے | اس کے آگے | جیسا کہ | وہ قسمیں کھاتے ہیں | تمہارے سامنے

اُٹھائے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾

اور وہ خیال کرتے ہیں | کہ وہ | (کچھ) فائدہ میں ہیں | سنو! | بیشک | وہی ہیں | جھوٹے

اور گمان کرتے ہیں کہ گویا وہ کسی درست راہ پر ہیں۔ سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ

غالب آ گیا ہے | اُن پر | شیطان | پس اس نے بھلا دیا انہیں | ذکر اللہ کا | یہی ہے

(بات یہ ہے کہ) ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد ان (کے دلوں) سے بھلا دی۔ یہی لوگ

حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ

گروہ | شیطان کا | سنو! بیشک گروہ | شیطان کا ہی | نقصان اُٹھانے والے ہیں | بیشک

شیطان کا گروہ ہیں۔ (خوب) سن لو کہ شیطان کا گروہ ہی نقصان اُٹھانے والا ہے درحقیقت

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) کیا آپؐ نے منافقین کو نہیں دیکھا جو یہود سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ نہ تو سچے مسلمان ہیں اور نہ واضح طور پر کفار میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

(۱۵) اللہ نے ان منافقین کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے۔

(۱۶) انہوں نے اپنی قسموں کو مسلمانوں سے اپنی جان و مال بچانے کے لئے ڈھال بنا رکھا ہے اور اس منافقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مزید لوگوں کو دین اسلام سے روکتے رہتے ہیں پس ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

(۱۷) ان کے مال اور ان کی اولاد خدا کے عذاب سے انہیں کچھ بھی نہ بچا سکیں گے۔ یہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

(۱۸) جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ قبروں سے اٹھا کھڑا کرے گا پس وہ اس کے حضور میں ویسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے اپنے مسلمان ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ یوں سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ فائدہ میں ہیں۔ بیشک وہی اصل جھوٹے ہیں کہ اللہ کے سامنے بھی جھوٹ بولنے سے دریغ نہ کریں گے۔

(۱۹) شیطان نے ان پر غلبہ پا کر انہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے، یہی لوگ شیطانی لشکر ہے اور بلاشبہ شیطانی لشکر ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

افعال: اِسْتَحْوَذَ: اس نے قابو میں کر لیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ اَنْسٰهُمْ: اس نے ان کو بھلا دیا، ماضی (واحد مذکر غائب) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: جُنَّةً: ڈھال، سپر، آڑ، پردہ، جُنَنٌ جمع۔

الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

جولوگ | مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اوراس کے رسول کی | یہی لوگ ہیں | ذلیل ترین لوگوں میں سے

جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں' وہ ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

لکھ دیا | اللہ نے | کہ میں ہی غالب رہوں گا | اور ہمارے رسول | بیشک اللہ | بڑا زور آور | غالب ہے

اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ

آپ نہیں پائیں گے | کسی قوم کو | جو یقین رکھتے ہیں | اللہ پر | اور دن پر | آخرت کے | کہ وہ دوستی کریں

آپ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں' ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

ان سے جو مخالفت کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی | اگر چہ | وہ ہوں | اُن کے باپ دادا | یا ان کے بیٹے

جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

یا | اُن کے بھائی | یا اُن کے کنبہ والے | یہی لوگ ہیں | کہ نقش کر دیا (اللہ نے) | ان کے دلوں میں

یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان

الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ایمان | اور ان کی مدد کی | ایک روح سے | اپنی طرف سے | اور داخل کرے گا وہ انہیں | باغات میں

ثبت کر دیا ہے اور اپنے غیبی فیض سے اُن کی مدد فرمائی اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | ان میں | اللہ راضی ہوا | ان سے

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا

وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور وہ راضی ہوئے | اُس سے | یہی ہے | گروہ اللہ کا | سنو! | بیشک اللہ کا گروہ | ہی کامیاب ہونے والا ہے

اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں۔ سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پاکیزگی بیان کرتے ہیں | جو بھی | آسمانوں میں | اور جو | زمین میں ہیں | اور وہی | غالب

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح بیان کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ غالب (اور)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ اللہ و رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہی دنیا و آخرت میں ذلیل رہیں گے۔

(۲۱) اللہ نے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ ہمیشہ اور بالآخر اللہ اور اس کے رسول ہی غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ بڑا زور آور اور غالب ہے۔

(۲۲) جو لوگ اللہ اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں وہ ایسے لوگوں سے کبھی دوستی نہ رکھیں گے جو اللہ و رسولؐ کے مخالف ہیں خواہ وہ کفار ان کے باپ دادے یا بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں یہی مومن وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان مضبوط کر دیا اور اپنی رحمت اور غیبی مدد سے ان کو تقویت دی اور آخرت میں انہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں اور بیشک اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

افعال: اَغْلِبَنَّ: میں ضرور غالب ہوں گا' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ حَآدَّ: وہ مخالف ہوا' اس نے مقابلہ کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ یُوَآدُّوْنَ: دوستی کرتے ہوئے' (کہ) وہ دوستی رکھتے ہوں' وہ باہم دوستی کرتے ہیں' ایک دوسرے کو چاہتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَیَّدَھُمْ: ان کی مدد کی' ماضی (واحد مذکر غائب) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: اَذَلِّیْنَ: سب سے بے قدر لوگ' ذلیل لوگ' اَذَلُّ کی جمع۔ عَشِیْرَتَھُمْ: ان کا گھرانہ' ان کا کنبہ' ان کی برادری' عَشِیْرَۃَ مضاف ھُمْ (میر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔

الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

حکمت والا ہے | وہی ہے جس نے | نکالا | اُن کو جو | کافر ہیں | اہل | کتاب میں سے

حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اُن کے گھروں

مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا

اُن کے گھروں سے | پہلے حشر کے وقت | تم گمان نہیں کرتے تھے | کہ وہ نکلیں گے | اور وہ خیال کرتے تھے

سے پہلی ہی بار جمع کر کے نکال دیا۔ تم کو گمان بھی نہ تھا کہ وہ (مدینہ چھوڑ کر) نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے

اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ

کہ ان کو | بچالیں گے | ان کے قلعے | اللہ سے | پس آ لیا ان کو | اللہ نے | جہاں سے

کہ اُن کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کے قہر) سے بچا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ (کے عذاب) نے ان کو وہاں سے آ لیا جہاں سے

لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ

اُن کو گمان تک نہ تھا | اور ڈال دیا اُس نے | اُن کے دلوں میں | رُعب | وہ برباد کرنے لگے

ان کو گمان بھی نہ تھا اور (اللہ تعالیٰ نے) اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا (یہاں تک) کہ وہ اپنے گھروں کو خود

بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ②

اپنے گھروں کو | اپنے ہاتھوں سے | اور ہاتھوں سے | مومنوں کے | پس عبرت حاصل کرو | اے بصیرت والو!

اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے اُجاڑ رہے تھے۔ پس اے اہل بصیرت! عبرت حاصل کرو۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ

اور اگر نہ ہوتی (یہ بات) | کہ لکھ دیا تھا | اللہ نے | ان پر | جلاوطن ہونا | تو عذاب دیتا انہیں

اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان کو دنیا میں ہی بڑی (سخت)

فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

دنیا میں | اور ان کے لئے | آخرت میں | عذاب ہے | آگ کا | یہ | اس لئے کہ انہوں نے

سزا دیتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④

مخالفت کی | اللہ | اور اس کے رسول کی | اور جو کوئی مخالفت کرے | اللہ کی | بیشک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے

اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب (ایسے لوگوں کے لئے) بڑا سخت ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا

جو | تم نے کاٹ ڈالے | کھجور کے درخت | یا تم نے ان کو چھوڑ دیا | کھڑا | اپنی جڑوں پر

(اور جنگی ضرورت کے تحت) کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ

تو (وہ تھا) اللہ کے حکم سے | تاکہ وہ رُسوا کرے | نافرمانوں کو | اور جو کچھ | (بغیر جنگ کے) دلایا | اللہ نے

یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور (اس لئے تھا) کہ (اللہ) نافرمانوں کو رسوا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ حشر

حشر کے معنے ہیں جمع کرنا اس سورت میں یہود بنی نضیر کا مدینہ سے جمع کر کے شام کی طرف جلاوطن کرنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور حکم اطاعت سے اللہ کی عظمت شان اور ہر نقص و عیب سے اس کی پاکی کا اظہار کرتی ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(۲) ہجرت مدینہ کے بعد یہود بنی نضیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ نہ آپ کی مدد کریں گے اور نہ آپؐ سے لڑیں گے مگر ان کے رئیس کعب بن الاشرف نے مع چالیس سواروں کے مکہ جا کر ابوسفیان سے رسول اللہ کے خلاف کفار کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ حضور کو وحی کے ذریعے اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اس نے کعب بن الاشرف یہودی کو قتل کر دیا۔ ایسے ہی ان یہودیوں نے ایک مرتبہ شرارت سے آپؐ پر چکی کا پاٹ ایک گھر کی چھت سے گرا کر آپؐ کو قتل کرنا چاہا مگر خدا نے بچا لیا آخر ان کی وعدہ خلافیوں کی سزا دینے کے لئے آنحضرت نے مع اپنے لشکر کے ۲۱ روز تک یہودِ بنی نضیر کے قلعوں کا محاصرہ کیا اور ان کے کھجوروں کے باغات کاٹ ڈالنے کا حکم دیا تو اللہ نے بنی نضیر کے دل میں اسلام کا رعب ڈال دیا اور وہ صلح کے لئے تیار ہو گئے اور آخر کار **اریحا** اور **اذرعات** واقع شام کی طرف جلاوطن ہونا منظور کر لیا اور جو کچھ سامان وہ اٹھا کر لے جا سکتے تھے ساتھ اٹھا کر لے گئے حتیٰ کہ اپنے مکانوں کو اپنے ہاتھوں توڑ کر چھتوں کی کڑیاں تک اٹھا کر لے گئے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں کہ وہی قادر مطلق ہے جس نے منکرین اہل کتاب (یہود بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے اذرعات واقع شام کی طرف پہلی بار جمع کر کے جلاوطن کر دیا تمہیں خیال نہ تھا کہ وہ یوں اپنے گھروں سے نکلیں گے اور وہ خود بھی خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کی پکڑ سے بچا لیں گے لیکن جہاں سے انہیں اندازہ وہ گمان تک نہ تھا ان کی شرارت کے بدلے میں خدا کے غضب نے لشکر اسلام کی صورت میں انہیں آ لیا اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا یہاں تک کہ وہ خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو ویران کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور گرا کر ان کی کڑیاں تک اٹھا لے گئے، سو جن کی آنکھیں ہیں، وہ اس واقعہ سے نصیحت حاصل کریں کہ اللہ و رسول کی مخالفت کا انجام کیسا برا ہے۔

(۳) اور اگر ازل میں ان کے لئے جلاوطن ہونا مقدر نہ ہو چکا ہوتا تو اللہ انہیں دنیا میں قتل و قید وغیرہ کا عذاب بھی دیتا اور آخرت میں تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب مقرر ہو ہی چکا ہے۔

(۴) یہ جلاوطنی کی سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ انہوں نے اپنا وعدہ توڑا اور اسلام کے دشمنوں کفار مکہ کے ساتھ وعدہ کر کے اللہ و رسول کی مخالفت کی تھی اور جو کوئی اللہ و رسول کی مخالفت کرے اللہ اسے سخت عذاب دے گا۔

(۵) مسلمانو! تم نے جو بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جنگی ضرورت کے تحت رکاوٹ دور کرنے کیلئے کاٹ دیئے یا بدستور کھڑے رہنے دیئے یہ سب کچھ خدا کے حکم سے ہوا اور اس سے نافرمان بنی نضیر کو ذلیل کرنا مقصود تھا۔ یہود نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا تھا کہ دیکھو مسلمانوں نے سرسبز درختوں کو کاٹ کر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ خود انہوں نے مسلمانوں کو برباد کرنے کی سازش میں بھی کسر نہیں چھوڑی۔

افعال: **لَمْ يَحْتَسِبُوْا**: انہوں نے گمان بھی نہیں کیا تھا، امید نہیں ہوئی، مضارع منفی بہ لم (جمع مذکر غائب)۔ **يُخْرِبُوْنَ**: وہ اجاڑنے لگے، وہ خراب کرتے تھے، مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **اِعْتَبِرُوْا**: تم عبرت پکڑو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ **يُشَآقِّ**: جو مخالفت کرتا ہے (کہ) وہ دشمنی کرے، مخالفت کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **تَرَكْتُمُوْهَا**: تم نے اس کو چھوڑا، ماضی (جمع مذکر حاضر)، و اشباع کا، ھا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ **قَطَعْتُمْ**: تم نے کاٹ ڈالے، تم نے کاٹا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ **يُخْزِيَ**: وہ رسوا کرے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: **حَشْر**: لوگوں کا اکٹھا کرنا، ان کو گھیرنا، مصدر ہے۔ **حُصُوْنٌ**: قلعے، **حِصْنٌ** واحد۔ **مَانِعَةٌ**: بچانے والے، حفاظت کرنے والے، محفوظ رکھنے والے، اسم فاعل (واحد مونث)۔ **جَلَآءَ**: جلاوطنی، جلاوطن ہونا، اجڑنا، مصدر ہے (باب نصر)۔ **اُصُوْلِ**: جڑیں، **اَصْلٌ** واحد۔ **لِيْنَةٍ**: کھجور کا تر و تازہ شاداب درخت۔

عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

اپنے رسول کو | اُن سے | کہ نہیں دوڑائے تم نے | اُس پر | گھوڑے | اور نہ اونٹ

جو کچھ (بغیر جنگ کے) ان (یہود) سے دلوایا تو تم نے اس کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ۔

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

لیکن | اللہ ہی | غالب کر دیتا ہے | اپنے رسولوں کو | جس پر | وہ چاہے | اور اللہ

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو جس کسی پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

ہر چیز پر | قدرت رکھتا ہے | جو (بغیر جنگ کے) دلایا | اللہ نے | اپنے رسول کو

ہر چیز پر قادر ہے۔ جو مال فئی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو

مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

بستیوں والوں سے | تو وہ اللہ | اور رسول | اور قرابت داروں | اور یتیموں

بستیوں والوں سے دلوایا تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اور (آپ کے) قرابت داروں اور یتیموں

وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ

اور مسکینوں | اور مسافروں کے لئے ہے | تاکہ وہ نہ ہو | گردش کرنے والا | درمیان | دولت مندوں کے

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں (سب مال صرف) انہیں کے درمیان

مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ

تم میں سے | اور جو کچھ | تمہیں دیں | رسول | تو لے لو اس کو | اور وہ | کہ منع کرے تمہیں

نہ گھومتا رہے۔ اور جو کچھ رسول تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرما دیں

عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٧

جس سے | تو تم باز رہو | اور ڈرو | اللہ سے | بیشک | اللہ | سخت عذاب دینے والا ہے

اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ

واسطے محتاج | مہاجرین کے | جو | نکالے گئے | اپنے گھروں سے | اور | اپنے مالوں سے

(یہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

جو چاہتے ہیں | فضل | اللہ کا | اور رضامندی | اور مدد کرتے ہیں | اللہ | اور اس کے رسول کی

(اور) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ

یہی لوگ ہیں | سچے (مسلمان) | اور ان کے لئے | جو قائم رہے | گھر میں | اور ایمان پر

یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں اور (یہ مال) ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو (ہجرت والے) گھر (یعنی مدینہ) میں پہلے سے مقیم (انصار)

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۶) اور جو مال و اسباب و زمین وغیرہ بنی نضیر کی جلا وطنی کے بعد بغیر جنگ کئے، اللہ نے اپنے رسولؐ کو دیا ان کے حاصل کرنے میں تم مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑی نہ گھوڑے دوڑانے پڑے اور نہ اونٹ، بلکہ بنی نضیر کی بستی مدینہ سے بالکل قریب صرف دو میل کے فاصلہ پر تھی اس لئے تم سب پیدل چل کر وہاں پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ نے یہود کو مرعوب کر مسلمانوں کو بغیر جنگ کے فتح اور مال غنیمت عطا فرمایا ایسے مال کو ''فیٔ'' کہتے ہیں یہ مجاہدین پر تقسیم کی بجائے حاکم وقت، اجماعی ضروریات کے لئے خرچ کر سکتا ہے۔ جبکہ باقاعدہ جنگ سے حاصل ہونے والے اموال کو ''غنیمت'' کہا جاتا ہے جس کے چار حصے (۸۰×) مجاہدین میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اللہ اپنے فضل سے اپنے رسولوں کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے چنانچہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر پر بغیر لڑے اپنی قدرت سے غالب کر دیا اور وہ صلح کر کے سب مال و اسباب چھوڑ گئے۔

(۷) دیہات والوں سے جو مال اللہ نے اپنے رسولؐ کو مفت، بغیر لڑے دلا دیا، سو وہ اللہ و رسولؐ اور آپؐ کے رشتہ داروں (بنی ہاشم و بنی مطلب) اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے تاکہ صرف دولت مند ہی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ فقیروں کو بھی حصہ ملے اور مال غنیمت اور فیٔ میں سے جو کچھ رسول اللہ تمہیں دیں، وہ لے لو اور جس سے تم کو روک دیں وہ نہ لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ نافرمانوں کو سخت عذاب دینے والا ہے۔

(۸) **یہ مال فیٔ** وغیرہ ان محتاج مہاجرین کا حق ہے جو کفار مکہ کی زیادتیوں، ظلموں سے تنگ آ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے اور گھر بار مال و اسباب چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور وہ اللہ کا فضل (جنت) اور اس کی خوشنودی چاہتے اور اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لئے اپنی جان اور مال سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال بنی نضیر کو سب مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور انصار میں سے صرف تین محتاجوں کو حصہ دیا۔

افعال: اَوْجَفْتُمْ: تم نے دوڑایا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُسَلِّطُ: وہ مسلط کرتا ہے، وہ قابو یافتہ کر دیتا ہے، مقرر کرتا ہے، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ نَھٰکُمْ: اس نے تمہیں روک دیا، منع کر دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: رِکَابٍ: اونٹ، سواری، رُکُبٌ جمع۔ دُوْلَةً: دست گرداں، جو چیز گردش کرتی رہے، کبھی اس کے پاس اور کبھی اس کے پاس، غنیمت، لین دین۔

مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ

اُن سے پہلے | وہ محبت کرتے ہیں | اُس سے | جو ہجرت کرے | اُن کی طرف | اور نہیں پاتے وہ

ہیں اور ایمان میں (ثابت قدم) ہیں' جو شخص ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے' اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ مہاجرین کو ملتا ہے'

فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ

اپنے سینوں میں | کوئی تنگی | اس کی نسبت | جو دیا گیا (مہاجرین کو) | اور وہ ترجیح دیتے ہیں

اس سے اُن کے دل میں کوئی تنگی پیدا نہیں ہوتی اور اُن کو اپنے اوپر

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

اپنی جانوں پر | اگرچہ ہو | اُن پر | فاقہ | اور جو | بچایا گیا | لالچ سے

ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جس کسی کو اس کے نفس کی حرص سے

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ⑨ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

اپنے نفس کی | پس وہی لوگ ہیں | کامیاب | اور جو لوگ | آئے | ان کے بعد

محفوظ رکھا گیا تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ اور (یہ مالِ فئی) اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

وہ کہتے ہیں | اے ہمارے ربّ! | بخش دے ہمیں | اور | ہمارے بھائیوں کو | جو | جنہوں نے پہل کی ہم سے

یہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان لانے میں | اور نہ رکھ | ہمارے دلوں میں | کینہ | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے

لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ باقی نہ رہنے دے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑩ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اے ہمارے ربّ! | بیشک تُو | بڑا مہربان | نہایت رحم والا ہے | کیا نہیں دیکھا آپ نے | اُن کو جنہوں نے

اے ہمارے ربّ! بیشک تُو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔ کیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

منافقت کی | کہ وہ کہتے ہیں | اپنے ان بھائیوں سے | جو | کافر ہیں | اہل کتاب میں سے

جو منافق ہیں وہ اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں

لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

کہ اگر | تم نکالے گئے | تو ہم بھی نکلیں گے | تمہارے ساتھ | اور ہم کہا نہ مانیں گے | تمہارے بارے میں

کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ (ہی) نکلیں گے اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ

کسی کا | کبھی (بھی) | اور اگر | تم سے لڑائی ہوئی | تو ہم تمہاری مدد کریں گے | اور اللہ | گواہی دیتا ہے

نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹) اور یہ **مال فئ** ان انصار کا حق ہے جو مہاجرین کے آنے سے پہلے اپنے وطن مدینہ میں رہے اور یہیں اسلام بھی
لے آئے اور وہ باہر سے آنے والے مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان مہاجرین کو فئی بنی نضیر میں سے دیا
گیا ہے اس کی نسبت اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتے بلکہ انہیں اپنے آپ سے زیادہ مستحق سمجھتے ہیں
اگر چہ خود بھوک سے ہوں۔اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ اور کنجوسی سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔

(۱۰) اور ان بعد کے آنے والے مومنوں کے لئے بھی فئ وغنیمت میں حق ہے جو ان مہاجرین اور انصار کے بعد قیامت
تک اسلام کے فرمانبردار ہوں اور یوں دعا کریں کہ اے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم
سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے اور ہمارے دلوں میں اہل اسلام کے لئے کوئی بغض اور کینہ نہ رہنے دے تو ہی بڑا
مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: تَبَوَّؤُا: انہوں نے جگہ لی' انہوں نے ٹھکانا بنایا' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُوْقَ: وہ بچایا جائے' اسے بچالیا جاتا ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔ یُؤْثِرُوْنَ: وہ ترجیح دیتے ہیں' وہ دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ هَاجَرَ۔ اس نے ہجرت کی' وطن چھوڑا' ترک کیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: خَصَاصَةٌ: احتیاج' بھوک' تنگی فاقہ' مصدر ہے (باب سمع)۔ اِخْوَانِنَا: ہمارے بھائی' اِخْوَانِ مضاف نَا (ضمیر جمع متکلم) مضاف الیہ۔ غِلًّا: کینہ' دل میں چھپی ہوئی دشمنی' کدورت قلبی' اسم فعل ہے۔

إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ⑪ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ
کہ بیشک وہ | جھوٹے ہیں | اگر | وہ نکالے جائیں | تو یہ نہ نکلیں گے | اُن کے ساتھ | اوراگر
کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر

قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ
ان سے لڑائی ہوئی | تو یہ اُن کی مدد بھی نہ کریں گے | اوراگر | ان کی مدد بھی کریں گے | تو بھاگیں گے | پیٹھ پھیر کر
ان سے جنگ ہوئی تو یہ اُن کی مدد نہ کریں گے اور اگر مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ⑫ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللّٰهِ
پھر | ان کو مدد نہ دی جائے گی | البتہ تمہارا خوف زیادہ ہے | اُن کے سینوں (دلوں) میں | اللہ (کے خوف) سے
پھر اُن کو مدد نہ ملے گی۔ (مسلمانو!) ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ تمہارا ڈر ہے۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ⑬ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا
یہ | اس لئے کہ وہ | لوگ | سمجھتے نہیں | وہ تم سے نہ لڑیں گے | سب مل کر | مگر
یہ اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے، مگر

فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ
بستیوں میں | قلعہ بند ہوکر | یا | پیچھے سے | دیواروں کے | اُن کی لڑائی | آپس میں
ایسی بستیوں میں جن کے گرد فصیل ہو یا دیواروں کی آڑ میں۔ اُن کی لڑائی آپس میں بہت

شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ
بہت سخت ہے | تم خیال کرتے ہو انہیں | اکٹھے | حالانکہ | اُن کے دل | الگ الگ ہیں | یہ
سخت ہوتی ہے تو ان کو متحد سمجھتا ہے جبکہ اُن کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ⑭ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا
اس لئے کہ وہ | لوگ | عقل نہیں رکھتے | جیسے حال | اُن کا جو | پہلے ہوئے اُن سے | قریب ہی
کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہو چکے ہیں

ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑮ كَمَثَلِ
انہوں نے چکھ لیا | وبال | اپنے کام کا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | جیسے حالت
انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھ لیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جیسے شیطان کا

الشَّيْطٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي
شیطان کی | جب وہ کہتا ہے | انسان سے | کہ کافر ہو جا | پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے | تو وہ کہتا ہے | بیشک میں
حال جو انسان سے کہتا ہے کہ کافر ہو جا۔ پھر جب وہ کفر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تو

بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ⑯ فَكَانَ
لاتعلق ہوں | تجھ سے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | اللہ سے | جو ربّ ہے | تمام جہانوں کا | پس ہوتا ہے
تجھ سے بیزار ہوں۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا ربّ ہے۔ پس ان دونوں

آیت نمبر ۔۔۔ آسان تفسیر

(۱۱) کیا آپ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو جو منافق ہیں نہیں دیکھا کہ وہ یہود (بنی قریظہ و بنی نضیر) سے جو انہی جیسے کافر ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اگر تم مدینہ سے نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے خلاف ہم کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے مسلمانوں کی طرف سے لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ جو کچھ ان یہود سے کہہ رہے ہیں بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۲) وہ یہود اگر مدینہ سے نکالے جائیں گے تو یہ منافق کبھی ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر یہود سے لڑائی ہوئی تو منافق ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور فرض کیا اگر وہ مدد کریں بھی تو عین جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کو مدد بھی نہ مل سکے گی چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ بنی نضیر مدینہ سے نکالے گئے اور منافق ان کے ساتھ نہ نکلے بلکہ گھروں میں منہ چھپا کر بیٹھ رہے۔

(۱۳) مسلمانو! تمہارا خوف ان کفار و منافقین کے دلوں میں، اللہ کے خوف سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ اور اس کی عظمت کو نہیں سمجھتے۔

(۱۴) وہ منافقین اور یہود باہم مل کر کبھی تم مسلمانوں سے میدان میں آ کر نہ لڑ سکیں گے البتہ ان بستیوں میں بیٹھ کر جو خندقوں اور چار دیواریوں سے محفوظ کی گئی ہیں یا دیواروں کی آڑ کے پیچھے سے چھپ کر حملہ کرتے ہیں۔ آپس میں تو ان کا سخت رعب بندھا ہوا ہے مگر تمہارے مقابلہ میں کچھ نہیں، تم انہیں سمجھو گے کہ وہ آپس میں ملے ہوئے ہیں حالانکہ وہ دل سے ایک دوسرے کے دشمن اور بالکل الگ الگ ہیں اور یہ ان کی بے عقلی ایمان کی دولت سے محرومی اور وقتی مفادات کی وجہ سے ہے۔

(۱۵) ان یہودِ مدینہ کا حال بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قریش کا، جو ان سے تھوڑا عرصہ پہلے گزرے کہ انہوں نے مقام بدر میں اپنے کفر اور رسولؐ سے دشمنی کا مزہ چکھا، اور ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(۱۶) منافقین کی حالت شیطان کی سی ہے کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ اللہ و رسول سے منکر ہو جا اور جب وہ منکر ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں مجھے تم سے کیا واسطہ؟ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

افعال: نَافَقُوْا: انہوں نے دورخی کی، منافقت کی، کفر کو دل میں چھپایا اور اسلام کو ظاہر کیا، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اُخْرِجْتُمْ: تم نکالے گئے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ قُوْتِلُوْا: ان سے لڑائی کی گئی، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ قُوْتِلْتُمْ: (اگر) تم سے لڑائی کی گئی، تم مارے گئے، ماضی مجہول (جمع مذکر حاضر)۔ نَخْرُجَنَّ: ہم ضرور نکلیں گے، نکل جائیں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)۔ نَنْصُرَنَّكُمْ: ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، مضارع بانون تاکید ثقیلہ (جمع متکلم)، كُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ نُطِيْعُ: ہم کہنا (نہیں) مانیں گے، مضارع (جمع متکلم)۔ يُوَلُّنَّ: وہ ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ، شکست کھا جائیں گے، مضارع بانون تاکید (جمع مذکر غائب)۔ اُكْفُرْ: تو منکر ہو، ناشکری کر، امر (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: جُدُرٍ: دیواریں، جِدَارٌ واحد۔ رَهْبَةً: ڈر، ہیبت، ایسا خوف جس میں بچاؤ کا خیال اور اضطراب موجود ہو، مصدر ہے۔ مُحَصَّنَةٍ: قلعہ بند، محفوظ بستیاں، مضبوط کی ہوئی، قلعہ بنائی ہوئی، اسم مفعول (واحد مونث)۔

عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ
انجام اُن دونوں کا | یہ کہ وہ دونوں ہوں گے | آگ میں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | اور یہی ہے
کا انجام یہ ہوا کہ دونوں آتشِ دوزخ میں جائیں گے (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِينَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
سزا | ظالموں کی | اے | ایمان والو! | ڈرو | اللہ سے | اور چاہیے کہ دیکھے
ظالموں کی سزا ہے اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو چاہیے کہ

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ ۢ
انسان | کہ کیا کچھ | آگے بھیجا اُس نے | کل کے لئے | اور ڈرو اللہ سے | بیشک اللہ | خبردار ہے
دیکھ لے کہ اُس نے کل (قیامت) کے لئے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
اس سے | جو تم کرتے ہو | اور نہ ہو جانا | ان کی طرح | جنھوں نے بھلا دیا | اللہ کو | تو اس نے بھلا دیں ان کو
جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے

اَنْفُسَهُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
اُن کی جانیں | یہی لوگ ہیں | نافرمان | برابر نہیں | دوزخ والے
ان کو اپنی جانوں ہی سے بے خبر کر دیا یہی نافرمان لوگ ہیں۔ دوزخی اور اہل جنت

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
اور جنت والے | جنت والے | ہی | کامیاب ہیں | اگر ہم اتارتے
برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اس قرآن کو | کسی پہاڑ پر | تو تم دیکھتے اس کو | دبا (جھکا) ہوا | ٹکڑے ٹکڑے | خوف سے
کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے دب کر پاش پاش

اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾
اللہ کے | اور یہ | مثالیں | ہم بیان کرتے ہیں ان کو | لوگوں کے لئے | تا کہ وہ | غور و فکر کریں
ہو جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
وہی اللہ ہے کہ | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے | جاننے والا ہے | سب چھپی | اور ظاہر چیزوں کا | وُہی ہے
اللہ تعالیٰ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) پوشیدہ اور ظاہر (ہر چیز) کا جاننے والا ہے وہ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
بڑا مہربان | نہایت رحم والا | وہی اللہ ہے | کہ کوئی معبود نہیں | سوائے اُس کے | وہ بادشاہ ہے
بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷) پھران دونوں (شیطان اور کافر انسان) کا انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں دوزخ کی آگ میں ڈالے جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

(۱۸) مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو اور ہر ایک انسان کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا کیا اعمال آگے بھیجے' اور اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے رہا کرو کیونکہ وہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(۱۹) اور ان غافلوں کی طرح نہ ہو جو خدا کی یاد سے بےفکر رہے۔ تو انہیں اللہ نے خود ان کی جانوں سے متعلق برے انجام سے بھی بے پروا کر دیا کہ آخرت کے عذاب سے بچنے کی کچھ فکر نہ کی' یہی لوگ نافرمان ہیں۔

(۲۰) دوزخی اور جنتی کبھی برابر نہیں ہو سکتے' اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔

(۲۱) قرآن کے اثر کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ہم کسی پہاڑ کو سوچنے سمجھنے کی قابلیت عطا کر کے اس پر اس قرآن کو نازل کر دیتے تو تم دیکھتے وہ بھی کلام الٰہی کی عظمت اور اللہ کے خوف سے جھک جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ مگر کافر انسان کیسا سخت دل ہے کہ اس پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ ان میں غور کریں۔

(۲۲) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ سب چھپی اور کھلی کا جاننے والا ہے وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

افعال: تَنْظُرْ: وہ دیکھے' وہ دیکھ لے' وہ دیکھتی ہے' دیکھ لے گی' مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: غَدٍ: آئندہ کل' فردا' آخرت۔ مُتَصَدِّعًا: پراگندہ ہو جانے والا' ٹکڑے ٹکڑے' پارہ پارہ ہونے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
بالکل پاک | عیبوں سے بری | امن دینے والا | نگہبان | غالب | بڑا زبردست | بڑائی والا
بالکل پاک، ہر عیب سے محفوظ امن دینے والا، نگہبانی کرنے والا، غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
پاک ہے | اللہ | اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں | وہی اللہ ہے | پیدا کرنے والا | درست بنانے والا
اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا، درست بنانے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
صورت بنانے والا | اسی کے ہیں نام | اچھے | تسبیح کرتے ہیں | اس کی جو | آسمانوں میں
صورت عطا کرنے والا ہے، اچھے اچھے نام اسی کے ہیں (اور) جو مخلوق آسمانوں میں اور زمین میں ہے

وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾
اور زمین میں ہیں | اور وہی ہے | غالب | حکمت والا
سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
اے ایمان والو! | نہ بناؤ | میرے دشمنوں | اور اپنے دشمنوں کو | دوست
اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ
تم ڈالتے ہو | اُن کی طرف | محبت (کا پیغام) | حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں | اس کا جو | آیا تمہارے پاس
تم ان کو دوستی (و محبت) کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ وہ اس دین ہی سے منکر ہیں جو تمہارے

مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا
(دین) حق | وہ نکالتے ہیں | رسول کو | اور خود تمہیں بھی | اس لئے کہ | تم ایمان لاتے ہو
پاس آیا ہے۔ وہ تو (تمہارے) رسول اور تم کو (تمہارے وطن سے) نکالتے ہیں۔ محض اس بات پر کہ تم

بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ
اللہ پر | جو تمہارا رب ہے | اگر | تم نکلتے ہو | جہاد کے لئے | میرے راستے میں
اللہ تعالیٰ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لائے ہو، اگر تم میری راہ میں لڑنے کے لئے اور میری رضا

وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ
اور چاہنے کے لئے | میری رضا | تم چھپا کر (بھیجتے ہو) | اُن کی طرف | (پیغام) دوستی کا | اور میں خوب جانتا ہوں
کی تلاش میں نکلے ہو پھر تم ان کی طرف چپکے چپکے دوستی کے پیغام بھیجتے ہو؟ اور مجھے خوب معلوم ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۳) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں، وہی حقیقی بادشاہ ہے اس کی ذات پاک ہے، اور سب نقائص و عیوب سے بری ہے سب کو امن دینے والا، سب کا حفاظت کرنے والا، سب پر غالب ہے، اور مشرک لوگ جو کچھ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے پاک ہے۔

(۲۴) وہی ہے اللہ سب کا پیدا کرنے والا۔ ہر چیز کا عدم سے ایجاد کرنے والا۔ ہر چیز کی صورت بنانے والا ہے۔ اسی کے سب نام اچھے ہیں، جو بھی مخلوق آسمانوں اور زمین میں موجود ہے، وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت سے اس کی عظمت شان اور پاکی کو ظاہر کرتی ہے اور وہی غالب، حکمت والا ہے

اسماء: قُدُّوسُ: بہت پاک، برکت والا، صیغہ مبالغہ ہے۔ مُهَيْمِنُ: محافظ، پناہ میں لینے والا، نگہبان، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ بَارِئُ: نکال کھڑا کرنے والا، پیدا کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُتَكَبِّرُ: بڑائی والا، سر بلندی اور عظمت کی آخری حد کو پہنچا ہوا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔ مُصَوِّرُ: صورت بنانے والا، پیدا کرنے والا، تصویر بنانے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جو کچھ | تم چھپاتے ہو | اور جو کچھ | تم ظاہر کرتے ہو | اور جو کوئی | کرے ایسا | تم میں سے | تو بیشک وہ گمراہ ہو گیا

جو تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ سیدھے

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا

سیدھے | راستہ سے | اگر وہ تمہیں پائیں | تو وہ ہو جائیں | تمہارے | دشمن | اور | دراز کریں

راستہ سے بھٹک گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم کو دست درازی

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۭ ②

تمہاری طرف | اپنے ہاتھ | اور اپنی زبانیں | برائی کے ساتھ | اور وہ چاہتے ہیں | کاش | تم کافر ہو جاؤ

اور زبان درازی سے اذیت دیں گے اور وہ تو چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ

ہرگز نفع نہ دیں گے تمہیں | تمہارے رشتے ناتے | اور نہ تمہاری اولاد | روز | قیامت میں | وہ فیصلہ کرے گا

قیامت کے دن نہ تمہارے رشتہ دار ہی تمہارے کچھ کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ وہ قیامت کے دن

بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

تمہارے درمیان | اور اللہ | اس کو جو | تم کرتے ہو | دیکھتا ہے | بیشک | تھا | تمہارے لئے

تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال دیکھتا رہتا ہے۔ (اور) تمہارے لئے تو ابراہیمؑ

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

نمونہ | اچھا | ابراہیمؑ | اور ان لوگوں میں | جو اس کے ساتھ تھے | جب | انہوں نے کہا تھا

اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) میں ایک اعلیٰ نمونہ (موجود) ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اپنی قوم سے | کہ بیشک ہم | بیزار ہیں | تم سے اور ان سے | جن کی تم عبادت کرتے ہو | سوائے | اللہ کے

کہہ دیا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کو تم خدا کے سوا معبود سمجھتے ہو، بیزار ہیں۔

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا

ہم نے انکار کر دیا | تمہارا | اور ظاہر ہو گئی | ہمارے اور تمہارے درمیان | دشمنی | اور بغض | ہمیشہ کے لئے

ہم تم سے منحرف ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے ایک کھلی دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ

یہاں تک کہ | تم ایمان لاؤ | اللہ پر | جو ایک ہے | مگر | کہنا | ابراہیمؑ کا | اپنے باپ سے | کہ میں معافی مانگوں گا

جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ رہا ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کے لئے (اللہ تعالیٰ سے)

لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا

تمہارے لئے | اور میں اختیار نہیں رکھتا | تمہارے لئے | اللہ سے | کچھ بھی | اے ہمارے رب!

مغفرت ضرور طلب کروں گا اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے ربّ!

سورۃ الممتحنہ

اس سورت میں مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والی مسلمان عورتوں کے اسلام کا امتحان لینے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ھ میں فتح مکہ کی تیاری کر رہے تھے تو حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے مدینہ سے ایک لونڈی کے ذریعہ سے اپنا ایک خط سرداران قریش کے نام بھیجا۔ جس میں لکھا کہ رسول اللہؐ تم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے اطلاع ہوئی تو حضور کے حکم سے حضرت علیؓ اور چند صحابہؓ نے اس خط لے جانے والی عورت کو راستے ہی میں جا پکڑا اور خط لا کر آنحضرتؐ کو دے دیا۔ آپؐ نے حاطبؓ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے کسی برائی کی نیت سے نہیں بلکہ صرف اس لئے لکھا تھا کہ وہ میرے شکر گزار ہو کر میرے بچوں کی حفاظت کریں (کیونکہ ان کے بال بچے مکہ میں تھے) ورنہ میں جانتا تھا کہ اس خط سے ان کو کوئی نفع نہیں ہوگا کیونکہ اللہ ضرور آپؐ کو غالب فرمائے گا۔ آنحضرتؐ نے ان کا یہ عذر قبول فرما کر معاف کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! کفارِ مکہ کو جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں' اپنا دوست نہ بناؤ' تم ان سے دوستانہ خط و کتابت کرتے ہو' حالانکہ وہ اس دینِ حق سے انکار کر چکے ہیں جو اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے اور وہ رسول اللہ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے اور وہ کفار' رسول اللہ اور خود تم کو مکہ سے اس لئے نکالتے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اگر تم خدا کی راہ میں جہاد اور اللہ کی رضا مندی کے لئے نکلے ہو تو تم چھپے چھپے ان کفار سے دوستانہ نامہ و پیام کیوں کرتے ہو؟ اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ کوئی تم میں سے ایسا کرے وہ راہِ حق سے بھٹک گیا۔

(۲) حالانکہ اگر وہ کفار تم پر قابو پالیں تو تمہارے کھلم کھلا دشمن ہو جائیں' اور تم پر قتل و غارت اور گالی گلوچ (ہاتھ اور زبان) سے حملہ آور ہوں' اور وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ۔

(۳) قیامت کے روز نہ تو تمہارے رشتے ناطے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

افعال: تُلْقُوْنَ: تم ڈالتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ خَرَجْتُمْ: تم نکلے' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یُخْرِجُوْنَ: وہ نکال دیں گے' وہ نکال لیں گے' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ اَخْفَیْتُمْ: تم نے چھپایا' پوشیدہ رکھا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ اَعْلَنْتُمْ: تم نے ظاہر کیا' تم نے اعلان کیا' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ یَثْقَفُوْکُمْ: (اگر) وہ تم پر کامیاب ہو جائیں' تم پر قابو پالیں' مضارع (جمع مذکر غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تَنْفَعَکُمْ: وہ تمہارے کام آتی ہے' وہ تمہارے کام آئے گی' وہ تم کو نفع دیتی ہے' دے گی' مضارع (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مَرْضَاتِیْ: میری رضامندی' خوشنودی' مَرْضَاۃِ مضاف' ی (ضمیر واحد متکلم) مضاف الیہ۔

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ④

تجھ پر | ہم نے بھروسہ کیا | اور تیری ہی طرف | ہم رجوع ہوئے | اور تیری ہی طرف | لوٹنا ہے

ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور ہم تیرے ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور (ہمیں) تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

اے ہمارے ربّ! | نہ بنا ہمیں | تختۂ مشق | اُن کا | جو کافر ہیں | اور معاف کر ہمیں | اے ہمارے ربّ!

اے ہمارے ربّ! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے ربّ! ہم کو بخش دے۔

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بیشک تُو | ہی | بڑا غالب | حکمت والا ہے | یقیناً | ہے | تمہارے لئے | ان میں | ایک نمونہ | بہتر

بیشک تُو بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ بیشک تمہارے لئے ان (کی یعنی ابراہیمؑ اور ان کے رفقاء کی زندگی) میں (اور)

لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ

اس کے لئے جو | اُمید رکھتا ہو | اللہ | اور آخرت کے دن کی | اور جو کوئی | نافرمانی کرے | تو بیشک

ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے پاس جانے اور آخرت کے دن کی اُمید رکھتا ہے، بہترین نمونہ ہے۔ اور جو کوئی منہ پھیر لے

اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑥ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ

اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | قریب ہے | کہ اللہ | کر دے | تمہارے درمیان | اور درمیان

تو اللہ تعالیٰ بے نیاز (اور) لائق حمد (و ثناء) ہے۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان لوگوں کے درمیان

الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ

ان لوگوں کے جن سے | تم عداوت رکھتے ہو | ان میں سے | دوستی | اور اللہ | قدرت رکھنے والا ہے | اور اللہ

جن سے تمہاری دشمنی ہے، دوستی پیدا کر دے۔ اور اللہ بڑا قادر ہے اور اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑦ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ

بخشنے والا | رحم کرنے والا ہے | نہیں منع کرتا تمہیں | اللہ | ان لوگوں سے | جو نہیں لڑتے تم سے

بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے بارے میں منع نہیں کرتا جو تم سے نہ تو دین کے

فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ

دین کے بارے میں | اور انہوں نے نہیں نکالا تمہیں | تمہارے گھروں سے | (اس بات سے) کہ | تم بھلائی کرو اُن سے

معاملہ میں لڑے ہیں اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے (بلکہ اللہ اجازت دیتا ہے) کہ تم ان سے نیکی کا برتاؤ

وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑧ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ

اور انصاف کرو | اُن کے حق میں | بیشک | اللہ | پسند کرتا ہے | انصاف کرنے والوں کو | بلاشبہ | منع کرتا ہے تمہیں

اور منصفانہ سلوک کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ تو تم کو ان لوگوں سے (محبت کرنے سے)

اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ

اللہ | اُن لوگوں سے | جو لڑے تم سے | دین کے بارے میں | اور انہوں نے نکالا تمہیں | تمہارے گھروں سے

منع کرتا ہے جو دین کے معاملے میں تم سے جنگ کریں اور انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) مسلمانو! تمہارے لئے حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھی ایمانداروں کے طرزِعمل میں ایک اچھا نمونہ موجود ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم' تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے نفرت کرتے ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو' ہم تمہارے باطل دین سے انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگیا ہے یہاں تک کہ تم بھی ہماری طرح اللہ پر ایمان لے آ ؤ۔ سوائے حضرت ابراہیمؑ کی ایک بات کے جو انہوں نے اپنے باپ آزر سے کہی تھی کہ میں تمہارے لئے معافی مانگوں گا اور اگر تم شرک پر قائم رہو تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے چھڑانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے اللہ تجھی پر ہمارا اعتماد ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۵) اور انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں کفار کے کے مظالم کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف کردے۔ بیشک تُو ہی غالب حکمت والا ہے۔

(۶) البتہ تم میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن کے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے ان لوگوں میں ایک بہترین نیک نمونہ موجود ہے اور جو کوئی اللہ کے حکم سے سرتابی کرے تو اللہ بے نیاز ہے حمد وثنا کے لائق کوئی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا نہ اس کی شان میں کچھ فرق آ سکتا ہے' خود انکار کرنے والے ہی کا نقصان ہے۔

(۷) اور کچھ تعجب نہیں کہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے اب تمہاری دشمنی ہے اللہ دوستی پیدا کردے کہ تمہاری طرح ایمان لاکر تمہارے دوست ہو جائیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر کفارِ مکہ میں سے بہت سے کافروں کو اللہ نے اسلام لانے کی ہمت بخشی اور وہ مسلمانوں کے گہرے دوست بن گئے۔

(۸) اور جو لوگ دین کے بارے میں نہ تو تم سے لڑے اور نہ تمہیں مکہ سے نکالنے کی کوشش کی مثلاً قبیلہ بنی خزاعہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرائط پر صلح کرلی تھی کہ نہ آپؐ سے لڑیں گے اور نہ آپؐ کی مدد کریں گے اور اس وعدہ پر قائم رہے' اللہ تم کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا۔ بیشک اللہ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

افعال: اَسْتَغْفِرَنَّ: میں بخشش چاہوں گا' معافی مانگوں گا' مضارع بانون تاکید (واحد متکلم)۔ اَنَبْنَا: ہم رجوع ہوئے' ہم نے رجوع کیا' ماضی (جمع متکلم)۔ عَادَیْتُمْ: تم نے دشمنی کی' تم نے عداوت رکھی' ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تَبَرُّوْھُمْ: تم ان سے نیکی کرتے رہو' تم ان کے ساتھ احسان کرتے رہو' مضارع (جمع مذکر حاضر) ھُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: بُرَءٰٓؤُا: بیزار' بے تعلق' الگ ہونے والے' بَرِیْءٌ واحد۔

وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

اور انہوں نے مدد کی | تمہارے نکالنے میں | کہ تم دوستی کرو اُن سے | اور جو | دوستی کرے اُن سے

اور تمہارے نکالے جانے میں دوسروں کی مدد کی۔ تو جو کوئی ان سے دوستی کریں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ

تو وہی لوگ | ظالم ہیں | اے | ایمان والو! | جب | آئیں تمہارے پاس

وہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

مومن عورتیں | ہجرت کرکے | تو اُن کا امتحان کرلیا کرو | اللہ | خوب جانتا ہے | اُن کے ایمان کو

ہجرت کر کے آئیں تو پہلے ان کو آزما لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ

پس اگر تم انہیں معلوم کرو | کہ مومن ہیں | تو تم انہیں واپس نہ لوٹاؤ | کافروں کی طرف | نہ وہ (عورتیں)

پھر اگر تم کو ان کے ایمان کا یقین ہو جائے تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ۔ نہ وہ (عورتیں)

حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۖ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۚ

حلال ہیں | ان کے لئے | اور نہ وہ (کافر) | حلال ہیں | اُن کے لئے | اور دے دو ان (کافروں) کو | جو کچھ | انہوں نے خرچ کیا

ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ مرد ان کے لئے حلال ہیں اور (کافروں کو) دے دو جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ

اور نہیں گناہ | تم پر | یہ کہ | تم نکاح کرلو اُن سے | جب | تم دے دو انہیں | اُن کے مہر

اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب تم ان کے مہر اُن کو ادا کرو۔

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا

اور تھامے نہ رکھو | نکاح | کافر عورتوں کے | اور مانگ لو | جو کچھ | تم نے خرچ کیا تھا | اور وہ لوگ مانگ لیں

اور جو کافر عورتیں ہیں' تم ان سے تعلقات باقی نہ رکھو اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان کافروں سے مانگ لو اور وہ کافر بھی

مَآ اَنْفَقُوْا ۚ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

جو اُنہوں نے خرچ کیا تھا | یہی ہے | حکم اللہ کا | وہ فیصلہ کرے گا | تمہارے درمیان | اور اللہ | جاننے والا

مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا

حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

حکمت والا ہے | اور اگر | تمہارے ہاتھ سے نکل جائے | کوئی عورت تمہاری عورتوں میں سے | کفار کی طرف

بڑی حکمت والا ہے۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی بیوی کافروں میں رہ جائے تو تم اُن (کافروں) سے غنیمت حاصل کرو تو جن کی

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۚ

اور غنیمت لو کفار سے | تو دے دو | ان کو جن کی | چلی گئیں | عورتیں ان کی | جتنا | انہوں نے خرچ کیا تھا

بیویاں جاتی رہی ہیں' ان کو اس مال میں سے اتنا دے دو جتنا کہ ان (مسلمانوں) نے (جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں) ان پر خرچ کیا تھا۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۹) بلاشبہ اللہ' ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے روکتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے' اور تمہیں مکہ سے نکالنے کی کوشش کی یعنی کفار مکہ' اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے وہی ظالم ہیں۔

(۱۰) مسلمانو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ آئیں تو ان کے اسلام لانے کی جانچ پڑتال کر لیا کرو۔ اگر کلمہ شہادت پڑھ دیں تو سمجھو مومن ہیں' اللہ ہی ان کے خلوص ایمان کو جانتا ہے پس اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کفارِ مکہ کی طرف واپس نہ لوٹاؤ' نہ وہ مومن مہاجر عورتیں ان کفار مکہ پر حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان کے لئے حلال ہیں اور ان مہاجر مومن عورتوں کے کافر خاوندوں کو جو کچھ ان کا ان عورتوں پر مہر وغیرہ خرچ ہوا ہے دے دو' اور تم پر ان مومن مہاجر عورتوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پابندی نہیں' جبکہ تم ان کے مہر ادا کر دو' اور تمہاری کافر یا مرتد عورتیں جو کافروں کے ہاتھوں میں ہیں ان کے ساتھ نکاح کا تعلق نہ رکھو اور جو کچھ تمہارا ان پر خرچ ہوا ہے وہ کافروں سے مانگ لو۔ اور جو کچھ کفار نے اپنی مسلمان ہو جانے والی عورتوں پر خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں' تمہارے لئے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کرنے والے کفار کے ساتھ خواتین اور ان کے مہر وغیرہ کے تبادلے کا اب یہی حکم ہے وہی اللہ تمہارے درمیان قیامت کے روز فیصلہ کرے گا اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

افعال: **تَوَلَّوْهُمْ**: ان سے دوستی کرنے لگو' مضارع (جمع مذکر حاضر)' **هُمْ** ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ **ظَاهَرُوْا**: انہوں نے مدد کی' انہوں نے معاونت کی' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ **اِمْتَحِنُوْهُنَّ**: ان عورتوں کو جانچ لو' تم ان کو آزماؤ' امر (جمع مذکر حاضر)' **هُنَّ** ضمیر (جمع مونث غائب)۔ **لَا تَرْجِعُوْهُنَّ**: تم ان کو مت پھیرو' واپس کرو' نہی (جمع مذکر حاضر)' **هُنَّ** ضمیر۔ **عَلِمْتُمُوْهُنَّ**: تم نے ان کو جانا' ماضی (جمع مذکر حاضر)' و اشباع کا' **هُنَّ** ضمیر۔ **يَحِلُّوْنَ**: وہ حلال (نہیں) ہیں' وہ حلال (نہیں) ہوتے ہیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ **لَا تُمْسِكُوْا**: تم روک نہ رکھو' قبضے یا نکاح میں نہ رکھو' نہی (جمع مذکر حاضر)۔ **يَسْئَلُوْا**: ان کو طلب کرنا چاہئے' وہ طلب کر لیں' امر (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: **مُهٰجِرٰتٍ**: ہجرت کرنے والیاں' اسم فاعل (جمع مونث)۔ **عِصَمِ**: رسیاں' ناموس' عصمتیں' **عِصْمَةٌ** واحد۔ **كَوَافِرِ**: بے ایمان و کافر عورتیں' **كَافِرَةٌ** واحد۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ

اور ڈرتے رہو | اُس اللہ سے | جس پر تم ایمان رکھتے ہو | اے نبیؐ! | جب | آئیں آپ کے پاس

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ اے نبیؐ! جب مومن عورتیں آپ کے

الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا

مومن عورتیں | کہ بیعت کریں آپ سے | اس بات پر کہ | کہ وہ شریک نہ ٹھہرائیں | اللہ کے ساتھ | کسی چیز کو

پاس آئیں کہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی

وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ

اور نہ وہ چوری کریں گی | اور نہ وہ زنا کریں گی | اور نہ قتل کریں گی | اپنی اولاد کو | اور نہ لگائیں گی | کوئی بہتان

اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ (اولادِ غیر کو اپنی اولاد ظاہر کر کے)

يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

جو اُنہوں نے باندھا ہو | اپنے ہاتھوں کے درمیان | اور اپنے پاؤں کے درمیان | اور نہ نافرمانی کریں گی آپ کی | کسی نیک کام میں

اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان باندھیں گی۔ اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو آپ ان سے

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢

تو بیعت کر لیجئے ان سے | اور معافی مانگئے | اُن کے لئے | اللہ سے | بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے

بیعت لے لیجئے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا

اے ایمان والو! | دوستی نہ کرو | اُس قوم سے | کہ غضب ہوا | اللہ کا | اُن پر | وہ نااُمید ہو چکے

اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی مت کرو جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب نازل کیا ہے وہ تو آخرت سے ایسے

مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝١٣ ع

آخرت سے | جیسے | نااُمید ہو چکے | کافر | اہل قبور سے

نااُمید ہو چکے ہیں جیسے کافر اہلِ قبور (کے دوبارہ زندہ ہونے) سے نااُمید ہیں۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ صف مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

تسبیح کرتا ہے | اللہ کی | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | اور وہی ہے | غالب

اللہ تعالیٰ ہی کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی زبردست

الْحَكِيْمُ ۝١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢

حکمت والا | اے ایمان والو! | کیوں | کہتے ہو | جو | تم کرتے نہیں

اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۱) اوراگرتم میں سے کسی کی عورت' اسلام کو چھوڑ کر کفار کے پاس چلی گئی اورتم نے ان کا پیچھا کر کے کفار سے مال غنیمت حاصل کیا تو جن مسلمانوں کی عورتیں مرتد ہوکر کفار سے جاملیں تو جتنا ان مسلمانوں کا حق مہر' ان مرتد ہونے والی عورتوں پر خرچ ہوا ہے کفار سے حاصل شدہ مال غنیمت میں سے اتنا ان کو دے دو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حکم ''ام الحکم بنت ابی سفیان'' کے بارے میں نازل ہوا' جو مرتد ہوکر مدینہ سے چلی گئی تھی اور بنی ثقیف کے ایک کافر مرد سے شادی کر لی تھی اور کوئی قریشی مومن عورت مرتد نہیں ہوئی۔

(۱۲) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپؐ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا جرم کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنی زنا کی اولاد کو اپنے خاوندوں کی طرف منسوب کریں گی اور نہ کسی نیک امر میں آپؐ کی نافرمانی کریں گی تو آپؐ ان سے بیعت کر لیجئے اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگئے' بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۱۳) مسلمانو! اس قوم (مشرکین) سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ آخرت میں ثواب اور نجات سے ایسے ناامید ہو چکے ہیں جیسے کہ وہ اپنے مردوں کی دوبارہ زندگی سے ناامید ہیں۔

سورۃ الصّف

اس سورت میں مسلمانوں کے جہاد میں صف باندھ کر لڑنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت سے اللہ کی عظمتِ شان اور اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

(۲) جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمان کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے تو ہم اسے خوشی سے بجا لائیں جب جہاد کا حکم نازل ہو چکا تو بعض کمزور دل مسلمان اس سے رک گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسلمانو! تم وہ بات کیوں کہتے تھے جو اب کرتے نہیں۔

افعال: ذَهَبَتْ: وہ گئی' وہ چلی گئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ لَا يَزْنِينَ: وہ زنا نہیں کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ لَا يَسْرِقْنَ: وہ چوری نہیں کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ لَا يُشْرِكْنَ: وہ شریک نہیں بنائیں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ يُبَايِعْنَ: وہ عورتیں عہد و پیمان کریں' بیعت کریں' مضارع (جمع مونث غائب)۔ بَايِعْهُنَّ: تو ان عورتوں سے بیعت قبول کر' امر (واحد مذکر حاضر) هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَقْتُلْنَ: وہ قتل نہ کریں گی' مضارع منفی (جمع مونث غائب)۔ يَعْصِينَ: وہ نافرمانی (نہیں) کریں گی' مضارع (جمع مونث غائب)۔ يَفْتَرِينَهُ: وہ اس کو خود گڑھ رہی ہوں' وہ بہتان باندھ لائیں گی' وہ افتراء کریں گی' مضارع (جمع مونث غائب)' هُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

سخت ناپسندیدہ ہے | اللہ کے نزدیک | کہ تم کہو | وہ جو تم کرتے نہیں | بیشک اللہ | پسند کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کو یہ بہت ناگوار ہے کہ تم (منہ سے) وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾

اُن کو جو | لڑتے ہیں | اس کے راستے میں | صفیں باندھ کر | گویا کہ وہ | ایک دیوار ہیں | سیسہ پلائی ہوئی

فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور جب کہا | موسیٰ نے | اپنی قوم سے | کہ اے میری قوم! | کیوں | ستاتے ہو مجھے | اور تم جان چکے ہو

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم کو خوب معلوم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

کہ میں | رسول ہوں | اللہ کا | تمہاری طرف | پس جب | پھر گئے | تو پھیر دیے | اللہ نے | اُن کے دل

کا رسول ہوں جو تمہاری طرف (بھیجا گیا ہوں) پھر جب انہوں نے گمراہی اختیار کر لی (تو) اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل پھیر دیے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اور اللہ | ہدایت نہیں کرتا | نافرمان لوگوں کو | اور جب کہا | عیسیٰ بن مریم نے

اور اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور (نیز یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا

اے بنی اسرائیل! | بیشک میں | رسول ہوں | اللہ کا | تمہاری طرف | تصدیق کرنے والا | اس کی

اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں (جو) تمہاری طرف (بھیجا گیا ہوں) میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کا

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي

جو مجھ سے پہلے ہے | تورات میں | اور خوشخبری دینے والا ہوں | ایک رسول کی | جو آئے گا | میرے بعد

جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا

اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

اس کا نام | احمد ہوگا | پھر جب | وہ آ گیا اُن کے پاس | واضح دلائل کے ساتھ | تو کہنے لگے | یہ تو | جادو ہے

اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ کھلی نشانیاں لے کر آیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح

مُّبِيْنٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ

کھلا | اور کون | زیادہ ظالم ہے | اس سے | جو بہتان باندھے | اللہ پر | جھوٹ | اور اس کو

جادو ہے۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی

يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ يُرِيْدُوْنَ

بلایا جاتا ہے | اسلام کی طرف | اور اللہ | نہیں ہدایت کرتا | ظالم لوگوں کو | وہ چاہتے ہیں

طرف دعوت (بھی) دی جا رہی ہو اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالم لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا کرتا۔ یہ لوگ چاہتے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) کسی بات کو منہ سے کہہ کر اس پر عمل نہ کرنا' اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

(۴) خدا کو وہ لوگ بہت پسند ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں صفیں باندھ کر اس طرح ڈٹ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک مضبوط دیوار ہیں۔

(۵) اور یاد کرو جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم خدا کی آیتوں کے انکار اور مجھ پر جھوٹا الزام لگانے اور فضول سوالات کرنے سے مجھے کیوں تنگ کرتے' تکلیف دیتے ہو' حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں' پس جب وہ لوگ حق سے پھر گئے تو اللہ نے ان کی نافرمانی کے بدلے میں ان کے دلوں کو ہدایت اور ایمان سے پھیر دیا اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

(۶) اور یاد کرو جبکہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ کچھ شک نہیں کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور جو کتاب تورات مجھ سے پہلے نازل ہوئی ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول (نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم) کی تمہیں خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام **احمد** ہوگا۔ پس جب (حضرت عیسیٰ معجزات کے ساتھ یا) وہ نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واضح دلیلیں لے کر آ گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

(۷) اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو دین اسلام کی طرف بلایا جائے جس میں اس کے لئے دونوں جہانوں کی بھلائی ہے تو بجائے ایمان لانے کے اُلٹا اللہ پر جھوٹا الزام لگائے کہ اس کے کلام برحق (قرآن) کو جادو کہے اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

افعال: تُؤْذُوْنَنِیْ: تم مجھے ستاتے ہو' تم مجھے ایذا دیتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر) 'ن وقایہ' ی ضمیر (واحد متکلم)۔ اَزَاغَ: اس نے پھیر دیا' ٹیڑھا کر دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ زَاغُوْا: وہ پھر گئے' وہ کج ہو گئے' ماضی (جمع مذکر غائب)۔ یُدْعٰی: اس کو بلایا جاتا ہے' اس کو دعوت دی جاتی ہے' مضارع مجہول (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: بُنْیَانٌ: عمارت' دیوار' نیو' واحد ہے۔ مَرْصُوْصٌ: مضبوط' سیسہ پلائی ہوئی' اسم مفعول (واحد مذکر)۔

لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

کہ بجھادیں | اللہ کا نور | اپنے منہ سے | اور اللہ | پورا کرنے والا ہے | اپنا نور | اگرچہ | ناخوش ہوں

ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونکیں مار کر) بجھا دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نورِ (حق) کو پورا کر کے رہے گا۔ خواہ کافروں کو

الْكٰفِرُوْنَ ⑧ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ

کافرلوگ | وہی ہے | جس نے | بھیجا | اپنا رسول | ہدایت | اور دینِ | حق کے ساتھ

کتنا ہی ناگوار گزرے۔ اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا' تاکہ وہ اس (دینِ اسلام)

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨ ع

تاکہ وہ غالب کرے اس کو | سب دینوں پر | اگرچہ | ناخوش ہوں | مشرک لوگ

کو سب دینوں پر غالب کر دے' خواہ مشرکوں کو کتنا ہی برا معلوم ہو۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اے ایمان والو! | کیا میں بتاؤں تمہیں | ایسی تجارت | جو نجات دے تمہیں | عذاب

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے

اَلِیْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

دردناک سے | ایمان لاؤ تم | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور جہاد کرو تم | راستے میں | اللہ کے

بچا لے۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪

اپنے مالوں | اور اپنی جانوں سے | یہی | بہتر ہے | تمہارے لئے | اگر | تم جانتے ہو

سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ | اور داخل کرے گا تمہیں | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے

اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی

الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ⑫

نہریں | اور پاکیزہ مکانوں میں | باغات میں | ہمیشہ رہنے کے | یہی ہے | کامیابی | بڑی

ہوں گی اور دائمی جنتوں کے پاکیزہ مکانوں میں (داخل فرمائے گا) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ

اور دوسری بات | جو تم پسند کرتے ہو | مدد ہے | اللہ کی طرف سے | اور فتح | جلدی | اور خوشخبری دیں

اور ایک دوسری چیز بھی' جو تم کو محبوب ہے (یعنی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح (عطا ہوگی)' اور مومنوں کو

الْمُؤْمِنِیْنَ ⑬ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

ایمان والوں کو | اے ایمان والو! | ہو جاؤ | مددگار | اللہ کے | جیسا کہ | کہا تھا

خوشخبری سنا دیجئے۔ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کے مددگار ہو جاؤ۔ جیسے

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۸) وہ کفار خدا کے نور (قرآن) کو اپنے منہ کی پھونکوں سے (یعنی اسے جادو وغیرہ کہہ کر) بجھانا چاہتے ہیں لیکن کافر اگر چہ کتنا ہی برا منائیں اللہ اپنا نور ساری دنیا کو پہنچا کے رہے گا۔

(۹) اور اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس سچے دین (اسلام) کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک لوگ کتنا ہی ناراض ہوں۔

(۱۰) مسلمانو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمہیں آخرت میں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟

(۱۱) وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خلوص دل سے ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اس کے راستہ میں جہاد کرو تمہارا یہ کام (ایمان اور جہاد) تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھو۔

(۱۲) کیونکہ اس کی وجہ سے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور ان رہنے کے باغوں کے اندر پاکیزہ مکانوں میں داخل کرے گا۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۳) اور آخرت کے اس ثواب کے علاوہ دوسری چیز' جس کو تم دنیا میں پسند کرتے ہو' وہ اللہ کی مدد اور جلدی فتح مکہ کا حاصل ہونا ہے تو اے نبی ﷺ! آپ ایمان والوں کو دونوں طرح کی خوشخبری سنا دیجئے۔

افعال: اَدُلُّكُمْ: میں تمہیں بتاؤں' مضارع (واحد متکلم)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ تُنْجِيْكُمْ: وہ تم کو نجات دے' وہ تم کو بچائے' وہ تم کو بچائے گی' نجات دیتی ہے' وہ تمہیں محفوظ رکھتی ہے' مضارع (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔

تُجَاهِدُوْنَ: تم جہاد کرتے ہو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: مُتِمٌّ: پورا کرنے والا' کامل کرنے والا' اسم فاعل (واحد مذکر)۔

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّنَ مَنْ أَنْصَارِيٓ إِلَى اللّٰهِ قَالَ
عیسیٰ ابن مریم نے | حواریوں سے | کہ کون ہے | میرا مددگار | اللہ کی طرف | کہا
عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا کہ کون اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار بنتا ہے

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ فَآمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ
حواریوں نے | ہم ہیں | مددگار | اللہ کے | تو ایمان لائی | ایک جماعت | بنی اسرائیل میں سے
حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ (کے دین) کے معاون ہیں پھر بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور

وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلٰى عَدُوِّهِمْ
اور انکار کیا | ایک جماعت نے | تو ہم نے مدد کی | اُن کی جو ایمان لائے | ان کے دشمنوں پر
ایک گروہ کافر رہا پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی

فَأَصْبَحُوا ظٰهِرِينَ ﴿۱۴﴾
تو وہ ہوگئے | غالب
بالآخر وہی غالب رہے۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | إِحْدٰى عَشْرَةَ آيَةً وَّفِيهَا رُكُوعَانِ
سورۂ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
تسبیح کرتا ہے | اللہ کی | جو کچھ | آسمانوں میں | اور جو کچھ | زمین میں ہے | وہ بادشاہ ہے | انتہائی پاک
جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بادشاہ انتہائی پاک

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّنَ رَسُولًا مِّنْهُمْ
غالب | حکمت والا | وہی ہے | جس نے | بھیجا | ناخواندہ لوگوں میں | ایک رسول | ان ہی میں سے
زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ وہی (تو) ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک رسول بھیجا

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
جو پڑھتا ہے ان پر | اُس کی آیتیں | اور پاک کرتا ہے ان کو | اور سکھاتا ہے ان کو | کتاب | اور حکمت
جو ان (لوگوں) کو اس کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲﴾ وَّآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا
اگرچہ وہ تھے | اس سے پہلے | کھلی گمراہی میں | اور دوسروں کو (بھی) | ان میں سے | جو ابھی
اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ اور (اس پیغمبر کو اس نے) ان میں سے ان کے لئے بھی

يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
نہیں آملے | اُن سے | اور وہی ہے | غالب | حکمت والا | یہ ہے | فضل | اللہ کا | دیتا ہے وہ
بھیجا ہے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۴) مسلمانو! اللہ کے دین کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کے دین کی تبلیغ میں کون میری مدد کرے گا؟ تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پس آپ کی تبلیغ سے بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور دوسرے گروہ نے انکار کر دیا۔ تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کی تو وہ غالب ہو گئے۔

(۱۵)

سورۂ جمعہ

اس سورت میں نماز جمعہ کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت و تسخیر سے اللہ کی عظمتِ شان اور پاکی ظاہر کرتی ہے، جو بادشاہِ حقیقی پاک ذات، زبردست اور حکمت والا ہے۔

(۲) وہی ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی بنا کر بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور انہیں شرک و کفر اور جاہلیت کے برے عقائد سے پاک کرتا اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

(۳) اور دوسرے لوگوں کو جو صحابہ کے بعد قیامت تک دین اسلام میں داخل ہوں گے اور ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ان صحابہ کے ذریعہ سے علم کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہی اللہ غالب حکمت والا ہے۔

افعال: اَیَّدْنَا: ہم نے قوت دی، ہم نے طاقت دی، ماضی (جمع متکلم)۔ کَفَرَتْ: اس نے انکار کیا، نہ مانی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا

جسے | چاہے | اوراللہ | بڑے فضل والا ہے | مثال | ان لوگوں کی جن سے | اٹھوائی گئی تھی

عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن کو تورات پر عمل

التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ

تورات | پھر | انہوں نے اسے نہ اٹھایا | گدھے کی سی مثال ہے | جو اٹھاتا ہے کتابیں | بہت بری

کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا' اس گدھے کی طرح ہے جو بہت سی کتابیں لادے پھرتا ہے' بُری مثال

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

مثال ہے | ان لوگوں کی | جنہوں نے | جھٹلایا | اللہ کی آیتوں کو | اوراللہ | نہیں ہدایت کرتا

ہے اس قوم کی جس نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ

ظالم لوگوں کو | آپ فرمادیں | اے لوگو! | جو یہودی ہو | اگر تم خیال کرتے ہو | کہ تم ہی

ہدایت نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجئے اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ صرف تم ہی

اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥

دوست ہو | اللہ کے | سوائے | دوسرے لوگوں کے | تو آرزو کرو | موت کی | اگر تم سچے ہو

تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے دوست ہو اور کوئی نہیں' تو اپنے مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور | وہ لوگ تمنا نہ کریں گے اس کی | کبھی بھی | ان اعمال کے سبب جو | آگے بھیجے | اُن کے ہاتھوں نے | اوراللہ

اور (اے رسول) وہ کبھی اپنے مرنے کی تمنا نہ کریں گے ان اعمال کے باعث' جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

خوب جانتا ہے | ظالموں کو | آپ فرمادیں | بیشک | وہ موت | جس سے | تم بھاگتے ہو | تو بیشک وہ

ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ آپ فرما دیجئے وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

تمہیں ملنے والی ہے | پھر | تم لوٹائے جاؤ گے | اس کی طرف | جو جاننے والا ہے ہر چھپی | ظاہر بات کا | پھر وہ تمہیں بتادے گا

تم کو آنے گی پھر تم اس (اللہ) کے پاس لائے جاؤ گے جو تمام چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے' تو وہ تم کو بتا دے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ

جو کچھ | تم کیا کرتے تھے | اے | ایمان والو! | جب | پکارا جائے | نماز کے لئے

جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

جمعہ کے دن | تو لپکو | اللہ کے ذکر کی طرف | اور چھوڑ دو | خرید و فروخت | یہی بات | بہتر ہے

اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے دوڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لئے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) یہ نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے۔

(۵) ان یہود کی مثال جن پر تورات پر عمل کرنا لازم کیا گیا تھا اور انہوں نے اس پر عمل نہ کیا بالکل اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کہ ان کے حقائق و علم و فضل سے وہ کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ان یہود نے بھی تورات میں نبی آخر زماںؐ کی تصدیق شدہ خوشخبریوں سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُلٹا ان کو جھٹلایا۔ خدا کی آیتوں کو اس طرح جھٹلانے والوں کی یہ بری مثال ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

(۶) آپؐ ان یہودیوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم کو یہ خیال ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو اور تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو کیوں موت کی خواہش نہیں کرتے ہو کہ جلدی جوارِ رحمتِ الٰہی میں داخل ہو جاؤ؟

(۷) اور وہ لوگ اپنے ان بُرے اعمال کی وجہ سے، جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج رہے ہیں کبھی بھی موت کی آرزو نہ کریں گے اور اللہ ایسے ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ انہیں پوری سزا دے گا۔

(۸) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ آکے رہے گی پھر تم قیامت کے دن جواب دینے کے لئے خدا کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی چیز کا جاننے والا ہے۔ پس جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے وہ تمہیں بتا دے گا اور اس کے مطابق سزا دے گا۔

افعال: حُمِّلُوْا: ان سے اٹھوایا گیا، ان پر لادا گیا، ماضی مجہول (جمع مذکر غائب)۔ تَمَنَّوْا: انہوں نے آرزو کی، انہوں نے تمنا کی، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ لَا يَتَمَنَّوْنَ: وہ (اس کی) تمنا نہیں کریں گے، وہ (اس کو) دل سے نہیں چاہیں گے، مضارع منفی (جمع مذکر غائب)۔ تَفِرُّوْنَ: تم بھاگتے ہو، تم فرار ہوتے ہو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

اسماء: حِمَارٍ: گدھا، حَمِيْرٌ جمع۔ مُلٰقِيْ: پہنچنے والا، پا لینے والا، دیدار کرنے والا، اسم فاعل (واحد مذکر)۔

لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا

تمہارے لئے | اگر تم جانتے ہو | پھر جب | پوری ہو چکے | نماز | تو تم پھیل جاؤ

بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو پھر جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین پر

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ

زمین میں | اور تلاش کرو | فضل (رزق) | اللہ کا | اور یاد کرو | اللہ کو | بہت | تاکہ تم

پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا

فلاح پاؤ | اور جب | انہوں نے دیکھا | تجارت | یا کھیل تماشہ | (تو) وہ دوڑے | اس کی طرف

فلاح پاؤ۔ اور جب یہ لوگ کچھ خرید و فروخت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں

وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ

اور آپ کو چھوڑ دیا | کھڑا | آپ فرما دیں | جو | اللہ کے پاس ہے | وہ بہتر ہے | کھیل تماشے سے

اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہر تماشے اور ہر تجارت سے (کہیں)

ع ۱۲ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿١١﴾

اور تجارت سے | اور اللہ | سب سے بہتر | رزق دینے والا ہے

بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

سُورَةُ الْمُنٰفِقُونَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | إِحْدٰى عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وقف لازم إِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ

جب آتے ہیں آپ کے پاس | منافق | (تو) کہتے ہیں | ہم گواہی دیتے ہیں | کہ بیشک آپ | اللہ کے رسول ہیں

(اے نبی کریمؐ) جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ

اور اللہ | جانتا ہے | کہ بیشک آپ | اس کے رسول ہیں | اور اللہ | گواہی دیتا ہے | (کہ) بیشک | منافق لوگ

اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے

لَكٰذِبُونَ ﴿١﴾ اِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا

جھوٹے ہیں | انہوں نے بنا رکھا ہے | اپنی قسموں کو | ڈھال | پس روک دیا انہوں نے (لوگوں کو)

ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے (اور اس طرح) اللہ تعالیٰ کی راہ

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

اللہ کے راستے سے | بلاشبہ کیسا بُرا کام ہے | جو | وہ لوگ کر رہے ہیں | یہ | اس لئے کہ وہ

سے لوگوں کو روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام بہت بُرے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کی اذان ہو جائے تو ذکر الٰہی (خطبہ و نماز جمعہ) کی طرف دوڑو اور اپنے کاروبار، خرید و فروخت وغیرہ سب چھوڑ دو اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھو تو تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔

(۱۰) پس جب نماز ادا ہو چکے تو حسبِ ضرورت زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور روزی کے حصول میں بھی اللہ کی یاد بہت کیا کرو تا کہ تم کامیاب رہو۔

(۱۱) ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے اسی وقت ایک تجارتی قافلہ غلہ لے کر باہر آیا اور اس کے ساتھ اعلان کے لئے نقارہ بجتا تھا۔ سب دوڑ کر اس کی طرف چلے گئے۔ صرف بارہ آدمی حضورؐ کا خطبہ سنتے رہے جن میں خلفائے راشدین بھی تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایسا کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی کہ جب ان مسلمانوں نے خطبۂ جمعہ میں تجارتی قافلہ کے ساتھ نقارہ کی آواز سنی تو سب اس کو دیکھنے کے لئے دوڑ گئے ان سے کہہ دیجئے کہ مسلمانوں کے لئے نماز اور عبادت اور اللہ کے ذکر کا جو ثواب، اللہ کے یہاں آخرت میں ملنے والا ہے وہ اس کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ ہی بہتر روزی دینے والا ہے اس لئے روزی کے خیال سے ذکرِ الٰہی کو چھوڑنا مناسب نہیں۔

سورۃ المنافقون

اس سورہ میں **منافقین** کا حال بیان ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب منافق آپؐ کی خدمت میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اللہ کو تو معلوم ہی ہے کہ آپؐ واقعی اس کے رسول ہیں اور اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اپنی شہادت میں بالکل جھوٹے ہیں کیونکہ وہ دل سے آپؐ کو رسول نہیں مانتے۔

(۲) انہوں نے تو محض اپنی جان اور اپنے مال کی حفاظت کے لئے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے کہ مسلمان انہیں مسلمان سمجھ کر کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں حالانکہ وہ اسلام میں نقص نکالنے سے دوسروں کو بھی اسلام لانے سے روکتے ہیں واقعی وہ بہت ہی برا کر رہے ہیں۔

افعال: اِسْعَوْا: تم دوڑو، کوشش کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ قُضِيَتِ: (جب نماز) ختم کر دی جائے، پوری کر دی جائے، ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ نَشْهَدُ: ہم گواہی دیتے ہیں، مضارع (جمع متکلم)۔

اسماء: جُمُعَةِ: جمعہ، اس روز چونکہ سب مسلمان ایک جگہ نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے ''جمعہ'' کہلاتا ہے۔

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾

ایمان لائے | پھر | منکر ہو گئے | تو مہر لگا دی گئی | اُن کے دلوں پر | پس وہ | نہیں سمجھتے

ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے (بھی) اُن کے دلوں پر مہر لگا دی پس اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

اور جب | آپ انہیں دیکھیں | تو اچھے لگیں آپ کو | اُن کے جسم | اور اگر وہ بات کریں | تو آپ غور سے سُن لیں

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں اور جب وہ بات کریں تو آپ اُن کی بات

لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

اُن کی بات | گویا کہ وہ | لکڑیاں ہیں | دیوار سے ٹیک لگائی ہوئی | وہ خیال کرتے ہیں | ہر زور کی آواز

توجہ سے سنیں، گویا وہ لوگ لکڑیوں کے تنے ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ ہر زوردار آواز کو اپنے ہی خلاف سمجھتے

عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾

اپنے خلاف | وہی ہیں | دشمن | پس آپ ان سے بچیں | ہلاک کرے انہیں | اللہ | کہاں | وہ بہکے جارہے ہیں

ہیں۔ یہی (آپ کے) دشمن ہیں پس آپ اُن سے ہوشیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو غارت کرے (وہ حق کو چھوڑ کر) کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب | کہا جائے اُن سے | کہ تم آؤ | مغفرت طلب کریں | تمہارے لئے | رسول اللہ | تو وہ ہلا دیتے ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ کہ رسول اللہ تمہارے لئے بخشش طلب فرمائیں تو (یہ گستاخی سے) سر

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾ سَوَاۗءٌ

اپنے سر | اور آپ دیکھیں گے انہیں | کہ وہ رُکتے ہیں | تکبر کرتے ہوئے | برابر ہے

ہلا دیتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ بے رُخی کرتے ہیں اور تکبر کرتے ہیں۔ آپ ان کے لئے

عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

اُن پر | آپ مغفرت مانگیں | اُن کے لئے | یا | مغفرت نہ مانگیں | ان کے لئے | ہرگز نہیں بخشے گا | اللہ

مغفرت طلب کریں یا مغفرت طلب نہ کریں ان کے حق میں برابر ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ

لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

انہیں | بیشک اللہ | ہدایت نہیں کرتا | نافرمان لوگوں کو | یہ وہ لوگ ہیں جو | کہتے ہیں کہ

بخشے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی (منافق) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ

خرچ نہ کرو | اُن پر | جو لوگ ہیں | پاس | رسول اللہ کے | یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں

جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں، ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں

وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ ہی کے لئے ہیں | خزانے | آسمانوں | اور زمین کے | لیکن | منافق لوگ

حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ لیکن منافق لوگ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) اور یہ اس لئے کہ یہ منافقین بظاہر ایمان لاکر دل سے منکر رہے پس اس جرم کے نتیجے میں اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی کہ وہ حق کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(۴) عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار، دراز قد، خوش بیان شخص تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات بڑی توجہ سے سنتے تھے آپ پر اس کی منافقت ظاہر کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی کہ جب آپ ان منافقین کو دیکھتے ہیں تو آپ کو بظاہر ان کے قد و قامت اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اگر وہ بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں کو بڑی توجہ سے سنتے ہیں لیکن ایمان اور نیکی سے خالی ہونے کی وجہ سے گویا کہ وہ دیوار سے لگے ہوئے لکڑی کے بے جان تنے ہیں اور اپنی شرارت اور نفاق کی وجہ سے وہ بزدل بھی ایسے ہیں کہ ذرا سا شور و غل سن پاتے ہیں تو یہی خیال کرتے ہیں کہ انہی پر مصیبت آنے والی ہے یہی لوگ دین کے حقیقی دشمن ہیں پس آپ ان سے ہمیشہ ہوشیار رہیں اللہ انہیں برباد کرے، کہاں بہکے جارہے ہیں۔

(۵) غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر عبداللہ بن ابی نے کہا قسم اللہ کی، اگر ہم مدینہ واپس پہنچے تو عزت والا (ابن ابی) ذلیل (یعنی رسول اللہؐ) کو وہاں سے نکال دے گا۔ پھر اپنی قوم سے کہا کہ ان مسلمان مہاجرین کو صدقہ خیرات نہ دیا کرو حتیٰ کہ وہ محمدؐ کے پاس سے الگ ہوجائیں، زیدؓ بن ارقم نے یہ بات حضور سے بیان کی آپؐ نے ابن ابی سے دریافت کیا تو اس نے حلفیہ اس بات سے انکار کیا اس پر یہ سورۂ منافقون نازل ہوئی لوگوں نے عبداللہ بن ابی سے کہا کہ حضورؐ سے معافی مانگ لے، تو بڑے غرور سے منہ موڑ لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''کہ جب ان سے رسول کی خدمت میں حاضر ہوکر مغفرت مانگنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ تکبر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۶) آپؐ کا ایسے منافقوں کے لئے مغفرت مانگنا، نہ مانگنا برابر ہے ان کے لئے کچھ فائدہ مند نہیں، اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ کیونکہ اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

افعال: لَوَّوْا: انہوں نے پھیرا، موڑا، وہ گھماتے ہیں، لہراتے ہیں، اکڑاتے ہیں، ماضی (جمع مذکر غائب)۔ اَسْتَغْفَرْتَ: خواہ تو نے بخشش مانگی، معافی چاہی، (اصل میں ءَاِسْتَغْفَرْتَ) اِسْتَغْفَرْتَ، اِسْتِغْفَارٌ سے، ماضی (واحد مذکر حاضر)۔

اسماء: اَجْسَامُهُمْ: ان کے بدن، ڈیل ڈول، اَجْسَامٌ (جِسْمٌ واحد) مضاف، هُمْ (ضمیر جمع مذکر غائب) مضاف الیہ۔ خُشُبٌ: لکڑیاں، خَشَبٌ واحد۔ مُسَنَّدَةٌ: دیوار کے سہارے سے لگائی ہوئی، کھڑی کی ہوئیں، اسم مفعول (واحد مونث)۔

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

نہیں سمجھتے | وہ کہتے ہیں | کہ اگر | ہم لوٹ کر گئے | مدینہ کی طرف | تو ضرور نکال دے گا

نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس لوٹے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں

الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ

عزت والا | وہاں سے | ذلیل کو | اور عزت تو اللہ کے لئے | اور اس کے رسول کے لئے | اور مومنوں کے لئے ہے | لیکن

وہ ذلت والوں کو نکال دیں گے حالانکہ (حقیقی) عزت اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے۔ لیکن

ع ۸ ۱۴ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

منافق لوگ | نہیں جانتے | اے ایمان والو! | تمہیں غافل نہ کر دیں | تمہارے مال

منافقین (یہ) نہیں جانتے۔ اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور نہ تمہاری اولاد | اللہ کے ذکر سے | اور جو کوئی | کرے | ایسا | تو وہی لوگ ہیں

اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ

نقصان اٹھانے والے | اور خرچ کرو | اس میں سے جو | ہم نے روزی دی تمہیں | اس سے پہلے | کہ | آ جائے

خود نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور اے لوگو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کر لو اس سے پہلے کہ تم میں سے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ

کسی کو تم میں سے | موت | تو کہے | اے میرے رب! | کیوں نہیں | مہلت دی تو نے مجھے | تھوڑی مدت کے لئے

کسی کو موت آ جائے تب وہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا

کہ میں خیرات کرتا | اور میں ہو جاتا | نیک لوگوں میں سے | اور ہرگز مہلت نہیں دے گا | اللہ | کسی نفس کو

کہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے

ع ۲ ۱۴ اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

جب آ جائے | اس کی موت | اور اللہ | باخبر ہے | اس سے جو | تم کرتے ہو

قطعاً کوئی مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ

تسبیح کرتی ہے | اللہ کی | جو مخلوق | آسمانوں میں ہے | اور جو زمین میں ہے | اسی کی ہے حکومت | اور

اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اسی کی حکومت ہے۔ اور

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) یہی عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق کہتے ہیں کہ ان فقرائے مہاجرین کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں کچھ صدقہ خیرات نہ دیا کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ؐ کے پاس سے منتشر ہو جائیں حالانکہ زمین و آسمان کے تمام خزانے اللہ کے قبضۂ اختیار میں ہیں جسے چاہے وہ دولت مند کر دے وہ منافق کسی کو رزق دینے والے نہیں۔ لیکن منافق اس بات کو نہیں سمجھتے۔

(۸) عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافق کہتے ہیں کہ اگر ہم اس جنگ بنی المصطلق سے واپس مدینہ پہنچ گئے تو عزت والا ذلیل کو وہاں سے ضرور نکال دے گا (یعنی ہم رسول اللہ اور مسلمانوں کو نکال دیں گے) حالانکہ سب عزت اور غلبہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لئے ہے لیکن منافق اس بات کو نہیں جانتے۔

(۹) مسلمانو! مال حاصل کرنے کی فکر اور اولاد کی محبت اور ان کی ضروریات کی فراہمی میں مصروفیت تم کو ذکر الٰہی (نماز پنجگانہ اور تلاوۃ قرآن) سے بے فکر نہ کر دے اور جو ایسا کریں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(۱۰) اور ہم نے جو تمہیں حلال روزی دی ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں فقیروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو' اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور اس وقت وہ اپنے بخل اور اپنی کنجوسی پر شرمندہ ہو کر آرزو ظاہر کرے کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے تھوڑی مدت اور مہلت دیتا تو میں صدقہ و خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہوتا۔

(۱۱) اور اللہ ہرگز کسی کو مہلت نہیں دے گا جب اس کی موت آجائے' اور جو جو کام تم کرتے ہو اللہ کو ان کا خوب علم ہے۔

افعال: یَنْفَضُّوْا: وہ پراگندہ ہو جائیں' منتشر ہو جائیں' مضارع (جمع مذکر غائب)۔ لَا تُلْهِكُمْ: وہ (جمع مکسر) تم کو غافل نہ کر دیں' نہی (واحد مونث غائب)' کُمْ ضمیر (جمع مذکر حاضر)۔ رَجَعْنَا: ہم لوٹے' ہم واپس ہوئے' ہم پھرے' ماضی (جمع متکلم)۔ يُخْرِجَنَّ: وہ ضرور نکال دے گا' نکال باہر کرے گا' مضارع بانون تاکید (واحد مذکر غائب)۔ اَصَّدَّقَ: میں خیرات کروں' مضارع (واحد متکلم)۔

اسماء: اَذَلّ: زیادہ ذلیل' زیادہ کمزور' افعل تفضیل کا صیغہ۔

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ
اسی کے لئے ہے | سب تعریف | اور وہی | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | وہی ہے | جس نے
اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی تو ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
پیدا کیا تمہیں | پس بعض تم میں سے | کافر ہیں | اور بعض تم میں سے | ایماندار | اور اللہ | اس کو جو | تم کرتے ہو
تم کو پیدا کیا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ

بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
دیکھنے والا ہے | پیدا کیا اُس نے | آسمانوں | اور زمین کو | حقیقی مصلحت سے | اور صورت بخشی تمہیں
اسے دیکھتا ہے اُس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اُس نے تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
تو اچھی بنائیں | تمہاری صورتیں | اور اسی کی طرف | لوٹ کر جانا ہے | وہ جانتا ہے | جو کچھ | آسمانوں میں
اور نہایت ہی خوبصورت بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ (خوب) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
اور زمین میں ہے | اور وہ جانتا ہے | جو | تم چھپاتے ہو | اور جو | تم ظاہر کرتے ہو | اور اللہ | جاننے والا ہے
اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں کے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ
راز | سینوں کے | کیا نہیں | آئی تمہارے پاس | خبر | اُن کی | جو منکر ہوئے | اس سے پہلے
راز بھی خوب جانتا ہے۔ کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے تم سے پہلے راہِ کفر اختیار کی۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ
تو چکھا انہوں نے | وبال | اپنے کام کا | اور ان کے لئے | عذاب ہے | دردناک | یہ | اس لئے کہ
پس انہوں نے (دنیا میں) اپنے اعمالِ (بد) کا مزہ چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ
آتے تھے ان کے پاس | ان کے رسول | واضح نشانیوں کے ساتھ | تو وہ کہتے | کہ کیا آدمی | ہمیں راہ دکھائیں گے
ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے لیکن وہ (یہی) کہتے کہ کیا کوئی انسان ہمیں راہ دکھائے گا

فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ
پس انہوں نے انکار کیا | اور منہ موڑ لیا | اور پرواہ نہ کی | اللہ نے | اور اللہ | بے نیاز ہے | حمد کے لائق | خیال کر لیا
سو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ موڑ لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی پرواہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ تو بے نیاز، تعریف کے لائق ہے۔ کافروں کا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ
اُن لوگوں نے | جو منکر ہیں | کہ | وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے | کہہ دیجئے | کیوں نہیں | قسم ہے میرے ربّ کی
خیال ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز (زندہ کر کے) نہیں اٹھائے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے کیوں نہیں، میرے ربّ کی قسم

سورۂ تغابن

تغابن کے معنی ہیں تجارت میں ہار جیت ۔ چونکہ اس سورت میں قیامت کو **یوم تغابن** سے تعبیر کیا ہے ۔ جس میں اہل جنت جیت جائیں گے، اہل دوزخ ہار جائیں گے ۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی ۔

(۱) جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اپنی زبان اور حال اور اطاعت و تسخیر سے اللہ کی عظمت شان اور اس کی پا کی بیان کرتی ہے، اسی کی ہر چیز پر حکومت ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۔

(۲) اللہ وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا پھر بعض تو تم میں سے اس کے منکر ہیں اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا ۔

(۳) اس نے آسمانوں اور زمین کو اپنی قدرت سے ایک حقیقی مصلحت کے تحت پیدا کیا ہے اور تمہیں صورت بخشی تو بہت اچھی بخشی اور اسی کی طرف جواب دہی کے لئے تم کو لوٹ کر جانا ہے تم کو بھی بیکار نہیں بلکہ ایک اعلیٰ خدمت کے لئے پیدا کیا ہے جس کی جوابدہی تم کو کرنی ہوگی اور وہ قانون فطرت (اسلام) کی پابندی ہے سو اس کی تعمیل کی فکر کرو ۔

(۴) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ بھی خوب جانتا ہے اور اللہ ہی دلوں کے رازوں سے واقف ہے اس کے مطابق جزا و سزا دے گا ۔

(۵) کیا تمہیں ان کافروں کا حال معلوم نہیں ہوا جو تم سے پہلے گزرے (قوم عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ) پھر انہوں نے دنیا میں اپنے کفر و شرک کے اعمال کا وبال اٹھایا کہ ہلاک کر دیئے گئے اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

(۶) یہ عذاب انہیں اس لئے دیا جائے گا کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح دلیلیں لے کر آیا کرتے، تو وہ ان سے کہا کرتے کہ کیا کوئی انسان بھی انسان کی ہدایت کے لئے نبی ہو کر آ سکتا ہے؟ غرض انہوں نے دین حق اور رسول کے ماننے سے انکار کیا تو اللہ نے بھی ان کی ہلاکت کی کچھ پروانہ کی اور واقعی اللہ بے نیاز اور حمد و ثنا کے لائق ہے ۔

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۗ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے | پھر | تمہیں بتادیا جائے گا | وہ جو | تم کیا کرتے تھے | اور یہ بات | اللہ کے لئے
تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے پھر تم کو بتایا جائے گا وہ جو تم کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات

يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
آسان ہے | پس ایمان لاؤ | اللہ پر | اور اس کے رسول پر | اور اس نور پر | جو | ہم نے اتارا | اور اللہ | اُس سے جو
آسان ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور (یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ
تم کرتے ہو | خوب خبردار ہے | جس دن | وہ تمہیں اکٹھا کرے گا | جمع ہونے کے دن | وہی ہے | دن
اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ جس دن وہ تم کو جمع ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا۔ وہ

التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
ہار جیت کا | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | اور عمل کرے | نیک | وہ دور کر دے گا | اُس سے | اس کی برائیاں
ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی خطائیں (اللہ تعالیٰ) دور فرمائے گا۔

وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ
اور داخل کرے گا اسے | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | ہمیشہ رہیں گے | اُن میں | ہمیشہ ہمیشہ
اور اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۤئِكَ
یہی ہے | کامیابی | بڑی | اور جن لوگوں نے انکار کیا | اور جھٹلایا | ہماری آیتوں کو | یہی لوگ ہیں
(اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٠ مَآ اَصَابَ
دوزخ والے | ہمیشہ رہیں گے | اُس میں | اور وہ بہت بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی | نہیں پہنچتی
جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔ (دنیا میں) کوئی مصیبت

مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ
کوئی مصیبت | مگر | اللہ کے حکم سے | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | وہ ہدایت کرتا ہے | اس کے دل کو
اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١١ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ
اور اللہ | ہر چیز کو | خوب جانتا ہے | اور حکم مانو اللہ کا | اور حکم مانو | رسول کا | پھر اگر
اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٢ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ
تم نافرمانی کرو | تو بیشک | ہمارے رسول پر تو | پہنچا دینا ہے | کھلم کھلا | اللہ ہی ہے | کوئی معبود نہیں | سوائے اس کے
تم نے روگردانی کی تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف (احکام) واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) موت کے بعد دوبارہ زندگی سے انکار کرنے والوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے ان سے کہہ دیجئے کیوں نہیں! قسم اللہ کی تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو عمل تم کرتے رہے تمہیں بتا دیئے جائیں گے اور اس کے مطابق جزا و سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کے لئے آسان ہے۔

(۸) پس لوگو! ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور اس نورِ الٰہی (قرآن) پر جو اللہ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول اللہ پر نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو خوب معلوم ہے۔

(۹) جس دن وہ تم سب کو جواب دہی کے لئے قیامت میں جمع کرے گا۔ وہی نفع و نقصان اور ہار جیت کا دن ہے کہ نیک لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور بُروں کے مقابلہ میں فائدہ مند رہیں گے اور برے لوگ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور نقصان اٹھائیں گے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس کی برائیاں معاف کرکے اسے بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۱۰) اور جنہوں نے دینِ حق کا انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھوٹا کہا وہی لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور جہنم کیسی بری جگہ ہے لوٹ کر جانے کی۔

(۱۱) جو مصیبت (تنگی، بیماری، موت وغیرہ) پہنچتی ہے وہ اللہ کی تقدیر اور مرضی سے پہنچتی ہے اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اللہ کی مرضی پر راضی رہنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۱۲) مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ پس اگر تم نہ مانو گے تو ہمارے رسولؐ کے ذمے تو کھلم کھلا تبلیغ کرنا ہے تمہیں اپنے اعمال کا خود جواب دینا ہے۔

افعال: تُبْعَثُنَّ: تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، مضارع بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ تُنَبَّؤُنَّ: تمہیں خبر دی جائے گی، تمہیں جتایا جائے گا، مضارع مجہول بانون تاکید (جمع مذکر حاضر)۔ زَعَمَ: اس نے دعویٰ کیا، ماضی (واحد مذکر غائب)۔ عَمِلْتُمْ: تم نے کیا، تم نے عمل کیا، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ لَنْ يُّبْعَثُوْا: ان کو ہرگز نہیں اٹھایا جائے گا، مضارع مجہول منفی بہ لن (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَغَابُنْ: غبن دینا، غبن ظاہر کرنا، ہار جیت، ایک دوسرے کے ساتھ غبن کرنا، مصدر ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ

اور اللہ ہی پر | بھروسہ کرنا چاہئے | ایمان والوں کو | اے ایمان والو! | بیشک

اور مومنوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کریں اے ایمان والو! تمہاری

مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا

بعض تمہاری بیویوں میں سے | اور تمہاری اولاد سے | دشمن ہیں | تمہارے لئے | پس محتاط رہو ان سے | اور اگر تم معاف کرو

بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے (دین کے) دشمن ہیں پس ان سے احتیاط برتو اور اگر تم ان کو معاف کردو

وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ

اور درگزر کرو | اور بخش دو | تو بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک | تمہارے مال

اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور تمہاری اولاد | آزمائش ہیں | اور اللہ کے | پاس ہے | اجر | بہت بڑا | پس ڈرو | اللہ سے

اور تمہاری اولاد تو (ایک) آزمائش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے جہاں تک

مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ

جہاں تک تم سے ہو سکے | اور سنو | اور حکم مانو | اور خرچ کرو | یہ بہتر ہے | تمہارے حق میں | اور جو

ہو سکے ڈرتے رہو اور (غور سے) سنو اور حکم مانو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور جو کوئی

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

بچ جائے | بخل سے | اپنے نفس کے | پس وہی ہیں | کامیاب | اگر تم قرض دو | اللہ کو

نفس کے بخل سے بچ جائے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح سے

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

قرض | اچھا | تو وہ دوچند کردے گا اسے | تمہارے لئے | اور معاف کردے گا | تمہیں | اور اللہ

قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا جائے گا اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع

بڑا قدردان | تحمل والا ہے | جاننے والا | ہر چھپی | اور ظاہر بات کا | بڑا غالب | حکمت والا

بڑا قدردان بڑا تحمل والا ہے اور (اللہ تعالیٰ تو) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبیؐ! | جب | تم طلاق دو | عورتوں کو | تو طلاق دو ان کو | ان کی عدت کے شروع میں

اے نبیؐ! (مسلمانوں سے فرما دیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے زمانہ سے پہلے (طہر میں)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۳) اللہ ہی سب کا معبود ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

(۱۴) مسلمانو! تمہاری بعض بیویاں اور اولاد' جن کی محبت اور رضا مندی اور ان کی فرمائشوں پر عمل کرنا تمہارے لئے اللہ و رسول کی نافرمانی کا سبب ہو' وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں' ان سے ہوشیار رہو۔ کہیں ان کی خاطر دین نہ برباد کرلو اور اگر ان کی دشمنی پر خبردار ہو کر تم ان کو معاف کردو اور ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور ان کی غلطیوں پر پردہ ڈال دو اور سزا کی بجائے اصلاح کی کوشش کرو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۵) کچھ شک نہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں کہ کون آخرت کو ان پر ترجیح دیتا ہے اور کون مال اور اولاد کی محبت میں ڈوب کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے اور اعمال آخرت کا جو ثواب' اللہ کے یہاں ملنے والا ہے وہ دنیا کے عارضی فوائد کی نسبت بہت بڑا ہے۔

(۱۶) پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ و رسول کا حکم سنو اور مانو اور حلال مال میں سے اس کے راستے میں خرچ کرو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور جس شخص کو اللہ نفس کے لالچ اور بخل سے بچادے وہی کامیاب ہے۔

(۱۷) اگر تم اللہ کی راہ میں قرض حسنہ دو' تو اللہ اس کا کئی گنا ثواب تمہیں دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان بُردبار ہے۔

(۱۸) جو سب چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

افعال: اِحْذَرُوْهُمْ: تم ان سے بچو' امر (جمع مذکر حاضر) هُمْ ضمیر (جمع مذکر غائب)۔ تَصْفَحُوْا: (اگر) تم درگزر کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ تَغْفِرُوْا: تم بخشو' تم معاف کرو' مضارع (جمع مذکر حاضر)۔

وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ

اور گنتے رہو | عِدّت کو | اور ڈرو | اللہ سے | جو تمہارا ربّ ہے | نہ نکالو تم ان عورتوں کو | اُن کے گھروں سے

طلاق دو اور عدّت کا حساب رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا ربّ ہے ڈرتے رہو، ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو

وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

اور نہ وہ خود نکلیں | مگر | یہ کہ وہ کریں | (کوئی) بے حیائی | کھلی | اور یہ | حدیں ہیں | اللہ کی

اور وہ خود بھی نہ نکلیں ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو ان کو نکال دو) اور یہ اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں۔

وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ

اور جو | تجاوز کرے | حُدود سے | اللہ کی | تو بیشک اُس نے ظلم کیا | اپنی جان پر | تُو نہیں جانتا | کہ شاید اللہ

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے گا۔ تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ اس (طلاق) کے بعد

يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ① فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ

پیدا کردے | اس کے بعد | (کوئی نئی) بات | پھر جب | وہ پہنچ جائیں | اپنی میعاد کو | تو ان کو روک لو

(آپس میں ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچنے کو ہوں تو ان کو دستور کے مطابق

بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ

اچھے طریقے سے | یا انہیں جدا کردو | اچھے طریقے سے | اور گواہ کرلو | دو انصاف پسند | اپنے میں سے

رہنے دو یا معقول طریقے سے اُن کو جدا کرو اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو

وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

اور قائم کرو | گواہی | اللہ کے لئے | یہی بات ہے | نصیحت کی جاتی ہے جس کی | اس کو جو | ایمان رکھتا ہے

اور گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دیا کرو، ان باتوں سے اسی شخص کو نصیحت حاصل ہوتی ہے جس کو

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ②

اللہ پر | اور دن پر | آخرت کے | اور جو ڈرتا ہے | اللہ سے | تو اللہ بنا دے گا | اس کے لئے | نجات کی راہ

اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر یقین ہو اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

اور رزق دے گا اسے | جہاں سے | اسے گمان بھی نہ ہو | اور جو کوئی | بھروسہ رکھے گا | اللہ پر

اور اس کو (وہاں) سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے

فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ

تو وہی کافی ہے اُس کو | بیشک اللہ | پورا کرنے والا ہے | اپنا حکم | بیشک | ٹھہرا رکھا ہے | اللہ نے | ہر ایک چیز کے لئے

تو اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر

قَدْرًا ③ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ

ایک اندازہ | اور جو عورتیں | مایوس ہوگئیں | حیض سے | تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے | اگر

کر رکھا ہے۔ اور تمہاری (مطلقہ) عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر

سورۃ الطلاق

اس سورت میں طلاق کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں کو حکم سنا دو کہ جب وہ اپنی عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کریں تو شروع عدت یعنی حیض اول سے پہلے پاکی میں طلاق دیا کریں۔ اور عدت کا شمار (تین حیض) کرتے رہیں کہیں لاپرواہی سے اس میں کمی بیشی نہ ہو جائے، یعنی تین حیض پورے کرنے لازم ہیں (اور اگر طہر کی بجائے دورانِ حیض طلاق دی جائے تو اس سے حساب میں کمی بیشی آ جائے گی) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس عدت میں ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالا کرو اور نہ وہ خود نکلیں مگر اس صورت میں کہ وہ کھلی بے حیائی (زنا) کریں تو ان پر حد قائم کرنے کے لئے باہر نکالا جا سکتا ہے اور یہ احکام اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جو کوئی خدا کے ان حدود کو توڑ دے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اے مخاطب! کیا تو نہیں جانتا کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی اور بات اور اچھے حالات پیدا کر دے کہ خاوند کے دل میں اس کی محبت ڈال دے اور وہ طلاق دینے سے باز رہے اور طلاق سے رجوع کر لے۔ اس میں رجعی طلاق دینے کی ترغیب ہے تاکہ رجوع کا امکان باقی رہے۔ تین طلاقیں اکٹھی نہ دی جائیں۔

(۲) پھر جب وہ عدت ختم کرنے لگیں تو تمہیں اختیار ہے چاہے نیکی کے ساتھ رجوع کر کے انہیں اپنے پاس رکھ لو چاہے شرعی دستور کے مطابق ان سے الگ ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ ان کی عدت ختم ہو کر طلاقِ بائنہ ہو جائیں اور ہر دو صورتوں میں اپنے میں سے دو گواہ انصاف کرنے والے (قابل اعتبار) بنا لو اور محض اللہ کے لئے صحیح گواہی ادا کرو۔ جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اسی بات کی نصیحت کی جاتی ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا رہے گا اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے گا اللہ اس کے لئے دنیا و آخرت کے غم سے نجات کی صورت پیدا کر دے گا۔

(۳) اور ایسے طور پر اسے رزق پہنچائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ تھا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہے بیشک اللہ اپنا حکم پورا کر کے رہے گا اور اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے جو چیز جتنی اور جس وقت کسی کو ملنی مقدر ہو چکی ہے، اتنی اس کو ضرور مل کر رہے گی۔

افعال: اَحْصُوْا: تم گنو، تم شمار کرو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ طَلِّقُوْهُنَّ: ان کو طلاق دو، امر (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَخْرُجْنَ: وہ (عورتیں) نہ نکلیں، باہر نہ جائیں، نہی (جمع مونث غائب)۔ فَارِقُوْهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو جدا کر دو، الگ کر دو، امر (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا يَحْتَسِبُ: وہ گمان بھی نہیں کرتا، وہ امید بھی نہیں رکھتا، مضارع منفی (واحد مذکر غائب)۔

اسماء: عِدَّتِهِنَّ: ان کی عدت، عِدَّةٌ مضاف، هِنَّ (ضمیر جمع مونث غائب) مضاف الیہ۔ ذَوَىْ: والے، دو صاحب، ذُوْ کا تثنیہ۔ قَدْرًا: اندازہ، طاقت، مالی گنجائش، وقتی اندازہ یعنی مقرر وقت۔ مَخْرَجًا: نکلنے کی جگہ، اسم ظرف مفرد، مَخَارِجُ جمع۔

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ

تمہیں کچھ شبہ ہو | تو اُن کی عدت ہے | تین | مہینے | اور ان کی (بھی) | جن کو ابھی حیض نہیں آیا

تم کو شک ہو تو ان کی عدّت تین ماہ ہے اور جن کو ابھی حیض نہیں آیا (اُن کی عدت بھی یہی ہے)

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ

اور جو حمل والیاں ہیں | اُن کی عدت ہے | کہ ڈال دیں | حمل اپنے | اور جو | ڈرتا ہے

اور حاملہ عورتوں کی عدّت' وضعِ حمل (یعنی بچہ جننے) تک ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ

اللہ سے | (تو) وہ کردیتا ہے | اس کے لئے | اس کے کام میں | آسانی ہے | یہی ہے | حکم اللہ کا | جو اس نے نازل کیا ہے

ڈرتا ہے تو وہ اس کے کام میں آسانیاں پیدا کر دے گا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف

اِلَیْكُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗۤ

تمہاری طرف | اور جو ڈرتا ہے | اللہ سے | تو وہ دور کرتا ہے | اس سے | اس کی برائیاں | اور بڑا دیتا ہے | اس کو

نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا تو وہ اس کے گناہ اس سے دور کر دے گا اور (آخرت) میں اس کو بڑا

اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ

اجر | ان عورتوں کو رہائش دو | جہاں | تم رہتے ہو | اپنے مقدور کے مطابق

اجر دے گا۔ ان مطلقہ عورتوں کو اپنی حیثیت کے مطابق رہنے کا گھر دوٗ جہاں تم خود رہتے ہو

وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا

اور تم انہیں تکلیف نہ دو | کہ سختی کرو | ان پر | اور اگر وہ ہوں | حمل والیاں | تو تم خرچ کرو

اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے

عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ

اُن پر | یہاں تک کہ | کہ وہ ڈال دیں | حمل اپنے | پھر اگر وہ پلائیں دودھ | تمہارے لئے | تو دو ان کو

تک ان پر خرچ کرتے رہو پھر اگر وہ (بچہ کو) تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کو ان

اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ

اُن کی اُجرت | اور مشورہ کرلو | آپس میں | دستور کے مطابق | اور اگر | تم آپس میں سختی کرو | تو دودھ پلائے

کی اُجرت دوٗ اور آپس میں دستور کے مطابق مشورہ کرلیا کرو اور اگر تم آپس میں ضد اور سختی کرو گے تو کوئی اور (عورت بچہ کو)

لَهٗۤ اُخْرٰی ۝۶ؕ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ

اُس کو | (کوئی) دوسری عورت | اور خرچ کرے | وسعت والا | اپنی وسعت کے مطابق | اور وہ | جس پر تنگ کردیا گیا ہے

دودھ پلائے گی۔ صاحبِ وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔ اور جس کا رزق تنگ ہو (آمدنی کم ہو)

رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ

اس کا رزق | تو وہ خرچ کرے | اس میں سے جو | دیا اُس کو | اللہ نے | نہیں تکلیف دیتا | اللہ | کسی کو | مگر | اسی کے مطابق

وہ اسی میں سے خرچ کرے جو (تھوڑا بہت) اس کو اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جتنا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) تمہاری عورتوں میں سے جو عمر بڑھ جانے پر حیض آنے سے مایوس ہو جائیں اگر تم کو ان کی عدت کے متعلق شک ہو تو یاد رکھو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان لڑکیوں کو بھی جن کو ابھی تک حیض نہیں آیا یہی تین مہینے عدت ہے اور جو مطلقہ عورتیں حاملہ ہیں ان کی عدّت بچہ پیدا ہونے تک ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے کام میں آسانی کر دیتا ہے۔

(۵) عدت طلاق کے متعلق اللہ کا یہی حکم ہے جو اس نے تمہارے لئے قرآن میں نازل کر دیا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی غلطیاں معاف کر کے بڑا ثواب دیتا ہے۔

(۶) اور جس مکان میں تم خود رہتے ہو۔ اسی مکان میں ان عدت والیوں کو بھی اپنی طاقت کے مطابق خرچہ دے کر رکھو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے ان پر سختی نہ کرو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک اُن کو برابر خرچہ دو پھر اگر وہ طلاق کی عدّت ختم ہونے کے بعد تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اجرت دو اور اجرت کے متعلق آپس میں شریعت کے مطابق مشورہ کر لو کہ کسی پر زیادتی نہ کرو۔ اگر تم آپس میں دودھ کی اجرت کے متعلق آپس میں سختی کرو۔ مثلاً عورت کچھ کم لینے پر راضی نہ ہو اور تم کچھ زیادہ دینے پر تیار نہ ہو تو بہتر ہے کہ کوئی اور دایہ بچہ کو دودھ پلائے۔

افعال: لَمْ يَحِضْنَ: وہ حیض والی نہیں ہوئیں، جن کو حیض شروع نہ ہوا ہو، مضارع منفی بہ لم بمعنی ماضی (جمع مونث غائب)۔ يَئِسْنَ: ناامید ہوئیں، انہیں آس نہ رہی، ماضی (جمع مونث غائب)۔ اَسْكِنُوْهُنَّ: ان (عورتوں) کو گھر رہنے کے لئے دو، ان کو رہنے بسنے دو، ان کو جگہ دو، امر (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ: ان عورتوں کو ایذا نہ دو، تم ان کو نقصان نہ پہنچاؤ، نہی (جمع مذکر حاضر)، هُنَّ ضمیر (جمع مونث غائب)۔ تُضَيِّقُوْا: تم تنگی کرو، (کہ) تم تنگ کرو، مضارع (جمع مذکر حاضر)۔ يُعْظِمْ: وہ بڑا کرے گا، بڑا کر کے دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)۔ اِئْتَمِرُوْا: تم سکھاؤ، مشورہ دو، حکم منواؤ، امر (جمع مذکر حاضر)۔ اَرْضَعْنَ: ان عورتوں نے دودھ پلایا، ماضی (جمع مونث غائب)۔ تَعَاسَرْتُمْ: تم نے ایک دوسرے پر تنگی کی، تم نے آپس میں ضد کی، ماضی (جمع مذکر حاضر)۔ تُرْضِعُ: وہ دودھ پلائے گی، مضارع (واحد مونث غائب)۔

اسماء: اَحْمَال: حمل (جمع ہے)، حَمْلٌ واحد۔ اُولَاتِ: والیاں، صاحبات، اُولُوْا کی مونث اور ذَاتٌ کی جمع (علٰی غیر لفظہٖ)۔ وُجْدِكُمْ: تمہاری وسعت، طاقت، وُجْدِ مضاف، كُمْ (ضمیر جمع مذکر حاضر) مضاف الیہ۔

اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

جو اس کو دیا | عنقریب کردے گا | اللہ | تنگی کے بعد | آسانی | اور کتنی ہی | بستیاں ہیں | کہ نافرمانی کی انہوں نے

اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد فراخی عطا فرمائے گا اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا

اپنے رب کے حکم کی | اور اس کے رسول کے حکم کی | تو ہم نے حساب لیا اُن کا | حساب | سخت | اور عذاب دیا انہیں

حکم (ماننے) سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے ان کو

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾

عذاب | بہت بُرا | پھر انہوں نے چکھا | وبال | اپنے کام کا | اور تھا | انجام | ان کے کام کا | نقصان

بڑی بھاری سزا دی۔ غرض انہوں نے اپنی بداعمالیوں کا مزہ چکھا اور انجام کار ان کو خسارہ ہی ہوا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۖۚ

تیار کر رکھا ہے | اللہ نے | اُن کے لئے | عذاب | سخت | پس تم ڈرتے رہو | اللہ سے | اے عقل والو!

ان کے لئے (آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے پس اے عقل والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا

جو | ایمان لائے ہو | بیشک نازل کی ہے | اللہ نے تمہاری طرف | نصیحت | (یعنی) ایک رسول جو پڑھتا ہے

جو ایمان لا چکے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف ایک نصیحت بھیجی ہے۔ ایک ایسا رسول (بھیجا ہے) جو تم کو اللہ تعالیٰ کی

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تم پر | اللہ کی آیتیں | واضح | تا کہ وہ نکالے | اُن کو جو | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک

روشن آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اندھیروں سے نکال کر

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

اندھیروں سے | روشنی کی طرف | اور جو کوئی | ایمان لائے | اللہ پر | اور عمل کرے نیک

نور کی روشنی میں لائے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

وہ داخل کرے گا اُسے | باغات میں | بہتی ہوں گی | جن کے نیچے | نہریں | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | ہمیشہ ہمیشہ

اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ

بیشک اچھی دی اللہ نے اس کو روزی | اللہ ہی ہے | جس نے | پیدا کئے | سات | آسمان | اور زمین (بھی)

بیشک اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو بہترین رزق عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے سات آسمان اور انہیں کی طرح زمین بھی

مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ان کی طرح | اترتا ہے | (اس کا) حکم | ان کے درمیان | تا کہ تم جان لو | کہ اللہ | ہر چیز پر

پیدا کی۔ ان کے درمیان میں حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) طلاق یافتہ عورتوں اور اجرت پر دودھ پلانے والی عورتوں پر مالدار شخص اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق۔ اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔

(۸) اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کے رہنے والوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کے برے اعمال کے متعلق ان کی سخت گرفت کی اور ان اعمال کے بدلے میں انہیں آخرت میں بھی سخت عذاب دیا جائے گا۔

(۹) پس انہوں نے اپنے برے اعمال کفر و شرک اور گناہوں کے وبال کا مزہ چکھا اور ان کے کام کا انجام ہلاکت اور تباہی کے سوا کچھ نہ تھا۔

(۱۰) اللہ نے ان کے لئے آخرت میں سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پس اے اہل عقل، ایمان والو! ہمیشہ اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ اس کا انجام ہلاکت ہے۔ بیشک اللہ نے تمہارے لئے قرآن میں نصیحت نازل کر دی ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(۱۱) یعنی اس نے تمہاری طرف اپنا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیج دیا ہے جو تم کو اس کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو لوگ خلوص دل سے ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ان کو کفر و شرک اور گناہوں کے اندھیرے سے نکال کر ایمان اور نیک عمل کی روشنی میں لے آئے اللہ انہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے کیسی اچھی روزی ہے جو اللہ ان کو دے گا۔

افعال: قُدِرَ: روزی تنگ کردی گئی، وہ نپی تلی دی گئی، اس کے لئے تنگ کی گئی، ماضی مجہول (واحد مذکر غائب)۔ اٰتٰىهَا: اس نے اس کو دیا، ماضی (واحد مذکر غائب)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ حَاسَبْنٰهَا: ہم نے حساب لیا، ماضی (جمع متکلم)، هَا ضمیر (واحد مونث غائب)۔ ذَاقَتْ: اس نے چکھا، ماضی (واحد مونث غائب)۔ عَتَتْ: اس نے سرتابی کی، سرکشی کی، نافرمانی کی، ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: خُسْرًا: زیاں، نقصان، ٹوٹا، یہ خَسِرَ یَخْسَرُ کا مصدر ہے۔

قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾
قادر ہے | اور یہ کہ اللہ نے | احاطہ کر رکھا ہے | ہر چیز کا | علم سے
قادر ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورہ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اے نبیؐ! | آپ کیوں حرام ٹھہراتے ہیں | جو حلال کیا | اللہ نے آپؐ کے لئے | آپ چاہتے ہیں | خوشنودی
اے نبیؐ! جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے حلال قرار دی ہے آپ اس کو حرام کیوں ٹھہراتے ہیں۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی

اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ
اپنی بیویوں کی | اور اللہ | بڑا بخشنے والا | رحم والا ہے | بیشک واجب کر دیا | اللہ نے | تمہارے لئے توڑ دینا | تمہاری قسموں کا
چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ
اور اللہ ہی | تمہارا مالک ہے | اور وہی | جاننے والا | حکمت والا ہے | اور جب مخفی طور پر کہی | نبیؐ نے
اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے۔ اور جب نبیؐ نے اپنی ایک بیوی

اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ
اپنی کسی بیوی سے | (کوئی) بات | پھر جب | اس بیوی نے بتا دی | وہ بات | اور ظاہر کر دیا اُس کو | اللہ نے
سے راز کی بات کہی۔ پھر جب اس نے وہ بات (دوسروں کو) بتا دی اور اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ
نبیؐ پر | تو (نبی) نے خبر دی | اس کی کچھ | اور گریز کیا | بعض سے | پھر جب | پیغمبر نے بتلا دی اس کو | وہ بات
نبیؐ پر ظاہر کر دیا تو آپ نے وہ بات کچھ تو بتلا دی اور کچھ (کے بتانے) سے گریز فرمایا۔ پھر جب انہوں نے بی بی کو وہ بات بتائی

قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ
تو وہ بولی | کس نے بتا دی آپ کو | یہ بات؟ | آپ نے کہا بتلائی مجھے | علم والے | خبر رکھنے والے نے | اگر | تم دونوں توبہ کرو
تو وہ بولی آپ کو کس نے بتایا؟ آپؐ نے فرمایا مجھے علم رکھنے والے باخبر (اللہ) نے بتایا ہے۔ اگر تم دونوں (ازواج نبیؐ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ
اللہ کے آگے | کیونکہ ٹیڑھے ہو چکے | تمہارے دل | اور اگر | تم ایک دوسرے کی مدد کرو گی | آپؐ کے خلاف | تو بیشک
کرو (تو یہی مناسب ہے) کیونکہ تمہارے دل کجروی اختیار کر چکے ہیں اور اگر تم دونوں رسول کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتی رہیں تو

اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اللہ ہی ہے | آپ کا مددگار | جبرئیل | اور نیک | مومن | اور فرشتے (بھی) | اس کے بعد
(یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ پیغمبر کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے بھی اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے سات آسمان اور اسی طرح زمینیں پیدا کیں کہ ہمیشہ اس کا حکم ان سب کے درمیان جاری رہتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر چیز کا اس نے اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

سورۃ التحریم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض پاک بیویوں کی تسلی کے لئے اپنے اوپر شہد کا پینا حرام کرلیا تھا اس سے اللہ نے آپؐ کو منع فرمایا اس سورت میں اسی **تحریم** کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ عصر کے بعد اپنی سب ازواج کے پاس تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضرت زینب بنت جحشؓ اس وقت آپؐ کے لئے شہد کا شربت تیار رکھتیں جس کے پینے میں کچھ دیر لگ جاتی۔ باقی ازواج بھی آپ کی تشریف آوری کی شدت سے منتظر رہتی تھیں لہٰذا اس پر حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے مشورہ کرکے ایک روز آپؐ سے یہ کہا کہ آپؐ کے منہ مبارک سے کوئی خاص بُو آرہی ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا تھا اور آئندہ وہاں شہد نہ پینے کی قسم کھالی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! شہد جو آپ کے لئے اللہ نے حلال کیا ہے آپ اس کو عائشہؓ اور حفصہؓ کی تسلی کے لئے اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں یعنی حلال سمجھنے کے باوجود اس کو کیوں چھوڑتے ہیں؟ آپ اس قسم کو توڑ دیجئے اللہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

(۲) مسلمانو! اللہ نے تمہارے لئے ناجائز قسموں کا (کفارہ ادا کرکے) توڑ دینا واجب کردیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے اسی کا حکم ماننا چاہئے۔

(۳) اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کی تسلی کے لئے شہد کو اپنے اوپر حرام کرلیا اور ان سے کچھ بات کہہ کر اسے پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا مگر حفصہؓ نے وہ بات عائشہؓ سے کہہ دی اور اللہ نے آپؐ کو آگاہ کردیا تو آپؐ نے اس میں سے کچھ بات تو حفصہؓ کو بتلا دی کہ تو نے عائشہؓ سے یہ بات کہہ دی اور کچھ نہ بتائی وہ بولیں کہ آپ کو یہ کس نے بتلایا؟ یعنی کیا عائشہؓ نے بتا دیا؟) آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ نے خبر دی ہے جو سب کچھ جانتا اور ہر چیز سے واقف ہے۔ (ف) وہ کیا بات تھی؟ اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ یہ حضورؐ کا حسن اخلاق تھا کہ آپؐ ذاتی شکایت کے موقع پر بھی پورا الزام نہ دیتے بلکہ عفو و کرم سے بعض باتوں کو ٹال دیتے تھے۔

افعال: **یَتَنَزَّلُ**: وہ اترتا ہے' نازل ہوتا ہے' وارد ہوتا ہے' مضارع (واحد مذکر غائب)۔ **تُحَرِّمُ**: تو حرام کرتا ہے' مضارع (واحد مذکر حاضر)۔ **اَظْهَرَهُ**: اس نے اس کو ظاہر کردیا' اس کو جتایا' ماضی (واحد مذکر غائب) ہُ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ **اَنْبَاَكَ**: اس نے تجھ کو خبر دی' بتایا' ماضی (واحد مذکر غائب) كَ ضمیر (واحد مذکر حاضر)۔ **عَرَّفَ**: اس نے جتایا' بتا دیا' ماضی (واحد مذکر غائب)۔ **نَبَّاَتْ**: اس نے خبر دی' اطلاع دی' ظاہر کردیا' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: **تَحِلَّةَ**: کھولنا' کھول ڈالنا' حلال کرنا' مصدر ہے۔

ظَهِيرٌ ④ عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا
مددگار ہیں | قریب ہے | کہ اُس کا رب | اگر (نبیؐ) تمہیں طلاق دے دے | تو (اللہ) بدلے میں دے اس کو | عورتیں
مددگار ہیں۔ اگر نبیؐ تم سب کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اس کا رب اس کو تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرمائے

خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ
بہتر | تم سے | فرمانبردار | ایمان والیاں | فرماں بردار | توبہ کرنے والیاں | عبادت گزار | روزہ دار | بیوائیں
جو تم سے بہتر ہوں، مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں بیوہ

وَأَبْكَارًا ⑤ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
اور کنواریاں | اے ایمان والو! | بچاؤ | اپنے آپ کو | اور اپنے گھر والوں کو | آگ سے جس کا ایندھن
اور کنواریاں۔ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا
آدمی | اور پتھر ہیں | اس پر (مقرر ہیں) | فرشتے | سخت دل | زور آور | جو نافرمانی نہیں کرتے | اللہ کی | جو
آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے (متعین) ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جو بھی حکم دے وہ اس کی

أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ⑥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا
وہ انہیں حکم دے | اور وہ کرتے ہیں | جو انہیں حکم دیا جاتا ہے | اے کافرو! | تم بہانے نہ بناؤ
نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ اے کافرو! آج کے دن تم

الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ⑦ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
آج | بیشک تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا | جو | تم کیا کرتے تھے | اے ایمان والو!
بہانے نہ بناؤ (آج تو) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم کیا کرتے تھے۔ اے ایمان والو!

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
تم توبہ کرو | اللہ کے آگے | توبہ | سچی | اُمید ہے | کہ تمہارا رب | دور کردے | تم سے | تمہارے گناہ
تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل سے توبہ کر لو۔ اُمید ہے کہ تمہارا ربّ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا

وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ
اور داخل کرے تمہیں | باغات میں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | جس دن | رُسوا نہیں کرے گا | اللہ
اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو

النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
اپنے نبیؐ کو | اور اُن کو | جو ایمان لائے | اس کے ساتھ | اُن کا نور | دوڑتا ہوگا | ان کے آگے
اور ان لوگوں کو جو آپؐ کے ساتھ ایمان لائے، رسوا نہیں کرے گا۔ (اس دن) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور اُن کے

وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
اور ان کے دائیں | وہ کہہ رہے ہوں گے | اے ہمارے رب! | پورا کر | ہمارے لئے | ہمارا نور | اور بخش دے ہمیں
دائیں طرف دوڑتا چلا جاتا ہوگا۔ وہ دعا کرتے ہوں گے اے ہمارے ربّ! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل فرما دے اور ہم کو بخش دے

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۴) اگر تم دونوں (حضرت حفصہؓ و عائشہؓ) اپنی اس حرکت سے، جو تم نے رسول اللہؐ کے خلاف کی، توبہ کرو تو بہتر، کیونکہ اس میں تم نے حق سے کجروی کی اور اگر تم دونوں حضورؐ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بیشک اللہ اور جبرئیل اور سب نیک بخت ایماندار اور تمام فرشتے آپؐ کے مددگار ہیں، تم حضورؐ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔

(۵) بعض اوقات معمولی گھریلو رنجشیں بڑی پریشانیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ لہٰذا ازواج نبیؐ سے کہا گیا کہ وہ آپؐ کی رضامندی کا خاص خیال رکھیں، اور آپؐ کو معمولی باتوں میں نہ الجھائیں۔ اور اس بات پر اللہ کی شکر گزار رہیں کہ آپ کو ازواج نبی آخر الزمانؐ ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ اگر حضورؐ تم سب پاک بیویوں کو طلاق دے دیں تو اللہ ان کو تم سے بہتر فرمانبردار ایمان والی نماز میں کھڑی رہنے والی عبادت گزار روزہ دار بیوہ اور کنواری بیویاں دے دے لہٰذا محتاط رہیں۔

(۶) مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جن کی مشرکین عبادت کرتے ہیں) اس پر عذاب دینے والے فرشتے، نہایت شہ زور اور سخت دل مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جائے وہی کرتے ہیں یعنی خود بھی اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور گناہوں سے بچو اور اپنے بال بچوں اور رشتہ داروں کو بھی اس کی نصیحت اور تلقین کرو تا کہ دوزخ کے عذاب سے بچ جاؤ۔

(۷) دوزخ میں داخل ہوتے وقت کفار سے کہا جائے گا کہ اب تم جھوٹے بہانے نہ بناؤ آج تمہارا کوئی بہانہ نہیں سنا جائے گا اور شرک و کفر اور حق کو جھٹلانے کے برے اعمال جو تم کرتے رہے ان کی پوری سزا دی جائے گی۔

افعال: تَظَاهَرَا: تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی، مضارع (تثنیہ مونث حاضر)۔ تَتُوْبَا: تم دونوں توبہ کرتی ہو، تم دونوں باز آجاؤ، مضارع (تثنیہ مونث حاضر)۔ صَغَتْ: (دل) ٹیڑھے ہو گئے، وہ (جمع مکسر) مائل ہو گئے، جھک پڑے، ماضی (واحد مونث غائب)۔ طَلَّقَكُنَّ: اس نے تمہیں طلاق دی، ماضی (واحد مذکر غائب)، كُنَّ ضمیر (جمع مونث حاضر)۔ يُبْدِلَهُ: اس کو (تمہارے) بدلہ میں دے دے گا، مضارع (واحد مذکر غائب)، ہٗ ضمیر (واحد مذکر غائب)۔ قُوْا: تم بچاؤ، نگاہ رکھو، امر (جمع مذکر حاضر)۔ يَعْصُوْنَ: وہ نافرمانی (نہیں) کرتے ہیں، مضارع (جمع مذکر غائب)۔

اسماء: تَـآئِبَاتٍ: توبہ کرنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ ثَيِّبَاتٍ: بیاہی ہوئیں، بیوہ عورتیں۔ سٰٓئِحٰتٍ: روزہ دار، ہجرت کرنے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ عٰبِدٰتٍ: عبادت کرنے والیاں، بندگی بجا لانے والیاں، اسم فاعل (جمع مونث)۔ غِلَاظٌ: سخت دل، بے رحم، غَلِیْظٌ واحد۔

إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

بیشک تو | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے | اے نبیؐ! | جہاد کیجئے | کافروں | اور منافقین سے

بیشک تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے نبیؐ! کافروں اور منافقین سے جہاد کیجئے۔

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ

اور سختی کیجئے | ان پر | اور ان کا ٹھکانا | دوزخ ہے | اور وہ بہت بری جگہ ہے | لوٹ کر جانے کی | بیان کی اللہ نے

اور ان پر سختی کیجئے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے اللہ تعالیٰ

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ

ایک مثال | ان کے لئے | جو منکر ہیں | نوحؑ کی بیوی | اور لوطؑ کی بیوی کی | وہ دونوں تھیں | گھروں میں

کافروں کے لئے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے۔ وہ دونوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا

دو بندوں کے | ہمارے بندوں میں سے | جو دونوں نیک بخت تھے | پس ان عورتوں نے خیانت کی اُن سے | تو وہ دونوں کام نہ آئے

ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر انہوں نے ان کا حق ضائع کیا، پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے

عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠

اُن کے | اللہ کے آگے | کچھ بھی | اور حکم ہوا | کہ تم دونوں داخل ہو جاؤ | دوزخ میں | داخل ہونے والوں کے ساتھ

میں کوئی چیز بھی ان کے کچھ کام نہ آسکی اور (ان عورتوں کو) حکم ہوا کہ تم دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

اور بیان کی | اللہ نے | ایک (اور) مثال | ان لوگوں کے لئے | جو ایمان لائے | فرعون کی بیوی | جب

اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرماتا ہے۔ جب

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ

اس نے کہا | اے میرے رب! | بنا میرے لئے | اپنے پاس | ایک گھر | جنت میں | اور نجات دے مجھے | فرعون سے

اُس نے دعا کی اے میرے ربّ! میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے (کافرانہ)

وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

اور اس کے عمل سے | اور نجات دے مجھے | ظالم قوم سے | اور مریم بنت عمران کی

عمل سے بچالے اور مجھے (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے اور (مومنوں کے لئے دوسری مثال) مریم بنت عمران کی (ہے) جس نے

الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ

جس نے | حفاظت کی | اپنی عصمت کی | تو ہم نے پھونک دی | اس میں | اپنی ایک روح | اور اس نے تصدیق کی

اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ پس ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے رب

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢ ع

اپنے رب کی باتوں کی | اور اس کی کتابوں کی | اور وہ تھی | فرمانبرداروں میں سے

کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو سچا مانا اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) مسلمانو! اپنے چھوٹے اور بڑے گناہوں سے' اللہ کی جناب میں' سچی توبہ کرو امید ہے اللہ تمہارے گناہ معاف کر کے تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی۔ جس دن اللہ اپنے رسولؐ اور ان مومنین کو جو آپؐ کے ساتھ ایمان لائے تھے رسوا نہ کرے گا بلکہ پوری پوری کامیابی عطا کرے گا اور ان کے ایمان و نیک اعمال کا نور' ان کے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا اور وہ دعا کرتے جارہے ہوں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور مکمل کردے کہ کبھی بجھنے نہ پائے اور ہماری خطائیں معاف فرمادے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹) اور اے نبی! کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجئے۔ اور ان سے شدت کے ساتھ پیش آیئے یہ آپؐ کے حسن اخلاق سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے جو کہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(۱۰) جو لوگ حق دین (اسلام) سے انکار کرتے ہیں اللہ نے ان کی مثال حضرت نوحؑ اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی سی بیان کی ہے جو ہمارے دو نیک بخت بلند ہمت پیغمبروں کے نکاح میں تھیں۔ پس ان دونوں کو نبیوں کے اہل بیت میں سے ہونا خدا کے عذاب سے کچھ بھی نہ بچاسکا اس لئے کہ انہوں نے اپنے جلیل القدر شوہروں کی اطاعت نہ کی اور انہیں حکم ہوا کہ دوزخ والوں کے ساتھ تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۱) اور جو لوگ اللہ و رسولؐ و دین حق پر سچے دل سے ایمان لائے' اللہ نے ان کی مثال فرعون کی بیوی آسیہؓ کی سی بیان کی ہے جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائی تھیں اور فرعون نے اس مومنہ کے ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونک کر ان کو قتل کرادیا تھا جب ان کو یہ عذاب دیا جارہا تھا تو انہوں نے اللہ سے یوں دعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار! اپنے فضل سے میرے لئے جنت میں گھر بنا۔ اور مجھے فرعون اور اس کی سرکشی اور اس کی ظالم قوم سے نجات دے۔

(۱۲) اور اہل ایمان کی دوسری مثال حضرت عیسیٰؑ کی والدہ حضرت مریم بنت عمران کی سی ہے جنہوں نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا تو ہم نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے ان کے گریبان میں اپنی پیدا کی ہوئی عیسیٰ کی روح پھونک دی اور انہوں نے اللہ کے حکموں اور اس کی تمام کتابوں کی تصدیق کی اور وہ بندگی کرنے والوں میں سے تھیں۔

افعال: اَتْمِمْ: تو پورا کردے' امر (واحد مذکر حاضر)۔ خَانَتٰهُمَا: ان دونوں عورتوں نے ان دونوں کی خیانت کی' انہوں نے ان سے دغا کیا' ماضی (تثنیہ مونث غائب) هُمَا ضمیر (تثنیہ مذکر غائب)۔ لَمْ يُغْنِيَا: وہ دونوں کام نہ آئے' وہ دونوں دفع نہ کر سکے' فائدہ نہیں پہنچایا' مضارع منفی بہ لَم بمعنی ماضی (تثنیہ مذکر غائب)۔ اُدْخُلَا: تم دونوں داخل ہو جاؤ' امر (تثنیہ مذکر حاضر)۔ صَدَّقَتْ: اس نے تصدیق کی' اس نے سچ مانا' ماضی (واحد مونث غائب)۔

اسماء: نَصُوْحًا: خالص' صاف' سچی' حقیقی' یعنی ایسی توبہ کہ جس کے بعد گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا جائے' نُصْحٌ سے صیغۂ مبالغہ۔ عَبْدَيْنِ: دو بندے' عَبْدٌ کا تثنیہ۔ اِبْنَتَ: بیٹی' اِبْنٌ کی مونث' بَنَاتٌ جمع۔ دَاخِلِيْنَ: داخل ہونے والے' اسم فاعل (جمع مذکر)۔

سُوۡرَةُ الۡمُلۡكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | ثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ۝۱

بابرکت ہے | وہ ذات | جس کے ہاتھ میں | حکومت ہے | اور وہ | ہر چیز پر | قدرت رکھنے والا ہے

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

جس نے | پیدا کیا | موت | اور زندگی کو | تاکہ وہ آزمائے تمہیں | کہ تم میں سے کون | زیادہ اچھا ہے | عمل میں

وہی ہے جس نے موت و زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ ۝۲ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى

اور وہ | غالب ہے | بڑا بخشنے والا | وہ جس نے | پیدا کئے | سات | آسمان | تہہ در تہہ | تُو نہ دیکھے گا

اور وہ بڑا زبردست اور بخشش والا ہے۔ وہ جس نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ تُو اللہ تعالیٰ کی

فِىۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰى

رحمٰن کی تخلیق میں | کوئی خلل | پھر دوبارہ لوٹا نگاہ کو | کیا | تو دیکھتا ہے

کاریگری میں کوئی خلل نہ دیکھے گا ذرا دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ کیا تجھے کہیں کوئی

مِنۡ فُطُوۡرٍ ۝۳ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا

کوئی شگاف؟ | پھر | نگاہ ڈال | دوبارہ | لوٹ آئے گی | تیری طرف | نگاہ | ناکام ہو کر

خلل نظر آتا ہے؟ پھر بار بار آنکھ اُٹھا کر دیکھ تیری نگاہ ناکام تھک کر تیری طرف لوٹ

وَّهُوَ حَسِيۡرٌ ۝۴ وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَجَعَلۡنٰهَا

اور وہ تھکی ہوئی ہوگی | اور بیشک | ہم نے آراستہ کیا ہے | آسمانِ | دُنیا کو | چراغوں سے | اور ہم نے بنادیا اُن کو

آئے گی۔ اور بیشک ہم نے آسمانِ دُنیا کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزیّن کیا ہے اور ان کو شیاطین کے

رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ ۝۵ وَلِلَّذِيۡنَ

مارنے کے آلے | شیطانوں کے لئے | اور ہم نے تیار کیا ہے | اُن کے لئے | عذاب | بھڑکتی آگ کا | اور ان کے لئے

مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہم نے ان (شیاطین) کے لئے (آخرت میں) دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ

كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝۶ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا

جو منکر ہیں | اپنے رب کے | عذاب ہے | دوزخ کا | اور وہ بری ہے | لوٹنے کی جگہ | جب | وہ ڈالے جائیں گے

اپنے رب کے منکر ہیں اُن کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اور وہ بڑا بُرا ٹھکانا ہے۔ جب اُن کو اس میں ڈالا جائے گا

فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّهِىَ تَفُوۡرُ ۙ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ

اس میں | تو وہ سنیں گے | اس کی چیخیں | اور وہ | جوش مار رہی ہوگی | قریب ہوگا | کہ پھٹ پڑے | غضب سے

تو وہ اس کی خوفناک آوازیں سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ (ایسا معلوم ہوگا) گویا مارے غضب کے پھٹ پڑے گی

سورۃ الملک

ملک کے معنی عربی میں حکومت اور سلطنت کے ہیں چونکہ اس سورۃ کے شروع میں عالم پر اللہ کی حکومت کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) نہایت بلند اور برتر ہے اللہ کی وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں سارے عالم کی حکومت ہے اور وہی ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۲) وہی قادر مطلق ہے جس نے ممکنات کے لئے عدم اور وجود (موت وحیات) کی دو حالتیں ایجاد کیں کہ ازل میں جن ممکنات کو وجود دینا پہلے ہی لکھا تھا ان میں سے ہر ایک کو مقررہ وقت تک پردۂ عدم میں رکھا اور اس تقدیر کے مطابق اپنے اپنے وقت پر جامۂ وجود سے آراستہ کیا اور تم انسانوں کو بھی عدم سے وجود عطا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ بڑا غالب بخشنے والا ہے۔

(۳) وہی اللہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے ایسی حکمت سے پیدا کئے کہ خدا کی اس پیدائش میں ذرا نقص دکھائی نہیں دیتا اور کتنا ہی غور کرو آسمان میں کوئی دراڑ نہیں نظر آتی۔

(۴) پھر دوبارہ نظر ڈالو وہ ہر بار ناکام اور ہاری ہوئی واپس آئے گی اور کوئی نقص معلوم نہیں کر سکے گی۔

(۵) اور اس نے اپنی قدرت سے قریبی آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے آراستہ کر دیا ہے اور ان ستاروں کو شیاطین کے لئے سنگساری کے آلات بنا دیئے کہ چوری چھپے فرشتوں کی باتیں سننے کے لئے آسمان پر نہ چڑھ سکیں اور اس کے علاوہ ان شیاطین کے لئے آخرت میں بھڑکتی ہوئی دوزخ کی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۶) اور حق سے انکار کرنے والوں کے لئے عذاب دوزخ تیار ہے جو کہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

(۷) جب وہ منکر دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور وہ شدت سے خوب جوش مار رہی ہوگی۔

افعال: تَفُوْرُ: وہ اچھلتی ہے، جوش مارتی ہے (مضارع)۔
اسماء: طِبَاقًا: اوپر تلے تہ بہ تہ۔ تَفٰوُتٍ: بے ضابطگی، چوک، فرق۔ کَرَّتَیْنِ: دو مرتبہ، دوبارہ۔ خَاسِئًا: ذلیل، خوار (اسم فاعل)۔

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۸

جب بھی | ڈالا جائے گا | اس میں | کوئی گروہ | تو ان سے پوچھیں گے | اس کے نگران | کیا نہیں آیا تمہارے پاس | کوئی ڈرانے والا

جب بھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو ان سے (دوزخ کے) محافظ (فرشتے) پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا؟

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

وہ کہیں گے | کیوں نہیں | بیشک آیا ہمارے پاس | ایک ڈرانے والا | تو ہم نے جھٹلا دیا | اور ہم نے کہا | کہ نہیں نازل کیا | اللہ نے

وہ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا لیکن ہم نے اُس کو جھٹلایا اور ہم نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز

مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ

کچھ بھی | نہیں ہو تم | مگر | بڑی گمراہی میں | اور وہ کہیں گے | کہ اگر | ہم نے سنا ہوتا

نہیں اُتاری اور تم خود ہی بڑی غلطی میں مبتلا ہو۔ پھر وہ (کفار) کہیں گے کاش! ہم (غور سے) سنتے

اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

یا سمجھا ہوتا | تو ہم نہ ہوتے | دوزخیوں میں | پس وہ اعتراف کرلیں گے | اپنے گناہ کا

یا سمجھ سے کام لیتے تو (آج) ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۱۱ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ

تو لعنت ہے | دوزخ والوں کے لئے | بیشک | جو لوگ | ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | بغیر دیکھے | ان کے لئے

اب دفع ہو جائیں یہ دوزخ والے۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے۔ ڈرتے ہیں اُن کے لئے

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۱۲ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

بخشش ہے | اور اجر | بہت بڑا | اور | تم چھپاؤ | اپنی بات | یا تم ظاہر کرو | اس کو | بیشک وہ | جاننے والا ہے

بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ اور تم اپنی بات پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو' بیشک وہ دلوں کا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۱۳ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۱۴

راز | سینوں کے | کیا وہ نہیں جانتا | جس نے پیدا کیا (سب کو) | اور وہ بڑا باریک بین | باخبر ہے

راز خوب جانتا ہے۔ بھلا جس نے پیدا کیا' کیا وہ نہ جانے گا؟ اور وہ تو بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا

وہی ہے جس نے | بنادیا | تمہارے لئے | زمین کو | قابل استعمال | پس چلو تم | اس کے راستوں میں | اور کھاؤ

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قابل استعمال بنا دیا تاکہ تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ

مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۱۵ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ

اللہ کے رزق میں سے | اور اسی کی طرف | دوبارہ اُٹھ کر جانا ہے | کیا تم بے خوف ہو؟ | اس اللہ سے | جو آسمان میں ہے

کے رزق میں سے کھاؤ۔ اور اسی کی طرف (تم کو) دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔ کیا تم اس اللہ سے جو آسمان میں ہے' اس بات سے

اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۱۶ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

کہ وہ دھنسا دے | تمہیں | زمین میں | پھر اچانک | وہ لرزنے لگے | کیا تم بے خوف ہو؟ | اُس اللہ سے

بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور اچانک وہ (زمین) لرزنے لگے۔ یا تم اس اللہ سے جو آسمان میں ہے'

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) ایسے طور پر کہ ابھی جوش سے گویا پھٹ پڑے گی' جب کفار کا ایک گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو دوزخ کے نگران (فرشتے) ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی خدا کے عذاب سے ڈرانے والا پیغمبر نہیں آیا تھا؟

(۹) وہ کہیں گے کیوں نہیں! یقیناً ہمارے پاس خدا کے عذاب سے ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا تھا کہ اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا اور تم بالکل غلطی پر ہو۔

(۱۰) نیز وہ کہیں گے کہ اگر ہم اللہ کے کلام کو توجہ سے سنتے اور سمجھ کر اس پر عمل کرتے تو آج ہم دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے۔

(۱۱) پس اس روز وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے' لیکن دوزخ والے خدا کی رحمت سے دور ہی رہیں گے۔

(۱۲) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ دیکھے بغیر اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ ان کے لئے آخرت میں مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

(۱۳) اور تم خواہ چھپ کر کوئی بات کرو یا ظاہر اُس کو سب معلوم ہے بیشک وہ تو دلوں کے راز جانتا ہے۔

(۱۴) بھلا جس نے سب کو پیدا کیا وہ تمہارے تمام افعال و اقوال و احوال کو نہیں جانتا؟ ضرور جانتا ہے اور وہ تو بڑا باریک بین' ہر چیز سے باخبر ہے۔

(۱۵) وہی قادر مطلق ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے نرم ہموار کردیا' تا کہ تم اس کے اطراف میں چلو پھرو اور خدا کی پیدا کی ہوئی روزی کھاؤ اور بالآخر قیامت کے دن سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۶) کیا تمہیں اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ' جو آسمان کا مالک ہے وہ تمہیں زمین میں زندہ گاڑ کردے۔ اور وہ اچانک زلزلے سے لرزنے لگے' کیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ جو آسمان کا مالک ہے وہ تمہاری نافرمانی کی وجہ سے تم پر آسمان سے پتھر برسادے پھر تمہیں اچھی طرح معلوم ہوجائے گا کہ اس کا وعدۂ عذاب کیسا سخت ہے۔

افعال: تَمَیَّزُ: وہ پھٹ جائے' پڑے' (مضارع)۔ نَعْقِلُ: ہم سمجھ لیتے (مضارع)۔ اِجْهَرُوْا: تم زور سے کہو' (امر)۔

فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

جو آسمان میں ہے | کہ وہ بھیج دے | تم پر | پتھروں کی بارش | پس جلد تم جان لوگے | کیسا ہے | میرا ڈرانا؟

بے خوف ہو گئے کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے پھر تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا میرا ڈرانا کیسا تھا؟

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور جھٹلا چکے | وہ لوگ | جو ان سے پہلے تھے | تو کیسا رہا | میرا عذاب | اور کیا نہیں دیکھا انہوں نے

اور جو لوگ ان سے پہلے تھے، وہ (بھی) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر (دیکھ لو کہ ان پر) میرا کیسا عذاب ہوا۔ کیا انہوں نے اپنے

اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ

پرندوں کو | اپنے اوپر | پر پھیلاتے | اور سکیڑتے ہوئے | کوئی نہیں تھام سکتا انہیں | مگر | مہربان خدا

اوپر پرندوں کو (اڑتے) نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے ہیں؟ ان کو اللہ کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ

بیشک وہ | ہر چیز کو | دیکھ رہا ہے | بھلا کون | ایسا ہے جو | تمہارا لشکر ہو | (کہ) وہ مدد کرے تمہاری

بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہارا لشکر بن کر رحمٰن کے سوا تمہاری

مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

سوائے | رحمٰن کے | نہیں کافر | مگر | دھوکے میں | بھلا کون ہے | ایسا جو

مدد کر سکے؟ کافر تو محض دھوکے میں پڑے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تم کو

يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

روزی دے تمہیں | اگر | وہ روک لے | اپنی روزی | بلکہ | وہ جمے ہوئے ہیں | سرکشی | اور نفرت میں

رزق پہنچائے اگر اللہ تعالیٰ اپنا رزق روک لے لیکن یہ لوگ تو سرکشی اور نفرت میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا

پس کیا وہ شخص | جو چلتا ہے | گرتا ہوا | اپنے منہ کے بل | صحیح راستے پر ہے | یا وہ شخص جو چلتا ہے | سیدھا

کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتے پڑتے چلتا ہو، وہ سیدھی راہ پر ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا

عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

سیدھے راستہ پر | کہہ دیجئے | وہی ہے جس نے | پیدا کیا تمہیں | اور بنا دیئے | تمہارے لئے

ہموار راستہ پر چلا جا رہا ہو۔ آپ فرما دیجئے وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ

کان | اور آنکھیں | اور دل | تھوڑا ہی | تم شکر ادا کرتے ہو | کہہ دیجئے | وہی ہے | جس نے

آنکھیں اور دل دیئے۔ (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو۔ آپ فرما دیجئے وہی ہے جس نے

ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

پھیلا دیا تمہیں | زمین میں | اور اسی کی طرف | تم اکٹھے کئے جاؤ گے | اور وہ کہتے ہیں | کہ کب ہوگا | یہ

تم کو زمین میں پھیلا دیا اور (آخرت میں) تم اسی کے سامنے جمع کئے جاؤ گے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۷)

(۱۸) اور پہلی امتوں کے نافرمان لوگ جو ان کفار مکہ سے پہلے گزر چکے ہیں وہ بھی اللہ کے رسولوں کو جھٹلا کر اپنے کیے کی سزا پا چکے ہیں، پس دیکھو کہ ہماری ناراضگی کیسی سخت تھی۔

(۱۹) کیا ان کفار مکہ نے ہماری قدرت کا بغور مطالعہ نہیں کیا کہ وہ پرندے جو اُوپر ہوا میں پر کھولتے اور سکیڑتے اڑتے پھرتے ہیں ان کو خدا ہی سہارا دیئے ہوئے ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۰) بھلا مصیبت آ پڑنے پر اللہ، رحمان کے سوا اور کون ہے جو تمہاری مدد کو پہنچے اور مصیبت سے بچا دے؟ کوئی نہیں منکرین تو محض دھوکے میں پڑے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا حمایتی اور مددگار سمجھتے ہیں۔

(۲۱) بھلا اللہ اگر اپنی روزی دینا بند کر دے تو کون ایسا ہے جو تمہیں روزی پہنچا سکے؟ کوئی نہیں مگر وہ مشرکین تو محض حق سے نافرمانی اور نفرت کی وجہ سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

(۲۲) کیا وہ مشرک جو معبود برحق کو چھوڑ کر، جھوٹے معبودوں کی عبادت میں مصروف ہے گویا کہ منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے وہ منزل مقصود کو پہنچے گا یا وہ مسلمان جو توحید الٰہی کے سیدھے راستے پر چل رہا ہے؟

(۲۳) کہہ دیجئے کہ معبود برحق وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے مگر تم تھوڑا ہی شکر کرتے ہو کہ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں استعمال کرتے ہو۔

(۲۴) کہہ دیجئے معبود حقیقی وہی قادر مطلق ہے۔ جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور قیامت کے روز اسی کے سامنے تم اعمال کا جواب دینے کے لئے جمع کیے جاؤ گے۔

افعال: اَمِنْتُمْ: تم مطمئن ہوئے، امن میں پڑے، بے خوف ہوئے (ماضی)۔ یَقْبِضْنَ: وہ سمیٹتے ہیں، (مضارع)۔ اَمْسَکَ: اس نے روک رکھا، (ماضی)۔ نُفُوْر: بھاگنا، دور ہونا۔

اسماء: مُکِبًّا: سرنگوں، اوندھا۔

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ
وعدہ | اگر ہو تم | سچے | کہہ دیجئے | بیشک (اس کا) علم | اللہ کے پاس ہے | اور
پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔ آپ فرما دیجئے (اس کا) علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور

إِنَّمَا أَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ
بیشک میں | ڈرانے والا ہوں | صاف صاف | پھر جب | وہ اسے دیکھیں گے | بالکل قریب | تو بگڑ جائیں گے
میں تو محض واضح ڈرانے والا ہوں۔ پھر جس وقت یہ اس وعدے کو نزدیک تر آتے دیکھیں گے تو کافروں

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ
چہرے ان لوگوں کے | جو کافر ہیں | اور کہا جائے گا | یہی ہے | وہ | جس کو تم (دنیا میں) | مانگا کرتے تھے | کہہ دیجئے
کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا یہی تو ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے۔ آپ فرما دیجئے

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ
بھلا دیکھو تو! | اگر | ہلاک کردے مجھے | اللہ اور | ان کو | جو میرے ساتھ ہیں | یا وہ رحم کرے ہم پر | تو کون ہے | جو پناہ دے گا
بھلا دیکھو تو اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو (دوزخ کے)

الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ
کافروں کو | عذاب دردناک سے | کہہ دیجئے | وہی ہے | بڑا مہربان | ہم ایمان لائے | اس پر | اور اسی پر
دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔ آپ فرما دیجئے وہی بڑا مہربان ہے ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی پر

تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ
ہم نے بھروسہ کیا | پس عنقریب تم جان لوگے | کہ کون ہے وہ | جو کھلی گمراہی میں ہے؟ | کہہ دیجئے | بھلا دیکھو تو
ہمارا بھروسہ ہے پس تم لوگوں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑا ہوا ہے۔ آپ فرما دیجئے دیکھو تو اگر

إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّأْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾
اگر | ہو جائے | تمہارا پانی | خشک | تو کون ایسا ہے | جو لے آئے گا تمہارے پاس | پانی | بہتا ہوا
تمہارا یہ پانی گہرائی میں جا کر غائب ہو جائے تو کون ہے جو یہ صاف ستھرا جاری پانی تمہارے لئے لے آئے گا۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باون آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَإِنَّ
نٓ | قسم ہے قلم کی | اور جو کچھ | وہ لکھتے ہیں | کہ نہیں ہیں آپ | اپنے رب کے فضل سے | دیوانہ | اور بیشک
نون۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں (فرشتے یا اہلِ قلم)، آپ اپنے ربّ کے فضل سے مجنوں نہیں ہیں۔ اور بیشک

لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾
آپ کے لئے | ایسا اجر ہے | جو ختم نہ ہو | اور بیشک آپ | اعلیٰ درجہ کے اخلاق والے ہیں
آپ کے لئے (ایسا) اجر ہے جو (کبھی) ختم ہونے والا نہیں۔ اور یقیناً آپ بہترین اخلاق والے ہیں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۵) وہ مشرک آپؐ سے مذاق کے طور پر پوچھتے ہیں کہ یہ دوبارہ حشر و نشر کا وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ بالکل صحیح ہے۔

(۲۶) کہہ دیجئے کہ اس کے قائم ہونے کا وقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور میں تو واضح طور پر خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔

(۲۷) پس جب وہ آخرت کے عذاب کو بالکل نزدیک دیکھ لیں گے تو ان کی شکلیں بگڑ جائیں گی' منہ پر سیاہی چھا جائے گی اور دوزخ کے فرشتے ان سے کہیں گے کہ یہی وہ عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔

(۲۸) مکہ کے کفار حضور اور مسلمانوں کے لئے ہلاکت کی دعا کیا کرتے تھے اس پر یہ حکم ہوا کہ آپؐ ان سے کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو اگر مجھے اور میرے اصحاب کو اللہ موت دے دے' جیسا کہ تمہاری خواہش ہے یا ہم پر اپنا رحم کر کے ہمیں کچھ عرصہ اور مہلت دے دے تو دونوں صورتوں میں کون ایسا ہے جو کفار کو خدا کے عذاب سے نجات دے؟ وہ تو ان پر ضرور آ کے رہے گا اور ہمارا دونوں صورتوں میں کوئی نقصان نہیں۔

(۲۹) کہہ دیجئے اسی کی رحمت بہت وسیع ہے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ ہم نے دل سے اس کی تصدیق کی اور اسی پر ہمارا ہر کام میں اعتماد ہے۔ پس عذاب آ جانے پر تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلا گمراہ ہے ہم یا تم۔

(۳۰) کہہ دیجئے۔ بھلا دیکھو تو اگر وہ پانی جو تم استعمال کرتے ہو زمین میں گہرا اتر جائے جو کسی طرح نکالا نہ جا سکے تو بتاؤ کون ایسا ہے جو تمہیں بہتا پانی لا دے۔

سورۃ القلم

اس سورۃ میں چونکہ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم کھائی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

نٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔

(۱) قلم اور وہ علوم جو قلم سے لکھے جاتے ہیں وہ اس بات کی زبردست گواہی ہیں۔

(۲) کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپؐ دیوانہ نہیں ہیں' جیسا کہ کفار نعوذ باللہ آپؐ کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ آپؐ تو انسانیت کے رہنما ہیں۔

(۳) اور بلاشبہ دین کی تبلیغ میں ہر طرح کی مصیبت پر صبر کے بدلے میں آپؐ کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

(۴) اور کچھ شک نہیں کہ آپؐ کی فطرت ہی میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق رکھے گئے ہیں اور آپؐ حسنِ اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں۔

افعال: تَدَّعُوْنَ: تم آرزو کرتے ہو' تم مانگتے ہو' (مضارع)۔

اسماء: زُلْفَةً: نزدیک' قریب' (درجہ منزلت)۔ غَوْرًا: نشیبی جگہ' پانی کا زمین کے اندر گھس جانا۔ مَّعِيْنٍ: جاری' شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝٥ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝٦ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

پس آپ جلد دیکھ لیں گے | اور وہ بھی دیکھ لیں گے | تم میں سے کون | دیوانہ ہے | بیشک آپ کا رب | خوب جانتا ہے

پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ لوگ بھی دیکھ لیں گے۔ کہ تم میں سے (واقعی) دیوانہ کون ہے۔ بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ

اُس کو جو | گمراہ ہوا | اُس کے راستے سے | اور وہی | خوب جانتا ہے | ہدایت یافتہ لوگوں کو | پس آپ کہنا نہ مانیں

کہ کون راہِ راست سے بہک چکا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون راہِ ہدایت پر ہے۔ پس آپ ان جھٹلانے والوں کی

الْمُكَذِّبِينَ ۝٨ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ

جھٹلانے والوں کا | وہ چاہتے ہیں | کہ کاش آپ نرم پڑ جائیں | تو وہ (بھی) نرمی کریں | اور آپ کہنا نہ مانیں | ہر

بات نہ سنیں۔ (اور) وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرمی برتیں تو یہ بھی نرمی پر اتر آئیں۔ تو آپ کسی قسمیں کھانے والے

حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝١١ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

قسمیں کھانے والے | ذلیل | عیب نکالنے والا | لئے پھرتا ہے | چغل خوری | نیکی سے روکنے والا | حد سے بڑھا ہوا

ذلیل شخص کی باتیں نہ مانیں۔ جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ جو نیک کاموں سے روکتا ہے اور حد سے بڑھا ہوا

أَثِيمٍ ۝١٢ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝١٣ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝١٤ إِذَا تُتْلَىٰ

گنہگار | بدمزاج | اس کے بعد | بداصل | اس لئے کہ وہ ہے مال والا | اور اولاد والا | جب پڑھی جاتی ہیں

مجرم ہے۔ جو بدزبان ہے اور علاوہ ازیں بدنام بھی ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے۔ جب اس کو ہماری آیتیں

عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝١٥ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۝١٦

اُس پر | ہماری آیتیں | تو کہتا ہے | کہ کہانیاں ہیں | پہلے لوگوں کی | ہم جلد داغ دینگے اُس کو | ناک پر

پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم عنقریب اس کی ناک کو داغیں گے۔

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا

بیشک ہم نے آزمایا ہے انہیں | جیسا کہ | ہم نے آزمایا تھا | باغ والوں کو | جب انہوں نے قسم کھائی

بلاشبہ ہم نے ان کی (بھی) اسی طرح آزمائش کی ہے جیسے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جنہوں نے قسم کھائی کہ وہ

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝١٧ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝١٨ فَطَافَ عَلَيْهَا

کہ وہ ضرور توڑ ڈالیں گے (اس کا پھل) | صبح ہوتے ہی | اور انہوں نے "انشاء اللہ" نہ کہا | پس پھر گئی | اس (باغ) پر

صبح ہوتے ہی (اپنے باغ کے) پھل توڑ لیں گے۔ اور "انشاء اللہ" تک نہ کہا۔ پھر اس (باغ) پر تیرے رب کی طرف

طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝١٩ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝٢٠

ایک پھرنے والی (آفت) | آپ کے رب کی طرف سے | اور وہ | سو رہے تھے | پس وہ (باغ) ہو گیا | جیسے کٹی ہوئی کھیتی

سے ایک پھر جانے والی (آفتِ ناگہانی) پھر گئی جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے۔ پھر صبح تک وہ (باغ) ایسا ہو چکا تھا جیسے کٹی ہوئی فصل۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝٢١ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

تو وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے | صبح ہوتے ہی | کہ صبح سویرے چلو | اپنے کھیت پر | اگر | ہو تم

تو صبح کے وقت انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی۔ کہ (بھائیو!) اگر تم کو (پھل) توڑنا ہے تو اپنے کھیت پر سویرے ہی سویرے

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۵) پس عنقریب عذاب آ جانے پر آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔
(۶) کہ تم میں سے کس پر دیوانگی کا اثر ہے۔
(۷) یقیناً آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون حق سے بہکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر چل رہا ہے؟
(۸) مشرکین آپؐ سے کہتے تھے کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو تو ہم بھی اللہ کی عبادت کریں۔ اس پر یہ حکم ہوا کہ آپؐ ان حق کے جھٹلانے والوں کی کوئی بات نہ مانئے۔
(۹) وہ تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ آپؐ ان کے جھوٹے معبودوں کے بارے میں کچھ نرمی کریں تو وہ بھی نرمی کریں۔
(۱۰) اور اس ذلیل، خوب قسمیں کھانے والے شخص (ولید بن مغیرہ) کی کوئی بات نہ ماننا۔
(۱۱) جو بڑا نکتہ چین اور بہت چغل خور ہے۔
(۱۲) خیرات کرنے یا اسلام لانے سے روکنے والا، حد سے زیادہ ظالم اور گنہ گار ہے۔
(۱۳) بڑا بد اخلاق، بد مزاج اور ان سب کے علاوہ بدنام بھی ہے۔
(۱۴) محض یہ سمجھ کر کہ اس کے پاس مال و اولاد ہے، ایسی بے ہودہ باتیں کرتا ہے کہ:
(۱۵) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
(۱۶) عنقریب ہم اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے کہ وہ اس سے الگ پہچانا جائے اور رسوا ہو۔ (ف) بدر کی لڑائی میں اس کی ناک پر تلوار کا زخم لگا تھا۔ یا مراد آخرت کا عذاب اور رسوائی کا داغ ہو سکتا ہے۔
(۱۷) ہم نے اہل مکہ کو بھی قحط اور بھوک سے ایسا ہی آزمایا جیسا کہ باغ اُس کے مالکوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم صبح ہوتے ہی محتاجوں کے آنے سے پہلے باغ کا سب پھل توڑ لیں گے۔ اور ان کا باپ جو پھلوں وغیرہ کا ایک حصہ فقراء کو دیتا تھا وہ بھی بچا لیں گے۔
(۱۸) اور انشاء اللہ بھی نہ کہا۔ کیونکہ انہیں فقراء کو محروم کرنے کے اپنے منصوبے کی کامیابی پر اتنا پختہ یقین تھا۔
(۱۹) پس رات کو وہ سو رہے تھے کہ خدا کے حکم سے غیبی آگ نے سارا باغ جلا دیا۔
(۲۰) جس سے وہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔
(۲۱) پس صبح ہوتے ہی وہ تینوں بھائی ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔

افعال: تُدْهِنُ: تو نرمی کرے، ملائمت کرے (مضارع)۔ یُدْهِنُوْنَ: نرمی کریں، ڈھیلے پڑ جائیں (مضارع)۔ سَنَسِمُهٗ: عنقریب ہم داغ لگائیں گے، نشان بنا دیں گے (مضارع)۔ بَلَوْنَا: ہم نے آزمایا (ماضی)۔ یَصْرِمُنَّهَا: وہ ضرور اس کے پھل توڑ لیں گے (مضارع)۔ طَافَ: پھر گیا، پھیرا گیا (ماضی)۔ تَنَادَوْا: انہوں نے باہم ایک دوسرے کو پکارا، آواز دی (ماضی)۔

اسماء: اَلْمَفْتُوْنُ: تم میں سے کس کو جنون ہے۔ مَشَّآءٍ: چغل چور۔ بِنَمِیْمٍ: چغلی کھانا۔ حَلَّافٍ: بڑا قسمیں کھانے والا۔ مَنَّاعٍ: نیکی سے روکنے والا، مال روک کر رکھنے والا۔ زَنِیْمٍ: بدنام جو کسی بری عادت سے بدنام ہو۔ هَمَّازٍ: بڑا عیب گو، طعن کرنے والا۔ عُتُلٍّ: سخت مزاج، اجڈ، بسیار خور۔ خُرْطُوْمِ: سونڈ۔ صَرِیْمِ: کٹا ہوا، ٹوٹا ہوا۔ مُصْبِحِیْنَ: صبح کرنے والے، صبح کرتے کرتے۔

صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا

پھل توڑنے والے | پھر وہ چلے | اور وہ | آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے | کہ ہرگز نہیں | داخل ہونا چاہئے اس میں

چلے چلو۔ غرض وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے۔ کہ (دیکھو) آج تمہارے پاس کوئی محتاج

الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا

آج | تم پر | (کوئی) مسکین | اور وہ سویرے ہی جا پہنچے | بڑے اہتمام سے | قدرت رکھتے ہوئے | پھر جب

آنے نہ پائے۔ اور اپنی قدرت (و تدبیر) پر نازاں تیزی سے سویرے ہی جا پہنچے۔ پھر جب

رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

انہوں نے اس کو دیکھا | تو کہنے لگے | بیشک ہم راہ بھول گئے ہیں | بلکہ ہم تو | بدنصیب ہیں | کہا

اس (تباہ شدہ باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے کہ (غالبًا) ہم راہ بھول گئے ہیں' نہیں! بلکہ ہماری قسمت پھوٹ گئی۔ ان میں سے

اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

ان کے درمیان والے نے | کیا میں نے نہ کہا تھا تم سے | کہ کیوں تم تسبیح نہیں کرتے | وہ بولے | پاک ہے | ہمارا رب

جو اعتدال پسند تھا بولا' میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ اللہ کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے۔ پھر بولے پاک ہے ہمارا رب

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

بیشک ہم ہی تھے | ظالم | پس متوجہ ہوکر | ایک | دوسرے کی طرف | آپس میں ملامت کرنے لگے

بیشک ہم ہی خطاکار تھے۔ پھر وہ لوگ ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا

بولے | ہائے افسوس | بیشک ہم ہی تھے | حد سے بڑھے ہوئے | امید ہے | کہ ہمارا رب | بدلہ دے ہمیں | بہتر

بولے ہماری شامت کہ ہم ہی حد سے بڑھنے والے تھے۔ شاید ہمارا رب اس سے بہتر (باغ) ہم کو

مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ

اس (باغ) سے | بیشک ہم | اپنے رب کی طرف | رجوع کرنے والے ہیں | یوں (ہوتا ہے) | عذاب | اور البتہ عذاب

بدلے میں دے بیشک ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ (دنیا میں) آفت یوں ہی (آتی) ہے اور آخرت کا عذاب تو

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

آخرت کا | سب سے بڑا ہے | کاش | وہ جانتے | بیشک | پرہیزگاروں کے لئے | ان کے رب کے پاس

کہیں بڑھ کر ہوگا کاش وہ جانتے۔ بیشک پرہیزگار بندوں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ

باغات ہیں | نعمتوں کے | تو کیا ہم کردیں گے | فرمانبرداروں کو | مجرموں کی طرح | تمہیں کیا ہوا

نعمت کے باغ ہیں۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کر دیں گے؟ تمہیں کیا ہوا'

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ | کیا تمہارے پاس | (کوئی) کتاب ہے | جس میں | تم پڑھتے ہو؟ | (کہ) بیشک

تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے' جس میں تم پڑھتے ہو۔ (پھر تو) یقینًا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۲) کہ اگر تم کو باغ کا پھل توڑنا ہے تو صبح سویرے ہی باغ میں چلو۔
(۲۳) پس وہ باغ کی طرف چلے اور چپکے چپکے آپس میں کہتے جاتے تھے۔
(۲۴) کہ آج اس باغ میں تمہارے پاس کوئی محتاج داخل نہ ہونے پائے۔
(۲۵) اور سویرے ہی بڑے انتظام کے ساتھ وہاں جا پہنچے اور دل میں سمجھتے تھے کہ وہ ضرور سب پھل توڑ لیں گے۔
(۲۶) مگر جب انہوں نے اس کو راکھ کا ڈھیر دیکھا تو افسوس سے کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول کر کہیں اور جگہ تو نہیں نکل آئے؟ کیونکہ یہاں تو باغ وغیرہ کچھ بھی نہیں۔
(۲۷) جب غور کرنے پر ثابت ہو گیا کہ جگہ تو وہی ہے تب کہنے لگے راستہ تو نہیں بھولے بلکہ ہماری بدقسمتی سے باغ ہی جل گیا ہے اور ہم محروم رہ گئے۔
(۲۸) تب درمیانہ بھائی بولا کیا میں نے تم سے اسی وقت نہ کہہ دیا تھا کہ تم انشاء اللہ کہہ کر اللہ کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے۔ یعنی جو کچھ بھی کرنا ہے اللہ اور اس کے حکموں کو یاد رکھتے ہوئے کرو۔
(۲۹) وہ بولے بے شک ہمارا رب سب خرابیوں سے پاک ہے واقعی ہم ہی گنہگار تھے جو اس پر بھروسہ نہ کیا اور مسکینوں کو محروم رکھنے کی نیت کی۔
(۳۰) پھر تو وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر برا بھلا کہنے لگے۔
(۳۱) بولے ہائے افسوس! واقعی ہم نے حد سے زیادہ ظلم کیا۔
(۳۲) کچھ دور نہیں کہ اللہ ہم کو اس سے بہتر باغ عطا کر دے اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
(۳۳) سرکشوں کو ہم ایسا ہی عذاب دیا کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر سخت ہے کاش! وہ جانتے تو ایسا نہ کرتے۔
(۳۴) بلاشبہ پرہیزگاروں کے لئے اللہ کے یہاں ہمیشہ کی نعمت کے باغ ہیں۔
(۳۵) پس کیا ہم اجر دینے میں فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں۔
(۳۶) تمہاری عقل کو کیا ہوا؟ تم کیسے حکم کرتے ہو کہ تمہیں آخرت میں بھی مسلمانوں سے بہتر بدلہ ملے گا۔
(۳۷) کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم یہ حکم پڑھتے ہو۔

انعال: غَدَوْا: جب وہ تڑکے سے نکلے (ماضی اور مضارع)۔ اَقُلْ: میں نے کہا (مضارع)۔ یَتَلَاوَمُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے (مضارع)۔ یُبْدِلَنَا: وہ ہمیں بدلہ میں دے دے (مضارع)۔
اسماء: حَرْدٍ: تیزی غصہ کے ساتھ روکنا۔ رٰغِبُوْنَ: رغبت کرنے والے (اسم فاعل)۔

لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿۳۸﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ

تمہارے لئے | اس میں ہے | جو | تم پسند کرتے ہو | کیا تمہارے لئے | کوئی پختہ عہد ہے | ہمارے ذمّے | جو پہنچنے والا ہے

اس میں تم کو اپنی پسندیدہ باتیں مل جاتی ہوں گی۔ یا تم نے ہم سے قیامت تک کے لئے

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ

قیامت کے دن تک | کہ بیشک | تمہارے لئے (ہوگا) | جو | تم فیصلہ کرتے ہو | پوچھئے ان سے | کون ان میں

قسمیں لے رکھی ہیں؟ کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تم کو ملے گی۔ ان سے پوچھئے ان میں کون

بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿۴۰﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۚ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ

اس بات کا | دعوے دار ہے؟ | کیا ان کے (نزدیک) | (ہمارے) شریک ہیں | تو وہ لے آئیں | اپنے اُن شریکوں کو | اگر

اس بات کا دعویدار ہے؟ یا انہوں نے (خدا کے) کوئی شریک ٹھہرا رکھے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو چاہئے کہ وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر

كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

وہ سچے ہیں | جس دن | ظاہر کی جائے گی | پنڈلی | اور وہ بلائے جائیں گے | سجدوں کے لئے

وہ سچے ہیں۔ جس دن ساق سے پردہ اُٹھایا جائے گا اور لوگوں کو سجدہ کی طرف بلایا جائے گا

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ

تو وہ نہ کرسکیں گے | جھکی ہوں گی | اُن کی آنکھیں | چھا رہی ہوگی اُن پر | ذلت

تو یہ لوگ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی

وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ

اور وہ بلائے جاتے تھے۔ (دنیا میں) | سجدوں کی طرف | اور وہ | صحیح وسالم تھے | پس چھوڑ دیجئے مجھے | اور ان کو

حالانکہ (دنیا میں) ان کو سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت وہ اچھے خاصے تھے۔ پس آپؐ مجھ کو اور جو لوگ

يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾

جو جھٹلاتے ہیں | اس | کلام کو | ہم آہستہ آہستہ کھینچیں ان کو | ایسے طور پر | کہ انہیں علم بھی نہ ہو

اس کلام کو جھٹلاتے ہیں، ان کو چھوڑ دیجئے ہم ان کو قدم بقدم ایسی جگہ لئے جا رہے ہیں، کہ ان کو خبر بھی نہیں۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۴۵﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ

اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں | بیشک میری تدبیر | بڑی زبردست ہے | کیا | آپؐ اُن سے مانگتے ہیں | کوئی صلہ | کہ وہ

اور میں انہیں ڈھیل دیئے جاتا ہوں، بیشک میری تدبیر بڑی پختہ ہے۔ کیا آپؐ ان سے کوئی اجر چاہتے ہیں کہ وہ

مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿۴۶﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۷﴾

تاوان (کے بوجھ) سے | دبے جا رہے ہیں | یا | اُن کے پاس | غیب (کی خبر) ہے | کہ وہ | اس کو لکھ لیتے ہیں

اس تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب کی کوئی خبر ہے کہ وہ اس کو لکھ لاتے ہیں۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ

پس آپؐ صبر کیجئے | اپنے رب کے حکم کے لئے | اور نہ ہوں | مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح | جب اُس نے پکارا

پس آپؐ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیجئے اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح مت ہو جایئے جب اس نے (اپنے رب کو) پکارا اس حال میں

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۸) کہ تمہیں یقیناً وہی ملے گا جو تم پسند کرو گے۔
(۳۹) یا تم سے ہم نے قیامت تک کے لئے پختہ حلفیہ وعدے کر رکھے ہیں کہ یقیناً جو کچھ تم فیصلہ کرو گے وہی تم کو ملے گا۔
(۴۰) ان سے پوچھئے کہ اس بات کا ان میں سے کون دعوے دار ہے؟
(۴۱) کیا ان کے خیال میں ہمارے کوئی اور شریک ہیں؟ تو اگر وہ سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو لے آئیں۔
(۴۲) جس دن معاملہ سخت آپڑے گا اور خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھ کر سب سجدہ میں گر پڑیں گے اور کفار سے بھی سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ کر نہ سکیں گے کیونکہ ان کی کمریں تختہ ہو کر رہ جائیں گی۔
(۴۳) شرم و پشیمانی سے ان کی آنکھیں نیچی ہو جائیں گی اور ان پر رسوائی چھا رہی ہو گی اور دنیا میں انہیں اللہ کو سجدہ کے لئے بلایا جاتا تو وہ تندرست ہونے کے باوجود سجدہ نہ کرتے تھے۔
(۴۴) پس آپؐ ان کا معاملہ جو اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں ہم پر چھوڑ دیجئے ہم آہستہ آہستہ انہیں دوزخ کی طرف ایسے طور پر لے جائیں گے کہ انہیں علم تک نہ ہو گا۔
(۴۵) اور دنیا میں تو ہم انہیں مہلت دیئے چلے جا رہے ہیں اور واقعی ہماری تدبیر بڑی زبردست ہے وہ ہماری پکڑ سے کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتے۔
(۴۶) کیا آپؐ ان سے تبلیغ پر کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں اور ایمان لانے سے پس و پیش کرتے ہیں۔
(۴۷) یا ان کے پاس غیب کی خبر یا وحی الٰہی پہنچتی رہتی ہے کہ وہ اس کو لکھ لیتے اور اس کے مطابق حکم لگاتے ہیں اور انہیں قرآن کی ضرورت نہیں رہی؟

افعال: تَخَیَّرُوْنَ: تم پسند کرتے ہو' اختیار کرتے ہو' (مضارع)۔
اسماء: سَاقٍ: پنڈلی' تختہ۔ سَالِمُوْنَ: صحیح سالم' چنگے (اسم فاعل)۔ مُثْقَلُوْنَ: وہ لوگ جن پر بوجھ لادا گیا' بوجھل کئے ہوئے۔

وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُبِذَ بِٱلْعَرَآءِ

اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا | اگر نہ سنبھالتا اس کو | فضل | اُس کے ربّ کا | تو ڈال دیا جاتا | چٹیل میدان میں

کہ وہ نہایت غمگین تھا۔ اگر اس کے رب کی رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو وہ چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا

وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَٱجْتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَجَعَلَهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن

اور اس کی حالت بُری ہوتی | پس اس کو برگزیدہ کیا | اس کے رب نے | پھر کر دیا اس کو | نیک بختوں میں سے | اور بالکل

اور اس کا بُرا حال ہوتا۔ پھر اس کو اس کے ربّ نے نوازا اور اس کو نیک بندوں میں رکھا۔ اور وہ لوگ

يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

قریب تھا | کہ منکر لوگ | آپ کو پھسلا دیں | اپنی تیز نگاہوں سے | جب | وہ سنتے ہیں | قرآن | اور وہ کہتے ہیں

جو کافر ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں، تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کو اپنی بُری نگاہوں کے ذریعے پھسلا کر گرا دیں اور وہ کہتے ہیں

إِنَّهُۥ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٥٢﴾

کہ وہ تو | ایک دیوانہ ہے | اور نہیں وہ (کچھ اور) | مگر نصیحت | تمام جہانوں کے لئے

کہ یہ تو دیوانہ ہے حالانکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ | اِثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ حاقہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ٱلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ مَا ٱلْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

ضرور واقع ہونے والی | کیا ہے وہ واقع ہونے والی؟ | اور آپ کو کیا خبر | کیا ہے واقع ہونے والی | جھٹلایا تھا | (قوم) ثمود

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ وہ واقع ہونے والی چیز کیا ہے؟ اور تجھے کیا خبر کہ واقع ہو کر رہنے والی چیز کیا ہے؟ ثمود اور عاد نے اس

وَعَادٌۢ بِٱلْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا۟ بِٱلطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾

اور عاد نے | کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو | پس ثمود جو تھے | ہلاک کئے گئے | حد سے نکل جانے والی آواز سے

کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ پھر ثمود تو ایک سرکش آواز سے ہلاک کر دیئے گئے۔

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا۟ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا

اور جو عاد تھے | تو وہ ہلاک کئے گئے | ایک آندھی سے | جو تند و تیز | حد سے نکلی ہوئی تھی | مقرر کر دیا تھا اللہ نے اس کو

اور رہی (قوم) عاد تو وہ ایک نہایت تند و تیز (اور) شدید آندھی سے تباہ کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس

عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَٰنِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى ٱلْقَوْمَ فِيهَا

اُن پر | سات | راتیں | اور آٹھ | دن تک | متواتر کاٹنے والی | کہ تو دیکھتا | ان لوگوں کو | اس میں

آندھی کو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ان پر مسلط رکھا۔ پھر (اے مخاطب!) تو ان لوگوں کو اس (آندھی) میں دیکھتا

صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّنۢ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾

زمین پر گرے ہوئے | گویا کہ وہ | تنے ہیں | کھجور کے | کھوکھلے | تو کیا | تو دیکھتا ہے | ان کا | کوئی بھی باقی؟

تو ان کو ایسا گرا ہوا پاتا جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے (پڑے ہوں) پھر کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۸) پس صبر کیجئے اللہ کی طرف سے ان پر فتح و نصرت کا حکم آنے تک، اور (مچھلی والے نبی) حضرت یونسؑ بن متی کی طرح بے صبری نہ کیجئے جبکہ وہ اپنی قوم کو عذاب کی دھمکی دے کر اور عذاب کے آثار کو دیکھ کر مزید خدا کے حکم کا انتظار کئے بغیر شہر سے نکل گئے اور جب مچھلی نے دریا میں انہیں نگل لیا تو اس کے پیٹ میں نہایت غمزدہ ہو کر آپؑ نے اپنے رب کو پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(۴۹) اگر ان کی یہ دعا قبول فرما کر اللہ ان پر اپنا فضل نہ کرتا، تو اپنی اس خطا پر ملامت کئے ہوئے ایک چٹیل میدان میں پھینکے جاتے اور کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔

(۵۰) پس اللہ نے ان کا قصور معاف کر کے ان کو بلند مرتبہ اور اپنا نیک بندہ بنا لیا۔

(۵۱) مشرکین مکہ جب قرآن سنتے اور نفرت سے کہتے کہ **محمدؐ** تو ضرور دیوانہ ہے اور قریب تھا کہ وہ لوگ دشمنی کی تیز نگاہوں سے گھور گھور کر آپ کو تبلیغ سے لڑکھڑا دیں۔ تاہم آپؐ ان کے غیظ و غضب کا اثر نہ لیں۔

(۵۲) اور یہ قرآن جس کی وجہ سے مشرکین آپؐ کو مجنون کہتے ہیں یہ تو دنیا والوں کے لئے ایک نصیحت ہے اور نصیحت کرنے والے کو جو دیوانہ کہے وہ خود دیوانہ ہے۔

سورۃ الحاقہ

حاقہ کے معنے ہیں وہ چیز جس کا ہونا حق اور یقینی ہو، مراد قیامت ہے کیونکہ اس کا واقع ہونا حق اور یقینی ہے اور چونکہ اس سورت میں اس کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۲) وہ کیا ہے، جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۳) اور آپؐ کو کیا خبر کہ وہ کیا ہے جس کا واقع ہونا برحق اور یقینی ہے۔

(۴) حضرت صالحؑ کی قوم ثمود اور حضرت ہودؑ کی قوم عاد نے بھی اس ڈرانے والی ساعت قیامت کو جھٹلایا تھا۔

(۵) تو قوم ثمود تو غیبی خوفناک آواز سے ہلاک کی گئی۔

(۶) اور قوم عاد ایک سخت آندھی سے تباہ کی گئی۔

(۷) جس کو اللہ نے ان پر سات رات اور آٹھ روز تک مسلسل مسلط کر دیا تھا۔ جس میں وہ لوگ کھجور کے کھوکھلے تنوں کی طرح چت گرے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(۸) پس آپ ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی دیکھتے ہیں؟

افعال: تَدٰرَكَهٗ: اس کو پالیا، سنبھالا (ماضی)۔ نُبِذَ: وہ پھینک دیا جاتا (ماضی)۔

اسماء: عَرَآءِ: چٹیل میدان جس میں گھاس نہ ہو۔ مَذْمُوْمٌ: وہ شخص جس کی برائی کی جائے (اسم مفعول)۔ حَآقَّةُ: حق ہونے والی مراد روز قیامت (اسم فاعل)۔ طَاغِيَةِ: نافرمانی، حد سے نکل جانے والی آواز۔ عَاتِيَةٍ: حد سے نکل جانے والی، نافرمان (اسم فاعل)۔ حُسُوْمًا: جڑ سے کاٹنے والے، لگاتار (تفصیل کے لئے لغت)۔ اَعْجَازُ: جڑیں، درختوں کی جڑیں۔

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا

اور آیا | فرعون | اور اس سے پہلے لوگ | اور الٹی ہوئی بستیوں والے | گناہ ساتھ لئے | پس انہوں نے نافرمانی کی

اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جن کی بستیاں اُلٹ دی گئی تھیں ان سب نے گناہ کے کام کئے۔ پس انہوں نے اپنے رب

رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ

اپنے رب کے رسول کی | تو پکڑ لیا اُن کو اللہ نے | پکڑنا | سخت | بیشک ہم نے | جب حد سے بڑھ گیا تھا | پانی

کے رسول کی نافرمانی کی پس اللہ نے ان کو بہت سختی سے پکڑ لیا۔ بلاشبہ جب پانی میں طغیانی آئی

حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ

تمہیں سوار کرلیا تھا | کشتی میں | تاکہ ہم کردیں اس کو | تمہارے لئے | ایک یادگار | اور یاد رکھیں اُس کو | کان

تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا۔ تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لئے باعثِ نصیحت بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان

وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ

یاد رکھنے والے | پھر جب | پھونکی جائے گی | صُور میں | پھونک | ایک بار | اور اُٹھائی جائے گی | زمین

اس کو یاد رکھیں۔ پھر جب صور میں ایک ہی پھونک مار دی جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

اور پہاڑ | پس ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے | ایک ہی بار ریزہ کرکے | پس اُس دن | واقع ہوگی | وہ واقع ہونے والی

جائیں گے پھر ان کو ایک ہی بار ٹکرا کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ پس اسی دن وہ (قیامت) جس کا ہونا یقینی ہے واقع ہو جائے گی

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا

اور پھٹ جائے گا | آسمان | پس وہ | اُس دن | بالکل کمزور (ہوگا) | اور فرشتے (ہوں گے) | اس کے کناروں پر

اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بہت کمزور ہوگا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہو جائیں گے

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ

اور اٹھائے ہوں گے | عرش | تمہارے رب کا | اپنے اوپر | اس دن | آٹھ (فرشتے) | اُس دن | تم پیش کئے جاؤ گے

اور آپ کے رب کا عرش اُس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اُٹھائے ہوں گے اس دن تم کو (اللہ کے رُوبرو) پیش کیا جائے گا

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

چھپا نہ رہے گا | تمہارا | کوئی راز | تو جس کو | دیا جائے | اُس کا اعمال نامہ | اس کے دائیں ہاتھ میں

(اور) تمہارا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہے گا۔ پھر جس کو اس دن اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾

تو وہ کہے گا | لو | پڑھو | میرا اعمالنامہ | بیشک میں | سمجھتا تھا | کہ میں ملنے والا ہوں | اپنے حساب سے

تو وہ کہے گا لو میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے (دنیا ہی میں) یقین تھا کہ ایک دن میرا نامۂ اعمال مجھے ملے گا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا

پس وہ ہوگا | عیش میں | پسندیدہ | اونچے باغ میں | جس کے میوے | جھکے ہوں گے | کھاؤ

سو وہ بڑی خوشحالی میں ہوگا۔ یعنی عالی شان جنت میں ہوگا۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ (حکم ہوگا کہ) خوب مزے سے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اورفرعون اوراس سے پہلے کی سرکش قوموں اور اُلٹی بستیوں والوں نے بھی گناہ کاارتکاب کیا تھا۔

(۱۰) پس انہوں نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت عذاب میں جلدی سے پکڑ لیا۔

(۱۱) جب طوفان نوحؑ میں پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے ہی تم کو (یعنی تمہارے آباؤ اجداد کو) نوحؑ کی کشتی پر سوار کیا تھا اوراس ہولناک طوفان میں بھی بچالیا تھا۔

(۱۲) تا کہ اس واقعۂ طوفان کو تمہارے لئے ایک یادگار بنادیں اور یادرکھنے والے لوگ اس کو سن کر یاد رکھیں کہ اللہ عذاب بھی دے سکتا ہے اور بچا بھی سکتا ہے۔

(۱۳) پس جب پہلی بار صُور پھونکا جائے گا۔

(۱۴) اور زمین اور سب پہاڑ اٹھا کر فوراً کچل کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔

(۱۵) پس اس دن واقع ہوگی وہ واقع ہونے والی (ساعت قیامت)

(۱۶) اور آسمان جو اس وقت بڑا مضبوط ہے پھٹ کر بالکل کمزور ہو جائے گا۔

(۱۷) اور فرشتے اس کے درمیان میں سے نکل کر اس کے کناروں پر چلے جائیں گے اور خدا کا عرش جسے اس وقت چار عظیم الشان فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اس روز کے شدید حالات کی وجہ سے اسے آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔

(۱۸) اس دن تم اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے دربار میں پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات بھی چھپی نہ رہے گی۔

(۱۹) تو جس کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔

(۲۰) مجھے تو دنیا ہی میں یقین تھا کہ ایک دن ضرور مجھے میرا حساب دکھایا جائے گا۔

(۲۱) سو وہ شخص تو بڑے پسندیدہ مزے میں ہوگا۔

(۲۲) بہشت بریں میں (اونچے درجہ کی بہشت میں)

(۲۳) جس کے میوے بالکل جھکے ہوئے ہوں گے لیٹے، بیٹھے یا کھڑے کھڑے ہر حالت میں توڑ کر کھالیں۔

انعال: تَعِیَهَآ: وہ اس کو یاد رکھے (مضارع)۔ تُعْرَضُوْنَ: تم پیش کئے جاؤ گے، روبرو لائے جاؤ گے (مضارع)۔ اُوْتِیَ: مجھے دیا گیا (مضارع)۔ اقْرَءُ وْا: تم پڑھو، تم پڑھ لیا کرو (امر)۔

اسماء: رَابِیَةً: سخت (اسم فاعل)۔ دَکَّةً: توڑنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ اَلْوَاقِعَةُ: لازمی ہونے والی، مراد قیامت (اسم فاعل)۔ اَرْجَآئِهَا: اس کے کنارے۔ وَّاهِیَةٌ: کمزور، بوسیدہ، پھٹا (اسم فاعل)۔ خَافِیَةٌ: چھپنے والی، پوشیدہ ہونے والی (اسم فاعل)۔ قُطُوْفُهَا: درخت کے پھل توڑے جائیں۔

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ

اور پیو | مزے سے | اس کے بدلے | جو عمل تم نے کئے | ایام میں | گزرے ہوئے | اور وہ | جس کو

کھاؤ پیو۔ یہ اُن اعمال کا صلہ ہے جو تم گزشتہ دنوں میں آگے بھیج چکے ہو اور جس کو اس

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾

دیا جائے گا | اُس کا اعمالنامہ | اس کے بائیں ہاتھ میں | تو وہ کہے گا | اے کاش! | مجھے نہ دیا جاتا | میرا اعمالنامہ

کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال دیا ہی نہ جاتا۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ

اور میں نہ جانتا | کہ میرا حساب کیا ہے؟ | کاش! (موت) | ہوتی | خاتمہ کرنے والی | کام نہ آیا | مجھے

اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے؟ اے کاش! موت مجھے ختم کر گئی ہوتی۔ (افسوس) میرا مال میرے

مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

میرا مال | برباد ہوگئی | مجھ سے | میری حکومت | اُسے پکڑو | پس طوق پہنا دو اسے | پھر دوزخ میں

کچھ کام نہ آیا۔ مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی۔ (حکم ہوگا) اس کو پکڑ لو اور زنجیر میں جکڑ دو۔ پھر دوزخ کی (آگ) میں

صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ

اس کو جھونک دو | پھر | ایک زنجیر سے | جس کی لمبائی | ستر | گز ہے | اس کو جکڑ دو | بیشک وہ

اسے جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر سے جس کا طول ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔ کیونکہ وہ

كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾

نہیں یقین رکھتا تھا | اللہ پر | جو بڑا عظمت والا ہے | اور نہ وہ ترغیب دیتا تھا | کھانا کھلانے کی | مسکین کو

عظیم الشان اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾

پس نہیں | اس کا | آج | یہاں | کوئی دوست | اور نہ طعام | سوائے | پیپ کے

پس آج اس کا یہاں کوئی ہمدرد نہیں۔ اور نہ زخموں کی پیپ کے علاوہ اس کے لئے کوئی کھانا ہے۔

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا

نہ کھائیں گے اس کو | مگر خطا کار | پس میں قسم کھاتا ہوں | اس کی جو | تم دیکھتے ہو | اور جو

جس کو سوائے خطا کاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو، اور جو چیزیں

لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

تم نہیں دیکھتے | کہ بیشک وہ (قرآن) | قول ہے | معزز فرشتے کا (لایا ہوا) | اور نہیں وہ | کلام | کسی شاعر کا

تم نہیں دیکھتے۔ کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ

تھوڑا ہی | تم یقین کرتے ہو | اور نہ ہی قول ہے | کسی جادوگر کا | بہت ہی کم | غور کرتے ہو تم | وہ نازل کیا ہوا ہے

(لیکن) تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۴) حکم ہوگا کہ ان نیک اعمال کے بدلے' جو تم نے دنیا میں کئے تھے' جنت کے میوے مزے سے کھاؤ پیو۔

(۲۵) لیکن جس کو اس کا اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں ملے گا' وہ بڑے افسوس سے کہے گا اے کاش! میرا یہ اعمالنامہ مجھے نہ ملا ہوتا۔

(۲۶) اور مجھے معلوم ہی نہ ہوا ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

(۲۷) کاش موت سے میرا پوری طرح سے خاتمہ ہی ہو گیا ہوتا۔

(۲۸) میرا دنیا کا وہ مال' آج میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۲۹) میری وہ دنیا کی حکومت' آج مجھ سے گم ہو گئی۔

(۳۰) تب فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے پکڑ کر گردن میں طوق ڈال دو۔

(۳۱) پھر اسے دوزخ میں پھینک دو۔

(۳۲) پھر ایک ستر گز لمبی زنجیر میں اسے جکڑ دو۔ (گز سے آخرت کا گز مراد ہے جس کی مقدار اللہ ہی جانے)۔

(۳۳) کیونکہ وہ یقین نہیں رکھتا تھا' اللہ کی وحدانیت اور عظمت پر۔

(۳۴) وہ نہ دوسروں کو محتاج کے کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کرتا تھا اور نہ خود کھلاتا تھا اس لئے کہ جزائے اعمال پر وہ یقین ہی نہیں رکھتا تھا۔

(۳۵) سو آج اس کا یہاں کوئی بھی مددگار نہیں' جو عذاب سے رہائی دلائے۔

(۳۶) اور نہ زخموں کے بدبودار پانی اور پیپ کے سوا کوئی اور اسے کھانا ہی ملے گا۔

(۳۷) جسے اس گنہگار کے سوا کوئی نہ کھائے گا۔

(۳۸) سو جو جو چیزیں تم ظاہر دیکھ رہے ہو جیسے آسمان و زمین وغیرہ۔

(۳۹) اور جو چیزیں تم کو دکھائی نہیں دیتیں جیسے ملائکہ اور ارواح وغیرہ' غرض تمام چیزوں میں اس امر کی زبردست شہادت موجود ہے۔

(۴۰) کہ یہ قرآن اسی اللہ کا' اپنے معزز رسولؐ پر نازل کیا ہوا کلام ہے جس کو وہ رسول اپنی زبان سے لوگوں کے پاس بیان کرتا ہے۔

(۴۱) اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں' مگر تم تھوڑا ہی یقین کرتے ہو۔

(۴۲) اور نہ ہی وہ کسی عامل جنات کا کلام ہے' مگر تم کم ہی غور و فکر کرتے ہو۔

افعال: اَسْلَفْتُمْ: تم آگے بھیج چکے' تم پہلے کر چکے (ماضی)۔ اَدْرِ: میں جانتا (مضارع)۔ غُلُّوْهُ: باندھ دو' جکڑ دو (امر)۔ اُسْلُكُوْهُ: اس کو جکڑ دو' اس کو داخل کرو (امر)۔

اسماء: كِتٰبِيَهْ: میرا اعمال نامہ۔ اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ: اگلے دن' مراد گزرے ہوئے دن۔ اَلْقَاضِيَةَ: ختم کر دینے والی' کام تمام ہو جائے (اسم فاعل)۔ ذَرْعُهَا: اس کا طول' اس کی درازی۔ ذِرَاعًا: گز' بازو۔ غِسْلِيْنٍ: انتہائی گرم ابلتا ہوا پانی۔ خَاطِئُوْنَ: گنہگار (اسم فاعل)۔

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا

پروردگارِ عالم کی طرف سے | اور اگر وہ بنا کر لاتا | ہم پر | بعض | باتیں | تو ہم پکڑ لیتے

کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا۔ تو ہم اس کا

مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ

اس کا | دایاں ہاتھ | پھر | ہم کاٹ ڈالتے | اس کی | رگِ گردن | پس نہ ہوتا تم میں سے | کوئی بھی (ہمیں)

دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم اس کی رگِ جان ہی کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں)

عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

اس سے | روکنے والا | اور بیشک وہ | تو ایک نصیحت ہے | پرہیزگاروں کے لئے | اور بیشک ہم | جانتے ہیں

اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ تو پرہیزگاروں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں

اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ

کہ بعض تم میں سے | جھٹلانے والے ہیں | اور بیشک وہ | حسرت ہے | کافروں پر | اور بیشک وہ

کہ تم میں بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ کافروں کے لئے موجب حسرت ہوگا۔ اور بیشک یہ (قرآن)

لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾ ع

برحق ہے | یقینی طور پر | پس تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو بڑا عظمت والا ہے

تو یقینی سچائی ہے۔ پس آپ اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہئے جو عظمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ

سوال کیا | ایک سوال کرنے والے نے | اس عذاب کا | جو واقع ہونے والا ہے | کافروں کے لئے | کہ نہیں | اس کا

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے واقع ہونے کے متعلق سوال کیا۔ جو کافروں پر واقع ہوگا اور جسے

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ

کوئی ٹالنے والا | اللہ کی طرف سے | جو مالک ہے بلندیوں کا | چڑھیں گے | فرشتے | اور روح | اس کی طرف

کوئی ٹالنے والا نہیں (وہ اس) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے۔ فرشتے اور جبرئیل اس کی طرف چڑھیں گے

فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾

اس دن | جس کی مقدار ہوگی | پچاس | ہزار | سال | پس صبر کیجئے | صبر | جمیل

اس (قیامت کے) دن جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔ پس آپ پوری طرح صبر سے کام لیں۔

اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

بلاشبہ وہ | اسے دیکھتے ہیں | دور | اور ہم دیکھتے ہیں اسے | قریب | جس دن | ہوگا | آسمان

وہ (عذاب) ان لوگوں کی نگاہ میں دُور ہے۔ اور ہماری نظر میں قریب ہے۔ جس دن آسمان

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۳) بلکہ یہ تو سارے جہان کے پروردگار کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔
(۴۴) اور اگر فرض کیا وہ رسول کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر ہماری طرف منسوب بھی کر دیتا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔
(۴۵) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔
(۴۶) پھر اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔
(۴۷) پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس کو سزا دینے سے روک نہ سکتا۔ یعنی اس قرآن میں کوئی معمولی کمی بیشی بھی رسولؐ کی طرف سے ناممکن آپؐ کی اونچی شان کے خلاف ہے۔
(۴۸) اور قرآن تو یقیناً پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔
(۴۹) اور یہ بھی ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ بعض لوگ اسے جھوٹا کہتے ہیں۔
(۵۰) اور کافر لوگ جب قیامت میں اس کے بیان کئے ہوئے واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر ان کو سخت افسوس ہوگا۔
(۵۱) اور یقیناً وہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔
(۵۲) پس آپ **سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ** پڑھا کیجئے اور اس عظیم کتاب کے ملنے پر دن رات اللہ کا شکر کرتے رہئے۔

سورۃ المعارج

معارج جمع **معراج** بمعنی سیڑھیاں، اس سورۃ میں آسمان کو فرشتوں کی سیڑھیوں سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک مانگنے والے (رسولؐ) نے کفار پر عذاب نازل کرنے کی دعا کی ہے جو ضرور نازل ہوگا یا کفار بھی بطور مذاق عذاب کی دعا اور مطالبہ کرتے تھے۔ تو اب وہ عذاب ضرور آئے گا۔
(۲) کافروں پر، جس کو کوئی روک نہ سکے گا۔
(۳) اور وہ عذاب اللہ کی طرف سے ہوگا جو ان آسمانوں کا مالک ہے جو فرشتوں کے اوپر چڑھنے کی سیڑھیاں ہیں۔
(۴) فرشتے اور روح اعظمؑ قیامت کے روز جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہے اس کا حکم سننے کے لئے عرش کی طرف چڑھیں گے۔
(۵) پس آپؐ ان کافروں کے مذاق اور جھٹلانے پر صبر کیجئے اور ذرا بھی غم نہ کیجئے۔
(۶) کچھ شک نہیں کہ وہ اس قیامت کو قیاس کے خلاف سمجھتے ہیں۔
(۷) اور ہم اسے بالکل قریب سمجھتے ہیں۔

افعال: تَقَوَّلَ: اس نے بنالیا، باندھ لیا، گھڑ لیا (ماضی)۔ قَطَعۡنَا: ہم نے جڑ کاٹ دی نسل ختم کردی (ماضی)۔ سَاَلَ: اس نے مانگا (ماضی)۔ تَعۡرُجُ: وہ چڑھتی ہے، چڑھے گی (مضارع)۔

اسماء: اَقَاوِیۡلَ: باتیں۔ حٰجِزِیۡنَ: باز رکھنے والے، روکنے والے۔ الۡمَعَارِجِ: درجات۔ دَافِعٌ: دفع کرنے والے (ٹالنے والے) (اسم فاعل)۔

كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ

پگھلے ہوئے تانبے کی طرح | اور ہوں گے | پہاڑ | رنگین اُون کی طرح | اور نہیں پوچھے گا | (کوئی) دوست

پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ اور پہاڑ رنگین اون کے گالے کی طرح ہوں گے اور کوئی دوست کسی دوست کا

حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ ۚ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

کسی دوست کو | وہ دکھا رہے ہوں گے انہیں | چاہے گا | مجرم | کہ کاش! | وہ بدلہ میں دے دے | عذاب سے

پرسانِ حال نہ ہوگا حالانکہ ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے۔ گنہگار تمنا کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے

يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾

اس دن کے | اپنے بیٹوں کو | اور اپنی بیوی کو | اور اپنے بھائی کو | اور اپنے کنبے کو | جو | اس کو پناہ دیا کرتے تھے

(بدلے میں) اپنے بیٹے دے دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو بھی۔ اور اپنے خاندان کو جن میں وہ رہتا تھا۔

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً

اور ان کو | جو زمین میں ہیں | سب | پھر | یہ بچا لے اس کو | ہرگز نہیں | بیشک وہ تو ایک آگ ہے | ادھیڑنے والی

اور جتنے زمین میں ہیں (بس چلے تو) سب کو دے دے پھر اپنے آپ کو بچا لے۔ ہرگز نہیں وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ جو کھال ادھیڑ

لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ ۚ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

کھالوں کو | بُلائے گی | اُس کو | جس نے پیٹھ پھیری | اور نافرمانی کی | اور اس نے جمع کیا | اور محفوظ رکھا

ڈالنے والی ہے۔ وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیری اور روگردانی کی ہوگی اور دولت جمع کی اور اس کو روکے رکھا۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا

بیشک انسان | تو پیدا کیا گیا ہے | کم ہمت | جب | پہنچتی ہے اُسے | تکلیف | (تو) بڑا بے صبرا | اور جب

بلاشبہ انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس کو ذرا تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرانے لگتا ہے۔ اور جب

مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

ملتا ہے اُسے | مال | (تو) بڑا بخیل | مگر | نمازی (لوگ) | وہ جو | اپنی نماز پر

اس کو دولت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ سوائے ان نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا

دَاۗىِٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّاۗىِٕلِ

ہمیشہ قائم ہیں | اور وہ (لوگ) | جن کے مالوں میں | حق ہے | مقرر | مانگنے والے کا

کرتے ہیں۔ اور جن کے مالوں میں حق مقرر ہے۔ سوال کرنے والوں

وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اور محروم کا | اور وہ (لوگ) | تصدیق کرتے ہیں | روزِ جزا کی | اور وہ لوگ جو

اور محتاجوں کا۔ اور وہ جو روزِ جزا پر یقین رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے

مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

عذاب سے | اپنے رب کے | ڈرنے والے ہیں | بیشک | عذاب اُن کے رب کا | بے خطر نہیں

رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے رب کا عذاب بڑا خطرناک ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔
(۹) اور پہاڑ رنگ دار دُھنکی ہوئی اُون کی طرح ہوا میں اڑے اڑے پھریں گے۔
(۱۰) اور کوئی دوست کسی دوست کے حالات تک نہ پوچھ سکے گا کیونکہ سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔
(۱۱) سب دوست اور رشتہ داران کو دکھا دیئے جائیں گے مگر کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے گا بلکہ گنہگار اس بات کی خواہش کرے گا کہ کاش اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے وہ بدلے میں اپنے بیٹوں کو دے ڈالے۔
(۱۲) اور اپنی بیوی اور بھائی کو۔
(۱۳) اور اپنے سب خاندان والوں کو' جو اسے پناہ دیا کرتے تھے۔
(۱۴) اور سب اشیاء کو' جو زمین میں ہیں' تا کہ اس کو رہائی مل جائے۔
(۱۵) مگر ایسا ہرگز نہ ہوگا بیشک وہ تو ایک آگ ہے۔
(۱۶) جو کھالیں ادھیڑ کر رکھ دے گی۔
(۱۷) اور ہر اس شخص کو اپنی طرف کھینچ لے گی جس نے دنیا میں حق سے بے اعتنائی برتی اور سرتابی کی۔
(۱۸) اور جس نے مال جمع کر کے بڑی حفاظت سے رکھا تھا۔
(۱۹) کوئی شک نہیں کہ انسان بڑا کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔
(۲۰) کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بے صبر ہو جاتا ہے۔
(۲۱) اور مال ملتا ہے تو بڑا کنجوس ہوتا ہے۔
(۲۲) مگر وہ نمازی اس سے مستثنیٰ ہیں۔
(۲۳) جو ہمیشہ پابندی اور توجہ سے نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔
(۲۴) اور وہ لوگ جن کے مالوں میں مقرر حصہ ہے (زکوٰۃ' فرض کیا ہوا)
(۲۵) سوال کرنے والوں کیلئے اور ان کیلئے جو سوال سے بچتے اور مستحق ہونے کے باوجود خیرات سے محروم رہتے ہیں۔
(۲۶) اور وہ لوگ جو قیامت کے دن کے آنے پر یقین رکھتے ہیں۔
(۲۷) اور جو لوگ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہتے اور گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں۔
(۲۸) واقعی اللہ کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔

افعال: **یُبَصَّرُوْنَ**: وہ ان کو دکھائے جائیں گے (مضارع)۔ **تَدْعُوْا**: وہ پکارتی ہے' بلاتی ہے (مضارع)۔

اسماء: **فَصِیْلَتِهٖ**: ایک جدی گھرانہ' ایک دادا کی اولاد۔ **شَوٰی**: کلیجہ' منہ کی کھال۔ **لَظٰی**: دوزخ کا نام' لپٹ' بھڑک۔ **هَلُوْعًا**: بہت بے صبرا' تھوڑ دلا۔ **دَآئِمُوْنَ**: قائم ہمیشہ رہنے والے (اسم فاعل)۔ **مَاْمُوْنٍ**: ناقابل' بے خوفی' خطرناک (اسم مفعول)۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اور وہ لوگ | جو | اپنی شرمگاہوں کی | حفاظت کرتے ہیں | مگر | اپنی بیویوں سے | یا ان سے کہ مالک ہیں

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور کنیزوں کے کہ

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ان کے دائیں ہاتھ (کنیزیں) | تو بیشک ان پر | کوئی ملامت نہیں | پس جو کوئی | چاہے | اس کے سوا

(ان کے پاس جانے میں) ان پر کوئی الزام نہیں۔ پھر جو کوئی اس کے سوا خواہش کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾

تو وہی لوگ ہیں | حد سے بڑھنے والے | اور وہ لوگ | جو اپنی امانتوں | اور اپنے عہدوں کا | پاس رکھتے ہیں

تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

اور وہ لوگ جو | اپنی شہادتوں پر | قائم رہتے ہیں | اور وہ لوگ جو | اپنی نمازوں کی

اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ٢٥ ٧

حفاظت کرتے ہیں | یہی لوگ | باغات میں ہوں گے | معزز | پس کیا ہو گیا | کافروں کو

حفاظت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت سے رہیں گے۔ پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے

قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ

کہ آپ کی طرف | دوڑتے آرہے ہیں | دائیں سے | اور بائیں سے | ٹولیاں بنا کر | کیا طمع رکھتا ہے

کہ آپ کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ در گروہ۔ کیا ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

ہر ایک آدمی | اُن میں سے | کہ وہ داخل کیا جائے گا | نعمت کے باغ میں | ہرگز نہیں | بیشک ہم نے | پیدا کیا اُن کو

ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ اسے نعمت کے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اس چیز سے

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا

اس چیز سے | جس کو وہ (بھی) جانتے ہیں | پس میں قسم کھاتا ہوں | رب کی | مشرقوں | اور مغربوں کے | کہ بیشک ہم

پیدا کیا ہے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم

لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾

ضرور قادر ہیں | اس بات پر کہ ہم بدل دیں (مخلوق) | بہتر | ان سے | اور نہیں | ہم | عاجز

قادر ہیں۔ اس بات پر کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم (ایسا کرنے سے) عاجز نہیں ہیں۔

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ

پس چھوڑ دیجئے انہیں | کہ مشغول رہیں | اور کھیلیں کودیں | یہاں تک کہ | وہ دیکھ لیں | وہ دن | جس کا

پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیں تاکہ یہ لوگ باتیں بناتے اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۹) اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کو زنا سے بچائے رکھتے ہیں۔

(۳۰) مگر اپنی بیویوں اور کنیزوں سے جو ان کے اختیار میں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تعلق پر کوئی گناہ نہیں۔

(۳۱) پس جو کوئی اپنی بیوی اور مملوکہ کنیز کے سوا کسی اور عورت سے خواہش نفس پوری کرے سو وہی خدا کی حدود کو توڑنے والے ہیں۔

(۳۲) اور جو لوگ اپنی امانتوں اور وعدوں کا پاس رکھتے ہیں۔

(۳۳) اور جو لوگ اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں یعنی حق بات نہیں چھپاتے۔

(۳۴) اور جو لوگ اپنی نمازوں کو عین وقت پر پورے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۳۵) بس یہی لوگ جنتوں میں بڑی عزت و اکرام سے رکھے جائیں گے۔

(۳۶) پس ان کافروں کو کیا ہو گیا کہ قرآن اور جنت کا ذکر سن کر آپ کی طرف مذاق اڑاتے ہوئے دوڑے آ رہے ہیں۔

(۳۷) دائیں اور بائیں سے' مختلف ٹولیاں بن بن کر' اور مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر مسلمان جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ان سے پہلے داخل ہوں گے۔

(۳۸) کیا حق کو جھٹلانے اور اس سے مذاق کے باوجود ان میں سے ہر ایک کو یہ امید ہے کہ ہمیشہ کی نعمت کے باغ میں داخل کر دیا جائے گا۔

(۳۹) ایسا ہرگز نہیں ہوگا ہم نے تو ان کو ایک ایسی حقیر چیز (نطفہ) سے پیدا کیا۔ جس کو وہ خوب جانتے ہیں پھر بغیر ایمان اور عمل کے انہیں یہ برتری' عزت کیسے حاصل ہو سکتی ہے کہ ایمان والوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۴۰) پس ہم تو اتنی قدرت رکھتے ہیں کہ سورج و چاند و ستاروں کے روزانہ مشرقیں اور مغربیں (مقامات طلوع و غروب کو) بدلتے رہتے ہیں ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم پوری قدرت رکھتے ہیں۔

(۴۱) کہ ان کفار کو ہلاک کر کے ان کے بدلے ان سے بہتر اور فرمانبردار انسان پیدا کر دیں اور ایسا کرنے سے ہم عاجز نہیں ہیں۔

افعال: اِبْتَغٰی: اس نے چاہا' تلاش کیا (ماضی)۔

اسماء: عَادُوْنَ: حد سے گزرنے والے' بڑھنے والے (اسم فاعل)۔ رٰعُوْنَ: نباہنے والے' رعایت کرنے والے' خبردار (اسم فاعل)۔
قِبَلَکَ: تیری جانب۔ عِزِیْنَ: گروہ در گروہ' جماعت جماعت۔

يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | جس دن | وہ نکل پڑیں گے | قبروں سے | دوڑتے ہوئے | گویا کہ وہ
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جس دن وہ اپنی قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا وہ

إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
کسی نشان کی طرف | دوڑے چلے جارہے ہیں | جھکی ہوں گی | اُن کی آنکھیں | چھارہی ہوگی اُن پر | ذلت
کسی نشانے کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہوں گے۔ (اس دن) ان کی نظریں جھکی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾
یہی وہ دن ہے | جس کا | ان سے وعدہ کیا جاتا ہے
یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ
بیشک ہم نے بھیجا تھا | نوحؑ کو | اس کی قوم کی طرف | کہ ڈراؤ | اپنی قوم کو | اس سے پہلے | کہ آئے اُن پر
بیشک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آئے آپ اپنی قوم کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾
عذاب | دردناک | اُس نے کہا | اے میری قوم! | بیشک میں | تمہارے لئے | ڈرانے والا ہوں | صاف صاف
(اس عذاب سے) ڈرائیں۔ اُس نے کہا اے میری قوم! میں تمہارے لئے واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ
کہ عبادت کرو | اللہ کی | اور ڈرو اس سے | اور میرا کہا مانو | وہ بخش دے گا | تمہارے لئے | تمہارے گناہ
کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ
اور مہلت دے گا تمہیں | ایک وقت مقرر تک | بیشک مقرر کردہ وقت | اللہ کا | جب | آجائے | تو اس میں تاخیر نہ ہوگی
اور تم کو ایک وقت معین تک مہلت دے گا۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا
کاش! | تم جانتے | اس نے کہا اے میرے رب! | بیشک میں نے بُلایا | اپنی قوم کو | رات
کاش تم جانتے۔ (پھر نوحؑ نے کہا) اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات

وَنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ
اور دن | نہ بڑھایا انہیں | میرے بُلانے نے | مگر | بھاگنا | اور بیشک جب بھی | میں نے ان کو بلایا
دن بُلایا۔ لیکن میرے بلانے سے وہ (دین سے) اور زیادہ بھاگنے لگے۔ اور جب بھی میں نے اُن کو بلایا کہ تُو ان کے

(۴۲) پس ان کفار کو فضول باتوں اور کھیل کود میں لگا رہنے دیجئے۔ یہاں تک کہ وہ اس عذاب کے دن' قیامت کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

(۴۳) جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل کھڑے ہوں گے گویا کہ وہ ایک ایسے نشان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں دوڑ جیتنے کیلئے گاڑا جاتا ہے یا دنیا میں اپنے بتوں کی طرف بڑے شوق سے دوڑے جا رہے ہیں۔ یعنی میدانِ حشر کی طرف حاضری کیلئے دوڑنے پر ایسے مجبور ہوں گے گویا دوڑ کے مقابلے میں شریک ہیں۔

(۴۴) شرم کے مارے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور منہ پر رسوائی چھا رہی ہوگی پس یہی وہ آخرت کے عذاب کا دن ہے جس کا ان سے نبی کی زبانی وعدہ کیا جاتا تھا۔

سورۂ نوح

یہ سورۃ حضرت نوحؑ کے حال سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) بیشک ہم نے حضرت نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا کہ وہ انہیں دردناک عذاب کے آنے سے پہلے پہلے ڈرائیں اور خبردار کریں۔

(۲) آپ نے ان سے جا کر کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے لئے واضح طور پر خدا کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔

(۳) کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کی نافرمانی سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(۴) تو وہ تمہارے گذشتہ گناہ معاف کر دے گا اور ایک وقت مقرر تک تمہیں دنیا میں رہنے کی مہلت دے گا اور تمہاری موت کے لئے اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت' جب آ جائے گا تو اس میں ذرا تاخیر نہ ہوگی۔ کاش! تم اس بات کو جانتے تو فوراً ایمان لے آتے۔

(۵) سینکڑوں سال نصیحت کرنے پر بھی وہ ایمان نہ لائے تو حضرت نوحؑ نے خدا کے دربار میں دعا کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیرے دین کی طرف رات دن لگاتار بلایا۔

(۶) لیکن میرے بلانے سے ان کا ایمان سے بھاگنا اور نفرت کرنا اور بھی بڑھ گیا۔

افعال: یُوْفِضُوْنَ: وہ دوڑتے ہیں' دوڑیں گے (مضارع)۔

اسماء: اَجْدَاثِ: قبریں۔ سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے' جلدی کرتے ہوئے۔ دُعَآءِیْٓ: میری پکار' میرا بلانا۔

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

کہ تو معاف کردے ان کو | تو رکھ لیں انہوں نے | اپنی انگلیاں | اپنے کانوں میں | اور اوپر اوڑھ لئے انہوں نے

گناہ معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے اوپر کپڑے

ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ

اپنے کپڑے | اور اصرار کیا | اور غرور کیا | بہت بڑا | پھر بیشک میں نے | اُن کو بلایا

ڈال لئے اور وہ (اپنے کفر پر) اڑ گئے اور بڑا تکبر کرتے رہے۔ پھر میں ان کو بآواز بلند

جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ

بلند آواز سے | پھر میں نے | علانیہ کہا | ان سے | اور میں نے پوشیدہ سمجھایا | انہیں | چھپا کر | پس میں نے کہا

بلاتا رہا۔ پھر میں نے ان کو علانیہ (بھی) سمجھایا اور چپکے چپکے (بھی)۔ تو میں نے ان سے کہا

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

مغفرت مانگو | اپنے رب سے | بیشک وہ | بڑا بخشنے والا ہے | وہ برسائے گا | آسمان سے | تم پر

کہ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار

مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ

مسلسل بارش | اور مدد کرے گا تمہاری | مالوں | اور اولاد سے | اور بنا دے گا | تمہارے لئے | باغات

بارش برسائے گا۔ اور مال اور بیٹوں کی شکل میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات بنا دے گا

وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ

اور بنا دے گا | تمہارے لئے | نہریں | تمہیں کیا ہو گیا | تم یقین نہیں رکھتے | اللہ کی | عظمت کا | حالانکہ

اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ حالانکہ

خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

اس نے پیدا کیا تمہیں | کئی مراحل میں | کیا نہیں دیکھا تم نے | کہ کس طرح | پیدا کیا | اللہ نے | سات | آسمانوں کو

اس نے تمہیں مختلف مراحل سے گزار کر پیدا کیا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے

طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾

اوپر نیچے | اور بنایا | اُس نے چاند کو | اُن میں | روشن | اور بنایا اُس نے | سورج کو | چراغ

کس طرح بنائے۔ اور ان میں (تمہارے لئے) چاند کو چمکنے والا اور سورج کو (ایک روشن) چراغ بنایا۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ

اور اللہ نے | اُگایا تمہیں | زمین سے | اُگانا | پھر وہ لوٹائے گا تمہیں | اُسی میں | اور پھر تمہیں نکالے گا

اور اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو زمین سے ایک خاص انداز سے پروان چڑھایا۔ پھر اسی میں تم کو لوٹائے گا اور (اسی سے) تم کو

اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا

دوبارہ نکال کر | اور اللہ ہی نے | بنایا | تمہارے لئے | زمین کو | ایک فرش | تا کہ تم چلو | اُس کے

دوبارہ نکالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کے کشادہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) اور جب کبھی میں نے ان کو ایمان کی طرف دعوت دی تا کہ ان کے ایمان لانے پر تُو ان کے سابقہ گناہ معاف کردے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ وہ حق کی آواز نہ سن سکیں اور اوپر سے کپڑے اوڑھ لئے کہ وہ مجھے دیکھ ہی نہ سکیں اور کفر پر ڈٹے رہے اور حق کو قبول کرنے سے انکار کرتے رہے۔

(۸) پھر میں نے انہیں کھلم کھلا مجلسوں میں حق کی دعوت دی۔

(۹) پھر میں نے انہیں علانیہ بھی دعوت دی اور خفیہ طور پر ایک ایک کو بھی۔

(۱۰) میں نے ان سے کہا کہ اپنے شرک وکفر سے اللہ کے دربار میں معافی مانگو بلا شبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱) اور تمہارے توبہ کرنے سے وہ تم پر آسمان سے بارانِ رحمت برسائے گا۔

(۱۲) اور مال واولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ اور نہریں مہیا کردے گا۔

(۱۳) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی عظمت کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے (اس پر ایمان لا کر اس کی نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)۔

(۱۴) حالانکہ اس نے تم کو کئی مختلف صورتوں (نطفہ، علقہ ، گوشت کا ٹکڑا، لوتھڑا، ہڈیاں وگوشت وغیرہ کے ادوار) سے گزار کر پیدا کیا۔

(۱۵) کیا تم نے غور سے نہیں دیکھا کہ کس طرح اس نے اپنی قدرت سے سات آسمان طبقے طبقے اوپر نیچے پیدا کئے۔

(۱۶) اور ان میں چاند کو روشن اور سورج کو چمکتا ہوا چراغ بنا دیا۔

(۱۷) اور اللہ نے اپنی قدرت سے تمہارے جداول حضرت آدمؑ کو براہ راست مٹی سے اور تمہاری غذاؤں کو جن سے نطفہ بنتا ہے زمین سے پیدا کیا جیسا کہ وہ پودے کو زمین میں سے اگاتا ہے۔

(۱۸) پھر تمہیں موت دے کر اسی زمین میں واپس کردے گا اور قیامت کے دن اسی میں سے دوبارہ زندہ نکال کھڑا کرے گا۔

(۱۹) اور اللہ ہی کی یہ قدرت ہے کہ اس نے زمین کو تمہارے لئے فرش کی طرح آرام دہ بنا دیا۔

افعال: اَصَرُّوْا: انہوں نے ضد کی، اصرار کیا (ماضی)۔ اَعْلَنْتُ: میں نے کھلم کھلا کیا، اعلانیہ کیا (ماضی)۔ اَسْرَرْتُ: میں نے چھپایا، پوشیدہ طور پر (ماضی)۔ تَرَوْا: تم دیکھتے ہو، تم نے دیکھا (مضارع)۔

اسماء: جِهَارًا: پکارنا، بلند آواز کرنا۔ اِسْرَارًا: چھپانا، آہستہ سے کوئی بات کہنا (مصدر)۔ اَطْوَارًا: طرح طرح، حد اور اندازہ کے ہیں۔ بِسَاطًا: بچھونا، فرش۔

سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا

راستوں میں | جو کھلے ہیں | کہا نوحؑ نے | اے میرے ربّ! | بیشک انہوں نے | نافرمانی کی میری | اور پیروی کی

راستوں میں چلو پھرو۔ نوحؑ نے کہا۔ اے میرے ربّ! انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور اُن لوگوں کی پیروی کی

مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا

اُس کی | جس کو نہیں بڑھایا | اس کے مال | اور اس کی اولاد نے | نقصان کے سوا | اور انہوں نے چال چلی | چال

جن کے مال اور اولاد نے ان کو نقصان کے سوا کچھ نہ دیا۔ اور انہوں نے بہت بڑی

كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا

بڑی زبردست | اور کہنے لگے | تم ہرگز نہ چھوڑنا | اپنے معبودوں کو | اور نہ چھوڑنا | ودّ کو اور نہ | سُواع کو

چال چلی۔ اور انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ترک نہ کر ودّ کو اور نہ سواع کو

وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ

اور نہ یغوث | اور یعوق | اور نسر کو | اور بیشک گمراہ کردیا انہوں نے | بہتوں کو | اور | تو نہ بڑھا

اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا ہے (اے اللہ) تُو بھی (اب ایسے)

الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿۲۴﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا

ان ظالم لوگوں کو | مگر | گمراہی میں | وہ اپنے جرموں کی وجہ سے | غرق کردیئے گئے | پھر وہ داخل کئے گئے | دوزخ میں

ظالموں کی گمراہی اور بڑھادے (کہ یہ ہلاک ہوجائیں)۔ (چنانچہ) اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے ان کو غرق کردیا گیا پھر دوزخ میں داخل

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ

پس نہ پایا انہوں نے | اپنے لئے | سوائے اللہ کے | کوئی مددگار | اور کہا | نوحؑ نے | اے میرے ربّ!

کیا گیا تو انہوں نے (دنیا و آخرت میں) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ اور نوحؑ نے دُعا کی اے میرے ربّ!

لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ

نہ چھوڑ | زمین پر | کافروں میں سے | کوئی بسنے والا | اور بلاشبہ تُو | اگر اُن کو چھوڑ دے گا

(اب) روئے زمین پر کسی کافر کو بستا ہوا نہ چھوڑ۔ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَّبِّ

تو وہ گمراہ کردیں گے | تیرے بندوں کو | اور وہ نہیں جنیں گے | مگر | نافرمان | سخت کافر ہی | اے میرے ربّ!

بندوں کو بہکاتے ہی رہیں گے اور ان کی اولاد بھی نافرمان اور کافر ہوگی۔ اے میرے ربّ!

اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا

بخش دے | مجھے اور میرے ماں باپ کو | اور اس کو | جو داخل ہوجائے | میرے گھر میں | ایماندار ہوکر

مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بھی) اور (ان کو بھی) جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوئے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور ایماندار مردوں | اور عورتوں کو | اور نہ زیادہ کر | ظالموں کے لئے | مگر بربادی

اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی (بخش دے) اور کافروں کی تباہی کو اور بڑھا دے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) تا کہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو پھرو۔

(۲۱) پھر حضرت نوحؑ نے کہا اے میرے رب! بیشک میری قوم نے میری نافرمانی کی اور اپنے ان کافر امیروں اور سرداروں کی بات مانی جن کو اپنے مال واولاد سے دونوں جہان میں نقصان ہی نقصان نصیب ہوا۔

(۲۲) اور انہوں نے دین کے خلاف بڑی چال چلی تھی کہ لوگوں کو حضرت نوحؑ کو اذیت دینے پر ابھارا اور دین حق سے روکا۔

(۲۳) اور ان سے کہنے لگے کہ تم حضرت نوحؑ کے کہنے سے اپنے معبودوں کی عام طور پر اور خاص طور پر بڑے بڑے بتوں وَد (مرد کی صورت) اور سُواع (عورت کی صورت) اور یغوث (بصورت شیر) اور یعوق (گھوڑے کی صورت) اور نسر (بصورت گدھ) کی عبادت نہ چھوڑنا۔

(۲۴) اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور کہا اے اللہ تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھادے تاکہ یہ پوری سزا پائیں۔

(۲۵) چنانچہ کفر وشرک وتکذیب حق وغیرہ گناہوں کی وجہ سے وہ سب کے سب طوفان میں غرق ہوکر دوزخ میں داخل کر دیئے گئے اور انہیں اللہ کے سوا اپنے لئے کوئی مددگار نہ ملا کہ عذاب سے بچائے۔

(۲۶) اور آخر ان کی نافرمانی سے تنگ آکر حضرت نوحؑ نے دعا کی اے اللہ! کوئی کافر زمین پر زندہ نہ چھوڑ۔

(۲۷) کچھ شک نہیں کہ اگر تو ان کو زندہ رہنے دے گا تو وہ اللہ کے بندوں کو دین حق سے گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی ان میں رہنے کے باعث سخت نافرمان اور منکر ہوگی۔

(۲۸) اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے مکان میں ایمان لاکر داخل ہوجائے اور قیامت تک آنے والے تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ظالم کفار کو تو بس ہلاک اور برباد ہی کر دے۔

افعال: تَسْلُکُوْا: تم چلو پھرو (مضارع)۔ عَصَوْنِیْ: انہوں نے میری نافرمانی کی (ماضی)۔ اَضَلُّوْا: انہوں نے گمراہ کیا، بہکایا (ماضی)۔ تَزِدِ: تو زیادہ کر (مضارع)۔ اُغْرِقُوْا: وہ ڈبوئے گئے، غرق کئے گئے (ماضی)۔

اسماء: فَاجِرًا: دین کا پردہ پھاڑنے والا، علانیہ گناہ کرنے والا (اسم فاعل)۔ تَبَارًا: ہلاکت، ہلاک کرنا، برباد کرنا (مصدر)۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

کہہ دیجئے | کہ وحی کیا گیا | میری طرف | کہ اسے سنا | ایک گروہ نے | جنوں میں سے | پس وہ کہنے لگے | بیشک ہم نے سنا

(اے رسول) آپ فرما دیجئے کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (میرے قرآن کے پڑھنے کو) کان لگا کر سنا پھر

قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

قرآن | عجیب | جو راہنمائی کرتا ہے | ہدایت کی طرف | تو ہم ایمان لائے | اس پر | اور ہم ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے

انہوں نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔ پس ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

اپنے رب کے ساتھ | کسی کو | اور یہ کہ بلند ہے | شان | ہمارے رب کی | اس نے نہیں بنایا | بیوی

(اب) اپنے رب کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارا رب بڑی اونچی شان والا ہے نہ اُس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا

وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

اور نہ اولاد | اور یہ کہ | کہا کرتا تھا | ہم میں سے بے وقوف | اللہ پر | حد سے بڑھی ہوئی باتیں

اور نہ کسی کو بیٹا۔ اور یہ کہ ہم میں سے جو بے وقوف ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بے بنیاد باتیں کہا کرتے تھے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ

اور ہم نے گمان کیا تھا | کہ ہرگز نہ بولیں گے | انسان | اور جن | اللہ پر | جھوٹ | اور یہ کہ

اور ہم تو اس خیال میں تھے کہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ پر (کسی طرح کا) بہتان نہ باندھیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

کچھ لوگ تھے | انسانوں میں سے | جو پناہ لیتے تھے | لوگوں سے | جنات کے | تو انہوں نے بڑھا دی اُن کی

میں بہت سے لوگ بعض جنوں کی پناہ لینے لگے تھے اس طرح ان لوگوں نے انہیں اور بھی زیادہ

رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ

سرکشی | اور یہ کہ وہ (بھی) | (ایسا) خیال کرتے تھے | جیسا | کہ تم خیال کرتے ہو | کہ | ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے گا

مغرور بنا دیا۔ اور جس طرح تم خیال کیا کرتے ہو انہوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ

اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

اللہ | کسی کو | اور یہ کہ ہم نے | چھوا | آسمان کو | تو ہم نے پایا اس کو | بھرا ہوا | سخت پہریداروں

نہیں کرے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان میں گھوم کر دیکھا تو اس کو ہم نے سخت پہروں اور شعلوں سے

وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ

اور شعلوں سے | اور یہ کہ ہم | بیٹھا کرتے تھے | اس کے | ٹھکانوں میں | سننے کے لئے | پس جو کوئی | سنتا ہے

بھرا ہوا پایا۔ حالانکہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (باتیں) سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن اب جو کوئی سننا چاہے

سورۂ جن

اس سورۃ میں چونکہ جنوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے کہ اللہ نے وحی کے ذریعے مجھے اطلاع دی ہے کہ **نصیبین** کے علاقے کے جنوں کی ایک جماعت (نو یا سات) نے مکہ کے قریب وادیٔ نخلہ میں جبکہ عکاظ کی طرف جاتے ہوئے وہاں آپؐ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے آپؐ کی زبان سے قرآن سنا تو اپنی قوم خبات کی طرف واپس جا کر کہنے لگے کہ ہم نے تو ایسا قرآن سنا ہے جو اپنے حسن اعلیٰ مضامین بیان کرنے میں ایک عجیب کلام ہے۔

(۲) جو نیکی کے راستہ (توحید) کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور آئندہ اپنے رب کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(۳) اور ہم اس بات پر بھی ایمان لائے کہ ہمارے پروردگار کی شان بلند ہے۔ نہ اس کی بیوی ہے نہ بیٹا' جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

(۴) اور کہ ہم میں سے جاہل جن اللہ سے متعلق کفریہ کلمات کہا کرتے تھے۔

(۵) اور ہمارا خیال تھا کہ بعض جن اور انسان جو اللہ کی بیوی اور اس کی اولاد بتاتے ہیں شاید صحیح کہتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بول سکتے۔

(۶) اور بعض انسان بعض جنوں کی پناہ لیتے تھے۔ جس سے جنوں کی نافرمانی میں اور بھی اضافہ ہوگیا تھا۔ (مثلاً عرب دور جاہلیت میں جب سفر میں کسی خطرناک مقام پر اترتے تو کہا کرتے **اَعُوْذُ بِسَیِّدِ هٰذَا الْوَادِیْ** یعنی اس وادی کے رئیس جن کی پناہ پکڑتا ہوں)۔

(۷) اور آدمی بھی ایسا ہی خیال رکھتے تھے جیسا کہ تم سب جن رکھتے ہو کہ مرنے کے بعد اللہ کسی کو دوبارہ زندہ کرکے نہیں اٹھائے گا۔

(۸) اور ہم نے آسمان پر پہنچنا چاہا تو اسے سخت پہرہ دار فرشتوں اور جلا ڈالنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔

افعال: اِسْتَمَعَ: اس نے سن لیا (ماضی)۔ زَادُوْهُمْ: انہوں نے ان کو زیادہ دیا۔ لَمَسْنَا: ہم نے ٹٹولا' قصد کیا (ماضی)۔ مُلِئَتْ: بھر دیا گیا ہے (ماضی)۔

اسماء: حَرَسًا: پاسبان' چوکیدار۔ شُهُبًا: انگارے۔

الْـٰٔنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ
اب | وہ پاتا ہے اپنے لئے | ایک شعلہ | تاک میں | اور یہ کہ ہم | نہیں جانتے | کیا بُرائی کا | ارادہ کیا گیا ہے
تو وہ اپنے لئے ایک شعلہ تاک میں پائے گا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کے لئے

بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا
ان کے ساتھ | جو زمین میں ہیں | یا ارادہ کیا ہے | اُن سے | ان کے ربّ نے | ہدایت کا | اور یہ کہ ہم میں سے
کوئی نقصان پہنچانا مقصود ہے یا اُن کا ربّ ان کو راہِ ہدایت پر لانا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں بعض

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا
(کچھ) نیک لوگ ہیں | اور ہم میں سے | (کچھ) اس کے علاوہ ہیں | ہم تھے | مختلف طریقوں پر | اور یہ کہ ہم نے
نیک ہیں اور بعض کچھ اور طرح کے ہیں۔ (اور) ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے۔ اور (اب) ہمیں

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲
گمان کیا ہے | کہ ہم ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے | اللہ کو | زمین میں | اور ہم اس کو ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے | بھاگ کر
یقین ہے کہ ہم نہ تو زمین میں اللہ تعالیٰ کو ہرا سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں۔

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ
اور یہ کہ | جب | ہم نے سن لی | ہدایت کی بات | تو ہم ایمان لے آئے | اُس پر | پس جو | ایمان لائے گا | اپنے ربّ پر
اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پس جو کوئی اپنے ربّ پر ایمان لے آئے گا

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
تو نہ وہ ڈرے گا | نقصان سے | اور نہ ظلم سے | اور یہ کہ بعض ہم میں سے | فرمانبردار ہیں | اور بعض ہم میں سے
تو اس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا۔ اور یہ کہ ہم میں سے بعض بے انصاف

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴ وَاَمَّا
ظالم ہیں | پس جو کوئی | فرمانبردار ہو گیا | تو ایسے لوگوں نے | ڈھونڈھ لیا | سیدھا راستہ | اور وہ جو
(اور نافرمان)۔ پس جو فرمانبردار ہو گئے تو انہوں نے سیدھی راہ ڈھونڈھ نکالی۔ اور جو ظلم

الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
ظالم ہیں | سو وہ | دوزخ کا | ایندھن ہوں گے | اور یہ کہ | اگر | وہ قائم رہتے | سیدھے راستہ پر
کرنے والے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ اور (اے پیغمبر آپؐ پر) یہ (وحی کی جاتی ہے) کہ اگر یہ لوگ سیدھے راستہ پر رہیں گے

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝۱۶ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ
(تو) البتہ ہم انہیں پلاتے | پانی وافر | تا کہ ہم انہیں آزمائیں | اس میں | اور جو کوئی منہ موڑے گا | ذکر سے
تو ہم ان کو بافراط پانی سے سیراب کریں گے۔ تاکہ اس (نعمتِ رزق) سے ہم ان کی آزمائش کریں۔ اور جو کوئی اپنے ربّ کی یاد سے

رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝۱۷ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا
اپنے ربّ کے وہ اسے داخل کرے گا | عذاب میں | سخت | اور یہ کہ | مسجدیں ہیں | اللہ کے لئے | تو تم نہ پکارو
روگردانی کرے گا تو اس کو وہ سخت عذاب میں داخل کرے گا۔ اور مسجدیں تو اللہ تعالیٰ ہی (کی عبادت) کے لئے ہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور اس سے پہلے ہم آسمانی خبریں سننے کے لئے کچھ ٹھکانوں پر بیٹھا کرتے تھے مگر جو کوئی اب آسمانی کلام سننا چاہتا ہے تو ایک آگ سے بھرے ہوئے ٹوٹنے والے ستارے کو اپنی تاک میں لگا ہوا پاتا ہے۔

(۱۰) اور ہمیں اس کا کچھ علم نہیں کہ ہمارے آسمانی باتیں سننے کے معاملے کو بند کر دینے سے اللہ اہل زمین کو عذاب دینا چاہتا ہے یا انہیں سیدھے راستے پر لانا چاہتا ہے۔

(۱۱) اور بعض جن ہم میں نیک ہیں اور بعض برے ہیں اور اس سے پہلے ہم مختلف مذاہب پر تھے۔

(۱۲) اور یہ بھی ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم اللہ کو عذاب دینے سے کسی طرح عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں چھپ کر اور نہ کہیں بھاگ کر۔

(۱۳) اور یہ بھی کہ جب ہم جنات نے ہدایت کی بات (قرآن) رسول اللہ سے سن لی، تو ہم اس کے خدا کا کلام ہونے پر ایمان لے آئے۔ پس جو کوئی اللہ پر خلوص دل سے ایمان لے آیا تو اسے نہ تو ثواب میں کمی کا اندیشہ ہوگا نہ بے جا رسوائی کا۔

(۱۴) اور ہم جنات میں سے فرمانبردار بھی ہیں اور بے انصاف بھی۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہے سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش کر لیا۔

(۱۵) لیکن جو لوگ ظالم اور مشرک ہیں، سو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

(۱۶) اور اگر وہ ظالم اللہ کے سیدھے راستے اسلام پر قائم رہتے تو ہم (اللہ تعالیٰ) ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کر کے ان کی روزی فراخ کر دیتے۔ مفسر مقاتلؒ فرماتے ہیں: یہ آیت قریش کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب سات سال تک ان پر بارش بند کر دی گئی تھی اور وہ قحط کا شکار تھے۔

(۱۷) تاکہ ہم ان کو آزمائیں کہ کون ان میں سے اس نعمت کا شکر اور کون اس کی ناشکری کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کر کے اس کے ذکر و عبادت سے منہ موڑے گا اللہ اس کو آخرت میں سخت عذاب دے گا۔

افعال: نَقْعُدُ: ہم بیٹھتے (مضارع)۔ اُرِیْدَ: ارادہ کیا گیا (ماضی)۔ ظَنَنَّآ: ہم نے گمان کیا (ماضی)۔ تَحَرَّوْا: انہوں نے قصد کیا (ماضی)۔ یَسْلُکْهُ: وہ اس کو داخل کرے گا (مضارع)۔

اسماء: رَصَدًا: گھات، چوکیدار، نگہبان۔ مَقَٰعِدَ: بیٹھنے کی جگہ، گھات لگانے کا مقام۔ طَرَآئِقَ: راہیں، طریقے، آسمان کے طبقے۔ قِدَدًا: مختلف راہ و روش اور جدا جدا ارادے رکھنے والے گروہ۔ هَرَبًا: بھاگ کر۔ بَخْسًا: نقص، ظلم سے کسی شے کو گھٹانا۔ رَهَقًا: سرکشی، تکبر، ستم، زیادتی۔ صَعَدًا: سخت شاق جو معذب کے اوپر چھا جائے۔

مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝۱۸ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

اللہ کے ساتھ | کسی کو | اور یہ کہ | جب | کھڑا ہوا | بندہ اللہ کا | کہ اس کو پکارے | تو قریب تھا

کے ساتھ کسی اور کی بندگی نہ کرو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا بندہ (محمدؐ) عبادت کے لئے کھڑا ہوا

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝۱۹ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ

کہ وہ (جنات) ہو جائیں | اُس پر | اکٹھے (حلقہ بنا کر) | کہہ دیجئے | کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے رب کو | اور میں شریک نہیں ٹھہراتا

تو یہ جنات اس کے گرد (قرآن سننے کے لئے) گویا لپٹنے لگے۔ آپ فرما دیجئے کہ میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا

اَحَدًا ۝۲۰ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝۲۱

اس کا کسی کو | کہہ دیجئے | کہ بیشک میں | اختیار نہیں رکھتا | تمہارے لئے | کسی نقصان کا | اور نہ کسی بھلائی کا

شریک نہیں بناتا۔ آپ فرما دیں کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے نہ ہدایت دینا ہے۔

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

کہہ دیجئے بیشک مجھے | ہرگز نہ بچا سکے گا | اللہ سے | کوئی بھی | اور نہ میں پاؤں گا | اس کے سوا

آپ (یہ بھی) فرما دیجئے کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ

مُلْتَحَدًا ۝۲۲ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

کوئی پناہ کی جگہ | سوائے پہنچا دینے کے | اللہ کا حکم | اور اس کے پیغامات | اور جو کوئی | نافرمانی کرے گا | اللہ

پا سکتا ہوں۔ البتہ میرا کام اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝۲۳ حَتّٰٓى

اور اس کے رسول کی | تو بیشک اس کے لئے | آگ ہے دوزخ کی | وہ ہمیشہ رہیں گے | اس میں | ابدی طور پر | یہاں تک کہ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے۔ یہاں تک کہ

اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ

جب | وہ دیکھیں گے وہ (عذاب) | جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے | تو وہ عنقریب جان لیں گے | کہ کس کے | کمزور ہیں

جب وہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ کس کے ساتھی

نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ

مددگار | اور کم ہیں | شمار میں؟ | کہہ دیجئے | میں نہیں جانتا | کہ کیا قریب ہے | وہ جس کا | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

کمزور اور گنتی میں تھوڑے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ (دن) قریب ہی ہے

اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝۲۵ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

یا | کر دے گا | اس کے لئے | میرا رب | ایک مدت مقرر | (جو) جاننے والا ہے | غیب کا | پس وہ نہیں آگاہ کرتا

یا میرے رب نے اس کے لئے کوئی مدت دراز کر رکھی ہے۔ (اللہ تعالیٰ) عالم الغیب ہے پس وہ اپنے (علم) غیب کو

عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ

اپنے غیب پر | کسی کو | مگر جسے | وہ پسند کرے | رسولوں میں سے | تو بیشک وہ | چلاتا ہے

کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ ہاں مگر اپنے کسی پسندیدہ رسول کو (مطلع کرتا ہے) تو اس کے آگے اور اس کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۸) اور مسجدیں صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہوتی ہیں' پس ان میں اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

(۱۹) اور جب اللہ کا بندہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی عبادت (نماز) اوراس میں قرآن کی تلاوت کے لئے کھڑا ہوتو کفار عبادت کے اس طریقے کو عجیب سمجھ کر آپؐ پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور مومنین شوق ورغبت سے آپؐ کے پاس جمع ہونے لگتے ہیں۔

(۲۰) کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱) کہہ دیجئے کہ میں بذات خود تمہیں نہ نقصان پہنچا سکتا ہوں' نہ کوئی نفع۔

(۲۲) کہہ دیجئے کہ اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی کروں تو کوئی مجھے اس کے عذاب سے نہیں بچا سکتا اور نہ اس کے سوا مجھے کہیں پناہ مل سکتی ہے۔

(۲۳) ہاں صرف یہ کرسکتا ہوں کہ اللہ کا حکم اوراس کے پیغامات' بغیر کسی کمی بیشی کے تم تک پہنچا دوں' اور جو کوئی اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ تیار ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) یہاں تک کہ وہ اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا تو یقیناً جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں مومن کے یا کافر کے؟

(۲۵) کہہ دیجئے کہ میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا اللہ اس کے لئے ایک لمبا عرصہ مقرر کردے لیکن وہ آکے رہے گا۔

(۲۶) وہ غیب کا جاننے والا ہے اپنے کسی غیب پر کسی کو باخبر نہیں کیا کرتا۔

افعال: قَامَ: کھڑا ہوا (ماضی)۔

اسماء: لِبَدًا: ٹھٹ کے ٹھٹ' ہجوم' بھیڑ۔ اَضْعَفُ: زیادہ کمزور۔

مِنۡ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ

اس کے آگے | اور اس کے پیچھے سے | محافظ (فرشتے) | تاکہ وہ معلوم کرلے | کہ انہوں نے پہنچادیئے | پیغامات

پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر فرماتا ہے۔ تاکہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات

رَبِّهِمۡ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَاَحۡصٰى كُلَّ شَىۡءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

اپنے رب کے | اور اس نے احاطہ کررکھا ہے | اس کا جو ان کے پاس ہے | اور شمار کررکھی ہے اس نے | ہر چیز کی | گنتی

پہنچا دیئے ہیں اور ان کے سارے معاملات اس کے احاطہ علم میں ہیں اور اس نے ہر چیز کو گن رکھا ہے۔

سُوۡرَةُ الۡمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | عِشۡرُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ مزمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۲﴾ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انْقُصۡ مِنۡهُ

اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے (نبیؐ) | قیام کر | رات میں | مگر | تھوڑا سا حصہ | اس کا نصف | یا کم کرلے | اس میں سے

اے کپڑوں میں لپٹنے والے۔ (آپؐ) رات کو (نماز کے لئے) قیام کیا کیجئے سوائے تھوڑی رات کے۔ آدھی رات یا اس سے بھی کچھ

قَلِيۡلًا ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِىۡ عَلَيۡكَ

تھوڑا سا حصہ | یا زیادہ کرلے | اس پر | اور پڑھ | قرآن | ٹھہر ٹھہر کر | بیشک ہم | ڈالیں گے | آپؐ پر

کم کر لیجئے۔ یا اس سے کچھ زیادہ' اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہئے۔ بیشک ہم آپؐ پر عنقریب ایک بھاری کلام

قَوۡلًا ثَقِيۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ

ایک بات | بڑی بھاری | بیشک اُٹھنا | رات کو | یہ | زیادہ | روندنے والا ہے (نفس کو) | اور زیادہ درست ہوتی ہے

(قرآن) نازل کریں گے۔ بیشک رات کا اٹھنا (نفس کو) سختی سے روندتا ہے اور جو بات منہ سے نکلتی ہے

قِيۡلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا ﴿۷﴾ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ

(اس میں) بات | بیشک | آپ کو | دن میں (تو) | کام ہوتا ہے | دیر تک | اور یاد کر نام | اپنے رب کا

درست نکلتی ہے۔ بیشک آپؐ کو دن میں بہت مصروفیت رہتی ہے۔ اور آپؐ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہئے

وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰهَ

اور الگ ہو جا | اسی کی طرف | سب سے الگ ہو کر | وہ رب ہے | مشرق | اور مغرب کا | کوئی اور معبود نہیں

اور سب کو چھوڑ کر (سب سے الگ ہو کر) اسی کے ہو جائیے۔ وہ مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذۡهُ وَكِيۡلًا ﴿۹﴾ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا

اس کے سوا | پس بنالے اسی کو | کارساز | اور صبر کر | اُس پر جو | وہ کہتے ہیں | اور انہیں چھوڑ دیں | چھوڑنا

معبود نہیں سو آپ اسی کو اپنا کارساز بنائیے۔ اور جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں اس پر آپؐ صبر کیا کریں اور اچھے انداز میں ان سے

جَمِيۡلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرۡنِىۡ وَالۡمُكَذِّبِيۡنَ اُولِى النَّعۡمَةِ وَمَهِّلۡهُمۡ قَلِيۡلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ

اچھی طرح | اور چھوڑ دے مجھے | اور جھٹلانے والے | خوشحال لوگوں کو | اور ان کو مہلت دے | تھوڑی | بیشک

الگ رہئے۔ اور ان جھٹلانے والوں کو جو دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہیں میرے حوالے کردیجئے اور ان کو تھوڑی مہلت دے دیں۔ بیشک

آیت نمبر

(۲۷) مگر اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو برگزیدہ کر لیتا ہے تو اس رسول کے آگے اور پیچھے اپنے نگران فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس کو شیاطین اور ان کے وسوسوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور صحیح علم وحی ان تک پہنچتا ہے۔

(۲۸) تاکہ اللہ ظاہر کر دے کہ ان رسولوں نے لوگوں تک اس کے پیغامات بلا کم و کاست پہنچا دیئے ہیں اور اس نے ان تمام کاموں کا احاطہ کر رکھا ہے جو رسولوں کے پاس ہیں اور ہر ایک چیز کی گنتی اس نے شمار کر رکھی ہے اور ایک ذرہ تک اس کے علم سے باہر نہیں۔

سورۂ مزمل

چونکہ اس سورۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مزمل (کپڑوں یا کمبل میں لپٹا ہوا) سے خطاب فرمایا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔ مراد یہ کہ حضور کفار کی اسلام دشمنی کی وجہ سے گوشہ نشین رہنے لگے تھے جس کو کمبل میں لپٹنے سے تعبیر کیا گیا۔

(۱) پہلی وحی کے ابتداء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکلیف محسوس ہوئی تھی اور گھر جا کر فرمایا تھا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ (مجھے کپڑے اُڑھا دو) چنانچہ ایک رات حضور اسی طرح کپڑوں میں لپٹے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ پیغام سنایا اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے ہمارے رسول!

(۲) نماز میں رات کے وقت قیام کیجئے صرف تھوڑا سا حصہ سو جایئے۔

(۳) آدھی رات قیام کیجئے یا اس سے کچھ کم کر دیجئے یعنی تہائی رات تک قیام کیجئے اور دو تہائی رات میں آرام کیجئے۔

(۴) یا آدھی رات پر کچھ زیادہ کر دیجئے مثلاً دو تہائی رات تک قیام کیجئے اور ایک تہائی آرام۔ آپ کو اختیار ہے اور قرآن آہستہ آہستہ مخارج و حرکات و سکنات و اوقاف کو مدنظر رکھ کر غور و تدبر کے ساتھ پڑھئے۔

(۵) بلاشبہ ہم آپ پر اپنا بھاری اور عظیم الشان کلام (قرآن) نازل کرنے والے ہیں آپ رات کو عبادت میں قیام کرنے اور اس میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنے سے اس سے مانوس اور آئندہ نزول و قبول کے لئے تیار ہو جایئے۔

(۶) کچھ شک نہیں کہ رات کو عبادت میں قیام کرنا نفس کو سخت زیر کرنے والا ہے اور شور و غل نہ ہونے کی وجہ سے خشوع و خضوع بھی خوب ہوتا ہے۔

(۷) بیشک دن میں تو آپ کو تبلیغ دین اور دوسرے بھاری کاموں میں مصروفیت رہتی ہے اس لئے رات کے وقت عبادت میں لگ جایئے۔ (ف) شروع میں نماز تہجد فرض تھی۔

(۸) اور تسبیح و لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا اور نماز و تلاوۃ قرآن سے ہمیشہ خدا کا ذکر کیا کیجئے اور ہر چیز کو چھوڑ کر اسی کی عبادت میں لگ جایئے۔ یعنی مخلوق سے اپنے معاملات و تعلقات میں مشغولیت کے باوجود اللہ کی یاد اور تعلق کو سب تعلقات پر غالب رکھئے۔

(۹) وہی مشرق و مغرب کا مالک ہے سوا اس کے اور کوئی معبود نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بنا لیجئے۔

(۱۰) اور مشرکین کی باتوں پر صبر کیجئے اور انہیں اچھے انداز میں چھوڑ دیجئے (بغیر انتقام لئے ان سے الگ رہئے)

(۱۱) اور حق کے جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو بس مجھ پر چھوڑ دیجئے اور کچھ عرصہ تک انہیں مہلت دیجئے۔

افعال: اَبْلَغُوْا: انہوں نے پہنچایا (ماضی)۔ قُمِ: کھڑا ہو جا، تیار ہو جا (امر)۔ رَتِّلِ: کھول کھول کر پڑھ، ٹھہر ٹھہر کر پڑھ (امر)۔ تَبَتَّلْ: تو اخلاص نیت اور عبادت میں سب سے منقطع ہو جا (امر)۔

اسماء: اَلْمُزَّمِّلُ: کپڑے میں لپٹنے والے (اسم فاعل)۔ تَرْتِیْلًا: آہستہ آہستہ واضح طور پر پڑھنا۔ نَاشِئَةَ: رات کو بیدار ہو کر اٹھ کھڑا ہونا۔ وَطْئًا: تکلیف، مشقت، دشواری مراد قرآن سن کر سمجھنا بہت دشوار ہے۔ هَجْرًا: بھاگ کر۔ النَّعْمَةِ: عیش و آسائش۔

لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾
ہمارے پاس ہیں | بیڑیاں | اور بھڑکتی آگ | اور کھانا | گلے میں اٹکنے والا | اور عذاب | دردناک
ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں ہیں اور آگ ہے۔ اور گلے میں پھنسنے والی غذا ہے اور دردناک عذاب ہے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾
جس دن لرزے گی | زمین | اور پہاڑ | اور ہو جائیں گے | پہاڑ | ریت کے تودے | ریزہ ریزہ
جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے۔ اور پہاڑ ریت کے ٹیلوں کی مانند ہو جائیں گے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ
بیشک ہم نے بھیجا ہے | تمہاری طرف | ایک رسولؐ | گواہی دینے والا | تم پر | جیسا کہ | ہم نے بھیجا تھا
بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دے گا جیسے ہم نے فرعون کی طرف

اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا
فرعون کی طرف | ایک رسول | پس نافرمانی کی | فرعون نے | اُس رسول کی | تو ہم نے پکڑ لیا اُس کو | پکڑنا
(موسیٰ کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا۔ پس فرعون نے اس رسولؑ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح

وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
سخت | پس کس طرح | تم بچو گے | اگر | تم نے بھی انکار کیا | اُس دن | جو کر دے گا | لڑکوں کو
پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی انکار کرتے رہو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے، جو بچوں کو بوڑھا

شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
بوڑھا | آسمان | پھٹ جائے گا جس سے | اس کا وعدہ ہے | پورا ہو کر رہنے والا | بیشک | یہ (قرآن)
کر ڈالے گا۔ (اور) جس (دن کی دہشت) سے آسمان پھٹ جائے گا (یاد رکھو کہ) اللہ کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ بیشک یہ (قرآن)

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
نصیحت ہے | پس جو کوئی | چاہے | بنا لے اپنے ربّ کی طرف | راستہ | بیشک آپ کا ربّ | جانتا ہے
نصیحت ہے پس (اب) جو کوئی چاہے اپنے ربّ کی طرف (ہدایت کا) راستہ اختیار کرے۔ بیشک آپ کا ربّ جانتا ہے

اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ
کہ آپ اٹھتے ہیں | قریب | دو تہائی | رات | اور آدھی رات | اور ایک تہائی | اور ایک گروہ
کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ، دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور کبھی ایک تہائی

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
اُن میں سے (بھی) | جو آپ کے ساتھ ہیں | اور اللہ ہی | اندازہ کرتا ہے | رات | اور دن کا | اس نے جانا | کہ ہرگز نہیں
رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو رات اور دن کا (صحیح) اندازہ ہے وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز نباہ

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
نباہ سکتے تم اس کو | تو اس نے رحم کیا | تم پر | پس پڑھو | جتنا | آسان ہو | قرآن میں سے | اُس نے جانا
نہ سکو گے اس لئے اس نے تم پر مہربانی فرمائی پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اللہ کو علم ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) بیشک ان کفار کے لئے آخرت میں ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور عذاب دوزخ تیار ہے۔

(۱۳) اور حلق میں اٹکنے والا کانٹے دار کھانا اور عذاب دردناک تیار ہے۔

(۱۴) جس دن زمین لرزے گی اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریت کے پھسلنے والے تودے ہو جائیں گے۔

(۱۵) اے اہل مکہ! ہم نے تمہاری طرف اپنا ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیج دیا ہے جو قیامت کے روز تمہارے کفر وانکار کی شہادت دے گا جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف حضرت موسیٰؑ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔

(۱۶) پھر فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے بڑی سختی سے پکڑا کہ لشکر سمیت بحیرۂ قلزم میں بری طرح سے غرق کر دیا۔

(۱۷) پس اگر تم نے بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین حق کا انکار کیا تو قیامت کے روز عذاب دوزخ سے کیسے بچو گے؟ جو اپنی مصیبتوں کی سختی اور ہولناکی کی وجہ سے لڑکوں کو بڈھا کر دے گا۔

(۱۸) آسمان پھٹ جائے گا اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

(۱۹) بلاشبہ یہ قرآن تو ایک یاددہانی ہے پس جو کوئی چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کر لے۔

افعال: اَخَذْنٰهُ: ہم نے اس کو پکڑا۔

اسماء: شِيْبًا: بوڑھے۔

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

کہ ہوں گے | تم میں سے | کچھ بیمار | اور کچھ اور لوگ بھی | جو چلیں گے | زمین میں

کہ تم میں بعض بیمار (بھی) ہوں گے اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی رزق) کو تلاش

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

تلاش کرتے ہوئے | فضل | اللہ کا | اور (کچھ) اور (لوگ) ہوں گے | جو جہاد کریں گے | راستہ میں

کرنے کے لئے زمین میں سفر کریں گے اور بعض اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں گے۔ تو جتنا

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ

اللہ کے | پس پڑھو | جتنا | آسان ہو اس میں سے | اور قائم کرو نماز | اور ادا کرو | زکوٰۃ

آسانی سے ہو سکے اس (قرآن) میں سے پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

اور قرض دو | اللہ کو | قرض | اچھا | اور جو کچھ | تم آگے بھیجو گے | اپنے لئے | نیکی میں سے

اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو۔ اور جو نیکی بھی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ

تم اس کو پاؤ گے | اللہ کے ہاں | وہی | بہتر | اور | بڑھ کر ہے | ثواب میں | اور مغفرت مانگو | اللہ سے

اسے تم اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور اجر کے اعتبار سے بڑھا ہوا پاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٠

بیشک | اللہ | بڑا بخشنے والا | نہایت رحم والا ہے

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤

اے کپڑوں میں لپٹے ہوئے (نبیؐ) | اٹھیے | پھر ڈرایئے | اور اپنے رب کی | بڑائی بیان کیجئے | اور اپنے کپڑوں کو | پاک رکھئے

اے کپڑے میں لپٹنے والے (رسولؐ!) اٹھیے اور لوگوں کو خوف دلا یئے۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان فرمایئے۔ اور اپنا لباس پاک رکھئے

وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧ ؕ

اور گندگی سے | الگ رہئے | اور احسان نہ کیجئے | زیادہ لینے کی غرض سے | اور | اپنے رب کے لئے | صبر کرو

اور نجاست سے دور رہئے۔ اور کسی پر (اس نیت سے) احسان نہ کیجئے کہ اس کے بدلے زیادہ کے طالب ہوں اور اپنے رب کیلئے صبر کیجئے۔

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۝٨ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

پھر جب | پھونکا جائے گا | صور میں | تو وہ | اس دن | دن ہوگا | بڑا مشکل | کافروں پر

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن (یعنی روزِ قیامت) بڑا ہی سخت دن ہوگا۔ کافروں کے لئے ہرگز

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) بیشک اللہ ہی جانتا ہے کہ آپؐ دو تہائی اور نصف اور ایک تہائی رات کے قریب نماز تہجد میں قیام کرتے ہیں' اور ایک جماعت مسلمانوں کی بھی آپؐ کے ساتھ قیام کرتی ہے اور اللہ ہی رات و دن کا اندازہ مقرر کرتا ہے کہ کبھی رات کو بڑھا دیتا ہے اور کبھی دن کو اس کو معلوم ہے کہ تم صحیح اندازہ لگا کر قیام نہیں کر سکتے چنانچہ بعض صحابہ رات بھر نہ سوتے تھے۔ سو اب اس نے تم پر رحم کر کے تہجد کی فرضیت اٹھا دی۔ پس جس قدر ہو سکے نماز تہجد میں قرآن پڑھ لیا کرو' نہ تہجد فرض ہے نہ اس میں تلاوۃ اور وقت کی کوئی مقدار لازمی ہے۔ کیونکہ اللہ کو علم ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو روزی کی تلاش میں تجارت وغیرہ کے لئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اور ہوں گے جو خدا کی راہ میں جہاد پر جانے والے ہیں ان سب لوگوں کے لئے رات کے وقت قیام کرنا مشکل ہے سو اب جتنا ہو سکے نماز تہجد میں قرآن پڑھ لیا کرو اور فرض نماز قائم رکھو اور زکوۃ واجب ادا کرو اور محض اللہ کی خوشنودی کے لئے صدقہ و خیرات کرو اور جو نیک اعمال تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اللہ کے یہاں تمہیں اس کا اجر ملے گا اور وہی بہتر اور ثواب میں بڑھ کر ہے اور اللہ سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔

سورۂ مدثر

مدثر لحاف اوڑھنے والا' مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چونکہ اس سورت میں حضورؐ کو اس صفت سے خطاب فرمایا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک دفعہ حضورؐ غار حرا میں تھے آپؐ نے دیکھا کہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر ایک فرشتہ بیٹھا ہوا آپؐ سے کہتا ہے کہ اے محمدؐ! بیشک تو اللہ کا رسول ہے آپؐ پر خوف طاری ہو گیا اور گھر جا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے کہا **دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ** (مجھے لحاف اڑھا دو) انہوں نے حضورؐ پر لحاف ڈال دیا تو حضرت جبرئیل نے آکر حضور کو یوں مخاطب فرمایا۔ اے لحاف میں لپٹے ہوئے۔

(۲) بڑے مستقل مزاجی سے بستر سے اٹھ کر اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے۔

(۳) اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔

(۴) اور اپنے کپڑوں کو ہمیشہ کی طرح پاک صاف رکھئے۔

(۵) اور جسمانی اور روحانی اور اخلاقی گندگی اور میل کچیل سے الگ رہیے۔

(۶) اور کسی کے ساتھ احسان اس امید پر نہ کیجئے کہ بدلہ میں اور زیادہ ملے گا۔ محض اللہ کی رضامندی کیلئے احسان کیا کیجئے۔

(۷) اور اللہ کے احکام اور تبلیغ کے سلسلے میں ہر قسم کی تکلیف پر خدا کی رضا کے لئے صبر کیجئے۔

(۸) پس جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا۔

(۹) تو وہ دن سخت مصیبت کا دن ہوگا۔

افعال: **اِقْرَءُوْا**: تم پڑھو' تم پڑھ لیا کرو (امر)۔ **تَیَسَّرَ**: وہ آسان ہوا' وہ میسر ہوا (ماضی)۔ **اَقْرِضُوْا**: تم قرض دو (امر)۔ **اُهْجُرْ**: تو دور رہ' تو چھوڑ دے (امر)۔ **تَمْنُنْ**: تو احسان کرے (مضارع)۔ **تَسْتَكْثِرُ**: تو زیادہ چاہے (مضارع)۔ **نُقِرَ**: جب پھونکا جائے گا (ماضی مجہول)۔

اسماء: **ثِيَابَكَ**: تیرے کپڑے۔ **رُجْزَ**: پلیدی' گناہ' عذاب۔ **عَسِيْرٌ**: سخت' مشکل' بھاری۔ **النَّاقُوْرِ**: سنکھ' پھونکنے کا سینگ مراد صور۔

غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا

وہ آسان نہ ہوگا | مجھے چھوڑ دو | اور اس کو جسے میں نے پیدا کیا | اکیلا | اور بنایا میں نے | اس کے لئے | مال

آسان نہ ہوگا۔ آپؐ اس شخص کو میرے حوالے کر دیجئے جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے اور اس کو میں نے کثرت سے

مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ

بہت | اور بیٹے | حاضر رہنے والے | اور تیار کر دیا | اس کے لئے | ہر طرح کا سامان | پھر وہ طمع کرتا ہے

مال دیا۔ اور اس کو حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ اور دنیا کا تمام سامان اس کے لئے مہیا کر دیا۔ پھر بھی وہ طمع کرتا ہے

اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ

کہ اور زیادہ دوں | ہرگز نہیں | بیشک وہ ہے | ہماری آیتوں کا | سخت مخالف | عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے

کہ اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں، وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے۔ (اب) اسے میں بڑی مشکل چڑھائی

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ

اونچی چڑھائی پر | بیشک اس نے سوچا | اور اندازہ لگایا | پھر وہ مارا جائے | اس نے کیسا اندازہ لگایا | پھر وہ مارا جائے

چڑھاؤں گا۔ اُس نے غور کیا اور ایک بات طے کر لی۔ پس وہ ہلاک ہو کیسی (بری) بات تجویز کی۔ وہ ہلاک ہو

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

اس نے کیسا اندازہ لگایا | پھر اس نے دیکھا | پھر | تیوری چڑھائی | اور منہ بگاڑ لیا | پھر اس نے پیٹھ پھیر لی | اور تکبر کیا

کیسی بات تجویز کی۔ پھر دوبارہ غور کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور ترش رو ہوا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کا اظہار کیا۔

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

پھر اس نے کہا | یہ نہیں (کچھ اور) | مگر جادو | جو روایت کیا گیا ہے | نہیں یہ (کچھ اور) | مگر قول | انسان کا

پھر بولا یہ (قرآن اور) کچھ نہیں بس وہی جادو ہے، جو (پہلے سے) چلا آتا ہے۔ یہ تو محض انسانی کلام ہے۔

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

عنقریب میں اس کو ڈالوں گا | دوزخ میں | اور آپ کو کیا خبر | کہ دوزخ کیا ہے؟ | نہ باقی رکھے | اور نہ چھوڑے

عنقریب میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ اور آپ کیا جانیں کہ دوزخ کیا ہے؟ وہ نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ

جھلس دینے والی ہے | چمڑے کو | اُس پر (مقرر ہیں) | انیس (فرشتے) | اور نہیں بنائے ہم نے | دوزخ کے محافظ

چمڑے کو جھلس کر رکھ دے گی۔ اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے محافظ فرشتے ہی

اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ

مگر | فرشتے | اور نہیں رکھی ہم نے | ان کی گنتی | مگر | آزمائش | ان کے لئے | جو منکر ہیں | تاکہ یقین کر لیں

مقرر کئے ہیں اور یہ گنتی ہم نے کافروں کی آزمائش کے لئے رکھی ہے تاکہ وہ لوگ کہ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ

وہ لوگ جنہیں | دی گئی | کتاب | اور مزید بڑھ جائیں | ایمان والے | ایمان میں | اور نہ شک میں رہیں

جن کو کتاب ملی ہے یقین کر لیں اور اہل ایمان کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۰) جو کافروں پر اول سے آخر تک مشکل ہی مشکل ہوگا۔
(۱۱) اور اس کم بخت (ولید بن المغیرہ) کے معاملہ کو ہم پر چھوڑ دیجئے جس کو ہم نے اکلوتا پیدا کیا۔
(۱۲) اور اسے کھیتی اور مویشیوں اور تجارت سے بڑھنے والا مال دیا۔
(۱۳) اور بیٹے' ہمیشہ پاس حاضر رہنے والے دیئے۔
(۱۴) اور مال اور مرتبہ اور ہر طرح کا سامان عیش اس کے لئے مہیا کر دیا تھا۔
(۱۵) پھر بھی وہ یہی لالچ کرتا ہے کہ اس میں اور ترقی ہو۔
(۱۶) ہرگز ایسا نہیں ہوگا کیونکہ وہ خدا کی آیتوں کا سخت مخالف ہے' (چنانچہ اس کے بعد' اس کے مال و جان میں ہمیشہ نقصان ہوتا رہا اور آخر کار ذلت اور محتاجی کی حالت میں مر گیا)۔
(۱۷) عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔
(۱۸) کیونکہ اس نے رسول اور قرآن کے متعلق سوچا' اور اندازہ لگایا۔
(۱۹) پھر اس پر خدا کی لعنت' اس نے کیسا غلط اندازہ لگایا۔
(۲۰) پھر اس پر خدا کی لعنت اس نے کیسا غلط اندازہ لگایا۔
(۲۱) پھر اس نے نگاہ کی۔
(۲۲) پھر اس نے غصہ ہو کر برا سا منہ بنایا۔
(۲۳) پھر حق سے منہ موڑا اور غرور کیا۔
(۲۴) پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) تو بس جادو ہے جو گذشتہ جادوگروں سے نقل ہوتا چلا آتا ہے۔
(۲۵) یہ تو محض انسان کا کلام ہے اور کچھ نہیں۔ (ف) قرآن سن کر ولید بن مغیرہ پر اس کی فصاحت و بلاغت اور معجزانہ مضامین کا کچھ اثر ہوا مگر ابوجہل نے اسے پھر ورغلایا اور آخر ایک مجلس میں' جس میں سب جمع تھے' ایسا ماحول پیدا کیا کہ ولید نے قرآن کو جادوگر کا کلام کہا یہ کلام کہتے وقت اس نے جو جو صورتیں بنائیں قرآن میں ان کا ذکر نفرت سے کیا گیا ہے۔
(۲۶) عنقریب مرنے کے بعد' اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔
(۲۷) اور آپ کو معلوم نہیں کہ وہ دوزخ کیسی سخت آگ ہے۔
(۲۸) وہ آگ گوشت پوست ہڈی پسلی کچھ باقی نہ رہنے دے گی بلکہ سب کو جلا کر سیاہ مٹی میں تبدیل کر دے گی اور اس حالت میں بھی نہ چھوڑے گی بلکہ ہر چیز پھر بدستور پہلی حالت میں ہو جائے گی اور پھر نئے سرے سے' دوبارہ جلنے کی تکلیف ہوگی۔
(۲۹) آدمی یا اس کی کھالوں کو جلا کر سیاہ کر دے گی۔
(۳۰) اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔ (جو انیس قسم کے عذابوں کے ذمہ دار و نگران ہیں)۔

افعال: جَعَلْتُ: بنایا' پیدا کیا' میں نے کیا (ماضی)۔ اَزِیْدَ: میں زیادہ کروں (مضارع)۔ اُرْهِقُهٗ: میں اسے سخت مصیبت میں مبتلا کردوں گا (مضارع)۔ فَكَّرَ: اس نے سوچا (ماضی)۔ بَسَرَ: منہ بنایا (ماضی)۔ يُؤْثَرُ: وہ نقل کیا جاتا ہے (مضارع)۔ اُصْلِيْهِ: میں اس کو آگ میں ڈالوں گا (مضارع)۔ تُبْقِيْ: وہ باقی چھوڑتی ہے (ماضی)۔ تَذَرُ: وہ چھوڑتی ہے' چھوڑے گی (مضارع)۔

اسماء: مَمْدُوْدًا: بڑھایا گیا' کثیر (اسم مفعول)۔ تَمْهِيْدًا: ہموار کرنا' تیار کرنا (مصدر)۔ صَعُوْدًا: بڑی چڑھائی' سخت گھاٹی' دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام۔ لَوَّاحَةٌ: پیاس کی شدت' تختہ' ظہور' رنگ بگاڑ دینے والا' گرمی کی وجہ سے جھلس دینے والا۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

وہ لوگ جن کو | دی گئی | کتاب | اور مومن لوگ | اور تا کہ کہیں | وہ لوگ جن کے | دلوں میں ہے

اور مومن کسی شک میں نہ پڑیں۔ اور جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے وہ اور

مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

مرض | اور کافر | کہ کیا ارادہ کیا ہے | اللہ نے | اس | مثال سے؟ | اسی طرح | اللہ گمراہ کرتا ہے

کفار (یہ نہ) کہیں کہ آخر اس بیان سے اللہ تعالیٰ کا منشا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ

جسے وہ چاہتا ہے | اور ہدایت کرتا ہے | جسے | وہ چاہتا ہے | اور کوئی نہیں جانتا | لشکروں کو | آپ کے رب کے | اس کے سوا

اسی طرح گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ ہدایت دکھاتا ہے اور آپ کے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

اور نہیں یہ (باتیں) مگر | نصیحت | انسان کے لئے | ہرگز نہیں | قسم ہے چاند کی | اور رات کی | جب | وہ واپس لوٹے

اور یہ (دوزخ کا بیان) تو لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ ہاں (ہمیں) چاند کی قسم اور رات کی (قسم) جب وہ واپس جانے لگے۔

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

اور صبح کی | جب | وہ روشن ہو جائے | بیشک وہ (دوزخ) | بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے | ڈرانے والی ہے | انسان کو

اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔ کہ وہ (دوزخ) ایک بہت بڑی آفت ہے۔ لوگوں کو ڈرانے والی ہے۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

اس کو جو چاہے | تم میں سے | کہ وہ آگے بڑھے | یا پیچھے رہے | ہر ایک شخص | اپنے اعمال کے بدلے

اس شخص کے لئے جو تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جائے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے وبال میں

رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

گروی ہے | مگر | دائیں طرف والے (نیک لوگ) | باغات میں (ہوں گے) | وہ پوچھیں گے

گرفتار ہے۔ سوائے دائیں طرف والوں کے۔ جو باغوں میں ہوں گے آپس میں پوچھتے ہوئے۔

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ

گنہگاروں سے | کس چیز نے ڈالا تمہیں | دوزخ میں | وہ کہیں گے | کہ ہم نہ تھے

گنہگاروں سے۔ تم کو کس بات نے دوزخ میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے

مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ

نماز پڑھنے والوں میں سے | اور نہ تھے ہم | کھانا کھلاتے | مسکینوں کو | اور ہم فضول کاموں میں مشغول تھے

والے نہ تھے۔ اور ہم محتاجوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ اور ہم اہل باطل کے ساتھ فضول باتوں میں مشغول

مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰٓى اَتٰىنَا

مشغول رہنے والوں کے ساتھ | اور ہم جھٹلاتے تھے | روز | جزا کو | یہاں تک کہ | آ گیا ہمیں

رہا کرتے تھے۔ اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم پر وہ (موت) جس کا آنا یقینی تھا

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۱) ہم نے فرشتوں ہی کو موکلین دوزخ بنایا تا کہ کوئی انسان ان پر غلبہ نہ پا سکے اور ان کا شمار انیس اس لئے رکھا کہ منکرین کی آزمائش ہو جائے اور تا کہ اہل کتاب کو بھی یقین آ جائے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں ان کی تعداد انیس لکھی ہے۔ اور ایمانداروں کا ایمان زیادہ ہو۔ اور اہل کتاب اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور منافق اور مشرکین کہیں کہ موکلین دوزخ کی تعداد انیس بیان کرنے سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ اللہ جسے چاہے ایسے ہی گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر لے آتا ہے اور اللہ کے لشکروں کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں یہ سب باتیں لوگوں کے لئے نصیحت ہیں۔

(۳۲) وہ ہرگز نصیحت حاصل نہیں کریں گے چاند کی قسم! جس کے وجود میں ایک واضح شہادت موجود ہے۔

(۳۳) اور رات میں بھی، جبکہ وہ گزر جائے۔

(۳۴) اور صبح میں بھی، جبکہ وہ رات کے بعد روشن ہو جائے۔

(۳۵) کہ وہ دوزخ بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے کیونکہ چاند کا کم یا زیادہ ہونا اور دن کے بعد رات کا آ جانا اور رات کا چلے جانے کے بعد صبح کا طلوع ہونا یہ سب باتیں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سارا عالم ختم ہونے والا ہے اور یہ سب کارخانہ کسی غرض کے لئے بنایا گیا ہے جس کی جوابدہی کے لئے ایک دن مقرر ہے جنہوں نے اس غرض کو پورا کیا ہوگا۔ ان کے لئے تو جنت مقرر ہے جو بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے اس کے خلاف کیا ہوگا۔ ان کے لئے دوزخ مقرر ہے جو اس دن کی بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے۔

(۳۶) وہ دوزخ انسان کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والی چیز ہے۔

(۳۷) ہر ایسے شخص کو ڈرانے والی ہے جو نیکی میں آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہتا ہے۔

(۳۸) آخرت میں ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہوگا جیسا دنیا میں کیا ہوگا ویسا وہاں بھرے گا۔

(۳۹) مگر جن لوگوں کو اعمالنامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں گے وہ آزاد کئے جائیں گے۔

(۴۰) وہ جنتوں میں ہوں گے باہم سوال کر رہے ہوں گے۔

(۴۱) گنہگاروں کی نسبت۔

(۴۲) پھر وہ جنتی دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں ڈالے گئے؟

(۴۳) وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں بے نمازی تھے۔

(۴۴) اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

(۴۵) اور خدا کی آیتوں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی فضول شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے تھے۔

(۴۶) اور جزا کے دن کو بھی ہم جھوٹ بتایا کرتے تھے۔

افعال: لِيَسْتَيْقِنَ: تا کہ واضح طور پر جان لیں (مضارع)۔ يَتَأَخَّرَ: پیچھے رہنا (مضارع)۔

اسماء: الْكُبَرِ: بڑی مصیبتیں، سخت آفتیں۔ رَهِينَةٌ: گرو (مصدر)۔

الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

یقین | پس نفع نہ دے گی ان کو | سفارش | سفارش کرنے والوں کی | پس ان کو کیا ہو گیا کہ | نصیحت سے

آ پہنچی۔ اب کسی سفارش کرنے والے کی کوئی سفارش ان کے کام نہ آئے گی۔ پھر انہیں کیا ہوا ہے کہ وہ اس (کتاب) نصیحت سے

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ

وہ منہ موڑ رہے ہیں | گویا کہ وہ | گدھے ہیں | بدکے ہوئے | جو بھاگے ہیں | شیر سے | بلکہ چاہتا ہے

منہ پھیر لیتے ہیں۔ گویا وہ بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔ جو شیر سے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ان میں

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ

ہر ایک آدمی | اُن میں سے | کہ دیے جائیں اسے | صحیفے | کھلے ہوئے | ہرگز نہیں | بلکہ | وہ ڈرتے نہیں

سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیے جائیں۔ ہرگز نہیں! حقیقت یہ ہے کہ وہ آخرت سے

الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ

آخرت سے | ہرگز نہیں! | بیشک یہ | ایک نصیحت ہے | پس جو | چاہے | کہ نصیحت حاصل کرے | نصیحت حاصل نہیں کر سکتے

نہیں ڈرتے۔ البتہ یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔ پھر جو کوئی چاہے اس (کتاب) سے نصیحت لے اور وہ لوگ نصیحت تو

اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

مگر | یہ کہ | اللہ چاہے | وہی | (اس) لائق ہے | کہ اس سے ڈرا جائے | اور (اس) لائق ہے کہ اس سے معافی مانگی جائے

تب ہی قبول کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی بخشنے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قیامت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾ اَيَحْسَبُ

میں قسم کھاتا ہوں | قیامت کے دن کی | اور میں قسم کھاتا ہوں | ملامت کرنے والے نفس کی | کیا سمجھتا ہے

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔ اور میں قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو برائی پر ملامت کرے۔ کیا انسان یہ

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ

انسان | کہ ہم ہرگز جمع نہ کریں گے | اس کی ہڈیاں | کیوں نہیں | ہم (تو) قادر ہیں | اس پر کہ | ہم درست کر دیں

خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز جمع نہ کریں گے۔ کیوں نہیں! ہم (یقیناً) اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور تک

بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

اس کی پور پور | بلکہ | انسان تو چاہتا ہے | کہ نافرمانی کرتا رہے | آئندہ بھی | وہ پوچھتا ہے کہ کب ہوگا | دن

درست کر دیں۔ مگر انسان تو چاہتا ہے کہ آئندہ بھی نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ وہ قیامت کا دن

الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ

قیامت کا؟ | پس جب چندھیا جائیں گی | آنکھیں | اور گرہن لگ جائے گا | چاند کو | اور اکٹھے کر دیے جائیں گے

کب ہوگا؟ جب آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور چاند اور سورج

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۷) یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی اور (قرآن کے مطابق) ہر بات کو آنکھوں سے دیکھ کر ہمیں یقین آ گیا۔
(۴۸) پس اس دن سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کے کچھ کام نہ آئے گی۔
(۴۹) پس انہیں کیا ہو گیا کہ نصیحت (قرآن) کو غور سے نہیں سنتے؟
(۵۰) اور اس سے ایسے بیزار ہیں جیسے ڈر کر بھاگنے والے گدھے۔
(۵۱) جو شیر سے ڈر کر بھاگے جا رہے ہیں۔
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ نبی بنایا جائے اور خود اس پر آسمانی کتاب کھلی ہوئی نازل ہو۔
(۵۳) یہ بات نہیں! بلکہ وہ تو آخرت سے ڈرتے ہی نہیں۔
(۵۴) ہرگز ایسا نہیں ہونا چاہئے! بیشک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔
(۵۵) پس جو کوئی چاہے اس نصیحت کو یاد کر لے۔
(۵۶) اور وہ یاد بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ ہی کی مرضی نہ ہو سب حکمت اور قدرت اسی کو حاصل ہے وہی اس لائق ہے کہ انسان اس سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور وہی اس لائق ہے کہ آدمی اس سے معافی مانگا کرے۔

سورۃ القیامت

اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) مرنے کے بعد حشر و نشر اور اعمال کا جواب دینے کے لئے قیامت کے دن کے مقرر ہونے میں۔
(۲) اور انسان میں نفس لوامہ (برے کام کرنے پر انسان کو ملامت کرنے والی قوت 'ضمیر') کے موجود ہونے میں' اس امر کی واضح شہادت موجود ہے کہ موت کے بعد جوابدہی اعمال کے لئے تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ جمع نہ کر سکیں گے؟
(۴) کیوں نہیں! ہم تو اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ اس کے جوڑ جوڑ اور انگلیوں کے پور تک درست کر دیں۔
(۵) بلکہ ناسمجھ انسان تو یہی چاہتا ہے کہ آئندہ بھی وہ اللہ کی نافرمانی کرتا رہے۔
(۶) اس لئے مذاق کے طور پر وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟
(۷) پس جب قیامت کی گھبراہٹ کی وجہ سے حیران ہو کر اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔
(۸) اور چاند ماند پڑ جائے گا۔

افعال: فَرَّتْ: وہ بھاگی (ماضی)۔ نُسَوِّیَ: ہم درست کر دیں گے (مضارع)۔ یَفْجُرَ: وہ علی الاعلان گناہ کرتا ہے' اعلانیہ گناہ کرے (مضارع)۔ بَرِقَ: خیرہ ہو گئی' ماند پڑ گئی' پتھرا گئی (ماضی)۔ خَسَفَ: وہ گہن میں آ گیا (ماضی)۔

اسماء: مُنَشَّرَۃً: کھلی ہوئی' پھیلی ہوئی (اسم مفعول)۔ بَنَانَہٗ: اس کی پوریں۔

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا

سورج | اور چاند | کہے گا | انسان اس دن | کہ کہاں ہے | بھاگنے کی جگہ؟ | ہرگز نہیں

ملا دیئے جائیں گے۔ اُس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ کر جاؤں؟ کہیں بچاؤ

لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ

نہیں کوئی پناہ گاہ | آپ کے ربّ کی طرف | اس دن | ٹھہرنا ہے | بتادیا جائے گا | انسان کو | اس دن

کی جگہ نہیں۔ اس دن ٹھکانا صرف آپ کے ربّ ہی کے پاس ہوگا۔ اُس دن انسان کو جو (اعمال) اُس نے آگے بھیجے

بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ

وہ جو اس نے آگے بھیجا | اور پیچھے چھوڑا | بلکہ انسان | اپنے اوپر | (خود) گواہ ہے | اگرچہ

اور جو (اثرات) پیچھے چھوڑے سب بتا دیئے جائیں گے۔ بلکہ انسان خود بھی اپنی حالت پر گواہ ہوگا۔ اگرچہ

اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

وہ پیش کرے | اپنے بہانے | آپؐ حرکت نہ دیں | اس قرآن کے ساتھ | اپنی زبان کو | تاکہ آپ جلدی لے لیں | اسے

وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔ (اے رسولؐ!) آپؐ قرآن جلدی سے یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے | اس کا جمع کرنا | اور اس کا پڑھنا | پس جب ہم اسے پڑھیں | تو آپؐ پیروی کریں | اس کے پڑھنے کی

اس کو جمع کرنا اور آپؐ کو پڑھانا ہمارا کام ہے۔ پس جب ہم پڑھا کریں تو آپ اس پڑھنے کی پیروی کیجئے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ

پھر | بیشک ہمارے ذمّے ہے | اُس کا بیان کرنا | ہرگز نہیں بلکہ | تم لوگ چاہتے ہو | دنیا کو | اور چھوڑتے ہو

پھر بلاشبہ اس کو کھول کر بیان کرنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ مگر تم لوگ دنیا سے محبت کرتے ہو۔ اور آخرت کو

الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ

آخرت کو | بہت سے چہرے | اُس دن | تروتازہ ہوں گے | اپنے ربّ کی طرف | دیکھتے ہوں گے | اور بہت سے چہرے

چھوڑے ہوئے ہو۔ کتنے ہی چہرے اُس روز تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے ربّ کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہت سے چہرے

يَّوْمَىِٕذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

اُس دن | بگڑے ہوئے ہوں گے | خیال کرتے ہوں گے | کہ ان کے ساتھ (سختی) کی جائے گی | کمرتوڑنے والی

اس روز اداس و بے رونق ہوں گے۔ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان پر ایسی سختی ہوگی جو ان کی کمر توڑ دے۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ

ہرگز نہیں | جب (جان) پہنچ جائے | ہنسلی تک | اور کہا جائے | کون ہے | جھاڑنے والا؟ | اور وہ خیال کرے گا

البتہ جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا؟ اور (مرنے والے کو) یقین آجائے

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ

کہ یہ (وقت) ہے جدائی (کا) | اور لپٹ جائے گی | ایک پنڈلی | دوسری پنڈلی سے | تیرے ربّ کی طرف (ہوگا)

کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے۔ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی پر لپٹ جائے اس دن تمہارے ربّ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۹) اور سورج اور چاند دونوں مغرب سے اکٹھے ایک ساتھ نکلیں گے یا دونوں ایک ساتھ ماند پڑ جائیں گے' گرہن لگ جائے گا۔
(۱۰) تو اس وقت کافر حسرت سے یوں کہے گا کہ اب بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔
(۱۱) ہرگز نہیں! کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔
(۱۲) صرف آپ کے پروردگار ہی کے پاس اس روز ٹھکانا ہے۔
(۱۳) انسان کو اُس دن بتا دیا جائے گا جو کچھ اس نے نیک عمل آگے بھیجا اور جو بغیر کئے پیچھے چھوڑا۔
(۱۴) بلکہ قیامت کے روز انسان کے اعضا خود اس کے خلاف گواہی دیں گے۔
(۱۵) گو وہ خود کتنے ہی بہانے پیش کرے کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔
(۱۶) وحی نازل ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے فارغ ہونے سے پہلے اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ کہیں قرآن کا کوئی لفظ بھول نہ جائے اس پر حکم ہوا کہ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لئے جبرئیل کی فراغت سے پہلے' اس کی تلاوۃ میں آپؐ اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے۔
(۱۷) بلاشبہ آپ کے سینہ میں قرآن کا جمع کر دینا اور لفظ بہ لفظ آپ کو زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔
(۱۸) پس جب ہمارے حکم سے جبرئیلؑ قراءت کر چکے تو اس کی قراءت کی پیروی کیجئے۔
(۱۹) پھر اس کے احکام کا کھول کر بیان کر دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔
(۲۰) یہ بات نہیں کہ تم کو محبوب رکھنے والے انسان' ہمیں قادر مطلق نہیں سمجھتے' بلکہ بات یہ ہے کہ تم دنیا کو نقد آور سردست ملنے والی' خیال کر کے اس کے لینے کی کوشش کرتے ہو۔
(۲۱) اور آخرت کو ادھار اور دیر سے ملنے والی جان کر اس کی طرف سے بے پروائی کرتے ہو۔
(۲۲) مومنوں کے چہرے اس روز بہت خوش ہوں گے۔
(۲۳) وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔
(۲۴) اور کفار کے چہرے اس روز سخت ناخوش اور غمگین ہوں گے۔
(۲۵) وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ حد سے زیادہ سختی کی جائے گی جو کمر توڑ دے گی۔
(۲۶) دنیا کی محبت میں ہرگز ایسا مصروف نہیں ہونا چاہئے کہ جب روح نکلتے کے وقت ہنسلی کی ہڈی تک پہنچ جائے گی۔
(۲۷) اور پاس والے لوگ کہیں کہ کون ہے جو اس کو جھاڑ پھونک یا دم وغیرہ کر کے موت سے بچالے' اس لئے کہ طبیب عاجز ہو کر جواب دے دیتے ہیں۔
(۲۸) اور آدمی خود خیال کرے کہ اب تو جدائی کا وقت ہے۔
(۲۹) اور موت کی سختی سے ایک پنڈلی دوسری پر لپٹ جائے۔

افعال: اَخَّرَ: اس نے پیچھے چھوڑا (ماضی)۔ تُحَرِّكُ: تو ہلا' تو چلا (مضارع)۔ بَلَغَتْ: وہ پہنچی (ماضی)۔ اِلْتَفَّتْ: وہ لپٹ گئی (ماضی)۔
اسماء: بَصِيْرَةٌ: بینائی' سمجھ' دلیل' بصیرت کا استعمال صرف دل کی بینائی سے ہوتا ہے۔ بَيَانَهٗ: اس کا بیان کرنا۔ مَعَاذِيْرَهٗ: عذر' معذرت۔ بَاسِرَةٌ: اداس' بے رونق' پریشان (اسم فاعل)۔ فَاقِرَةٌ: کمر توڑنے والی مصیبت' بڑا زبردست حادثہ۔ التَّرَاقِيَ: ہنسلی۔ رَاقٍ: افسوس کنندہ' جھاڑنے پھونکنے والا (اسم فاعل)۔

يَوْمَئِذِ ۣالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ

اُس دن | چلنا | پس نہ اس نے تصدیق کی | اور نہ نماز پڑھی | لیکن | اس نے جھٹلایا

کی طرف جانا ہوتا ہے۔ پھر نہ تو اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ (اس نے احکام الٰہی کو) جھٹلایا

وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

اور منہ موڑا | پھر | چلا گیا | اپنے گھر والوں کی طرف | اکڑتا ہوا | افسوس ہے تجھ پر | پس افسوس

اور (ان سے) منہ موڑا۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر افسوس ہے تجھ پر | پھر افسوس | کیا سمجھتا ہے | انسان | کہ | وہ چھوڑ دیا جائے گا | بے کار

پھر تیرے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ نہیں تھا | ایک بوند | منی کی | جو ٹپکائی جاتی ہے | پھر | وہ ہوگیا | جما ہوا خون | پھر اس نے اسے پیدا کیا

کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو ٹپکا دیا گیا تھا۔ پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا،

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ

پھر ٹھیک کر دیا | پھر بنائے | اس سے | دو جوڑے (قسمیں) | مرد | اور عورت | کیا نہیں ہے وہ (ذات)

پھر اس کے اعضاء درست کئے۔ پھر اس میں سے دو قسمیں بنائیں، مرد اور عورت۔ کیا وہ اللہ اس بات پر

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

قادر | اس بات پر کہ | زندہ کر دے | مردوں کو؟

قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ دہر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

ضرور آ چکا ہے | انسان پر | ایک وقت | زمانہ میں سے | کہ وہ نہ تھا | کوئی چیز | قابل ذکر

بیشک انسان پر زمانہ کا ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز ہی نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ

بیشک ہم نے پیدا کیا | انسان کو | ایک بوند | مرکب سے | کہ ہم آزمائش کریں اس کی | پس ہم نے بنا دیا اُس کو

بلاشبہ ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا (غرض یہ تھی) کہ اس کو آزمائیں تو ہم نے اس کو سننے والا (اور)

سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾

سننے والا | دیکھنے والا | بلاشبہ | ہم نے دکھا دیا ان کو | راستہ | یا تو وہ شکر گزار ہے | اور یا نا شکرا

دیکھنے والا انسان بنا دیا۔ بلاشبہ ہم نے اس کو سیدھی راہ دکھا دی خواہ وہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۰) اس دن اسے، آپ کے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا۔
(۳۱) پس دنیا میں اس نے نہ تو دین حق کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔
(۳۲) لیکن ہمیشہ اس کو جھٹلا کر اس سے منہ موڑے رہا۔
(۳۳) پھر اپنے گھر والوں کی طرف ضد کرتا اور اکڑتا ہوا چلا جاتا تھا۔
(۳۴) لعنت پر لعنت ہے تیرے لئے، بربادی ہے تیرے لئے۔
(۳۵) پھر لعنت پر لعنت ہے تیرے لئے۔
(۳۶) کیا کافر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے دنیا میں یونہی بغیر پوچھ گچھ کے چھوڑ دیا جائے گا اور اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی جائے گی۔
(۳۷) کیا وہ ایک بوند منی نہ تھا، جو ماں کے رحم میں ٹپکائی جاتی ہے۔
(۳۸) پھر وہ اللہ کی قدرت سے جما ہوا خون بنا، پھر اس نے اسے پورا انسان بنادیا، اور درست کردیا۔
(۳۹) پھر ان سے دو جنسیں نر اور مادہ بنادیں۔
(۴۰) کیا وہ قادر مطلق جو انسان کو اس طرح پیدا کرسکتا ہے وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ ضرور ہے پھر اس سے انکار کے کیا معنی۔

سورۃ الدھر

دھر زمانہ کو کہتے ہیں اس سورت میں انسان کے موجود ہونے سے پہلے زمانہ کا ذکر ہے، اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) زمانہ میں سے انسان پر ایک ایسا زمانہ بھی آچکا ہے کہ اس کا ذکر تک موجودات میں نہ تھا بلکہ بالکل ناپید تھا۔
(۲) بیشک ہم نے انسان کو ماں اور باپ کے مرکب نطفہ سے پیدا کیا اور اس کی آزمائش کے لئے اس کو کان اور آنکھیں دیئے۔
(۳) بلاشبہ ظاہری حواس کے علاوہ، جوہر عقل عطا کرکے اس کو حق و باطل کا راستہ دکھادیا کہ یا تو اس پر ایمان لاکر اس کی نعمتوں کا شکر گزار رہے، یا اس کا انکار کرکے کافر رہے۔

افعال: یَتَمَطّٰی: غرور سے اکڑتا ہوا، ناز سے مٹکتا ہوا (مضارع)۔نَّبْتَلِیْهِ: ہم اس کی آزمائش کریں (مضارع)۔
اسماء: یُّمْنٰی: ٹپکایا جاتا ہے، ٹپکایا گیا (مضارع)۔دَھْر: زمانہ۔اَمْشَاجٍ: ملے ہوئے، مخلوط۔

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ سَلٰسِلَا۠ وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيرًا ④ إِنَّ الْأَبْرَارَ
بے شک | ہم نے تیار کر رکھی ہیں | کافروں کے لئے | زنجیریں | اور طوق | اور دہکتی آگ | بیشک | نیک لوگ
بلاشبہ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بیشک نیک لوگ

يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ
پئیں گے | پیالے سے (وہ شراب) | جس میں ملا ہوگا | کافور | ایک چشمہ | پئیں گے | جس میں سے بندے
ایسی شراب کے جام پئیں گے، جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ تعالیٰ کے بندے پئیں گے

اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ⑥ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا
اللہ کے | اس کو بہا کر لے جائیں گے | آسانی سے | وہ پوری کرتے ہیں | اپنی منتیں | اور ڈرتے رہتے ہیں | اس دن سے
(اور) جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔ وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں

كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا
جس کی مصیبت | ہر جگہ پھیلی ہوگی | اور وہ کھلاتے ہیں | کھانا | اُس کی محبت میں | مسکین | اور یتیم
جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور مسکین، یتیم اور قیدی کو اس کی محبت میں کھانا

وَّأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
اور قیدی کو | بیشک | ہم کھلاتے ہیں تمہیں | اللہ کی خوشنودی کے لئے | ہم نہیں چاہتے | تم سے | کوئی بدلہ
کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ ہم تم سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں

وَّلَا شُكُورًا ⑨ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ⑩
اور نہ کوئی شکر گزاری | بیشک ہم تو ڈرتے ہیں | اپنے رب سے | اس دن سے | جو شدید | (اور) تلخ (ہوگا)
اور نہ شکریہ۔ ہم تو اپنے رب سے اس دن (کے بارے میں) ڈرتے ہیں جو نہایت اداس کرنے والا (اور) تلخ ہوگا۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُورًا ⑪
پس بچالے گا انہیں | اللہ | مصیبت سے | اس | دن کی | اور دے گا انہیں | تازگی | اور خوشدلی
پھر اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کے شر سے بچا لے گا اور ان کو تازگی اور (دلوں کو) سرور عطا فرمائے گا۔

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيرًا ⑫ مُّتَّكِـِٕينَ فِيهَا
اور بدلہ دے گا انہیں | ان کے صبر کا | جنت | اور ریشمی لباس | تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے | اس میں
اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت اور ریشمی پوشاک عطا ہوگی۔ وہ لوگ اس میں تختوں پر تکیہ

عَلَى الْأَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ⑬ وَدَانِيَةً
تختوں پر | نہ دیکھیں گے | وہاں | دھوپ | اور نہ سردی (کی سختی) | اور جھک رہے ہوں گے (درختوں کے)
لگائے بیٹھے ہوں گے وہاں نہ تو وہ گرمی کی تپش محسوس کریں گے اور نہ سردی کی سختی۔ اور اس کے (درختوں کے)

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ⑭ وَيُطَافُ
ان پر | (درختوں) کے سائے | اور جھکا دیئے جائیں گے | ان کے پھل | خوب جھکے ہوئے | اور لائے جائیں گے
سائے ان سے قریب ہوں گے اور ان کے پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور ان پر

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۴) کچھ شک نہیں کہ آخرت میں ہم نے ایسے منکرین کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(۵) کچھ شک نہیں کہ نیک مومن قیامت میں ایسی پاکیزہ شراب کے پیالے پئیں گے جس میں کافور ملا ہوگا۔

(۶) وہ جنت میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس سے اللہ کے نیک بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں آسانی سے اُسی طرف اسے بہا کر لے جائیں گے۔

(۷) اور وہ دنیا میں اللہ کے حضور اپنے نذرانے پورے کرتے اور اس قیامت کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس کی مصیبت سب جگہ پھیلی ہوئی ہوگی۔

(۸) اور وہ لوگ اللہ کی محبت کی وجہ سے محتاج اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے رہتے ہیں۔

(۹) اور کھانا کھلاتے وقت ان سے زبان حال سے یا ضروری سمجھنے پر کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں، اور نہ شکر گزاری۔

(۱۰) ہم محض قیامت کے روز (جس میں مصیبتوں کی سختی کی وجہ سے لوگ سخت بدمزاج، ناخوش اور ناراض ہوں گے)۔ اللہ کے عذاب سے ڈر کر تمہیں کھلا رہے ہیں۔

(۱۱) پس اللہ بھی اس دن کی مصیبت سے انہیں بچالے گا اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلی خوشی عطا کرے گا۔

(۱۲) اور ان کے صبر کے بدلہ میں انہیں جنت اور پہننے کو ریشمی لباس عطا کرے گا۔

(۱۳) وہ اس جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے، نہ انہیں وہاں دھوپ محسوس ہوگی نہ ٹھنڈک۔

(۱۴) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے پھل پوری طرح ان کی مرضی کے مطابق جھکے پڑے ہوں گے۔

افعال: **یُفَجِّرُوْنَهَا**: وہ بہا کر لے جائیں گے، چشمہ سے کاٹ کر لے جائیں گے (مضارع)۔

اسماء: **تَفْجِیْرًا**: پھاڑ ڈالنا، بہا نکالنا (مصدر)۔ **اَسِیْرًا**: قیدی۔ **عَبُوْسًا**: منہ بنانے والا، ترش رو، سخت، منہ بگاڑ دینے والا۔ **قَمْطَرِیْرًا**: مصیبت، رنج کا بہت طویل دن۔ **سُرُوْرًا**: سرور۔ **تَذْلِیْلًا**: جھکانا، ذلیل کرنا۔ **زَمْهَرِیْرًا**: سخت ٹھنڈ، چاند۔

عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيۡرَا۠ مِنۡ فِضَّةٍ

ان کے پاس | برتن | چاندی کے | اور گلاس | جو شیشے کے ہوں گے | شیشے ہوں گے | چاندی کے

چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کا دور چل رہا ہوگا جو شیشے کی طرح (صاف و شفاف ہوں گے) اور شیشے بھی چاندی کے

قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ مِزَاجُهَا

جن کا اندازہ لگایا ہوگا انہوں نے | پورا پورا | اور ان کو پلایا جائے گا | وہاں | جام (ایسی شراب کا) | جس میں ملی ہوگی

جن کو (خدام نے) ٹھیک انداز سے بھرا ہوگا۔ اور ان کو وہاں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی

زَنۡجَبِيۡلًا ﴿۱۷﴾ عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ

سونٹھ | وہ ایک چشمہ ہے | وہاں | جس کا نام ہے | سلسبیل | اور گردش کریں گے | ان کے پاس

آمیزش ہوگی۔ (یہ جنت کا) ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے پاس سدا لڑکپن والے

وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا

لڑکے | سدا بہار | کہ جب | تو ان کو دیکھے | تو سمجھے کہ وہ | موتی ہیں | بکھرے ہوئے | اور جب

خادم حاضر رہیں گے۔ اگر تو ان کو دیکھے تو سمجھے کہ (گویا) موتی ہیں جو بکھر رہے ہیں۔ اور جب

رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ

تو دیکھے | وہاں | تو دیکھے | نعمت | اور سلطنت | بڑی | اُن پر | لباس ہوں گے | باریک ریشم

تم نگاہ اُٹھا کے دیکھو گے تو وہاں بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ اُن کے جسم پر باریک سبز ریشم

خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۫ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ

سبز | اور گاڑھے ریشم کے | اور ان کو پہنائے جائیں گے | کنگن | چاندی کے | اور پلائے گا ان کو | ان کا رب

اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب

شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَـكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۲۲﴾

شراب | پاکیزہ | بیشک یہ | تمہارے لئے ہے | بدلہ | اور ہوئی | تمہاری کوشش | مقبول

انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہوگئی ہے۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۳﴾ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ

بیشک ہم نے ہی | اُتارا | آپ پر | یہ قرآن | تھوڑا تھوڑا کر کے | پس صبر کیجئے | اپنے رب کے حکم کے لئے

اے نبیؐ! ہم ہی نے آپؐ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔ پس آپؐ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے

وَلَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا ﴿۲۴﴾ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ بُكۡرَةً

اور کہا نہ مانئے | ان میں سے | کسی گنہگار | اور ناشکرے کا | اور یاد کیجئے | نام | اپنے رب کا | صبح

اور ان میں سے کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا کہنا نہ مانئے۔ اور صبح شام اپنے رب کے نام کا

وَّاَصِيۡلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿۲۶﴾

اور شام | اور کچھ حصہ رات میں (بھی) | پس آپ سجدہ کیجئے | اس کو | اور اس کی تسبیح کیجئے | رات میں | دیر تک

ذکر کیجئے۔ اور رات کے کچھ حصہ میں اُس کو سجدہ کیا کیجئے۔ اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کرتے رہئے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۵) اوران کے پاس نوعمر خادم چاندی کے برتن اور آبخورے جو بالکل شیشے کی طرح کے معلوم ہوں گے' لئے لئے پھریں گے۔

(۱۶) وہ شیشے چاندی سے بنائے گئے ہوں گے۔ تقدیر الٰہی یا ان خادموں نے ان کا ایسا پورا اندازہ کر رکھا ہوگا کہ اہل جنت کو سیراب کرنے کے لئے وہ کافی ہوں گے اس سے کم وزیادہ نہ ہوں گے۔ بلکہ عین ان کی خواہش کے مطابق بھرے ہوں گے۔

(۱۷) اوران کو وہاں ایسی پاکیزہ شراب کا پیالہ پلایا جائے گا' جس میں سونٹھ کا ذائقہ شامل ہوگا۔

(۱۸) اوروہ ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے۔

(۱۹) اوران کے پاس خوبصورت بکھرے ہوئے موتیوں جیسے نوعمر خادم' خدمت کیلئے گھومتے پھر رہے ہوں گے۔

(۲۰) وہاں اہل جنت کا حال دیکھ کر معلوم ہوگا کہ انہیں بے شمار نعمتیں اور بڑی زبردست حکومت واقتدار حاصل ہے۔

(۲۱) ان کے جسموں پر نہایت باریک سبز رنگ اور گاڑھے ریشم کے لباس ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور پاکیزہ شراب پلائی جائے گی۔

(۲۲) ارشاد ہوگا کہ یہ نعمتیں تمہارے ایمان اور نیک اعمال کا بدلہ ہیں' اور نیک کاموں میں تمہاری کوشش قبول ہوئی۔

(۲۳) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ہی یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے آپؐ پر نازل کیا ہے۔

(۲۴) پس اللہ نے جو آپؐ کو تبلیغ رسالت اور کفار کی اذیت برداشت کرنے کا حکم دے رکھا ہے اس کے لئے صبر کیجئے اور ان کفار مکہ میں کسی گنہ گار مثلاً عتبہ بن ربیعہ اور بڑے منکر دین مثلاً ولید بن مغیرہ وغیرہ کا کہنا نہ مانئے جو آپ کو لالچ دے کر تبلیغ سے روکنا چاہتے ہیں۔

(۲۵) اوراللہ کا ذکر کیجئے پہلے پہر (یعنی صبح کی نماز پڑھئے) اور پچھلے پہر (یعنی ظہر وعصر کی نماز پڑھئے)

(۲۶) اوررات کے بعض وقتوں (مغرب وعشا) میں بھی نماز پڑھئے اور باقی رات میں دیر تک نفل تہجد پڑھئے۔

افعال: قَدَّرُوْھَا: تقدیر مصدر (ماضی معروف)۔

اسماء: بِاٰنِيَةٍ: برتن۔ مِزَاجُھَا: اس کی ملاوٹ۔ زَنْجَبِیْلًا: سونٹھ۔ سَلْسَبِیْلًا: جنت کے ایک چشمہ کا نام۔ اَسَاوِرَ: کنگن' پہنچیاں۔ اَصِیْلًا: شام' عصر ومغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔

إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾

بیشک | یہ لوگ | چاہتے ہیں | جلدی (دنیا) | اور چھوڑتے ہیں | اپنے پیچھے | ایک دن | بھاری

بیشک یہ لوگ دنیا کو عزیز رکھتے ہیں اور اس دن کو جو بہت سخت ہے (یعنی قیامت کو) پس پشت چھوڑے ہوئے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ أَسْرَهُمْ ۚ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ أَمْثَالَهُمْ

ہم نے ہی پیدا کیا اُن کو | اور ہم نے مضبوط کر دیئے | اُن کے جوڑ | اور ہم جب چاہیں | بدل لائیں | ویسے ہی لوگ

ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ و بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں انہی جیسے لوگ ان کی جگہ

تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾

بدل کر | بیشک یہ | ایک نصیحت ہے | پس جو کوئی چاہے | اختیار کر لے | اپنے رب کی طرف | راستہ

بدل کر لے آئیں۔ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کر لے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾

اور تم نہیں چاہو گے | مگر یہ کہ | اللہ ہی چاہے | بیشک اللہ ہے | جاننے والا | حکمت والا

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے سوائے اس کے' جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا' بڑا حکمت والا ہے۔

يُدْخِلُ مَنْ يَشَآءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾

داخل کرتا ہے | جسے چاہے | اپنی رحمت (جنت) میں | اور ظالموں | کیلئے اس نے تیار کر رکھا ہے | عذاب دردناک

وہ جس کو چاہتا ہے' اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے تو اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مرسلات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾

قسم ان (ہواؤں) کی جو بھیجی جاتی ہیں | نرمی سے | پھر تیز ہواؤں کی | زوردار | پھر خوب پھیلانے والی (بادلوں کو)

قسم ہے ان نرم خوشگوار ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں۔ پھر (قسم ہے) تند و تیز ہواؤں کی۔ اور قسم ہے اُن کی جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہے

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾

پھر جدا کرنے والی ہوائیں | پھاڑ کر | پھر ان فرشتوں کو جو اتار لاتے ہیں | ذکر (وحی) کو | کہ عذر ہو یا | ڈراوا ہوا

پھر ان کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہے۔ پھر ان فرشتوں کی قسم جو وحی کو اُتار کر لاتے ہیں۔ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کے لئے۔

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَآءُ

بیشک جو | تم سے وعدہ کیا جاتا ہے | وہ ضرور ہونے والا ہے | پھر جب | ستارے | مٹا دیئے جائیں گے | اور جب | آسمان

بیشک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (پورا) ہو کر رہے گا۔ پھر جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان

فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾

پھٹ جائے گا | اور جب | پہاڑ | اُڑا دیئے جائیں گے | اور جب | رسول | وقت پر جمع کئے جائیں گے

پھٹ جائے گا۔ اور جب پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے اور جب رسول وقت مقرر پر جمع کئے جائیں گے۔

آسان تفسیر

آیت نمبر

(۲۷) بیشک یہ لوگ تو دنیا ہی کو چاہتے ہیں جو جلدی حاصل ہونے والی ہے' اور قیامت کی تیاری سے غفلت کرتے ہیں اسی لئے وہ آپ کی نصیحت نہیں سنتے۔

(۲۸) ہم ہی نے ان کو پیدا کر کے ان کے جوڑ بند سب مضبوط کر دیئے اور ان کو زندگی اور طاقت عطا کی ہے اور ہم جب چاہیں تو بدل کر ویسے ہی اور لوگ پیدا کر سکتے ہیں۔

(۲۹) بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے' جو چاہے اس پر عمل کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے۔

(۳۰) اور تم تب ہی کوئی چیز چاہ سکتے ہو کہ اللہ کو منظور ہو اس لئے اللہ سے توفیق مانگتے رہو۔ بیشک وہ سب کچھ جانتا حکمت والا ہے۔

(۳۱) وہ جسے چاہے دین حق پر چلنے کی ہمت دے کر اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور منکرین کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ المرسلات

مرسلات جمع **مرسلۃ** بمعنی بھیجی' ہوئی مراد: ہواؤں سے ہے' یہ سورت اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ عذاب کی ہوائیں جنہیں خدا تعالیٰ ایک دوسرے کے بعد اول آہستہ آہستہ چلاتا ہے۔

(۲) پھر وہ چلنے میں قوت حاصل کر کے درخت و مکانات کو اکھاڑ کر قیامت صغریٰ کا نمونہ پیش کرتی ہیں۔

(۳) اور وہ رحمت کی ہوائیں جو فضا میں بخارات سے بادل اٹھاتی اور بارش لاتی ہیں جس سے مردہ زمین پھر سے زندہ ہو جاتی ہے اور اس طرح قیامت کا تصور دلاتی ہیں۔

(۴) پھر ان بادلوں کو پھاڑ کر فضا میں الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔

(۵) پھر دونوں قسم کی ہوائیں لوگوں کے دلوں میں اللہ کا ذکر پیدا کر دیتی ہیں۔

(۶) تاکہ رحمت کی ہواؤں سے خوش ہو کر لوگ خدا سے گناہوں کی معذرت چاہیں یا یہ کہ اللہ کی قدرت سے بے خبری کا عذر نہ رہے اور تند ہوائیں منکرین کو اس کے غضب سے ڈرائیں۔

(۷) ان ہواؤں میں اس امر کی زبردست شہادت ہے کہ قیامت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور قائم ہونے والی ہے۔

(۸) پس جب قیامت کے روز ستارے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۹) اور آسمان پھٹ کر اس میں دروازے بن جائیں گے۔

(۱۰) اور جب پہاڑ زمین پر سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑا دیئے جائیں گے۔

(۱۱) اور رسولوں کے لئے اپنی اپنی امتوں پر شہادت دینے کے لئے وقت مقرر کیا جائے گا اس وقت سب امور کا فیصلہ کیا جائے گا۔

افعال: طُمِسَتْ: وہ مٹائی گئی' (ستارے) مٹا دیئے گئے' بے نور کر دیئے گئے۔ اُقِّتَتْ: اس کا وقت مقرر کیا (ماضی مجہول)۔

اسماء: اَسْرَھُمْ: ان کی جوڑ بندی' قید کی بندش۔ اَلْمُرْسَلٰتِ: بھیجی ہوئی مراد ہوائیں یا فرشتے (اسم مفعول)۔ عُرْفًا: نیکی' احسان' بخشش متواتر پے در پے۔ عٰصِفٰتِ: جھونکا دینے والیاں' ہوائیں جو تیز و تند چلتی ہیں' آندھیاں۔ عَصْفًا: آندھی آنا' جھکڑ چلنا۔ اَلنّٰشِرٰتِ: پھیلانے والی ہوائیں' بارش کی بشارت دینے والی ہوائیں۔ اَلْفٰرِقٰتِ: حق کو باطل سے جدا کرنے والی آیات۔

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

کس دن کے لئے | تاخیر کی گئی تھی؟ | فیصلہ کے دن کے لئے | اور آپ کو کیا معلوم | کہ وہ کیا ہے | فیصلہ کا دن

کس دن کے لئے ان امور میں تاخیر کی گئی۔ فیصلہ کے دن کے لئے اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیسا ہے؟

وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے ہلاک نہیں کیا | پہلے لوگوں کو؟ | پھر | ہم ان کے پیچھے چلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی بربادی ہے۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا۔ پھر ہم ان پچھلوں کو بھی ان ہی کے

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ

دوسروں کو | اسی طرح | ہم (برتاؤ) کرتے ہیں | مجرموں کے ساتھ | تباہی ہے | اس دن

پیچھے بھیج دیں گے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی (سلوک) کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ

جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے نہیں پیدا کیا تمہیں | ایک حقیر پانی سے؟ | پھر ہم نے اسے رکھا

بڑی بربادی ہے۔ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر اس کو ایک محفوظ جگہ

فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ

ایک محفوظ جگہ میں | ایک اندازہ | معلوم تک | پس ہم نے اندازہ لگایا | تو (ہم) کیسا اچھا

(رحم مادر) میں رکھا۔ ایک وقتِ مقرر تک۔ پھر ہم نے ایک اندازہ مقرر کیا، پس ہم کیا خوب اندازہ مقرر

الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

اندازہ کرنے والے ہیں | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کیا ہم نے نہیں بنایا | زمین کو | جمع کرنے والی

کرنے والے ہیں۔ تو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت بربادی ہوگی۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ

زندوں | اور | مردوں کو؟ | اور ہم نے رکھ دیئے | اس میں | پہاڑ | اونچے اونچے | اور ہم نے پلایا تمہیں

زندوں اور مردوں (سب) کے لئے۔ اور ہم نے زمین پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے۔ اور ہم نے تم کو میٹھا

مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ

پانی | میٹھا | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | چلو | اس طرف | جس کو تم

پانی پلایا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ اب) اس (عذاب) کی طرف چلو جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ

جھٹلایا کرتے تھے | چلو | ایک سائبان کی طرف | جو تین شاخوں والا ہے | نہ وہ سایہ دینے والا | اور نہ بچائے

جھٹلایا کرتے تھے۔ تم (دوزخ کے دھوئیں کے) اس سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں۔ جس میں نہ (ٹھنڈک والا) سایہ ہوگا اور نہ

مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ

تپش سے | بیشک وہ | پھینک رہی ہوگی | انگارے | جیسے محل | گویا کہ وہ | اونٹ ہیں

آگ کی تپش سے بچا سکے گا۔ وہ آگ اتنے بڑے انگارے برسائے گی جیسے محل۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۲) ان جملہ امور کے فیصلہ کرنے میں کس دن کے لئے تاخیر کی گئی؟
(۱۳) فیصلے کے دن کے لئے!
(۱۴) اور آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے؟
(۱۵) اس دن اس کے جھٹلانے والوں کے لئے سخت تباہی ہے۔
(۱۶) کیا ہم نے حق کو جھٹلانے والی پہلی قوموں کو دنیا میں عذاب سے ہلاک نہیں کر ڈالا؟
(۱۷) پھر ان کے بعد دوسرے حق کا انکار کرنے اور جھٹلانے والے لوگوں یعنی قریش کو بھی اسی طرح عذاب سے ہلاک کریں گے۔
(۱۸) مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔
(۱۹) ہمارے عذاب کے وعدے کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۲۰) کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی (نطفہ) سے پیدا نہیں کیا؟
(۲۱) پھر ہم نے اپنی قدرت سے اس نطفہ کو ایک محکم ٹھکانے (رحم) میں رکھ دیا۔
(۲۲) ایک مدت معلومہ (نو ماہ یا اس سے کم وبیش) تک رحم میں محفوظ رکھا۔
(۲۳) پس ہم ایسا کرنے پر قدرت رکھتے ہیں پس ہم کیسے زبردست قادر ہیں۔
(۲۴) روز قیامت موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کو جھٹلانے والوں کے لئے سخت تباہی ہے۔
(۲۵) کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہیں بنایا۔
(۲۶) کہ وہ زندوں کو تو اپنی سطح کے اوپر اور مردوں کو اپنے پیٹ کے اندر جمع کرتی ہے۔
(۲۷) اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ رکھ دیئے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا۔
(۲۸) اس دن ان نعمتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے سخت بربادی ہے۔
(۲۹) کفار کو اس دن حکم ہوگا کہ اس دوزخ کی طرف چلو جس کو تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔
(۳۰) دوزخ کے دھوئیں کی طرف جو اس وقت ایک بظاہر سائبان سا معلوم ہوگا جس کے تین حصے ہوں گے۔
(۳۱) جو نہ تو دوزخ کی گرمی سے سایہ کرے گا اور نہ اس کی گرمی سے بچائے گا بلکہ دوزخ کا یہ ہر طرف سے گھیرنے والا دھواں خود ایک بڑا عذاب ہوگا۔
(۳۲) اور وہ آتش دوزخ محلوں کے برابر بڑے بڑے انگارے پھینک رہی ہوگی۔

افعال: اُجِّلَتْ: دیر کی گئی (ماضی مجہول)۔نُتْبِعُهُمْ: ہم ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں (مضارع)۔اَسْقَیْنٰکُمْ: ہم نے تم کو پلایا (ماضی)۔اِنْطَلِقُوْٓا: تم چلو (امر)۔

اسماء: اٰخِرِیْنَ: پیچھے۔شٰمِخٰتٍ: اونچے بلند (اسم فاعل)۔قَصْرٍ: محل۔

صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا

زرد | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | یہ وہ دن ہے | کہ وہ بول نہ سکیں گے | اور نہ

اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ نہ تو وہ بول ہی سکیں گے۔ اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ

اجازت دی جائے گی انہیں | کہ وہ عذر کریں | تباہی ہے | اُس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | یہ ہے | دن

ان کو اجازت ہوگی کہ عذر پیش کریں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا

الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

فیصلہ کا | ہم جمع کرینگے تمہیں | اور پہلے لوگوں کو | پس اگر ہے | تمہارے پاس | کوئی تدبیر | تو میرے خلاف کر دیکھو

دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور اگلوں کو جمع کر لیا ہے۔ پھر اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہو تو میرے خلاف آزمالو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ

تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | بیشک | پرہیزگار (ہوں گے) | سایوں میں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ بلاشبہ (اللہ سے) ڈرنے والے (اس کی رحمت کے) سایوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اور چشموں میں | اور میووں میں | جو | وہ چاہیں گے | کھاؤ | اور پیؤ

اور چشموں میں ہوں گے۔ اور (وہ) ان میووں میں ہوں گے جو وہ پسند کریں۔ (ان سے کہا جائے گا) اب مزے سے

هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

مزے سے | بدلے ان کاموں کے جو | تم کرتے رہے | بیشک ہم | اسی طرح | بدلہ دیتے ہیں

کھاؤ پیؤ ان اعمال کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔ (اور) ہم نیکی کرنے والوں کو یوں ہی صلہ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا

نیکی کرنے والوں کو | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | کھاؤ | اور فائدہ اٹھاؤ

دیا کرتے ہیں۔ جھٹلانے والوں کے لئے اس دن بڑی خرابی ہے۔ (اے جھٹلانے والو!) کھاؤ اور

قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

تھوڑا | بیشک تم | مجرم ہو | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے

تھوڑا سا فائدہ اُٹھا لو۔ بیشک تم مجرم ہو۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

اور جب کہا جاتا تھا | ان سے کہ جھک جاؤ | تو وہ جھکتے نہ تھے | تباہی ہے | اس دن

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکو تو وہ نہیں جھکتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

جھٹلانے والوں کے لئے | تو کس | بات پر | اس کے بعد | وہ ایمان لائیں گے؟

بڑی خرابی ہے۔ اب اس (کلام) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳۳) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔
(۳۴) دوزخ کی ان صفات کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۳۵) یہ قیامت کا دن وہ دن ہے کہ وہ لوگ اس میں بول نہ سکیں گے۔
(۳۶) اور نہ انہیں اجازت ہی ہوگی کہ کچھ عذر ہی کر سکیں۔
(۳۷) ان باتوں کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت بربادی ہوگی۔
(۳۸) یہی دن سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے کا ہے تم سب اس رسولؐ کے جھٹلانے والوں اور گذشتہ مکذبین کو ہم ایک جگہ جمع کر دیں گے۔
(۳۹) پس اگر تمہارے پاس ہمارے عذاب سے بچنے کا کوئی حیلہ ہے؟ تو وہ مجھ پر آزما دیکھو' تم کسی طرح بچ نہیں سکتے۔
(۴۰) موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۴۱) البتہ پرہیزگار لوگ جنت کے سایوں اور چشموں میں آرام کر رہے ہوں گے۔
(۴۲) اور ان میووں میں ہوں گے جو وہ چاہیں گے۔
(۴۳) انہیں حکم ہوگا کہ ان نیک اعمال کے بدلے جو تم دنیا میں کرتے رہے جنت میں مزے سے کھاؤ پیو۔
(۴۴) بیشک نیکوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔
(۴۵) جنت کی نعمت کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہوگی۔
(۴۶) دین حق کو جھٹلانے والو! دنیا میں چند روز کھاؤ پیو اور زندگی کا مزہ اٹھاؤ' آخرت میں تو تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے کیونکہ تم مجرم ہو۔
(۴۷) دین حق کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۴۸) جب ان کفار سے دنیا میں خدا کے حکم کے آگے جھکنے یعنی نماز پڑھنے کو کہا جاتا تھا تو وہ نہ جھکتے تھے۔
(۴۹) دین حق کے جھٹلانے والوں کے لئے اس دن سخت تباہی ہے۔
(۵۰) پس جب وہ اس قرآن پر ہی ایمان نہیں لاتے جو ظاہر معجزہ ہے' تو اس کے بعد اور کس چیز پر وہ ایمان لائیں گے؟

اسماء: صُفْرٌ: زرد۔

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

کس چیز کے بارے میں | وہ آپس میں سوال کرتے ہیں؟ | اس بڑی خبر کے متعلق | جس میں وہ

یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے ہیں۔ (کیا) اس عظیم الشان خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ

مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥

اختلاف کر رہے ہیں | ہرگز (ایسا) نہیں | عنقریب وہ جان لیں گے | پھر | ہرگز (ایسا) نہیں | وہ عنقریب جان لیں گے

اختلاف رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (کہتا ہوں) نہیں! اُن کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨

کیا ہم نے نہیں بنایا | زمین کو | ایک فرش؟ | اور پہاڑوں کو | میخیں | اور ہم نے تمہیں پیدا کیا | جوڑے جوڑے

کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ

اور ہم نے بنایا | تمہاری نیند کو | آرام | اور | ہم نے بنایا | رات کو | لباس (پردہ) | اور ہم نے بنایا | دن کو

اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا باعث بنایا۔ اور رات کو پردہ کی چیز بنایا۔ اور ہم نے دن کو (حصولِ) معاش

مَعَاشًا ۝١١ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣

معاش (کا ذریعہ) | اور بنا دیے ہم نے | تمہارے اوپر | سات | سخت (آسمان) | اور بنایا ہم نے | ایک چراغ | جگمگاتا ہوا

کے لئے بنایا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اور ہم نے ایک روشن چراغ (یعنی سورج) بنایا۔

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا

اور اتارا ہم نے | بھرے بادلوں میں سے | پانی | زور کا | تاکہ ہم اگائیں | اس (کے ذریعہ) سے | دانہ (اناج)

اور ہم نے بھرے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔ تاکہ ہم اس (بارش) سے اناج

وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ

اور سبزی | اور باغات | بہت گھنے | بیشک | فیصلہ کا دن | ایک مقررہ وقت ہے | جس دن | پھونکا جائے گا

اور سبزہ اُگائیں۔ اور گھنے گھنے باغ۔ بیشک فیصلے کا دن (یعنی قیامت) ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور پھونکا

فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩

صُور (میں) | پھر تم چلے آؤ گے | گروہ در گروہ | اور کھولا جائے گا | آسمان | تو ہو جائیں گے | دروازے

جائے گا۔ تو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١

اور چلائے جائیں گے | پہاڑ | تو ہو جائیں گے | ریت | بیشک | دوزخ | ہے | گھات میں

اور پہاڑوں کو (اپنی جگہ سے) چلایا جائے گا۔ تو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔ بیشک دوزخ تاک میں ہے

سورۃ النبأ

نبأ کے معنی ہیں خبر اور حال' چونکہ اس سورت میں قیامت کے حالات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کفارِ مکہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟
(۲) اس عظیم الشان خبر یعنی موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔
(۳) جس میں وہ مسلمانوں سے جھگڑ رہے ہیں۔
(۴) اس میں کوئی اختلاف نہیں بہت جلد وہ جان لیں گے' کہ وہ قیامت کی خبر حق ہے۔
(۵) اس میں ہرگز کوئی جھگڑا نہیں' عنقریب وہ جان لیں گے کہ وہ بالکل حق ہے۔
(۶) کیا ہم نے اپنی قدرت سے زمین کو تمہارے لئے فرش نہیں بنا دیا؟
(۷) اور پہاڑوں کو اس میں بطور میخوں کے گاڑ دیا؟
(۸) اور تمہاری نسل قائم رکھنے کے لئے نر اور مادہ پیدا کیا۔
(۹) اور نیند کو تمہارے لئے باعث راحت بنا دیا۔
(۱۰) اور رات کو لباس کی طرح پردہ بنا دیا۔
(۱۱) اور دن تمہاری روزی کمانے کے لئے بنا دیا۔
(۱۲) اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنا دیئے۔
(۱۳) اور ایک خوب جگمگاتا ہوا چراغ یعنی سورج بنا دیا۔
(۱۴) اور بادلوں سے زوردار بارش برسائی۔
(۱۵) تاکہ اس (پانی) کے ذریعہ سے غلہ اور سبزہ اُگا دیں۔
(۱۶) اور گھنے باغات (تو کیا ہم دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں)۔
(۱۷) بلاشبہ نیک و بد میں فیصلہ کے دن کا ایک وقت مقرر ہے' جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہوگا۔
(۱۸) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر کی طرف فوج فوج چلے آؤ گے۔
(۱۹) اور آسمان پھٹ کر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔
(۲۰) اور پہاڑ سطح زمین سے اکھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور فضا میں ایسے اڑے اڑے پھریں گے جیسے چمکتے ہوئے ریت
کے ذرات جنہیں دیکھنے والا پانی گمان کرتا ہے۔
(۲۱) بیشک دوزخ تو نافرمانوں کا انتظار کر رہی ہے۔

افعال: یَتَسَاءَ لُوْنَ: تَسَاءَ لُ مصدر سے مشتق از سُوال وہ سوال کرتے ہیں مضارع جمع غائب باہم ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ سَیَعْلَمُوْنَ: باب سَمَعَ: وہ عنقریب جان لیں گے مضارع مستقبل سے۔ لَمْ نَجْعَل: یہ جَعَل سے ہے ہم نے نہیں کیا' بنایا مضارع منفی بہ لَمْ۔ خَلَقْنَا: یہ خَلَق سے ہم نے پیدا کیا (ماضی جمع متکلم)۔ بَنَیْنَا: ہم نے بنایا (ماضی جمع متکلم) یہ بَنَاء سے ماضی کا صیغہ ہے۔ نُخْرِجَ: افعال اخراج از خروج' ہم نکالیں گے مضارع جمع متکلم۔ یُنْفَخُ (یہ نَفْخٌ سے ہے) وہ پھونکا جائے گا (مضارع مجہول)۔ تَاْتُوْنَ: (یہ اِتْیَانٌ سے) تم آتے ہو (مضارع جمع حاضر)۔ فُتِحَتْ: (فتح سے) وہ کھولی گئی' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ سُیِّرَت: (تسییر از سیر) وہ چلائی گئی ماضی مجہول۔

اسماء: عَمَّ: (عن. ما) کس چیز سے۔ النَّبَاِ: خبر جمع اَنْبَاء' اَنْبَاءِ العظیم' بڑی خبر۔ الَّذِیْ: جو موصول۔ هُمْ' فِیْهِ: فی. ہ اس میں اسم ضمیر۔ مُخْتَلِفُوْنَ: واحد مُخْتَلِفٌ اختلاف کرنے والے۔ مِهٰدًا: فرش' بچھونا۔ جِبَالَ: واحد جَبَل پہاڑ۔ اَوْتَادًا: میخیں۔ سُبَاتًا: آرام' راحت۔ لِبَاسًا: پردہ۔ مَعَاشًا: روزی کمانے کا وقت۔ فَوْقَ: اوپر۔ سَبْعًا: سات۔ شِدَادًا: واحد شَدِیْد' سخت' مضبوط۔ سِرَاجًا: چراغ۔ وَهَّاجًا: وَهجٌ سے بہت روشن۔ مُعْصِرٰتِ: بادل۔ ثَجَّاجًا: پانی کا ریلا۔ حَبًّا: دانہ۔ اَلْفَافًا: لپٹے ہوئے' گھنے باغ۔ یَوْمَ الْفَصْلِ: فیصلہ کا دن۔ مِیْقَاتًا: (جمع مواقیت) مقررہ وقت۔ مِرْصَادًا: گھات کی جگہ' مقام انتظار۔ طَاغِیْنَ: سرکش۔ مَاٰبًا: ٹھکانا۔

حروف: عَنْ: سے' نی: میں۔ کَلَّا: ہرگز نہیں۔ اِنَّ: بلاشبہ' ف: پس' پھر۔ لا: نہیں' نی' میں' ل۔

لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا

سرکشوں کے لئے | ٹھکانا ہے | وہ رہیں گے | اس میں | مدتوں | نہ | چکھیں گے | اس میں | ٹھنڈک | اور نہ

(اور) سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ جہاں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہاں وہ ٹھنڈک چکھیں گے اور نہ

شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

کچھ پینا ہوگا | سوائے | گرم پانی | اور بہتی پیپ کے | (یہ) بدلہ ہوگا | پورا پورا | بیشک وہ | اُمید نہ رکھتے تھے

پینے کی چیز۔ سوائے گرم پانی اور (بدبودار) پیپ کے۔ (یہ) پورا پورا بدلہ ہے۔ اس لئے کہ ان کو (یومِ) حساب کی اُمید

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

حساب کی | اور جھٹلاتے تھے | ہماری آیتوں کو | بہت جھٹلا کر | اور ہر چیز کو | ہم نے شمار کر رکھا ہے | کتاب میں

ہی نہ تھی۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب خوب جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ہر چیز کو باقاعدہ لکھ لیا ہے۔

فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

پس چکھو | کہ ہرگز نہ بڑھائیں گے ہم تمہارے لئے | مگر عذاب | بیشک | پرہیزگاروں کے لئے | کامیابی ہے

پس (اُس دن کہا جائے گا کہ) چکھو اب ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا

باغات | اور انگور | اور نوجوان عورتیں | ہم عمر | اور پیالے | چھلکتے ہوئے | وہ نہ سنیں گے | وہاں

(ان کے لئے) باغ ہوں گے اور انگور۔ اور جوان سال ہم عمر عورتیں۔ اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہ نہ تو وہاں فضول باتیں

لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّن رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

بے ہودہ باتیں | اور نہ جھوٹ | بدلہ | آپ کے رب کی طرف سے | عطا ہوگا | حساب سے

سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے بحیثیت بخشش ایک بدلہ ہے جو خوب کافی ہوگا۔

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

جو رب ہے آسمانوں | اور زمین کا | اور جو کچھ | ان کے درمیان ہے | بہت مہربان | وہ قدرت نہیں رکھتے | اس سے

وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے' سب کا رب ہے' بڑی رحمت والا ہے اس کے سامنے کوئی کچھ

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

بات کرنے کی | جس دن | کھڑے ہوں گے | روح الامین | اور فرشتے | صف باندھ کر | نہ بول سکیں گے | مگر

نہیں بول سکے گا۔ جس دن جبرئیل اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ کوئی کلام نہ کر سکے گا' سوائے

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَآءَ

وہی | کہ اجازت دیگا | جسکو | رحمٰن | اور وہ کہے گا | ٹھیک بات | یہ | دن ہے | برحق | پس جو کوئی | چاہے

اس کے جس کو اللہ بولنے کی اجازت دے۔ اور وہ بات بھی درست کرے یہ ہے وہ یقینی دن۔ پس جو کوئی چاہے

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّآ أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ

بنالے | اپنے رب کے پاس | ٹھکانا | بیشک | ہم نے ڈرایا تمہیں | ایک عذاب سے | جو قریب آنے والا ہے | جس دن

اپنے رب کے پاس اپنا ٹھکانا بنالے۔ بلاشبہ ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اس دن

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۲۲) یہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔
(۲۳) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
(۲۴) نہ تو انہیں اس میں کوئی ٹھنڈک پہنچے گی اور نہ کچھ انہیں پینے کو ملے گا۔
(۲۵) سوائے کھولتے ہوئے پانی اور بہتی پیپ کے۔
(۲۶) یہ ان کے اعمال کے مطابق بدلہ ہوگا۔
(۲۷) بلاشبہ انہیں تو اعمال کے حساب کی امید ہی نہ تھی۔
(۲۸) اور وہ ہماری آیتوں کو بہت جھٹلایا کرتے تھے۔
(۲۹) اور ہر ایک عمل کو ہم نے ان کے نامۂ اعمال میں لکھ رکھا ہے۔
(۳۰) پس ان سے کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا بدلہ چکھو ہم تمہارے لئے عذاب کے سوا اور کچھ نہ بڑھائیں گے۔
(۳۱) البتہ وہاں پرہیزگاروں کے لئے بڑی کامیابی ہے۔
(۳۲) میووں کے باغات اور انگور۔
(۳۳) اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔
(۳۴) اور پاکیزہ شراب کے پیالے پوری طرح بھرے ہوئے۔
(۳۵) نہ وہاں جنت میں کوئی فضول کلام سننے میں آئے گا اور نہ جھوٹ۔
(۳۶) انہیں اعمال کے مطابق اللہ کی طرف سے بدلہ دیا جائے گا۔
(۳۷) جو آسمانوں اور زمین اور ان سب کا پروردگار ہے جو ان میں موجود ہیں، وہ بڑا مہربان خدا، جس کے سامنے آسمان و زمین والے بات تک نہ کر سکیں گے۔
(۳۸) جس دن جبرئیل اور سب فرشتے خدا کے دربار میں قطار باندھ کر کھڑے ہوں گے اور خدا کے خوف سے بات تک نہ کر سکیں گے مگر وہی جس کو اللہ خود شفاعت کرنے کی اجازت دے گا اور وہ شفاعت کرنے والا بھی شفاعت کے بارے میں اچھی اور مناسب بات ہی کہے گا یعنی سفارش صرف اسی کی کرے گا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ مانا اور اس کے مطابق عمل کیا تھا۔
(۳۹) یہی وہ قیامت کا دن ہے جس کا ہونا برحق ہے پس جو کوئی چاہے ایمان اور نیک عمل سے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنائے۔

افعال: یَذُوْقُوْنَ: (ذوق سے) مزہ چکھنا۔ ذُوْقُوْا: تم چکھو (امر کا صیغہ)۔ یَرْجُوْنَ: (رَجاءٌ سے) وہ امید رکھتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ کَذَّبُوْا: (تکذیب اور کذب) انہوں نے جھٹلایا (ماضی جمع غائب)۔ اَحْصَیْنَا: (احصاء از حصالۃ) تم نے گھیر لیا، لکھ لیا، گن لیا (ماضی جمع متکلم)۔ لَنْ نَّزِیْدَ: (زیادت سے) ہم ہرگز زیادہ نہیں کریں گے مضارع منفی بہ لَن۔ یَسْمَعُوْنَ: (از سَمْعٌ) وہ سنتے ہیں۔ مضارع (جمع مذکر غائب)۔ یَمْلِکُوْنَ (مِلْکٌ سے) وہ مالک، بااختیار ہوتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ اِتَّخَذَ (اتخاذ از اَخَذَ) وہ پکڑے، بنائے۔

اسماء: لٰبِثِیْنَ: رہنے والے، پڑے رہیں گے، واحد لابث۔ اَحْقَابًا: (واحد حقب) مدت دراز تک۔ بَرْدًا: ٹھنڈک۔ شَرَابًا: پینا۔ حَمِیْمًا: گرم پانی۔ غَسَّاقًا: پیپ۔ وِفَاقًا: پورا۔ کِذَّابًا: جھوٹ۔ مَفَازًا: (یہ فوز سے) مراد پانا (مصدر)۔ حَدَآئِقَ: (واحد حَدِیْقَۃٌ) چار دیواری سے گھرے ہوئے باغ۔ اَعْنَابًا: (واحد عنب) انگور۔ کَوَاعِبَ: (واحد کاعِبٌ) دوشیزہ عورتیں۔ اَتْرَابًا: (واحد تِرْبٌ) ہم عمر۔ کَأْسًا: (جمع کُؤُوْسٌ) پیالہ۔ دِهَاقًا: مصدر چھلکنا۔ صَوَابًا: درست، بھلائی، ٹھیک بات۔ مَاٰبًا: ٹھکانا، رہنے کی جگہ۔

حروف: اِلَّا: مگر، لیکن۔ لَنْ: ہرگز نہیں۔ اِلٰی: طرف۔

يَّنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
دیکھے گا | آدمی | جو کچھ | آگے بھیجا | اس کے ہاتھوں نے | اور کہے گا | کافر | اے کاش | میں ہوتا | مٹی
ہر شخص (اپنے) ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہیں' دیکھ لے گا اور کافر کہے گا اے کاش! میں مٹی ہو جاتا۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾
قسم ہے روح نکالنے والوں کی | (جوڑوں میں) گھس کر | اور بند کھولنے والوں کی | اور تیرنے والوں کی | تیزی سے
قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو سختی کے ساتھ جان نکالتے ہیں۔ اور جو بہت نرمی کے ساتھ روح کھینچتے ہیں' اور جو (فضا میں) تیرتے پھرتے ہیں

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾
پھر آگے بڑھ جانے والوں کی | دوڑ کر | پھر انتظام کرنے والوں کی | کسی امر کا | جس دن | کانپے گی | کانپنے والی
پھر قسم ہے دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی۔ پھر ان کی جو ہر کام کا انتظام کرتے ہیں۔ جس دن لرز جائے گی لرز جانے والی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾
اس کے پیچھے آئے گی | پیچھے آنے والی | (کئی) دل | اس دن | دھڑک رہے ہوں گے | اُن کی آنکھیں | جھکی ہوئی ہوں گی
جس کے بعد متصل دوسری (زوردار آواز) آئے گی۔ اس دن کتنے ہی دل دھڑکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾
وہ کہتے ہیں | کیا ہم | لوٹائے جائیں گے | پہلی حالت میں | کیا جب ہو جائیں گے ہم | ہڈیاں | کھوکھلی
(کفار) پوچھتے ہیں کہ کیا ہم (مرنے کے بعد) پہلی حالت (زندگی) پر لوٹائے جائیں گے۔ کیا جب ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی۔

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا
وہ کہتے ہیں | کہ یہ تو | اس وقت | لوٹنا ہوگا | نقصان کا | پس بیشک | وہ تو | ایک ہی ڈانٹ ہے | پھر اس وقت
وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی بڑی نقصان دہ ہوگی۔ (سنو!) وہ تو بس ایک زبردست ڈانٹ ہوگی۔ اور وہ فوراً

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ
وہ ہوں گے | میدان میں | کیا پہنچی ہے تیرے پاس | بات | موسیٰ کی | جب | پکارا اس کو | اس کے رب نے
میدانِ (حشر) میں موجود ہوں گے۔ کیا آپ کو موسیٰ کے واقعہ کی خبر پہنچی۔ جب ان کے رب نے طویٰ

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ
مقدس وادی | طویٰ میں | جاؤ | فرعون کی طرف | بیشک اس نے | سرکشی کی | پس کہو
کی مقدس وادی میں ان کو آواز دی۔ (اور حکم دیا کہ) فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔ پھر اس سے کہو

هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾
کیا تیری (خواہش ہے) | کہ تو پاک ہو | اور میں تجھے راہ بتاؤں | تیرے رب کی طرف | کہ تو ڈرے
کیا تو چاہتا ہے کہ تُو پاک (وصاف) ہو جائے۔ اور میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ دکھاؤں تاکہ تو (اس سے) ڈرے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۰) بیشک ہم نے تو تم کو ایک ایسے عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب ہی آنے والا ہے جس دن ہر ایک آدمی اپنے ان اعمال کو نامۂ اعمال میں لکھا ہوا دیکھ لے گا جو اس نے دنیا میں اپنے ہاتھ سے کئے تھے اور کافر آرزو سے کہے گا کہ کاش میں مرنے کے بعد مٹی ہی میں ملا رہتا۔

سورۃ النازعات

نازعات جمع ہے **نازعۃ** کی یعنی جان نکالنے والے فرشتے۔ چونکہ یہ سورت **نازعات** کے لفظ سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) موت کے وہ فرشتے جو کفار کی جان ان کے بدن کے ہر حصہ میں پہنچ کر بڑی سختی سے کھینچتے ہیں۔
(۲) اور وہ فرشتے جو مومن کی جان بڑی نرمی سے نکالتے ہیں۔
(۳) اور وہ فرشتے جو خدا کے حکم کی تعمیل میں فضائے آسمان میں بڑی تیزی سے تیرتے ہیں۔
(۴) پھر حکم کی تعمیل کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔
(۵) پھر بندوں کے دین اور دنیا کے امور میں سے جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اس کا انتظام کرتے ہیں ان سب فرشتوں کا خدا کے حکم
سے ان کاموں پر مقرر ہونا اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ اور ایسا مکمل انتظام بغیر کسی حکمت اور غرض کے نہیں
جس کے حساب کتاب کے لئے ایک نہ ایک دن ضرور مقرر ہوگا۔
(۶) جس دن پہلی دفعہ صور پھونکنے سے زمین میں سخت زلزلہ آکر سب مخلوق فنا ہو جائے گی۔
(۷) اس کے بعد دوسری دفعہ صور پھونکنے سے سب مخلوقات دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔
(۸) اس دن دوبارہ زندگی کے منکرین کے دل دھڑک رہے ہوں گے۔
(۹) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی۔
(۱۰) وہ اب دنیا میں کہتے ہیں کیا ہم پھر پہلی حالت (زندگی) کی طرف لوٹائے جائیں گے؟
(۱۱) کیا جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟
(۱۲) وہ حیرانگی اور مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر واقعی ایسا ہوا اور ہم دوبارہ زندہ کئے گئے تو ہم تو اس وقت بڑے نقصان میں رہیں گے۔
(۱۳) اور یہ اللہ کیلئے کچھ مشکل نہیں بلکہ دوسری دفعہ یہ صور پھونکنا ایک ہی زور کی آواز ہوگی۔
(۱۴) جس سے اچانک وہ سب لوگ زندہ ہو کر قیامت کے میدان میں آکھڑے ہوں گے۔
(۱۵) آپ کو تو حضرت موسیٰ کا حال معلوم ہو چکا ہے۔
(۱۶) جبکہ ان کو اللہ نے پاک وادئ طور میں پکارا تھا۔
(۱۷) اور حکم دیا تھا کہ فرعون کو سیدھے راستے کی ہدایت کرو وہ بہت نافرمان ہے۔
(۱۸) پس اس سے کہو کہ کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے؟
(۱۹) اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ بتاؤں کہ تُو اس کے عذاب سے ڈر جائے۔

افعال: **اَنْذَرْنَا**: (از اَنْذَارٌ) ہم نے ڈرایا۔ **قَدَّمَتْ**: (از تَقْدِیْمٌ، قدوم، آنا) اس نے آگے بھیجا (ماضی واحد مونث۔ **کُنْتُ**: (کون) تھا میں ماضی واحد متکلم۔ **تَرْجُفُ**: (از رَجْفٌ) وہ لرزے گی، وہ کانپ اٹھے گی مضارع (واحد جمع غائب)۔ **اَتٰـكَ**: (از اتیان) تیرے پاس آئی ماضی۔ **طغٰی**: (از طغیانٌ) اس نے سرکشی کی (ماضی واحد غائب)۔ **تَزَكّٰى**: تزکِیْ وہ پاکیزہ نفس پاک ہونا (ماضی واحد غائب)۔ **اَهْدِیْ**: (از هدایت) میں رہنمائی کروں گا، رستہ بتاؤں گا۔ **تَخْشٰى**: تو ڈرے مضارع (واحد حاضر)۔

اسماء: **مَرْءٌ**: (جمع نَاسٌ) مرد آدمی۔ **مَا**: جو اسم موصول۔ **یَدٰهُ**: اس کے ہاتھ۔ **تُرٰبًا**: (واحد اَتْرِبَة) مٹی بن جو جیسے۔ **نّٰزِعٰتِ**: جان نکالنے والے فرشتے۔ **نّٰشِطٰتِ**: (نشاط سے) یعنی خوشی سے جان نکالنے والے فرشتے۔ **نَشْطًا**: گرہ کھولنا، ڈھیلا کرنے والے نَاشِطَةٌ کی جمع ہے جو نَشْطٌ سے اسم فاعل مونث ہے مراد فرشتے ہیں۔ **سٰبِحٰتِ**: تیرنے والے فرشتے۔ **مُدَبِّرٰتِ**: تدبیر کرنے والے فرشتے۔ **مِرَاجِفَةٌ**: کانپنے والا۔ **رَّادِفَةُ**: پیچھے آنے والی (یعنی صور کی دوسری آواز)۔ **وَاجِفَةٌ**: کانپنے والی اسم فاعل۔ **خَاشِعَةٌ**: ڈرنے والی اسم فاعل۔ **لَمَرْدُوْدُوْنَ**: واپس لوٹنے والے۔ **حَافِرَةِ**: پہلی حالت، پیدائش یہ حَفْرٌ سے ہے معنی کھود کر نکالنا، پانی وغیرہ۔ **عِظَامٌ**: ہڈیاں۔ **نَخِرَةً**: بوسیدہ (یہ نخرٌ سے ہے معنی گل جانا)۔ **تِلْكَ**: یہ اسم اشارہ قریب۔ **اِذًا**: اس وقت اسم۔ **كَرَّةٌ**: ایک بار پھر۔ **زَجْرَةٌ**: ڈانٹ۔ **سَاهِرَةِ**: میدان۔ **حَدِیْثُ**: بات۔

حروف: **اِلٰى**: جانب۔ **هل**: کیا۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾

تو اس نے دکھائی اس کو | وہ نشانی | بڑی | تو اس نے جھٹلایا | اور نافرمانی کی | پھر | واپس لوٹا | کوشش کرتا ہوا

پس اس کو ایک بڑا معجزہ دکھایا۔ اس پر بھی اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ مُڑا (اور موسیٰ کے خلاف) کوششیں کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

پھر جمع کیا | پھر پکارا | تو کہا | کہ میں | تمہارا ربّ ہوں | سب سے برتر | پس پکڑ لیا اس کو | اللہ نے | عذاب

پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور یہ اعلان کیا' کہ میں تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آخرت

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

آخرت | اور عذابِ دُنیا میں | بیشک | اس میں | عبرت ہے | اس کے لئے | جو ڈرتا ہے | کیا تم | مشکل ہو

اور دُنیا دونوں کے عذاب میں مبتلا کیا۔ بیشک اس میں خوفِ خدا رکھنے والے کے لئے بڑی عبرت ہے۔ (اے منکرینِ حق!) کیا تمہارا

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ

تخلیق میں | یا آسمان | جس کو اس نے بنایا | بلند کی | اس کی چھت | پھر برابر کیا اس کو | اور | تاریک کر دیا

بنانا مشکل ہے یا آسمان کا جسے اُس نے بنایا۔ اس کی چھت کو بلند کیا اور درست بنا دیا۔ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا

اس کی رات کو | اور نکالی | دن کی روشنی | اور زمین کو بھی | اس کے بعد | بچھا دیا | نکالا | اس سے

تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اس سے اس کا پانی

مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾

اس کا پانی | اور اس کا چارہ | اور پہاڑوں کو | خوب جما دیا | (یہ) فائدہ ہے | تمہارے لئے | اور تمہارے چوپایوں کیلئے

اور اس کا سبزہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہیں۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾

پھر جب آ جائے گا | وہ حادثہ | بڑا | جس دن | یاد کرے گا | انسان | جو کچھ اس نے کوشش کی

پھر جس وقت وہ بڑی آفت آئے گی۔ جس دن یاد کرے گا انسان جو کچھ اُس نے کیا ہوگا۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ

اور سامنے لائی جائے گی | دوزخ | ہر دیکھنے والے کے لئے | پس جس نے سرکشی کی | اور ترجیح دی

اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جائے گی۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیا کی زندگی کو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

دنیا کی زندگی کو | تو بیشک | دوزخ ہی | (اس کا) ٹھکانا ہے | لیکن | جو کوئی | ڈرتا رہا

ترجیح دی ہوگی۔ تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اور جو کوئی (قیامت کے دن) اپنے ربّ کے

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ

سامنے کھڑے ہونے سے | اپنے ربّ کے | اور اس نے روکا | اپنے نفس کو | خواہش سے | تو یقیناً جنت ہی

سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور اپنے نفس کو (ہر بُری) خواہش سے روکا ہوگا۔ تو یقیناً جنت ہی

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۰) پس حضرت موسیٰؑ نے جا کر اسے ایک بہت بڑا معجزہ ید بیضا (روشن ہاتھ) اور عصا دکھایا۔
(۲۱) تو اس نے حضرت موسیٰؑ اور ان کے معجزہ کو جھٹلایا اور اللہ کا حکم نہ مانا۔
(۲۲) پھر فساد کی کوشش کرتا ہوا واپس لوٹا۔
(۲۳) پھر اپنے لوگوں کو جمع کر کے انہیں پکارا۔
(۲۴) اور کہنے لگا کہ میں تمہارا سب سے اونچے درجہ کا رب ہوں۔
(۲۵) پس اس کو اللہ نے اس جرم کے بدلہ میں دنیا میں بحیرۂ قلزم میں غرق کر کے آخرت میں دوزخ کی آگ کا عذاب دیا اور انسانیت کیلئے نشان۔
(۲۶) بیشک اس واقعہ میں اس کے لئے جو اللہ سے ڈرتا ہے نصیحت ہے۔
(۲۷) تو اے منکرو! مرنے کے بعد تمہارا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جس کو اللہ نے بنایا؟
(۲۸) اس آسمان کی چھت کو بہت بلند کر کے بالکل درست کر دیا۔
(۲۹) فضائے آسمان میں کچھ عرصہ سورج کے ڈوبنے سے سیاہ رات اور اس کے ظاہر ہونے سے روشن دن بنا دیا۔
(۳۰) اور زمین کو اس موجود حالت میں بچھا دیا۔
(۳۱) اور چشمے جاری کر کے اس میں سے پانی نکالا اور اس کے ذریعہ سے حیوانات کا چارا پیدا کر دیا۔
(۳۲) اور اس پر پہاڑوں کو خوب جما دیا۔
(۳۳) کہ تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے زمین اور پہاڑوں میں زندگی کا سامان مہیا کرے۔
(۳۴) پس جب دوسری دفعہ صور پھونکنے کا وہ بڑا حادثہ واقع ہوگا۔
(۳۵) جس دن انسان اپنی کوشش کے نتائج (اعمال) کو نامۂ اعمال میں دیکھ کر یاد کرے گا جنہیں وہ بھول چکا تھا۔
(۳۶) اور ہر دیکھنے والے کے لئے دوزخ سامنے لائی جائے گی۔
(۳۷) پس جس نے دنیا میں نافرمانی کی۔
(۳۸) اور آخرت سے دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا ہوگا۔
(۳۹) سو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے۔
(۴۰) اور جس نے خدا کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈر کر اپنی نفس کو دنیا میں بُری خواہش سے روکا۔

افعال: اَرٰی: (از ارایت' رویت) اس نے دکھایا (ماضی واحد غائب)۔ کَذَّبَ: (از تَکْذِیْبِ) اس نے جھٹلایا (ماضی واحد غائب)۔ عَصٰی: (عصیان) اس نے نافرمانی کی (ماضی واحد غائب)۔ اَدْبَرَ: (از اِدْبَارٌ) اس نے پیٹھ پھیری' ماضی۔ یَسْعٰی: وہ سعی کرتا ہے' (مضارع غائب)۔ حَشَرَ: (از حَشْرٌ) اس نے جمع کیا' اکٹھا کیا' (ماضی غائب)۔ نَادٰی: (از نداءٌ) اس نے آواز دی' (ماضی غائب)۔ اَخَذَ: (از اَخْذٌ) اس نے پکڑا (ماضی غائب)۔ بَنٰی: (از بناءٌ) اس نے گھر بنایا (ماضی واحد غائب)۔ رَفَعَ: (از رفع) اس نے بلند کیا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰىهَا: (از تسویۃ) اس نے درست کیا' برابر کیا (ماضی واحد غائب)۔ اَغْطَشَ: (از اغطاش' غطشًا) اس نے تاریک کیا (ماضی واحد غائب)۔ دَحٰی: (از دحی) اس نے درست کیا' پھیلا دیا (ماضی واحد غائب)۔ اَرْسٰی: اس نے استوار' قائم کیا (از اِرْسَاءٌ) لنگر باندھنے' میخ ٹھوکنے کے آتے ہیں۔ جَآءَتْ: وہ آئی' ماضی (واحد مونث غائب)۔ یَتَذَکَّرُ: (از ذکر) وہ ذکر کرتا ہے یا یاد کرتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ بُرِّزَتْ: (از بروز) اچھی طرح ظاہر کرنا' نکال کر سامنے کرنا' ماضی مجہول (واحد مونث غائب)۔ اٰثَرَ: (ایثار از اثر) اس نے پسند کیا' ترجیح دی' مقدم سمجھا (ماضی واحد غائب)۔

اسماء: اٰیَۃ: نشانی' معجزہ۔ کُبْرٰی: بزرگ' بڑی۔ اولٰی: آخرت کی صند یعنی دنیا۔ سَمْکَ: بلند' اونچا۔ ضحٰی: چاشت کا وقت۔ مَرْعٰی: چراگاہ۔ طَآمَّۃُ: آفت' ہنگامہ' قیامت۔ اَنْعَام: واحد نعم چوپائے۔ مَاْوٰی: ٹھکانا۔ اَیَّانَ: کب کلمہ استفہام۔

حروف: ثُمَّ: پھر۔ اَمْ: یا۔

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

اس کا ٹھکانا ہے | آپ سے پوچھتے ہیں | قیامت کے بارے میں | کہ کب ہوگا | اُس کا قیام

اس کا ٹھکانا ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ اس کے بیان کرنے سے

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ

کیا واسطہ | آپ کو | اس کے بیان سے؟ | آپ کے رب ہی کی طرف ہے | انتہا اس کی | بیشک آپ تو صرف

آپ کا کیا تعلق؟ اس (کے وقتِ معین) کا علم تو آپ کے ربّ کے پاس ہے۔ آپ کا کام تو محض

مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا

ڈرانے والے ہیں | اس کو جو اس سے ڈرتا ہے | گویا کہ وہ | جس دن | اس کو دیکھیں گے | (تو ایسا معلوم ہوگا) کہ وہ نہیں ٹھہرے

اس شخص کو ڈرانا ہے جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس دن اس کو دیکھ لیں گے (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا انہوں نے (دنیا میں) صرف ایک شام

اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

مگر ایک شام | یا ایک صبح

یا صبح ہی گزاری تھی۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ وَّكَذَا الخ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾

ناراض ہوا | اور منہ موڑ لیا | کہ آیا اس کے پاس | ایک اندھا | اور آپ کو کیا خبر | کہ شاید وہ | پاک ہوجائے

آپؐ (اتنی بات پر) غصہ ہوئے اور منہ موڑا۔ کہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپؐ کو کیا خبر ہے کہ شاید وہ سنور ہی جاتا

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ

یا وہ نصیحت پکڑے | تو نفع دے اس کو | نصیحت | لیکن | وہ جو | بے پرواہی کرتا ہے | تو آپؐ | اُسی کی جانب

یا نصیحت قبول کرتا تو (آپؐ کا) سمجھانا اس کے کام آتا۔ لیکن وہ شخص جو پرواہ ہی نہیں کرتا آپؐ اس کی

تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

توجہ دیتے ہیں | اور نہیں آپؐ پر (کوئی الزام) | کہ وہ پاکیزگی اختیار نہیں کرتا | لیکن وہ | جو | آیا آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا

فکر میں ہیں۔ حالانکہ اگر وہ درست نہیں ہوتا تو آپؐ پر اس کا کچھ الزام نہیں۔ اور وہ جو آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا آیا

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ

اور وہ ڈرتا ہے | تو آپ نے | اس سے | تغافل کیا | ہرگز نہیں | بیشک یہ تو | ایک نصیحت ہے | پس جو کوئی | چاہے

اور وہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے۔ تو آپؐ نے اس سے بے توجہی فرمائی۔ ہرگز نہیں! یہ (قرآن تو) ایک نصیحت ہے۔ اب جس کا جی چاہے

ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾

اس کو یاد کرلے | وہ عزت والے صحیفوں میں ہے | جو بلند مرتبہ | اور پاک ہیں | ہاتھوں میں (ان) لکھنے والوں کے

اس کو قبول کرلے۔ یہ معزز اوراق میں ہے۔ جو بہت اونچے اور پاکیزہ ہیں۔ یہ ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴۱) سو جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔
(۴۲) یہ لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟
(۴۳) آپؐ کو اس کے مقررہ وقت کے ذکر سے کیا تعلق ہے۔
(۴۴) اس کے قیام کا وقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔
(۴۵) آپؐ تو صرف اس لئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں کہ قیامت کے حالات سے ایسے لوگوں کو ڈرائیں' جو اس سے ڈر کر اپنا انجام درست کرنا چاہیں۔
(۴۶) وہ ایسا مصیبت کا دن ہوگا کہ جب کافر اس کو دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی اس کے مقابلہ میں انہیں دن کے تھوڑے سے عرصہ یعنی شام یا صبح کے برابر معلوم ہوگی۔

سورۂ عبس

عَبَسَ کے معنی ہیں ترش رو ہوا' ناخوش ہوا۔ چونکہ یہ سورت اس لفظ سے شروع ہوئی اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عتبہ بن ربیعہ اور قریش کے چند اور سردار بیٹھے تھے آپؐ انہیں اسلام کی دعوت دے رہے تھے' کہ عبداللہ بن ام مکتوم نے جو نابینا تھے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی وہ دین سکھائیں جو اللہ نے آپؐ کو سکھایا اور کئی بار یہی بات کہی' حضورؐ نے اس بات کو سرداران قریش کے ساتھ اپنی مصروفیت کے باعث ناپسند سمجھا اور اس کی طرف توجہ نہ کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپؐ نے ناراض ہو کر منہ پھیر لیا۔
(۲) اس وجہ سے کہ آپؐ کی خدمت میں ایک نابینا (عبداللہ بن ام مکتوم) حاضر ہو کر کچھ معلوم کرنے لگا۔
(۳) اور آپؐ کو کیا خبر کہ شاید وہ نابینا جہالت کے میل کچیل سے پاک ہو جائے اور ہدایت حاصل کر لے۔
(۴) یا وہ آپؐ سے کوئی نصیحت حاصل کرے' اور وہ اس کے لئے فائدہ مند ہو۔
(۵) لیکن وہ متکبر شخص جو مال کے غرور میں ایمان سے بے پرواہ ہے (عتبہ' و ابو جہل وغیرہم)
(۶) سو آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔
(۷) حالانکہ آپؐ پر اس بات کا کچھ گناہ نہیں اگر وہ مغرور اسلام لا کر پاک نہیں ہونا چاہتا۔
(۸) لیکن عبداللہ بن ام مکتوم جو آپؐ کے پاس بھلائی کی تلاش کے لئے دوڑتا ہوا آیا۔
(۹) اور اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی تھا۔
(۱۰) سو آپؐ اس کو توجہ نہیں دیتے ہیں۔
(۱۱) ایسا نہیں چاہئے بیشک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔
(۱۲) پس جو چاہے اس کو یاد کرے اس سے نصیحت حاصل کرے۔
(۱۳) یہ عظیم الشان قرآن عزت والے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے۔
(۱۴) جو بہت بڑے بلند اور پاک ہیں۔
(۱۵) ان کاتبوں (ملائکہ) کے ہاتھوں میں۔

افعال: **یَسْئَلُوْنَ**: (سؤال) وہ پوچھتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ **لَمْ یَلْبَثُوْا**: (از لبث) وہ نہیں ٹھہرے' رہے' مضارع منفی بہ لَمْ۔ **عَبَسَ**: (از عبس و عبوسٌ) معنی تیوری چڑھانا' وہ ترش رو ہوئے' چیں بجبیں ہوا (ماضی واحد)۔ **تَوَلّٰی**: (تَوَلّی اور ولی) اس نے منہ موڑ لیا (ماضی واحد غائب)۔ **جَآءَ**: وہ آیا (ماضی واحد غائب)۔ **یُدْرِیْ**: (از اِدْرَاءٌ' دَرْءٌ) وہ خبردار کرتا ہے (کیا خبر) مضارع واحد غائب۔ **یَزَّکّٰی**: (تَزَکّی از زکوٰۃ) وہ پاک ہوتا ہے (مضارع واحد غائب)۔ **یَذَّکَّرُ**: (اذکار از ذکر) وہ نصیحت قبول کرتا ہے' سمجھانا (مضارع واحد غائب)۔ **تَنْفَعُ**: (از نفع) فائدہ دینا' نفع دے گی (ماضی واحد مونث غائب)۔ **اسْتَغْنٰی**: (از غنی) وہ بے پرواہ ہوا (ماضی واحد غائب)۔ **تَصَدّٰی**: (از تَصَدِّی) صَدیٰ کے معنی کسی کام کے درپے ہونا (مضارع واحد غائب)۔ **تَلَهّٰی**: (تَلَهِّی از لَهْوٌ) تو غفلت برتتا ہے' کھیلتا ہے' بے رُخی کرتا ہے (مضارع واحد حاضر)۔

اسماء: **مُرْسٰی**: ٹھہرنا' ٹھہراؤ۔ **عَشِيَّةً**: شام۔ **اَعْمٰی**: اندھا۔ **ذِکْرٰی**: نصیحت۔ **تَذْکِرَةٌ**: نصیحت۔ **مَرْفُوْعَةٌ**: یہ مرفوع کا مونث' اونچی اٹھائی ہوئی اسم مفعول۔ **صُحُفٌ**: صحیفہ کی جمع' کتابیں۔ **سَفَرَةٍ**: (سَافِرٌ کی جمع) لکھنے والے۔

حروف: اَلَّا (ان + لا) کیوں نہیں۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾

جو بڑے محترم | (اور) نیک ہیں | مارا جائے انسان | وہ کیسا ناشکرا ہے؟ | کس چیز سے | اس نے اس کو بنایا؟

جو بڑے بزرگ (اور) نیکوکار ہیں ہلاک ہو انسان وہ کیسا ناشکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا۔

مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ

ایک نطفہ سے | اُسے پیدا کیا | پھر اندازہ ٹھہرایا اس کا | پھر | راستہ | آسان کر دیا اس کا | پھر | اس کو موت دی

ایک قطرہ آب سے' اُس نے اسے پیدا کیا پھر اس کو ایک خاص اندازہ سے بنایا۔ پھر اس کے لئے راہِ (ہدایت) آسان کر دی۔ پھر اس کو

فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾

پھر اس کو قبر میں رکھا | پھر جب | چاہے گا | اس کو دوبارہ اٹھا دے گا | ہرگز نہیں! | اس نے تعمیل نہیں کی | جو اس کو حکم دیا

موت دی' پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ البتہ اس نے (اپنے ربّ کا) حکم پورا نہیں کیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا

پس چاہئے کہ دیکھے | انسان | اپنے کھانے کی طرف | کہ ہم نے برسایا | پانی | برسا کر | پھر ہم نے پھاڑا

پس انسان کو چاہئے کہ اپنی غذا کی طرف غور کرے۔ بیشک ہم نے ہی خوب پانی برسایا۔ پھر ہم نے

الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا

زمین کو | چیر کر | پھر اُگایا ہم نے | اس میں | اناج | اور انگور | اور ترکاریاں | اور زیتون

زمین کو خوب پھاڑ دیا۔ پھر ہم نے اس میں غلہ پیدا کیا۔ اور انگور اور ترکاریاں۔ اور زیتون

وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَتَاعًا لَكُمْ

اور کھجور | اور باغات | گھنے | اور میوے | اور گھاس | زندگی کا سامان | تمہارے لئے

اور کھجور۔ اور گنجان باغ۔ اور میوے اور گھاس (کو بھی پیدا فرمایا) (جو) تمہارے اور تمہارے مویشیوں

وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾

اور تمہارے چوپایوں کیلئے | پھر جب | آئے گی | کانوں کو بہرا کرنے والی | جس دن | بھاگے گا | آدمی | اپنے بھائی سے

کے کام آتے ہیں۔ پھر جب کانوں کو بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا (یعنی قیامت آئے گی) اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

اور اپنی ماں | اور اپنے باپ سے | اور اپنی بیوی سے | اور اپنے بیٹے سے | ہر ایک آدمی کو | ان میں سے | اس دن

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے بھی (گریزاں ہوگا)۔ ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر لاحق ہوگی

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

ایک فکر ہوگی | جو اسے لاتعلق بنا دے گی | کچھ چہرے | اس دن | چمکتے ہوں گے | ہنستے ہوئے | خوش وخرم

جو اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گی۔ اس دن بہت سے چہرے (نورِ ایمان) سے روشن ہوں گے۔ ہشاش بشاش' خوش وخرم۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾

اور کچھ چہرے | اس دن | (ایسے ہوں گے) کہ ان پر | گرد پڑی ہوگی | چھائی ہوئی ہوگی ان پر | سیاہی

اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔ جن پر سیاہی چھائی ہوگی۔

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۱۶) جو اللہ کے نزدیک بڑے بزرگ اور نیکوکار ہیں۔
(۱۷) کافر کو خدا کی لعنت' وہ بڑا ناشکرا ہے۔
(۱۸) اللہ نے اس کو کیسی معمولی چیز سے پیدا کیا۔
(۱۹) ایک بوند سے اسے پیدا کر کے اس کے اعضا اور قوتوں کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔
(۲۰) پھر اسے عقل اور سمجھ عطا کر کے اس پر نیکی اور بدی کا راستہ آسان کر دیا یا ماں کے پیٹ سے دنیا میں آنے کا راستہ آسان کر دیا۔
(۲۱) پھر مقررہ وقت پر اس کو موت دے کر زمین میں دفن کر دیا۔
(۲۲) پھر جب (قیامت کے دن) چاہے گا دوبارہ زندہ کر دے گا۔
(۲۳) اس کو کفر و انکار پر ہرگز ضد نہ کرنا چاہئے اللہ نے جو اسے اپنی توحید اور نیک عمل کا حکم دیا تھا وہ اس نے پورا ادا نہیں کیا' بلکہ کفر و سرکشی پر ڈٹا رہا۔
(۲۴) پس انسان کو اپنے کھانے کی چیزوں میں غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنی قدرت سے ان کا کیسا انتظام کیا۔
(۲۵) کہ پہلے تو بادلوں سے بارش کے ذریعہ سے ہم نے پانی برسایا۔
(۲۶) پھر زمین کو پھاڑ کر اس سے نباتات نکالے۔
(۲۷) پھر اس میں سے غلے اُگائے۔
(۲۸) اور انگور اور ترکاریاں۔
(۲۹) اور زیتون اور کھجوریں۔
(۳۰) اور گھنے باغات۔
(۳۱) اور میوے اور گھاس۔
(۳۲) تاکہ خود تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے زندگی کا سامان ہو۔
(۳۳) پس جب کانوں کو بہرا کرنے والا (شورِ قیامت) برپا ہوگا تو بڑی آفت کا سامنا ہوگا۔
(۳۴) جس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور کچھ ہمدردی نہ کرے گا۔
(۳۵) اور اپنے ماں باپ سے۔
(۳۶) اور اپنے بیوی بچوں سے بھی بھاگ جائے گا۔
(۳۷) کیونکہ اس دن ہر ایک کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑ رہی ہوگی جس سے وہ کسی اور کی طرف توجہ نہ کر سکے گا۔
(۳۸) کچھ چہرے (مومنین کے) اس دن روشن ہوں گے۔
(۳۹) خوشی میں ہنس رہے ہوں گے۔
(۴۰) اور منکرین کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔
(۴۱) ان پر گناہوں کی سیاہی چھا رہی ہوگی۔

افعال: قُتِلَ: وہ مارا گیا ماضی مجہول۔ قَدَّرَهُ: (تقدیر از قدر) اس نے مقرر کیا' مقسوم کیا' اندازہ مقرر کیا۔ يَسَّرَهُ: (از يَسْرٌ) اس نے آسان کیا' (ماضی واحد غائب)۔ أَنْشَرَهُ: از نَشْرٌ' اِنْشَارٌ سے ماضی کا صیغہ ہے' اس نے زندہ کیا' اٹھایا' پھیلایا۔ يَقْضِ: قضاد مصدر (از تقدیر' قدر) اس نے مقرر کیا' پورا کیا' وہ کام تمام کر دے گا' مضارع۔ صَبَبْنَا: (از صَبٌّ) ہم نے ڈالا (ماضی جمع حاضر)۔ أَنْبَتْنَا: (از انبات) ہم نے اگایا (ماضی جمع متکلم)۔ يَفِرُّ: (از فرار) وہ بھاگے گا' (مضارع واحد غائب)۔ تَرْهَقُ: (از رَهْقٌ) وہ چھا جاتی ہے (مضارع مونث غائب)۔

اسماء: بَرَرَةٌ: بَارٌّ کی جمع نیک لوگ اسم فاعل۔ صَبًّا: ڈالنا' گرانا مصدر (صَبَبْتُ يصب)۔ حَبًّا: جمع حُبُوبٌ انا' دانہ۔ حَدَآئِقَ: (واحد حديقه) گھرے ہوئے باغ۔ غُلْبًا: (جمع غلبا) گھنا درخت۔ فَاكِهَةً: میوہ' پھل۔ أَبًّا: گھاس' چارا۔ صَآخَّةُ: سخت آواز جو کان کو بہرا کر دیتی ہے یعنی صورِ قیامت کی مہیب آواز۔ صَاحِبَةِ: بیوی۔ شَأْنٌ: فکر' بڑا کام۔ مُسْفِرَةٌ: (از اسفار) روشن' چمک سم فاعل۔ قَتَرَةٌ: گرد' سیاہی۔

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَفَرَةُ ٱلْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

یہی لوگ ہیں | کافر | نافرمان

یہی وہ لوگ ہیں جو کافر اور بدکار تھے۔

سُورَةُ ٱلتَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ | تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا ٱلْجِبَالُ

جب | سورج | لپیٹ دیا جائے | اور جب | ستارے | ماند پڑ جائیں | اور جب | پہاڑ

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب پہاڑ

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا ٱلْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا ٱلْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾

چلا دیئے جائیں | اور جب | دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں | کھلی چھوڑ دی جائیں | اور جب جنگلی جانور | اکٹھے کر دیئے جائیں

چلا دیئے جائیں گے۔ اور جب دس مہینہ کی حاملہ اونٹنیاں کھلی پھریں گی اور جب وحشی جانور جمع کر دیئے جائیں گے۔

وَإِذَا ٱلْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا ٱلْمَوْءُۥدَةُ

اور جب سمندر | بھڑکا دیئے جائیں | اور جب روحیں | (جسموں سے) ملائی جائیں | اور جب زندہ گاڑھی ہوئی (لڑکی سے)

اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ اور جب تمام لوگ جمع کئے جائیں گے۔ اور جب زندہ درگور کی ہوئی

سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا ٱلصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا ٱلسَّمَآءُ

پوچھا جائے گا | کہ وہ کس جرم میں | قتل کی گئی تھی | اور جب | اعمال نامے | کھولے جائیں گے | اور جب | آسمان

لڑکی سے سوال ہوگا۔ کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی۔ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان

كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا ٱلْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا ٱلْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ

کی کھال اُتار لی جائے | اور جب | دوزخ | بھڑکا دی جائے | اور جب جنّت | قریب لائی جائے | تو جان لے گا

کی کھال اتار لی جائے گی۔ اور جب دوزخ دہکائی جائے گی۔ اور جب جنّت قریب لائی جائے گی۔ تو (اس دن) ہر شخص

نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِٱلْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ ٱلْجَوَارِ

ہر شخص | جو کچھ | وہ لے کر آیا ہے | پس میں قسم کھاتا ہوں | پیچھے ہٹ جانے والے (سیاروں کی) | جو چلتے چلتے

جان لے گا جو کچھ وہ لے کر آیا ہے۔ پھر میں قسم کھاتا ہوں چلتے چلتے (پیچھے) پلٹ جانے والے تاروں کی جو چلتے چلتے

ٱلْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَٱلصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُۥ

غائب ہو جاتے ہیں | اور رات کی قسم | جب | وہ پھیل جائے | اور صبح کی قسم | جب نمودار ہوتی ہے | بیشک یہ

غائب ہو جاتے ہیں اور (قسم ہے) رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے۔ اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے۔ بیشک یہ (قرآن)

لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ

کلام ہے | عزت والے فرشتے کا | جو قوت والا ہے | عرش والے کے نزدیک | بڑا رتبہ والا ہے | سب کا مانا ہوا

باعزت فرشتہ کی زبان سے (بھیجا گیا پیغام) ہے۔ جو بڑی قوت والا اور عرش کے (مالک اللہ) کے ہاں بڑے مرتبہ والا ہے۔ وہاں اس کا

(۴۲) یہی لوگ کافر نافرمان ہیں۔

سورۃ التکویر

تکویر کے معنے ہیں لپیٹنا۔ چونکہ اس سورت کے شروع میں قیامت کے روز سورج کا لپیٹ کر رکھنے کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب پہلی بار صور پھونکنے سے پہلے سورج کو لپیٹ کر بے نور کر دیا جائے گا۔
(۲) اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔
(۳) اور جب پہاڑ زمین سے اکھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے مٹی کے ذرات کی طرح فضا میں چلائے جائیں گے۔
(۴) اور جب لوگ قیامت کے خوف سے انتہائی قیمتی حاملہ اونٹنیوں کی بھی پرواہ نہ کریں گے اور وہ یونہی کھلی پھریں گی۔
(۵) اور جب جنگلی جانور خوف کے مارے جمع ہو جائیں گے۔
(۶) اور جب سمندر ابلنے لگیں گے اور اس کے بعد پہلی دفعہ پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔
(۷) اور جب دوسری دفعہ پھونکنے سے تمام ارواح ان کے جسموں کے ساتھ ملا دی جائیں گی اور لوگ دوبارہ زندہ ہو کر قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔
(۸) اور میدان حشر میں زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
(۹) کہ وہ کس جرم میں زندہ درگور کر دی گئی تھی۔
(۱۰) اور سب کے اعمال نامے ان کے سامنے کھول کر رکھ دیے جائیں گے۔
(۱۱) اور جب آسمان اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا جیسے جانور کے جسم سے کھال اتار لی جاتی ہے۔
(۱۲) اور جب دوزخ بھڑکائی جائے گی۔
(۱۳) اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی۔
(۱۴) تو ہر شخص جو جو عمل اس نے کئے تھے اپنے اعمال نامہ میں دیکھ کر معلوم کر لے گا۔
(۱۵) پس سورج کے ساتھ چلتے چلتے پیچھے ہٹ جانے والے سیاروں (خمسہ متحیرہ بہرام وعطارد وزحل ومشتری وزہرہ) میں گواہی ہے۔
(۱۶) جو چلتے چلتے غائب ہو جاتے ہیں۔
(۱۷) اور رات میں جبکہ اس کی تاریکی دنیا پر پھیل جاتی ہے۔
(۱۸) اور صبح میں جبکہ اس سے ساری دنیا روشن ہو جاتی ہے اس بات کی واضح شہادت موجود ہے۔
(۱۹) کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے جو حضورؐ کے دل میں اس عزت والے فرشتے (جبرئیل) کے ذریعے سے القا کیا گیا ہے۔
(۲۰) جو بڑا طاقتور اور مالک عرش کے نزدیک بڑا مرتبے والا ہے۔

افعال: کُوِّرَتْ: (تکویر از کور) وہ لپیٹی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ اِنْکَدَرَتْ: (از اِنکدار) تاریک ہوئی، میلی ہوئی، بے نور ہوئی (ماضی مونث غائب)۔ سُیِّرَتْ: (تسیر از سیر) وہ چلائی گئی (ماضی مجہول واحد مونث)۔ عُطِّلَتْ: (از عطل) وہ بے کار چھوڑ دی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ حُشِرَتْ: (از حَشْرٌ) جمع کرنا، وہ جمع کی گئی، (ماضی مجہول مونث)۔ سُجِّرَتْ: (تَسْجِیْرٌ از سجر) وہ تنور میں ڈالی گئی، آگ میں جھونکی گئی، (ماضی مجہول مونث)۔ زُوِّجَتْ: (از تزویج) اس کی شادی کی گئی۔ کُشِطَتْ: (از کشط) کھال اتارنا، کھال اتار لی جائے گی، ماضی مجہول۔ سُعِّرَتْ: (تسعیر از سعر) آگ دہکانا، وہ بھڑکائی گئی (ماضی مجہول مونث)۔ اُزْلِفَتْ: (ازلاف از زلف) وہ قریب لائی گئی ماضی مجہول۔ اَحْضَرَتْ: (اَحضار از حضور) اس نے حاضر کیا، لے کر آیا (ماضی واحد مونث)۔ عَسْعَسَ: (از تعسعسٌ) یہ عَسْعَسَۃٌ سے ماضی کا صیغہ ہے، رات کا اندھیرا چھا گیا۔

اسماء: اَلْفَجَرَۃُ: فاجر کی جمع ہے گناہوں میں پھنسا رہنے والا۔ عِشَارُ: دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں۔ مَوْءُ دَۃُ: زندہ درگور لڑکی، دفنا دی گئی۔ اَیِّ: کس لئے، کون، کس جگہ کلمہ استفہام۔ ذَنْبٌ: گناہ (جمع ذُنُوْبٌ)۔ خُنَّسِ: ستارے۔ جَوَارُ: جَارِیَۃٌ کی جمع ہے، چلنے والی لونڈیاں، کشتیاں، جہاز۔ کُنَّسِ: چھپ جانے والے سیارے یعنی چاند سورج وغیرہ۔

ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

وہاں کا | امانت دار ہے | اور نہیں ہے تمہارا ساتھی | کوئی دیوانہ | اور اس نے اسکو دیکھا ہے | کھلے افق پر

حکم مانا جاتا ہے اور وہ امانت دار ہے۔ اور تمہارا ساتھی (محمدؐ) کوئی مجنون نہیں۔ اور اس نے اس (جبرئیلؑ) کو آسمان کے روشن کنارے پر

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اور نہیں وہ | غیب (کے معاملے) میں | بخل کرنے والا | اور نہیں ہے یہ | قول | کسی شیطان | مردود کا

دیکھا ہے۔ اور وہ غیب کی بات بتانے میں ذرا بخل نہیں کرتا۔ اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا کلام نہیں۔

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ

پھر کہاں | تم چلے جارہے ہو؟ | نہیں وہ (کچھ اور) مگر | نصیحت | تمام جہانوں کے لئے | اس کے لئے | جو چاہے | تم میں سے

پھر تم کدھر بہکے پھرتے ہو؟ یہ تو تمام جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس کے لئے جو کوئی تم میں سے

اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

سیدھا چلنا | اور تم نہ چاہو گے | مگر | یہ کہ چاہے | اللہ | جو رب ہے | تمام جہانوں کا

سیدھی راہ چلنا چاہے اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان | پھٹ جائے | اور جب ستارے | جھڑ جائیں | اور جب | سمندر

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

اُبل پڑیں | اور جب قبریں | اکھاڑ دی جائیں | تو جان لے گا | ہر شخص جو | اس نے آگے بھیجا | اور

بہہ (کر مل) جائیں گے۔ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (اس دن) ہر شخص جان لے گا جو (اعمال) اس نے آگے بھیجے تھے اور

اَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ

جو پیچھے چھوڑا | اے انسان! | کس چیز نے تجھے دھوکہ دیا | اپنے رب کریم کے بارے میں | وہ جس نے | تجھے پیدا کیا

جو کچھ پیچھے چھوڑے تھے۔ اے انسان! تجھ کو کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکا دیا۔ جس نے تجھ کو پیدا کیا

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

پھر تجھے درست بنایا | پھر تجھے اعتدال پر بنایا | جس صورت میں بھی | اس نے چاہا | تجھے جوڑ دیا | ہرگز نہیں | بلکہ

پھر درست کیا' پھر تجھے اعتدال پر بنایا۔ جس صورت میں چاہا' تجھے ترکیب دے دیا۔ ہرگز نہیں! بلکہ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾

تم جھٹلاتے ہو | جزا و سزا کو | اور بیشک تمہارے اوپر | محافظ ہیں | عزت والے | (اعمال) لکھنے والے

تم روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ اور تم پر (اللہ کے) نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں۔ (یعنی) معزز لکھنے والے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) وہاں آسمانوں میں سب فرشتے اس کا حکم مانتے ہیں وہ وحی کے لانے میں بڑا امانتدار ہے ایک لفظ کی کمی بیشی نہیں کرتا۔
(۲۲) اور یہ کہ تم مکہ والوں کا ساتھی (محمد رسول اللہؐ) کوئی دیوانہ نہیں جیسا کہ تم سمجھتے ہو۔
(۲۳) اور یہ کہ آپؐ نے اس فرشتہ جبرئیل کو آسمان کے کھلے کنارے (سورج طلوع ہونے کے مقام) پر اپنی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔
(۲۴) اور یہ کہ آپؐ غیب کی باتوں (وحی کے راز) پر بخیل بھی نہیں بلکہ جس وقت وحی آتی ہے جوں کی توں سب کو سنا دیتے ہیں۔
(۲۵) اور وہ ایسا کلام بھی نہیں ہے کہ جیسا چھپ کر سننے والے شیاطین کاہنوں کے پاس لاتے ہیں۔
(۲۶) پس اے اہل مکہ! تم حق کو چھوڑ کر کہاں غلط راستہ پر چل رہے ہو۔
(۲۷) یہ قرآن تو دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔
(۲۸) خاص طور پر اس کے لئے جو تم میں سے سیدھے راستے پر چلنے کی خواہش رکھتا ہو۔
(۲۹) اور تم بھی کوئی بات چاہ سکتے ہو کہ جب اللہ کو منظور ہو جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

سورۂ انفطار

انفطار بمعنے پھٹ جانا۔ چونکہ یہ سورت آسمان کے پھٹ جانے کے بیان سے شروع ہوتی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب پہلی دفعہ صور پھونکنے کے وقت آسمان پھٹ جائے گا۔
(۲) اور جب ستارے گر جائیں گے۔
(۳) اور جب سمندر ابل کر مل جائیں گے۔
(۴) اور جب دوسری دفعہ صور پھونکنے سے قبریں پھٹ جائیں گی اور مردے زندہ ہو کر باہر نکل پڑیں۔
(۵) تو ہر ایک شخص جو جو نیک عمل اس نے دنیا میں کئے تھے اور جو کچھ پیچھے چھوڑے تھے سب اعمال نامہ سے معلوم کر لے گا۔
(۶) اے بعث بعد الموت کے منکر انسان! تجھے اپنے مولائے کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈالے رکھا کہ تو نے اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں سمجھا۔
(۷) حالانکہ اس نے تجھے پیدا کر کے صحیح الاعضا والقویٰ و متناسب الاجزا بنایا۔
(۸) پس جس صورت میں اس نے چاہا۔ تجھے ترکیب دے دی۔ بھلا وہ قادر مطلق تمہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا؟
(۹) اس کے متعلق ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہئے۔ یہی نہیں بلکہ تم تو سرے سے اعمال کے جزا ہی کو نہیں مانتے۔
(۱۰) اور کچھ شک نہیں کہ تم پر تمہارے گفتار و کردار کے محافظ فرشتے مقرر ہیں۔
(۱۱) جو بڑی عزت والے اعمال کو لکھنے والے ہیں۔

افعال: رای: اس نے دیکھا' ماضی۔ تَذْهَبُوْنَ: (ذھاب) تم جاتے ہو' مضارع۔ تَشَآءُوْنَ: (مَشِیْئَتْ) تم چاہتے ہو' چاہو گے۔ مضارع کا صیغہ۔ اِنْفَطَرَتْ: (انفطار از فطر) پھاڑ دینا' وہ چرخ' پھٹ گئی' ماضی واحد مونث۔ اِنْتَثَرَتْ: (انتشار از نثر) پھیلانا' وہ گر پڑی' جھڑ گئی' بکھر گئی' پراگندہ ہونے کے بھی ہیں۔ فُجِّرَتْ: (تفعیل از تفجیر) وہ بہائی گئی' پھاڑی گئی ماضی مجہول۔ بُعْثِرَتْ: (از بَعْثَرَۃٌ) الٹ پلٹ گئی' وہ اٹھائی گئی' (ماضی مجہول)۔ غَرَّ: (یاغرُّ) اس نے فریب دیا' اَلْمغرور فریب دیتا (ماضی واحد غائب)۔ سَوّٰی: (تفصیل تَسْوِیَه) اس نے درست کیا' ہموار کیا' مساوی کیا' ماضی۔ عَدَلَ (از عَدْلٌ) اس نے اندازے کے ساتھ بتایا' ماضی (برابر کیا)۔

اسماء: ضَنِیْن: بخیل' کنجوس۔ مَکِیْن: مرتبہ چاہنے والا' درجے والا۔ مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا' اسم مفعول۔ اَیْنَ: کہاں کلمہ استفہام۔ کَوَاکِبُ: واحد کوکب ستارے۔ دِین: مصدر معاملہ کرنا' انصاف مراد قیامت جزا۔

حروف: بل: بلکہ۔

يَعۡلَمُونَ مَا تَفۡعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الۡأَبۡرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الۡفُجَّارَ

وہ جانتے ہیں | جو تم کرتے ہو | بیشک نیک لوگ | نعمت میں ہوں گے | اور | بیشک | نافرمان

وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے رہتے ہو۔ بیشک نیک لوگ نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔ اور بیشک بدکار دوزخ

لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِينَ ﴿١٦﴾

دوزخ میں ہوں گے | وہ اس میں داخل ہوں گے | جزا کے دن | اور نہیں وہ لوگ | اس سے | غائب ہونے والے

میں ہوں گے۔ جس میں وہ جزا کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس (جہنم) سے غائب نہ ہو سکیں گے۔

وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ أَدۡرَىٰكَ مَا يَوۡمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوۡمَ

اور تمہیں کیا خبر | کہ کیا ہے روزِ جزا؟ | پھر تمہیں کیا خبر | کہ کیا ہے روزِ جزا؟ | جس دن

اور تمہیں کیا معلوم وہ بدلے کا دن کیسا ہوگا؟ پھر (کہا جاتا ہے) کہ تمہیں کیا معلوم وہ بدلے کا دن کیسا ہے؟ (یہ وہ دن ہوگا)

لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ۖ وَالۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

نہ کر سکے گا | کوئی کسی کے لئے | کچھ بھی | اور حکم | اس دن | اللہ (ہی) کا ہوگا

جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آسکے گا اور تمام حکم اس دن اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا۔

سُورَةُ الۡمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ | بِسۡمِ اللَّهِ الرَّحۡمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ مطففین مکہ میں نازل ہوئی اور | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكۡتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُونَ ﴿٢﴾

تباہی ہے | کمی کرنے والوں کے لئے | وہ لوگ کہ | جب | ناپ کرلیں | لوگوں سے | تو پورا لیتے ہیں

خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے۔ جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں (ذرا کمی نہیں آنے دیتے)

وَإِذَا كَالُوهُمۡ أَوۡ وَّزَنُوهُمۡ يُخۡسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُمۡ

اور جب ناپ کردیں ان کو | یا تول کردیں ان کو | تو کم کردیتے ہیں | کیا یقین نہیں رکھتے | یہ لوگ | کہ وہ

اور جب یہ لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں' تو کم دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ ان کو مرنے کے بعد

مَّبۡعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوۡمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوۡمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعَٰلَمِينَ ﴿٦﴾

اٹھائے جائیں گے | اس بڑے دن کے لئے؟ | جس دن | کھڑے ہوں گے | لوگ | تمام جہانوں کے رب کے سامنے

زندہ کیا جائے گا ایک بڑے (سخت) دن میں۔ جس دن لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جواب دہی کے لئے) کھڑے ہوں گے۔

كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾

ہرگز نہیں | بیشک اعمال نامے | نافرمانوں کے | سجین میں ہیں | اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے سجین؟

ہرگز نہیں' بیشک بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہوگا۔ اور آپ کیا جانیں کہ سجین کیا ہے؟

كِتَٰبٌ مَّرۡقُومٌ ﴿٩﴾ وَيۡلٌ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ

ایک کتاب ہے | لکھی ہوئی | تباہی ہے | اس دن | جھٹلانے والوں کے لئے | جو | جھٹلاتے ہیں

(یہ) ایک تحریر شدہ کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی تباہی ہوگی۔ جو انصاف کے

آیت نمبر　　　آسان تفسیر

(۱۲) جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔
(۱۳) بلاشبہ نیک لوگ آخرت میں نعمت کے اندر ہوں گے۔
(۱۴) اور نافرمان لوگ دوزخ میں ہوں گے۔
(۱۵) جس میں وہ قیامت کے روز داخل ہوں گے۔
(۱۶) اور وہ کبھی اس دوزخ سے نہ نکالے جائیں گے۔
(۱۷) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟
(۱۸) پھر آپ کو کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟
(۱۹) اس دن کوئی انسان کسی دوسرے کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اور اس دن سب حکم اللہ ہی کرے گا۔

سورۃ المطففین

تطفیف کے معنے ہیں کم تولنا اور کم ناپنا۔ چونکہ اس سورت میں کم تولنے اور ماپنے کی برائی بیان کی گئی ہے اس لئے یہ سورت اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ناپ اور تول کم کرنے والوں کے لئے آخرت میں سخت تباہی ہے۔
(۲) جو لوگوں سے ناپ کر خریدتے ہیں تو پورا خریدتے ہیں۔
(۳) اور جب ان کو ناپ تول کر بیچتے ہیں تو کم کر کے بیچتے ہیں۔
(۴) کیا انہیں اس بات کا خیال نہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔
(۵) اس بڑے قیامت کے دن۔
(۶) جس دن میں سب لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اعمال کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوں گے۔
(۷) ہرگز نہیں۔ بیشک نافرمانوں کے اعمالنامے سجین میں ہیں۔
(۸) اور آپ کو کیا خبر کہ سجین کیا چیز ہے؟
(۹) وہ ایک بڑا دفتر ہے جس میں شیاطین اور کفار کے اعمالنامے درج ہوتے ہیں۔
(۱۰) اس دن تباہی ہے ان جھٹلانے والوں کے لئے بڑی۔

افعال: یَصْلَوْنَ: (از صَلٰی مصدر) آگ میں داخل ہوتے ہیں، مضارع۔ تَمْلِكُ: (از مَلِكَ) تو مالک ہوگا، وہ مالک تھی (مضارع واحد مذکر حاضر)۔ اَتَمْلِكُ: بادشاہ، مالک ہونا۔ اکتَالُوْا: (اکْتِیَالٌ از کَیْلٌ) انہوں نے ناپ کر، تول کر لیا (ماضی جمع غائب)۔ یَسْتَوْفُوْنَ: (استیفاء از وَفاء) پورا پورا لینا، پورا کرنا، (مضارع جمع غائب)۔ یُخْسِرُوْنَ: (اخسار از خسر) وہ کم کر دیتے ہیں۔

اسماء: وَیْلٌ: افسوس، خرابی کلمہ بددعا۔ مُطَفِّفِیْنَ: کم تولنے والے۔ مَبْعُوْثُوْنَ: اٹھائے ہوئے، مَبْعُوْث کی جمع۔ سِجِّیْنٌ: قید خانہ (دفتر، محفوظ) وہ جگہ جہاں چیزیں بڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہیں۔ مَرْقُوْمٌ: لکھی ہوئی، نشان لگا ہوا۔

حروف: کَلَّا: ہرگز نہیں۔

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

روزِ | جزا کو | اور نہیں جھٹلاتا | اس کو | مگر | ہر حد سے بڑھنے والا | گنہگار | کہ جب | پڑھی جاتی ہیں

دن کو جھٹلا رہے ہیں۔ اور اس (قیامت) کو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے۔ جب ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ

اس پر | ہماری آیتیں | تو وہ کہتا ہے | کہ کہانیاں ہیں | پہلے لوگوں کی | ہرگز نہیں | بلکہ | زنگ لگ گیا ہے

اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

ان کے دلوں پر | ان اعمال کا جو وہ کرتے تھے | ہرگز نہیں | بلاشبہ وہ | اپنے رب سے | اس دن

ان کے دلوں پر ان کے اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں! وہ اپنے ربّ (کے دیدار) سے اس دن

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

روک دیے جائیں گے | پھر بیشک وہ | داخل ہونے والے ہیں | دوزخ میں | پھر | کہا جائے گا | کہ یہی ہے وہ

روک دیے جائیں گے۔ پھر یقیناً وہ دوزخ میں جائیں گے۔ پھر (ان سے) کہا جائے گا یہ وہی (دوزخ) ہے

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

تم جس کو جھٹلاتے تھے | ہرگز نہیں | بیشک | اعمال نامے | نیک لوگوں کے | علیین میں ہیں

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں! بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہوگا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے علیین؟ | (یہ) ایک کتاب ہے | لکھی ہوئی | دیکھتے ہیں اسے | مقرب فرشتے

اور آپ کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ (علیین) ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ مقرب فرشتے اس کو دیکھتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

بیشک | نیک لوگ | نعمت میں ہوں گے | تختوں پر | دیکھ رہے ہوں گے | تو پائے گا | ان کے چہروں میں

بیشک نیک لوگ نعمت (کے باغوں) میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔ (اے مخاطب) تُو ان کے چہروں پر

نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

تازگی | نعمت کی | انہیں پلائی جائے گی | خالص شراب | مہر لگی ہوئی | اس کی مہر ہوگی | مشک کی

خوشحالی کی تروتازگی دیکھے گا۔ اُن کو سر بہ مہر خالص (پاکیزہ) شراب پلائی جائے گی۔ اس پر مشک کی مہر ہوگی

وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

اور اس میں | رغبت کرنی چاہیے | رغبت کرنے والوں کو | اور اس میں آمیزش ہوگی | تسنیم کی

آگے بڑھنے کے خواہش مندوں کو چاہیے کہ اس میں آگے بڑھیں۔ اور اس (شراب) میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

وہ ایک چشمہ ہے | پئیں گے | اس سے | مقرب لوگ | بیشک | جنہوں نے | جرم کیے تھے | وہ ان لوگوں پر

(تسنیم) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔ بیشک وہ لوگ جو گنہگار ہیں ان لوگوں پر ہنسا کرتے تھے

(۱۱) جو جزا کے دن (قیامت) کو جھوٹ کہتے ہیں۔
(۱۲) اور اس دن کو وہی جھوٹ کہتا ہے جو کفر میں حد سے بڑھا ہوا مجرم ہے۔
(۱۳) کہ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پرانے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔
(۱۴) ہرگز ایسا نہیں بلکہ برے اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر ایک طرح کا زنگ لگ گیا ہے۔
(۱۵) ہرگز ایسا نہیں یقیناً ایسے ظالموں کو اس دن خدا کے دیدار سے روک دیا جائے گا۔
(۱۶) پھر وہ دوزخ میں گرائے جائیں گے۔
(۱۷) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی خدا کا وعدہ دوزخ ہے جس کو تم دنیا میں جھوٹ کہتے تھے۔
(۱۸) ہرگز نافرمانی نہیں کرنا چاہئے البتہ نیک لوگوں کے اعمالنامے علّیین میں ہیں۔
(۱۹) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ علّیین کیا چیز ہے؟
(۲۰) وہ ایک بڑا دفتر ہے جس میں نیک لوگوں کے اعمالنامے درج کئے جاتے ہیں۔
(۲۱) جس کے پاس مقرب فرشتے ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔
(۲۲) بے شک نیک لوگ نعمت میں ہوں گے۔
(۲۳) تختوں پر بیٹھے خدا کی نعمتوں کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(۲۴) جب آپ ان کو دیکھیں گے تو ان کے چہروں پر خدا کی نعمت' خوشی اور تروتازگی صاف معلوم ہو جائے گی۔
(۲۵) اور ان کو وہاں پاکیزہ اور خالص شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مہر لگی ہوگی کہ پرہیزگار لوگوں کے سوا کوئی ان کو نہ کھول سکے۔
(۲۶) اور اس کی مہر مشک کی ہوگی اور خواہش کرنے والوں کو اسی کی خواہش بھی کرنی چاہئے یعنی نیک اعمال کر کے اسے حاصل کرنا
چاہئے۔
(۲۷) اور اس پاکیزہ شراب میں تسنیم ملی ہوگی۔
(۲۸) وہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب لوگ پئیں گے۔

افعال: يَشْهَدُ: (از شهود) وہ حاضر ہوتا ہے' گواہی دیتا ہے' مضارع۔ تَعْرِفُ: (از مَعْرِفَة) تو پہچانتا ہے (مضارع واحد حاضر)۔ يُسْقَوْنَ: (از سقىٌ) وہ پلائے جاتے ہیں (مضارع مجہول)۔ يَتَنَافَسُ: (از تنافسٌ) وہ خواہش کرتا ہے' رشک کرتا ہے' مضارع لِيَتَنَافَسُ چاہئے کہ وہ رغبت کرے' (امر غائب)۔ يَشْرَبُ: (از شرب) وہ پیتا ہے (امر غائب)۔

اسماء: مُعْتَدٍ: شرعی حدود سے نکل جانے والا۔ اَثِيْمٍ: گناہ گار۔ اَسَاطِيْرُ: قصے۔ اَوَّلِيْنَ: اگلے لوگ۔ رَانَ: زنگ آلود ہو کر جم گیا۔ مَحْجُوْبُوْنَ: (مَحجوب کی جمع) روکے ہوئے' اوٹ میں۔ صَالُوْا: آگ میں داخل ہونے والے۔ عِلِّيِّيْنَ: پاک ارواح کے رہنے کی جگہ۔ نَعِيْمٍ: (از نِعْمَة) نعمتیں۔ اَرَآئِكِ: تخت (اَرِيكَة واحد)۔ نَضْرَتَ: تازگی۔ رَحِيْقٌ: خالص شراب۔ مَخْتُوْمٌ: مہر لگی ہوئی۔ مِسْكٌ: مشک۔

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا

جو ایمان لائے | ہنستے تھے | اور جب | وہ گزرتے | ان کے پاس سے | تو آنکھیں مارتے تھے | اور جب

جو ایمان لائے ہیں۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھ مارتے۔ اور جب

انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا

لوٹ کر جاتے | اپنے گھروالوں کے پاس | تو لوٹتے | ہنستے (باتیں بناتے) ہوئے | اور جب | انہیں دیکھتے | تو کہا کرتے

اپنے گھروں کو لوٹتے تو وہاں بھی مذاق اڑاتے۔ اور جب یہ (مغرور) لوگ ان (مسلمانوں) کو

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ

کہ بیشک | یہی ہیں | گمراہ | اور وہ نہیں بھیجے گئے تھے | ان پر | نگہبان بناکر | پس آج

دیکھتے تو کہتے کہ بلاشبہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ حالانکہ یہ (کفار) ان پر نگران بنا کے نہیں بھیجے گئے۔ پس آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

وہ لوگ | جو ایمان لائے | کافروں پر | ہنس رہے ہوں گے | تختوں پر (بیٹھے) | دیکھ رہے ہوں گے

(یعنی قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے۔ (اور) تختوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

ضرور | بدلہ دیا جائے گا | کافروں کو | جو کچھ | وہ کیا کرتے تھے

(اور دیکھ لیں گے کہ) واقعی کافروں کو ان کے اعمال کا خوب بدلہ ملا۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان | پھٹ جائے گا | اور مان لے گا حکم اپنے رب کا | اور یہی اس پر لازم ہے | اور جب | زمین

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اپنے رب کا حکم بجا لائے گا اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین (کھینچ کر)

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا

ہموار کردی جائے گی | اور ڈال دے گی | جو کچھ | اس میں ہے | اور خالی ہو جائے گی | اور حکم مان لے گی | اپنے رب کا

پھیلا دی جائے گی۔ اور وہ اپنے اندر کے خزانے نکال کر باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کے حکم کو بجا لائے گی

وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا

اور یہی اس پر لازم ہے | اے انسان! | بیشک تو بڑی کوشش کرتا ہے | اپنے رب سے ملنے تک | عمل میں

اور وہ اسی لائق ہے اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی موت تک) خوب محنت کرتا ہے پھر تجھے (اپنے عمل کی جزا سے)

فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ

پس تو اس کو ملے گا | پس | جس کو | دیا جائے گا | اس کا اعمالنامہ | اسکے دائیں ہاتھ میں | پس عنقریب | اس سے حساب کیا جائے گا

ملنا ہے۔ تو جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس سے حساب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۹) بیشک جو کافر ہیں وہ دنیا میں اہل اسلام سے مذاق کیا کرتے تھے۔
(۳۰) اور جب اہل ایمان ان کے پاس سے گزرتے تو وہ کافر آنکھ سے اشارے کیا کرتے تھے۔
(۳۱) اور وہ مشرکین جب اپنے گھروں کو واپس جاتے تو اہل ایمان کی بڑے مزے سے تمسخر کرتے تھے۔
(۳۲) اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے کہ یہی لوگ گمراہ ہیں۔
(۳۳) حالانکہ وہ مشرکین اہل ایمان پر کوئی ذمہ دار مقرر کر کے نہیں بھیجے گئے تھے کہ ان کے اعمال کی نگرانی کریں۔
(۳۴) پس آج قیامت کے روز اہل ایمان کفار پر ہنس رہے ہوں گے۔
(۳۵) تختوں پر عزت سے بیٹھے ان کفار کی ذلت اور رسوائی کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(۳۶) کفار کو ان کے مذاق اور حق کو جھٹلانے کا ضرور بدلہ دیا جائے گا۔

سورۂ انشقاق

انشقاق کے معنے ہیں پھٹ جانا چونکہ اس سورت میں قرب قیامت میں آسمان کا پھٹ جانا مذکور ہوا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) پہلی بار صور پھونکنے سے جب آسمان پھٹ جائے گا۔
(۲) اور وہ اپنے پھٹ جانے کے متعلق خدا کے حکم کو مان لے گا اور یہی اس کا حق ہے۔
(۳) اور جب زمین توڑ پھوڑ کر ہموار کر دی جائے گی اور اس میں کوئی اونچ نیچ نہ رہے گی۔
(۴) اور جو کچھ اس کے اندر خزانے اور مردے وغیرہ ہیں ان کو باہر نکال کر بالکل خالی ہو جائے گی۔
(۵) اور اللہ کا یہ حکم مان لے گی اور یہی اس کا حق بھی ہے تو انسان کو اپنی کوشش کا نتیجہ اور اپنے اعمال کی جزا ضرور ملے گی۔
(۶) اے انسان! تو تو اپنے رب سے ملنے کی بڑی کوشش کر رہا ہے سو تو مرنے کے بعد اعمال کا جواب دینے کے لئے ضرور اس کو ملے گا۔
(۷) تو جس کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

افعال: اَجْرَمُوْا: (از جرمه) انہوں نے گناہ کیا (ماضی جمع غائب)۔ یَضْحَکُوْنَ: (از ضَحکٌ) وہ ہنستے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ مَرُّوْا: (از مَرورٌ) وہ گزرے (ماضی جمع غائب)۔ یَتَغَامَزُوْنَ: (تغامُز از غَمْزٌ) آنکھ سے اشارہ کرنا' آپس میں اشارے کرنا۔ انْشَقَّتْ: (از شَقٌّ) پھٹ گئی (ماضی مونث غائب)۔ اَذِنَتْ: (از اذن) اس نے خدائی حکم سن لیا (ماضی مونث غائب)۔ حُقَّتْ: (از حَقٌّ) وہ ثابت کی گئی' لائق ہے سننے کے (ماضی مجہول مونث غائب)۔ مُدَّتْ: (از مَدٌّ) وہ کھینچی گئی' ہموار کر دی گئی (ماضی مجہول مونث غائب)۔ اَلْقَتْ: (القاءِ از القاء) اس نے گرا دیا' باہر ڈال دیا (ماضی واحد مونث غائب)۔ تَخَلَّتْ: (از تخلی) خالی کی ہوئی (ماضی واحد مونث غائب)۔

اسماء: فَکِهِیْنَ: (فکه کی جمع) خوش طبع' اتراتے ہوئے' ہنسی اڑاتے ہوئے۔ کَادِحٌ: کوشش کرنے والا' اسم فاعل۔ یَمِیْن: داہنا ہاتھ۔

حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ
حساب | آسان | اور وہ لوٹے گا | اپنے گھر والوں کی طرف | خوش خوش | اور وہ جس کو | دیا جائے گا
آسانی سے لیا جائے گا۔ اور یہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش واپس لوٹے گا۔ اور جس کو اس کا نامۂ اعمال پشت کے

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿١٢﴾
اس کا اعمالنامہ | اس کی پیٹھ پیچھے سے | پس عنقریب وہ پکارے گا | ہلاکت کو | اور داخل ہوگا | بھڑکتی آگ میں
پیچھے سے دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو پکارے گا اور وہ دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰٓى
بیشک وہ تھا | اپنے گھر والوں میں | خوش وخرم | بیشک اس نے | گمان کیا تھا | کہ وہ ہرگز نہ لوٹے گا | کیوں نہیں
بیشک وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں خوش وخرم رہا کرتا تھا۔ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ اس کو (اللہ کے سامنے) واپس نہیں جانا ہے کیوں نہیں!

اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿١٥﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا
بیشک اس کا رب | اسے دیکھ رہا تھا | پس میں قسم کھاتا ہوں | شام کی سرخی کی | اور رات کی | اور جو کچھ
بیشک اس کا رب اس کو دیکھ رہا تھا۔ پس قسم ہے شام کی سرخی کی اور (قسم ہے) رات کی اور ان چیزوں کی

وَسَقَ ۙ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ
اس نے سمیٹا | اور چاند کی | جب وہ پورا ہو جائے | تم ضرور چڑھو گے | درجہ | بہ درجہ | پھر کیا ہو گیا ان کو
جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے کہ تم کو زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے۔ پھر ان کو کیا ہوا

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ
کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ | اور جب | پڑھا جائے | ان پر | قرآن | تو وہ سجدہ نہیں کرتے | بلکہ | جو لوگ
کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب قرآن ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر تو

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۖ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
منکر ہیں | وہ (تو) جھٹلاتے ہیں | اور اللہ ہی | خوب جانتا ہے | جو وہ چھپاتے ہیں | پس خوشخبری دیجئے انہیں | عذاب
اسے جھٹلاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے۔ پس آپؐ ان کو دردناک عذاب کی

اَلِيْمٍ ۙ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾
دردناک کی | مگر جو لوگ | ایمان لائے | اور عمل کئے | نیک | ان کے لئے | اجر ہے | ختم نہ ہونے والا
خبر دے دیجئے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورہ بروج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ؕ﴿٣﴾
آسمان کی قسم | جو برجوں والا ہے | اور اس دن کی | جسکا وعدہ کیا گیا ہے | اور گواہ کی | اور | جسکے خلاف گواہی دی جائے
قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔ اور قسم ہے اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا اور قسم ہے گواہ کی اور جس کی گواہی دی جاتی ہے

آیت نمبر آسان تفسیر

(۸) اس سے تو حساب بڑا آسان لیا جائے گا۔
(۹) اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش وخرم واپس جائے گا۔
(۱۰) اور جس کو اس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا۔
(۱۱) تو وہ وہاں موت کی آرزو کرے گا اور ہلاکت کو پکارے گا۔
(۱۲) اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔
(۱۳) کیونکہ یقیناً وہ دنیا میں اپنے گھر والوں میں بڑا خوش وخرم تھا کہ مسلمانوں کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔
(۱۴) اس نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ خدا کے حضور میں دوبارہ لوٹ کر نہ جائے گا۔
(۱۵) دوبارہ زندہ ضرور اس کے سامنے حاضر ہوگا۔ بلاشبہ اس کا رب اس کے اعمال کو دیکھ رہا تھا۔
(۱۶) پس میں قسم کھاتا ہوں شام کے وقت آسمان کے افق پر سرخی کی۔
(۱۷) اور رات اور جو کچھ اس نے جمع کر رکھا ہے۔
(۱۸) اور چاند جب وہ پورا (بدر) ہو جائے سب اس بات پر سچے گواہ ہیں کہ جس طرح یہ چیزیں بہت سی تبدیلیوں کے بعد اس حالت پر پہنچتی ہیں اسی طرح۔
(۱۹) تم سب ایک کے بعد دوسرے مختلف سختیوں سے ہو کر گزرو گے (مثلاً جان کنی وموت کی تکلیف' زندہ ہو کر دوبارہ اٹھنا' قیامت اور اعمال کی جانچ پڑتال پھر آخر کار جنت یا دوزخ)
(۲۰) پھر ان مشرکین کو کیا ہو گیا کہ یقین نہیں کرتے۔
(۲۱) اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔
(۲۲) بلکہ منکرین تو قرآن اور دوبارہ اٹھنے کو جھٹلاتے ہیں۔
(۲۳) اور جس کفر وشرک کو انہوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔
(۲۴) تو آپ ان سب کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔
(۲۵) مگر جنہوں نے ایمان لا کر نیک اعمال کئے انہیں آخرت میں نہ ختم ہونے والا اجر ملے گا۔

سورۂ البروج

آسمان پر ستاروں کے جمع ہونے سے جو صورتیں دکھائی دیتی ہیں ان کو بروج کہتے ہیں یہ سورت لفظ بروج سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) برجوں والے آسمان کی قسم ہے۔
(۲) اور قیامت کے دن کی جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔
(۳) اور قیامت کے روز اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کرنے والے کی قسم ہے۔

افعال: سَوْفَ يُحَاسَبُ: اس سے عرصہ بعد حساب دیا جائے گا (مستقبل بعید)۔ يَصْلٰى: (از صَلْيٌ) وہ آگ میں داخل ہوگا' مضارع۔ لَنْ يَّحُوْرَ (از حور) وہ ہرگز نہیں پھرے گا' مضارع منفی۔ وَسَقَ: (از وَسْقٌ) اس نے جمع کیا' اکٹھا کیا ماضی۔ اتَّسَقَ: (از وسق) وہ مکمل ہوا پورا ہوا' ماضی۔ تَرْكَبُنَّ: تم کو ضرور چڑھنا ہوگا' مضارع۔ قُرِئَ (از قِرْآءٌ) پڑھا گیا ماضی مجہول۔ يُوْعُوْنَ: (از وعْیٌ) وہ حفاظت کرتے ہیں' چھپاتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔

اسماء: يَسِيْرًا: آسان۔ ظَهْرٌ: پیٹھ۔ ثُبُوْرًا: ہلاک ہونا' موت۔ سَعِيْرًا: دوزخ' تیز آگ۔ طَبَقٌ: درجہ بہ درجہ۔ مَمْنُوْنٍ: احسان جتانا' احسان کیا ہوا' بے انتہا۔ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ: وہ اجر جس کو جتایا نہ جائے۔ ذَاتَ: ذو کا مونث۔ الْمَوْعُوْدَ: وعدہ کیا ہوا' مقرر' مراد قیامت' اسم مفعول۔ شَاهِدٍ: گواہ۔ مَشْهُوْدٍ: جس پر گواہی دی جائے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

ہلاک ہوئے | خندقوں والے | جن میں آگ تھی | بہت ایندھن والی | جب وہ | اس کے کنارے پر

کہ خندقوں والے (کافر) مارے گئے۔ (وہ) ایندھن بھر کر آگ جلانے والے۔ جب وہ اس کے پاس

قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا

بیٹھے تھے | اور وہ | اس پر جو | کر رہے تھے | مومنوں کے ساتھ | خود گواہ تھے | اور انہوں نے انتقام نہ لیا

بیٹھے تھے۔ اور جو کچھ وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے' اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اور وہ ان سے محض

مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

ان سے | مگر اسی بات کا | کہ وہ ایمان لائے تھے | اللہ پر | جو بڑا غالب | حمد و ثنا کے لائق ہے | وہ جس کی | حکومت ہے

اس کا بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جو غالب (اور) لائق حمد و ثناء ہے۔ وہ جس کی حکومت آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

آسمانوں | اور زمین میں | اور اللہ | ہر چیز سے | باخبر ہے | بیشک جنہوں نے

اور زمین پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شاہد ہے بلاشبہ جن لوگوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

عذاب دیا | مومن مردوں | اور مومن عورتوں کو | پھر | توبہ نہ کی | پس ان کے لئے ہے عذاب | دوزخ کا

مومن مرد اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچائی پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے

وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور ان کے لئے | عذاب ہے | جلانے والا | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور | انہوں نے عمل کئے نیک

اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ

ان کے لئے | باغات ہیں | جاری ہیں | جن کے نیچے | نہریں | یہی ہے کامیابی | بڑی | بیشک

اُن کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہی بڑی کامیابی ہے۔ بیشک

بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ

پکڑ | آپ کے رب کی | بڑی سخت ہے | بیشک وہی | پہلی بار پیدا کرتا ہے | اور لوٹاتا ہے | اور وہی ہے

آپ کے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔ بیشک وہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور وہی

الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ

بڑا بخشنے والا | محبت کرنے والا | مالک عرش کا | بڑی شان والا | کر دینے والا ہے جو | چاہے | کیا

بڑا بخشنے والا بڑا محبت کرنے والا ہے' عرش کا مالک ہے بڑی شان والا ہے۔ جو کچھ چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آپ کے پاس پہنچی | بات | لشکروں کی | فرعون | اور ثمود کے | بلکہ | جن لوگوں نے کفر کیا

آپ کو لشکروں کی خبر پہنچی (یعنی) فرعون اور ثمود کے۔ بلکہ کافر

آیت نمبر

آسان تفسیر

(۴) ان سب میں ایک زبردست گواہی ہے اس امر کی کہ خندق والے ہلاک اور مردود ہوئے۔
(۵) جس خندق میں بہت بڑی آگ جلائی گئی تھی۔ (ف) رسول کی رسالت سے تقریباً ستر سال پہلے نجران میں ایک کافر بادشاہ یوسف ذونو تھا اس نے بڑی بڑی خندقیں کھدوا کران میں آگ جلادی اور جو مسلمان مرتد ہونے سے انکار کرتا اسے آگ میں ڈال دیتا۔
(۶) جبکہ وہ کافر اس آگ کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔
(۷) اور مسلمانوں پر جو ظلم ہورہا تھا وہ خود دیکھ رہے تھے۔
(۸) اور وہ مسلمان صرف اتنی غلطی پر خندق میں جلائے جارہے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے تھے جو سب پر غالب حمد وثنا کے لائق ہے۔
(۹) جس کی تمام آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں۔
(۱۰) بلاشبہ جن کفار (یوسف ذونو اور اس کے امراء و وزراء) نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس طرح آگ میں ڈال کر سخت عذاب دیا اور توبہ نہ کی ان کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار ہے اور دنیا میں بھی انہیں جلانے والے عذاب سے ہلاک کیا گیا (چنانچہ روایت ہے کہ اُسی خندق کی آگ کے شعلے زیادہ پھیلے جس سے وہ سب ہلاک ہوگئے)۔
(۱۱) البتہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے ان کے لئے آخرت میں باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔
(۱۲) کوئی شک نہیں کہ اللہ جب سرکشوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بھی سخت ہوتی ہے۔
(۱۳) کوئی شک نہیں کہ وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی مرنے کے بعد دوبارہ نئے سرے سے زندہ کرے گا۔
(۱۴) اور وہی توبہ کرنے والے کو بخشنے والا اور اس سے محبت کرنے والا ہے۔
(۱۵) وہی عرش کا مالک ہے اور بڑی اونچی شان والا ہے۔
(۱۶) جو چاہے کرسکتا ہے۔
(۱۷) گذشتہ زمانے کے پیغمبروں کے خلاف جمع ہونے والے لشکروں کا حال تو آپؐ کے پاس پہنچ ہی چکا ہے۔
(۱۸) مثلاً قوم فرعون اور قوم ثمود کا کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔

افعال: نَقَمُوْا: (از نقم) انہوں نے بدلہ لیا' انتقام کیا (ماضی جمع غائب)۔ فَتَنُوا: (از فِتْنَۃٌ) انہوں نے دین سے گمراہ کیا' ید اوی (ماضی جمع)۔ یُبْدِئُ: (اَبْدَاءٌ از بُدْء) وہ پیدا کرتا ہے ظاہر کرتا ہے' مضارع۔ یُعِیْدُ: (أعادَہ' از عَوْد) لوٹنا' لوٹے گا' دوبارہ مضارع۔

اسماء: اُخْدُودِ: (از خدد) گڑھے' خندقیں۔ وَقُود: ایندھن۔ قُعُوْد: بیٹھنے والے۔ شُهُوْد: گواہ' حاضرین۔ عَزِیْز: غالب۔ حَمِیْد: تعریف کیا ہوا' قابل ستائش۔ حَرِیْق: جلانے والا' جلا ہوا۔ بَطْش: سخت' گرفت۔ وَدُوْد: محبت کرنے والا۔ جُنُوْد: جند کی جمع' لشکر۔ فَوْز: مصدر' مراد کو پہنچا' نجات پانا۔

فِیْ تَکْذِیْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ ہُوَ قُرْاٰنٌ

جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں) | اور اللہ | ہر طرف سے ان کو | گھیرے ہوئے ہے | بلکہ | یہ قرآن ہے

جھٹلاتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اُن کو گھیرے ہوئے ہے دراصل یہ قرآن

مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

شان والا | (لکھا ہوا ہے) لوح | محفوظ میں

بڑی عظمت والا ہے۔ لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَّھِیَ سَبْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی | اور رات کو آنے والے کی | اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے رات کو آنے والی | وہ ستارہ ہے | چمکتا ہوا

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والی چیز کیا ہے۔ وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْہَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ

کوئی جان نہیں | مگر | اس پر ہے | ایک محافظ | پس دیکھنا چاہئے | انسان کو | کہ وہ کس چیز سے

کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔ پس انسان کو چاہئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے

خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ

پیدا کیا گیا | وہ پیدا کیا گیا | اچھلنے والے پانی سے | جو نکلتا ہے | درمیان | پیٹھ

پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلتے پانی (کی ایک بوند) سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینوں (یعنی تمام جسم) کے

وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ یَوْمَ تُبْلَی

اور سینے کی ہڈیوں سے | بیشک وہ | اس کے لوٹانے پر | قادر ہے | جس دن ظاہر کئے جائیں گے

درمیان میں سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کو دوبارہ زندہ کر لانے پر قادر ہے۔ جس دن پوشیدہ راز ظاہر

السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَہٗ مِنْ قُوَّۃٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾

راز | تو نہ ہوگی اس کے لئے | کوئی طاقت | اور نہ کوئی مددگار | قسم ہے آسمان کی | بارش والے

کر دیئے جائیں گے۔ پھر نہ تو (انسان) کا کچھ زور چلے گا اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ اور قسم ہے آسمان کی جس سے مینہ اترتا ہے۔

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا ہُوَ

اور زمین کی | پھٹ جانے والی | کہ بیشک یہ (قرآن) | کلام ہے | فیصلہ کر دینے والا | اور نہیں وہ

اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے۔ بیشک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور یہ کوئی

بِالْہَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَہِّلِ

کوئی ہنسی کی بات | بیشک وہ | کر رہے ہیں | ایک تدبیر | اور میں (بھی) کر رہا ہوں | ایک تدبیر | پس مہلت دو

فضول بات نہیں ہے۔ وہ لوگ اپنی اپنی تدبیروں میں لگے ہیں اور میں (اللہ) بھی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس آپ کافروں کو (تھوڑی اور)

آیت نمبر آسان تفسیر

(۱۹) نہ صرف وہی بلکہ آپ کی قوم میں سے بھی جو منکر لوگ ہیں وہ آپ کو اور قرآن کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔
(۲۰) اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ ان کے حالات خوب جانتا ہے اُن کو عذاب دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔
(۲۱) جس کا وہ انکار کر رہے ہیں وہ معمولی چیز نہیں بلکہ وہ تو بڑی عظمت اور شان والا قرآن ہے۔
(۲۲) جو ابتداء ہی سے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اور جس میں ایک ریزے تک کی تبدیلی نہیں آسکتی۔

سورہ طارق

طارق کے معنے ہیں رات کو آنے والا اس سے مراد ستارہ ہے اور چونکہ اس سورت کے شروع میں لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آسمان اور اس کی فضا میں رات کو ظاہر ہونے والی چیز۔
(۲) اور آپ کو کیا خبر کہ وہ فضا میں رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے۔
(۳) وہ روشن ستارہ ہے۔
(۴) ان ہر دو میں غور کرنے سے اس بات کی کافی شہادت ملتی ہے کہ جس قادر مطلق نے آسمان اور اس کے درمیان میں ہر ایک ستارہ کی حفاظت کا پورا انتظام کر رکھا ہے اس نے ہر ایک شخص پر ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو اس کی ہر ایک حرکت کو لکھتا رہتا ہے۔
(۵) پس انسان کو چاہئے کہ اپنی پیدائش میں غور کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔
(۶) وہ اس اچھل کر نکلنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا گیا ہے۔
(۷) جو مرد کی پیٹھ اور عورت کے سینے کی ہڈیوں میں سے نکلتا ہے۔
(۸) پس جو خالق اس طرح اس کو پہلی بار پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔
(۹) جس دن لوگوں کے سب راز ظاہر ہو جائیں گے۔
(۱۰) تو اس روز انسان کو خدا کے عذاب سے بچنے کی نہ خود طاقت ہوگی اور نہ کوئی دوسرا اس کا مددگار ہوگا۔
(۱۱) آسمان جس کی طرف سے بار بار بارش نازل ہوتی رہتی ہے۔
(۱۲) اور زمین جس سے پھٹ کر نباتات اگتے ہیں۔
(۱۳) ان میں غور کرنے والے کے لئے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قرآن سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔
(۱۴) اور کہ وہ قرآن کوئی ہنسی کی بات نہیں۔
(۱۵) بیشک وہ مشرکین دین حق کو مٹانے کی تدبیر کر رہے ہیں۔
(۱۶) اور ہم ان کے ہلاک کرنے کی تدبیر کر رہے ہیں۔

افعال: اَدْرٰىكَ: (اِدْرَاءٌ از دری، درایت) تجھے واقف کیا، خبردار کیا، اس نے سکھایا، ماضی۔ تُبْلٰى: (ابلا از بَلَاءٌ) وہ آزمائی جائے گی، جانچی جائے گی، مضارع مجہول۔ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا: وہ مکروفریب کرتے ہیں، وہ اپنی تدبیروں میں لگ گئے، مضارع جمع غائب۔

اسماء: طَارِقٌ: رات کو آنے والا، صبح کا ستارا مراد ہے۔ ثَاقِبٌ: روشن ستارہ، نَجْمَہ: ستارہ۔ دَافِقٌ: چھلنے والا۔ مِمَّ: (من + ما) اس چیز سے ما موصول۔ صُلْبٌ: پیٹھ، مرد کی پیٹھ۔ تَرَائِبُ: چھاتی کی ہڈیاں (سینے کے بیچ سے)۔ سَرَائِرُ: سِرٌّ واحد، سَرِيْرَةٌ کی جمع چھپے ہوئے بھید۔ ذَاتِ الرَّجْعِ: پھرنے والا، چکر کاٹنے والا، سے موسم بہار میں تبدیلی آتی ہے اور بارش ہوتی ہے۔

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

کافروں کو | مہلت دو ان کو | تھوڑی مدت

مہلت دیجئے اور کچھ عرصہ کے لئے ان کو چھوڑ دیجئے۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

تسبیح کیجئے | اپنے رب کے نام کی | جو سب سے برتر ہے | جس نے | پیدا کیا | پھر ٹھیک بنایا | اور جس نے | اندازہ ٹھہرایا

(اے نبیؐ) آپ اپنے رب کے نام کی پاکیزگی بیان کیجئے جو اعلیٰ ہے، جس نے پیدا کیا اور بہت درست بنایا۔ اور وہ جس نے ہر چیز کا اندازہ

فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾

پھر راہ دکھائی | اور جس نے | اُگایا | چارا | پھر کر دیا اس کو | خشک چورا | سیاہ

ٹھہرایا پھر راہ دکھائی اور وہ جس نے زمین سے چارہ نکالا۔ پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

ہم جلد پڑھائیں گے آپؐ کو | پھر آپؐ نہ بھولیں گے | مگر جو | اللہ چاہے | بیشک وہ جانتا ہے | (ہر) ظاہر

عنقریب ہم آپؐ کو پڑھا دیں گے پھر آپؐ (اسے) نہ بھولیں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ ہی چاہے۔ بلاشبہ وہ ظاہر اور چھپی ہوئی

وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

اور چھپی بات کو | اور ہم آسان کر دیں گے آپؐ پر | (چلنا) آسان طریقہ پر | پس آپؐ نصیحت کریں | اگر نفع دے

ہر بات کو جانتا ہے۔ اور ہم آپؐ کے لئے (دین میں) سہولت مہیا کر دیں گے پس آپؐ نصیحت کرتے رہئے جہاں تک

الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾

نصیحت | جلد نصیحت حاصل کرے گا | جو ڈرتا ہے | اور الگ رہے گا اس سے | بڑا بدنصیب

نصیحت کارگر ہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا۔ اور اس سے وہی بدنصیب دور رہے گا'

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ

جو | داخل ہوگا | آگ میں | بہت بڑی | پھر | نہ وہ مرے گا | اس میں | اور نہ جئے گا | بیشک

جو (بالآخر دوزخ کی) بڑی آگ میں پڑے گا۔ پھر وہاں نہ وہ مرے گا' نہ جئے گا۔ بلاشبہ وہی بامراد ہوا جس نے

اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

کامیاب ہوا | جو | پاک رہا | اور یاد کیا | نام | اپنے رب کا | پھر نماز پڑھی | بلکہ | تم ترجیح دیتے ہو

اپنے آپ کو پاک کر لیا۔ اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم لوگ دنیا کی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا

دنیا کی زندگی کو | حالانکہ آخرت | بہتر | اور باقی رہنے والی ہے | بیشک یہی ہے

زندگی کو پسند کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت کی زندگی بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔ یقیناً یہ (سب کچھ)

(۱۷) پس کفار کو تھوڑی مدت کے لئے مہلت دیجئے۔

سورۂ الاعلیٰ

اعلیٰ کے معنے ہیں سب سے برتر۔ یہ سورت اس صفت الٰہی سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی ہے۔

(۱) آپ کا پروردگار سب سے برتر ہے اس کے نام کی عظمت اور پاکی بیان کیجئے۔ چنانچہ حضورؐ نے ہر نماز میں سجدہ کے اندر **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھنے کا حکم دیا۔

(۲) جس نے سب مخلوقات کو پیدا کر کے حکمت کے مطابق درست بنایا اور کوئی فرق نہ رہنے دیا۔

(۳) اور جس نے ہر ایک چیز کے لئے جو کچھ مناسب تھا۔ اس کا اندازہ مقرر کر دیا پھر اس کے حاصل کرنے کے اسباب مہیا کئے اور راستہ دکھا دیا۔

(۴) اور جس نے زمین سے جانوروں کے لئے چارہ پیدا کیا۔

(۵) پھر اس چارے کو خشک اور چورا چورا سیاہ رنگ کا کر دیا (جیسے کوڑا کرکٹ)۔

(۶) البتہ ہم آپ کو قرآن پڑھا کر زبانی یاد کرا دیں گے کہ آپ کبھی نہ بھولیں گے۔

(۷) مگر جس کو اللہ چاہے بیشک وہی کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔

(۸) اور ہم آپؐ پر (اسلام) پر چلنا آسان کر دیں گے۔

(۹) پس قرآن سے لوگوں کو نصیحت کیجئے اگر نصیحت ان کو فائدہ دے۔

(۱۰) بہت جلد اس سے نصیحت حاصل کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہے۔

(۱۱) اور اس سے بڑا بدنصیب ہی دور رہے گا۔

(۱۲) جو دوزخ کی سخت آگ میں پڑے گا۔

(۱۳) پھر وہ ایسی مصیبت میں ہوگا کہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔

(۱۴) بیشک کامیاب وہی رہے گا جو شرک اور گناہوں سے پاک رہا۔

(۱۵) پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور نماز پنجگانہ پڑھی۔

(۱۶) کافرو! تم یہ کام نہیں کرتے بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے بہتر سمجھتے ہو۔

(۱۷) حالانکہ آخرت دنیا کی زندگی سے کہیں بہتر اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔

افعال: سَبِّحْ: (تسبیح از سبح) تو پاکی بیان کر، امر حاضر)۔ سَوّٰی: (سواء، تَسْوِیْد) اس نے ہموار کیا، درست کیا۔ قَدَّرَ: (از قدر) اس نے مقرر کیا، اندازہ کیا، ماضی۔ سَنُقْرِءُ: (اِقْرَاءٌ) ہم پڑھائیں گے (مستقبل قریب)۔ تَنْسٰی (از نسیان) اس کو بھولنا، مضارع حاضر)۔ نُیَسِّرُ: (از یُسْرٌ) ہم آسان کرتے ہیں، مضارع متکلم۔ ذَکِّرْ: (از ذکر، تذکیر) تو نصیحت کر، سمجھا (امر حاضر)۔ یَخْشٰی: (خشیہ) وہ ڈرتا ہے مضارع۔ تَجَنَّبُ: (از جَنْبٌ) پہلوتہی کرنا، بچنا، وہ دور ہو جاتا ہے، مضارع۔ اَفْلَحَ: (از اِفْلَاح) اس نے مراد پائی۔ تَزَکّٰی: (تَزَکِّیْ) جو پاکیزہ نفس ہوا، پاک ہوا، ماضی۔ صَلّٰی. اس نے نماز پڑھی، ماضی۔

اسماء. رُوَیْدًا: تھوڑے دن، چند روز۔ هَزْلٌ: بے ہودہ بات۔ مَرْعٰی: چارہ، چراگاہ، چرنا۔ غُثَاءٌ: سوکھی گھاس، کوڑا کرکٹ۔ اَحْوٰی: سیاہ رنگ۔ جَهْرٌ: پکارنا، کھلی بات۔ یُسْرٰی: آسان۔ اَشْقٰی: بڑا بدبخت۔ تُؤْثِرُوْنَ: (ایثار از اثر) تم پسند کرتے ہو، اختیار کرتے ہو، مضارع حاضر)۔

لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى ﴿١٩﴾

پہلے صحیفوں میں | (یعنی) صحیفوں (میں) | ابراہیمؑ | اور موسیٰؑ کے

اگلے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔ (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُونَ اٰيَةً

سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ

کیا پہنچا آپ کے پاس | حال | چھا جانے والی (قیامت) کا | کچھ چہرے | اس دن | ذلیل (ہونگے) | سخت تکلیف میں

(اے رسولؐ!) کیا آپ کو (ہر شے کو) ڈھانپ لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی۔ کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے۔ محنت

نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ

تھکے ہوئے | داخل ہونگے آگ میں | دہکتی ہوئی | پلایا جائے گا انہیں | چشمے سے | اُبلتے ہوئے | نہ ہوگا ان کے لئے

کرنے والے تھکے ہوئے۔ (یہ لوگ) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ ان کو کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔ اُن کا کھانا

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ

کوئی کھانا | سوائے | کانٹے دار جھاڑی کے | (جو) نہ موٹا کرے گی | اور نہ دور کرے گی | بھوک کو | کچھ چہرے

سوائے خار دار جھاڑی کے کچھ نہ ہوگا۔ جو نہ (بدن کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک کو رفع کرے گا۔ کتنے ہی چہرے

يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ

اس دن | تروتازہ ہوں گے | وہ اپنی کوشش پر | خوش ہو رہے ہوں گے | اونچے باغ میں | وہ نہیں سنیں گے

اس دن تر و تازہ ہوں گے۔ اپنی کوشش سے مطمئن ہوں گے عالی شان جنت میں ہوں گے۔ جس میں وہ

فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾

وہاں کوئی فضول بات | وہاں | ایک چشمہ (ہوگا) | جاری | وہاں | تخت (ہوں گے) | اونچے اونچے

کوئی فضول بات نہ سنیں گے۔ اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے ہوئے) ہوں گے۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

اور گلاس | رکھے ہوئے | اور نرم گدیلے | قطاروں میں بچھے ہوئے | اور قالین | پھیلائے ہوئے

اور گلاس (قرینے سے) رکھے ہوئے۔ اور نرم گدیلے قطاروں میں لگے ہوئے اور قیمتی قالین بچھے ہوں گے۔

اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

پس کیا وہ دیکھتے نہیں | اونٹ کی طرف | کہ کیسے | پیدا کیا گیا | اور آسمان کی طرف | کہ کیسے | بلند کئے گئے

کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسا پیدا کیا گیا ہے اور آسمان پر (نظر نہیں کرتے) کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے۔

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

اور پہاڑوں کی طرف | کہ کیسے | کھڑے کئے گئے | اور زمین کی طرف | کہ کیسے | بچھائی گئی

اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے نصب کئے گئے ہیں؟ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی۔

آیت نمبر — آسان تفسیر

(۱۸) بیشک یہی بات پہلے صحیفوں میں لکھی ہے۔
(۱۹) یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں۔

سورۃ الغاشیہ

غاشیہ کے معنے ہیں ڈھانپ لینے والی مراد قیامت ہے اس سورت میں قیامت کی یہی صفت بیان کی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آپ کے پاس قیامت کا حال پہنچ چکا ہے جو سب پر چھا جائے گی۔
(۲) کچھ (کفار کے) چہروں پر اس روز ذلت برس رہی ہوگی۔
(۳) وہ دوزخ میں طرح طرح کے عذابوں سے کمزور ہوں گے۔
(۴) بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کئے جائیں گے۔
(۵) ایک اُبلتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو ملے گا۔
(۶) اور کانٹے دار زہریلی جھاڑی کے سوا انہیں اور کچھ کھانے کو نہیں ملے گا۔
(۷) نہ وہ جسم موٹا کرتا ہے اور نہ بھوک دور کرتی ہے۔
(۸) کچھ (مومنین کے) چہرے اس روز خوش وخرم ہوں گے۔
(۹) دنیا میں جو انہوں نے اللہ کی عبادت کی تھی اس کے صلہ میں اللہ کے انعامات سے خوش ہو رہے ہوں گے۔
(۱۰) عالی شان باغ میں ہوں گے۔
(۱۱) وہاں کوئی فضول بات ان کے سننے میں نہ آئے گی۔
(۱۲) وہاں پر ایک چشمہ جاری ہوگا۔
(۱۳) اور اونچے اونچے تخت بچھے ہوں گے۔
(۱۴) اور گلاس (طریقے سے) سامنے رکھے ہوئے ہوں گے۔
(۱۵) اور نرم گدیلے قطار میں بچھے ہوئے ہوں گے۔
(۱۶) اور مخمل کے قالین ہوں گے۔
(۱۷) اوپر بیان کئے گئے نعمتوں کا جنت میں موجود ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں کہ شکل وخاصیت اور دوسرے کاموں میں اور جانوروں سے بالکل مختلف ہیں۔
(۱۸) اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بغیر ستونوں کے اونچے کھڑے کئے گئے ہیں۔
(۱۹) اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ اللہ کی قدرت سے کیسے کھڑے کئے گئے ہیں۔
(۲۰) اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسی عجیب بچھائی گئی ہے کہ انسانی ضروریات زندگی کا خزانہ ہے۔

افعال: تُسْقٰی: (سَقی) انہیں پلایا جائے گا' مضارع مجہول۔ یُسْمِنُ: (ازسمن) وہ موٹا کرے گا مضارع (فربہی)۔ یُغْنِیْ: (اغناء از غناء) وہ بے پرواہ کرتا ہے مضارع۔ نُصِبَتْ: (ازنَصْبٌ) وہ کھڑی کی گئی (ماضی مجہول مونث غائب)۔ سُطِحَتْ: (ازسطح) وہ بچھائی گئی' ماضی مجہول۔

اسماء: غَاشِیَہ: چھپانے والا' ڈھانپ لینے والی۔ خَاشِعَۃ: ڈرنے والی (خشوع)۔ نَاصِبَۃٌ: (ازنصب) محنت کرنے والی۔ حَامِیَۃً: (حَمیٌ) گرم ہونے والی' دھکتی آگ۔ اٰنِیَۃ: نہایت گرم' کھولتے ہوئے۔ ضَرِیْعٌ: خاردار گھاس۔ نَاعِمَۃٌ: خوشحال' تروتازہ' شادمان۔ لَاغِیَۃ: بےہودہ باتیں' بکواس۔ سُرُرٌ: (واحد سَرِیر) تخت۔ اَکْوَابٌ: (واحد کوب) آب خورے۔ مَوْضُوْعَۃٌ: ترتیب سے رکھے ہوئے۔ نَمَارِقُ: غالیچے' گاؤ تکیے۔ زَرَابِیُّ: مخمل کے فرش' نفیس مسندیں۔ مَبْثُوْثَۃٌ: بچھی ہوئیں' پھیلی ہوئی۔ اِبل: اونٹ۔ کَیْفَ: کیسے' استفہام۔

فَذَكِّرْ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا

پس آپ نصیحت کیجئے | بیشک آپ تو | نصیحت کرنے والے ہیں | نہیں ہیں آپ | اُن پر | داروغہ نگران | مگر

پس (اے رسولؐ) آپ ان کو سمجھاتے رہئے آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں۔ ہاں مگر

مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا

جس نے | منہ موڑا | اور انکار کیا | پھر اسے عذاب دے گا | اللہ | عذاب | بہت بڑا | بیشک | ہماری ہی طرف

جس نے روگردانی کی اور انکار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا عذاب دے گا۔ بلاشبہ ان سب کو ہماری ہی طرف

إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

ان کو لوٹ کر آنا ہے | پھر | بیشک ہمارے ہی ذمہ | ان کا حساب (لینا) ہے

لوٹ کر آنا ہے۔ پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہوگا۔

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ فجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ

قسم ہے فجر کی | اور دس راتوں کی | اور جفت کی | اور طاق کی | اور رات کی | جب وہ گزرے | ضرور

قسم ہے فجر کی۔ اور دس (مقدس) راتوں کی۔ اور قسم ہے جفت اور طاق کی۔ اور رات کی قسم جب وہ گزرنے لگے۔ بلاشبہ

فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ

ان میں | ایک بھاری قسم ہے اہل | عقل کے لئے | کیا تو نے نہیں دیکھا؟ | کہ کیسا سلوک کیا | تیرے رب نے

عقلمندوں کے لئے یہ بہت بڑی قسم ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے (قوم) عاد

بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾

عاد کے ساتھ؟ | قوم ارم | جو بڑے ستونوں والے تھے | وہ | کہ پیدا نہیں کئے گئے | اُن جیسا | شہروں میں

کے ساتھ کیا کیا‘ بڑے بڑے ستون والے جو ارم کہلاتے تھے۔ جس کی مثال دنیا بھر میں کوئی پیدا نہیں کی گئی۔

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾

اور ثمود (کے ساتھ) | جنہوں نے | تراشا تھا | پتھروں کو | وادی میں | اور فرعون | میخوں والے (کے ساتھ)

اور ثمود جو وادیوں میں پتھر تراشا کرتے تھے۔ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ (کیا ہوا)

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

جنہوں نے | سرکشی کی | شہروں میں | پس انہوں نے بہت پھیلایا | وہاں | فساد | تو مارا | ان پر

جنہوں نے ملکوں میں سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔ اور ان میں بڑا فساد پھیلا رکھا تھا۔ پھر آپؐ کے

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا

آپ کے رب نے | کوڑا | عذاب کا | بیشک | آپ کا رب | تاک میں ہے | لیکن | انسان (ایسا) ہے | کہ جب

رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) تاک میں ہے۔ مگر انسان ایسا ہے کہ جب

آیت نمبر آسان تفسیر

(۲۱) پس آپؐ کا کام نصیحت کرنا ہے انہیں نصیحت کیے جایئے۔
(۲۲) اگر وہ نہ مانیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ آپ ان پر کوئی نگران نہیں۔
(۲۳) مگر جس نے حق سے منہ موڑا اور انکار کیا۔
(۲۴) اللہ اسے بڑا سخت عذاب دے گا۔
(۲۵) کیونکہ مرنے کے بعد ان سب کو ہمارے حضور میں حاضر ہونا ہے۔
(۲۶) پھر ان کے اعمال کا حساب لینا ہمارے ذمے ہے ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دیں گے۔

سورہ الفجر

اس سورت کے شروع میں فجر کا لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) صبح جو رات کی نیند کے بعد بیداری کی حالت (سے موت کے بعد دوبارہ اٹھنے) کا منظر پیش کرتی ہے' کی قسم۔
(۲) اور ذی الحجہ کی دس راتیں جن میں دنیا کے ہر حصے سے آئے ہوئے حجاج بیت اللہ کے پاس جمع ہو کر قیامت کے میدان میں اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ کے حضور میں جمع ہونے کا صحیح نمونہ پیش کرتے ہیں' کی قسم ہے۔
(۳) اور ساری دنیا جس کی ہر ایک چیز جفت ہے مثلاً رات و دن' روشنی اور اندھیرا وغیرہ سب ختم ہونے والی اور اللہ کی ذات جو وتر اور طاق اور ہمیشہ باقی ہے کی قسم ہے۔
(۴) اور رات جب آہستہ آہستہ دنیا پر چھا جاتی ہے اور ساری دنیا پر نیند چھا کر قیامت صغریٰ کا نمونہ آنکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔
(۵) ذکر کیے گئے ان بڑی اشیاء میں اہل عقل کے لئے بڑی زبردست شہادت موجود ہے کہ قیامت ضرور آنے والی ہے۔
(۶) چنانچہ آپ کو تو یقینی طور معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ نے دنیا ہی میں عاد کی سرکش قوم کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔
(۷) جو ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے بڑے دراز قد تھے (ان کے قد ستونوں کی طرح تھے)
(۸) کہ قد و قامت اور طاقت میں جن کی مثال دنیا میں پیدا نہیں ہوئی۔
(۹) اور قوم عاد کے بعد قوم ثمود کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا جنہوں نے وادیٔ قریٰ میں پہاڑوں کو تراش کر گھر بنا رکھے تھے۔
(۱۰) اور فرعون کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا جو بنی اسرائیل کو چومیخا کر دیا کرتا تھا۔
(۱۱) ان سب نے حق کے خلاف سرکشی کی تھی۔
(۱۲) اور کفر و شرک و قتل و ظلم سے ملک میں فساد برپا کر رکھا تھا۔
(۱۳) سو ان کی سرکشی کی سزا میں اللہ نے ان کو عذاب کے کوڑے سے ہلاک کر دیا۔
(۱۴) اور اللہ تو مجرم بندوں کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ مقررہ وقت آ جانے پر فوراً عذاب میں گرفتار کر لیتا ہے۔

افعال: تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا' ماضی۔ یَسْرِ: (از سَرْیَةٌ) یسری تھا' رات کو چلتا ہے' رات کو جاگنے لگے' مضارع۔ جَابُوا: (از جوب) انہوں نے تراشا' پھاڑا (ماضی جمع غائب)۔ طَغَوْا: (از طغیان) اس نے سرکشی کی' ماضی۔ اَكْثَرُوْا: (از کثمرۃ) انہوں نے زیادہ کیا' (ماضی جمع غائب)۔ صَبَّ: (صَبٌّ) اس نے پھینکا' نازل کیا' ماضی۔

اسماء: بِمُصَيْطِرٍ: داروغہ' مُصَيْطِرٌ۔ اِيَابَ: پھرنا' لوٹ کر آنا۔ شَفْعِ: جفت (غار)۔ وَتْرِ: طاق مراد نماز وتر یا نماز مغرب۔ حِجْرٌ: عقل' عقلمندوں کے۔ عِمَادِ: ستون' ذات۔ الْعِمَادِ: ستونوں والے' دراز قد۔ صَخْرَ: سخت' پتھر۔ اَوْتَادِ: میخیں۔ بِلَادِ: شہر' واحد بَلَدٌ۔ سَوْطَ: (جمع اسواط) کوڑا (مراد عذاب)۔ مِرْصَادِ: گھات' گزرگاہ' تاک میں۔

حروف: لَمْ: نہ۔

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝۱۵
آزماتا ہے اس کو | اس کا رب | پھر عزت دیتا ہے اسے | اور نعمت دیتا ہے اسے | تو وہ کہتا ہے | میرے رب نے | مجھے عزت دی
اللہ تعالیٰ اس کو آزماتا ہے اور عزت اور نعمت بخشتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میرے ربّ نے مجھے بڑی عزت دی ہے

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝۱۶
اور جب | اُس کو آزماتا ہے | پھر تنگ کرتا ہے اس پر | اس کی روزی | تو وہ کہتا ہے | کہ میرے رب نے | مجھے ذلیل کر دیا
اور جب وہ اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے ربّ نے تو مجھے ذلیل کر دیا۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝۱۷ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۱۸
ہرگز نہیں | بلکہ | تم ہی عزت نہیں کرتے | یتیم کی | اور نہ ترغیب دیتے ہو | کھانا کھلانے کی | مسکین کو
ہرگز نہیں! دراصل تم یتیم کی قدر نہیں کرتے۔ اور نہ تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝۱۹ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝۲۰ كَلَّآ اِذَا
اور کھا جاتے ہو | مالِ وراثت | سب سمیٹ کر | اور محبت کرتے ہو | مال سے | محبت بہت زیادہ | ہرگز نہیں | جب
اور مُردوں کا مال وراثت تک سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔ ہرگز نہیں! جب

دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝۲۱ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝۲۲
توڑ دی جائے گی | زمین | ریزہ ریزہ کر کے | اور آئے گا | آپ کا ربّ | اور اس کے فرشتے | صف در صف
زمین توڑ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ اور آپ کا ربّ تجلّی فرمائے گا اور فرشتے قطار در قطار (حاضر) ہوں گے۔

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
اور لائی جائے گی | اس دن | دوزخ | اس دن | نصیحت پکڑے گا | انسان | کیا (فائدہ) ہوگا | اس کو
اور اس دن دوزخ حاضر کی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی، مگر اب سمجھ آنے کا

الذِّكْرٰى ۝۲۳ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝۲۴ فَيَوْمَئِذٍ
نصیحت لینے کا | وہ کہے گا | اے کاش! | میں نے آگے (کچھ) بھیجا | ہوتا اپنی اس زندگی کے لئے | پس اس دن
کیا فائدہ؟ وہ کہے گا اے کاش! میں اپنی اس زندگی کے لئے کچھ بھیج چکا ہوتا۔ پھر اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝۲۵ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝۲۶ يٰٓاَيَّتُهَا
عذاب نہ دے گا | اس جیسا عذاب | کوئی بھی | اور نہ باندھ کر رکھے گا | اس جیسا باندھنا | کوئی بھی | اے
اللہ تعالیٰ کے برابر نہ کوئی عذاب دینے والا عذاب دے گا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی گرفت کرنے والا گرفت کرے گا۔ اے

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸
روح | اطمینان والی! | لوٹ چل تُو | اپنے رب کی طرف | تو (اس سے) راضی | وہ (تجھ سے) راضی
وہ نفس! جس نے اطمینان حاصل کر لیا تُو اپنے ربّ کی طرف واپس چل، اس طرح کہ تُو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝۲۹ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝۳۰
پس شامل ہو جا | میرے بندوں میں | اور داخل ہو جا | میری جنت میں
پھر تُو میرے (برگزیدہ) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۵) لیکن انسان دنیا کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ اللہ جب اسے دنیا کی عزت اور نعمت دے کر آزماتا ہے تو بس اسی کو اپنے لئے اعزاز واکرام سمجھتا ہے اور آخرت کی فکر سے بے پرواہو جاتا ہے۔

(۱۶) لیکن جب اس کی روزی تنگ کر کے اس کا امتحان لیتا ہے تو وہ بس اسی بات کو اپنے لئے رسوائی سمجھتا ہے یہ نہیں کہ صبر کر کے آخرت کا سامان کرے۔

(۱۷) ہرگز ایسا نہیں نہ تو مال کی زیادتی میں عزت ہے اور نہ تنگی ذلت کا باعث بلکہ خدا کی فرمانبرداری میں عزت اور نافرمانی میں ذلت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بری یہ بات ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

(۱۸) اور نہ اوروں کو ترغیب دیتے ہو کہ مسکین کو کھانا کھلائیں۔

(۱۹) اور مردوں کے ترکہ میں سے اس کی عورتوں اور لڑکوں کو حصہ دیئے بغیر حلال وحرام سب سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

(۲۰) اور مال کی محبت حد سے زیادہ رکھتے ہو۔

(۲۱) ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ جب زمین پہلی بار صور پھونکنے سے پہلے توڑ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

(۲۲) اور دوسری بار پھونکنے سے مخلوقات کے دوبارہ زندہ ہو جانے پر میدان حشر میں اللہ بلا کیف نزول اجلال فرمائے گا اور سب آسمانوں کے فرشتے حضور الٰہی میں صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

(۲۳) اس دن دوزخ سامنے لا کر رکھ دی جائے گی تب کافر نصیحت پکڑے گا مگر اب کیا حاصل؟

(۲۴) وہ کہے گا اے کاش! دنیا میں میں نے اس آخرت کی زندگی کے لئے کوئی نیک عمل کیا ہوتا تو آج وہ کام آتا۔

(۲۵) پس اس روز اللہ کافر کو ایسا عذاب دے گا کہ کوئی کسی کو کیا دے سکے گا۔

(۲۶) اور اسے طوق وزنجیروں میں ایسا باندھے گا کہ کوئی اس طرح نہ باندھے گا۔

(۲۷) پھر مومن کو حکم ہوگا کہ اے ایمان والو نیک عمل سے تسلی یافتہ شخص!

(۲۸) اپنے رب کے حضور میں لوٹ چل۔ اس حالت میں کہ تو اس کے انعام سے راضی اور وہ تیرے کام سے راضی۔

(۲۹) اور اس کے خاص بندوں میں شامل ہو جا۔

(۳۰) اور جنت میں قیام کر۔

افعال: تَحٰٓضُّوْنَ: (یہ مُحَاضَۃٌ از غَاضٌ) تم آپس میں ایک دوسرے کو برانگیختہ کرتے ہو' مضارع جمع حاضر۔ دُکَّتْ: (دَکٌّ معنی گرانا) وہ پست کی گئی' ماضی مجہول۔ اَھَانَنِ: (اھانَنی تھا) ذلیل کیا' اہانت کی۔ جَآءَ: (از مَجِیْءٌ) وہ آیا' ماضی۔ یُوْثِقُ: (از اِیْثَاق) وہ باندھتا ہے' مضبوط کرتا ہے' مضارع۔

اسماء: تُرَاث: میراث۔ حُبًّا جَمًّا: جی بھر کر' بہت محبت کر کے' بہت عزیز رکھنا۔ مَرْضِیَّۃٌ: (پسندیدہ) اسم مفعول مونث' مادہ ر-ض۔ در ضو کے معنی انتخاب کرنا' پسند کرنا' راضی ہونا۔

حروف: یٰلَیْتَنِیْ: اے کاش۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲ وَوَالِدٍ

میں قسم کھاتا ہوں | اس | شہر کی | اور آپؐ | داخل ہونے والے ہیں | اس شہر میں | اور قسم ہے باپ کی

میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں۔ اور آپؐ اس شہر میں (فاتحانہ) داخل ہونے والے ہیں۔ اور قسم ہے باپ (یعنی آدمؑ)

وَّمَا وَلَدَ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

اور اس کی اولاد کی | کہ بیشک | ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | محنت میں | کیا وہ خیال کرتا ہے | کہ ہرگز قابو نہ پا سکے گا

اور اس کی اولاد کی۔ بیشک ہم نے انسان کو بڑی پُر مشقت زندگی کے لئے پیدا کیا ہے کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا

عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

اس پر | کوئی بھی؟ | وہ کہتا ہے | کہ میں نے برباد کر ڈالا | مال | ڈھیروں | کیا وہ خیال کرتا ہے | کہ نہیں دیکھا اُسے

بس نہ چلے گا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا۔ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی

اَحَدٌ ۝۷ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ وَهَدَيْنٰهُ

کسی نے بھی | کیا ہم نے نہیں بنائیں | اس کیلئے | دو آنکھیں | اور زبان | اور دو ہونٹ | اور ہم نے دکھائے اسکو

نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں، اور ایک زبان، دو ہونٹ؟ اور ہم نے تو اسے دونوں

النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲ فَكُّ

دونوں راستے | پس وہ داخل نہ ہوا گھاٹی میں | اور آپ کو کیا معلوم | کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ | وہ چھڑانا ہے

راہیں دکھا دیں۔ پھر وہ (دین کی) گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (سنو! وہ) کسی کی

رَقَبَةٍ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ اَوْ مِسْكِيْنًا

گردن کا | یا کھانا کھلانا | دن میں | بھوک والے | (کسی) یتیم | رشتہ دار کو | یا (کسی) مسکین

گردن (غلامی سے) چھڑانا ہے۔ یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ہے۔ یتیموں کو جو قرابت دار بھی ہوں۔ یا مسکین کو

ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین کو | پھر | وہ ہو | ان میں سے جو | ایمان لائے | اور انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی | صبر کی

جو خاک نشین ہو۔ پھر وہ ایمان والوں میں سے بھی ہو اور وہ ایک دوسرے کو صبر کی

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور وصیت کی | رحم کرنے کی | یہی لوگ ہیں | دائیں جانب والے | اور جنہوں نے | انکار کیا

اور رحم کرنے کی نصیحت کرتے ہوں۔ یہ لوگ بڑے خوش نصیب ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ہمارے

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰

ہماری آیتوں کا | وہی ہیں | بائیں جانب والے | ان پر ہوگی | آگ | محیط

احکام سے انکار کیا وہ منحوس (و بدنصیب) ہوں گے ان پر آگ ہر طرف سے لپیٹ دی جائے گی۔

سورۃ البلد

البلد سے شہر مکہ مراد ہے اور چونکہ اس سورت کے شروع میں یہ لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) یہ شہر مکہ جس میں شکار تک حرام سمجھنے کے باوجود آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔
(۲) اور ایک وقت آئے گا (فتح مکہ کے دن) کہ آپ پر اس شہر میں جنگ حلال کر دی جائے گی۔
(۳) اور ہر والد اور اس کی اولاد جو روزانہ طرح طرح کی مصیبتوں اور رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں۔
(۴) ان میں اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ ہم نے انسان کو دنیا و آخرت میں مصیبتیں و تکالیف برداشت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ (ف) حضورؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ دنیا میں ہر شخص کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے آپ کو مصیبتوں سے گھبرانا نہ چاہئے۔
(۵) کیا وہ متکبر کافر (ابوالاشد یا ولید بن المغیرہ) یہ خیال کرتا ہے کہ نہ قیامت آئے گی اور نہ اللہ اس سے انتقام لے سکے گا۔
(۶) وہ فخر سے کہتا ہے کہ میں نے رسول کی دشمنی میں بہت مال خرچ کر ڈالا ہے۔
(۷) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ جب وہ فخر اور ریاکاری سے مال خرچ کرتا تھا اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا؟
(۸) کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں کہ عجائب قدرت کو دیکھ کر اللہ کی ہستی کا اقرار کرے؟
(۹) اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے کہ ان سے حق کو بیان کر سکے۔
(۱۰) اور سمجھ عطا کر کے اسے نیکی اور بدی کے دونوں راستے نہیں بتا دیئے کہ وہ نیکی اختیار کرے اور بدی سے پرہیز کرے۔
(۱۱) مگر باوجود اتنی بیش قیمت نعمتوں کے ان کا شکر بجا لانے کے لئے نیک اعمال کی گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔
(۱۲) اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ نیک اعمال کی گھاٹی کیا ہے؟
(۱۳) وہ غلام کی گردن غلامی سے آزاد کرنا ہے۔
(۱۴) یا بھوک کے وقت کھانا کھلا دینا ہے۔
(۱۵) کسی یتیم رشتہ دار کو۔
(۱۶) یا کسی مسکین خاک نشین کو۔
(۱۷) پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لا کر ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کیا کرتے ہیں۔
(۱۸) یہی لوگ خوش نصیب ہیں۔
(۱۹) اور جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں وہی بدنصیب ہیں۔
(۲۰) آخرت میں انہیں دوزخ کی آگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی کہ اس میں سے نکل نہ سکیں گے۔

افعال: حِلٌّ: مصدر' اترنا' حلال کرنا' کھلنا۔ اَیَحْسَبُ: (از حَسْبٌ) وہ گمان کرتا ہے' خیال کرتا ہے مضارع۔ لَنْ یَّقْدِرَ: ہرگز قادر نہ ہوگا' کوئی قابو نہ پائے گا' مضارع منفی۔ اَھْلَکْتُ: (از ھلاک) میں نے ہلاک کیا' برباد کیا (ماضی واحد متکلم)۔ لَمْ یَرَهٗ: (رویت) نہیں دیکھا' مضارع منفی۔ اِقْتَحَمَ: (از اِقْتِحَام) وہ خطرات میں گھسا' ماضی۔ تَوَاصَوْا: (تَوَاصِیَ از وصیّت) انہوں نے وصیت کی (ماضی جمع غائب)۔

اسماء: کَبَدٌ: محنت' تکلیف' رنج۔ لُّبَدًا: بہت سا مال۔ عَیْنَیْنِ: دو آنکھیں۔ لِسَانَ: زبان۔ شَفَتَیْنِ: دو ہونٹ۔ نَجْدَیْنِ: دو راستے۔ عَقَبَةَ: گھاٹی' پہاڑ کی چوٹی۔ فَكُّ: مصدر چھڑانا' رہا کرنا۔ رَقَبَةٍ: گردن' غلام۔ مَسْغَبَةٍ: مصدر بھوک۔ مَتْرَبَةٍ: (از تراب) مٹی سے مشتق ہے خاکسار۔ مَیْمَنَةِ: داہنی طرف' مراد جنتی لوگ' صاحب سعادت۔ مَشْئَمَةِ: بائیں جانب' بدبختی' مراد دوزخی۔ مُؤْصَدَةٌ: (اِیْصَادٌ' اَوْصَدَ' یُوْصِدُ) مسلط کی گئی' سب طرف سے بند اسم مفعول مونث۔

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳

قسم ہے سورج کی | اوراس کی روشنی کی | اور چاند کی | جب وہ اس کے پیچھے سے نکلے | اور دن کی | جب | وہ اس کو روشن کردے

قسم ہے سورج کی اوراس کی دھوپ کی۔ اور چاند کی (قسم) جب وہ اس کے بعد نکلے۔ اور دن کی جب وہ اس (سورج) کو ظاہر کردے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶

اور رات کی جب | وہ اسے ڈھانپ لے | اور آسمان کی | اور جس ذات نے اسے بنایا | اور زمین کی | اور اس کی جس نے اسے بچھایا

اور رات کی (قسم) جب وہ اس (سورج) کو چھپالے۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اس کو

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ

اور جان کی | اور اس کی | جس نے اسے درست کیا | پس اس کو بتادی | اس کی نافرمانی | اور اس کی پرہیزگاری | کہ کامیاب ہوا

بچھایا۔ اور نفس کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو اپنی نافرمانی اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا کی۔ یقیناً وہ شخص مراد کو پہنچا

مَنْ زَكّٰهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

وہی | جس نے اس کو پاک رکھا | اور محروم رہا | وہی | جس نے اس کو ناپاک کیا | جھٹلایا | ثمود نے

جس نے (اپنے) اس (نفس) کو پاک کرلیا۔ اور نامراد ہوا جس نے اسے گناہ آلود کردیا۔ (قومِ) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث

بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

اپنی سرکشی سے | جب | اٹھ کھڑا ہوا | ان کا بڑا بدبخت | پس کہا | ان سے | اللہ کے رسول نے | (خبردار) اللہ کی اونٹنی

(صالحؑ کو) جھٹلایا جب ان میں سے ایک بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا تو اللہ کے رسول نے ان کو اللہ کی اونٹنی اور اس کی پانی کی باری سے

وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اور اس کی پانی پینے کی باری سے | پس انہوں نے جھٹلایا اس کو | پھر کاٹ ڈالا اس کو | تو ہلاکت نازل کی | ان پر

خبردار کیا۔ پھر (بھی) انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں چنانچہ ان کے ربّ نے بھی ان کے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

ان کے ربّ نے | ان کے گناہ کی وجہ سے | پھر ہموار کردیا ان کو | اور وہ نہیں ڈرتا | اس کے انجام سے

گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل فرمایا پھر سب کو برباد کر دیا اور اس نے ان کے انجام بد کی کچھ پرواہ نہ کی۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

قسم ہے رات کی | جب وہ چھا جائے | اور دن کی | جب وہ روشن ہو | اور اس کی | جو اس نے پیدا کئے | نر

قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے۔ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ چمک اُٹھے۔ اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر و مادہ

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ الشمس

شمس سورج کو کہتے ہیں اس سورت کی ابتدا لفظ شمس سے ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) سورج اور اس کی روشنی کی قسم جب وہ ساری دنیا کو روشن کردے۔
(۲) اور چاند کی جبکہ سورج کے غروب کے بعد طلوع کرکے رات کی تاریکی میں دنیا کو روشن کردے۔
(۳) اور دن کی جبکہ اس آسمانی فضا کو خوب چمکادے۔
(۴) اور رات کی جبکہ سورج کو ڈھانپ لے اور ساری دنیا پر اندھیرا چھا جائے۔
(۵) اور آسمان کی اور وہ ذات حق کی جس نے اپنی قدرت سے اسے بنایا۔
(۶) اور زمین کی اور اس حکمت والے کی جس نے اسے بچھایا۔
(۷) اور نفس انسان کے بولنے کی طاقت کی اور اُس قادر مطلق کی جس نے اس کو بنایا۔
(۸) پس اس کو حقائق کو سمجھنے کی قوت دے کر نیکی اور بدی کا راستہ بتادیا۔
(۹) ان سب میں اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ جس نے بولنے والا نفس کفر وشرک و گناہوں سے پاک رکھا وہ کامیاب رہا۔
(۱۰) اور جس نے عقل کو شہوت و غضب کے تابع کرکے روح کو ناپاک کردیا وہ ہمیشہ کی بھلائی سے محروم رہا۔
(۱۱) چنانچہ قوم ثمود نے حضرت صالحؑ کو اپنی سرکشی سے جھٹلایا۔
(۱۲) جبکہ تیار ہوا ان میں سب سے بدبخت قدار بن سالف اس اونٹنی کے قتل پر آمادہ ہوا۔
(۱۳) تو ان کو حضرت صالحؑ نے خبردار کیا کہ خدا کی پیدا کی ہوئی اس اونٹنی کو تکلیف نہ دینا اور پانی پینے سے نہ روکنا۔
(۱۴) پس انہوں نے انہیں جھٹلایا اور قدار بدبخت نے ان کے مشورہ سے اس کو زخمی کردیا تو اللہ نے اس جرم کے بدلے میں ان کو ہلاک کرکے دنیا سے بالکل فنا کردیا۔
(۱۵) اور اس کو سرکشوں کی تباہی کے برے انجام کی کوئی پرواہ نہیں وہ ایسی مخلوق اور پیدا کرسکتا ہے۔

سورۂ الیل

لیل رات کو کہتے ہیں چونکہ یہ سورت لفظ لیل سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) رات جب ساری دنیا پر چھا جائے۔
(۲) اور دن جب خوب روشن ہو جائے۔

افعال: تَلٰى: (از تِلوٌ) پیچھے آیا، ماضی۔ جَلّٰى: (تَجْلِيَةٌ از جَلَاءٌ) اس نے روشن کیا۔ يَغْشٰى: (از غِشْيٌ) وہ چھپالیتا ہے، چھا جاتا ہے مضارع۔ طَحٰى: (از طَحْوٌ) اس نے بچھایا، پھیلانا، ماضی۔ خَابَ: (از خَيْبَةٌ) وہ نامراد ہوا، ماضی۔ دَسّٰى: (تَدْسِيَةٌ از دَسٌّ) اس نے خاک میں چھپایا، ماضی۔ اِنْبَعَثَ: (اِنْبِعَاث از بعث) وہ اٹھا ماضی۔ عَقَرُوْا: (او عقر) انہوں نے کونچیں کاٹیں (ماضی، جمع غائب)۔ دَمْدَمَ: تباہ کرنا (از دَمْدَمَةٌ) اس نے الٹ دیا، مسلط کردیا۔

اسماء: نَهَار: دن، روز۔ نَاقَةَ: اونٹنی۔ سُقْيَا: پانی پینے کی باری۔ ذَنْبٌ: جمع ذُنُوْبٌ گناہ۔

وَالْأُنْثَىٰ ۝٣ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝٤ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝٥

اور مادہ | کہ بیشک تمہاری کوشش | مختلف ہے | پس | وہ جس نے | (عطیہ) دیا | اور پرہیزگاری اختیار کی

پیدا کئے بے شک تمہاری کوششیں بھی مختلف (نوعیت) کی ہیں۔ پھر جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝٧ وَأَمَّا

اور سچ جانا | اچھی بات کو | تو عنقریب ہم آسان کردیں گے اس کے لئے (چلنا) | آسان راستہ پر | اور وہ

اور اچھی بات کی تصدیق کی۔ تو ہم اس کے لئے آسانیاں مہیا کر دیں گے۔ اور جس نے

مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝٨ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝٩ فَسَنُيَسِّرُهُ

جس نے | بخل کیا | اور بے پرواہ رہا | اور جھٹلایا | نیک بات کو | تو عنقریب ہم اسے چلادیں گے

بخل سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ کی۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو ہم اس کے لئے مشکلات کا سامان

لِلْعُسْرَىٰ ۝١٠ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۝١١ إِنَّ عَلَيْنَا

مشکل کی طرف | اور اس کے کام نہ آئے گا | اس کا مال | جب وہ گرے گا (گڑھے میں) | بیشک | ہمارے ذمے ہے

مہیا کر دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا' جب وہ گڑھے میں گرے گا۔ بیشک (دین و دنیا) کی ہدایت ہمارے ہی

لَلْهُدَىٰ ۝١٢ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۝١٣ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

راہ دکھانا | اور بیشک | ہمارے ہاتھ میں ہے | آخرت | اور دنیا | پس میں نے ڈرادیا ہے تمہیں | آگ

اختیار میں ہے۔ اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہے۔ پس میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے

تَلَظَّىٰ ۝١٤ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝١٥ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا

بھڑکتی ہوئی سے | نہ داخل ہوگا اس میں | مگر | بڑا بدبخت | جس نے | جھٹلایا | اور منہ موڑا | اور الگ رہے گا اس سے

خبردار کیا ہے اس میں وہی گرے گا جو بڑا بدبخت ہو' جس نے (حق کو) جھٹلایا اور منہ موڑ لیا۔ اور اس (جہنم) سے پرہیزگار کو دور ہی

الْأَتْقَى ۝١٧ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۝١٨ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ

بڑا پرہیزگار | جو | دیتا ہے | اپنا مال | تاکہ وہ پاک ہوجائے | اور نہیں کسی کا | اس پر | کوئی احسان

رکھا جائے گا' جو اپنا مال' خرچ کرتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کو اُتارنے کے لئے

تُجْزَىٰ ۝١٩ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝٢٠ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝٢١

کہ اس کا بدلہ دیا جائے | مگر | چاہتے ہوئے | رضامندی | اپنے رب کی | جو سب سے برتر ہے | اور وہ عنقریب راضی ہوجائے گا

وہ خرچ کرتا ہے بلکہ محض اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے۔ اور وہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

سُورَةُ الضُّحَىٰ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۃ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحَىٰ ۝١ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝٣

قسم ہے دن کی روشنی کی | اور رات کی | جب | وہ چھاجائے | کہ نہیں چھوڑا آپ کو | آپ کے رب نے | اور نہ وہ بیزار ہوا

قسم ہے دن چڑھنے کی۔ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔ نہ تو آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے ناراض ہوا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) اور تمام مخلوقات جو اس نے نر و مادہ پیدا کیں۔
(۴) ان میں غور کرنے سے اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ جس طرح رات دن اور نر و مادہ میں فرق ہوتا ہے اسی طرح تمہاری کوششیں بھی مختلف ہیں کوئی نجات کی کوشش کرتا ہے اور کوئی ہلاکت کی۔
(۵) تو جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور پرہیزگار رہا۔
(۶) اور دین حق کی تصدیق کی۔
(۷) سو ہم اس کو دین حق کے آسان طریق پر چلنے کی توفیق بخشیں گے۔
(۸) مگر جس نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا اور خدا کے حکم کی پرواہ نہ کی۔
(۹) اور دین حق کو جھٹلایا۔
(۱۰) سو ہم اس کو تنگی اور مصیبت یعنی شرک و کفر کی راہ پر چلنا آسان کر دیں گے۔
(۱۱) اور جب وہ آخرت میں دوزخ کے گڑھے میں گرایا جائے گا تو اس کا مال کچھ بھی اس کے کام نہ آئے گا۔
(۱۲) بیشک سیدھے راستے پر لانا ہمارا ہی کام ہے۔
(۱۳) اور دنیا و آخرت کی کامیابی بھی ہمارے ہی قبضۂ اختیار میں ہے۔
(۱۴) پس میں نے تم کو ڈرا دیا ہے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے۔
(۱۵) اس میں وہی بدبخت گرے گا۔
(۱۶) جس نے رسولوں کو جھٹلایا اور ایمان لانے سے منہ موڑا۔
(۱۷) اور اس سے علیحدہ رہے گا وہی جو کفر اور گناہوں سے پرہیز کرتا رہا۔
(۱۸) جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔
(۱۹) اور اللہ پر کسی کا احسان تو ہے ہی نہیں کہ وہ اس کا بدلہ دے۔
(۲۰) مگر جو کام کسی نے محض اللہ کی رضامندی کے لئے کیا تو وہ اس کو ضرور اس کا بدلہ دے گا۔
(۲۱) اور وہ آخرت میں اللہ کے انعام سے راضی ہوگا۔

سورۃ الضحٰی

ضحٰی وقت چاشت کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت کے شروع میں ضحٰی کا لفظ آیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) کچھ دن وحی کے آنے میں دیر لگی تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد کو اس کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور اس سے ناراض ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ چاشت کا وقت جبکہ سورج خوب روشن ہو جاتا ہے۔
(۲) اور رات جبکہ دنیا پر چھا جائے۔
(۳) دونوں اس پر سچے گواہ ہیں کہ جس طرح دن کے بعد رات خدا کی ناراضی کا سبب نہیں بلکہ بندوں کے آرام کے لئے ہے اسی طرح وحی کا کچھ دنوں کے لئے بند ہونا خدا کی ناراضی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہوا ہے کہ بندے پہلے احکام پر عمل کر کے عادی ہو کر تازہ دم ہو جائیں۔

افعال: سَنُيَسِّرُهٗ: (از يُسْرٌ) ہم عنقریب آسان کر دیں گے' مستقبل قریب۔ تَرَدّٰى: (از رَدٰى) وہ ہلاک ہوا ماضی۔ تَلَظّٰى: (از تَلَظِّيٌ) وہ شعلہ مارتی ہے' ماضی (بھڑکتی آگ)۔ يُجَنَّبُ: (تَجَنُّبٌ) وہ دور رکھا گیا' مضارع مجہول۔ سَجٰى: (از سُجُوٌّ) وہ چھایا' سکون پذیر ہوا' ماضی۔ وَدَّعَ: (از تَوْدِيعٌ) رخصت کیا' جدا کیا' ماضی' چھوڑا۔ قَلٰى: ناخوش ہوا' بیزار ہوا' ناراض ہوا' ماضی۔
اسماء: شَتّٰى: متفرق' الگ الگ یہ شَتِيتٌ کی جمع ہے اسم صفت پراگندگی' بکھرنا۔ ابْتِغَاءَ: مصدر چاہنا' تلاش کرنا۔ ضحٰی: چاشت کا وقت۔

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
اور | البتہ آخرت | بہتر ہے | آپ کے لئے | دنیا سے | اور عنقریب آپ کو عطا کرے گا | آپ کا رب
اور البتہ آخرت آپؐ کے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے۔ اور عنقریب آپؐ کو آپ کا رب وہ کچھ عطا فرمائے گا

فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷
کہ آپؐ راضی ہو جائیں | کیا اس نے نہ پایا تھا آپ کو | ایک یتیم | پھر جگہ دی | اور پایا آپ کو | بے خبر | پھر راہ دکھا دی
کہ آپؐ راضی ہو جائیں گے (اے نبیؐ) کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یتیم نہ پایا پھر ٹھکانہ دیا۔ اور آپ کو بے خبر پایا تو سیدھی راہ دکھا دی۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ
اور آپ کو پایا | ضرورت مند | تو غنی کر دیا | پس جو | یتیم ہے | (اس پر) سختی نہ کیجئے | اور جو | سائل ہے
اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حاجت مند پایا، تو غنی کر دیا۔ پس جو یتیم ہو اس پر سختی نہ کیجئے۔ اور جو مانگنے آئے

فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع
تو اس کو نہ جھڑکئے | اور جو | نعمت ہے | آپ کے رب کی | اسے بیان کریں
تو اس کو مت جھڑکئے۔ اور آپؐ کے رب نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کا تذکرہ کرتے رہیے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ
کیا ہم نے کھول نہیں دیا | آپ کے لئے | آپ کا سینہ | اور ہم نے اُتار دیا | آپ سے | آپ کا بوجھ | جس نے | توڑ رکھی تھی
کیا ہم نے آپؐ کا سینہ کھول نہیں دیا۔ اور ہم نے آپؐ پر سے آپ کا وہ بوجھ اُتار دیا۔ جس نے آپ کی کمر

ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ
آپ کی کمر | اور بلند کر دیا ہم نے | آپ کے لئے آپ کا ذکر | پس بیشک | ہر مشکل کے ساتھ | آسانی ہے | بیشک
توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا ذکرِ خیر بلند کیا بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ یقیناً ہر تنگی

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸ ع
ہر مشکل کے ساتھ | آسانی ہے | پس جب | آپ فارغ ہوں | تو عبادت میں محنت کیجئے | اور | اپنے رب کی طرف | خوب رغبت کیجئے
کے بعد فراخی ہے۔ پس جب آپؐ (تبلیغ سے) فارغ ہوں تو (عبادت میں) خوب محنت کیجئے۔ اور اپنے رب کی طرف رغبت رکھئے۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ تین مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | اور اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ
قسم ہے انجیر | اور زیتون کی | اور طور | سینا کی | اور اس شہر (مکہ) کی | جو امن والا ہے | کہ بیشک
قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی۔ بلاشبہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) اور البتہ آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے۔
(۵) اور قیامت میں آپ کو اعلیٰ مرتبہ (بہت بڑی شفاعت) عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔
(۶) کیا آپ یتیم نہ رہ گئے تھے تو آپ کو ابوطالب کی پناہ میں دے دیا۔
(۷) اور اس نے آپ کو رسالت سے پہلے حق کو تلاش کرنے والا پایا تو آپ پر وحی نازل فرما کر دین حق کا راستہ بتا دیا۔
(۸) اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا تو خدیجۃ الکبریٰ کے مال اور مال غنیمت سے دولت مند کر دیا۔
(۹) پس ان انعامات الٰہی کے شکریہ میں یتیم پر سختی نہ کرنا۔
(۱۰) اور جو سائل ہو اس کو نہ جھڑکنا۔
(۱۱) اور اللہ کے احسانات کو بیان کر کے شکر ادا کیجئے۔

سورۂ الم نشرح

اس سورت میں حضورؐ کا سینہ کھولنے کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) ہم نے بچپن اور شب معراج میں آپ کے سینے میں شگاف کر کے آپ کے دل کو زمزم کے پانی سے دھو کر حکمت اور خداشناسی کے لئے کھول دیا۔
(۲) اور ہم نے اپنی مہربانی سے آپ پر عرب جیسی ضدی قوم میں تبلیغ کا کام بالکل آسان کر دیا۔
(۳) جو آپ کو سخت مشکل معلوم ہو رہا تھا۔
(۴) اور کلمہ شہادت و اذان و اقامت و خطبہ اور قرآن کی بہت ساری آیتوں میں ہم نے آپ کا نام اپنے نام کے ساتھ درج کر کے ساری دنیا میں قیامت تک آپ کا ذکر بلند کر دیا۔
(۵) پس جو مشکل آپ کو حق دین کی تبلیغ میں پیش آئے گی آسان کر دی جائے گی۔
(۶) یقیناً جو مشکل بھی آپ کو اس کام میں پیش آئے گی آسان کر دی جائے گی۔
(۷) اس لئے جب آپ لوگوں کو دعوت دینے سے فارغ ہوا کریں تو عبادت الٰہی میں کوشش کیا کیجئے۔
(۸) اور اپنے ہر کام میں اللہ ہی کی طرف رجوع فرمایا کیجئے۔

سورۂ التین

تین عربی میں انجیر کو کہتے ہیں چونکہ یہ سورت لفظ تین سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) تین اور زیتون (بیت المقدس کے پاس دو پہاڑ تھے جن پر انجیر اور زیتون کے درخت تھے جہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے)
(۲) اور طور سینا جس پر اللہ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تھا۔
(۳) اور یہ امن والا شہر (مکہ) جہاں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف نبوت بخشا۔

افعال: سَوۡفَ یُعۡطِیۡ: (از اِعطَاء) وہ دے گا۔ لَمۡ یَجِدۡ: (وَجۡدٌ) اس نے پایا، مضارع منفی۔ اٰوٰی: (اس نے جگہ دی) ماضی۔ تَنۡهَرۡ: (از نَهۡرٌ) تو جھڑکتا ہے، مضارع حاضر)۔ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ: (از شرح) ہم نے نہیں کھول دیا، مضارع منفی۔ وَضَعۡنَا: (از وَضۡعٌ) ہم نے اتارا، دور کیا (ماضی جمع متکلم)۔ اَنۡقَضَ: (از اِنۡقَاض) اس نے توڑا، ماضی۔ اِنۡصَبۡ: (از نَصَب) تھک جانا، محنت کرنا، امر حاضر)۔ اِرۡغَبۡ: (از رَغۡبَتٌ) خواہش کرو، امر حاضر)۔

اسماء: عَائِل: عیال دار، تنگ دست محتاج۔ صَدۡرَ: سینہ جمع صدور۔ وِزۡر: بوجھ۔ ظَهۡر: پیٹھ، پشت، بوجھ۔ عُسۡر: تنگی، مشکل۔ یُسۡر: آسانی۔ بَلَدِ الۡاَمِیۡنِ: امن والا شہر یعنی مکہ مکرمہ۔

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝٥

ہم نے پیدا کیا ہے | انسان کو | بہترین | صورت میں | پھر ہم نے لوٹا دیا اسکو | ادنیٰ ترین مخلوق کے درجہ میں

ہم نے انسان کو بہترین تناسب (و اعتدال) پر بنایا ہے۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت میں ڈال دیا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٦

مگر | جولوگ | ایمان لائے | اورانہوں نے عمل کیے | نیک | توان کے لئے | اجر ہے | نہ ختم ہونے والا

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کے لئے ایسا اجر ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۝٧ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۝٨

پس کیا چیز | جھٹلاتی ہے تجھ کو | اس کے بعد | (روزِ) جزا کے بارے میں | کیا نہیں اللہ | سب حاکموں میں بڑا حاکم؟

پھر اے مخاطب! اس کے بعد کون سی چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ علق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اقْرَأْ

پڑھیئے | اپنے رب کے نام سے | جس نے (سب کو) پیدا کیا | پیدا کیا | انسان کو | جمے ہوئے خون سے | پڑھیئے

(اے محمدؐ) آپ پڑھیئے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیئے

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝٣ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا

اور آپ کا رب | سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے | جس نے سکھایا | قلم سے | سکھایا | انسان کو | جو

اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ اسی نے انسان کو وہ سکھایا جو

لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝٦ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝٧ إِنَّ

وہ نہ جانتا تھا | ہرگز نہیں | بیشک | انسان | سرکشی کرتا ہے | کہ دیکھتا ہے خودکو | بے پرواہ | بیشک

وہ نہ جانتا تھا۔ ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو بے پرواہ اور مستغنی دیکھتا ہے۔ بیشک

إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝٨ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝٩ عَبْدًا إِذَا

آپ کے رب کی طرف ہے | لوٹ کر جانا | کیا تو نے دیکھا | اس کو | جو منع کرتا ہے | ایک بندے کو جب

تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے اے مخاطب! کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے (ہمارے خاص) بندے (محمدؐ) کو جب

صَلَّىٰ ۝١٠ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝١١ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝١٢ أَرَأَيْتَ

وہ نماز پڑھتا ہے | کیا تو نے دیکھا | اگر وہ ہو | ہدایت پر | یا حکم دیتا ہے | پرہیزگاری کا | کیا تو نے دیکھا

وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہو۔ یا پرہیزگاری کی ہدایت کرتا ہے۔ آپ نے دیکھ لیا؟

إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝١٣ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝١٤ كَلَّا لَئِنْ

کہ اگر | اس نے جھٹلایا | اور منہ موڑا | تو کیا وہ نہیں جانتا | کہ اللہ | دیکھتا ہے | ہرگز نہیں | اگر

اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔ تو کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۴) یہ غور کرنے والوں کے لئے اس بات کی شہادت ہیں کہ ہم نے انسان کو مزاج وقویٰ وصورت کے بہترین اعتدال میں پیدا کیا ہے جس سے وہ اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل کرسکتا ہے کیونکہ ان مقامات میں اللہ کے عالی حوصلہ پیغمبر پیدا ہوئے جو سب انسان ہی تھے۔

(۵) پھر ہم نے اس کی ناشکری کی وجہ سے اسے دوزخ میں ڈال دیا۔

(۶) مگر جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے۔ ان کے لئے آخرت میں ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا (ہمیشہ کی نعمت)

(۷) پس ایسے واضح دلائل کے بعد جزائے اعمال کے بارے میں آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے؟

(۸) وہ اللہ سب سے بڑا حاکم ہے دوبارہ اٹھانے اور اعمال کے مطابق بدلہ دینے پر قادر۔

سورۃ العلق

علق خون بستہ کو کہتے ہیں یہ سورت اسی لفظ سے شروع ہوئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) نبی بنا کر بھیجنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کے اندر خدا کی عبادت میں مصروف تھے کہ حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے اور حضور سے کہا اقراء (پڑھئے) آپ نے جواب دیا مَآ اَنَا بِقَارِیٍٔ (میں پڑھا ہوا نہیں) حضرت جبرئیل نے آپ کو زور سے دبایا اور اسی طرح تین مرتبہ سوال و جواب کرنے کے بعد یہ پہلی چار آیتیں پڑھنے کے لئے کہا اور آپ پڑھنے لگے" کہ اللہ جس نے سب کو پیدا کیا اس کا نام لے کر پڑھئے"۔

(۲) اس نے انسان کو خون بستہ (یا جراثیم منی) سے پیدا کیا۔

(۳) آپ پڑھئے اور آپ کا پروردگار بڑے کرم والا ہے۔

(۴) جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔

(۵) اور جو کچھ انسان نہ جانتا تھا اس کے سمجھنے کی ہمت دی مگر وہ ناشکری کرتا ہے۔

(۶) ایسا ہرگز نہیں چاہئے واقعی انسان بڑا ہی نافرمان ہے۔

(۷) اس لئے کہ وہ اپنی دولت اور مال پر مغرور ہو کر اپنے آپ کو خدا سے بے پروا سمجھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

(۸) کچھ شک نہیں کہ مرنے کے بعد سب کو اعمال کا جواب دینے کے لئے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۹) اے مخاطب! تو نے اس (ابوجہل) کو دیکھا ہے جو روکتا ہے۔

(۱۰) حضور کو نماز پڑھنے سے۔

(۱۱) دیکھو تو اگر آپ سیدھے راستے پر ہوں۔

(۱۲) یا آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا۔

(۱۳) دیکھو تو سہی اگر وہ ابوجہل حق کو جھٹلاتا اور اس کے ماننے سے منہ موڑتا ہے۔

(۱۴) تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ خدا اس کی شرارتوں کو دیکھ رہا ہے۔

افعال: رَدَدْنَا: (از رَدٌّ) ہم نے لوٹایا' ماضی۔ لَمْ سَ: نہیں ہے' افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اِقْرَءْ: (از قِرَاتٌ) تو پڑھ' امر حاضر)۔ یطْغٰی: (از طغیان) وہ سرکشی کرتا ہے' مضارع۔ رَاٰی: (از رَاٰیٌ) اس نے دیکھا' ماضی۔ یَنْھٰی: (از نَھْیٌ) وہ منع کرتا ہے مضارع۔ صَلّٰی: (تصلیۃٌ از صلوٰۃ) اس نے نماز پڑھی۔ تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا' ماضی۔

اسماء: تَقْوِیْمٍ: درست کرنا۔ اَسْفَلَ: بہت نیچے۔ سَافِلِیْنَ: پست سافل کی جمع۔ مَمْنُوْنٍ: احسان جتایا ہوا۔ اَحْکَمُ: بڑا حاکم۔ عَلَقٍ: خون کا لوتھڑا۔

لَمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ

وہ باز نہ آیا | تو ہم ضرور گھسیٹیں گے | پیشانی کے بالوں سے (پکڑ کر) | پیشانی | جھوٹی | خطاکار | تو بلالے وہ

باز نہ آئے گا تو ہم (اس کے) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ (وہ) پیشانی جو کذب اور خطا کاریوں سے آلودہ ہے۔ اب وہ اپنی

نَادِيَهُ ۙ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿۱۹﴾

اپنی مجلس والوں کو | ہم بھی بلا لینگے | دوزخ کے فرشتوں کو | ہرگز نہیں | آپ اسکا کہنا نہ مانیئے | اور سجدہ کیجئے | اور نزدیک ہو جائیے

مجلس والوں کو بلا لے، ہم بھی دوزخ کے فرشتے بلا لیں گے، ہرگز نہیں! آپ اُس شخص کا کہنا نہ مانیئے اور سجدے کیجئے اور قرب حاصل کیجئے۔

سُورَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾

بے شک ہم نے اُتارا اس (قرآن) کو | شب قدر میں | اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے | شب | قدر

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اُتارا۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

شب قدر | بہتر ہے | ہزار | مہینوں سے | اترتے ہیں فرشتے | اور روح (جبرئیل) | اس میں

(سنو!) شبِ قدر (خیر و برکت میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح القدس (جبرئیل) اپنے ربّ کے حکم سے

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

اپنے رب کے حکم سے | ہر امر کے متعلق | سلامتی والی ہے | وہ رہتی ہے | طلوع فجر تک

ہر امرِ (خیر) لے کر اس (رات) میں اُترتے ہیں۔ وہ امن اور سلامتی کی رات ہے اور وہ طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۃ البینۃ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ

نہ تھے | منکرین | اہل کتاب میں سے | اور مشرک (لوگ) | باز آنے والے

اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' وہ اور مشرکین (کفر سے) باز آنے والے نہ تھے۔

حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا

یہاں تک کہ | آئے ان کے پاس | کھلی دلیل | (یعنی) ایک رسول | اللہ کی طرف سے | جو پڑھ کر سنائے | اوراق

جب تک کہ ان کے پاس ایک روشن دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھ کر

مُطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا

پاکیزہ | جن میں | تحریریں ہیں | مضبوط | اور نہیں | مختلف ہوئے | وہ لوگ | جن کو دی گئی تھی

سنائے۔ جس میں وہ احکام درج ہیں جو (دین) کو قائم رکھنے والے (نہایت مستحکم) ہیں۔ اور اہلِ کتاب نے واضح دلیل آجانے کے بعد

آیت نمبر | آسان تفسیر

(۱۵) اسے ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے اگر وہ باز نہ آئے گا۔ تو ہم قیامت میں اس کے بال پکڑ کر دوزخ میں گھسیٹیں گے۔
(۱۶) یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر۔
(۱۷) پس وہ مدد کے لئے اپنے ہم مجلس شریروں کو بلا لے۔
(۱۸) ہم بھی اس کو دینے کے لئے اپنے دوزخ کے فرشتے کو بلا لیں گے۔
(۱۹) ہرگز نہیں آپ اس کی کوئی بات نہ مانئے اور اللہ کی دربار میں سجدہ کر کے اس کے قریب ہو جایئے۔

سورۃ القدر

قدر کے معنے رتبہ کے ہیں اس سورت میں شب قدر کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کچھ شک نہیں کہ ہم نے قرآن کو لوح محفوظ سے سب کا سب، مکمل رمضان کے مہینے اور لیلۃ القدر میں آسمان اول کی طرف نازل کیا اور پھر ۲۳ سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔
(۲) اور آپ کو کیا معلوم وہ قدر و منزلت کی رات کیا ہے؟
(۳) وہ قدر و عزت کی رات ثواب میں ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔
(۴) کیونکہ اس میں رحمت کے فرشتے اور جبرئیل ہر حکم کے متعلق جو آئندہ سال میں ہونا مقدر ہو چکا ہے اللہ کا حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔
(۵) وہ امن و سلامتی کی رات ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے۔

سورۃ البینۃ

بینہ دلیل کو کہتے ہیں اور مراد اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس سورت میں اسی واضح حجت کا بیان ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) منکرین اہل کتاب اور مشرکین مکہ کفر و شرک سے اس وقت تک باز آنے والے نہ تھے کہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک واضح دلیل آ جائے۔
(۲) یعنی اللہ کا رسول (نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پاس آ کر قرآن کے پاک صفحات پڑھ کر سنائیں۔
(۳) جن میں اللہ کی پکی اور سچی آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

افعال: یَنۡتَهِ: (اِنۡتِهَاء ازنهی) وہ باز رہتا ہے۔ نَسۡفَعۡ: (ازنَسۡفَعٌ) ہم گھسیٹیں گے، مضارع متکلم۔ یَدۡعُ: وہ بلائے گا، واحد غائب۔ نَدۡعُ: ہم بلائیں گے جمع متکلم، مضارع۔ اَدۡرٰی: (ازاِدۡرَاءٌ) اس نے سکھایا، ماضی۔ لَمۡ یَکُنۡ: نہ تھے، مضارع منفی۔ تَاۡتِیۡ: (ایتَانٌ) وہ آئی (مضارع مونث غائب)۔

اسماء: نَاصِیَة: پیشانی۔ نَادِیَه: مجلس۔ زبانیه: دوزخ کے فرشتے، پیارے، یار۔ اِنَّا: بے شک ہم۔ خَیۡر: بہتر۔ الف: ہزار۔ شَهۡر: مہینہ جمع شهور۔ مُنۡفَکِّیۡنَ: جدا ہونے والے۔ مُنۡفَكٍّ: اسم فاعل۔ قَیِّمَةٌ: مضبوط، درست، مستحکم۔

الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

کتاب | مگر | بعد اس کے کہ | آ چکی ان کے پاس | واضح دلیل | اور حکم نہیں دیا گیا تھا ان کو | مگر یہ کہ عبادت کریں

اس میں اختلاف کیا۔ حالانکہ ان (اہل کتاب) کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ (وہ لوگ)

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اللہ کی | خالص کرتے ہوئے | اس کے لئے | عبادت کو | یکسو ہو کر | اور قائم کریں | نماز

خالص اعتقاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں۔ یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی کریں

وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اور دیں | زکوٰۃ | اور یہی ہے دین | مضبوط | بیشک جو لوگ | منکر ہوئے | اہل کتاب

اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا (سیدھا) دین ہے۔ بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (دین حق کے) منکر ہوئے

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ

اور مشرکین | آگ میں (ہوں گے) | دوزخ کی | ہمیشہ رہیں گے | اس میں | یہی لوگ ہیں | بدترین

وہ اور مشرکین دوزخ کی آگ میں پڑیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے' یہی لوگ بدترین

الْبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ

مخلوق | بیشک | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے | نیک | یہی لوگ ہیں | بہترین

مخلوق ہیں۔ بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے' یہی لوگ بہترین

الْبَرِيَّةِ ۝۷ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مخلوق | ان کا بدلہ ہے | ان کے رب کے پاس | باغات | ہمیشہ رہنے کے | بہتی ہیں | ان کے نیچے

مخلوق ہیں۔ ان کی جزا اُن کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ

نہریں | وہ رہیں گے | ان میں | ہمیشہ ہمیشہ | اللہ راضی ہوا | ان سے | اور وہ راضی ہوئے | اس سے | یہ

ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے' اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے گا' اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے۔ یہ

لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸

اس کے لئے ہے | جو ڈرتا ہے | اپنے رب سے

اجر اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا ہو۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ

جب ہلا دی جائے گی | زمین | اس کے زلزلہ سے | اور نکال باہر کرے گی | زمین | اپنے بوجھ | اور کہے گا

جب زمین زلزلہ سے ہلا ڈالی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے) نکال باہر کر دے گی۔ اور انسان کہے گا کہ

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) اہل کتاب کا اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی خوشخبریوں کی وجہ سے اس بات پر اتفاق تھا کہ نبی آخر الزمان کوہ فاران (مکہ) میں بنی قیدار بن اسمٰعیلؑ میں پیدا ہوں گے اور ان کا نام محمد واحمد ہوگا۔ مگر جب وہ آنحضرتؐ جو اس خوشخبری کا صحیح مصداق اور حق کی ایک دلیل واضح تھے۔ ان کے پاس آئے تو ان کے متعلق باہم اختلاف کرنے لگے بعض ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کیا۔

(۵) اور ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ یک رخ ہوکر خالص ایک اللہ کی عبادت کرو اور نماز و زکوٰۃ ادا کرو اور یہی اللہ کا سچا دین ہے۔

(۶) اور کچھ شک نہیں کہ منکرین اہل کتاب اور مشرکین مکہ سب دوزخ میں ہوں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہی لوگ سب سے خراب مخلوق ہیں۔

(۷) کچھ شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہی بہترین مخلوق ہیں۔

(۸) ان کا بدلہ اللہ کے یہاں باغ ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ بدلہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

سورۃ الزلزال

زلزال بھونچال کو کہتے ہیں۔ اس میں زلزلہ قیامت کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب دوسری بار صور پھونکنے سے زمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔

(۲) اور مردے اور گڑے ہوئے جو کچھ زمین کے اندر ہوں گے زمین ان کو خدا کے حکم سے نکال باہر کرے گی۔

افعال: اُوْتُوا: (از ایتان) وہ دیئے گئے ماضی مجہول۔ جَآءَتْ: (یَجِیْئُ) وہ آئی (ماضی مونث غائب)۔ تَجْرِیْ: (رجریٌ، جَرْیان) وہ بہتی ہے مضارع مونث غائب۔ خَشِیَ، خَشْیَۃً: وہ ڈرا۔ زُلْزِلَتْ: (زلزلۃ) وہ ہلائی گئی، بھونچال سے ماضی مجہول۔

اسماء: حُنَفَآءَ: حنیف کی جمع، سچے مسلمان، یکسو اللہ کی طرف مائل ہونے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ الْبَرِیَّۃِ: مخلوق، دنیا۔ خَالِدِیْنَ: وہ ہمیشہ رہنے والے خالد کی جمع۔ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کے لئے (اسم مصدر ہے)۔ اَثْقَالَ: ثقل کی جمع بوجھ۔

الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ

انسان | کہ اس کو کیا ہوگیا؟ | اس دن | وہ بیان کردے گی | اپنی خبریں | اس وجہ سے کہ آپ کا رب

اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اس دن یہ (زمین) اپنی (تمام) خبریں بیان کر دے گی۔ اس لئے کہ آپ کے رب کا

اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾

وحی کردے گا | اس کی طرف | اس دن | باہر نکلیں گے | لوگ | گروہ در گروہ | تاکہ وہ دیکھ لیں | اپنے اعمال کو

اس کو یہی حکم ہوگا۔ اُس دن لوگ مختلف گروہوں میں آئیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھا دیئے جائیں۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

پس جو کوئی | کرے گا | برابر | ایک ذرّہ کے | نیکی | وہ اس کو دیکھ لے گا | اور جو کوئی | کرے گا

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی' وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرّہ برابر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۧ﴿۸﴾

برابر | ایک ذرّہ کے | بدی | وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا

برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ

قسم ہے دوڑنے والے (گھوڑوں) کی | ہانپتے ہوئے | پھر آگ نکالنے والوں کی | سُم مار کر | پھر حملہ کرنے والوں کی

قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی جو ہانپتے جاتے ہیں۔ پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ نکالنے والوں کی' پھر حملہ کرنے والوں کی

صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ

صبح کے وقت | پھر وہ اڑاتے ہیں | اس سے | غبار | پھر وہ اندر گھس جاتے ہیں | اس وقت | فوج میں | کہ بیشک

صبح کے وقت پھر جو اس وقت گرد اڑاتے ہیں۔ پھر اندر جو اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔ بلاشبہ

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ

انسان | اپنے رب کا | بڑا ناشکرا ہے | اور بیشک وہ | اس بات پر | گواہ ہے | اور بیشک وہ | محبت میں

انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔ اور بیشک وہ خود بھی اس بات کو خوب جانتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ مال

الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾

مال کی | بڑا سخت ہے | پس کیا وہ نہیں جانتا | جب اٹھائے جائیں گے | جو کچھ | قبروں میں ہے

کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا اس وقت کو' جب قبروں سے مُردے اُٹھائے جائیں گے

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾

اور حاصل کئے جائیں گے | جو (راز) | سینوں میں ہیں | تو بلاشبہ | ان کا رب | ان سے | اس دن | خوب خبردار (ہوگا)

اور سینوں کے سب راز ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ بیشک ان کا رب اس دن ان کی حالت سے خوب خبردار ہوگا۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۳) اور کافر انسان حیران ہو کر کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا کیونکہ اس کو دنیا میں اس کا یقین نہ تھا۔
(۴) اس دن وہ جو کچھ اس کے اوپر نیک و بد کیا گیا تھا سب بیان کر دے گی۔
(۵) کیونکہ اللہ اس کو ان سب باتوں کے بیان کرنے کا حکم دے گا۔
(۶) اس دن لوگ قبروں سے نکل کر اعمال کی جانچ پڑتال کے مقام کی طرف مختلف حالتوں میں جائیں گے۔ کوئی بدکار سیاہ چہرہ اور کوئی نیکوکار روشن چہرہ تاکہ اپنے اعمال کی جزا دیکھ لیں۔
(۷) پس جو دنیا میں ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ قیامت میں اعمال نامہ کے اندر لکھی ہوئی پائے گا۔
(۸) اور جو دنیا میں ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کو لکھا ہوا پائے گا۔

سورۂ عادیات

عادیات یعنی دوڑنے والے گھوڑے۔ چونکہ اس سورت میں غازیوں کے دوڑنے والے گھوڑوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ گھوڑے جو جہاد میں دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں۔
(۲) پھر پتھروں پر ٹاپ مار مار کر آگ نکالتے ہیں۔
(۳) پھر صبح کے وقت دشمن کے لشکر پر حملہ کرتے ہیں۔
(۴) پھر اس میں غبار اڑاتے ہیں۔
(۵) پھر اس وقت وہ دشمن کی فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔
(۶) وہ اس بات کی واضح شہادت ہیں کہ کافر انسان اپنے رب کی نعمتوں کا سخت ناشکرا ہے کہ اس کی پروردگاری اور خدائی کا اقرار نہیں کرتا جس کے بدلے میں اس پر قتل و غارت کا بازار گرم کیا جا رہا ہے۔
(۷) اور اس بات کی دلیل خود اس کا یہ ہنگامہ ہے۔
(۸) اور مال کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ اصلی نعمت دینے والے (اللہ) کو بھی فراموش کر بیٹھا ہے۔
(۹) کیا اسے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن جب مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔
(۱۰) اور جو کچھ ان کے سینوں میں نیک و بد عقیدے تھے سب ظاہر ہو جائیں گے۔
(۱۱) تو کچھ شک نہیں کہ اس روز ان کا پروردگار ان کے تمام اعمال سے خوب واقف ہے اس کے مطابق ان کو جزا و سزا دے گا۔

افعال: تُحَدِّثُ: (از حدث) پیدا ہونا' وہ بتائے گی' خبر دے گی (مضارع مونث غائب)۔ یُرَوْا: (از رؤیت) وہ دکھلائے جائیں گے' مضارع مجہول۔ اَثَرْنَ: (اِثَارَۃٌ' اَثْرٌ) اٹھانا' انہوں نے اٹھالیا' (ماضی مونث غائب)۔ وَسَطْنَ: (وَسْطٌ) بیچ میں جا گھستے ہیں۔ (ماضی مونث غائب)۔ بُعْثِرَ: (بَعْثَرَۃٌ) اس کو اٹھایا گیا۔ حُصِّلَ: (از تحصیلٌ) وہ حاصل کیا گیا' (ماضی مجہول)۔

اسماء: اَشْتَاتٌ: منتشر' پراگندہ۔ مِثْقَالَ: ہم وزن' برابر۔ عَادِیَات: تیز دوڑنے والے گھوڑے۔ ضَبْحًا یاضَبْعٌ' ہانپنا' مصدر۔ مُوْرِیَات: پتھر سے آگ نکالنے والے' گھوڑوں کی جفت ہے۔ قَدْحًا: آگ روشن کرنا' چقماق سے آگ نکالنا۔ مغیرات: غارت گری کرنے والیاں۔ نَقْعٌ: گرد و غبار۔ کَنُوْدٌ: ناشکرہ' نمک حرام۔ شَھِیْدٌ: گواہ' جاننے والا۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ إِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ① مَا الْقَارِعَةُ ② وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ③ يَوْمَ

وہ کھڑکھڑانے والی | کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ | اور آپ کو کیا خبر | کہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ | جس دن

وہ کھڑکھڑانے والی۔ (جانتے ہو) کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ جس دن

يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ④ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

ہوں گے | لوگ | پروانوں کی طرح | بکھرے ہوئے | اور ہو جائیں گے | پہاڑ | رنگین اون کی طرح

لوگ پریشان حال پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ برنگی اون کی

الْمَنْفُوْشِ ⑤ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑥ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

دھنی ہوئی | پس | وہ جس کے | بھاری ہوں گے پلّے (نیک اعمال کے) | سو وہ ہوگا | زندگی

طرح اُڑ رہے ہوں گے۔ پس جس کسی کے اعمالِ نیک کا وزن بھاری ہوگا تو وہ خاطر خواہ عیش

رَّاضِيَةٍ ⑦ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑧ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ⑨

پسندیدہ میں | اور | وہ | جس کے | ہلکے ہوں گے | پلّے (نیکیوں کے) | تو اس کا ٹھکانا | ہاویہ ہوگا

میں ہوگا۔ اور جس کے نیک اعمال کا وزن ہلکا ہوگا۔ تو اس کا ٹھکانا ''ہاویہ'' ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ⑩ نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

اور آپ کو کیا معلوم | کہ کیا ہے وہ؟ | وہ آگ ہے | دہکتی ہوئی

اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ (ہاویہ) کیا ہے؟ وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورہ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ② كَلَّا سَوْفَ

غافل کر دیا تمہیں | کثرت (کی حرص) نے | یہاں تک کہ | تم نے دیکھ لیں | قبریں | ہرگز نہیں | عنقریب

تم کو کثرتِ مال کی طلب نے غفلت میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔ ہرگز نہیں! تم عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ③ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

تم جان لوگے | پھر | ہرگز نہیں | جلد | تم جان لوگے | ہرگز نہیں | کاش! | تم جانتے

جان لو گے۔ پھر ہرگز نہیں! تم عنقریب دیکھ لو گے۔ ہرگز نہیں! اگر تم اپنا انجام یقینی طور پر جانتے ہوتے

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑤ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

یقینی طور پر | تم ضرور دیکھو گے | دوزخ کو | پھر | تم ضرور دیکھو گے اس کو

تو (ایسا نہ کرتے)۔ تم ضرور اپنی آنکھوں سے دوزخ کو دیکھ لو گے۔ پھر اس کو یقین کی

سورۃ القارعہ

قارعہ کے معنے ہیں کھڑکھڑانے والی مراد قیامت ہے اس سورت میں اس کے بعض احوال بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) وہ کھڑکھڑانے والی۔
(۲) وہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے۔
(۳) اور آپ کیا جانیں وہ کھڑکھڑانے والی کیا چیز ہے؟
(۴) وہ قیامت ہے جس دن لوگ بے قراری اور پریشانی کی وجہ سے پروانہ کی طرح ادھر ادھر پھر رہے ہوں گے۔
(۵) اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اس طرح ہوا میں اڑے اڑے پھریں گے جس طرح رنگدار دھنی ہوئی اون۔
(۶) پس اس روز جس کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا۔
(۷) وہ پسندیدہ عیش و آرام میں ہوگا۔
(۸) اور جس کے نیک اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا۔
(۹) اس کا ٹھکانا ہاویہ (دوزخ) ہوگا۔
(۱۰) اور آپ کیا جانیں وہ ہاویہ ہے کیا چیز؟
(۱۱) وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

سورۃ تکاثر

تکاثر۔ مال و اولاد و شان میں زیادتی کی لالچ کرنا اس سورت میں اس بات کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) لوگو! تم کو مال و اولاد و شان میں زیادتی کی لالچ نے آخرت سے بے پروا، بے فکر کر دیا ہے۔
(۲) اور تمہاری یہ غفلت اس وقت تک برابر قائم رہے گی کہ تم مر کر قبر میں پہنچ جاؤ۔
(۳) ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہئے۔ مرنے کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا۔
(۴) ایسی بے پروائی ہرگز نہیں چاہئے قیامت میں تمہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔
(۵) ایسی غفلت ہرگز نہیں چاہئے۔ کاش! تم اس حقیقت کو یقینی طور پر جان لیتے کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا اور اس میں جو کچھ ہے کچھ نہیں تو کبھی ایسی غفلت نہ کرتے۔
(۶) یقینی بات ہے کہ آخرت میں اس غفلت اور انکار کے نتیجہ کے طور پر تم کو دوزخ دیکھنی پڑے گی۔

افعال: **ثَقُلَت**: (از ثقل) وہ بھاری ہوئی، (ماضی مونث غائب)۔ **خَفَّت**: (از خِفَّۃٌ) ہلکی ہوئی، ماضی (واحد مونث غائب)۔ **اَلْهٰى**: (از لَهْوٌ، اِلْهَاوٌ) اس نے غافل کر دیا، کیا ماضی۔ **زُرْتُمْ**: (از زِيَارَۃٌ) تم نے زیارت کی، ماضی حاضر)۔ **تَرَوُنَّ**: (از رویت) تم دیکھو گے، مضارع حاضر۔

اسماء: **قارعۃ**: سختی، قیامت، کھڑکھڑانے والی۔ **فراش**: پروانہ، چراغ کا پتنگا۔ **مَبْثُوث**: بکھرا ہوا۔ **عِهْن**: رنگی ہوئی اون۔ **مَنْفُوش**: دھنی ہوئی۔ **مَوَازِين**: ترازو، وزن، میزان جمع، اسم آلہ۔ **عِيْشَۃٌ**: زندگی، گزران۔ **رَاضِيَۃ**: خوش ہونے والی اسم فاعل۔ **اُمُّہٗ**: ٹھکانا، ماں، جڑ۔ **حَامِيَۃٌ**: دہکتی ہوئی آگ۔ **تَكَاثُرٌ**: (از کثرت) زیادتی کی حرص، کثرت طلب کرنا۔

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

یقین کی آنکھ سے | پھر | تم سے پوچھا جائے گا | اس دن | نعمتوں کے بارے میں

آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

قسم ہے زمانہ کی | کہ بیشک انسان | نقصان میں ہے | مگر | جو لوگ | ایمان لائے | اور انہوں نے عمل کئے

قسم ہے زمانہ کی۔ کہ یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

نیک | اور ایک دوسرے کو وصیت کی | حق کی | اور وصیت کی | صبر کی

عمل کئے۔ اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر و تحمل سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا

خرابی ہے | ہر | طعنہ دینے والے | غیبت کرنے والے (کے لئے) | جو | جمع کرتا ہے | مال کو

خرابی ہے ہر اس شخص کے لئے جو طعنہ دیتا اور عیب جوئی کرتا ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو

وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا

اور اسے گنتا رہتا ہے | وہ خیال کرتا ہے | کہ | اس کا مال | ہمیشہ رکھے گا اس کو | ہرگز نہیں

گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ ہرگز نہیں!

لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵

وہ ضرور ڈالا جائے گا | ''حطمہ'' میں | اور | آپ کو کیا معلوم | کہ وہ ''حطمہ'' کیا ہے

وہ یقیناً ''حطمہ'' میں ڈال دیا جائے گا اور آپ کیا جانیں کہ وہ ''حطمہ'' کیا ہے۔

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

اللہ کی آگ ہے | بھڑکائی ہوئی | جو جا پہنچے گی | دلوں تک | بیشک وہ | ان پر

(وہ) اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو (اس کے حکم سے) بھڑکا دی گئی ہے جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ وہ ان کو

مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

(چاروں طرف سے) بند کردی جائے گی | لمبے لمبے ستونوں میں

(چاروں طرف سے) گھیرے ہوئے ہوگی بڑے بڑے لمبے ستونوں میں۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۷) پھر تم اسے یقینی طور پر دیکھ لو گے۔

(۸) پھر اس دن اللہ کی کھلی اور چھپی نعمتوں کی تم سے ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔

سورۃ العصر

عصر زمانہ کو کہتے ہیں اس سورت میں عصر کو بطور شہادت پیش کیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) زمانے کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے والوں پر ثابت ہو جائے گا۔

(۲) کہ سرکش انسان (جیسے قوم نوحؑ ولوطؑ وغیرہ کے لوگ) سخت نقصان میں رہے کہ دین و دنیا میں خدا کے عذاب کے لائق ٹھہرے۔

(۳) مگر کامیاب وہی لوگ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا کر ہمیشہ نیک عمل کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو امر حق (دین اسلام) کی اور اللہ کی بات کی سربلندی میں ہر قسم کی تکلیف پر صبر کی وصیت کی۔

سورۃ الھمزہ

ھمزہ۔ غیبت کرنے والا۔ اس سورت میں ایسے ہی شخص کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) غیبت کرنے والے طعنہ دینے والے کے لئے آخرت میں ہلاکت ہے۔

(۲) جو لالچ دنیا کی وجہ سے مال جمع کرتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔

(۳) کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کا ساتھ دے گا۔

(۴) ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ آخرت کے روز اسے حطمہ میں ڈالا جائے گا۔

(۵) اور آپ کیا جانیں وہ حطمہ ہے کیا چیز؟

(۶) وہ غضب الٰہی کی بھڑکائی ہوئی ایک آگ ہے۔

(۷) وہ جسموں کو لگتے ہی دلوں پر اثر کر جائے گی۔

(۸) اور ان پر چاروں طرف سے ایسی بند کر دی جائے گی کہ کسی طرف سے نہ نکل سکیں گے۔

(۹) اور انہیں لمبے لمبے آگ کے ستونوں سے باندھ دیا جائے گا۔

افعال: تَوَاصَوْا: (تواصی از وصیت) انہوں نے وصیت کی تلقین، تاکید کی، ماضی جمع غائب۔ عَدَّدَ: (تعدید از عَدّ) اس نے گنا، ماضی۔ یَحْسَبُ: (از حَسْبٌ) وہ خیال کرتا ہے، مضارع۔ اَخْلَدَ: (اِخلَادٌ از خَلود) وہ ہمیشہ رہا اس نے ہمیشہ رکھا، ماضی۔ لَیُنْبَذَنَّ: (از نَبَذ) وہ ضرور ڈالا، پھینکا جائے گا۔

اسماء: عَصْرِ: زمانہ (شام کے قریب کا وقت)۔ وَیْلٌ: ہلاکت ہو، افسوس، کلمہ بدعا، دوزخ کے ایک حصہ کا نام۔ ھُمَزَۃٍ: عیب چین، آنکھ کے اشارے، تحقیر کرنے والا۔ لُمَزَۃٍ: عیب گو، چغل خور۔ مُوْقَدَۃُ: (ایقاد از وقود) سلگائی ہوئی آگ۔ اَفْئِدَۃِ: دل جمع فواد۔ مُؤْصَدَۃٌ: مسلط کی گئی، اسم مفعول۔ عَمَدٍ: ستون جمع عماد۔ مُمَدَّدَۃٍ: دراز، لمبے، کیف، کیا، کس طرح۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ

کیا آپ نے نہیں دیکھا | کہ کیسا | سلوک کیا | آپ کے ربّ نے | ہاتھی والوں کے ساتھ | کیا نہیں کردیا تھا اس نے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے ربّ نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا (اللہ تعالیٰ نے) ان

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ

ان کی تدبیر کو | بے کار | اور اس نے بھیجے | ان پر | پرندے | گروہ در گروہ | جو پھینکتے تھے ان پر

کی تمام تدابیر کو ناکام نہیں بنا دیا۔ اور (یہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے) ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان پر اوپر سے

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

پتھر | کنکری (قسم کے) | پس کردیا ان کو | بھوسہ کی طرح | کھائے ہوئے

پتھریلی کنکریاں پھینکتے تھے۔ پھر ان کو (اللہ تعالیٰ نے) کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ

سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا

اسلئے کہ مانوس کردیا | قریش کو | انکو مانوس کرنا | سفر سے | سردی | اور گرمی میں | پس چاہئے کہ وہ عبادت کریں

چونکہ (اللہ نے) قریش (کے دلوں) میں ایک رغبت پیدا کردی۔ ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی رغبت دلائی۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ اس

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

ربّ کی | اس | گھر کے | جس نے | کھلایا ان کو | بھوک میں | اور امن دیا ان کو | خوف سے

گھر (خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن میں رکھا۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

سورۂ ماعون مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

کیا آپ نے دیکھا | اس کو جو | جھٹلاتا ہے | روزِ جزا کو؟ | پس یہی ہے | جو | دھکے دیتا ہے | یتیم کو

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ یہ شخص ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤

اور ترغیب نہیں دیتا | کھانا کھلانے کی | مسکین کو | پس ہلاکت ہے | ان نمازیوں کے لئے

اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ پس ایسے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۂ الفیل

فیل۔ ہاتھی۔ اس سورت میں ہاتھی والوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔ اور اصحاب فیل کا مختصر قصہ یہ ہے کہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کی طرف سے ابرہہ بن اشرم حاکم یمن نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پچاس روز پہلے ہاتھیوں کی ایک بڑی فوج لے کر کعبہ پر حملہ کیا لیکن خدا کے حکم سے چھوٹے چھوٹے عجیب پرندوں نے کنکریاں برسا کر تمام لشکر کو ہلاک کر دیا۔

(۱) ابرہہ بن اشرم حاکم یمن اور اس کے لشکر جو ہاتھیوں سمیت کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے آئے تھے ان کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

(۲) اللہ نے ان کی وہ تدبیر جو انہوں نے کعبۃ اللہ کو گرانے کی سوچی تھی بالکل غلط اور بیکار کر دی۔

(۳) اور بھیج دیئے ان پر گروہ کے گروہ چھوٹے چھوٹے پرندے۔

(۴) جو ان پر اپنی چونچوں اور پنجوں میں سے کنکریاں پھینکتے تھے۔

(۵) جن کے چوٹ سے اللہ نے ان کو ایسا ہلاک کر دیا جیسے جگالی کیا ہوا بھس۔

سورۂ قریش

قریش قیدار بن اسمٰعیل کی نسل سے ایک معزز خاندان ہے چونکہ اس سورت میں اسی خاندان کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) چونکہ مکہ میں خوراک کی اشیاء کے پیدا نہ ہونے کی وجہ سے اللہ نے قریش کے دلوں کو سفر کا خوگر اور عادی بنا دیا تھا۔

(۲) کہ وہ ہمیشہ سال میں دو تجارتی سفر کرتے تھے۔ سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف۔ لوگ ان کو حرم والے سمجھ کر ان کے مال سے کوئی غرض نہ رکھتے اور وہ تجارت میں نفع اٹھاتے۔

(۳) پس ان کو لازم تھا کہ مالک کعبہ یعنی خدا کی عبادت کرتے۔

(۴) جس نے اپنے فضل سے اس حرم کے وسیلے کی بدولت انہیں روزی عطا کر کے بھوک سے بچایا اور چوروں اور ڈاکوؤں کے خوف سے امن بخشا۔

سورۂ الماعون

ماعون۔ برتنے کی چیزیں۔ چونکہ اس سورت میں ان چیزوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) آپ نے تو ایسے شخص کو دیکھ لیا جو قیامت میں جزائے اعمال یا دین اسلام کو جھٹلاتا ہے۔

(۲) پس یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو اپنے پاس سے دھکے دے کر نکالتا ہے۔

(۳) اور دوسروں کو بھی محتاج کو کھانا کھلانے پر نہیں ابھارتا۔

(۴) پس ایسے غفلت اور سستی کرنے والے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

افعال: اَلَمْ تَرَ: (از رَوِیت) نہ دیکھا تو نے مضارع منفی۔ یَجْعَل: (جَعَلٌ) وہ کرتا ہے مضارع۔ تَرْمِیْ: (از رَمْیٌ) وہ پھینکتی ہے مضارع۔ یَدُعُّ: (از دَعٌّ) وہ زور سے دھکا دیتا ہے مضارع۔ یَحُضُّ: (از حَضٌّ) وہ ابھارتا ہے ترغیب دلاتا ہے مضارع۔

اسماء: کَیْدٌ: مکر و فریب کرنا مصدر۔ تَضْلِیْلٌ: گمراہ کرنا۔ اَبَابِیل: گروہ در گروہ جھلر کے جھلر۔ سِجِّیْل: کنکر۔ عَصْف: بھوسا بھس۔ مَاْکُوْل: کھایا ہوا۔ اِیْلَاف: (افعال کا مصدر از الفت) مانوس۔ شِتَآءِ: موسم سرما۔ صَیْف: موسم گرما۔ مُصَلِّیْنَ: واحد مُصَلِّیْ نمازی۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦

جو | اپنی نمازوں سے | غافل ہیں | جو لوگ | دکھاوا کرتے ہیں

جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں (یعنی) وہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

اور روکتے ہیں | عام ضرورت کی چیز

اور معمولی برتنے کی چیز بھی (ضرورت مند کو) نہیں دیتے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ

بیشک | ہم نے دی آپ کو | "کوثر" | پس نماز پڑھیے | اپنے رب کی | اور قربانی کیجیے | بیشک

یقیناً ہم نے آپ کو خیرِ کثیر عطا کی۔ پس آپ اپنے رب کی نماز پڑھا کیجیے اور قربانی کیجیے۔ بیشک

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

آپ کا دشمن | ہی | بے نام ونشان ہے

آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکّہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢

کہہ دیجئے | اے | کافرو! | میں عبادت نہیں کرتا | جس کی | تم عبادت کرتے ہو

آپ فرما دیجئے اے کافرو! جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو، میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم | عبادت کرنے والے ہو | جس کی | میں عبادت کرتا ہوں | اور نہ میں ہی | عبادت کرنے والا ہوں

اور نہ ہی تم اس اللہ کی عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں کبھی ان (معبودوں) کی عبادت کروں گا

مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ

جس کی | تم عبادت کرتے ہو | اور نہ تم | عبادت کرنے والے ہو | جس کی میں عبادت کرتا ہوں | تمہارے لئے

جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم ہی اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

تمہارا دین ہے | اور میرے لئے | میرا دین

تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۵) جو اپنی نماز سے بے پروائی کرتے ہیں کہ کبھی پڑھ لیتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔
(۶) جو پڑھتے بھی ہیں تو نمائش کے لئے۔
(۷) اور زکوٰۃ و خیرات کا تو کیا ذکر اپنے کنجوسی کی وجہ سے گھر میں برتنے کی چیزیں بھی دوسروں کو مانگی نہیں دیتے۔

سورۂ الکوثر

کوثر۔ فضل کثیر و خیر کثیر۔ مراد اللہ کی ظاہری و باطنی نعمتیں جن میں سے ایک حوض کوثر ہے جو حضور کو قیامت میں دی جائے گی اس سے آپ مسلمانوں کو سیراب کریں گے اس سورت میں اسی کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم نے آپ کو بے شمار ظاہری و باطنی نعمتیں (دنیا میں نبوت عامہ وغیرہ اور آخرت میں بہت بڑی شفاعت و تالاب کوثر) عطا کی ہیں۔
(۲) پس اس بہت بڑی نعمت کے شکریہ میں آپ اپنے رب کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔
(۳) آپ کے دشمن جو کہتے ہیں کہ آپ کا بیٹا نہیں اس لئے مرنے کے بعد آپ کا کون نام لے گا؟ یہ ان کی بے وقوفی ہے بلکہ آپ کے دشمن ہی کا دنیا سے نام و نشان مٹ جائے گا۔

سورۂ الکافرون

کافرون۔ کافر کی جمع۔ منکرین اسلام۔ اس سورت میں منکرین سے خطاب کیا گیا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔
(۱) قریش کے چند سرداروں نے حضور سے کہا تھا کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو تو ہم بھی تمہارے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول صلعم! کفار سے کہہ دیجئے کہ اے منکرو!
(۲) جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔
(۳) اور نہ تم ہی اس اللہ کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
(۴) اور نہ ہی میں آئندہ عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کر رہے ہو۔
(۵) اور نہ ہی تم آئندہ اس اللہ کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
(۶) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

افعال: يُرَآءُ وْنَ: (مِراءَ ةٌ از رُؤْيَتهٌ) وہ ریا کرتے ہیں، ریاکاری کرتے ہیں (مضارع جمع غائب)۔ اَعْطَيْنَا: (عَطَاءٌ از اِعْطَاءٌ) ہم نے دیا، ماضی جمع متکلم۔ صَلِّ: (از تصلیةٌ) نماز پڑھ امر حاضر)۔ اِنْحَرْ: (از نَحْرٌ) تو قربان کر، تو اونٹ ذبح کر، امر حاضر)۔ اَعْبُدُ: (از عِبَادَتٌ) میں عبادت کرتا ہوں، مضارع متکلم۔ تَعْبُدُوْنَ: تم عبادت کرتے ہو، مضارع جمع حاضر)۔ عَبَدْتُمْ: تم نے عبادت کی (ماضی جمع غائب)۔
اسماء: سَاهُوْنَ: (واحد سَاهٍ از سَهْوٌ) بھولنے والے، بے خبر، غافل۔ مَاعُوْنَ: چھوٹی چھوٹی چیزیں جو روزمرہ استعمال میں آتی ہیں مثلاً چھری، ہانڈی وغیرہ۔ كَوْثَرْ: (جنت کی ایک نہر کا نام)۔ شَانِئٌ: دشمن۔ اَبْتَرْ: بے اولاد۔ لِيْ: میرے لئے۔ عَابِدُوْنَ: عبادت کرنے والا۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب آ پہنچی | مدد اللہ کی | اور فتح | اور آپ نے دیکھ لیا | لوگوں کو | کہ وہ داخل ہو رہے ہیں | دین میں

جب اللہ تعالیٰ کی مدد آ پہنچی اور (مکہ) فتح (ہو گیا)۔ اور آپؐ نے لوگوں کو گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ

اللہ کے | گروہ در گروہ | پس پاکی بیان کیجئے | تعریف کے ساتھ اپنے رب کی | اور معافی مانگیئے اس سے | بیشک وہ

دین میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔ تو آپ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے بیشک وہ

وقفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ع ۱ ۲۵ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

بڑا معاف کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا

ٹوٹ جائیں | دونوں ہاتھ | ابولہب کے | اور وہ ہلاک ہو جائے | اس کے کام نہ آیا | اس کا مال | اور جو کچھ

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی غارت ہو گیا۔ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ

كَسَبَ ؕ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴

اس نے کمایا | عنقریب وہ داخل ہوگا | آگ میں | شعلوں والی | اور اس کی بیوی بھی | جو اٹھائے پھرتی تھی ایندھن

کام نہ آئی۔ عنقریب وہ ایک بھڑکتی آگ میں پڑے گا۔ اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن اُٹھائے پھرتی ہے

ع ۵ ۲۶ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع

اس کی گردن میں | رسی ہے | بٹی ہوئی

(اور) اس کے گلے میں خوب بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

کہہ دیجئے وہ | اللہ | ایک ہے | اللہ | بے نیاز ہے | نہ اس کی کوئی اولاد ہے | اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے

(اے رسولؐ) آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

آیت نمبر آسان تفسیر

سورۃ النصر

نصر۔ نصرت و فتح۔ اس سورت میں خدا کی مدد اور فتح کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) جب اللہ کی طرف سے مدد آ پہنچی اور مکہ فتح ہو گیا۔

(۲) اور فتح مکہ کے بعد آپ نے دیکھ لیا کہ لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(۳) تو اب اس بڑی بھاری کامیابی کے شکریہ میں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح اور پاکی بیان کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے کہ بندگی کا حق ادا ہو جائے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سورۃ الھب

لھب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں چونکہ اس سورت میں دوزخ کی آگ کے شعلوں کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) ابولھب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا آپ کا سخت دشمن تھا ایک دن حضور کے متعلق کہا کہ ''تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں''۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ ''ابولھب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک زہریلی پھوڑے (دانے) کی وجہ سے سڑ سڑ کر مر گیا اور چند مزدوروں نے اٹھا کر زمین دبا دیا۔

(۲) اور اس کا مال اور جو کچھ اس نے دنیا میں کمایا تھا اس کے کچھ بھی کام نہ آیا۔

(۳) اور آخرت میں دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(۴) اور اس کے ساتھ اس کی بیوی ام جمیل بھی دوزخ میں ڈالی جائے گی۔ جو حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔

(۵) وہاں دوزخ میں اس کی گردن میں آگ کا موٹا بٹا ہوا رسا ہوگا۔

سورۃ الاخلاص

اخلاص۔ خالص توحید الٰہی۔ چونکہ اس سورت میں خالص توحید کا ذکر ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) عام اعلان کر دیجئے کہ اللہ اپنی ذات اور صفات میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔

(۲) وہ سب سے بے پروا ہے سب اس کے محتاج ہیں۔

(۳) نہ تو اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔

افعال: رَاَیْتَ: (از رُؤْیَۃٌ) تو نے دیکھا۔ تَبَّتْ: (از تَبٌّ) وہ ہلاک ہو گئی (ماضی مونث غائب)۔ تَبَّتْ یَدَا: دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں یا ٹوٹ گئے' ٹوٹیں۔ تَبَّ: ہلاک ہو گیا۔ اَغْنٰی: (از غَنَا) کام آیا' بے پروا کیا وغیرہ' ماضی۔ اَصْلٰی: (از یَصْلٰی) وہ آگ میں داخل ہوگا' مضارع۔ لَمْ یَلِدْ: (از وِلَادَۃٌ) اس نے نہیں جنا' مضارع منفی۔ وَلَمْ یُوْلَدْ: (از وِلَادَۃٌ) وہ نہیں جنا گیا' مضارع مجہول منفی۔

اسماء: ذَاتَ: صاحب' کسی چیز کی حقیقت' فرد کا مونث۔ لَھَبٌ: شعلہ' بھڑکتی ہوئی۔ ذَاتَ لَھَبٍ: بھڑکتی ہوئی شعلوں والی۔ اِمْرَاَۃٌ: عورت' بیوی نسآء جمع۔ حَمَّالَۃَ: اٹھانے والی۔ حَطَبٌ: ایندھن' لکڑی۔ جِیْدٌ: گردن' جمع جیاد۔ حَبْلٌ: رسی۔ مَسَدٌ: مونج' کھجور کی پوست۔ صَمَدٌ: بے نیاز' بے پروا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور نہیں ہے | اس کے | برابر کا | کوئی

اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾

کہہ دیجئے | میں پناہ مانگتا ہوں | صبح کے رب کی | شر سے | اس کے | جو اس نے پیدا کیا

آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس شے کی شر سے جو اُس نے پیدا کیا۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ

اور شر سے | اندھیری رات کے | جب | وہ چھا جائے | اور شر سے

اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور جادو کرنے والی عورتوں

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا

پھونک مارنے والیوں کے | گرہوں میں | اور شر سے | حسد کرنے والے کے | جب

کے شر سے جو گرہوں پر پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب

حَسَدَ ﴿۵﴾

وہ حسد کرے

وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے | چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

کہہ دیجئے | میں پناہ مانگتا ہوں | لوگوں کے رب کی | لوگوں کے بادشاہ کی | لوگوں کے معبود کی

آپ فرما دیجئے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، تمام لوگوں کے بادشاہ کی، تمام لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

شر سے | وسوسہ ڈالنے والے | پیچھے ہٹ جانے والے (کے شر سے) | جو | وسوسہ ڈالتا ہے

اس (شیطان) کے شر سے جو وسوسہ ڈالتا اور پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

سینوں میں | لوگوں کے | جنوں میں سے | اور انسانوں میں سے

وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔

آیت نمبر آسان تفسیر

(۴) کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۃ الفلق

فلق۔ صبح کو کہتے ہیں اس سورت میں اسی کا ذکر ہے۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو رات کی تاریکی سے صبح روشن کر دیتا ہے۔

(۲) اس کی مخلوقات کے شر سے۔

(۳) اور اندھیری رات کے شر سے جبکہ وہ عالم دنیا پر چھا جائے۔

(۴) اور جادوگر عورتوں کے شر سے جو جادو کرتے وقت سوت یا تانت وغیرہ میں گرہ لگا کر اس میں پھونک مارتی ہیں۔

(۵) اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس

ناس۔ جمع انس انسان۔ چونکہ اس سورت میں انسانوں کے مالک کی پناہ مانگی گئی ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوئی۔

(۱) کہہ دیجئے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کی جو انسان کا مالک ہے۔

(۲) جو انسانوں کا بادشاہ حقیقی ہے۔

(۳) جو انسان کا معبود برحق ہے۔

(۴) اس شیطان کے شر سے جو انسان کے دل میں چھپ کر برا خیال ڈالتا ہے۔

(۵) جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۶) اور وہ جنوں اور انسانوں میں سے ہوتا ہے۔ (ف) کسی یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ جس سے آپ کو بھول چوک کی سی حالت ہو گئی تھی۔ اس کے توڑ' علاج کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ دونوں معوذتین نازل کیں۔ چنانچہ جوں جوں آپ یہ آیات پڑھتے جاتے تھے۔ آپ کی حالت بہتر ہوتی جاتی تھی اور آیات کے خاتمہ پر آپ بالکل تندرست ہو گئے تھے آئندہ آپ ہمیشہ ان آیات سے مریضوں پر دم فرمایا کرتے تھے تو شفا ہو جاتی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ط

افعال: لَمْ يَكُنْ: (از كَوْن) يَكُوْنُ سے نہیں ہوتا ہے مضارع منفی۔ اَعُوْذُ: (از مَعَاذٌ) میں پناہ لیتا ہوں (مضارع واحد متکلم)۔ وَقَبَ: (از وَقْبٌ) وہ چھا گیا' سمٹ گیا' غروب ہوا' ماضی۔ يُوَسْوِسُ: (از وَسْوَسَةٌ) وسوسہ پیدا کرتا ہے (مضارع)۔

اسماء: كُفُوٌ: ہمسر' شریک' برابر۔ فَلَق: صبح دوم' سپیدۂ صبح۔ غَاسِقٍ: رات کا اندھیرا۔ نَفّٰثٰتِ: پھونکنے والیاں' جادو کرنے والیاں۔ عُقَدِ: گرہ۔ اِلٰـه: معبود۔ وَسوَاس: شیطان' وسوسہ ڈالنے والا۔ خَنَّاس: چھپ جانے والا' پیچھے ہٹنے والا۔ صُدُوْر: (واحد صدر) دل۔

دُعَآءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَ نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّ بِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّ بِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّ بِالْخَآءِ خَيْرًا وَّ بِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّ بِالضَّادِ ضِيَآءً وَّ بِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّ بِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّ بِالْعَيْنِ عِلْمًا وَّ بِالْغَيْنِ غِنًى وَّ بِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّ بِالْقَافِ قُرْبَةً وَّ بِالْكَافِ كَرَامَةً وَّ بِاللَّامِ لُطْفًا وَّ بِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّ بِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّ بِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّ بِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّ بِالْيَآءِ يَقِيْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ وَ تَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَ تَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهُ عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ الْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسْلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّ رَهْبَةٍ عِنْدَ اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَ اٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ زَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَ اَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّ فِي الْقَبْرِ مُؤْنِسًا وَّ عَلَى الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّ فِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّ مِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّ حِجَابًا وَّ اِلَى الْخَيْرٰتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَ حُبَّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِيْمَانِ ○ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

رُمُوزِ اَوْقاف

گفتگو میں ہم کہیں زیادہ، کہیں کم ٹھہرتے ہیں۔ کہیں باتیں ملا کر کہتے، کہیں ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے اور دوسری نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔ سمجھ کر پڑھنے کے لیے بھی یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ وصل کہاں کرنا ہے اور وقف کہاں۔ پھر وقف کی صورت میں خیال رکھنا چاہئے کہ زیادہ وقف کن کن مقامات پر کرنا ہے اور کم کہاں کہاں۔ قرآن مجید کی صحیح اور بافہم قرأت کے لیے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں، جنہیں رُموزِ اَوْقاف کہتے ہیں۔ ان رُموز کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے:

م وقفِ لازم کی علامت ہے۔ اسے ترک کر دینے سے معنوں سے خلل پڑ جاتا ہے۔ یہاں ٹھہر جانا نہایت ضرور ہے، ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔

ط وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ چونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے، اس لیے یہاں سے گزرنا نہیں چاہئے، بلکہ احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتداء کی جائے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں وقف اور وصل دونوں روا ہیں۔ لیکن ٹھہر جانا بہتر، نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز وقفِ مجوز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے اور وصل کی بھی۔ لیکن وصل کی جہت زیادہ قوی و واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے گزر ہی جانا چاہئے

ص وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو باتوں کا باہمی تعلق ہے۔ ہاں معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں چاہئے تو ملا کر پڑھنا، لیکن اگر پڑھنے والا تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ وقفِ مرخص میں جہتِ وقف ضعیف ہوتی ہے۔ وقفِ مجوز کی بہ نسبت وقفِ مرخص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

ق قَدْ قِيْلَ (کہا گیا ہے) یا قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہاں ٹھہر جانا جائز ہے، لیکن یہ علامت ضعف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

لا لَا وَقْفَ عَلَيْهِ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قاری یہاں ہرگز وقف نہ کرے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر وقف ہو جائے، تو اعادہ واجب ہے۔

قف (i) يُوْقَفُ عَلَيْهِ (اس مقام پر ٹھہرا جاتا ہے) کی علامت ہے (ii) جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کرلے گا، وہاں قف (ٹھہر جا) کی علامت لکھی جاتی ہے۔

سکتہ سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے۔ سانس نہ توڑے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں، پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔
علم قرأت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنیٰ ہیں، لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

صَل قَدْ يُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے۔ یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے، کبھی نہیں ٹھہرتا۔ یہاں ترکِ وصل اولیٰ اور وقف کرنا احسن ہے۔

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کی علامت ہے۔ یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں۔ وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں، تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔

مطلق آیت کی علامت ہے۔ جہاں فقط یہی علامت ہو، وہاں وقف کیا جائے۔ اگر آیت پر لا ہو تو ترکِ وقف اُولیٰ ہے۔ ہاں، ضرورۃً ٹھہرا جائے تو مضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھہرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمز وقف ہو، تو وقف و وصل کے لیے اسی علامت کا اعتبار ہوگا۔

اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وصل کرلے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دوسرے تین پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو مُعَانَقَة یا مُرَاقَبَة کہتے ہیں۔

فہرست

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ الجزء الحادی والعشرین .... پارہ نمبر۲۱

فہرست

وَمَنۡ يَّقۡنُتۡ الجزء الثاني والعشرين .... پارہ نمبر ۲۲

فہرست

وَمَالِیَ الجزء الثالث والعشرین .... پارہ نمبر ۲۳

فہرست

فَمَنْ اَظْلَمُ الجزء الرابع والعشرین .... پارہ نمبر ۲۴

فہرست

اِلَیۡهِ یُرَدُّ الجزء الخامس والعشرین .... پارہ نمبر ۲۵

فہرست

حٰمٓ الجزء السادس والعشرین .... پارہ نمبر ۲۶

فہرست

قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ الجزء السابع والعشرين .... پارہ نمبر ۲۷

فہرست

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ الجزء الثامن والعشرین .... پارہ نمبر ۲۸

فہرست

تَبٰرَكَ الَّذِیْ الجزء التاسع والعشرین .... پارہ نمبر ۲۹

فہرست

عَمَّ الجزء الثلاثين .... پارہ نمبر ۳۰

نمبر شمار	موضوع	صفحہ
۴۔	بعث کا خبر دینا اور اس کے اثبات کے دلائل۔	۹۲۹
۵۔	روز قیامت کے اوصاف اور اس کی علامات اور اسکے عذاب کی قسم۔	۹۲۹
۶۔	نیک بختوں کے احوال۔	۹۲۹
۷۔	اللہ تعالیٰ کی عظمت ورحمت اور قیامت واقع ہونے کی تاکید اور عناد کرنے والے کافروں کو سرزنش۔	۹۳۰
۸۔	سورت النازعات	۹۳۱
۹۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۳۱
۱۰۔	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۳۱
۱۱۔	بعث واقع ہونے پر قسم اور اس میں مشرکین کے احوال اور قیامت سے انکار پر ان کا رد۔	۹۳۱
۱۲۔	موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصے کے ذریعے تہدید۔	۹۳۱
۱۳۔	آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کی پیدائش کے ذریعے قیامت کا اثبات۔	۹۳۲
۱۴۔	آخرت میں لوگوں کے دونوں فریقوں کی جزا اور قیامت کا علم اللہ کے حوالے کرنا اور دنیاوی عمر کا مختصر ہونا۔	۹۳۲
۱۵۔	سورت عبس	۹۳۳
۱۶۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۳۳
۱۷۔	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے اور سورت کے نزول کا سبب۔	۹۳۳
۱۸۔	اسلام میں مساوات۔	۹۳۳
۱۹۔	قرآن وعظ اور نصیحت ہے اور انسان کے نفس میں اللہ کی نعمتیں۔	۹۳۳
۲۰۔	اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اُن چیزوں میں جن کی انسان کو احتیاج ہے۔	۹۳۴
۲۱۔	قیامت کی ہولناکیاں	۹۳۴
۲۲۔	سورت تکویر	۹۳۵
۲۳۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور جن مضامین پر یہ سورت مشتمل ہے۔	۹۳۵
۲۴۔	اس کی فضیلت۔	۹۳۵
۲۵۔	قیامت کے احوال اور اہوال۔	۹۳۵
۲۶۔	وحی قرآنی اور نبوت محمدی کی سچائی ثابت کرنے کے لئے قسم۔	۹۳۶
۲۷۔	سورت انفطار	۹۳۶
۲۸۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۳۶
۲۹۔	اس کی فضیلت۔	۹۳۶
۳۰۔	قیامت کی علامات اور عمل کا بدلہ اور نعمتوں سے انکار کرنے پر انسان کو سرزنش۔	۹۳۶
۳۱۔	انکار کی علت اور فرشتوں کی لکھائی اور لوگوں کا دو قسموں میں تقسیم ہونا۔	۹۳۶
۳۲۔	سورت مطففین	۹۳۷
۳۳۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت۔	۹۳۷
۳۴۔	یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۳۷
۳۵۔	کم ناپ تول کرنے والوں کو وعید۔	۹۳۷
۳۶۔	شر کی عدالت اور فجار کا قصہ۔	۹۳۸
۳۷۔	خیر کی عدالت اور ابرار کا قصہ۔	۹۳۸
۳۸۔	دنیا میں کفار کا مومنوں سے برا معاملہ کرنا اور آخرت میں اس کا برعکس حال ہونا۔	۹۳۹
۳۹۔	سورت انشقاق	۹۳۹
۴۰۔	وجہ تسمیہ اور ماقبل کے ساتھ اس کی مناسبت اور یہ سورت جن مضامین پر مشتمل ہے۔	۹۳۹

حافظ قاری عطاء اللہ

رجسٹریشن نمبر 013 — نمبر ______

* ایف۔اے اسلامیات (عربی) وفاق المدارس * تجوید روایت حفص * قراءات سبعہ * قراءات ثلاثہ * تفسیر قرآن * حفظ قرآن کریم
رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب)

تصدیق پروف ریڈر

میں نے تاج کمپنی کے قرآن کریم برائے حوالہ جات

162 وغیرہ

کے متن کی حرف بہ حرف بغور پروف ریڈنگ کی۔
جو اغلاط پائی گئیں وہ درست کروا لیں اب ان نسخوں میں
میرے علم کے مطابق کوئی غلطی موجود نہیں۔
میں پورے وثوق کے ساتھ ان نسخوں کے صحت مند اور غلطیوں
سے پاک ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔

العارض

مہر — دستخط

قاری عطاء اللہ

(مہر: حافظ قاری عطاء اللہ — پروف ریڈر محکمہ اوقاف (حکومت پنجاب))

قاری اشرف خوشابی

رجسٹریشن نمبر 049

(ایم۔اے (عربی) ایم۔اے (اسلامیات) درس نظامی تجوید و قراءت رجسٹرڈ پروف ریڈر (پنجاب قرآن بورڈ محکمہ اوقاف پنجاب))

نمبر ______

تصدیق پروف ریڈر

میں نے تاج کمپنی کے قرآن مجید برائے حوالہ جات

162 وغیرہ

کے متن کی حرف بحرف بغور پروف ریڈنگ کی۔ جو اغلاط
پائی گئیں وہ درست کروا لیں اب اس نسخے میں میرے علم کے مطابق
کوئی غلطی موجود نہیں انشاءاللہ تعالیٰ
میں پورے وثوق کے ساتھ اس نسخے کے صحت مند اور غلطیوں
سے پاک ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔

العارض

مہر — دستخط

محمد اشرف خوشابی

(مہر: قاری محمد اشرف خوشابی — پروف ریڈر محکمہ اوقاف (حکومت پنجاب))

محکمہ اوقاف و مذہبی امور حکومت پنجاب، لاہور

رجسٹریشن نمبر : ﴿05﴾ — تاریخ اجراء : ۱۱ فروری ۲۰۱۲ء

فائل نمبر : ایس او (آئی بی ایم) 2011/11-4 — تاریخ تنسیخ : ۱۰ فروری ۲۰۱۷ء

﴿رجسٹریشن سرٹیفکیٹ﴾

تصدیق کی جاتی ہے کہ تاج کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور کو پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) ایکٹ 2011، XIII کی دفعہ 3 اور پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) رولز 2011 کے ضابطہ 3 کے تحت بطور ﴿ناشر و ریکارڈنگ کمپنی قرآن مجید﴾ رجسٹر کیا جاتا ہے۔

نام پروپرائیٹر: ضیاء الدین

قومی شناختی کارڈ نمبر 17301-[illegible]-5

سیکشن آفیسر (آئی بی ایم)
برائے سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور

۱۔ محکمہ اوقاف کے ضابطہ 5(4) کے تحت اس سرٹیفکیٹ کی میعاد تاریخ اجراء سے پانچ سال ہے۔
۲۔ محکمہ اوقاف کے ضابطہ 4(2) کے تحت تاریخ تنسیخ سے کم از کم 30 دن پہلے تجدید کی درخواست دینا ہو گی ورنہ سرٹیفکیٹ کالعدم ہو جائے گا۔

سرٹیفکیٹ

اس قرآن کریم کے متن کی کتابت اور پروف مکمل طور پر چیک کئے گئے ہیں۔ الحمد للہ یہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہے۔ لہٰذا تصدیق کی جاتی ہے کہ اس کے متن میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

حافظ قاری عطاء اللہ (متند)
پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ

حافظ قاری فضل خالق
پروف ریڈر (رجسٹرڈ) محکمہ اوقاف سندھ

عرض ناشر

کبھی کبھی جلد بندی میں بائنڈر سے اتفاقیہ غلطی ہو جاتی ہے یعنی کچھ صفحے آگے پیچھے لگ جاتے ہیں یا کم و بیش ہو جاتے ہیں۔ یہ جلد ساز کی غلطی ہوتی ہے۔ کتابت و متن کلام پاک کی غلطی نہیں ہوتی۔ لہٰذا انتظامیہ ایسی غلطی کو درست کرنے کی ذمہ دار ہے۔ انتظامیہ تاج کمپنی لمیٹڈ

تصدیق صحت جلد بندی

میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس قرآن مجید کے ہر فرمہ کو چیک کیا گیا ہے۔ اس کی جلد بندی اور فرموں کی ترتیب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

مہر جلد ساز

لاہور: لونر بیسمنٹ ایوان علم پلازہ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37310638-40 فیکس: 042-37310641

کراچی: اردو بازار کراچی۔ فون: فیکس:

راولپنڈی: اقبال مارکیٹ اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5534774

پشاور: میونسپل پلازہ قصہ خوانی بازار پشاور۔ فون: 091-2580245-6 فیکس: 091-2580247

شارجہ: الوطنیہ لندن لیبر شاپ، شارجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد	احمد	حامد	محمود	قاسم	عاقب
فاتح	شاہد	حاشر	رشید	مشہود	بشیر
نذیر	داع	شاف	ہاد	مہد	ماح
منج	ناہ	رسول	نبی	امی	تہامی
ہاشمی	ابطحی	عزیز	حریص علیکم	رؤوف	رحیم
طٰہٰ	مجتبیٰ	طٰس	مرتضیٰ	حٰم	مصطفیٰ
یٰس	اولی	مزمل	ولی	مدثر	متین
مصدق	طیب	ناصر	منصور	مصباح	امر

حجازی صلی اللہ علیہ وسلم	نزاری صلی اللہ علیہ وسلم	قرشی صلی اللہ علیہ وسلم	مضری صلی اللہ علیہ وسلم	نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم	حافظ صلی اللہ علیہ وسلم
کامل صلی اللہ علیہ وسلم	صادق صلی اللہ علیہ وسلم	امین صلی اللہ علیہ وسلم	عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کلیم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	حسیب صلی اللہ علیہ وسلم	مجیب صلی اللہ علیہ وسلم	شکور صلی اللہ علیہ وسلم
مقتصد صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	قوی صلی اللہ علیہ وسلم	حفی صلی اللہ علیہ وسلم	مامون صلی اللہ علیہ وسلم	معلوم صلی اللہ علیہ وسلم
حق صلی اللہ علیہ وسلم	مبین صلی اللہ علیہ وسلم	مطیع صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الراحۃ صلی اللہ علیہ وسلم	اول صلی اللہ علیہ وسلم	آخر صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم	باطن صلی اللہ علیہ وسلم	نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم	یتیم صلی اللہ علیہ وسلم	کریم صلی اللہ علیہ وسلم	حکیم صلی اللہ علیہ وسلم
خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	سید صلی اللہ علیہ وسلم	سراج صلی اللہ علیہ وسلم	منیر صلی اللہ علیہ وسلم	محرم صلی اللہ علیہ وسلم	مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مبشر صلی اللہ علیہ وسلم	مذکر صلی اللہ علیہ وسلم	مطہر صلی اللہ علیہ وسلم	قریب صلی اللہ علیہ وسلم	خلیل صلی اللہ علیہ وسلم	مدعو صلی اللہ علیہ وسلم
جواد صلی اللہ علیہ وسلم	خاتم صلی اللہ علیہ وسلم	عادل صلی اللہ علیہ وسلم	شہیر صلی اللہ علیہ وسلم	شہید صلی اللہ علیہ وسلم	رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا شاہ رفیع الدین، حضرت مولانا شاہ عبد القادر، حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی (تفسیر عثمانی) حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی۔

(سندھی) حضرت مولانا تاج محمود امروٹی (کشمیری) حضرت مولانا محمد مقبول احمد سجانی، اعلیٰحضرت مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی

سائزوں موٹے حروف بہترین خطاطی اور اعلیٰ جہیز ایڈیشنز میں دستیاب ہیں